جہانگیری

صحیح ابن حبان

ترجمہ

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

نام کتاب —— صحیح ابن حبان

مترجم —— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ —— ورڈز میکر

باہتمام —— ملک شبیر حسین

سن اشاعت —— اگست 2014ء

سرورق —— اے ایف ایس ایڈورٹائزر
0322-7202212

طباعت —— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ —— روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر، ۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تا کہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

عنوانات

عنوان | صفحہ

عنوان | صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِتَنِ

فتنوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

5939 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ، وَمَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔''

5940 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ جَدِّهٖ جَرِيْرٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْصَتَ النَّاسَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

5939- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هو هشام بن عبد الملك، وأبو زرعة :هو ابن عمرو بن جرير وأخرجه الطبراني "2402"عن أبي خليفة، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/69عن أبي الوليد، به .وأخرجه الطيالسي "664"، وابن أبي شيبة 15/30 31، وأحمد 4/358و363و366، والبخاري "121"في العلم :باب الإنصات للعلماء، و "4405"في المغازي :باب حجة الوداع، و "6844"في الديات :باب قول الله تعالى :(وَمَنْ أَحْيَاهَا) ،و "7080"في الفتن :باب "لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بعض"، ومسلم "65"في الإيمان :باب معنى قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" :لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بعض"، والنسائي 7/127 128في تحريم الدم :باب تحريم القتل، وابن ماجة "3942"في الفتن: باب "لا ترجعوا بعدي كفاراً"، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 3/194 "، والطبراني "2402"، وابن منده "657"، والبغوي "2550"من طرق عن شعبة، به.وأخرجه ابن شبية 15/30، وأحمد 4/366، والنسائي 7/128، والطبراني "2277"من طريق عبد الله بن نمير، عن إسماعيل، عن قيس، عن جرير.

5940- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير وهو محمد بن مسلم بن تدرس فقد روى له مسلم، وقد صرح بالتحديث عند أحمد 3/384فانتفت شبهة تدليسه، ابن مهدي :هوعبد الرحمن.وأخرجه أبو يعلى "2154"عن زهير بن حرب، عن عبد الرحمن بن مهدي، بهذا الاسناد .وأخرجه أحمد 3/366من طريق أبي نعيم ووكيع، عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 3/384عن روح، حدثنا بن جريج، أخبرني أبو الزبير، به وفيه" :المسلمون "بدل "المصلون"وأخرجه أحمد 3/313في صفات المنافقين :باب تحريش الشيطان، والترمذي "1937"في البر والصلة :باب في التباغض، وأبو يعلى "2294"، والبغوي "3525"من طريق الأعمش، عن سفيان، عن جابر .ولفظ مسلم ... " :أن يعبده المصلون في جزيرة العرب."وأخرجه أحمد 3/354، وابن أبي عاصم في "السنة"8" "، وابو يعلى "2095"

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا لَمْ يُرِدْ بِهِ الْكُفْرَ الَّذِيْ يُخْرِجُ عَنِ الْمِلَّةِ، وَلٰكِنَّ مَعْنٰى هٰذَا الْخَبَرِ اَنَّ الشَّيْءَ اِذَا كَانَ لَهُ اَجْزَاءٌ يُطْلَقُ اسْمُ الْكُلِّ عَلٰى بَعْضِ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ، فَكَمَا اَنَّ الْاِسْلَامَ لَهُ شُعَبٌ، وَيُطْلَقُ اسْمُ الْاِسْلَامِ عَلٰى مُرْتَكِبِ شُعْبَةٍ مِنْهَا لَا بِالْكُلِّيَّةِ، كَذٰلِكَ يُطْلَقُ اسْمُ الْكُفْرِ عَلٰى تَارِكِ شُعْبَةٍ مِنْ شُعَبِ الْاِسْلَامِ لَا الْكُفْرِ كُلِّهِ، وَلِلْاِسْلَامِ وَالْكُفْرِ مُقَدِّمَتَانِ، لَا تُقْبَلُ اَجْزَاءُ الْاِسْلَامِ اِلَّا مِمَّنْ اَتٰى بِمُقَدِّمَتِهِ، وَلَا يَخْرُجُ مِنْ حُكْمِ الْاِسْلَامِ مَنْ اَتٰى بِجُزْءٍ مِنْ اَجْزَاءِ الْكُفْرِ، اِلَّا مَنْ اَتٰى بِمُقَدِّمَةِ الْكُفْرِ، وَهُوَ الْاِقْرَارُ وَالْمَعْرِفَةُ، وَالْاِنْكَارُ وَالْجَحْدُ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خاموش کروایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا'' اس کے ذریعے وہ کفر مراد نہیں ہے، جس کی وجہ سے آدمی اسلام سے نکل جاتا ہے بلکہ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی چیز کے مختلف حصے ہوں' تو ان میں سے بعض اجزاء پر اس پوری چیز کے نام کا اطلاق کیا جاسکتا ہے' جس طرح اسلام کے مختلف شعبے ہیں' تو ان میں سے کسی ایک شعبے کے مرتکب شخص پر بھی لفظ اسلام کا اطلاق کیا جاسکتا ہے یہ لازم نہیں ہے کہ پورے پر ہی اسلام کا اطلاق کیا جائے اسی طرح کفر کا اطلاق اسلام کے کسی ایک شعبے کو ترک کرنے والے پر بھی کیا جاسکتا ہے یہ لازمی نہیں ہے کہ مکمل اسلام کو ترک کرنے والے پر یہ کفر کا اطلاق کیا جائے' تو اسلام اور کفر کے کچھ مقدمات ہیں اسلام کے اجزاء صرف اسی شخص سے قبول کیے جائیں گے جو ان مقدمات کو بجالائے گا اور اسلام کے حکم سے وہی شخص خارج ہوگا' جو کفر کے اجزاء میں سے کسی ایک جزء کا مرتکب ہوگا ماسوائے اس شخص کے' جو کفر کے مقدمات کو بجالاتا ہے اور وہ اقرار اور معرفت اور انکار اور نافرمانی ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَحْرِيشِ الشَّيَاطِينِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، عِنْدَ اِيَاسِهَا مِنْهُمْ عَنِ الْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، شیطان جب اس حوالے سے، مسلمانوں سے مایوس ہوگیا، کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں گے' تو وہ مسلمانوں کے درمیان اختلافات پیدا کرنے کی کوشش کرے گا

5941 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اِبْلِيسَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ، وَلٰكِنَّهُ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابلیس اس بات سے مایوس ہوگیا ہے کہ نمازی اب اس کی بندگی کریں گے' البتہ وہ تمہارے درمیان اختلافات پیدا کرے گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّعِينَ الْمَرْءُ اَحَدًا عَلٰى مَا لَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِ رِضًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کوئی شخص کسی دوسرے کی' کسی ایسے کام کے بارے میں' مدد کرے' جس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی نہ پائی جاتی ہو

5942 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الَّذِىْ يُعِيْنُ قَوْمَهُ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ كَمَثَلِ بَعِيْرٍ تَرَدّٰى فِىْ بِئْرٍ، فَهُوَ يُنْزَعُ مِنْهَا بِذَنَبِهٖ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ناحق چیز پر اپنی قوم کی مدد کرتا ہے اس کی مثال ایسے اونٹ کی طرح ہے' جو کسی کنویں میں گر جاتا ہے اور پھر اسے اس کی دم سے پکڑ کر باہر نکالا جاتا ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّنَاوِلَ الْمَرْءُ اَخَاهُ السَّيْفَ وَهُوَ مَسْلُوْلٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف اس طرح تلوار بڑھائے کہ وہ (تلوار) سونتی ہوئی ہو

5941- إسناده حسن .مؤمل وهو ابن أسماعيل البصرى قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير سماك وهو ابن حرب فقدروى له مسلم، وهو صدوق .سفيان :هو الثورى، وعبد الرحمن بن عبد الله :قال أبو حاتم وغيره :سمع من أبيه. وأخرجه أحمد 1/401عن مؤمل، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/401، وأبو داود "5118"في الأدب :باب في العصبية، والبيهقي 10/234من طريق أبى عامر عبد الملك بن عمرو العقدى، عن سفيان، به .وأخرجه أبو داود أيضا "5117"عن النفيلى، عن زهير، عن سماك، عن عبد الرحمن بن عبد الله، عن أبيه قوله.وأخرجه الطيالسى "344"، ومن طريقه البيهقى 10/234عن عمرو بن ثابت وهو ابن هرمز و 10/234من طريق إسرائيل، والراهرمزى في "أمثال الحديث" ص 105 106من طريق حفص بن جميع، ثلاثتهم عن سماك، به وقد تحرف في الطيالسى :عمرو بن ثابت "إلى" :حمزة بن ثابت "وأخرجه أحمد 1/393،والطيالسى "344"، والبيهقى 10/234عن شعبة، عن سماك بن حرب، عن عبد الرحمن، عن أبيه موقوفاً .وقال شعبة في رواية أحمد :وأحسبه قد رفعه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم.

5943 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، یَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ یَّتَعَاطَوْنَ سَیْفًا بَیْنَهُمْ مَسْلُوْلًا، فَقَالَ: اَلَمْ اَزْجُرْكُمْ عَنْ هٰذَا؟ لِیُغْمِدْهُ، ثُمَّ یُنَاوِلْهُ اَخَاهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک دوسرے کے مقابلے میں تلواریں نکالی ہوئی تھیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں نے تم لوگوں کو اس چیز سے منع نہیں کیا؟ انہیں میان میں ڈال کر اپنے بھائی سے ملو۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمَلَائِكَةِ مَنْ اَشَارَ بِالْحَدِيدَةِ اِلٰی اَخِیهِ

فرشتوں کا اس شخص پر لعنت کرنے کا تذکرہ' جو کسی دھاردار چیز کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرتا ہے

5944 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَلْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُ اَحَدَكُمْ اِذَا اَشَارَ اِلٰی اَخِیْهِ بِحَدِیْدَةٍ، وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِیْهِ وَاُمِّهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فرشتے اس آدمی پر لعنت کرتے ہیں جو کسی دھاردار چیز کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرتا ہے اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہو۔''

5943- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير وهو محمد بن مسلم بن تدرس فقد روى له مسلم. أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد الشيباني. وأخرجه البزار "3335" عن عمرو بن علي ومحمد بن معمر قالا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جابر. قال الهيثمي في "المجمع: 7/291" "رواه أحمد والبزار، ورجاله ثقات. وانظر الحديث رقم. "5946"

5944- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن مخلد الحنظلي المعروف بابن راهويه، والنضر: هو ابن شميل، وهشام: هو ابن حسان الأزدي القردوسي. ومحمد: هو ابن سيرين. أخرجه أحمد 2/256 و505، ومسلم "2616" في البر والصلة: باب النهي عن الإشارة بالسلام إلى مسلم، والبيهقي في "السنن 8/23"، وفي "الآداب "599" من طريق ابن عون، ومسلم "2616" من طريق أيوب، والترمذي "2162" في الفتن: باب ما جاء في إشارة المسلم إلى أخيه بالسلاح، من طريق خالد الحذاء، ثلاثتهم عن محمد بن سيرين، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي عقب حديث "2162" من طريق أيوب، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة موقوفا. وانظر الحديث رقم. "5947"

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا تَلْعَنُ الْمَلَائِكَةُ هٰذَا الْفَاعِلَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے فرشتے ایسا کرنے والے پر لعنت کرتے ہیں

5945 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، وَيُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ، فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: وَوَجَدْتُهُ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ: وَالْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب دو مسلمان ایک دوسرے کے سامنے آئیں اور ان میں کوئی ایک دوسرے کو قتل کر دے' تو وہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔''

احمد بن عبدہ نامی راوی کہتے ہیں: میں نے دوسری جگہ یہ پایا ہے کہ راوی کا نام معلیٰ بن زیاد ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّشِيْرَ الْمُسْلِمُ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ کوئی مسلمان اپنے کسی بھائی کی طرف ہتھیار کے ذریعے اشارہ کرے

5946 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، قَالَ:

5945- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال غير أحمد بن عبدة وهو الضبي فقد روى له مسلم. أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، ويونس: هو ابن عبيد، والحسن: هو ابن أبي الحسن البصري. وأخرجه مسلم "2888" "15" في الفتن: باب إذا تواجه المسلمان بسيفيهما، والنسائي 7/125 في تحريم القتل، والبيهقي 8/190 من طريق أحمد بن عبدة، عن حماد، عن أيوب ويونس والمعلى بن زياد "وتحرف في النسائي إلى: العلاء بن زياد "عن الحسن، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/43 و51، والبخاري "31" في الإيمان: باب (وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا)، و "6875" (وَمَنْ أَحْيَاهَا)، و "7083" في الفتن: باب إذا التقى المسلمان بسيفيهما، وأبو داود "4268" في الفتن: باب في النهي عن القتال في الفتنة، والبيهقي 8/190، والبغوي "2549" من طرق عن حماد بن زيد، به. وزاد أحمد مع أيوب ويونس: المعلى وهشام. وأخرجه مسلم "2888" "15"، وأبو داود "4269"، والنسائي 7/125 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن أيوب، عن الحسن، به. وأخرجه أحمد 5/46 47، والنسائي 7/125 من طريق قتادة، و 7/125 من طريق هشام، وأحمد 5/51 من طريق المبارك، ثلاثتهم عن الحسن، به. وأخرجه الطيالسي "884"، ومسلم "16" "2888"، والنسائي 7/124، وابن ماجة "3965" في الفتن: باب إذا التقى المسلمان بسيفيهما، من طريق منصور، عن ربعي بن حراش، عن أبي بكرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال": إذا التقى المسلمان حمل أحدهما على أخيه السلاح، فهما على جرف جهنم، فإذا قتل أحدهما صاحبه، دخلاها جميعاً "لفظ مسلم. وأخرجه أحمد 5/48 من طريق مسلم بن أبي بكرة، عن أبيه. وسيأتي رقم. "5981"

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ اَنْ یُّتَعَاطَی السَّیْفُ مَسْلُوْلًا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ تلوار سونت کر (ایک دوسرے کے سامنے آیا جائے)

ذِكْرُ بَعْضِ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس ایک علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5947 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِیْدٍ السَّعْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَلْعَنُ اَحَدَكُمْ اِذَا اَشَارَ اِلٰی اَخِیْهِ بِحَدِیْدَةٍ، وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِیْهِ وَاُمِّهٖ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فرشتے اس شخص پر لعنت کرتے ہیں جو کسی دھاردار چیز کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرتا ہے اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔''

ذِكْرُ الْبَعْضِ الْاٰخَرِ مِنَ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

ایک دوسری علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5948 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

5946- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير عبد الله بن معاوية الجمحي، فقد روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، وقد صرح أبو الزبير بالحديث في الطريق المتقدمة ."5943"وأخرجه الترمذي "2163"في الفتن :باب ما جاء في النهي عن تعاطي السيف المسلول، عن عبد الله بن معاوية، بهذا الإسناد، وقال :حسن غريب من حديث حماد بن سلمة.وأخرجه الطيالسي "1759"، وأحمد 3/300و361، وأبو داود "2588"في الجهاد :باب في النهي أن يتعاطى السيف مسلولا، والحاكم 4/290من طرق عن حماد بن سلمة، به .وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي .وقد تقدم برقم"5943"

5947- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن خشرم، فمن رجال مسلم .عيسى بن يونس :هو ابن أبي إسحاق السبيعي .وقد تقدم برقم 5948."5944"- حديث صحيح ابن أبي السرح وهو محمد بن المتوكل بن أبي السري قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين .وهو في "صحيفة همام"100" "، و "مصنف عبد الرزاق " ."18679"ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/317، والبخاري "7072"في الفتن :باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : "من حمل علينا السلاح فليس منا"، ومسلم، "2617"في البر والصلة :باب النهي عن الإشارة بالسلاح إلى مسلم، والبيقهي 8/23، والبغوي ."2573"

(متن حدیث): لَا يُشِيرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيهِ بِالسِّلَاحِ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ مِنْ يَدِهِ، فَيَقَعُ فِيمَنْ يُّنَاوَلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار کے ذریعے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا شاید شیطان اس کے ہاتھ سے اسے گرادے اور وہ ہتھیار دوسرے شخص کو لگ جائے۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْخَذْفِ بِالْحَصَى اِرَادَةَ الْاَذٰى بِالنَّاسِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ لوگوں کو اذیت پہنچانے کے لیے کنکریاں ماری جائیں

5949 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يَخْذِفُ، قَالَ: لَا تَخْذِفْ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ، اَوْ قَالَ: كَرِهَ الْخَذْفَ، وَقَالَ: اِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ، وَلَا يُنْكَاُ بِهِ عَدُوٌّ، وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ، وَتَفْقَاُ الْعَيْنَ، ثُمَّ رَاٰهُ يَخْذِفُ فَقَالَ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَنْتَ تَخْذِفُ؟ لَا اُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا تم کنکریاں نہ مارو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے سے منع کیا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس کے ذریعے کوئی شکار نہیں کیا جاسکتا اس کے ذریعے دشمن کو نہیں مارا جاسکتا اس کے ذریعے صرف دانت توڑا جاسکتا ہے اور آنکھ کو پھوڑا جاسکتا ہے۔

پھر حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا میں نے تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے اور تم پھر کنکریاں مار رہے ہو۔ میں تم سے اتنے' اتنے عرصے تک کبھی بات نہیں کروں گا۔

5949- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وكهمس :هو ابن الحسن.وأخرجه البخاري "5479"في الذبائح والصيد :باب الحذف والبندقة، والنسائي 8/47في القسامة :باب دية جنين المرأة، من طريقين عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/86و5/56، والدارمي 1/117، والبخاري "5479"، ومسلم "54" "1954"في الصيد والذبائح :باب إباحة ما يستعان به على الاصطياد والعدو، والبيهقي 9/248، والبغوي "2574"من طرق عن كهمس، به وأخرجه الطيالسي "914"، وأحمد 5/45، والبخاري "6220"في الأدب :باب النهي عن الخذف، والبيهقي 9/248من طريق شعبة، وأحمد 5/57من طريق سعيد، كلاهما عن قتادة، عن عقبة بن صهبان، عن عبد الله بن مغفل.وأخرجه الحاكم 4/283من طريق علي بن عاصم، عن خالد الحذاء عن الحكم بن الأعرج، عن عبد الله بن مغفل.

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ خَاصَّةِ نَفْسِهِ، وَإِصْلَاحِ عَمَلِهِ عِنْدَ تَغْيِيرِ الْأَمْرِ، وَوُقُوعِ الْفِتَنِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب معاملہ متغیر ہو جائے اور فتنے واقع ہونا شروع ہو جائیں' تو اس وقت وہ صرف اپنا دھیان رکھے اور اپنے عمل کو درست رکھے

5950 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَيْفَ أَنْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ؟ قَالَ: وَذَاكَ مَا هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ذَاكَ إِذَا مَرِجَتْ أَمَانَاتُهُمْ وَعُهُودُهُمْ، وَصَارُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ: فَكَيْفَ بِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: تَعْمَلُ مَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَتَعْمَلُ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَتَدَعُ عَوَامَّ النَّاسِ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب تم لوگوں کے چھان میں رہ جاؤ گے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کون لوگ ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ صورت حال اس وقت پیش آئے گی جب ان کی امانتیں اور ان کے عہد اس طرح ہو جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے فرمایا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس وقت میں کیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم وہ کام کرو جسے تم نیکی سمجھتے ہو اور اس بات کو چھوڑ دو جسے تم برا سمجھو اور تم اپنی ذات کے لیے عمل کرو اور لوگوں کو (ان کے حال) پر چھوڑ دو۔

5950- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير العلاء وأبيه وهو عبد الرحمن بن يعقوب الحرقي فمن رجال مسلم .وأخرجه الدولابي 2/35 من طريق عمرو بن أبي عمرو، عن العلاء ، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن ابي شيبة 15/9 10،وأحمد 2/212،وأبو داود "4343"في الملاحم :باب الأمر والنهي، من طريق الفضل بن دكين، والحاكم 4/282 283من طريق محمد بن عبيد الطنافسي، كلاهما عن يونس بن أبي إسحاق، عن هلال بن خباب أبي العلاء ، عن عكرمة، عن عبد الله بن عمرو وسقط من المطبوع من ابن أبي شيبة" :عكرمة " وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 2/221، والحاكم 4/435من طريق يعقوب بن عبد الرحمن، وأبو داود "4342"،وابن ماجة "3957"في الفتن :باب التثبت في الفتنة، من طريق عبد العزيز بن أبي حازم، كلاهما عن أبي حازم، عن عمارة بن عمرو بن حزم، عن عبد الله بن عمرو .وأخرجه أحمد 2/162عن إسماعيل، عن الحسن، عن عبد الله بن عمرو .وأخرجه 2/220عن حسين بن محمد، عن محمد بن مطرف، عن أبي حازم، عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده عبد الله بن عمرو. وأخرجه عبد الرزاق "2074"عن معمر، عن غير واحد منهم، عن الحسن أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعبد الله بن عمرو ....وانظر الحديث الآتي.وأخرجه الطبراني في "الكبير "5868" و "5984"من طريقين، عن أبي حازم، عن سهل بن سعد الساعدي، قال الهيثمي في "المجمع :7/279 "رواه الطبراني بإسنادين، ورجال أحدهما ثقات.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس طریقہ کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ آخری زمانے میں وہ اس طریقہ کار پر عمل پیرا ہو

5951 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَيْفَ أَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو إِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ ؟ قَالَ: وَذَاكَ مَا هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ذَاكَ إِذَا مَرِجَتْ أَمَانَاتُهُمْ وَعُهُوْدُهُمْ، وَصَارُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ: فَكَيْفَ تَرَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تَعْمَلُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تُنْكِرُ، وَتَعْمَلُ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَتَدَعُ عَوَامَّ النَّاسِ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عبداللہ عمرو! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم لوگوں کے چھان میں باقی رہ جاؤ گے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کون لوگ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا اس وقت ہوگا جب ان کی امانات اور ان کے عہد ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے' اور وہ یوں ہو جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے فرمایا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بارے میں کیا رائے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے تم اچھائی سمجھو اسے تم کر لینا اور جسے تم برائی سمجھو اسے نہ کرنا اور تم صرف اپنی ذات کے لیے عمل کرنا اور لوگوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دینا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ أَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ أَنَّ آخِرَ الزَّمَانِ عَلَى الْعُمُوْمِ يَكُوْنُ شَرًّا مِنْ أَوَّلِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) آخری زمانہ عمومی طور پر پہلے زمانے سے برا ہوگا

5952 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، بِالرَّيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ، جَبَّرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ:

5951– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه الطبراني في "الأوسط" "2797" "عن إبراهيم بن هاشم، عن أمية بن بسطام، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع 7/283 "وقال :رواه الطبراني في "الأوسط "بإسنادين، رجال أحدهما رجال الصحيح.

(متن حدیث): اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ الْحَجَّاجَ، فَقَالَ: اصْبِرُوا، فَاِنَّهُ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ يَوْمٌ اَوْ زَمَانٌ اِلَّا وَالَّذِيْ بَعْدَهُ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ہم نے حجاج کی شکایت ان سے کی' تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ صبر سے کام لو کیونکہ تم پر اب جو بھی دن (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو بھی زمانہ آئے گا' تو اس کے بعد والا زمانہ اس سے زیادہ برا ہوگا' یہاں تک کہ تم لوگ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ گے یہ بات میں نے تمہارے نبی کی زبانی سنی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ خَبَرَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَمْ يُرِدْ بِعُمُوْمِ خِطَابِهٖ عَلَى الْاَحْوَالِ كُلِّهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایات میں یہ مراد نہیں ہے کہ متن کے الفاظ سے ہر طرح کا حال مراد ہو

5953 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ شِهَابٍ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

5952- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه الطبراني في "الأوسط "2797" "عن إبراهيم بن هاشم، عن أمية بن بسطام، بهذا الإسناد .وذكره الهيثمي في "المجمع 7/283 "وقال :رواه الطبراني في "الأوسط "بإسنادين، رجال أحدهما رجال الصحيح2.حديث صحيح مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَجْلَانَ الأصبهاني :لم يرو عن غير أبيه شيئا، ولا يعرف بجرح ولا تعديل .مترجم في "الجرح والتعديل "، 8/53، وأبو عصام بن يزيد :ترجمه المؤلف في "ثقاته 8/520 "وقال :يروى عن الثوري ومالك بن مغول، روى عنه ابنه محمد بن عصام يتفرد ويخالف، وكان صدوقا، حديثه عند الأصبهانيين، وذكره ابن أبي حاتم 7/26، وأبو نعيم في "تاريخ أصبهان 2/138 "فلم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا، وقد توبعا، ومن فوقهما من رجال الشيخين . وسفيان :هو الثوري.وأخرجه أحمد 3/132و177و179، والبخاري "7068"في الفتن :باب "لا يأتي زمان إلا الذي بعده شر منه "، والترمذي "3307"في الفتن :باب رقم 35، وأبو يعلى "4037"من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو يعلى "4036"من طريق مالك بن مغول، عن الزبير بن عدي، به .وأخرجه الطبراني في "المعجم الصغير"528" "، والخطيب في "تاريخه 8/183 "من طريق علي بن عبد العزيز، عن مسلم بن إبراهيم، عن شعبة، عن الزبير بن عدي، به وقال الطبراني :لم يروه عن شعبة إلا مسلم، تفرد به علي 1.محمد بن إبرهيم :وذكره المؤلف في "الثقات 9/39 "فقال :محمد بن إبراهيم أبو شهاب الكناني، ويروي عن عاصم ابن بهدلة، روى عنه مسدد بن مسرهد، وذكره البخاري في "التاريخ الكبير 1/25 "، وابن حاتم 7/185، وقال :سألت أبي عنه، فقال :ليس بمشهور، يكتب حديثه، وباقي رجاله ثقات من رجال البخاري غير عاصم ابن بهدلة، فقد روى له الشيخان مقرونا، وهو صدوق .والدارقطني، وقال أبو حاتم :ليس بالقوي، ومحله الصدق، وقال العجلي :كان معروفا بالحديث صدوقا، وقال ابن عدي :رواياته مستقيمة، قال :والقول فيه ما قال شعبة :إنه لا بأس به.وأخرجه الترمذي "2231"في الفتن :باب ما جاء في المهدي، من طريق سفيان بن عيينة، عن عاصم بن بهدلة، عن أبي صالح، عن أبي هريرة موقوفا .وقال هذا إسناد صحيح.

(متن حدیث): لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا لَيْلَةٌ، لَمَلَكَ فِيْهَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر دنیا ختم ہونے میں صرف ایک رات باقی رہ جائے' تو اس میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بادشاہ ضرور بنے گا۔''

5954 - وَحَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، فِيْ عَقِبِهِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ شِهَابٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا لَيْلَةٌ، لَمَلَكَ فِيْهَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ (يُوَاطِءُ) * اِسْمُهُ اِسْمِي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر دنیا ختم ہونے میں ایک رات باقی رہ جائے' تو اس میں میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حکمران ضرور بنے گا' جس کا نام میرے نام کی طرح ہوگا۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِنْفِرَادِ بِالدِّيْنِ عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ

فتنوں کے وقوع کے وقت (اپنے) دین کے ہمراہ تنہا ہو جانے کا تذکرہ

5955 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَوْشَكَ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غُنَيْمَةٌ يَتْبَعُ بِهَا سَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاضِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰكَذَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ: سَعَفَ، وَاِنَّمَا هِيَ بِالشِّيْنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسا وقت آئے گا جب مسلمان کا سب سے بہتر مال چند بکریاں ہوں گی' جنہیں وہ ساتھ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش نازل ہونے کے مقامات (یعنی

5954– محمد بن إبراهيم :قد توبع، وباقي السند رجاله ثقات غير عاصم، وهو حسن الحديث .وأخرجه الطبراني في "الكبير "10216" "عن معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/376و377و430و448، وأبو داود "4282" في المهدي، والترمذي "2230"و "2231"في الفتن :باب ما جاء في المهدي، والطبراني في "الصغير"1181" "، وفي "الكبير" "10213"و "10214"و "10215"و "10217"و "10219"و "10220"و "10221"و "10222"و "10223" و "10224"و "10225"و "10226"و "10227"و "10228"و "10229"و"1230"، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان " 2/195، والخطيب في "تاريخه 4/388 "من طرق عن عاصم ابن بهدلة، به وهذا سند حسن .وأخرجه الطبراني "10208" و"10218"، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان2/195 "، وفي "الحلية 5/75 "من طرق عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ. وفي الباب عن علي عند أبي داود "4283"، وأحمد 1/99 وعن أبي سعيد الخدري عند أحمد 3/17 و36.

جنگلات) میں چلا جائے گا وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے بھاگے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوخلیفہ نامی راوی نے یہ لفظ سعف نقل کیا ہے حالانکہ اصل لفظ شین کے ساتھ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفَارَّ مِنَ الْفِتَنِ عِنْدَ وُقُوْعِهَا يَكُوْنُ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فتنوں کے وقوع کے وقت فتنوں سے فرار اختیار کرنے والا شخص اس زمانے میں سب سے بہتر ہوگا

5956 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ كُرْزٌ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ لِهٰذَا الْاِسْلَامِ مِنْ مُنْتَهًى؟ قَالَ: نَعَمْ، مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا مِنْ عَرَبٍ اَوْ عَجَمٍ اَدْخَلَهٗ عَلَيْهِمْ، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ تَقَعُ فِتَنٌ كَالظُّلَمِ، قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَتَعُوْدُنَّ فِيْهَا اَسَاوِدَ صُبًّا، يَضْرِبُ

5955- إسناده صحيح إبراهيم بن بشار وهو الرمادى الحافظ قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال البخارى .سفيان :هو ابن عيينة، وعبد الله بن عبد الرحمن بن صعصعة :هُوَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِى صعصعة، ومنهم من يسقط عبد الرحمن من نسبه، ومنهم من ينسبه إلى جده، فيقول :عبد الرحمن بن أبى صعصعة، قال ابن المدينى :وهم ابن عيينة فى نسبه حيث قال :عبد الله بن عبد الرحمن، وقال الشافعى :يشبه أن يكون مالك حفظه، وقال الدارقطنى :لم يختلف على مالك فى تسمية عبد الرحمن بن عبد الله. وأخرجه الحميدى "733"، وأحمد 3/6، وابو يعلى "983"من طريق سفيان، بهذا الإسناد .وعند أحمد وابى يعلى :ابن أبى صعصعة.وأخرجه أحمد 3/30، وابن أبى شيبة 15/10، وابن ماجة "3980"فى الفتن :باب العزلة، من طريق يحيى بن سعيد

5956- إسناده حسن .عبد الواحد بن قيس :روى له ابن ماجة، وهو حسن الحديث، قال ابن عدى :حدّث عن هـ الأوزاعى بغير حديث، وارجو انه لا باس به، لأن فى رواية الأوزاعى عنه استقامة، وقد توبع، وباقى رجاله ثقات رجال البخارى غير صحابيه . كرز بن حبيش الخزاعى، كما فى "المسند 3477 " أسلم يوم الفتح، وعُمِّرَ عمراً طويلا، وكتب معاوية إلى عامله على مكة :إن كان كرز بن علقمة حياً مره فليوقفكم على معالم الحرم، فنعل، وهى معالمهم إلى الساعة " ...طبقات ابن سعد.5/458 " وأخرجه أحمد 3/477، والبزار "3355"، وابن الأثير فى "أسد الغابة4/46 "ى 9من طرق عن الأوزاعى، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسى "1290"، والحميدى "5749"، وابن أبى شيبة 15/13، وأحمد 3/477، والبزار "3353"، والطبرانى "443"/19، والحاكم مختصراً 1/34من طريق سفيان بن عيينة، وعبد الرزاق "20747"، والطبرانى "442"/19، والحاكم 1/34و4/455، والبغوى "4235"من طريق معمر، والطبرانى "444"/19من طريق عبد الرحمن بن خالد بن مسافر، و "445"من طريق معاوية بن يحيى، "446"من طريق عقيل، والبزار "3354"من طريق سفيان بن حسن، ستتهم عن الزهرى، عن عروة، به .وزاد سفيان عند أحمد ابن أبى شيبة والحميدى :قال الزهرى :والأسود :الحية إذا أرادة أن تنهش تنتصب هكذا ورفع الحميدى يده ثم تنصب .لفظ الحميدى.

بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، فَخَيْرُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ مُؤْمِنٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ، يَتَّقِي اللّٰهَ، وَيَذَرُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ

❁❁ حضرت کرز خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اس اسلام کا کچھ اختتام ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اللہ تعالیٰ عربوں اور عجمیوں میں سے جس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے گا اسے اسلام میں داخل کرے گا۔ اس دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر کیا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تاریکیوں کی طرح کے فتنے آئیں گے۔ اس شخص نے عرض کی: ہرگز نہیں اللہ کی قسم! یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (ایسا نہیں ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے (ایسا ہی ہوگا) اور تم لوگ دوبارہ اس میں ایسی صورت حال کا شکار ہو جاؤ گے کہ سانپوں کی طرح پھن پھیلا لو گے اور ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو گے اس زمانے میں سب سے بہتر شخص وہ مومن ہوگا' جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہتا ہوگا وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوگا اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے گا۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُتَعَبِّدَ عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ ثَوَابَ الْهِجْرَةِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا فتنوں کے وقوع کے وقت عبادت گزار شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کا ثواب عطا کرنے کا تذکرہ

5957 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بَسَّامٍ، بِالْبَصْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَالْهِجْرَةِ اِلَيَّ

❁❁ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

5957– إسناده قوى .مستلم بن سعيد الثقفى :روى له الأربعة، قليل الحديث .قال أحمد :شيخ ثقة من أهل واسط، وقال ابن معين :صويلح، وقال النسائى :ليس به بأس، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقد توبع، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 5/27، وابن أبى شيبة "19146"ومن طريقه الطبرانى "492"/20، كلاهما عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد .وقد تصحف "مستلم "عند أحمد وابن أبى شيبة إلى "مسلم"، وعند الطبرانى إلى "مسلمة "كما سقط من إسناد الطبرانى منصور بن زاذان. وأخرجه الطيالسى "932"، وأحمد 5/25، ومسلم "2948"فى الفتن :باب فضل العبادة فى الهرج، والترمذى "2201" فى الفتن :باب ما جاء فى الهرج والعبادة فيه، وابن ماجة "3985"فى الفتن :باب الوقوف عند الشهاب، والطبرانى "488"/20 و"489"و "490"و "491"من طرق عن معلى بن زياد، و "493"من طريق سليمان الثقفى، و "494"من طريق الأعمش، ثلاثتهم عن معاوية بن قرة، به .ولفظ أحمد 5/25، والطبرانى " :"489"العمل فى الهرج كهجرة إلىّ"

"فتنے کے دنوں میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی مانند ہوگا۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الِاعْتِزَالَ فِي الْفِتَنِ يَجِبُ اَنْ يَلْزَمَهُ الْمَرْءُ دُوْنَ الْوَثْبَةِ اِلٰى كُلِّ هَيْعَةٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ فتنوں کے زمانے میں آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ گوشہ نشینی اختیار کرے نہ کہ فتنے والی جگہ کی طرف جائے

5958 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُوشِكُ اَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ، يَتْبَعُ شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ جب مسلمان کا سب سے بہتر مال بکریاں ہوں گی، جنہیں وہ ساتھ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور جنگلات میں چلا جائے گا وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے بھاگے گا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اخْتِلَاطَ الْفِتَنِ بِالْمَرْءِ يَكُوْنُ عَلٰى حَسَبِ اسْتِشْرَافِهِ لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فتنہ آدمی کے ساتھ اسی حساب سے ملے گا جس حساب سے آدمی اس کی طرف جھانکے گا

5959 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

5959- إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بن بقية، وعبد الرحمن بن إسحاق، فمن رجال مسلم. خالد بن عبد الله: هو الواسطي الطحان، وأبو سلمة: هو ابن عبد الرحمن. وأخرجه أحمد 2/282، والبخاري "3601" في المناقب: باب علامات النبوة قبل الإسلام، و "7082" في الفتن: باب تكون فتنة القاعد فيها خير من القائم، ومسلم "2886" "10" في الفتن: باب نزول الفتن كمواقع القطر، والبغوي "4229" من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "2344"، والبخاري "7081"، ومسلم "12" "2886"، والبيهقي 8/190 من طريق إبرهيم بن سعيد بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هريرة، ولفظهم غير البخاري ": تكون فتنة النائم فيها خير من اليقظان، واليقظان فيها خير من القائم، والقائم فيها خير من الساعي، فمن وجد ملجأ أو معاذاً فليستعذ" وأخرجه البخاري "3601" و "7081"، ومسلم "10" "2886" من طريق صالح بن كيسان، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة.

وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):سَتَكُوْنُ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ، الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي، مَنِ اسْتَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب ایسے فتنے آئیں گے جو گرمی کی ہواؤں کی طرح ہوں گے ان میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا' جو شخص ان کی طرف جھانک کر دیکھے گا یہ اسے اپنی طرف کھینچ لیں گے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ الْعُزْلَةَ وَالسُّكُوْنَ، وَاِنْ اَتَتِ الْفِتْنَةُ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فتنوں کے واقع ہونے کے وقت آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تنہائی اور سکون اختیار کرے اگرچہ فتنہ اس تک آپہنچے

5960 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، كَيْفَ تَفْعَلُ اِذَا جَاعَ النَّاسُ حَتّٰى لَا تَسْتَطِيْعَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ فِرَاشِكَ اِلٰى مَسْجِدِكَ؟ فَقُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَعَفَّفْ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا مَاتَ النَّاسُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْبَيْتُ بِالْوَصِيْفِ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَصْبِرُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا اقْتَتَلَ النَّاسُ حَتّٰى يَغْرَقَ حَجَرُ الزَّيْتِ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَاْتِيْ مَنْ اَنْتَ فِيْهِ، فَقُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اُتِيَ عَلَيَّ؟ قَالَ: تَدْخُلُ بَيْتَكَ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اُتِيَ عَلَيَّ؟ قَالَ: اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ، فَاَلْقِ طَائِفَةَ رِدَائِكَ عَلٰى وَجْهِكَ يَبُوْءُ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهِ، فَقُلْتُ: اَفَلَا اَحْمِلُ السِّلَاحَ؟ قَالَ: اِذًا تَشْرَكُهُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابوذر! اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب لوگوں میں بھوک عام ہوگی' یہاں تک کہ تم اس بات کی استطاعت بھی نہیں رکھو گے کہ اپنے بچھونے سے اٹھ کر مسجد تک جاسکو۔

5960- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة وعبد الله بن الصامت، فمن رجال مسلم .عبد الله :هو ابن المبارك، وأبو عمران الجونى :هو عبد الملك بن حبيب .وأخرجه الحاكم 4/423 424من طريق سعيد بن هبيرةوأخرجه عبد الرزاق "20729"ومن طريقه الحاكم 2/156 157، و4/423، والبغوى "4220"عن معمر، أحمد 5/163وفيه زيادة فى أوله، وابن أبى شيبة 15/12مختصراً عن عبد العزيز بن عبد الصمد العمى، والبيهقى 8/191من طريق شعبة، وأحمد 5/149من طريق مرحوم بن عبد العزيز وسيأتى عند المؤلف برقم "6650" أربعتهم عن أبى عمران الجونى، به.وأخرجه الطيالسى "459"، وأبو داود "4261"فى الفتن والملاحم :باب فى النهى عن السعى فى الفتنة، وابن ماجة "3958" فى الفتن :باب التثبت فى الفتنة، والحاكم 4/324، والبيهقى 8/191و 269من طرق عن حماد بن زيد، عن أبى ذر، وقال أبو داود :لم يذكر المشعث فى هذا الحديث غير حماد بن زيد.

میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بچنے کی کوشش کرنا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تم کیا کرو گے جب لوگ مر جائیں گے' یہاں تک کہ گھر (یعنی قبر کی جگہ) خادم کے عوض میں ملے گی' ہوگا۔ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم صبر سے کام لینا پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس وقت تم کیا کرو گے جب لوگ ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی کریں گے' یہاں تک کہ حجر زیت کا مقام (خون میں) ڈوب جائے گا میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس جگہ پر رہنا جہاں تم رہتے ہو (یعنی باہر نہ نکلنا) میں نے عرض کی: آپ ﷺ کی کیا رائے ہے اگر وہ پھر بھی مجھ تک پہنچ جائیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر کے اندر چلے جانا۔ میں نے عرض کی: اگر وہ پھر میرے تک پہنچ گئے' تو آپ ﷺ کی کیا رائے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی چمک تمہیں پریشان کر دے گی' تو تم اپنی چادر کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لینا وہ شخص تمہارے اور اپنے گناہ کا بوجھ اٹھائے گا۔ میں نے عرض کی: کیا میں اس پر ہتھیار نہ اٹھاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں تم بھی اس کے برابر ہو جاؤ گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ عِنْدَ وُقُوعِ الْفِتَنِ عَلَى الْمَرْءِ مَحَبَّةُ غَيْرِهِ مَا يُحِبُّهُ لِنَفْسِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فتنوں کے وقوع کے وقت آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دوسروں کے لیے بھی وہی بات پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے

5961 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يُحَدِّثُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ، وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي مَجْشَرِهِ، وَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ، اِذْ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً، فَاجْتَمَعْنَا، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ: لَمْ يَكُنْ قَبْلِي نَبِيٌّ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَدُلَّ اُمَّتَهُ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُمْ، وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُ اَنَّهُ شَرٌّ لَهُمْ، وَاِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِي اَوَّلِهَا، وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ، فَتَجِيءُ فِتْنَةُ الْمُؤْمِنِ، فَيَقُوْلُ: هٰذِهِ مُهْلِكَتِي، ثُمَّ تَجِيءُ فَيَقُوْلُ: هٰذِهِ مُهْلِكَتِي، ثُمَّ

5961- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن عبد رب الكعبة، فمن رجال مسلم محمد بن كثير :هو العبدى، وسفيان :هو الثورى. وأخرجه ابن أبى شيبة 15/5 76، وأحمد مختصراً ومطولاً 2/161 و191، ومسلم "46" "1844"فى الإمارة :باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء الأول فالأول، وأبو داود مختصراً "4248"فى الفتن :باب ذكر الفتن ودلائلها، والنسائى 7/152 154فى البيعة :ذكر من بايع الإمام وأعطاه بصفقة يده وثمرة قلبه، وابن ماجة "3956"فى الفتن :باب ما يكون من الفتن من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "47" "1844"من طريق عبد الله بن أبى السفر، عن عامر، عن عبد الرحمن بن عبد رب الكعبة، عن ابن عمرو.

تَنْكَشِفُ، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَلْتُدْرِكْهُ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاللّٰهِ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُؤْتٰى اِلَيْهِ، وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ، وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ، فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ ، قَالَ: قُلْتُ: هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ، يَاْمُرُنَا اَنْ نَاْكُلَ اَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ، وَنُهْرِيقُ دِمَاءَ نَا، وَقَالَ اللّٰهُ: (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ) (النساء : 29) ، وَقَالَ: (وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ) (النساء : 29) قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: اَطِعْهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ، وَاعْصِهِ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کے سائے میں یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کررہے تھے ہم میں سے کچھ لوگ تیراندازی کررہے تھے کچھ لوگ جانوروں کو چرارہے تھے اور کچھ لوگ خیمے ٹھیک کررہے تھے اسی دوران یہ اعلان کیا گیا نماز ہونے لگی ہے ہم لوگ اکٹھے ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے جو بھی نبی تھا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم تھی کہ وہ نبی اپنی امت کی رہنمائی اس چیز کی طرف کرے جو ان کے حق میں زیادہ بہتر ہو اور ان لوگوں کو ان چیزوں سے ڈرائے جن کے بارے میں وہ یہ جانتا ہے کہ یہ ان کے حق میں برے ہوں گے جہاں تک اس امت کا تعلق ہے' تو اس کی عافیت اس کے ابتدائی حصے میں ہے اور اس کے آخری حصے میں آزمائشیں ہوں گی مومن کے پاس ایک آزمائش آئے گی' تو وہ یہ کہے گا میں اس میں ہلاکت کا شکار ہو جاؤں گا پھر دوسری آئے گی' تو یہ کہے گا اس میں ہلاکت کا شکار ہو جاؤں پھر وہ بھی ختم ہو جائے گی' تو تم میں سے جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اسے جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا جائے اس کی موت ایسے عالم میں آنی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور وہ لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرے' جس کے بارے میں وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا جائے جو شخص کسی حکمران کے ہاتھ پر بیعت کر لے اور اپنا ہاتھ اور اپنی ذہنی آمادگی اس کو دیدے' تو اسے جہاں تک ہو سکے' اس حکمران کی فرمانبرداری کرنی چاہئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: یہ آپ کے چچازاد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' تو ہمیں یہ کہتے ہیں: ہم اپنے (یعنی ایک دوسرے کے) اموال ناحق طور پر کھائیں اور خون بہائیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔

"اے ایمان والو! ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر نہ کھاؤ۔"

اور اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

"تم ایک دوسرے کو قتل نہ کرو۔"

راوی کہتے ہیں: وہ (یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہے پھر انہوں نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے معاملے میں ان کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے معاملے میں اس کی بات نہ مانو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ الْفِتَنِ اَنْ يَّكُوْنَ مَقْتُوْلًا لَا قَاتِلًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فتنوں کے وقت آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ مقتول ہو قاتل نہ ہو

5962 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَفِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي، كَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوْا اَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوْا بِسُيُوفِكُمُ الْحِجَارَةَ، فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ بَيْتَهُ، فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت سے پہلے کچھ فتنے یوں ہوں گے جس طرح تاریک رات کے ٹکڑے ہوتے ہیں ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا' تو شام کے وقت کافر ہو جائے گا شام کے وقت مومن ہوگا' تو صبح کے وقت کافر ہوگا اس وقت میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا تم اپنی کمانیں توڑ دینا اپنے تانت (یعنی جسے کمان پر باندھا جاتا ہے) کاٹ دینا اپنی تلواریں پتھروں پر مار دینا اگر کسی شخص کے گھر میں اسے (قتل کرنے کے لیے) کوئی داخل ہو جائے' تو اسے آدم کے دو بیٹوں میں سے بہتر والے کی مانند ہو جانا چاہئے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الدُّعَاةَ اِلَى الْفِتَنِ عِنْدَ وُقُوْعِهَا، اِنَّمَا هُمُ الدُّعَاةُ اِلَى النَّارِ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فتنوں کے وقوع کے وقت فتنوں کی طرف دعوت دینے والے لوگ دراصل جہنم کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے' ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5963 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ اللَّيْثِيُّ، قَالَ:

5962– حديث صحيح. جعفر بن مهران السباك: ذكره المؤلف في "ثقاته 8/160 " 161، وروى عنه جمع، وقد توبع، وباقي رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن ثروان، وهزيل بن شرحبيل، فمن رجال البخاري. وأخرجه أبو داود "4259"في الفتن: باب في النهي عن السعي في الفتنة، وابن ماجة "3961"في الفتن: باب التثبت في الفتنة، والبيهقي 8/191من طريقين عن عبد الوارث بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/416من طريق عبد الصمد، و4/408، وابن أبي شيبة 15/12، والترمذي "2204"في الفتن: باب ما جاء في اتخاذ سيف من خشب في الفتنة، من طريق همام مختصراً، كلاهما عن محمد بن جحادة، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب صحيح. وأخرجه أبو داود "4262"، والحاكم 4/440من طريقين عن عبد الواحد بن زياد، عن عاصم الأحول، عن أبي كبشة، عن أبي موسى

(متن حدیث): اَتَيْنَا الْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ، فَقَالَ: مِمَّنِ الْقَوْمُ؟ فَقُلْنَا: بَنُو لَيْثٍ، فَسَأَلْنَاهُ وَسَأَلَنَا، وَقَالُوا: إِنَّا أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ، فَقَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ أَبِي مُوسَى قَافِلِينَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ، قَالَ: وَغَلَتِ الدَّوَابُّ بِالْكُوفَةِ، قَالَ: فَاسْتَأْذَنْتُ أَنَا وَصَاحِبِي أَبَا مُوسَى، فَأَذِنَ لَنَا، فَقَدِمْنَا الْكُوفَةَ بَاكِرًا مِنَ النَّهَارِ، فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: إِنِّي دَاخِلٌ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا قَامَتِ السُّوقُ خَرَجْتُ إِلَيْكَ، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا أَنَا بِحَلْقَةٍ كَأَنَّمَا قُطِعَتْ رُءُوسُهُمْ، يَسْتَمِعُونَ إِلَى حَدِيثِ رَجُلٍ، قَالَ: فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ إِلَى جَنْبِي، فَقُلْتُ لِلرَّجُلِ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: أَبَصْرِيٌّ أَنْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: قَدْ عَرَفْتُ أَنَّكَ لَوْ كُنْتَ كُوفِيًّا لَمْ تَسْأَلْ عَنْ هٰذَا، هٰذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، وَعَرَفْتُ أَنَّ الْخَيْرَ لَمْ يَسْبِقْنِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ فَقَالَ: يَا حُذَيْفَةُ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ، يَقُولُهَا لِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: فِتْنَةٌ وَشَرٌّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ مَا هِيَ؟ قَالَ: لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ، وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ، فَإِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْرِ خَشَبَةٍ يَابِسَةٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتْبَعَ أَحَدًا مِنْهُمُ الْيَشْكُرِيُّ اسْمُهُ سُلَيْمَانُ *

۞۞ نصر بن عاصم لیثی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ بنولیث کے کچھ افراد یشکری کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا آپ کا تعلق کون سے قبیلے سے ہے ہم نے جواب دیا: بنولیث سے ہم نے ان سے دریافت کیا انہوں نے ہم سے

5963- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير اليشكري واسمه سبيع بن خالد وأخطأ المؤلف هنا فسماه سليمان فقد روى له أبو داود، وهو ثقة، وثقه ابن حبان والعجلي، وروى عنه جمع .وأخرجه أحمد 5/386 387، وأبو داود "4246"في الفتن :باب ذكر الفتن ودلائلها وابن أبي شيبة :15/9و 17من طرق، عن سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد .وسقط من ابن أبي شيبة " :15/9اليشكرى "فيستدرك.وأخرجه عبد الرزاق "20711"، ومن طريقه أحمد 5/403، وأبو داود "4245"، والبغوى "4219"عن معمر، "4244"عن أبي عوانة، كلاهما عن قتادة، عن نصر بن عاصم الليثي، به بغير هذا اللفظ، وبزيادة في آخره . وأخرجه أحمد 5/403، وابن أبي شيبة 15/8، وأبو داود "4247"من طريق صخر بن بدر العجلي كسابعه، وأحمد 5/406من طريق على بن زيد مختصراً، كلاهما عن اليشكرى، عن حذيفة. وأخرجه البخارى "3606"في المناقب :باب علامات النبوة في الإسلام، و "7084"في الفتن :باب كيف الأمر إذا لم يكن جماعة، ومسلم "1847"و "51"في الإمارة :باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن وفي كل حال، والبيهقي في "السنن8/190 "، وفي "الدلائل6/490 "، والبغوى "4222"من طرق عن الوليد بن مسلم، عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر، عن بسر بن عبيد الله الحضرمي، عن أبي إدريس الخولاني، عن حذيفة بغير هذا اللفظ .وأخرجه الحاكم 4/432من طريق من طريق صالح بن رستم، عن حميد بن هلال، عن عبد الرحمن بن قرط، عن حذيفة، وصححه

سوالات کیے لوگوں نے بتایا: ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں تا کہ ہم آپ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کے بارے میں دریافت کریں' تو انہوں نے بتایا ہم لوگ کسی جنگ سے واپس آرہے تھے ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے بتایا کوفہ میں جانور مہنگے ہوگئے۔ پھر میں نے اور میرے ساتھی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی انہوں نے ہمیں اجازت دی' تو ہم دن کے ابتدائی حصے میں کوفہ آ گئے میں نے اپنے ساتھی سے کہا میں مسجد میں جاتا ہوں جب بازار شروع ہونے کا وقت ہوگا' تو میں تمہارے پاس آ جاؤں گا میں مسجد میں داخل ہوا' تو وہاں ایک حلقہ موجود تھا ان لوگوں کے سر بالکل ساکت تھے وہ لوگ ایک شخص کی بات سن رہے تھے۔ راوی کہتا ہے میں آیا اور ان کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا پھر ایک اور شخص آیا اور میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا میں نے اس شخص سے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ اس نے دریافت کیا: کیا تم بصرہ کے رہنے والے ہو میں نے جواب دیا: جی ہاں اس نے کہا: مجھے اندازہ ہو گیا تھا کیونکہ اگر تم کوفہ کے رہنے والے ہوتے' تو تم ان صاحب کے بارے میں سوال نہ کرتے یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں) میں ان کے اور قریب ہو گیا' تو میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کے بارے میں دریافت کرتے تھے اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خرابیوں کے بارے میں دریافت کیا کرتا تھا مجھے اس بات کا پتہ تھا کہ بھلائی مجھ سے آگے نہیں نکلے گی میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی بھی آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ تم کتاب اللہ کا علم حاصل کرو اور اس میں موجود احکام کی پیروی کرو یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے تین مرتبہ ارشاد فرمائی میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس بھلائی کے بعد کوئی برائی بھی آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آزمائش اور برائی ہوگی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اس برائی کے بعد کوئی بھلائی بھی آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدنۃ علی دخن میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہدنۃ علی دخن سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے دل دوبارہ اس کیفیت پر واپس نہیں جائیں گے جس پر وہ پہلے تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس بھلائی کے بعد کوئی برائی بھی آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ تم اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرو۔ اس میں موجود احکام کی پیروی کرو یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی بھی آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی آزمائش ہوگی جو اندھا اور گونگا کر دے گی اس فتنے پر وہ لوگ موجود ہوں گے جو جہنم کی طرف بلائیں گے اے حذیفہ اگر تم ایسی حالت میں مرتے ہو کہ تم نے کسی خشک لکڑی کے تنے کو دانتوں میں پکڑا ہوا ہے' تو یہ تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہوگا کہ تم ان میں سے کسی ایک شخص کی پیروی کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یشکری نامی راوی کا نام سلیمان ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِمَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يَاْمُرْهُ بِمَعْصِيَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فتنوں کے وقوع کے وقت آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس وقت کے حاکم کی اطاعت اور فرمانبرداری کرے، جب تک وہ حاکم اسے کسی گناہ کے بارے میں حکم نہ دے

5964 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الصَّامِتِ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): قَدِمَ اَبُوْ ذَرٍّ عَلٰى عُثْمَانَ مِنَ الشَّامِ، فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، افْتَحِ الْبَابَ حَتّٰى يَدْخُلَ النَّاسُ، اَتَحْسِبُنِيْ مِنْ قَوْمٍ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ؟ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتّٰى يَعُوْدَ السَّهْمُ عَلٰى فُوْقِهِ؟ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، لَوْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَقْعُدَ لَمَا قُمْتُ، وَلَوْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَكُوْنَ قَائِمًا لَقُمْتُ مَا اَمْكَنَتْنِيْ رِجْلَايَ، وَلَوْ رَبَطْتَنِيْ عَلٰى بَعِيْرٍ لَمْ اُطْلِقْ نَفْسِيْ حَتّٰى تَكُوْنَ اَنْتَ الَّذِيْ تُطْلِقُنِيْ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَهُ اَنْ يَاْتِيَ الرَّبَذَةَ، فَاَذِنَ لَهُ فَاَتَاهَا، فَاِذَا عَبْدٌ يَؤُمُّهُمْ، فَقَالُوْا: اَبُوْ ذَرٍّ فَنَكَصَ الْعَبْدُ، فَقِيْلَ لَهُ: تَقَدَّمْ، فَقَالَ: اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِيْعَ، وَلَوْ لِعَبْدٍ حَبَشِيٍّ مُجَدَّعِ الْاَطْرَافِ، وَاِذَا صَنَعْتُ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا، ثُمَّ انْظُرْ جِيْرَانَكَ فَاَنِلْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوْفٍ، وَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ اَتَيْتَ الْاِمَامَ وَقَدْ صَلّٰى كُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ، وَاِلَّا فَهِيَ لَكَ نَافِلَةٌ

✿✿ عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ شام سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لیے آئے انہوں نے کہا: اے امیر المومنین آپ دروازہ کھولیے تاکہ لوگ اندر آجائیں کیا آپ مجھے ایسے لوگوں سے روک رہے ہیں جو قرآن کی تلاوت کریں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا اور وہ دین سے یوں خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے پھر وہ اس میں دوبارہ نہیں آئیں گے، جب تک تیر کمان کی طرف واپس نہیں آتا یہ ساری مخلوق کے سب سے برے فرد ہوں گے اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ مجھے بیٹھنے کا حکم دیں، تو میں کھڑا نہیں رہوں گا اور اگر آپ مجھے کھڑا رہنے کا حکم دیں، تو میں کھڑا ہو جاؤں گا، جب تک میرے پاؤں میرا ساتھ دیں گے، اور اگر آپ مجھے کسی

5964- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن الصامت، فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 15/306، مسلم "1067"في الزكاة: باب الخوارج شر الخلق الخليقة، وابن ماجة "170"في المقدمة: باب في ذكر الخوارج، من طريق سليمان بن المغيرة، وأحمد 5/176من طريق شعبة، كلاهما عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي، أوسيكون بعدى قوم يقرؤون القرآن، لا يجاوز حلاقيمهم، يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ، هُمْ شَرُّ الخلق والخليقة ."وقد تقدم القسم الأخير من الحديث برقم "1719"و"1720"

اونٹ کے ساتھ باندھ دیں' تو میں خود کو کھولنے کی کوشش نہیں کروں گا' جب تک آپ خود مجھے نہیں کھولتے پھر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اجازت لی کہ وہ ربذہ چلے جائیں' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دیدی وہ وہاں آ گئے وہاں ایک غلام ان لوگوں کی امامت کیا کرتا تھا لوگوں نے کہا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ' تو غلام نے سر جھکا لیا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا گیا آپ آگے بڑھیے (اور نماز پڑھائیے)' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی ہے یہ کہ میں اطاعت وفرمانبرداری کروں خواہ کوئی ایسا حبشی حکمران ہو' جس کے ناک اور کان کٹے ہوئے ہوں دوسرا یہ کہ جب میں شوربا بناؤں' تو اس میں پانی زیادہ ڈال دوں اور پھر اس بات کا جائزہ لوں کہ میرے پڑوسیوں میں سے کسے بھیجا جا سکتا ہے اور (تیسری بات یہ کہ) نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا کرنا پھر اگر تم امام کے پاس آؤ اور وہ تم سے پہلے نماز پڑھ چکے ہوں' تو تم اپنی نماز کو محفوظ کر چکے تھے ورنہ یہ نماز تمہارے لیے نفل شمار ہوگی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ كَسْرَ سَيْفِهِ، ثُمَّ الْاِعْتِزَالَ عَنْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ فتنوں کے وقوع کے وقت آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی تلوار کو توڑ دے اور پھر فتنوں سے الگ تھلگ ہو جائے

5965 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ، قَالَ حَدَّثَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِىْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ يَكُوْنُ الْمُضْطَجِعُ فِيْهَا خَيْرًا مِنَ الْجَالِسِ، وَالْجَالِسُ خَيْرًا مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرًا مِنَ الْمَاشِىْ، وَالْمَاشِىْ خَيْرًا مِنَ السَّاعِىْ ، قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا تَاْمُرُنِىْ؟ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ، وَمَنْ كَانَ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ، وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ شَىْءٌ مِنْ ذٰلِكَ، فَلْيَعْمِدْ اِلٰى سَيْفِهٖ، فَلْيَضْرِبْ بِحَدِّهٖ عَلٰى صَخْرَةٍ، ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاةَ

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عنقریب ایسے فتنے ہوں گے جن میں لیٹا ہوا شخص بیٹھے ہوئے شخص سے بہتر ہوگا بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (اس طرح کی صورت حال میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے پاس چلا جائے جس شخص کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے پاس چلا

5965- إسناده على شرط مسلم، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة 15/7 "، ومن طريقه أخرجه مسلم "2887"في الفتن: باب نزول الفتن كمواقع القطر. وأخرجه أحمد 5/39 40، ومسلم "2887"، وأبو داود "4256"في الفتن: باب النهي عن السعي في الفتنة، من طرق عن وكيع، به. وأخرجه أحمد 5/48، ومسلم "2887"، والحاكم 4/440 441، والبيهقي 8/190من طرق عن عثمان الشحام

جائے جس شخص کی زمین ہو وہ اپنی زمین کے ساتھ مصروف ہو جائے جس شخص کے پاس ان میں سے کچھ نہ ہو وہ اپنی تلوار کی طرف جائے اور پھر اس کی دھار کو پتھر پر مار کر (اپنی تلوار کو بے کار کر دے) پھر جہاں تک اس سے ہو سکے وہ نجات حاصل کرنے کی کوشش کرے۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّلَاةَ، وَالصِّيَامَ، وَالصَّدَقَةَ تُكَفِّرُ آثَامَ الْفِتَنِ عَمَّنْ وَصَفْنَا نَعْتَهُ فِيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ نماز، روزہ اور صدقہ کرنا اس شخص کی طرف سے فتنوں کے ان گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں کہ فتنوں کے بارے میں، جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

5966 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ شَقِيقٌ، قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ: اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَنَا، قَالَ: اِنَّكَ لَجَدِيرٌ، اَوْ لَجَرِیءٌ، فَكَيْفَ قَالَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِىْ نَفْسِهِ وَاَهْلِهِ، وَمَالِهِ، وَوَلَدِهِ، وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ، وَالصَّدَقَةُ، وَالصَّلَاةُ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ، اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِىْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ، فَقُلْتُ: وَمَا لَكَ وَلَهَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: ذٰلِكَ اَحْرَى اَنْ لَا يُغْلَقَ اَبَدًا، قَالَ: قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: هَلْ كَانَ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ، اِنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيطِ، قَالَ: فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ، فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ: سَلْهُ، فَسَاَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے دریافت کیا آپ میں سے کس کو فتنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے میں نے جواب دیا: مجھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ

5966- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخارى، يحيىٰ :هو ابن سعيد القطان، وشقيق :هو ابن سلمة أبو وائل. وأخرجه أحمد 5/401 402، والبخارى "1435"فى الزكاة :باب الصدقة تكفر الخطيئة، و "3586"فى المناقب :باب علامات النبوة فى الإسلام، "7096"فى الفتن :باب الفتنة التى تموج كموج البحر، ومسلم "144"ص 2218فى الفتن :باب فى الفتنة التى تموج كمج البحر، والترمذى "2258"فى الفتن: باب 71، والنسائى فى "الكبرى "كما فى "التحفة3/38 "، وابن ماجة "3955"فى الفتن :باب ما يكون من الفتن، من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه الطيالسى "408"، والبخارى "1895"فى الصوم :باب الصوم كفارة، ومسلم "144"ص 2218، والترمذى "2258"من طرق عن شقيق بن سلمة، به وأخرجه عبد الرزاق "20752"عن معمر، عن قتادة وسليمان التميمى، عن حذيفة. وأخرجه بغير هذه السياق أحمد 5/386و405،ومسلم "144"فى الإيمان :باب بيان أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريباً، والطبرانى فى "الكبير"3024" "، والبغوى "4218"من طرق عن ربعى بن حراش، عن حذيفة.

اس لائق ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ نے جرأت کا مظاہرہ کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی کی آزمائش' اس کی اپنی ذات کے بارے میں اس کے اہل خانہ کے بارے میں اس کے مال میں اس کی اولاد میں اور اس کے پڑوسی کے بارے میں ہوتی ہے روزہ رکھنا، صدقہ کرنا، نماز پڑھنا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا اس کا کفارہ بنتے ہیں''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ مراد نہیں لے رہا میری مراد وہ فتنہ ہے' جو سمندر کی لہروں کی طرح ہوگا میں نے کہا: اے امیر المومنین آپ کا اس کے ساتھ کیا واسطہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اس دروازے کو توڑا جائے گا یا کھول دیا جائے گا' تو میں نے کہا: جی نہیں اسے توڑا جائے گا اور پھر وہ اس لائق ہوگا کہ وہ دوبارہ کبھی بند نہ ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ بات جانتے تھے کہ دروازے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں جس طرح وہ یہ بات جانتے تھے کہ کل سے پہلے رات آئے گی۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان نہیں کی جس میں غلط بیان ہو۔

راوی کہتے ہیں: ہمیں ان سے یہ پوچھنے کی جرأت نہیں ہوئی کہ دروازے سے مراد کیا ہے' تو ہم نے مسروق سے کہا کہ تم ان سے دریافت کرو مسروق نے ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا (دروازے سے مراد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النِّسَاءَ مِنْ اَخْوَفِ مَا كَانَ يَتَخَوَّفُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُنَّ عَلٰى اُمَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کو اپنی امت کے حوالے سے جن چیزوں کا اندیشہ تھا ان میں سب سے زیادہ اندیشہ خواتین کے بارے میں تھا

5967 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5967- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار، فمن رجال مسلم سفيان :هو ابن عيينة، وأبو عثمان :هو عبد الرحمن بن مل النهدي. وأخرجه مسلم "2740"، في الذكر والدعاء :باب أكثر أهل الجنة الفقراء، والطبراني في "الكبير "416" "من طريقين عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "20608"، وأحمد 5/200و210، والبخاري "5096"في النكاح :باب ما يتقى من شؤم المرأة، ومسلم "2740"و"2741"، والترمذي "2780"في الادب :باب ما جاء في تحذير فتنة النساء، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة 1/49 " 50، وابن ماجة "3998" في الفتنة :باب فتنة النساء، والطبراني "415"و "417"و "418"و "419"و"420"، والبيهقي 7/91، والبغوي "2242"، والقضاعي "784" و "786"و "787"من طرق عن سليمان التيمي، به . وأخرجه القضاعي "785"من طريق مندل بن علي، عن عاصم، عن أبي عثمان النهدي، به وانظر "5969"و."5970"

سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ اُسَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

❀❀ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں اپنے بعد کوئی ایسا فتنہ چھوڑ کر نہیں جا رہا جو مردوں کے لیے خواتین سے زیادہ نقصان دہ ہو۔''

ذِكْرُ بَعْضِ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ يَكُوْنُ عَامَّةُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

اس ایک سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے عام طور پر خواتین سے متعلق فتنہ ہوتا ہے

5968 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):وَيْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْاَحْمَرَيْنِ: الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو سرخ چیزوں کی وجہ سے خواتین کی بربادی ہے سونا اور معصفر (زرد کپڑا یا کوئی اور چیز)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فِتْنَةَ النِّسَاءِ مِنْ اَعْظَمِ مَا كَانَ يَخَافُهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ خواتین کا فتنہ وہ فتنہ ہے' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے حوالے سے سب سے بڑا اندیشہ تھا

5969 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْجَنَدِيُّ اَبُوْ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَةَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ

5968- إسناده حسن .محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ قد أخرج له البخاری مقروناً ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقی رجاله ثقات علی شرط الشيخين .وعباد بن عباد :هو ابن حبيب بن المهلب بن أبی صفرة، ثقة روی له الجماعة، ووهم المناوی فی "فيض القدير 6/368 "فظنه عباد بن عباد الأرسوفی الذی قال فيه ابن حبان :يأتی بالمناكير، فضعف الحديث بسببه. والحديث ذكره السيوطی فی "الجامع الصغير "، ونسبه للبيهقی فی "الشعب."وفی الباب عن عزة الأشجعية أخرجه أبو نعيم فی "الصحابة "كما فی "زهر الفردوس :4/159 "حدثنا الحسن بن منصور الحمصی، حدثنا الوليد بن مروان، حدثنا جنادة بن مروان، عن أشعث بن سوار، عن منصور عن أبی حازم، عن مولاته غزة الأشجعية رفعته وهذا سند ضعيف. وذكره ابن الأثير فی "أسد الغابة1/195 "، وابن عبد البر فی كتابه "الإستيعاب 4/353 "فقالا :روی لأشعث بن سوار، عن منصور،

5969- حديث صحيح .محمد بن يوسف الزبيدی :روی عنه جميع كثير، وكان صاحبا لأبی قرة، قال عنه الحافظ فی "التقريب "صدوق، وذكره ابن أبی حاتم 8/121فلم يذكر فی جرحا ولا تعديلاً، ومن فوقع من رجال الشيخين غير أبی قرة، واسمه موسی بن طارق روی له النسائی، وهو ثقة، والحديث مكرر "5967"وانظر ما بعده.

النَّهْدِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا تَرَكْتُ بَعْدِىْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

❁❁ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں اپنے بعد کوئی ایسی آزمائش نہیں چھوڑ رہا جو مردوں کے لیے خواتین سے زیادہ نقصان دہ ہو۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ فِتْنَةَ النِّسَاءِ مِنْ اَخْوَفِ مَا يُخَافُ مِنَ الْفِتَنِ عَلَى الرِّجَالِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ مردوں پر جو فتنے وارد ہوں گے ان میں سب سے زیادہ اندیشہ خواتین کے فتنوں کے بارے میں ہے

5970 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا تَرَكْتُ بَعْدِىْ فِتْنَةً اَخْوَفَ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

❁❁ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں اپنے بعد کوئی ایسی آزمائش نہیں چھوڑ رہا جو مردوں کے لیے خواتین سے زیادہ قابل تشویش ہو۔''

5970– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ماقبله.

كِتَابُ الْجِنَايَاتِ

کتاب! جنایات کے بارے میں روایات

5971 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ، بِدِمَشْقَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ، اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُهُ اَنْ يُسَارَّهُ، فَسَارَّهُ فِيْ قَتْلِ رَجُلٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، فَجَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلَامِهِ وَقَالَ: اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلَا شَهَادَةَ لَهُ، قَالَ: اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلَا شَهَادَةَ لَهُ، قَالَ: اَلَيْسَ يُصَلِّي؟ قَالَ: بَلٰى، وَلَا صَلَاةَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ نُهِيتُ عَنْهُمْ

حضرت عبداللہ بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے اسی دوران ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ ﷺ سے اجازت لی کہ وہ آپ ﷺ سے سرگوشی میں بات کرنا چاہتا ہے اس نے آپ ﷺ سے سرگوشی میں یہ بات چیت کی کہ وہ منافقین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کر دے، تو نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں دریافت کیا: کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اس شخص نے عرض کی: جی ہاں، یارسول اللہ ﷺ، لیکن اس کی گواہی کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے عرض کی: جی ہاں، یارسول اللہ ﷺ، لیکن اس کی گواہی کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ نماز نہیں پڑھتا اس نے عرض کی: جی ہاں (پڑھتا ہے)، لیکن اس کی نماز کا کوئی اعتبار نہیں ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں، جنہیں (قتل کرنے سے) مجھے منع کیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا دِمَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے خون

5971- إسناده صحيح. محمد بن محمد بن حماد الطهراني: ثقة روى له ابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير الصحابي رضي الله عنه، فلم يخرج له أحد من الستة وليس له إلا هذا الحديث. وأخرجه أحمد 5/433 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد

(یعنی ان کی جانیں) قابل احترام قرار دی ہیں

5972 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَانِيْ اَبُو الْعَالِيَةِ وَصَاحِبٌ لِي، فَقَالَ: هَلُمَّا، فَاِنَّكُمَا اَشَبُّ شَبَابًا، وَاَوْعٰى لِلْحَدِيْثِ مِنِّي، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا بِشْرَ بْنَ عَاصِمٍ اللَّيْثِيَّ، قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ: حَدِّثْ هٰذَيْنِ، قَالَ بِشْرٌ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ وَّكَانَ مِنْ رَهْطِهٖ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَغَارَتْ عَلٰى قَوْمٍ، فَشَذَّ مِنَ الْقَوْمِ رَجُلٌ، وَاتَّبَعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ السَّرِيَّةِ وَمَعَهُ السَّيْفُ شَاهِرُهٗ، فَقَالَ: اِنِّي مُسْلِمٌ، فَلَمْ يَنْظُرْ فِيمَا قَالَ، فَضَرَبَهٗ فَقَتَلَهٗ، قَالَ: فَنُمِيَ الْحَدِيْثُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ فِيْهِ قَوْلًا شَدِيدًا، فَبَلَغَ الْقَاتِلَ، قَالَ: فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، اِذْ قَالَ الْقَاتِلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا قَالَ الَّذِيْ قَالَ اِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّنْ قِبَلَهٗ مِنَ النَّاسِ، وَاَخَذَ فِيْ خُطْبَتِهٖ، قَالَ: ثُمَّ عَادَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا قَالَ الَّذِيْ قَالَ اِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّنْ قِبَلَهٗ مِنَ النَّاسِ، فَلَمْ يَصْبِرْ اَنْ قَالَ الثَّالِثَةَ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ تُعْرَفُ الْمَسَاءَةُ فِيْ وَجْهِهٖ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ اَنْ اَقْتُلَ مُؤْمِنًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

❀❀ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: ابوعالیہ اور میرے ایک ساتھی میرے پاس آئے ان لوگوں نے کہا: تم آؤتم نوجوان ہو تمہیں مجھ سے زیادہ حدیثیں یاد ہیں ہم لوگ روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم بشر بن عاصم لیثی کے پاس آئے تو ابوعالیہ نے کہا: ان دونوں کو حدیث بیان کرو بشر نے یہ بات بیان کی۔

حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے: وہ ان کے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی انہوں نے ایک قوم پر حملہ کیا ان میں سے ایک شخص ایک طرف ہٹ گیا مہم میں شامل افراد میں سے ایک شخص اس کے پاس گیا اس کے پاس سونتی ہوئی تلوار تھی اس (پہلے الگ ہونے والے شخص نے) کہا میں مسلمان ہوں لیکن (پیچھے جانے والے فرد نے) اس کی بات پر توجہ نہیں دی اور اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

5972– إسناده صحيح، شيبان بن أبي شيبة :هو شيبان بن فروخ، ثقة روى له مسلم، وبشر بن عاصم :وثقه المؤلف والنسائي. والحديث في "مسند أبي يعلى 314/2 "، والزيادة منه، لكنه جاء فيه :عقبة بن خالد الليثي، وقال ابن الأثير في "أسد الغابة 4/59 "في ترجمة عقبة بن مالك :ذكره أبو يعلى الموصلي في "مسنده "الذي رويناه ":عقبة بن خالد"، ولعله تصحيف من الكاتب، والله أعلم، وهذا أصح. وأخرجه ابن الأثير من طريق أبي بكر بن أبي عاصم، عن شيبان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/110و 5/288 289، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة7/443 "، والطبراني في "الكبير "980"/17 "من طرق عن سليمان بن المغيرة، به. وأخرجه الطبراني "981"/17من طريق يونس بن عبيد، عن حميد بن هلال، بنحوه .وذكره الهيثمي في "المجمع 5/27 "وقال :رواه الطبراني في "الكبير"، وأحمد، وأبو يعلى، إلا أنه قال" :عقبة بن خالد "بدل "عقبة بن مالك"، ورجاله ثقات كلهم.

تک پہنچی' تو نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں سخت ناراضگی کا اظہار کیا اس بات کی اطلاع قتل کرنے والے شخص کو ملی۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابھی نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے' تو اس قاتل نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اللہ کی قسم! اس نے یہ کلمہ صرف قتل سے بچنے کے لیے پڑھا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے اور اس کی طرف موجود لوگوں کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے خطبے کو جاری رکھا اس شخص نے دوبارہ یہی بات بیان کی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اس نے صرف قتل سے بچنے کے لیے یہ بات کہی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے پھر اس سے اور اس کی طرف موجود لوگوں سے منہ پھیر لیا پھر اس شخص سے صبر نہیں ہوا' یہاں تک کہ اس نے تیسری مرتبہ یہی بات کہی' تو نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے ناراضگی کے آثار آپ ﷺ کے چہرے پر نمایاں تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے یہ بات حرام قرار دی ہے کہ میں کسی مومن کو قتل کروں یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

5973 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ:

(متن حدیث): ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَقَفَ عَلٰى بَعِيرِهِ، وَاَمْسَكَ اِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ، اَوْ قَالَ: بِزِمَامِهِ، فَقَالَ: اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟ فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ، فَقَالَ: اَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا ؟ فَسَكَتْنَا، حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ، فَقَالَ: اَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا ؟ فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ، فَقَالَ: اَلَيْسَ الْبَلَدَ الْحَرَامَ ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَاَمْوَالَكُمْ، وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ، فَاِنَّ الشَّاهِدَ عَسٰى يُبَلِّغُ مَنْ هُوَ اَوْعٰى لَهُ مِنْهُ

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اونٹ پر ٹھہرے ہوئے تھے ایک شخص نے اس اونٹ کی لگام (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) کو پکڑا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا یہ کون سا دن ہے۔ ہم لوگ خاموش رہے ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس کے لیے کوئی دوسرا نام تجویز کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا یہ کون سا مہینہ ہے ہم لوگ خاموش رہے ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس کے لیے کوئی دوسرا نام تجویز کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا یہ کون سا شہر ہے ہم لوگ خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ شاید آپ ﷺ اس کے لیے کوئی دوسرا نام تجویز کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے۔ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔

5973- إسناده صحيح على شرط، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم، وهو مكرر "3848"، وانظر ما بعده. ذكر البيان بأن تحريم الله جلا وعلا أموال المسلمين ودماؤهم وأعراضهم كَانَ ذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَبْلَ ان يقبض الله جلا وَعَلَا رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری جانیں تمہارے مال تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں، جس طرح یہ دن اس مہینے میں اس شہر میں قابل احترام ہے خبردار ہر موجود شخص غیر موجود تک اس کی تبلیغ کر دے کیونکہ بعض اوقات موجود شخص ایسے شخص تک اس کی تبلیغ کرے گا' جو اس کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر اس حکم کو محفوظ رکھے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَحْرِيمَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اَمْوَالَ الْمُسْلِمِينَ، وَدِمَاءَ هُمْ، وَاَعْرَاضَهُمْ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنَّتِهِ بِثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ وَّيَوْمَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے اموال، ان کی جانیں،

ان کی عزتیں قابل احترام قرار دی ہیں اور ایسا حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا تھا اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنت کی طرف تشریف لے جانے سے تین ماہ دو دن پہلے ہوا

5974 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِينَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ ثُمَّ قَالَ: اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا ؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: اَلَيْسَ ذَا الْبَلْدَةَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَاَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ: وَاَعْرَاضَكُمْ -، عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ، اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُّبَلَّغُهُ يَكُوْنُ اَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ، قَالَ: فَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهُ يَقُوْلُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، قَدْ كَانَ ذَاكَ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

5974– حديث صحيح .عبد الله بن هانىء :هو النحوى، ذكره المصنف فى "الثقات 8/364 "وقال :كنيته أبو عبد الرحمن، من أهل نيسابور، قدم الشام، فحدثهم بها، يروى عن عبد الوهاب الثقفي، ويحيى القطان، حدثنا عنه الحسين بن يزيد بن عبد الله القطان بالرقة، لم أر فى حديثه ما يجب أن يعدل به عن الثقات الى المجروجين، وذكره ابن أبى حاتم 5/195، وقال :يروى عنه محمد بن مسلم، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .أيوب :هو السختياني، وابن أبى بكرة : اسمه عبد الرحمن .وانظر الحديث السابق التالي.

وَسَلَّمَ: اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے زمانہ گردش میں ہے سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں ان میں سے تین آگے پیچھے آتے ہیں ذیقعدہ، ذوالحجہ اور محرم' جبکہ رجب کا مہینہ جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان آتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے، ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے نیا نام تجویز کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کون سا شہر ہے ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے کوئی دوسرا نام تجویز کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ البلدہ نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کون سا دن ہے ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری جانیں تمہارے مال (یہاں محمد نامی راوی کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں' جس طرح یہ دن اس شہر میں قابل احترام ہے عنقریب تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ گے' تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں حساب لے گا خبردار میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو' ہر تم میں سے ہر موجود شخص غیر موجود شخص تک تبلیغ کر دے کیونکہ بعض اوقات یہ بات اس شخص تک پہنچ جاتی ہے' جو اس کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر اسے محفوظ رکھتا ہے' جس نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی براہ راست) اسے سنا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: محمد نامی راوی جب اس حدیث کا ذکر کرتے تھے' تو یہ کہتے تھے: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے اس طرح ہوتا ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اسْتِدَارَةِ الزَّمَانِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ اس وقت میں زمانہ گردش میں ہے

5975 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ، وَالسَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ،

قَالَ: اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ، قَالَ: اَلَيْسَ الْبَلَدَ الْحَرَامَ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ، قَالَ: اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَاِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ -، حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ، فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلِّغُهٗ يَكُوْنُ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ، اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے زمانہ گردش میں ہے سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے' جس میں چار مہینے حرمت والے ہیں ان میں سے تین مہینے آگے پیچھے ہوتے ہیں ذیقعدہ، ذوالحجہ اور محرم جبکہ رجب کا مہینہ جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان آتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' تو ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس کے لیے نیا نام تجویز کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کون سا شہر ہے ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے دوسرا نام تجویز کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کون سا دن ہے ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے کوئی دوسرا نام تجویز کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری جانیں اور تمہارے مال (یہاں محمد نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: تمہاری عزتیں) ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں' جس طرح یہ دن اس مہینے میں اس شہر میں قابل احترام ہے عنقریب تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ گے' تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں حساب لے گا۔ تو تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو' خبردار! موجود شخص' غیر موجود افراد تک تبلیغ کر دیں' کیونکہ جس (دوسرے شخص کو بات) پہنچائی جائے گی وہ (بعض اوقات براہ راست) سننے والے سے زیادہ بہتر طور پر اسے محفوظ رکھے گا۔ خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟

5975- حديث صحيح. عبد الله بن هانىء: هو النحوى، ذكره المصنف فى "الثقات 8/364 "وقال: كنيته أبو عبد الرحمن، من أهل نيسابور، قدم الشام، فحدثهم بها، يروى عن عبد الوهاب الثقفى، ويحيى القطان، حدثنا عنه الحسين بن يزيد بن عبد الله القطان بالرقة، لم أر فى حديثه ما يجب أن يعدل به عن الثقات الى المجروحين، وذكره ابن أبى حاتم 5/195، وقال: يروى عنه محمد بن مسلم، ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. أيوب: هو السختيانى، وابن أبى بكرة: اسمه عبد الرحمن. وانظر الحديث السابق التالى.

5975- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ دِمَاءَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ لَفْظٌ عَامٌّ، مُرَادُهَا خَاصٌّ، اَرَادَ بِهٖ بَعْضَ الدِّمَاءِ لَا الْكُلَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے یہ فرمان:

''بے شک تمہارے خون تمہارے لیے حرام ہیں'' یہ الفاظ عام ہیں' لیکن ان کی مراد خاص ہے اور اس کے ذریعے بعض قسم کے خون ہیں سارے خون مراد نہیں ہیں

5976 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ مَقَامِي هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ، لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، اِلَّا فِي اِحْدَى ثَلَاثٍ: التَّارِكُ الْاِسْلَامَ، الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس مقام پر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' جو شخص اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں ایسے کسی بھی شخص کا خون بہانا تین میں سے کسی ایک صورت میں جائز ہے' اسلام کو ترک کر کے (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا شخص، شادی شدہ زانی اور جان کے بدلے میں جان۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے یہ روایت اعمش نے عبداللہ بن مرہ سے نہیں سنی ہے

5977 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

5976– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر "4407"و"4408"، وانظر ما بعده.

5977– إسناده صحيح على شرط الشيخين سليمان :هو الأعمش .وانظر ماقبله.وأخرجه النسائي 8/13في القسامة :باب القود، عن بشير بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/465عن محمد بن جعفر، به.

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ دَمُ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی مسلمان کا خون تین میں سے کسی ایک صورت میں جائز ہے جان کے بدلے میں جان، شادی شدہ زانی اور اپنے دین کو ترک کر کے (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدہ ہونے والا شخص۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ اَرَادَ بِهِ بَعْضَ الْاَمْوَالِ لَا الْكُلَّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''بے شک تمہارے اموال تم پر حرام ہیں'' اس کے ذریعے بعض اموال مراد ہیں تمام اموال مراد نہیں ہیں

5978 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَّاْخُذَ عَصَا اَخِيهِ بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ، قَالَ ذٰلِكَ لِشِدَّةِ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے کسی بھائی کی لاٹھی اس کی رضامندی کے بغیر حاصل کرے۔''

5978- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الرحمن بن سعد، وهو ثقة روى له البخاري في "الأدب المفرد "وأبو داود .أبو عامر العقدي :هو عبد الملك بن عمرو القيسي.وأخرجه البزار "1373"، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 4/42 " 42من طريقين عن أبي عامر، بهذا الإسناد .وقال البزار :لا نعلمه عن أبي حميد إلا بهذا الطريق، وإسناده حسن. وقد رزي من وجوه عن غيره من الصحابةوأخرجه أحمد 5/425، والبيهقي 6/100و9/358، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 4/41 42من طرق عن سليمان بن بلال، به .وجاء في الرواية الأولى عند البيهقي 6/100من طريق ابن وهب :عبد الرحمن بن سعد، وقال البيهقي :عبد الرحمن :هو ابن سعد بن مالك، وسعد بن مالك :هو أبو سعيد الخدري، ورواه أبو بكر بن أبي أويس عن سليمان، فقال :عبد الرحمن بن سعد، عن أبي حميد وذكره الهيثمي في "المجمع 4/171 "وقال :رواه أحمد والبزار ورجال الجميع رجال الصحيح .وفي الباب عن أبي حرة الرقاشي عن عمه :أخرجه أحمد 5/72، وأبو يعلى "1570"، والدارقطني 3/26، والبيهقي 6/100و8/182، وفيه علي بن زيد بن جدعان، وهو ضعيف.وعن عمران بن يثربي عند أحمد 3/423وابنه عبد الله في زيادات "المسند5/113 "، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 4/42 "، والدارقطني 25- 3/24و25، والبيهقي .6/97وذكره الهيثمي في "المجمع 4/171 " 172وقال :رواه أحمد وابنه في زياداته أيضاً والطبراني في "الكبير "و"الإوسط"، ورجال أحمد ثقات.

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے اس معاملے کی شدت کی وجہ سے یہ بات بیان کی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کا مال دوسرے مسلمان کے لیے حرام قرار دیا ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ اسْمِ الْإِيمَانِ عَنِ الْقَاتِلِ مُسْلِمًا بِغَيْرِ حَقِّهِ

مسلمان کو ناحق طور پر قتل کرنے والے شخص سے لفظ ایمان کی نفی کا تذکرہ

5979 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ اِلَيْهَا الْمُؤْمِنُونَ اَعْيُنَهُمْ وَهُوَ حِينَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ حِينَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، فَاِيَّاكُمْ، اِيَّاكُمْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''چور چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا، زانی زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا، شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' جو بھی شخص لوگوں کے سامنے سرعام چیز لوٹتا ہے وہ اسے لوٹتے ہوئے مومن نہیں رہتا اور کوئی بھی شخص کسی کو قتل کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' تو تم لوگ (ان تمام کاموں سے) بچنے کی کوشش کرو بچنے کی کوشش کرو۔''

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِلْقَاتِلِ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُتَعَمِّدًا

اپنے مسلمان بھائی کو بلاوجہ قتل کرنے والے شخص کے جہنم میں داخل ہونے کے واجب ہونے کا تذکرہ

5980 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زَكَرِيَّا، قَالَ: سَمِعْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ، تَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا

5979- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وقد تقدم برقم "1186"و "4412"و "4454"و "5172"و"5173"

5980- حديث صحيح هشام بن عمار :حسن الحديث وقد توبع، وباقي رجاله ثقات كلهم، وأخطأ الحافظ في قوله في "التقريب "عن خالد بن دهقان " :مقبول"، فقد وثقه المصنف، ودحيم، وأبو مسهر، وأبو زرعة، والإمام الذهبي في "كاشفه."وأخرجه الحاكم 4/351، والبيهقي 8/21من طريقين عن محمد بن المبارك الدمشقي، عن صدقة بن خالد، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.وأخرجه أبو داود "427"في الفتن :باب تعظيم قتل المؤمن، عن مؤمل بن الفضل، عن محمد بن شعيب، عن خالد بن دهقان، به، وفي الباب عن معاوية بن أبي سفيان أخرجه أحمد 4/99، والنسائي 7/81في تحريم الدم في فاتحته، والحاكم 4/351من طريق صفوان بن عيسى، والطبراني "858"/19و "857"من طريقين عن ثور بن يزيد، عن أبي عون، عن أبي إدريس الخولاني، عن معاوية. وأخرجه الطبراني "857" "856"/19من طريقين عن أبي عون، به.

الدَّرْدَاءِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّغْفِرَهُ، اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا، اَوْ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ہر گناہ کے بارے میں (یہ امید کی جا سکتی ہے) کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا ماسوائے اس شخص کے جو مشرک ہونے کے عالم میں فوت ہو یا جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو۔"

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ قَاتَلَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ حَتّٰى قُتِلَ

ایسے شخص کی شدید مذمت کا تذکرہ' جو اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ لڑتا ہے یہاں تک کہ وہ (دوسرا شخص) قتل ہو جاتا ہے

5981 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، وَيُوْنُسَ، وَالْمُعَلَّى، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ: عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ہر گناہ (کے بارے میں یہ امید کی جا سکتی ہے) کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا' ماسوائے اس شخص کے' جو مشرک ہونے کے عالم میں مر جائے' یا جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ الْمَرْءِ مَنْ اَمِنَهُ عَلٰى دَمِهِ

اس بارے میں ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی کسی ایسے شخص کو قتل کرے' جسے اس نے جان کی امان دی ہو

5982 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ السُّدِّيُّ، عَنْ رِفَاعَةَ الْفِتْيَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَيُّمَا رَجُلٍ اَمِنَ رَجُلًا عَلٰى دَمِهِ ثُمَّ قَتَلَهُ، فَاَنَا مِنَ الْقَاتِلِ بَرِيْءٌ، وَاِنْ كَانَ الْمَقْتُوْلُ كَافِرًا

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِتْيَانُ بَطْنٌ مِّنْ بَجِيلَةَ، وَقِتْبَانُ سَكَنُهُ بِمِصْرَ

5981- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن عبيدة، والمعلى وهو ابن زياد القرشي، فمن رجال مسلم .أيوب :هو ابن أبي تميمة السختياني، ويونس :هو ابن عبيد، والحسن :هو بن أبي الحسن البصرى .وقد تقدم الحديث برقم ."5945"

❁❁ حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جان کے حوالے سے ایمان دے اور پھر اسے قتل کر دے تو میں قتل کرنے والے شخص سے بری ہوں خواہ مقتول شخص کافر ہو"

شیخ ابو حاتم بیان کرتے ہیں: فتیان، بجیلہ قبیلے کی ایک شاخ ہے اور قتبان (قبیلے کے لوگ) مصر میں رہتے ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَلْزَمُ ابْنَ آدَمَ مِنْ اِثْمِ مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ مُسْلِمًا، لِاسْتِنَانِهٖ ذٰلِكَ الْفِعْلَ لِمَنْ بَعْدَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کو کتنا گناہ ہوتا ہے جب اس کے بعد کوئی شخص کسی مسلمان کو قتل کرتا ہے کیونکہ اس کے بعد اس کے طریقے کی پیروی کی گئی

5983 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا، لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

5982– إسناده حسن .إسماعيل السدى :هو إسماعيل بن عبد الرحمن ب أبي كريمة السدى، روى له مسلم، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير رفاعة الفتناني، فقد روى له النسائي وابن ماجة، هو ثقة .أبو أسامة :هو حماد بن أسامة، وزائدة :هو ابن قدامة. وأخرجه البخاري في "التاريخ الكبير 3/323 "، والفسوى في "المعرفة والتاريخ 3/193 "تعليقا، قال البخاري :وعن أبي عبيد الله، وقال الفسوى :قال عبيد الله :أخبرنا زائدة، فذكره بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "1285"، وأحمد 5/223 224، والطحاوي في "مشكل الآثار "203" بتحقيقنا، والطبراني في "الصغير"584" "، وأبو نعيم في "الحلية" 9/24، والفسوى في "المعرفة والتاريخ 3/192 " 193، وعلقه البخاري في "التاريخ الكبير 193- 323 -3/322,322 "، من طرق عن إسماعيل السدى، به.وأخرجه أحمد 5/223و224و437، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة 8/149 " 150، والطبراني "38"من طرق عن رفاعة الفتياني، به.وأخرجه الطيالسي "1286"، وابن ماجة "2688"في الديات :باب من أمن رجلا على دمه فقتله، والطحاوى "201"و "202"من طرق عن عبد الملك بن عمير، عن رفاعة الفتياني، عن عمرو بن الحمق، بلفظ : "إذا أمن الرجل الرجل على دمه، ثم قتله، رفع له لواء الغدر يوم القيامة "لفظ الطيالسي . وأخرجه ابن ماجة "2689"، وعلقه البخاري من طريق أبي ليلى، عن أبي عكاشة الهمذاني، عن سليمان بن صرد. 1بالفاء ، وهي التي نسب إليها رفاعة، وقال المصنف في "ثقاته :4/240 "رفاعة بن شداد الفتياني، وكنيته أبو عاصم، فتيان بطن من بجيلة من أهل اليمن، عداده في أهل الكوفة، وجاء نسبه في "تهذيب الكمال :9/204 "رفاعة بن شداد بن عبد الله بن قيس بن جعال بن بداء بن فتيان بن ثعلبة بن رفاعة بن زيد بن الغوث بن أنمار بن إراش بن عمرو بن الغوث ابن بنت مالك الفتياني البجلي، وقد وهم ابن حجر في "التقريب "فقيده" :القتباني" بالقاف . وقوله" :وقتبان سكنه بمصر "نسبه إلى قتيان بن ردمان، بطن من ذى فضالة بن عبيد القتباني، والفضل بن عبيد وغيرهم . انظر "الإنساب10/59 "، و"المشتبه.2/499 "

''جس بھی شخص کو ظلم کے طور پر قتل کیا جائے، تو اس کے خون میں حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کا بھی حصہ ہوتا ہے کیونکہ اس نے قتل کے طریقے کا آغاز کیا تھا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ الْمَرْءِ وَلَدَهُ سِرًّا

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے مسلمانوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے

5984 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ اَبِيْ غَنِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا، فَاِنَّ قَتْلَ الْغَيْلِ يُدْرِكُ الْفَارِسَ، فَيُدَعْثِرُهُ عَنْ فَرَسِهِ

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''اپنی اولاد کو پوشیدہ طور پر قتل نہ کرو کیونکہ غیل کے قتل کا اثر شہ سوار تک پہنچتا ہے اور اسے اس کے گھوڑے سے گرا دیتا ہے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا نُهِيَ عَنْ قَتْلِ الْمُسْلِمِيْنَ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے مسلمانوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے

5985 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ،

5983– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وعبد الله :هو ابن مسعود رضي الله عنه. وأخرجه مسلم "1677"في القسامة :باب بيان إثم من سن القتل، والطبرى فى "جامع البيان "1173" "من طرق عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "19781"، وابن أبى شيبة 9/364، وأحمد 1/383و430و433،والبخارى "3335"فى الأنبياء: باب خلق آدم وذريته، و "6867"فى الديات :باب قول الله تعالى :(وَمَنْ أَحْيَاهَا) ، و "7321"فى الإعتصام :باب قول إثم من دعا إلى ضلالة أو من سن سنة سيئة، ومسلم "1677"، والترمذى "2673"فى العلم :باب الدال على الخير كفاعله، وقال :حسن صحيح، والنسائى 7/81 82فى تحريم الدم فى فاتحته، وفى التفسير من "الكبرى "كما فى "التحفة7/144 "، وابن ماجة "2616"فى الديات :باب التغليظ فى قتل مسلم ظلماً، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار 1/483 "، والطبرانى "11738" و"11739"، البيهقى 8/15، والبغوى فى "شرح السنة "111" "، وفى "معالم التنزيل 2/31 "من طرق عن الأعمش، به. 2 تحرفت فى الأصل و "التقاسيم/2 "لوحة 67إلى "عن"، والتصويب من "الموارد"1304" "، و "مسند أحمد."

5984– إسناده حسن .المهاجر :هو ابن أبى مسلم مولى أسماء بنت يزيد، روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى ثقاته، وباقى رجاله ثقات.أخرجه أحمد 6/453عن أبى نعيم الفضل بن دكين، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 6/458وأبو داود "3881"فى الطب :باب فى الغيل، ومن طريقه البيهقى 7/464و 458من طرق عن محمد بن المهاجر، به. وأخرجه أحمد 6/457و458، وابن ماجة "2012"فى النكاح :باب الغيل، والطبرانى فى "الكبير "24/"462" "من طريقين عن المهاجر بن أبى مسلم، به.

عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنِ الصُّنَابِحِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنِّىْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَاِنِّىْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ، فَلَا تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِىْ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الصُّنَابِحِ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَالصُّنَابِحِىُّ مِنَ التَّابِعِيْنَ

حضرت صنابح رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا' تو تم لوگ میرے بعد ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا (یا آپس میں جھگڑا نہ کرنا)''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت صنابح رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں اور صنابحی تابعین میں سے ہیں۔

ذِكْرُ تَعْذِيبِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِى النَّارِ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ فِى الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو جہنم میں عذاب دینے کا تذکرہ' جو دنیا میں خودکشی کر لیتا ہے

5986 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ، فَحَدِيدَتُهُ فِىْ يَدِهٖ يَجَاُ بِهَا فِىْ بَطْنِهٖ، يَهْوِىْ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا

5985– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه الصنابح، وهو ابن الأعرس الأحمسي، فقد روى له ابن ماجة هذا الحديث، وسماه ابن المبارك ووكيع :الصنابحي، بزيادة ياء .رواه عنه كذلك الفسوي في "المعرفة والتاريخ 2/219 "، أبو يعلى "1454"، وقال البخاري في "التاريخ الكبير :4/327 "الأول "يعني :الصنابح "أصح، وقال الحافظ في "الإصابة" :2/178قال الجمهور من أصحاب إسماعيل :بغير ياء ، وهو الصواب، ونص ابن المديني، والبخاري، ويعقوب بن شيبة وغير واحد على ذلك، ونقل عنهم في "التهذيب "أنهم قالوا :من قال فيه :الصنابحي، فقد أخطأ, وأخرجه أحمد 4/349و351، والحميدي "779"، وابن أبي شيبة 11/438، والطبراني "7415"و"4716"، وابن ماجة "3944"في الفتن :باب لا ترجعوا بعدي كفاراً، وأبو يعلى "1455"، ابن الأثير في "أسد الغابة 3/35 "من طرق عن إسماعيل بن خالد، به. وأخرجه أحمد 4/311، وأبو يعلى "1452"، والطبراني "7414"من طرق عن مجالد بن سعيد، عن قيس بن أبي حازم، به . وذكره الهيثمي في "المجمع" 7/295وقال :رواه أحمد وأبويعلى، وفيه مجالد بن سعيد وفيه خلاف.

5986– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هو الطيالسي، وسليمان :هو الأعمش، وذكوان :هو أبو صالح السمان . وأخرجه ابن منده في "الإيمان "628" "من طريق معاذ بن المثنى، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "2416"، وأحمد 2/488، والبخاري "5778"في الطب :باب شرب السم والدواء به ومايخاف منه والخبيث، ومسلم "109"في الإيمان :باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه، والترمذي "2044"في الطب :باب ما جاء فيمن قتل نفسه، أو غيره، والنسائي 4/66 67في الجنائز :باب ترك الصلاة على من قتل نفسه، وابن منده "628"، والبيهقي 9/355من طرق عن شعبة، به. إخرجه أحمد 2/254و478، والدارمي 2/192، ومسلم "109"، وأبو داود "3872"في الطب :باب في الأدوية المكروهة، والترمذي "2044" "2043"، وابن ماجة "3460"في الطب :باب النهي عن الدواء الخبيث، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار "196" "و"197"، بتحقيقنا، وابن منده "627"و"629"، والبيهقي 8/23 24و 24من طرق عن الأعمش.

مُخَلَّدًا فِيهَا اَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ، فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا اَبَدًا، وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ مُتَعَمِّدًا، فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا اَبَدًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص لوہے کے ذریعے (یعنی دھاردار چیز کے ذریعے) خودکشی کرلے گا' تو اس کی وہ دھاردار چیز اس کے ہاتھ میں ہوگی' جسے وہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور وہ ہمیشہ جہنم میں گرتا رہے گا' جو شخص زہر کے ذریعے خودکشی کرلے گا اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا' جسے وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ چاٹتا رہے گا' جو شخص پہاڑ سے جان بوجھ کر خود کو گرائے گا اور خودکشی کرلے گا' وہ جہنم میں ہمیشہ گرتا رہے گا۔''

ذِكْرُ تَعْذِيبِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي النَّارِ الْقَاتِلَ نَفْسَهُ بِمَا قُتِلَ بِهِ

اللہ تعالیٰ کا خودکشی کرنے والے کو جہنم میں وہی عذاب دینے کا تذکرہ جس طریقے سے اس نے خودکشی کی تھی

5987 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ خَنَقَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا فَقَتَلَهَا خَنَقَ نَفْسَهُ فِي النَّارِ، وَمَنْ طَعَنَ نَفْسَهُ طَعَنَهَا فِي النَّارِ، وَمَنِ اقْتَحَمَ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ اقْتَحَمَ فِي النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں اپنا گلا گھونٹ کر خودکشی کرے گا وہ جہنم میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا' جو شخص اپنے آپ کو نیزہ مارے گا وہ جہنم میں بھی اپنے آپ کو نیزہ مارتا رہے گا' جو شخص آگ میں کود کر خودکشی کرے گا وہ جہنم میں بھی آگ میں کودتا رہے گا۔''

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ عَلَى الْقَاتِلِ نَفْسَهُ فِي حَالَةٍ مِنَ الْاَحْوَالِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے جنت حرام قرار دینے کا تذکرہ' جس نے کسی بھی حالت میں خودکشی کی ہو

5987- حديث صحيح .محمد بن عجلان روى له البخاري تعليقا ومسلم متابعة، وهو صدوق وقد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد، فمن رجال مسلم، الليث :هو ابن سعد، وأبو الزناد :هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج :هو عبد الرحمن بن هرمز . وأخرجه البخاري "1365"في الجنائز :باب ماجاء في قاتل النفس، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" "195"من طرق عن أبي الزناد، بهذا الإسناد 1 .كذا الإصل و"التقاسيم3/322 "، وفي "مسند أبي يعلى"، والبخاري

5988 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الزَّمِنُ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِىْ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ، فَمَا نَسِينَا مِنْهُ، حَدَّثَنَا وَلَا نَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ كَذَبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَرَجَ بِرَجُلٍ خُرَّاجٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَاَخَذَ سِكِّينًا فَوَجَاَ بِهَا، فَمَا رَقَاَ الدَّمُ عَنْهُ حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: عَبْدِيْ بَادَرَنِيْ بِنَفْسِهِ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس مسجد میں حدیث بیان کی ہمیں اس حدیث کا کوئی حصہ بھولا نہیں ہے انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی اور ہمیں یہ اندیشہ نہیں ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے غلط بات بیان کی ہوگی انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے کے زمانے میں کسی شخص کو پھوڑا نکل آیا''۔

اس نے (تکلیف کی شدت کی وجہ سے) چھری لی اور اسے کاٹ دیا اس کا خون نہیں رکا' یہاں تک کہ وہ شخص مرگیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے اپنی ذات کے بارے میں مجھ سے آگے نکلنے کی کوشش کی' تو میں اس کے لیے جنت کو حرام قرار دیتا ہوں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں جریر بن حازم نامی راوی منفرد ہے

5989 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ:

5988- إسناده صحيح على شرط الشيخين. جرير: هو ابن حازم، والحسن: هو ابن أبي الحسن البصري. وهو في "مسند أبي يعلى"، برقم "1527" وأخرجه البغوي "2525" من طريق إبراهيم بن حماد القاضي، عن محمد بن المثنى الزمن، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "181" "113" في الإيمان: باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه، وابن منده في "الإيمان" "647" من طريقين عن وهب بن جرير، به. وأخرجه البخاري "1364" في الجنائز: باب ما جاء في قتل النفس، و "3463" في الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، وأبو عوانة 1/46 47، وابن منده "647"، الطبراني "1664"، والبيهقي 8/24 من طريقين عن جرير بن حازم، به وانظر ما بعده.

5989- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو أحمد الزبيري: هو محمد بن عبد الله بن الزبير. وأخرجه مسلم "113" "180" في الإيمان: باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه، وابن منده في الإيمان "648" من طريقين عن محمد بن رافع، بهذا الإسناد. وأخرج أحمد 4/312 عن عبد الصمد، حدثنا عمران يعني القطان.

(متن حدیث): إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خَرَجَتْ بِهِ قُرْحَةٌ، فَلَمَّا آذَتْهُ انْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ فَنَكَأَهَا، فَلَمْ يَرْقَأْ دَمُهُ حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ رَبُّكُمْ: قَدْ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

ثُمَّ مَدَّ بِيَدِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: إِي وَاللّٰهِ، لَقَدْ حَدَّثَنِي بِهٰذَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ

حسن بصری بیان کرتے ہیں: پہلے زمانے میں ایک شخص کو پھوڑا نکل آیا جب اس کی تکلیف بڑھ گئی' تو اس شخص نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر لیا اور اسے چیر دیا اس کا خون نہیں رکا' یہاں تک کہ وہ شخص مر گیا' تو تمہارے پروردگار نے فرمایا: میں اس کے لیے جنت کو حرام قرار دیتا ہوں۔

اس کے بعد حسن بصری نے اپنا ہاتھ مسجد کی طرف پھیلاتے ہوئے کہا: اللہ کی قسم! یہ حدیث حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس مسجد میں بیان کی تھی۔

بَابُ الْقِصَاصِ

باب! قصاص کا حکم

5990 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ قَالَ: فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ، فَقَالَ: مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ كَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُولٍ: قَدْ فَعَلُوهَا، لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ، فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: دَعْهُ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ يُرِيْدُ اَنَّهُ لَا قِصَاصَ فِيْ هٰذَا، وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُمْ: فَاِنَّهَا ذَمِيمَةٌ، وَمَا يُشْبِهُهَا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو مارا' تو انصاری نے کہا: اے انصار (میری مدد کیلئے آجاؤ) مہاجر نے کہا: اے مہاجرین (میری مدد کیلئے آجاؤ) راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آواز سنی' تو فرمایا یہ کیا زمانہ جاہلیت کے بلانے کا طریقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو مارا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہ بدبودار چیز ہے۔ اس پر (منافقین کے سردار) عبداللہ بن ابی نے کہا: ان لوگوں نے ایسا کیا ہے' جب ہم مدینہ جائیں گے' تو وہاں سے عزت دار لوگ ذلیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)!

5990- إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة، وهو في "مسند أبي يعلى "1957" " وأخرجه الحميدي "1239"، والطيالسي "1708"، والبخاري "4905"في تفسير سورة المنافقين: باب (سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ)، "4907"باب (يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ)، ومسلم "63" "2584"في البر والصلة: باب نصر الأخ ظالما أو مظلوما، والنسائي في السير من "الكبرى "كما في "التحفة2/254 "، وفي "عمل اليوم والليلة"977" "، والترمذي "3315"في تفسير سورة المنافقين، وأبو يعلى "1824"، والبيهقي في "دلائل النبوة 4/53 " 54من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/338، والبخاري "3518"في مناقب الأنصار: باب ما ينهى من دعوى الجاهلية، ومسلم "2854" "64"، والطبري في "جامع البيان 28/112 "و113، وأبو يعلى "1959"من طرق عن عمرو بن دينار، به وسيأتي الحديث برقم "6548"

مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! ورنہ لوگ یہ کہیں گے محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا فرمان "یہ بدبودار چیز ہے" اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے اس طرح کی صورت حال میں قصاص نہیں ہوتا اسی طرح ان لوگوں کا یہ کہنا ہے: یہ قابل مذمت چیز ہے اس طرح کے دیگر الفاظ (کا یہی مفہوم ہوگا)

ذِكْرُ الْحُكْمِ فِي الْقَوَدِ عَنِ الْمُسْلِمِينَ وَاَهْلِ الذِّمَّةِ، اَوْ بَعْضِهِمْ مَعَ بَعْضٍ

مسلمانوں اور ذمیوں سے قصاص لینے کے بارے میں حکم کا تذکرہ

یا ان میں سے کسی ایک کا دوسرے سے (قصاص لینا)

5991 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَابُوْرَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ، فَقَتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۞۞ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے ایک ہار کی وجہ سے ایک لڑکی کو قتل کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس (یہودی کو) قتل کروا دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْقَوَدَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِالسَّيْفِ اَوِ الْحَدِيْدِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے قصاص صرف تلوار یا لوہے کی چیز کے ساتھ لیا جاتا ہے

5992 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّاجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ لَهَا، فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ، قَالَ: فَجِيْءَ بِهَا، وَبِهَا رَمَقٌ، قَالَ

5991- إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الله بن سابور "بالسين المهملة "فقد روى له ابن ماجة، وقال أبو حاتم: صدوق، ووثقه المؤلف وأخرجه أحمد 3/170، والبخارى "6885" في الديات: باب قتل الرجل بالمرأة، والنسائى 8/22 في القسامة: باب القود من الرجل للمرأة، والبيهقى 8/28 من طرق عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، بهذا الإسناد.

لَهَا: اَقَتَلَكِ فُلَانٌ؟ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَا، ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ، فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَا، ثُمَّ سَاَلَهَا الثَّالِثَةَ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، وَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا فَقَتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے ایک لڑکی کو ہار کی وجہ سے قتل کر دیا اس نے پتھر کے ذریعے اسے قتل کیا اس لڑکی کو لایا گیا اس میں تھوڑی سی زندگی موجود تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی سے دریافت کیا تمہیں فلاں نے قتل کیا ہے اس نے اپنے سر کے ذریعے اشارہ کر کے جواب دیا: جی نہیں پھر اس سے دوسری مرتبہ دریافت کیا اس نے اپنے سر کے ذریعے اشارہ کیا جی نہیں پھر اس سے تیسرے شخص کے بارے میں دریافت کیا' تو اس نے اپنے سر کے ذریعے اشارہ کر کے جواب دیا: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (یہودی قاتل) کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھوا کے اسے قتل کروا دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ قَاتِلَ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا بِاِقْرَارِهِ عَلٰى نَفْسِهِ بِقَتْلِهِ اِيَّاهَا، لَا بِاِقْرَارِهَا عَلَيْهِ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو قتل کرنے والے شخص'

جس لڑکی کی صفت ہم نے بیان کی ہے' کو اس شخص کے اپنی ذات کے حوالے سے اس لڑکی کو قتل کرنے کے اقرار کی وجہ سے قتل کروایا تھا اس مرد کے خلاف اس لڑکی کے اقرار کی وجہ سے قتل نہیں کروایا تھا

5993 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ جَارِيَةً وُجِدَ رَاْسُهَا قَدْ رُضَّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَقَالُوْا لَهَا: مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِكِ؟ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ؟ حَتّٰى ذُكِرَ رَجُلٌ يَهُوْدِيٌّ، فَاَوْمَاَتْ بِرَاْسِهَا، فَاُخِذَ الْيَهُوْدِيُّ فَاَقَرَّ، فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَضَّ رَاْسُهُ بِالْحِجَارَةِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک لڑکی ایسی حالت میں پائی گئی کہ اس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچلا گیا تھا لوگوں نے اس لڑکی سے دریافت کیا تمہارے ساتھ ایسا کس نے کیا: کیا کہا فلاں نے؟ فلاں نے' یہاں تک کہ ایک

5992– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "1672"في القسامة :باب ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره، عن محمد بن المثنى وابن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6879"في الديات :باب من أقاد بحجر أو عصا، وابن ماجة "2666"في الديات :باب يقتاد من القاتل كما قتل، عن محمد بن بشار، به. وأخرجه أحمد 3/171و203، والبخاري "15" "6877"، وأبو داود "5429"في الديات :باب يقاد من القاتل، وابن ماجة "2666"، والدارقطني 3/168، والبيهقي 8/42 من طرق عن شعبة، به. وعلقه البخاري "5295"في الطلاق :باب الإشارة في الطلاق ولأمور، قال :وقال الأويسي "هو عبد العزيز بن عبد الله الأويسي :"حدثنا إبراهيم بن سعد، عن شعبة، ووصله الطحاوي في "شرح معاني الآثار 3/179 "عن إبراهيم بن داود، عن عبد العزيز الأويسي، به .أبو نعيم في "المستخرج "كما في "تغليق التعليق 4/473 " 474من طريق يعقوب بن سفيان، حدثنا عبد العزيز الأويسي، به.

یہودی شخص کا ذکر کیا گیا' تو اس نے اپنے سر کے ذریعے اشارہ کر کے کہا (اس نے کیا ہے) اس یہودی کو پکڑ لیا گیا اس نے اقرار کر لیا' تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس کا سر پتھر کے ذریعے کچل دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَرْءَ يَجِبُ أَنْ يُّحْسِنَ الْقِتْلَةَ فِي الْقِصَاصِ، إِذْ هُوَ مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِينَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ قصاص میں قتل کرتے ہوئے اچھے طریقے سے قتل کرے کیونکہ یہ مومنین کے اخلاق کا حصہ ہے

5994 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

5993- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "17" "1672" في القسامة: باب ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره، وأبو يعلى "2866" عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه الإمام أحمد 3/183 و269، والدارمي 2/190، والبخاري "2413" في الخصومات: باب ما يذكر في الأشخاص والخصومة بين المسلم واليهودي، و "2746" في الوصايا: باب إذا أومأ المريض برأسه إشارة بينة جازة، و "6876" في الديات: باب سؤال القاتل حتى يقر والإقرار في الحدود، و "6884" باب إذا أقر بالقتل مرة قتل به، وأبو داود "4527" في الديات: باب يقاد من القاتل، و "4535" باب القود بغير حديد، والترمذي "1394" في الديات: باب ما جاء فيمن رضخ رأسه بصخرة، والنسائي 8/22 في القسامة: باب القود من الرجل للمرأة، وابن ماجة "2665" في الديات: باب ما يقتاد من القاتل كما قتل، والدارقطني 3/169، وابن الجارود 838"، والطحاوي 3/190، والبيهقي 8/42، والبغوي "2528" من طرق عن همام بن يحيى، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/295، وأحمد 3/193 و262، والنسائي 8/22، وأبو يعلى "3149"، والدارقطني 3/168، وابن الجارود "837" من طرق عن قتادة، به. وأخرج عبد الرزاق "10171" و "18233" و"18525"، وأحمد 3/163، ومسلم "16" "1672"، وأبو داود "4528"، والطحاوي 3/181، والدارقطني 3/169 من طريق مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رجلا من اليهود قتل جارية من الأنصار على حلي لها، ثم ألقاها في القليب، ورضخ رأسها بالحجارة، فأخذ، فأتي بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فأمر به أن يرجم حتى يموت، فرجم حتى مات. وأخرجه الطيالسي "1986"

5994- حديث حسن مغيرة وهو ابن مقسم الضبي -ثقة متقن من رجال الشيخين إلا أنه كان يدلس ولاسيما عن إبراهيم، وقد عرفت الواسطة بينهما عند غير المؤلف هنا وهو شباك الضبي -وهو ثقة -وهُني بن نويرة: روى عنه إبراهيم النخعي وابو جبيرة "ويقال: أبو جبر" ووثقه المؤلف والعجلي، وقال الآجري عن أبي داود: كان من العباد، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير حامد بن يحيى البلخي، وهو ثقة روى له أبو داود. إبراهيم: هو ابن يزيد النخعي. وأخرجه أحمد 1/393 من طريق شعبة، والبيهقي 8/61 من طريق أبي عوانة، كلاهما عن المغيرة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "2666" في الجهاد: باب النهي عن المثلة، وابن ماجه "2681" في الديات: باب أعف الناس قتلة أهل الإيمان، وأبو يعلى "4973"، والبيهقي 9/71 من طرق عن هشيم، أخبرنا مغيرة، عن شباك الضبي الكوفي، عن إبراهيم، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/420، وابن ماجه "2682" والطحاوي 3/183، وأبو يعلى "4974" من طريق شعبة، عن مغيرة، عن شباك، به. وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى "840" "عن زياد بن أيوب، قال: حدثنا هشيم، قال: حدثنا مغيرة، لعله قال: عن شباك عن إبراهيم، به. واخرجه أحمد 1/393 من طريق سريج بن النعمان، والطحاوي 3/183 من طريق عمرو بن عون، عن هشيم، أنبانا مغيرة، عن غبراهيم، عن علقمة، به. ولم يذكر هُنيا. وأخرجه عبد الرزاق "18232"، والطبراني في "الكبير "9737" "عن الثوري، عن الأعمش، وابن أبي شيبة 9/421-422

بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ اَعَفَّ النَّاسِ قِتْلَةً اَهْلُ الْاِيْمَانِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قتل کرنے میں سب سے زیادہ بچنے والے اہل ایمان ہیں (یعنی وہ مقتول کو اذیت پہنچانے سے بچتے ہیں)۔"

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جِنَايَةِ الْاَبِ عَنِ ابْنِهِ، وَالِابْنِ عَنْ اَبِيْهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ بیٹے کی طرف سے باپ اور باپ کی طرف سے بیٹا سزا نہیں بھگتے گا

5995 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اِيَادُ بْنُ لَقِيطٍ، عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَاَيْتُهُ قَالَ اَبِيْ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: لَا اَدْرِيْ، قَالَ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاقْشَعْرَرْتُ حِيْنَ قَالَ ذٰلِكَ، وَكُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشْبِهُ النَّاسَ فَاِذَا لَهُ وَفْرَةٌ بِهَا رَدْعٌ مِّنْ حِنَّاءٍ، وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ اَبِيْ، ثُمَّ اَخَذَ يُحَدِّثُنَا سَاعَةً، قَالَ: ابْنُكَ هٰذَا ؟ قَالَ: اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، اَشْهَدُ بِهِ، قَالَ: اَمَا اِنَّ ابْنَكَ هٰذَا لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ، وَلَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى) (الأنعام: 164) ثُمَّ نَظَرَ اِلَى السِّلْعَةِ الَّتِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ كَاَطَبِّ الرِّجَالِ، اَلَا اُعَالِجُهَا؟ قَالَ: طَبِيبُهَا الَّذِيْ خَلَقَهَا

5995- إسناده صحيح على شرط مسلم غير أن صحابيه أبا رمثة -وقد اختلف في اسمه، وهو مشهور، بكنيته أخرج حديثه أصحاب السنن سوى ابن ماجه .ابو الوليد الطيالسي :اسمه هشام بن عبد الملك. وأخرجه الطبراني في "الكبير "22/"720 "عن أبي خليفة، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 2/199، والطبراني "22/"720، والحاكم 2/425، وعنه البيهقي 8/345من طريق أبي الوليد لطيالسي، به، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه مطولا ومقطعا أحمد 2/226و228-227، وأبو داود "4206"في الترجل :باب في الخضاب، و "4495"في الديات :باب لا يؤخذ احد بجريرة أخيه أو أبيه، والترمذي "2812"في الأدب :باب ما جاء في الثوب الأخضر، والنسائي 3/185في العيدين :باب الزينة للخطبة والعيدين، والدولابي في "الكنى1/29 "، والبيهقي 8/27من طرق عن عبيد الله بن إياد، به .وقال الترمذي :هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عبيد الله بن إياد . وأخرجه أيضا مطولا ومقطعا الشافعي 2/98، والحميدي "866"، وأحمد 2/226و 227-226و 227و4/163 228، والدارمي 2/198-199، وأبو داود "4407"، والترمذي في "الشمائل "42" "و"44"، والنسائي 8/53في الديات :باب هل يؤخذ أحد بجريرة غيره؟ و 8/140في الزينة :باب الخضاب بالحناء والكتم، و 8/204باب الخضر من الثياب، وابن الجارود "770"، والطبراني "22/"713و "714"و "715"و "716"و "717"و "718"و "719"و "721"و "722"و "723"و "724"و "726"، والحاكم 2/607، والبيهقي 8/27، والبغوي "2534"من طريق عن إياد بن لقيط، به.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اسْمُ اَبِیْ رِمْثَةَ: رِفَاعَةُ بْنُ يَثْرِبِيِّ التَّيْمِيُّ تَيْمُ الرَّبَابِ، وَمَنْ قَالَ: اِنَّ اَبَا رِمْثَةَ هُوَ الْخَشْخَاشُ الْعَنْبَرِيُّ فَقَدْ وَهِمَ

❁❁ حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' تو میرے والد نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم میرے والد نے بتایا یہ اللہ کے رسول ہیں جب انہوں نے یہ بات کہی' تو مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی میرا یہ خیال تھا کہ اللہ کے رسول لوگوں کی طرح شکل وصورت کے نہیں ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لمبے بال تھے جن میں کچھ مہندی لگی ہوئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز رنگ کی دو چادریں اوڑھی ہوئی تھیں۔ میرے والد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ کچھ بات چیت کرتے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ تمہارا بیٹا ہے میرے والد نے جواب دیا: جی ہاں رب کعبہ کی قسم میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا یہ بیٹا تمہارے کیے ہوئے جرم کی سزا نہیں بھگتے گا اور تم اس کے کیے ہوئے جرم کی سزا نہیں بھگتو گے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

"کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

پھر میرے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو کندھوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ ابھری ہوئی دیکھی' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں حکمت کا کام بھی کرتا ہوں کیا میں اس کا علاج نہ کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا علاج وہ ذات کرے گی' جس نے اسے پیدا کیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ کا نام رفاعہ بن یثربی تیمی ہے' یہ تیم رباب سے تعلق رکھتے ہیں' جس شخص نے یہ کہا ہے کہ حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ کا نام خشخاش عنبری ہے اسے غلط فہمی ہوئی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ، وَاِثْبَاتِ التَّوَارُثِ بَيْنَ اَهْلِ مِلَّتَيْنِ

مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے قتل میں قصاص کی نفی کا تذکرہ

اور ایک دوسرے کے وارث بننے کے اثبات کا تذکرہ

5996 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، بِمَرْوَ، وَبِقَرْيَةِ سِنْجَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْهَيَّاجِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَرْحَبِيُّ، حَدَّثَنِي عُبَيْدَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سِنَانِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ بَنُو بَكْرٍ، رَهْطٌ مِّنْ بَنِي

5996- إسناده حسن سنان بن الحارث بن مصرف :ذكره المؤلف في "ثقاته6/424 "، روى عنه جمع، وباقي السند من رجال "التهذيب"، وهم ما بين صدوق وثقة .والخبر بطوله من حديث ابن عمر لم أجده عن غير المؤلف.

كِنَانَةَ حُلَفَاءُ لِاَبِيْ سُفْيَانَ، قَالَ: وَكَانَتْ بَيْنَهُمْ مُوَادَعَةٌ اَيَّامَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَاَغَارَتْ بَنُو بَكْرٍ عَلٰى خُزَاعَةَ فِيْ تِلْكَ الْمُدَّةِ، فَبَعَثُوا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِدُّونَهُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمِدًّا لَهُمْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ قُدَيْدًا ثُمَّ اَفْطَرَ، وَقَالَ: لِيَصُمِ النَّاسُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُوا، فَمَنْ صَامَ اَجْزَاَ عَنْهُ صَوْمُهُ، وَمَنْ اَفْطَرَ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ فَفَتَحَ اللّٰهُ مَكَّةَ، فَلَمَّا دَخَلَهَا اَسْنَدَ ظَهْرَهُ اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ: كُفُّوا السِّلَاحَ، اِلَّا خُزَاعَةَ عَنْ بَكْرٍ، حَتّٰى جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ قُتِلَ رَجُلٌ بِالْمُزْدَلِفَةِ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا الْحَرَمَ حَرَامٌ عَنْ اَمْرِ اللّٰهِ، لَمْ يَحِلَّ لِمَنْ كَانَ قَبْلِي، وَلَا يَحِلُّ لِمَنْ بَعْدِي، وَاِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ لِي اِلَّا سَاعَةً وَاحِدَةً، وَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّشْهِرَ فِيْهِ سِلَاحًا، وَاِنَّهُ لَا يَخْتَلِي خَلَاهُ، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِلَّا الْاِذْخَرَ، فَاِنَّهُ لِبُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَّا الْاِذْخَرَ، وَاِنَّ اَعْتَى النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ: مَنْ قَتَلَ فِيْ حَرَمِ اللّٰهِ، اَوْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ، اَوْ قَتَلَ لِذَحْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنِّي وَقَعْتُ عَلٰى جَارِيَةِ بَنِيْ فُلَانٍ، وَاِنَّهَا وَلَدَتْ لِي، فَاْمُرْ بِوَلَدِيْ فَلْيُرَدَّ اِلَيَّ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِوَلَدِكَ، لَا يَجُوزُ هٰذَا فِي الْاِسْلَامِ، وَالْمُدَّعٰى عَلَيْهِ اَوْلٰى بِالْيَمِيْنِ، اِلَّا اَنْ تَقُوْمَ بَيِّنَةٌ، الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ، وَبِفِي الْعَاهِرِ الْاَثْلِبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، وَمَا الْاَثْلِبُ؟ قَالَ: الْحَجَرُ، فَمَنْ عَهَرَ بِامْرَاَةٍ لَا يَمْلِكُهَا، اَوْ بِامْرَاَةِ قَوْمٍ اٰخَرِينَ فَوَلَدَتْ، فَلَيْسَ بِوَلَدِهِ، لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ، تَتَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ، يُجِيرُ عَلَيْهِمْ اَوَّلُهُمْ، وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ، وَلَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ وَلَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا، وَلَا تُسَافِرُ ثَلَاثًا مَعَ غَيْرِ ذِيْ مَحْرَمٍ وَّلَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خزاعہ قبیلے کے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف تھے جبکہ بنو کنانہ کا ایک گروہ بنو بکر' ابوسفیان (یعنی مشرکین مکہ) کے حلیف تھے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر ان کے درمیان معاہدہ ہو گیا' پھر بنو بکر نے اسی مدت کے درمیان خزاعہ قبیلے کے لوگوں پر حملہ کر دیا' تو ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدد کیلئے پیغام بھجوایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مدد کرنے کیلئے رمضان کے مہینے میں روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا' یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قدید کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ختم کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو سفر کے دوران روزہ رکھ بھی لینا چاہئے اور ترک بھی کر دینا چاہئے جو شخص روزہ رکھ لے گا اس کا روزہ درست ہو گا اور جو شخص نہیں رکھے گا اس پر قضاء کرنا لازم ہو گی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مکہ کو فتح کر دیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پشت خانہ کعبہ کے ساتھ لگائی اور ارشاد فرمایا: اپنے ہتھیاروں کو روک لو البتہ خزاعہ قبیلے کے لوگ بنو بکر (سے بدلہ لے سکتے ہیں)' یہاں تک کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مزدلفہ میں ایک شخص قتل ہو گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حرم ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت قابل احترام ہے مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال قرار نہیں دیا گیا اور میرے بعد بھی کسی کے

لیے حلال نہیں ہوگا اور میرے لیے بھی تھوڑی سی دیر کے لیے اسے حلال قرار دیا گیا ہے کسی بھی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اس میں ہتھیار نکال کر چلے' یہاں کے کانٹے کو کاٹا نہیں جائے گا یہاں کے درخت کو کاٹا نہیں جائے گا یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اذخر (کی اجازت دیدیجئے) کیونکہ وہ ہمارے گھروں اور قبرستان میں استعمال ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذخر کا حکم مختلف ہے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ نافرمان تین لوگ ہیں وہ شخص جو اللہ کے حرم میں کسی کو قتل کرے یا جو شخص اپنے قاتل کے علاوہ (یعنی قصاص کے بدلے کے علاوہ) کسی کو قتل کرے یا جو شخص زمانہ جاہلیت کی دشمنی کی بنیاد پر کسی کو قتل کرے۔

ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ میں نے بنوفلاں کی کنیز کے ساتھ صحبت کی تھی' تو اس کے ہاں بچہ ہوگیا آپ ﷺ میرے بچے کے بارے میں حکم دیجئے کہ وہ مجھے دیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہاری اولاد (شمار نہیں ہوگا) کیونکہ اسلام میں یہ بات جائز نہیں ہے' جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو وہ قسم اٹھانے کا زیادہ حق دار ہے ماسوائے اس صورت کے کہ ثبوت کے ذریعے ثابت ہو جائے بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کے منہ میں پتھر ہوں گے۔ ایک صاحب نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ اثلب سے کیا مراد ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پتھر' جو شخص کسی ایسی عورت کے ساتھ زنا کا مرتکب ہوتا ہے' جس کا وہ مالک نہ ہو یا کسی دوسری قوم کی عورت کے ساتھ زنا کا مرتکب ہوتا ہے اور وہ عورت بچے کو جنم دیتی ہے' تو وہ اس شخص کا بچہ شمار نہیں ہوگا نہ وہ اس کا وارث بنے گا اور نہ ہی اسے اس کا وارث بنایا جائے گا۔ اہل ایمان اپنے علاوہ سب لوگوں کے لیے ایک ہاتھ کی مانند ہیں ان کی جانیں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں ان کے آگے کا کوئی فرد اگر پناہ دیدیتا ہے' تو سب سے پیچھے والا بھی اسے پورا کرے گا کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور کسی ذمی کو اس کے ساتھ کیے گئے معاہدے کے دوران (قتل نہیں کیا جائے گا) دو مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر' یا اس کی خالہ پر نکاح نہیں کیا جائے گا اور کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ کا سفر نہیں کرے گی اور تم لوگ فجر کے بعد اس وقت تک (کوئی نفل نماز) ادا نہیں کرو گے' جب تک سورج نکل نہیں آتا اور عصر کے بعد اس وقت تک ادا نہیں کرو گے' جب تک سورج غروب نہیں ہو جاتا۔

ذِكْرُ اِسْقَاطِ الْقَوَدِ عَنِ الثَّنَايَا الْعَاضِّ اِنْسَانًا اٰخَرَ

ایسے شخص کے دانتوں کے قصاص کے ساقط ہونے کا تذکرہ' جو کسی دوسرے انسان (کے جسم کے کسی حصے کو) چبالیتا ہے (یا کاٹ لیتا ہے)

5997 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ، حَدَّثَهُ، عَنْ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْعُسْرَةِ، وَكَانَتْ اَوْثَقَ اَعْمَالِي فِي نَفْسِي، وَكَانَ لِي اَجِيرٌ، فَقَاتَلَ اِنْسَانًا، فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَانْتَزَعَ اُصْبُعَهُ، فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ، فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، قَالَ: وَحَسِبْتُ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ فَتَقْضِمُهَا كَقَضْمِ الْفَحْلِ؟

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں شرکت کی ہے میرے نزدیک یہ میرا سب سے بہترین عمل ہے میرا ایک ملازم تھا جس نے ایک شخص کے ساتھ لڑائی کی ان دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹ لیا اس نے اپنی انگلی کھینچی' تو کاٹنے والے کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دانتوں کو رائیگاں قرار دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے صفوان نامی راوی نے یہ الفاظ بھی نقل کیے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا تا کہ تم اسے یوں چبا لیتے جس طرح اونٹ چباتا ہے۔''

ذِكْرُ اِبْطَالِ الْقِصَاصِ فِي ثَنِيَّةِ الْعَاضِّ يَدَ اَخِيهِ اِذَا انْقَلَعَتْ بِجَذْبِ الْمَعْضُوضِ يَدَهُ مِنْهُ

اپنے بھائی کے ہاتھ پر دانت کاٹنے والے کے دانت ٹوٹنے پر قصاص کے کالعدم ہونے کا تذکرہ' جبکہ اس شخص نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ہو' جسے کاٹا گیا ہو

5998 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

5997– إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى الطاهر فمن رجال مسلم. وأخرجه البيهقي 8/336من طريق أبى العباس محمد بن يعقوب، حديثا بحر بن نصر حدثنا ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 2/100، والحميدي "788"، وعبد الرزاق "17546"، وأحمد 4/222، 224، والبخاري "2265"في الإجارة :باب الأجير في الغزو، و "2973"في الجهاد :باب الأجير، و "4417"في المغازي :باب غزوة تبوك، ومسلم "23" "1674"في القسامة :باب الصائل على نفس الإنسان أو عضوه، وأبو داود "4584"و "4585"في الديات :باب في الرجل يقاتل الرجل فيدفعه عن نفسه، والنسائي 8/30-31و 31في القسامة :باب ذكر الاختلاف على عطاء في هذا الحديث، وابن الجارود في "المنتقى"792" "، والطبراني "648"/22و "649"و "650"و "652"من طرق عن ابن جريج، به. وأخرجه مسلم "20" "1674"، والنسائي 8/30 و30-31و 31من طرق عن عطاء ، به. وأخرجه النسائي 8/32من طريق محمد بن مسلم، عن صفوان بن يعلى بن أمية، به . وأخرجه عبد الرزاق "17547"عن الثوري، عن حميد الأعرج، عن مجاهد قال :كان ليعلى بن أمية عض يد رجل ...فذكر نحوه. وأخرجه الطيالسي "1224"، والبغوي في "الجعديات"252" "، والنسائي 8/29-30و31، والطبراني "651"/22من طريق شعبة، عن الحكم، عن مجاهد، عن يعلى بن منية ...فذكر نحوه .ويعلى بن منية :هو ابن أمية، ومنية :أمه أو جدته .أخرجه أحمد 4/222-223، والنسائي 8/30، وابن ماجه "2656"في الديات :باب من عض رجلا فنزع يده، فندر ثناياه، من طرق عن محمد بن إسحاق، قال :حدثني عطاء ، عن صفوان بن عبد الله، عن عمية يعلى وسلمة ابني أمية بنحوه .وانظر ."6000"

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَاتَلَ رَجُلًا، فَعَضَّ يَدَهُ، فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَعَضُّ اَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ؟ وَاَبْطَلَهَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے کے ساتھ جھگڑا کیا اور اس کے ہاتھ پر کاٹ لیا (دوسرے نے ہاتھ کو کھینچا)' تو اس کے سامنے کے دانت گر گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے ایک شخص یوں کاٹتا ہے' جس طرح اونٹ کاٹتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے دانتوں کے ضائع ہونے کو رائیگاں قرار دیا)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ شُعْبَةَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ قَتَادَةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ شعبہ نے یہ روایت قتادہ سے نہیں سنی ہے

5999 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ اَوْفٰى يُحَدِّثُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ، فَقَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا، فَنَزَعَهَا مِنْ فِيْهِ، فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ، فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ؟ لَا دِيَةَ لَكَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹ لیا انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا: اس طرح دوسرے شخص نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچا' تو اس کے سامنے کے دانت گر گئے' تو وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے ہاتھ پر یوں کاٹتا ہے' جس طرح اونٹ کاٹتا ہے؟ تمہیں دیت نہیں ملے گی۔

5998- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخينغير مسدد، فمن رجال البخاري. يحيى: هو ابن سعيد القطان. وأخرجه أحمد 4/435عن يحيى بن سعيد بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/427، والدارمي 2/195، والبخاري "6892"في الديات: باب إذا عض رجلا فوقعت ثناياه، ومسلم "1673"في القسامة: باب الصائل على نفس الإنسان أو عضوه إذا دفعه المصول عليه فأتلف نفسه أو عضوه لا ضمان عليه، والترمذي "1416"في الديات: باب ما جاء في القصاص، والنسائي 8/29في القسامة: باب القود من العضة، والبيهقي 8/336من طرق عن شعبة، بهزوأخرجه أحمد 4/428، والنسائي 29-8/28و29، وابن ماجه "2657"في الديات: باب من عض رجلا فنزع يده فندر ثناياه، والطبراني في " الكبير "531"/18"و "532"و "533"و"534"و "535"و "536"من طرق عن قتادة، به.وأخرجه عَبْدُ الرَّزَّاقِ "17549"عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عمران .وهذا سند منقطع. وأخرجه عبد الرزاق "17548"، واحمد 4/430، ومسلم "21" "1673"، والنسائي 8/28من طريقين عن محمد بن سيرين، عن عمران بن حصين .وانظر ما بعده.

5999- إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو مكرر ما قبله .وهو في "مسند على بن الجعد ."987" "وأخرجه الطبراني في "الكبير "530"/18 "من طريقين عن على بن الجعد، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں قتادہ منفرد ہے

6000 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِىْ رَبَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَـى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ، فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْهُ، فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَا الَّذِىْ عَضَّهُ، قَالَ: فَاَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اَرَدْتَّ اَنْ تَقْضِمَهُ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ؟

صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کسی دوسرے شخص کے ہاتھ پر کاٹا' دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ کھینچا' تو کاٹنے والے شخص کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رائیگاں قرار دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ چاہتے تھے تم اسے یوں چبا لو جس طرح اونٹ چباتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِسْقَاطِ الْحَرَجِ عَمَّنْ فَقَاَ عَيْنَ النَّاظِرِ فِىْ بَيْتِهٖ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ ایسے شخص سے گناہ ساقط ہو جاتا ہے' جو اپنے گھر میں اجازت

6000- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير شيبان بن فروخ، فمن رجال مسلم .وقد تقدم برقم "5997". وأخرجه مسلم "1674"في القسامة :باب الصائل على نفس الإنسان أو عضوه، عن شيبان بن فروخ، به.وأخرجه الطبراني في "الكبير "651"/22 "عن عبد الله بن أحمد بن حنبل، عن شيبان بن فروخ، به .وأخرجه الطبراني في "الكبير" "530"/18من طريقين عن علي بن الجعد، بهذا الإسناد 1 .إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب، وهو يزيدبن خالد بن يزيد بن موهب الرملي، فقد روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة.وأخرجه البخاري "6901"في الديات: باب من اطلع في بيت قوم ففقؤوا عينه، وفي "الأدب المفرد"1070" "، ومسلم "40" "2156"في الآداب :باب تحريم النظر في بيت غيره، والنسائي 61-8/60في القسامة :باب في العقول، والطبراني في "الكبير "5662" "من طرق عن الليث. وأخرجه ابن ابي شيبة 8/756، وأحمد 5/330، والبخاري "6241"في الاستئذان :باب الإستئذان من أجل البصر، ومسلم "40" "2156"، والترمذي "2709"في الاستئذان :باب من اطلع في بيت قوم بغير إذنهم، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار1/404 "، والطبراني "5663"و "5668"، والبيهقي 8/338من طرق عن سفيان، كلاهما "الليث وسفيان "عن الزهري، بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعي 2/101، وعبد الرزاق "19431"، وأحمد 5/334-335، والدارمي 198-2/197و198، والبخاري "5924"في اللباس :باب الامتشاط، ومسلم "40" "2156"والطحاوي "في شرح المشكل1/404 "، والطبراني "5660"و "5664" و "5665"و "5666"و "5667"و "5669"و "5670"و "5671"و "5672"و"5673"، والبيهقي 8/338، والبغوي "2567"من طرق عن الزهري، به . والمدرى :شيء يعمل من حديد أو خشب على شكل سن من أسنان المشط، وأطول منه، يسرح به الشعر المتلبد .قاله ابن الأثير في "النهاية.2/115 "

کے بغیر جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے

6001 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، اَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ مِدْرًى يَحُكُّ بِهَا رَاْسَهُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ، اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی جھری سے جھانک کر دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اس وقت ایک کنگھی تھی اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو کھجا رہے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا' تو ارشاد فرمایا اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو' تو اسے میں تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا اجازت لینے کا حکم اسی لیے دیا گیا ہے تا کہ (گھر والوں پر) نگاہ نہ پڑے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ اِنَّمَا هُوَ اِخْبَارٌ دُونَ الْحُكْمِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے یہ روایت اطلاع دینے کے لیے ہے حکم بیان کرنے کے لیے نہیں ہے

6002 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ اَنَّ اِنْسَانًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ فَحَذَفْتَ عَيْنَهُ فَفَقَاْتَهَا، لَمَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ اَخْبَرَنَاهُ اِسْمَاعِيلُ فِي عَقِبِهِ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6001– إسناده حسن .ابن عجلان :هو محمد بن عجلان المدني، روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وأبوه روى له النسائي.وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار 1/403-404 "، وابن الجارود في "المنتقى "791" "من طريقين عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد.

6002– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن عجلان وهو صدوق.وأبو الزناد :هوعبد بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز . في الديات :باب من اطلع في بيت قوم ففقأوا عينه فلا دية له، ومسلم "44" "2158"في الآداب :باب تحريم النظر في بيت غيره، والنسائي 8/61في القسامة :باب من اقتص وأخذ حقه دون السلطان، وابن الجارود "789"، والبيهقي 8/338، والبغوي "2568"من طرق عن سفيان بن عيينة، عن أبي الزناد، بهذا الإسناد .وانظر ما بعده.

''اگر کوئی شخص تمہارے گھر میں جھانکنے کی کوشش کرتا ہے اور تم اس کی آنکھ پھوڑ دیتے ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔''

ذِكْرُ نَفْيِ الْجُنَاحِ عَمَّنْ فَقَأَ عَيْنَ النَّاظِرِ فِيْ بَيْتِهِ بِغَيْرِ اِذْنِهِ

ایسے شخص سے گناہ کی نفی کا تذکرہ' جو اپنے گھر میں اجازت کے بغیر جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے

6003 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوِ اطَّلَعَ اَحَدٌ فِيْ بَيْتِكَ، وَلَمْ تَاْذَنْ لَهُ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر کوئی شخص تمہارے گھر میں جھانکنے کی کوشش کرتا ہے' حالانکہ تم نے اسے اجازت نہیں دی اور تم اس کی آنکھ میں کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دیتے ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ اَرَادَ بِهِ نَفْيَ الْقِصَاصِ وَالدِّيَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد قصاص اور دیت کی نفی کرنا ہے

6004 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

6003- إسناده صحيح . عمرو بن عثمان بن سعيد بن دينار القرشي :هو وأبوه ثقتان روى لهما أصحاب السنن خلا الترمذي، ومن فوقهما على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه البخاري "6888"في الديات :باب من أخذ حقه أو اقتص دون السلطان، وفي "الأدب المفرد "1068" "عن أبي اليمان، عن شعيب بن أبي حمزة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "19433"، وأبوبكر وابن أبي شيبة 8/758، وأحمد 2/266و 414و527، ومسلم "2158"في الآداب :باب تحريم النظر في بيت غيره، وأبو داود "5172"في الأدب باب في الاستئذان، والنسائي 8/61في القسامة :باب من اقتص وأخذ حقه دون السلطان، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 1/404 "، والبيهقي 8/338من طرق عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه عن أبي هريرة. وأخرجه الطبراني في "الصغير"169" "، وفي "الأوسط "2037 "قال :حدثنا أحمد بن سعيد بن عروة الأصبهاني، حدثنا إسحاق بن موسى أبو موسى الأنصاري، حدثنا عاصم بن عبد العزيز الأشجعي، حدثنا أبو سهيل بن مالك، عن أبيه، =

(متن حدیث): مَنِ اطَّلَعَ اِلٰى دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَفَقَؤُوا عَيْنَهُ، فَلَا دِيَةَ وَلَا قِصَاصَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی دوسرے کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں جھانکنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے' تو کوئی دیت اور کوئی قصاص نہیں ہوگا۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِسْقَاطِ الْحَرَجِ عَنْ مُسْتَاْجِرِ الْمَرْءِ فِى الْمَعْدِنِ اِذَا انْهَارَ عَلَيْهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ ایسے شخص سے گناہ ساقط ہوگا' جس نے کسی کان میں کام کرنے کے لیے کسی کو مزدور رکھا اور (اس کان کا ملبہ) اس پر گر پڑا

6005 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ

6004- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير زيد بن أخرم، فمن رجال البخاري، ومعاذ بن هشام: هو ابن أبي عبد الله الدستوائي، وقتادة :هو ابن دعامة السدوسي. وأخرجه النسائي 8/61في القسامة :باب من اقتص وأخذ حقه دون السلطان، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار1/405 "، وابن الجاورد "790"، والبيهقي. 8/338

6005- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "شرح السنة "للبغوي = "1586"من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه محمد بن الحسن في "الموطأ "677" "عن مالك به. وأخرجه الدارمي 1/393و2/196، والبخاري في الزكاة: باب في الركاز الخمس، ومسلم "45" "1710"في الحدود :باب جرح العجماء والمعدن والبئر جبار، والنسائي 5/45في الزكاة :باب المعدن، وابن خزيمة "2326"، والطحاوي 3/203، والدارقطني 3/151، والبيهقي 4/155من طرق عن مالك، به. وهو في "الموطأ "برواية يحيى 1/249مختصرا، ولفظه " :وفي الركاز الخمس ."وأخرجه عنه الشافعي في "مسنده.1/248 " وأخرجه الطيالسي "2305"، وأحمد 2/239و 254و 274و 285و319، والحميدي "1079"، وعبد الرزاق "18373"، وابن أبي شيبة 9/271، ومسلم "45" "1710"، وأبو داود "3085"في الإمارة :باب ما جاء في الركاز، والنسائي 45-5/44، وابن ماجه "2673"في الديات :باب الجبار، وابن الجارود "327"و"795"، والدارقطني 3/151، والبيهقي 4/155من طرق عن الزهري، به. وأخرجه الشافعي 1/248، وابن أبي شيبة 3/225عن سفيان، عن الزهري، به، مختصرا بلفظ " :في الركاز الخمس." وأخرجه الترمذي "1377"في الأحكام :باب ما جاء في العجماء جرحها جبار، وابن خزيمة "2326"، والطحاوي 3/203، والدارقطني 150-3/149و 152من طريقين عن سفيان، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/495و501، والدارمي 2/196، وأبو عبيد في "غريب الحديث 1/181 "، ومسلم "46" "1710"، وابن خزيمة "2326"، والطحاوي 3/204"، والدارقطني 150-3/149من طرق عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم "45" "1710"، والنسائي 5/45، والطحاوي 3/204 ،والدارقطني 152-3/151من طرق عن ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ابن المسيب وعبيد الله، عن أبي هريرة .وقال الدارقطني :لا أعلم أحدا ذكر في إسناده عبيد الله بن عبد الله غير يونس بن يزيد. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/272، وأحمد 2/228و 382و386و 415و 454و 456و 482و 493و499، وابن الجعد "1157"، والبخاري "2355" في الشرب :باب من حفر بئرا في ملكه لم يضمن، و "6913"في الديات :باب العجماء جبار، ومسلم "1710"، في، والنسائي 46-5/45، والطحاوي 3/204 ، والبيهقي 8/110و 343من طرق عن أبي هريرة .وانظر مابعده. سعد، عن بن شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ

شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جانور کا مارنا رائیگاں جائے گا، کنویں میں گرنا رائیگاں جائے گا، معدنیات میں گرنا رائیگاں جائے گا (یعنی ان صورتوں میں مرنے کی صورت میں قصاص یا دیت نہیں ہوں گے) اور خزانے میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔''

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْجُبَارِ مَا كَانَ مِنَ الْعَجْمَاءِ، وَالْبِئْرِ، وَالْمَعْدِنِ

جبار (یعنی خون کے رائیگاں جانے) کے اثبات کا تذکرہ' جو جانور کے مارنے یا کنویں میں گرنے یا معدنیات میں گر (کر مرنے کی وجہ سے ہو)

6006 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جانور کا مارنا رائیگاں جائے گا، کنویں میں گرنا رائیگاں جائے گا، معدنیات میں گرنا رائیگاں جائے گا اور خزانے میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ لُزُومِ الْحَرَجِ عَنْ مَالِكِ الْعَجْمَاءِ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهَا سَائِقٌ، اَوْ قَائِدٌ، اَوْ رَاكِبٌ بِمَا اَتَتْ عَلَيْهِ

جانور کے مالک سے حرج لازم ہونے کی نفی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جبکہ اس جانور کے ساتھ کوئی چلانے والا یا اسے لے کر چلنے والا یا اس پر سوار کوئی شخص نہ ہو اور پھر وہ جانور کوئی نقصان کر دے

6007 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ

6006- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد ابن موهب، وهو ثقة روى له أصحاب السنن غير الترمذي. وهو مكرر ماقبله. وأخرجه البخاري "6912"في الديات :باب المعدن جبار والبئر جبار، ومسلم "1710"في الحدود :باب جرح العجماء، والترمذي "642"في الزكاة :باب رقم "16"، "1377"في الأحكام :باب ما جاء في العجماء جرحها جبار، والدارقطني 3/151، والبيهقي 8/110من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد.

6007- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله.

اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جانور کا زخمی کرنا رائیگاں جائے گا، کنویں میں (گر کر مرنا) رائیگاں جائے گا اور خزانے میں خمس کی ادائیگی لازم ہو گی۔''

ذِكْرُ مَا يُحْكَمُ فِيمَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي اَمْوَالَ غَيْرِ اَرْبَابِهَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا

اس بارے میں (اطلاع کا تذکرہ) جب مویشی اپنے مالک کی زمینوں کے علاوہ کسی دوسرے کی زمینوں کو رات یا دن کے وقت خراب کر دے' تو پھر کیا فیصلہ دیا جائے گا

6008 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا، فَاَفْسَدَتْ فِيْهِ: فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ، وَعَلٰى اَهْلِ الْمَوَاشِی حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ

حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی ایک باغ میں داخل ہوئی اور اس نے وہاں (موجود پیداوار کو) خراب کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا کہ زمین کے مالکان پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دن کے وقت اس کی حفاظت کریں اور مویشیوں کے مالکان پر یہ بات لازم ہے کہ وہ رات کے وقت ان کی حفاظت کریں۔

6008- ابن أبي السري وهو محمد بن المتوكل وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير حرام بن محيصة وهو حرام بن سعد بن محصة ينسب إلى جده أحيانا، وهو ثقة روى له أصحاب السنن، وأبو سعد بن محيصة لم يرو له غير أبي داود في "التفرد"، قيل: له صحبة أو رؤية. قلت: لكن لم يتابع عبد الرزاق على قوله فيه": عن أبيه"، وهو في "مصنفه"18437" " ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 5/436، وأبو داود "3569"في الأقضية: باب المواشي تفسد زرع قوم، والدارقطني 3/154 155، والبيهقي 8/342.

بَابُ الْقَسَامَةِ

باب! قسامت کا بیان

ذِكْرُ وَصْفِ الْحُكْمِ فِي الْقَتِيلِ إِذَا وُجِدَ بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ، عِنْدَ عَدَمِ الْبَيِّنَةِ عَلَى قَتْلِهِ

مقتول کے بارے میں فیصلے کی صفت کا تذکرہ کہ جب وہ بستیوں کے درمیان پایا جائے اور اس کے قتل کے بارے میں کوئی ثبوت موجود نہ ہو

6009 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ:

6009- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير خلف بن هشام البزار فمن رجال مسلم، يحيى بن سعيد :هو الأنصاري وأخرجه أحمد 4/142، والبخاري "6142"و "6143"في الأدب :باب إكرام الكبير ويبدأ الأكبر بالكلام والسؤال، ومسلم "2" "1669"في القسامة :باب القسامة، وأبو داود "4520"في الديات :باب القتل بالقسامة، والطبراني "5627"، وابن الجارود "800"، والبيهقي 8/118 119، والبيهقي 8/118من طرق عن يحيى بن سعد، به. وأخرجه الشافعي 2/113 114و114، وعبد الرزاق "18259"، والحميدي "403"، وأحمد 4/2، والبخاري "2702"في الصلح :باب الصلح مع المشركين، و "3173"في الجهاد :باب الموادعة والمصالحة مع المشركين بالمال وغيره، ومسلم "2" "1669"، والنسائي 8/9، 9 10و10و11،والطحاوي 3/197، والطبراني "5625"، والطحاوي 3/197، وابن الجارود "798"، والدارقطني 3/108 109والبيهقي 8/1188و119، والبغوي "2545"من طرق عن يحيى بن سعيد، عن بشير بن يسار، عن سهل بن أبي حثمة، ولم يذكروا فيه رافعا. وأخرج ابن أبي شيبة 9/383، والبخاري "6898"في الديات :باب القسامة، ومسلم "5" "1669"، وأبو داود "4523"، والنسائي 8/12، والطحاوي 3/198، والطبراني "5629"، والدارقطني 3/110، البيهقي 8/120من طريق أبي نعيم الفضل بن دكين، عن سعيد بن عبيد، عن بشير بن يسار، عن سهل بن أبي حثمة .وأخرجه أحمد 4/3، والدارمي 2/179 من طريقين عن محمد بن إسحاق، حدثني بشير بن يسار، به .وأخرجه مالك في "الموطأ 2/877 " 878في القسامة :باب تبرئة أهل الدم في القسامة، عن أبي ليلى بن عبد الله بن عبد الرحمن بن سهل، عن سهل بن أبي حثمة أنه أخبره رجال من كبراء قومه أن عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا ...فذكر الحديث.ومن طريق مالك أخرجه الطحاوي 3/198 199، والبيهقي .8/117وأخرجه أحمد 4/3، والبيهقي 8/117من طريق الشافعي، والبخاري "7192"في الأحكام :باب كتاب الحاكم إلى عماله والقاضي إلى أمنائه، عن عبد الله بن يوسف وإسماعيل بن أبي أويس، وأبو داود "4521"من طريق ابن وهب، والنسائي 7- 8/6من طريق أبي القاسم، والبغوي "2547"من طريق أبي مصعب، جميعهم عن مالك، عن أبي ليلى بن عبد الله، عن سهل بن أبي حثمة، أنه أخبره هو ورجال من كبراء قومه أن عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا ...وأخرجه مسلم "6" "1669"، وابن الجارود "799"من طريق بشر بن عمر، والطبراني "5630"من طريق عبد الله بن يوسف، كلاهما عن مالك، عن أبي ليلى بن عبد الله بن سهل، عن سهل بن أبي حثمة، أنه أخبره عن رجال من كبراء قومه ...وأخرجه الشافعي 2/112 113عن مالك، بهذا الإسناد، وفيه :أخبره هو ورجال من كبراء قومه.وأخرجه النسائي 8/5 6

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، حَدَّثَاهُ،

(متن حدیث): أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا، فَتَفَرَّقَا، فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ، وَابْنُ عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ، قَالَ: فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكُبْرَ الْكُبْرَ، قَالَ: فَتَكَلَّمَا بِأَمْرِ صَاحِبِهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ - أَوْ قَالَ: قَتِيلَكُمْ - بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، لَمْ نَشْهَدْهُ، كَيْفَ نَحْلِفُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ: فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ، قَالَ سَهْلٌ: فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا، فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سہیل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کسی کام کے سلسلے میں خیبر آئے' وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے' پھر حضرت عبداللہ قتل ہو گئے' ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن سہل اور ان کے چچازاد حویصہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' عبدالرحمٰن بات شروع کرنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو' پہلے بڑے کو موقع دو' پھر ان دونوں نے اپنے ساتھی کے بارے میں گفتگو کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے 50 آدمیوں کی قسم کے ذریعے تم اپنے ساتھی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ لفظ ہے) اپنے مقتول (کی دیت) کے مستحق ہو سکتے ہو' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم وہاں موجود ہی نہیں تھے تو پھر ہم اس پر کیسے حلف اٹھا سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہودیوں کے 50 آدمی قسم اٹھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے' ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کافر لوگ ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے انہیں دیت ادا کی۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؟ ایک دن میں ان لوگوں کے باڑے میں داخل ہوا' تو ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے ٹانگ ماردی۔

كِتَابُ الدِّيَاتِ

کتاب! دیت کے بارے میں روایات

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ عِنْدَ الْقَتْلِ بِاِعْطَاءِ الدِّيَةِ عَنْهُ

اللہ تعالیٰ کا اس امت پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ قتل کی صورت میں اس میں دیت کی ادائیگی (کے احکام ہیں)

6010 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يَقْتُلُوْنَ الْقَاتِلَ بِالْقَتِيلِ، لَا تُقْبَلُ مِنْهُ الدِّيَةُ ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى) (البقرة: 178) اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ: (ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ) (البقرة: 178) ، يَقُوْلُ: فَخَفَّفَ عَنْكُمْ مَا كَانَ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ، اَيِ الدِّيَةَ لَمْ تَكُنْ تُقْبَلُ، فَالَّذِيْ يَقْبَلُ الدِّيَةَ فَذٰلِكَ عَفْوٌ، فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ، وَيُؤَدِّي اِلَيْهِ الَّذِيْ عُفِيَ مِنْ اَخِيْهِ بِاِحْسَانٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے زمانے میں لوگ مقتول کے بدلے میں قاتل کو قتل کر دیتے تھے اس سے دیت وصول نہیں کی جاتی تھی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اے ایمان والو! مقتولین کے بارے میں تم پر قصاص لازم قرار دیا گیا ہے'' یہ آیت کے آخر تک ہے:

''یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے''۔

6010- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن مسلم، وهو الطائفي، فقد روى له البخاري تعليقاً ومسلم متابعة، وقد تابعه سفيان بن عيينة، وهو أوثق منه في عمرو بن دينار .حبان :هو ابن موسى، وعبد الله :هو ابن المبارك .وأخرجه الطبري في "جامع البيان "2594" "عن مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، عن أبيه، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/99، وسعيد بن منصور كما في "تفسير ابن كثير1/216 "، والبخاري "4498"في تفسير سورة البقرة :باب (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ) ، و "6881"في الديات :باب من قتل له قتيل فهو بخير النظرين، والنسائي 8/36 37في القسامة :باب تأويل قوله عز وجل (فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ) ، والطبري (2593)) ، والطحاوي 3/175، وابن الجارود 775)) ، والدارقطني 3/199، والبيهقي 8/51و 52من طريق سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارقطني 3/86من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن عمرو بن دينار، بنحوه . وذكره السيوطي في "الدر المنثور 1/420 "وزاد نسبته إلى عبد الرزاق وابن أبي شيبة وابن المنذر وابن أبي حاتم والنحاس في "ناسخه."

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اس حوالے سے تخفیف فراہم کی جو تم سے پہلے لوگوں پر لازم تھی یعنی دیت کی شکل میں تخفیف فراہم کی جو پہلے قبول نہیں کی جاتی تھی' تو جو شخص دیت قبول کر لے گا' تو یہ معاف کرنا ہوگا، بھلائی کی پیروی کرنا ہوگا اور اسے وہ شخص ادا کرے گا' جواسے اس کے بھائی کی طرف سے آسانی کے ساتھ معاف کیا گیا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الدِّيَةِ فِیْ قَتِيلِ الْخَطَإِ الَّذِیْ يُشْبِهُ الْعَمْدَ

دیت کی اس صفت کا تذکرہ' جو ایسے مقتول کے بارے میں ہوگی

جسے خطاء کے طور پر قتل کیا گیا جو عمد کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو

6011 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا افْتَتَحَ مَكَّةَ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، صَدَقَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ، اَلَا اِنَّ كُلَّ مَاثُرَةٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، اِلَّا السِّدَانَةَ، وَالسِّقَايَةَ، اَلَا اِنَّ قَتِيلَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ قَتِيلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ، مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اس نے اپنے وعدے کو سچ کیا اس نے اپنے بندے کی مدد کی، تنہا اس نے (دشمن کے لشکروں کو پسپا کیا) خبردار! سدانہ اور سقایہ کے علاوہ ہر ترجیحی چیز میرے ان دونوں پاؤں کے نیچے ہے خبردار وہ مقتول جسے عمد کے ساتھ مشابہت رکھنے

6011- إسناده صحيح، رجاله ثقات .القاسم بن ربيعة :هو ابن جوشن، روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وعقبة بن أوس :هو السدوسي، وقيل :اسمه يعقوب، وثقه المصنف وابن سعد العجلي وقوله" :منها أربعون، في بطونها أولادها "يعني مئة من الإبل منها أربعون ...كما جاء مصرحا به عبد غير المصنف . وأخرجه أبو داود 4548)) في الديات :باب في الخطأ شبه العمد، والدارقطني 3/104 105من طريقين عن وهيب بن خالد، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داود 4547)) ، والنسائي 8/41في القسامة :باب كم دية شبه العمد، وابن ماجة 2627)) في الديات :باب دية شبه العمد مغلظة، والبيهقي 8/45من طرق عن حماد بن زيد، عن خالد بن مهران الحذاء ، به وهذا سند صحيح . وقال أبو داود بإثر الحديث 4549)) : ورواه أيوب السختياني، عن القاسم بن ربيعة عن عبد الله بن عمرو مثل حديث خالد ورواه حماد بن سلمة، عن علي بن زيد (هو ابن جذعان) ، عن يعقوب السدوسي، عن عبد الله بن عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قلت :أخرجه أحمد 2/164و166، والنسائي 8/40، وابن ماجة 2627)) ، والدارقطني 3/104، والبيهقي 8/44من طرق عن شعبة، عن أيوب السختياني، عن القاسم بن ربيعة، عن عبد الله بن عمرو، بنحوه، ولم يذكر فيه عقبة بن أويس . وأخرجه الشافعي 2/108، وعبد الرزاق 17212)) ، وابن أبي شيبة 9/129 130، وأحمد 2/11، أبو داود 4549)) ، والنسائي 8/42، وابن ماجة 2628)) ، والدارقطني 3/105، والبيهقي 8/44، والبغوي 2536)) من طرق عن علي بن زيد بن جذعان، عن القاسم بن ربيعة، عن عبد الله بن عمر بن الخطاب، بنحوه وهذا إسناد ضعيف لضعف علي بن زيد.

والے قتل خطاء کے طور پر قتل کیا گیا ہو یہ وہ مقتول ہے' جسے سوٹی یا لاٹھی کے ذریعے قتل کیا گیا ہو اس کی دیت مغلظہ ہوگی' جس میں چالیس ایسی اونٹنیاں ہوں گی جو حاملہ ہوں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الدِّيَةِ فِي قَطْعِ اَصَابِعِ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی انگلیاں کاٹنے کی صورت میں وہ دیت ادا کرے گا

6012 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): دِيَةُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ: عَشَرَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ لِكُلِّ اُصْبُعٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی دیت برابر ہے اور ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہوگی۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاسْتِوَاءِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ قَطْعِهَا فِي الْحُكْمِ بِاَنَّ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهَا عَشْرًا مِنَ الْإِبِلِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ کاٹنے کی صورت میں فیصلہ کرتے ہوئے تمام انگلیوں کا حکم برابر ہے' ان میں سے ہر ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہوگی

6012- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير يزيد النحوى، وهو ابن أبى سعيد، فقد روى له أصحاب السنن والبخارى فى "الأدب المفرد "وهو ثقة الفضل بن موسى :هو السينانى.وأخرجه الترمذى 1391)) فى الديات :باب دية الأصابع عن الحسين بن حريث، بهذا الإسناد .وقال :حديث ابن عباس حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه، والعمل على هذا عند أهل العلم.وأخرجه ابن الجارود فى "المنتقى "780" "عن محمود بن آدم، عن الفضل بن موسى، به .وأخرجه أبو داود 4561)) فى الديات :باب دية الأعضاء ، عن عبد الله بن عمر بن أبان، حدثنا أبو تميلة، عن حسين المعلم، عن يزيد النحوى، عن عكرمة، عن ابن عباس قال :جعل رسول الله عليه وسلم أصابع اليدين والرجلين سواء ، وقوله فى السند "عن حسين المعلم ."كذا وقع فى رواية اللؤلؤى، قال المزى فى "تحفة الأشراف :5/176 "وهو وهم، وفى باقى الروايات عن يسار المعلم، وهو الصواب، ورواه الؤلؤى فى كتاب "التفرد "على الصواب . قلت :وأخرجه البيهقى 8/92عن أبى داود من رواية ابن داسة، فقال :يسار المعلم .قلت :لم يرو عنه غير أبى تميلة، فهو فى عداد المجهولين .ولم يقف الشيخ ناصر الألبانى على كلام المزى، فصحح هذا فى "إرواء الغليل" 7/317بناء على أن الذى فى السند حسين المعلم الثقة، ولايسار المعلم المجهول .وانظر ."6015 "6014"

6013 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ غَالِبِ التَّمَّارِ، قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوْقَ بْنَ اَوْسٍ، يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْاَصَابِعُ سَوَاءٌ، قُلْتُ: عَشْرٌ عَشْرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمام انگلیوں کی دیت برابر ہے میں نے عرض کی: دس دس (اونٹ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاسْتِوَاءِ الْاَسْنَانِ عِنْدَ قَلْعِهَا فِي الْحُكْمِ بِاَنَّ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهَا خَمْسَةً مِنَ الْإِبِلِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ فیصلہ دیتے ہوئے اکھاڑے ہوئے تمام دانتوں کا حکم برابر ہے' ان میں سے ہر ایک کی دیت پانچ اونٹ ہوگی

6014 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ نَاصِحٍ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْاَسْنَانُ سَوَاءٌ، وَالْاَصَابِعُ سَوَاءٌ

6013- إسناده حسن. غالب التمار: هو ابن مهران، وثقة المصنف وابن سعد، وقال أبو حاتم: صالح، ومسروق بن أوس، وقيل: أوس بن مسروق: هو اليروعي التميمي، ذكره المؤلف في "الثقات 5/456" 457، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح هو في "مسند علي بن الجعد 1525) ") ، ومن طريقه أخرجه البغوي 2540)) . وفيه: عن أوس بن مسروق أو مسروق بن أوس على الشك. وقال الإمام البغوي بإثر الحديث: وقال أبو الوليد: عن شعبة، عن مسروق بن أوس. قلت: أخرجه كذلك الدارمي 2/194، وأبو داود "4557" في الديات: باب ديات الأعضاء، عن أبي الوليد الطيالسي، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "511"، ومن طريقه البيهقي 8/92 عن شعبة، وأحمد 4/397 عن هاشم بن القاسم، 4/398 عن حسين بن محمد، كلاهما عن شعبة به على الشك في اسم مسروق. وأخرجه الدارقطني 3/211 من طريق أبي عاصم النبيل، حدثنا شعبة، عن غالب التمار، حدثنا شيخ منا يقال له: مسروق بن أوس أنه سمع أبا موسى ....وذكر الحديث، وقال الدرقطني: وكذلك رواه أبو نعيم وعفان ومسلم وغيرهم، ورواه وكيع ووهب بن جرير وأبو النضر عن شعبة أنه شك في مسروق بن أوس بن مسروق. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/192، وأبو يعلى 343/1، والدارقطني 3/211، والبيهقي 8/92 من طرق عن إسماعيل بن علية، والدارقطني 3/211، من طريق علي بن عاصم، كلاهما عن غالب التمار، عن مسروق بن أوس، عن أبي موسى الأشعري.

6014- إسناده قوي. الحسن بن ناصح الخلال: روى عنه جمع، وقال ابن أبي حاتم فوقه ثقات من رجال الصحيح غير يزيد بن أبي سعيد النحوي، فقد روى له أصحاب السنن والبخاري في "الإدب المفرد"، وهو ثقة، وأبو حمزة: هو محمد بن ميمون السكري. وأخرجه أبو داود "4560" في الديات: باب ديات الأعضاء، عن محمد بن حاتم بن يزيع، حدثنا علي بن الحسن، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/289 عن عتاب "هو ابن زياد الخراساني أبو عمرو المروزي" عن أبي حمزة، به. وانظر ما بعده.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمام دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔''

ذِكْرُ اسْتِوَاءِ الْخِنْصَرِ وَالْبِنْصَرِ فِي اَخْذِ الْاَرْشِ بِهَا

دیت کی ادائیگی کے حوالے سے چھوٹی انگلی اور اس کی ساتھ والی انگلی کا حکم برابر ہونے کا تذکرہ

6015 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ: هٰذِهِ وَهٰذِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں یہ اور یہ (برابر شمار ہوں گی)''۔

6015- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة فمن رجال البخاري، وابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم .وأخرجه البخاري "6895"في الديات :باب دية الأصابع، وابن ماجة "2652"في الديات :باب دية الأصابع، عن محمد بن بشار، عن محمد بن أبي عدي، بهذا الإسناد .وزاد البخاري" :يعني :الخنصر والبهام"، وزاد ابن ماجة: "يعني"الخنصر والبنصر والإبهام."وأخرجه ابن أبي شيبة 9/190، والدارمي 2/194، وعلي بن الجعد "992"،واحمد 1/227، ولبخاري "6895"، وأبو داود "4558"في الديات :باب ديات الأعضاء ، والترمذي "1392"في الديات :باب في دية الأصابع وقال :حسن صحيح والنسائي 8/56و 56 57في القسامة :باب عقل الأصابع، وابن ماجة "2652"، والبيهقي 8/91 92، وابن الجارود "782"، والبغوي "2539"من طرق عن شعبة، به .وزادوا فيه" :المختصر والإبهام."وأخرجه أبو داود "4559"، ومن طريقه البيهقي 8/90عن عباس العنبري، وابن الجارود "783"عن محمد بن يحيى.

بَابُ الْغُرَّةِ

باب! جرمانے کے طور پر غلام یا کنیز ادا کرنے کا بیان

ذِكْرُ وَصْفِ الْحُكْمِ فِيمَنْ ضَرَبَ بَطْنَ امْرَاةٍ، فَالْقَتْ جَنِينًا مَيِّتًا

اس شخص کے بارے میں فیصلہ دینے کے طریقے کا تذکرہ' جو کسی عورت کے پیٹ پر مارتا ہے اور وہ عورت مردہ بچے کو جنم دیتی ہے

6016 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ امْرَاَتَانِ، فَغَارَتْ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرَى، فَرَمَتْهَا بِفِهْرٍ، اَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ، فَاَسْقَطَتْ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ، فَقَالَ وَلِيُّهَا: اَنَدِى مَنْ لَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ، وَلَا شَرِبَ، وَلَا اَكَلَ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ؟ وَجَعَلَهَا عَلَى اَوْلِيَاءِ اَوْلِيَاءِ الْمَرْاَةِ

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی دو بیویاں تھیں وہ آپس میں لڑ پڑیں ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا یا خیمے کی لکڑی ماری' تو دوسری کا حمل ضائع ہو گیا یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

6016- إسناده صحيح على شرط مسلم .رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبيد بن نضلة فمن رجال مسلم .منصور :هو ابن المعتمر، وإبراهيم :هو ابن يزيد النخعي . وأخرجه مسلم 38) "1682") في القسامة :باب دية الجنين، والدارقطني 3/198 من طريق محمد بن بشار، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "38" "1682"من طريقين عن محمد بن جعفر، به.وأخرجه الطيالسي "696"، والدارمي 2/196، وأبو داود "4568"في الديات :باب دية الجنين، النسائي 8/51في القسامة :صفة شبه العمد وعلى من دية الأجنة وشبه العمد، والطحاوي 3/205 206، وابن الجارود "778"من طرق عن شعبة، به ,لفظ أبي داود " :فقتلها" ولفظ الدارمي " :فقتلها وما في بطنها." وأخرجه عبد الرزاق "18351"، وأحمد 4/245و246و249، ومسلم "1682"، والنسائي 8/114من طرق عن منصور، به ولفظ مسلم :ضربت امرأة ضرتها بعمود فسطاط وهي حبلى فقتلتها، فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم دية المقتولة على عصبة القاتلة، وغرة لها لما في بطنها. وأخرجه ابن ماجة "2633"في الديات :باب الدية على العاقلة، قال :حدثنا علي بن محمد، حدثنا وكيع، حدثنا مصعب، قال :حدثنا داود، عن الأعمش، عن أبراهيم قال ...فذكره مرسلاً وأخرجه عبد الرزاق "18353"، وأحمد 4/244، والبخاري "6905"و "6906"و "6907"و "6908"في الديات :باب جنين المرأة، و "7317"و "7318"في الاعتصام :باب ما جاء في اجتهاد

خدمت میں پیش کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک غلام (یا کنیز) کی ادائیگی کا فیصلہ دیا' تو اس عورت کے نگران نے کہا: کیا میں اس کی دیت ادا کروں گا' جو چیخا بھی نہیں چیخ کر رویا بھی نہیں اس نے کچھ پیا بھی نہیں اور کچھ کھایا بھی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ زمانہ جاہلیت کی طرح کے مسجع کے الفاظ استعمال کر رہا ہے؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کی ادائیگی عورت کے اولیاء پر لازم قرار دی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْغُرَّةِ الَّتِي تَجِبُ فِي الْجَنِيْنِ السَّاقِطِ مِنْ بَطْنِ الْمَرْاَةِ الْمَضْرُوبَةِ عَلٰى ضَارِبِهَا

جرمانے کی اس صفت کا تذکرہ' جو اس صورت میں لازم ہوتی ہے' جب کوئی بچہ کسی عورت کے پیٹ سے مردہ پیدا ہو' جبکہ اس عورت کو مارا گیا ہو اور جرمانے کی ادائیگی اسے مارنے والے پر لازم ہو

6017 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى، فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا، فَقَضَى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو مار کر اس کے پیٹ میں موجود بچے کو ضائع کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (مقدمے) میں ایک غلام یا کنیز کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ اَوْهَمَتْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْمَرْاَةَ الضَّارِبَةَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا مَاتَتْ قَبْلَ اَخْذِ الْعَقْلِ مِنْ عَصَبَتِهَا

اس لفظ کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا' مارنے والی وہ عورت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کا انتقال اس کے عصبہ سے دیت کی وصولی سے پہلے ہو گیا تھا

6018 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

6017–إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/855 "في العقول :باب عقل الجنين. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/236، والبخاري "5759"في الطب :باب الكهانة، و "6904"في الديات :باب جنين المرأة، ومسلم "1681" "34"في القسامة "باب دية الجنين، والنسائي 8/48 49في القسامة :باب دية جنين المرأة، والطحاوي 3/205، والبيهقي 8/112 113، والبغوي "2544" وأخرجه البخاري "5758"، والبيهقي 8/113من طريق سعيد بن عمر عن الليث، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ الزهري، به.

ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِیْ لِحْيَانَ ضَرَبَتْ اُخْرٰی كَانَتْ حَامِلًا، فَاَمْلَصَتْ، فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِمْلَاصِ الْمَرْاَةِ بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ، قَالَ: فَتُوُفِّيَتِ الْمَرْاَةُ الَّتِیْ عَلَيْهَا الْعَقْلُ: فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْعَقْلَ عَلٰی عَصَبَتِهَا، وَاَنَّ مِيرَاثَهَا لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنولحیان سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے دوسری عورت کو مارا جو حاملہ تھی' تو اس کا بچہ ضائع ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے ضائع ہونے پر تاوان کے طور پر ایک غلام یا کنیز ادا کرنے کا فیصلہ دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ عورت فوت ہوگئی جس کے ذمے دیت کی ادائیگی لازم ہوئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا کہ اس کی دیت کی ادائیگی اس کے عصبہ رشتے داروں پر لازم ہوگی جبکہ اس کی وراثت اس کے شوہر اور بیٹوں کو ملے گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِیْ تُوُفِّيَتْ كَانَتِ الْمَضْرُوبَةُ دُوْنَ الضَّارِبَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس عورت کا انتقال ہوا تھا' وہ عورت تھی جس کو مارا گیا تھا مارنے والی کا انتقال نہیں ہوا تھا

6019 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاَعْيَنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتِ امْرَاَتَانِ ضَرَّتَانِ، فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی بِحَجَرٍ، فَمَاتَتِ الْمَرْاَةُ، فَقَضٰی رَسُوْلُ

6018- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البيهقي 8/113 من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 2/102 103، وأحمد 2/539، والبخاري "6740" في الفرائض :باب ميراث المرأة والزوج مع الولد وغيره، ومسلم "35" "1681" في القسامة :باب دية الجنين، وأبو داود "4577" في الديات :باب دية الجنين، والنسائي 8/47 في القسامة :باب دية جنين المرأة، والطحاوي 3/205، والبيهقي 8/113، والبغوي "2543" من طرق عن الليث بن سعد، به. وأخرجه مالك في "الموطأ 2/855 "في العقول :باب عقل الجنين، ومن طريقه الشافعي 2/103، والبخاري "5760" في الطب: باب الكهانة، والنسائي 8/49، والبيهقي 8/113 عن الزهري، عن سعيد بن المسيب مرسلا. قوله" :الإملاص هو أن ترمي المرأة جنينها قبل وقت الولادة.

6019- إسناده ضعيف .أسباط وهو ابن نصر الهمذاني ضعفه غير واحد، وقال الساجي في "الضعفاء :"روى أحاديث لا يتابع عليها عن سماك بن حرب، وقد أنكر أبو زرعة على الإمام مسلم إخرجه حديث أسباط، وقال الحافظ في "التقريب :"صدوق كثير الخطأ يغرب، وسماك وهو ابن حرب روايته عن عكرمة فيها اضطراب .قلت :لكن متن الحديث صحيح يشهد له ما قبله وما بعده .أبو بكر الأعين :هو محمد بن أبي عتاب البغدادي. وأخرجه أبو داود "4574" في الديات :باب دية الجنين، والنسائي 8/51 52 في القسامة :باب صفة شبه العمد وعلى من دية الأجنة، والطبراني في "الكبير "11767" "، والبيهقي 8/115، والخطيب في " الأسماء المبهمة "ص 512 513 من طرق عن عمرو بن حماد، بهذا الإسناد. وأخرج الطبراني في الكبير "352"/17، ومن طريقه ابن الأثير في "أسد الغابة 7/368 " 369 من طريق أحمد بن أبي خيثمة

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْعَاقِلَۃِ الدِّیَۃَ، فَقَالَتْ عَمَّتُہَا: اِنَّہَا قَدْ اَسْقَطَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُہُ، فَقَالَ اَبُو الْقَاتِلَۃِ: اِنَّہَا کَاذِبَۃٌ، اِنَّہٗ وَاللّٰہِ مَا اسْتَہَلَّ، وَلَا شَرِبَ وَلَا اَکَلَ، فَمِثْلُہٗ یُطَلُّ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: سَجْعَ الْجَاہِلِیَّۃِ، غُرَّۃٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اسْمُ اِحْدَاہُمَا مُلَیْکَۃُ، وَالْاُخْرٰی اُمُّ غُطَیْفٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: دو عورتیں ایک دوسرے کی سوکن تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو مارا' تو دوسری عورت مرگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خاندان پر دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا' تو اس کی پھوپھی نے یہ کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کا ایسا بچہ ضائع ہوا ہے' جس کے بال اگ چکے تھے' تو قتل کرنے والی عورت کے باپ نے کہا: یہ جھوٹ بول رہی ہے اللہ کی قسم! وہ بچہ نہ' تو چیخ کر رویا نہ اس نے کچھ پیا نہ کچھ کھایا اس طرح کا' خون تو رائیگاں جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا زمانہ جاہلیت کی طرح کی مسجع (گفتگو کر رہے ہو) اس میں تاوان دینا ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان دونوں میں سے ایک خاتون کا نام ملیکہ تھا اور دوسری کا نام ام غطیف تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ الْمُتَوَفَّاةَ مِنَ الْمَرْاَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا كَانَتِ الْمَضْرُوْبَةَ دُوْنَ الضَّارِبَةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے ان دونوں عورتوں' جن کا ہم نے ذکر کیا ہے' ان میں سے مرنے والی عورت وہ تھی' جسے مارا گیا تھا' مارنے والی عورت (فوت نہیں ہوئی تھی)

6020 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَۃَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَۃُ بْنُ یَحْیٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَہْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِہَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ، وَاَبِیْ سَلَمَۃَ، عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ، قَالَ:

(متن حدیث): اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ ہُذَیْلٍ، فَرَمَتْ اِحْدَاہُمَا الْاُخْرٰی بِحَجَرٍ، فَقَتَلَتْہَا وَمَا فِیْ بَطْنِہَا، فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ دِیَۃَ جَنِیْنِہَا غُرَّۃٌ: عَبْدٌ، اَوْ وَلِیْدَۃٌ، وَقَضٰی بِدِیَۃِ الْمَرْاَۃِ عَلٰی عَاقِلَتِہَا، وَیَرِثُہَا وَلَدُہَا وَمَنْ تَبِعَہُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَۃِ: اَنَدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ کَیْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَا اَکَلَ، وَلَا شَرِبَ، وَلَا نَطَقَ، وَلَا اسْتَہَلَّ، فَمِثْلُ ہٰذَا یُطَلُّ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا ہٰذَا مِنْ اَخْوَانِ الْکُہَّانِ مِنْ اَجْلِ سَجْعِہِ الَّذِیْ سَجَعَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والی دو خواتین لڑ پڑیں ان میں سے ایک نے

6020- إسناده صحيح على شرط مسلم. حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين، ويونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه البخاري "6910" في الديات: باب جنين المرأة، ومسلم "36" "1681"، وأبو داود "4576" في الديات: باب دية الجنين، والنسائي 8/48 في القسامة: باب دية جنين المرأة، وابن الجارود "776" من طرق عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 2/535، والدارمي 2/197، والبيهقي 8/114 من طريق عثمان بن عمر، عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه عبد الرزاق "18338"، ومن طريقه مسلم "1681"، والبيهقي 8/113 عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، ولم يذكر سعيد بن المسيب.

دوسری کو مار کر اسے قتل کر دیا اسے اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو قتل کر دیا وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عورت کے پیٹ میں موجود بچے کی دیت ایک غلام یا کنیز ہو گی اور نبی اکرم ﷺ نے عورت کی دیت کی ادائیگی اس عورت کے خاندان پر لازم قرار دی عورت کی اولاد اور اس کے دیگر ورثا اس کے وارث بن جاتے۔ اس پر حمل بن نابغہ نے کہا: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا میں اس کی دیت دوں میں ایسے شخص کی دیت کیسے دے سکتا ہوں جس نے کچھ کھایا نہیں کچھ پیا نہیں کچھ بولا نہیں اونچی آواز میں رویا نہیں اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو کاہنوں کی طرح کی بات چیت کر رہا ہے نبی اکرم ﷺ نے مسجع الفاظ کی وجہ سے یہ بات ارشاد فرمائی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِاَخْبَارِ اَبِي هُرَيْرَةَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا: یہ ان روایات کے برخلاف ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6021 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ نَاشَدَ النَّاسَ فِي الْجَنِينِ، فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ، فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ امْرَاَتَيْنِ، فَضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى، فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا، فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ، وَاَنْ تُقْتَلَ بِهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں لوگوں سے دریافت کیا تو حضرت حمل بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے بتایا: میری دو بیویاں تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو مار کر دوسری عورت اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو قتل کر دیا تو اس بارے میں نبی اکرم ﷺ نے تاوان کے طور پر غلام یا کنیز کی ادائیگی کا فیصلہ دیا اور یہ فیصلہ دیا کہ اس عورت کو مقتول عورت کے عوض میں قتل کر دیا جائے۔

6021- حديث صحيح .الحسن بن يحيى الأزدي :ذكره المؤلف في "ثقاته 8/180 "وقال :من أهل البصرة، يروى عن يـزيد وأبي عاصم، وكان صاحب حديث حدثنا عنه أحمد بن يحيى بن زهير بتستر وغيره، وقال ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 3/44:محله الصدق، كتبت عنه بالرملة، قلت :وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين أبو عاصم :هو الضحاك بن مخلد النبيل وقد صرح ابن جريج بالتحديث عند غير واحد ممن أخرج حديثه هذا . وأخرجه الدارمي 2/196 197، وأبو داود "4572" في الديات باب دية الجنين، وابن ماجة "2641"في الديات :باب دية الجنين، وابن الجارود "779"والبيهقي 8/114من طريق أبي عاصم، بهذا الإسناد . وكذا أخرجه النسائي 8/47عن قتيبة، قال :حدثنا حماد، عن عمرو، عن طاووس . وأخرجه الشافعي في "المسند 2/103 " 104، وفي الرسالة "1174" "عن سفيان، عن عمرو بن دينار وابن طاووس، عن طاووس. وأخرجه الشافعي 2/103، وعبد الرزاق "18343"ومن طريقه الطبراني "3482"، والحاكم 3/575عن سفيان، عن عمرو بن دينار، عن ابن طاووس، عن طاووس.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْغُرَّةَ فِي الْجَنِيْنِ السَّاقِطِ لَا يَجِبُ عَلَى الضَّارِبِ اِلَّا عَبْدٌ، اَوْ اَمَةٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا

قائل ہے مارے جانے کی وجہ سے مردہ پیدا ہونے والے بچے کے جرمانے میں مارنے والے پر صرف غلام یا کنیز کی ادائیگی لازم ہوتی ہے

6022 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ، اَوْ فَرَسٍ، اَوْ بَغْلٍ، فَقَالَ الَّذِيْ قَضٰى عَلَيْهِ: اَنَعْقِلُ مَنْ لَا اَكَلَ، وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ، مِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا لَيَقُوْلُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ، فِيْهِ غُرَّةٌ: عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ، اَوْ فَرَسٌ، اَوْ بَغْلٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں تاوان کے طور پر ایک غلام یا کنیز یا گھوڑا یا خچر دینے کا فیصلہ دیا تھا جس شخص کے خلاف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا تھا اس نے عرض کی: کیا ہم اس کی دیت ادا کریں، جس نے کچھ کھایا نہیں کچھ پیا نہیں وہ چیخا نہیں چیخ کر رویا نہیں اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شاعروں کی طرح کی گفتگو کر رہا ہے ایسی صورت حال میں تاوان کے طور پر غلام یا کنیز یا گھوڑا یا خچر ادا کرنا ہوگا۔

6022- إسناده حسن. محمد بن عمرو وهو ابن علقمة روى له البخاري مقرونا ومسلم في المتابعات، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهوية، وعيسى بن يونس: هو ابن أبي إسحاق السبيعي. وأخرجه أبو داود "4579"في الديات: باب دية الجنين، ومن طريقه البيهقي 8/115عن إبراهيم بن موسى الرازي، بهذا الإسنا د. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/250 251، وأحمد 2/438و438، والترمذي "1410"في الديات: باب في دية الجنين، وابن ماجة "2639"في الديات: باب دية الجنين، والطحاوي في "شرح معاني الآثار "2639" "في الديات: باب دية الجنين، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 3/205 "من طرق عن محمد بن عمرو، به وليس عندهم "او فرس أو بغل"، وقال الترمذي: حديث حسن.

كِتَابُ الْوَصِيَّةِ

کتاب! وصیت کے بارے میں روایات

6023 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفَى: هَلْ اَوْصَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يُوْصِي فِيْهِ، قُلْتُ: فَكَيْفَ يَاْمُرُ النَّاسَ بِالْوَصِيَّةِ؟ قَالَ: اَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ

طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت کرنی پڑتی۔ میں نے دریافت کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو وصیت کرنے کا حکم کیوں دیتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب (کے حکم کے مطابق) یہ ہدایت کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ اِعْدَادِ الْوَصِيَّةِ لِنَفْسِهِ فِي حَيَاتِهِ، وَتَرْكِ الِاتِّكَالِ عَلٰى غَيْرِهِ فِيْهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی زندگی میں ہی اپنے لیے وصیت تیار کر لے اور اس کے بارے میں دوسرے پر بھروسہ کرنے کو ترک کرے

6024 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

6023- إسناده صحيح. إبراهيم بن شار الرمادي روى له أبو داود والترمذي، وهو حافظ وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الحميدي "772" عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/381، والدارمي 2/403، والبخاري "2740" في الوصيا: باب الوصايا، و "4460" في فضائل القرآن: باب الوصاة بكتاب الله عز وجل، "5022" في المغازي: باب مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ووفاته، ومسلم "1634" في الوصية: باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه، والترمذي "2119" في الوصايا: باب ما جاء أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يوص، والنسائي 8/240 في الوصايا: باب هل أوصى النبي صلى الله عليه وسلم؟ من طرق عن مالك بن مغول، به.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ، اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کرسکتا ہو تو اسے اس بات کا حق حاصل نہیں ہے دوراتیں گزر جائیں (اور اس نے وصیت نہ کی ہو) اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی چاہئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ فِيْ خَبَرِ نَافِعٍ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نافع کی نقل کردہ روایت میں مذکور عدد سے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں ہے

6025 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلَاثُ لَيَالٍ، اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ

سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کسی مسلمان شخص کو اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ اس پر تین دن گزر جائیں (اور اس نے وصیت نہ لکھی ہو) اس کی وصیت اس کے پاس ہونی چاہئے۔"

6026 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

6024- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبيد الله: هو ابن عمر العمري. وأخرجه أحمد 2/57 و80، والدارمي 2/402، ومسلم "1627" في الوصية في فاتحته، وأبو داود "2862" في الوصايا: باب ما جاء فيما يؤمر به من الوصية، والترمذي "974" في الجنائز: باب ما جاء في الحث على الوصية، والنسائي 6/238 239 في الوصايا: باب الحث على الوصية، وابن الجارود "946" من طرق عن عبيد الله، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 2/761 في الوصية: باب الأمر بالوصية، وأحمد 2/10 و50 و113، والطيالسي "1841"، والبخاري "2738" في الوصايا في فاتحته، ومسلم "1627"، والترمذي "2118" في الوصايا: باب ما جاء في الحث على الوصية، والنسائي 8/239، والدارقطني 4/150 و 150 151، والبيهقي 6/271.

6025- حديث صحيح. ابن أبي السّرى: قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهو "مصنف عبد الرزاق" "16326"، ومن طريقه أخرجه مسلم "4" "1627" في الوصية في فاتحته، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/4، ومسلم "1627"، والنسائي 8/239 في الوصايا: باب الكراهة في تأخير الوصية، والبيهقي 6/272 من طرق عن الزهري، به. وأخرجه الدارقطني 4/151 حديثنا محمد بن مخلد

6026- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/763 "في الوصية: باب الوصية في الثلث لا تتعدى. وأخرجه البغوي "1459" من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، عن مالك، بهذا الإسناد. وقد تقدم تخريج الحديث برقم "4249".

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ:

(متنِ حدیث): جَاءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِیْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِیْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَلَغَ بِیْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى، وَاَنَا ذُو مَالٍ، وَلَا يَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَةٌ لِیْ، اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ مَالِیْ؟ قَالَ: لَا ، قُلْتُ: فَبِشَطْرِهٖ؟ قَالَ: لَا ثُمَّ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّكُوْنُوا عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهٖ، حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِیْ فِیْ امْرَاَتِكَ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِیْ؟ قَالَ: اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا تَبْتَغِي بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ، لٰكِنِّ الْبَائِسَ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ يَرْثِیْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ میری عیادت کرنے کیلئے تشریف لائے کیونکہ میری بیماری شدید ہو چکی تھی میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میری بیماری کا جو عالم ہے وہ آپ ﷺ ملاحظہ فرمارہے ہیں میں ایک مالدار شخص ہوں میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: نصف' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک تہائی کردو' ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بڑا ہے' اگر تم اپنے ورثاء کو خوشحال چھوڑ کر جاتے ہو' تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے وہ تنگدست ہوں اور لوگوں سے مانگتے پھریں تم اللہ کی رضا کے حصول کیلئے جو بھی خرچ کرو گے اس کا تمہیں اجر ملے گا' یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو کچھ ڈالو گے (اس کا بھی اجر ملے گا) میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پیچھے نہیں رہو گے تم اللہ کی رضا کے حصول کے لیے جو بھی نیک عمل کرو گے اس کے نتیجے میں تمہارے درجے اور قدر و منزلت میں اضافہ ہوگا' ہوسکتا ہے تمہیں طویل زندگی ملے یہاں تک کہ بہت سے لوگ تم سے نفع حاصل کریں اور بہت سے لوگوں کو تمہاری وجہ سے نقصان کا سامنا کرنا پڑے۔ اے اللہ' تو میرے ساتھیوں کی ہجرت کو باقی رہنے دے اور انہیں ایڑیوں کے بل واپس نہ لوٹانا' لیکن سعد بن خولہ پر افسوس ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ان پر افسوس کا اظہار اس لیے کیا کیونکہ ان کا انتقال مکہ میں ہو گیا تھا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ وَصِيَّةِ الْمَرْءِ وَهُوَ فِیْ بَلَدٍ نَاءٍ اِلَى الْمُوْصِی اِلَيْهِ فِیْ بَلَدٍ اٰخَرَ

آدمی کے وصیت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ' جبکہ وہ دور کے شہر میں موجود ہو جس شخص کے لیے وصیت کی گئی' وہ کسی دوسرے شہر میں ہو

6027 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ

كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): هَاجَرَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ بِأُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ مَرِضَ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ: أَوْصَى إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ حَبِيبَةَ وَبَعَثَ مَعَهَا النَّجَاشِيُّ شُرَحْبِيلَ بْنَ حَسَنَةَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عبیداللہ بن جحش نے اپنی بیوی ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی جب وہ حبشہ پہنچے تو بیمار ہو گئے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وصیت کی اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کر لی۔ نجاشی نے حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو (حبشہ سے مدینہ منورہ) بھیجا۔

6027- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذهلي، فمن رجال البخاري .وابن مسافر :هو عبد الرحمن بن خالد ابن مسافر . وأخرجه أحمد 6/427، وأبو داود "2107"في النكاح :باب الصداق، والنسائي 6/119في النكاح :باب القسط في الأصدقة، والطبراني في "المعجم الكبير "402"/23 "من طرق .

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

کتاب! وراثت کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِاَصْحَابِ السِّهَامِ فَرِيضَتَهُمْ، وَاِعْطَاءِ الْعَصَبَةِ بَاقِي الْمَالِ بَعْدَهُ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ رشتے داروں کو ان کا فرض حصہ دیدیا جائے

اور اس کے بعد باقی بچنے والا عصبہ کو عطا کیا جائے

6028 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حديث): اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ، فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مال ذوی الفروض کو دو ذوی الفروض میں سے جو بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے دار کو ملے گا۔''

6028- إسناده صحيح على شرط الشيخين ابن طاووس :اسمه عبد الله وأخرجه الطبراني في "الكبير "10903" "، والدارقطني 4/71من طريق معاذ بن المثني، عن محمد بن المنهال، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "6746"في الفرائض :باب ابناء عم أحدهما أخ لأم والآخر زوج، ومسلم "3" "1615"في الفرائض :باب ألحقوا الفرائض بأهلها، والطحاوي 4/390، والبيهقي 6/239من طريق أمية بن بسطام، عن يزيد بن زريع، به . وأخرجه أحمد 1/292 325، والدارمي 2/368، والطيالسي "2609"، وابن أبي شيبة 11/265 266، والبخاري "6732"باب ميراث الولد من أبيه وأمه، و "6735"باب ميراث ابن الابن إذا لم يكن ابن، و "6737"بباب ميراث الجد مع الأب والأخوة، ومسلم "2" "1615"، والترمذي "2098"في الفرائض :باب ميراث العصبة وقال :حديث حسن والنسائي "في الكبرى "كما في "التحفة 5/9 " 10، وأبو يعلى "2371"، والطحاوي 4/390، وابن الجارود "955"، والدارقطني 4/71، والطبراني في "الكبير"10904" "، والبيهقي 6/234و 239و10/306، والبغوي "2216"من طرق عن وهيب بن خالد، ومسلم "4" "1615"من طريق يحيى بن أيوب، والطبراني "10901"، والدارقطني 4/72من طريق زياد بن سعد، والدارقطني 4/70من طريق زمعة بن صالح، وابن الجارود "955"من طريق المغيرة بن سلمة، خمستهم عن ابن طاووس، به. وأخرجه الدارقطني 4/72من طريق مروان بن محمد، عن سفيان، عن هشام بن حجير، عن طاووس، به .مرفوعاً وأخرجه سعيد بن منصور في "سننه "289" "عن سفيان، عن هشام بن حجير، عن طاووس، عن ابن عباس موقوفا عليه . وأخرجه النسائي في "الكبرى "كما في "التحفة5/10 "، والطحاوي 4/390، وسعيد بن منصور "288"من طريق سفيان الثوري، عن ابن طاووس، عن أبيه مرسلاً .وأخرجه الطحاوي 4/390من طريق عبد الله بن المبارك

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں روح بن قاسم اور وہیب بن خالد منفرد ہیں

6029 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ، فَمَا اَبْقَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مال ذوی الفروض کو دو ذوی الفروض میں سے جو بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے دار کو ملے گا۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ رَفْعَ هٰذَا الْخَبَرِ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو معمر کے حوالے سے مرفوع ہونے کے طور پر نقل کرنے میں عبدالرزاق منفرد ہیں

6030 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ الْقَطِيْعِيُّ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ الْمَعْمَرِيِّ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عن النبی صلی الله علیه وسلم قَالَ:

(متن حدیث): اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا اَبْقَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6029- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه. وهو في "مصنف عبد الرزاق "19004" "وأخرجه عنه أحمد 1/313. وأخرجه مسلم "1615" "4" في الفرائض: باب ألحقوا الفرائض بأهلها، والطبراني في "الكبير "10902" "عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "4" "1615"، وأبو داود "2898" في الفرائض: باب ميراث العصبة، والترمذي "2098" في الفرائض: باب ميراث العصبة، وابن ماجة "2740" في الفرائض: باب ميراث العصبة، والدارقطني 4/70 71 من طرق عن عبد الرزاق، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن، وقد روى بعضهم عن ابن طاووس، عن أبيه، عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا.

6030- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن حميد المعمري، فمن رجال مسلم، وروى له البخاري تعليقا، وهو مكرر ما قبله.

"مال ذوی الفروض کو دو ذوی الفروض میں سے جو بچ جائے وہ قریبی مرد رشتے دار کو ملے گا۔"

ذِكْرُ وَصْفِ مَا تُعْطَى الْجَدَّةُ مِنَ الْمِيرَاثِ

اس (حصہ) کی صفت کا تذکرہ' جو دادی (یا نانی) کو وراثت میں سے دیا جائے گا

6031 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ خَرَشَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْاَلُهُ مِيرَاثَهَا، فَقَالَ: مَا لَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ، وَمَا اَعْلَمُ لَكِ فِىْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَارْجِعِىْ حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاسَ، فَسَاَلَ النَّاسَ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ، فَقَالَ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِىُّ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ، فَاَنْفَذَ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ السُّدُسَ، ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تَسْاَلُهُ مِيرَاثَهَا، فَقَالَ: مَا لَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ، وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِىْ قَضٰى بِهٖ اِلَّا لِغَيْرِكِ، وَمَا اَنَا بِزَائِدٍ فِى الْفَرَائِضِ شَيْئًا، وَلٰكِنْ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ، فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيْهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا، وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا

قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: ایک دادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنی وراثت کا مطالبہ کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بارے میں اللہ کی کتاب میں کوئی چیز نہیں ہے اور اللہ کے رسول کی سنت میں بھی تمہارے بارے میں مجھے کسی چیز کا علم نہیں ہے تم واپس چلی جاؤ میں لوگوں سے اس بارے میں دریافت کرتا ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس بارے میں دریافت کیا' تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (یعنی دادی یا نانی کو) چھٹا حصہ دیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تمہارے ساتھ کوئی اور شخص بھی تھا۔ حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی وہی بات بیان کی جو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ

6031- رجاله ثقات رجال الشيخين غير عثمان بن إسحاق بن خرشة، وهو القرشي العامري المدني، فقد ذكره المؤلف في "ثقاته7/190 "،وقال الدوري عن ابن معين :ثقة .وقال ابن عبد البر :هو معروف النسب، إلا أنه غير مشهور بالرواية، وقال الذهبي في "الميزان :"شيخ ابن شهاب الزهري، لا يعرف، سمع قبيصة بن ذؤيب، وقد وثقوه . والحديث في "الموطأ 2/513 "في الفرائض :باب ميراث الجدة، ومن طريق مالك أخرجه أبو داود "2894"في الفرائض :باب ميراث الجدة، والترمذي "2101" في الفرائض :باب ما جاء في ميراث الجدة، والنسائي في "الفرائض "من "الكبرى "كما في "التحفة8/361 "، وابن ماجة "2724"في الفرائض :باب ميراث الجدة، وابن الجارود "959"، والبيهقي 6/234، والبغوي "2221" وأخرجه الترمذي "2100"، والنسائي في "الكبرى "من طريقين عن سفيان، حدثنا الزهري، قال مرة :قال قبيصة، وقال مرة :رجل عن قبيصة بن ذؤيب. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/320 321، وسعيد بن منصور "80"وعبد الرزاق "19083"، وابن ماجة "2724"، والنسائي في "الكبرى "والحاكم 4/338من طرق عن الزهري، عن قبيصة وقال الحاكم :صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي!

نے بیان کی تھی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس (دادی یا نانی) کے لیے چھٹے حصے کو لازم قرار دیا۔

پھر ایک اور دادی (یا نانی) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس (ان کے عہد خلافت میں) آئی اور اپنی وراثت کا مطالبہ کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لیے اللہ کی کتاب میں کوئی حکم نہیں ہے تمہارے بارے میں صرف ایک فیصلہ ہے میں ذوی الفروض میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا یہ چھٹا حصہ ہے اگر تم دونوں (یعنی دادی اور نانی) اس میں اکٹھی ہو' تو یہ تم دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور اگر تم دونوں میں سے کوئی ایک ہو' تو یہ اسے ملے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ مَنِ اسْتَهَلَّ مِنَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ الْوِلَادَةِ وَرِثُوا، وَوُرِثُوا، وَاسْتَحَقُّوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو بچے پیدائش کے وقت اچھی طرح چیخ کر رو لیتے ہیں

وہ وارث بھی بنیں گے اور ان کی وراثت کے احکام بھی جاری ہوں گے وہ اس بات کے مستحق ہوں گے کہ ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے

6032 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِـمْـرَانُ بْـنُ مُـوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ خَلَفٍ الْـقَـطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَوُرِّثَ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6032– رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا أن فيه عنعنة أبي الزبير .إسحاق الأزرق :هو إسحاق بن يوسف بن مرداس. وأخرجه البيهقي 4/8 9عن علي بن أحمد بن عبدان، أنبأنا سليمان بن أحمد اللخمي، حدثنا محمد بن عبد الرحيم الديباجي، حدثنا محمد بن أحمد بن أبي خلف القطيعي، بهذا الإسناد .وقال البيهقي :قال سليمان :لم يروه عن سفيان غير إسحاق . وأخرجه الحاكم 4/348 349من طريق عبيد الله بن الكندي، عن أسحاق الأزرق، به .وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! وأخرجه الترمذي "1032"في الجنائز :باب ما جاء في ترك الصلاة على الجنين حتى يستهل، وابن ماجة "1508"في الجنائز : باب ما جاء في الصلاة على الطفل، و "2750"في الفرائض :باب إذا استهل المولود ورث، والبيهقي 4/8من طرق عن أبي الزبير، به. وقال الترمذي :هذا حديث قد اضطرب الناس فيه فرواه بعضهم عن أبي الزبير، عن جابر، عن النبي صلى الله عليه وسلم مرفوعا، وروى أشعث بن سوار وغير واحد عن أبي الزبير، عن جابر موقوفا، وروى محمد بن أسحاق، عن عطاء بن أبي رباح، عن جابر موقوفا، وكأن هذا "يعني الموقوف "أصح من الحديث المرفوع . قلت :أخرجه ابن أبي شيبة 3/319و11/382، والدارمي 2/392من طريقين عن أشعث بن سوار، عن أبي الزبير، عن جابر موقوفا . وأخرجه الدارمي 2/393، والبيهقي 4/8من طريقين عن محمد بن إسحاق، عن عطاء ، عن جابر موقوفا أيضا . وأخرجه عبد الرزاق "6608"عن ابن جريج قال :أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله يقول في المنفوس :يرث إذا سمع صوته. قلت :وله شاهد من حديث أبي هريرة، أخرجه أبو داود "2920"، ومن طريقه البيهقي 6/257

''جب بچہ (پیدائش کے وقت) چیخ کو روئے' تو اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی اور اس کی وراثت کے احکام بھی جاری ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا نَفٰى اَخْذَ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مِيرَاثَهُ مِنَ النَّسَبِ مِمَّنْ لَيْسَ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی نفی کی ہے کوئی مسلمان اپنے نسب کے حوالے سے کوئی ایسی وراثت وصول کرے جو کسی ایسے شخص کا مال ہو جو مسلمان نہ ہو

6033 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا پتہ چلا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنے گا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنے گا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ يَكُنَّ عَصَبَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ (میت کی) بیٹیوں کے ساتھ اس کی بہنیں عصبہ بنیں گی

6034 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ

6033- إسناده صحيح على شرط الشيخين أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وعلى بن الحسين :هو ابن أبى طالب الملقب بزين العابدين . وأخرجه الشافعى 2/190، وسعيد بن منصور "135"، وأحمد 5/200، والدارمى 2/371، ومسلم "1614"فى الفرائض :فى فاتحته، وأبو داود "2909"فى الفرائض :باب هل يرث المسلم الكافر؟ والترمذى "2107"فى الفرائض من "الكبرى "كما فى "التحفة1/56 "، وابن الجارود "954"، والبيهقى 6/218، والبغوى "2231"من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد .وانظر "5149" وأخرجه عبد الرزاق "9852"، وأحمد 5/208و209، والطيالسى "631"، والبخارى "6764"فى الفرائض :باب لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم، والدارمى 2/370، والدارقطنى 4/69، والبيهقى 6/217، والطبرانى فى "الكبير "391" "من طرق عن الزهرى، به . وأخرجه ابن أبى شيبة 11/370عن سفيان، وسعيد بن منصور "136"، والنسائى فى "الكبرى "عن هشيم، كلاهما عن الزهرى، عن على بن الحسين، عن عمرو بن عثمان، عن أسامة بن زيد بلفظ " :لا يتوارث أهل ملتين "وقال النسائى :وهشيم لم يتابع على قوله وأخرجه مالك 2/519فى الفرائض :باب ميراث أهل الملل ومن طريقه النسائى، عن الزهرى، عن على بن الحسين، عن عمرو بن عثمان، عن أسامة بن زيد

اللّٰهِ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ابْنَةٍ، وَابْنَةِ ابْنٍ، وَاُخْتٍ، قَالَ: لِلابْنَةِ النِّصْفُ، وَلابْنَةِ الابْنِ السُّدُسُ، وَمَا بَقِيَ فَلِلاُخْتِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب (میت کو ورثاء میں) ایک بیٹی ایک پوتی اور ایک بہن ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: بیٹی کو نصف ملے گا' پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا' جو باقی بچے گا وہ بہن کو ملے گا۔

6034- إسناده صحيح على شرط البخارى .أبو قيس :هو عبد الرحمن بن ثروان، وثقه ابن معين، والعجلى، والدارقطنى، وابن نمير، والمصنف، وقال النسائى :ليس به بأس . وأخرجه الطبرانى فى "الكبير "9876" "عن أحمد بن يحيى بن زهير التسترى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "19031"و"19032"، والطيالسي "375"، وسعيد بن منصور "29"، وابن أبى شيبة 11/245 246و246، وأحمد 1/348و 428و 440و 463 464، والدارمى 2/348 349، والبخارى "6742"فى الفرائض :باب ميراث ابن الابن إذا لم يكن ابن، "6742"باب ميراث الإخوة من البنات عصبة، وأبو داود "2890"فى الفرائض: باب ما جاء فى ميراث الصلب، والترمذى "2093"فى الفرائض باب ما جاء فى ميراث ابنة الابن مع ابنة الصلب، وابن ماجة "2721"فى الفرائض :باب فرائض الصلب، والدارقطنى 4/79، 80، والطبرانى "9869"و "9870"و"9871"و "9872"و "9873"و "9874"و "9875"و "9877"، وابن الجارود "962"، والطحاوى 4/392، والحاكم 4/334 335، ولبيهقى 6/229و230، والبغوى "2218"من طرق عن أبى قيس، به.

بَابُ ذَوِی الْاَرْحَامِ

باب! ذوی الارحام کا حکم

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبْطَلَ تَوْرِيثَ ذَوِي الْاَرْحَامِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے ذوی الارحام کے وارث بننے کو باطل قرار دیا ہے

6035 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ، وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ، اَعْقِلُ عَنْهُ، وَاَرِثُهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ، يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ

❁❁ حضرت مقدام رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص بوجھ چھوڑ کر جاتا ہے وہ ہماری طرف آئے گا اور جو شخص مال چھوڑ کر جاتا ہے وہ اس کے ورثاء کو ملے گا میں اس کا وارث ہوں' جس کا کوئی وارث نہیں ہے میں اس کی طرف سے دیت کی ادائیگی کروں گا اور میں اس کا وارث بھی بنوں گا اور جس شخص کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اس کا وارث بنتا ہے وہ اس کی طرف سے دیت کی ادائیگی بھی کرے گا

6035- إسناده قوى، على بن أبى طلحة :روى له مسلم، وهو صدوق، وباقى رجاله ثقات أبو عامر الهوزنى :اسمه عبد الله بن لحيّ وأخرجه أبو داود "2899"فى الفرائض :باب فى أرزاق الذرية، عن حفص بن عمر الحوضى، بهذا الإسناد. وأخرجه سعيد بن منصور "172"، وابن أبى شيبة 11/264، وأحمد 4/131، والنسائى فى "الكبرى "كما فى "التحفة8/510 "، وابن ماجة "2738"فى الفرائض :باب ذوى الأرحام، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار 4/5 "، والبيهقى 6/214من طرق عن شعبة، به . وأخرجه أحمد 4/133، وأبو داود "2900"، وابن ماجة "2634"فى الديات :باب الدية على العاقلة، فإن لم يكن عاقلة، ففى بيت المال، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار 4/398 "، وفى "شرح مشكل الآثار4/5 "، والدارقطنى 4/85 86و86، وابن الجارود "965"، والحاكم 4/344، البيهقى 6/214، والبغوى "2229"من طرق عن حماد بن زيد، عن بديل بن ميسرة، به ,وصححه الحاكم على شرط الشيخين، فتعقبه الذهبى بقوله :قلت :على "يعنى ابن أبى طلحة "قال أحمد له أشياء منكرات ,قلت :لم يخرج له البخارى. وأخرج له الطحاوى فى "شرح المعانى 4/397 " 398من طريق أبى الوليد الطيالسى، عن شعبة، عن يزيد العقلى، عن راشد بن سعد، به.

اوراس کا وارث بھی بنے گا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6036 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، بِمِصْرَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّ ابْنَ عَائِذٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ الْمِقْدَامَ حَدَّثَهُمْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيْعَةً فَاِلَيَّ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ، وَاَنَا مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهُ، اَفُكُّ عَنْهُ، وَاَرِثُ مَالَهُ، وَالْخَالُ مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهُ، يَفُكُّ عَنْهُ، وَيَرِثُ مَالَهُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ، وَسَمِعَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ الْاَزْدِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبٍ، فَالطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ، وَمَتْنَاهُمَا مُتَبَايِنَانِ

❀❀ حضرت مقدام رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر جاتا ہے' تو وہ ہماری طرف آئیں گے' اور جو مال چھوڑ کر جاتا ہے وہ اس کے ورثا کو ملے گا' جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو میں اس کا مولیٰ ہوں میں اس کی طرف سے فدیہ بھی ادا کروں گا اس کے مال کا وارث بھی بنوں گا اور جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اس کا ماموں مولیٰ ہوتا ہے وہ اس کی طرف سے فدیہ بھی ادا کرے گا اس کے مال کا وارث بھی بنے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت راشد بن سعد نے ابو عامر کے حوالے سے حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے اور اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں' البتہ ان دونوں روایات کا متن ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6037 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ

60366– إسناده حسن في الشواهد إسحاق بن إبراهيم بن العلاء :حسن الحديث، وعمرو بن الحارث هو ابن الضحاك الزبيدي لم يوثقه غير المصنف، وما روى عنه سوى اثنين، وقال الذهبي :لا تعرف عدالته .وباقي رجاله ثقات، وانظر ما قبله.

عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَتَبَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰی اَبِیْ عُبَيْدَةَ: اَنْ عَلِّمُوا صِبْيَانَكُمُ الْعَوْمَ، وَمُقَاتِلَتَكُمُ الرَّمْیَ، قَالَ: فَكَانُوا يَخْتَلِفُونَ بَيْنَ الْاَغْرَاضِ، قَالَ: فَجَاءَ سَهْمٌ غَرْبٌ، فَاَصَابَ غُلَامًا فَقَتَلَهُ، وَلَمْ يُعْلَمْ لِلْغُلَامِ اَهْلٌ اِلَّا خَالُهُ، فَكَتَبَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اِلٰی عُمَرَ، فَذَكَرَ لَهُ شَاْنَ الْغُلَامِ، اِلٰی مَنْ يَدْفَعُ عَقْلَهُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلٰی مَنْ لَا مَوْلٰی لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ

حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اپنے بچوں کو عوم اور اپنے جنگ جو افراد کو تیر اندازی سکھاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ مختلف مقامات پر اس کی مشق کر رہے تھے اسی دوران ایک اندھا تیر آیا اور ایک لڑکے کو لگا وہ لڑکا مر گیا اس لڑکے کے رشتے داروں میں سے صرف اس کے ماموں کا پتہ چلا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور لڑکے کا معاملہ بیان کیا کہ اس کی دیت کس کے سپرد کی جائے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اللہ اور اس کے رسول اس کے مولیٰ ہوتے ہیں اور جس کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اس کا وارث ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ ابْنَ الْبِنْتِ لَا يَكُوْنُ وَلَدًا لِاَبِی الْبِنْتِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے (میت کی) بیٹی کا بیٹا (یعنی میت کا نواسہ) بیٹی کے باپ کی اولاد شمار نہیں ہوگا

6038 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّافِقَةِ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، قَالَ:

6037- إسناده حسن عبد الرحمن بن الحارث بن عياش: مختلف فيه، وثقه ابن سعد والمؤلف والعجلي، وقال ابن معين: لا بأس به، وقال أبو حاتم: شيخ، وضعفه علي ابن المديني، وقال النسائي: ليس بالقوي، وفي "التقريب" "صدوق له أوهام". وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير حكيم بن حكيم، فقد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق. القواريري: هو عبيد الله بن عمر، وسفيان: هو الثوري، وأبو أمامة بن سهل: اسمه أسعد بن سهل بن حنيف، معدود في الصحابة، له رؤية، ولم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم، مات سنة مئة، وله اثنتان وتسعون سنة. وأخرجه الترمذي "2103" في الفرائض: باب ميراث الخال، والطحاوي 4/397 من طريقين عن محمد بن عبد الله بن الزبير، بهذا الإسناد وقال الترمذي: حديث حسن. وأخرجه مطولا ومختصرا، أحمد 1/28 و46، وابن أبي شيبة 11/263، وابن ماجة "2737" في الفرائض: باب ذوي الأرحام، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة 8/4"، والطحاوي 4/397، وابن الجارود "964"، والدارقطني 85- 4/84، والبيهقي 6/214 من طرق عن سفيان، به. وقوله "سهم غرب" بالإضافة، ويفتح الراء وسيكون في "غرب": "هو السهم الذي لا يدرى من رماه، وقيل: إذا أتاه من حيث لا يدرى.

(متن حدیث): بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، إِذْ أَقْبَلَ الْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَقُومَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَهُمَا وَقَالَ: (إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) (التغابن: 15)

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے: اسی دوران حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما (جو بچے تھے) انہوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں وہ آئے وہ کبھی گر پڑتے تھے اور کبھی کھڑے ہو جاتے تھے نبی اکرم ﷺ ان دونوں کے لیے منبر سے نیچے تشریف لے آئے آپ ﷺ نے ان دونوں کو پکڑ لیا اور ارشاد فرمایا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''بے شک تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ فَعَلَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَاهُ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے وہ عمل کیا جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

6039 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا، إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ: (إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) (التغابن: 15) نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَلَمْ أَصْبِرْ، حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي فَرَفَعْتُهُمَا

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے اسی دوران حضرت امام حسن اور

6038- إسناده حسن. مؤمل بن إهاب: روى له أبو داود والنسائي، وهو حسن الحديث، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/368و12/299-300، وأحمد 5/354، وأبو داود "1109" في الصلاة: باب لبس الأحمر للرجال، والبيهقي 6/165 من طريق زيد بن الحباب، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "1801". وأخرجه النسائي 3/108 في الجمعة: باب نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة، وقطعه كلامه ورجوعه إليه يوم الجمعة، 3/192 في صلاة العيدين: باب نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة، من طريقين عن الحسن بن واقد، به. وصححه ابن خزيمة "1082" وانظر ما بعده.

6039-إسناده حسن كسابقه، رجاله ثقات رجال الصحيح غير علي بن الحسين بن واقد، فقد روى له مسلم في المقدمة، وهو صدوق حسن الحديث، أبو عمار المروزي: اسمه الحسين بن حريث. وأخرجه الترمذي "3774" في المناقب: باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، عن أبي عمار المروزي، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث حسن غريب، إنما نعرفه من حديث الحسين بن واقد. وأخرجه الحاكم 1/287، والبيهقي 3/218، والبغوي في "معالم التنزيل 4/354" من طريق علي بن الحسين بن واقد، به. وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي!

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما (جو بچے تھے) وہ آ گئے انہوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں وہ چلتے تھے اور چلتے ہوئے گر پڑتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اتر آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اٹھایا اور اپنے آگے بٹھا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے۔

"بے شک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہے۔"

میں نے ان دو بچوں کو دیکھا کہ یہ چلتے ہوئے آ رہے ہیں اور گر پڑتے ہیں' تو مجھ سے صبر نہیں ہوا' یہاں تک کہ میں نے اپنی گفتگو منقطع کر کے انہیں اٹھا لیا۔

كِتَابُ الرُّؤْيَا

کتاب! خوابوں کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَصْدَقَ النَّاسِ رُؤْيَا مَنْ كَانَ اَصْدَقَ حَدِيْثًا فِي الْيَقَظَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ لوگوں میں خواب کے حوالے سے سب سے سچا وہ شخص ہوگا جو بیداری کے عالم میں بات چیت میں سب سے سچا ہوگا

6040 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

6040- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار الرمادي، فقد روى له أبو داود والترمذي وهو حافظ، وقد توبع .أيوب :هو ابن أبي تميمة السختياني، ومحمد :هو ابن سيرين. وأخرجه مسلم "6" "2263"في أول الرؤيا، عن محمد بن أبي عمر المكي، عن عبد الوهاب الثقفي، عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "2270"في الرؤيا :باب إن رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ ستة وأربعين جزءاً من النبوة، عن نصر بن علي، عن عبد الوهاب الثقفي، عن أيوب، به .إلا أنه قال فيه" :جزء من ستة وأربعين جزءاً من النبوة ."وقال :هذا حديث صحيح. وكذلك أخرجه عبد الرزاق "20352"، وعنه أحمد 2/269، والحاكم 4/390، والبغوي "3279"عن معمر، عن أيوب، به. وأخرجه أيضا مسلم من طريق حماد بن زيد، عن أيوب وهشام، عن محمد بن سيرين، به، موقوفا على أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/507، والدارمي 2/125، وابن عبد البر في "التمهيد 1/287 "من طريق هشام بن حسان، والبخاري "7017"في التعبير :باب القيد في المنام، من طريق عوف الأعرابي، وابن ماجه "3917"في تعبير الرؤيا :باب أصدق الناس رؤيا أصدقهم حديثا، من طريق الأوزاعي، ومسلم من طريق قتادة، أربعتهم عن محمد بن سيرين، به، مرفوعا بلفظ" :جزء من ستة وأربعين جزءاً." وأخرجه دون قوله "الرؤيا جزء " ...أبو داود "5019"في الأدب :باب ما جاء في الرؤيا، عن قتيبة، عن عبد الوهاب الثقفي، عن أيوب، به . وأخرجه البغوي "3278"من طريق جرير بن حازم، عن أيوب وهشام، عن محمد بن سيرين، به. وأخرجه الدارمي 2/125من طريق هشام بن حسان، عن ابن سيرين، به، مختصرا بلفظ" :إذا اقترب الزمان لم تكد رؤيا المؤمن تكذب، أصدقهم رؤيا أصدقهم حديثا." وأخرجه عبد الرزاق عبد الرزاق "20355"، وأحمد 2/233و269، وابن أبي شيبة 11/50-51، ومسلم "8" "2263"، وابن ماجه "3894"في الرؤيا :باب الرؤيا الصالحة يراها المسلم أو ترُى له، من طريق معمر، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" :إن رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءاً من النبوة." وأخرجه كذلك أحمد 2/314، ومسلم "8" "2263"من طريق عبد الرزاق، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أبي هريرة . وأخرجه أيضا أحمد 2/369و438، ومسلم "8" "2263"، والطحاوي في "مشكل الآثار3/46"، والبغوي "3276"من طريقين عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/495، وابن أبي شيبة 11/51، ومسلم "8" "2263"من طريقين عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة . وأخرجه مالك في "الموطأ 2/956 "عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة.

(متن حدیث): إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ، لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ، وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا، أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا، وَالرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ، وَأَكْرَهُ الْغُلَّ، الْقَيْدُ فِي النَّوْمِ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب زمانہ (قیامت کے) قریب آجائے گا' تو مومن کے بہت کم خواب جھوٹے ہوں گے اہل ایمان میں سب سے زیادہ سچے خواب اس کے ہوں گے جو بات چیت میں سب سے زیادہ سچا ہوگا خواب نبوت کا **45**واں حصہ ہیں۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں خواب میں بیڑی کو پسند کرتا ہوں اور طوق کو ناپسند کرتا ہوں خواب میں (دیکھنے سے مراد) دین میں ثابت قدمی ہے۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي تَكُونُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ فِيهِ أَصْدَقَ الرُّؤْيَا

اس وقت کا تذکرہ' جس میں مومن کے خواب سب سے زیادہ سچے خواب ہوں گے

6041 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ دَرَّاجًا، حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے زیادہ سچے خواب وہ ہوتے ہیں جو سحری کے وقت دیکھے جائیں۔''

ذِكْرُ الْفَصْلِ بَيْنَ الرُّؤْيَا الَّتِي هِيَ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ، وَبَيْنَ الرُّؤْيَا الَّتِي لَا تَكُونُ كَذٰلِكَ

ان خوابوں میں فرق کا تذکرہ' جو نبوت کے اجزاء ہوتے ہیں اور وہ خواب جو ایسے نہیں ہوتے ہیں

6042 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى السِّمْسَارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

6041- إسناده ضعيف، دراج في روايته عن أبي الهيثم ضعيف. وأخرجه أحمد 3/68، والدارمي 2/125، وأبو يعلى "1357"، والحاكم 4/392 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي! وأخرجه أحمد 3/29، والترمذي "2274" في الرؤيا: باب قوله: (لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)، والخطيب 8/26 و 11/342

6042- إسناده صحيح، الحكم بن موسى السمسار: هو الحكم بن موسى بن أبي زهير البغدادي أبو صالح القنطري. وأخرجه الطبراني "118"/18 عن إدريس بن عبد الكريم الحداد، عن الحكم بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/75، وابن ماجه "3907" في تعبير الرؤيا: باب الرؤيا ثلاث، والطحاوي في "مشكل الآثار 3/46-47"، والطبراني "118"/18، وابن عبد البر في "التمهيد 1/286" من طرق عن يحيى بن حمزة، به. قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 242/2: إسناده صحيح، رجاله ثقات. وعلقه البخاري في "التاريخ الكبير 8/348" عن هشام بن عمار، عن يحيى بن حمزة، به.

حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ مُسْلِمُ بْنُ مِشْكَمٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ: مِنْهَا تَهْوِيلٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ لِيُحْزِنَ ابْنَ آدَمَ، وَمِنْهَا مَا يَهُمُّ بِهِ الرَّجُلُ فِيْ يَقَظَتِهِ فَيَرَاهُ فِيْ مَنَامِهِ، وَمِنْهَا جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، فَقُلْتُ لَهُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: -

''خواب تین طرح کے ہوتے ہیں ان میں سے کچھ شیطان کی طرف سے پریشان کرنے کیلئے ہوتے ہیں تاکہ وہ انسان کو غمگین کر دیں ان میں سے کچھ وہ خواب ہوتے ہیں جو آدمی بیداری کے عالم میں سوچتا رہتا ہے' تو وہی چیز نیند کے دوران دیکھ لیتا ہے اور ان میں سے کچھ نبوت کا 46 واں حصہ ہوتے ہیں''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ هِيَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نیک خواب نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہیں

6043 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نیک آدمی کو نظر آنے والے سچے خواب نبوت کا 46 واں حصہ ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ فِيْ خَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

6043–إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 2/956 "في الرؤيا: باب ماجاء في الرؤيا. ومن طريق مالك أخرجه البخاري "6983" في التعبير: باب رؤيا الصالحين، والنسائي في تعبير الرؤيا كما في "التحفة 1/90"، وابن ماجه "3893" في تعبير الرؤيا: باب الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ، والطحاوي في "مشكل الآثار 3/46"، والبغوي. "3273" وأخرجه ابن أبي شيبة 11/53-54، ومسلم "2264" في أول الرؤيا، وأبو يعلى "3430" و "3754" و "3812" من طريقين عن أنس. وأخرجه أحمد 3/269، والبخاري "6994" في التعبير: باب من رأى النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، والترمذي في "الشمائل" "394"، وأبو يعلى "3285" من طريق ثابت، عن أنس بلفظ ": من رآني في المنام فقد رآني، فإن الشيطان لا يتمثل بي، ورؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة."

وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں مذکور عدد سے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں ہے

6044 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمْدَانَ بْنِ مُوْسَى التُّسْتَرِيُّ، بِعَبْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ الْمَسْرُوْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خواب نبوت کا **70**واں حصہ ہے۔''

ذِكْرُ اِخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَبْقَى مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ بَعْدَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کی اطلاع دینا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے مبشرات میں سے کیا چیز باقی رہ گئی ہے

6045 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ مُقَاتِلٍ الشَّيْخُ الصَّالِحُ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، مَوْلٰى آلِ عَبَّاسٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَالنَّاسُ

6044- إسناده صحيح، ابن إدريس :هو عبد الله بن إدريس بن يزيد بن عبد الرحمن الأودي، وجده يزيد بن عبد الرحمن وثقه المؤلف والعجلي، وروى عنه غير واحد، وقد توبع. وأخرجه أحمد 2/232و 342من طريق عاصم بن كليب، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/54عن أبي بكر بن عياش، عن أبي حصين، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وفي الباب ابن عمر، وأخرجه أحمد 2/18و 50و 119و137، وابن أبي شيبة 11/52، ومسلم "2265"في أول الرؤيا، وابن ماجه "3897" والطحاوي في "مشكل الآثار.3/45 " وعن أبي سعيد الخدري عند ابن أبي شيبة 11/55، وابن ماجه "3895"، وأبو يعلى ."1335" وعن ابن عباس عند أحمد 1/315، والطحاوي 3/45، والبزار ."2123" وعن ابن مسعود عند الطبراني في "الصغير" "928"، والبزار "2122"و."3490"

6045- إسناده صحيح على شرط مسلم .ابن أبي عمر :هو محمد بن يحيى، وسفيان :هو ابن عيينة .وقد تقدم عند المؤلف برقم "1897"و."1901"

صُفُوفٌ خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرَى لَهُ، اَلَا وَاِنِّی نَهَيْتُ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا، اَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيْهِ الرَّبَّ، وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِی الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس بیماری کے دوران وصال ہوا اس کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا کر (نماز پڑھ رہے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبوت کے مبشرات میں سے اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں' جنہیں کوئی مومن دیکھتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو اسے دکھائے جاتے ہیں۔ خبردار مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ میں رکوع یا سجدے کے عالم میں قرأت کروں جہاں تک رکوع کا تعلق ہے' تو تم اس میں پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرو جہاں تک سجدے کا تعلق ہے تم اس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو وہ اس لائق ہوگی کہ اسے تمہارے لئے مستجاب کیا جائے۔

ذِكْرُ اِخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عِلَّتِهِ اَنَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کی علت کے بارے میں اطلاع دینا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نیک خواب نبوت کے مبشرات میں سے ہیں

6046 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَرَاْسُهُ مَعْصُوْبٌ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ ثَلَاثًا اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ، اَوْ تُرَى لَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی یہ اس بیماری کے دوران کی بات ہے' جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کردی ہے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا) نبوت کے مبشرات میں سے اب صرف خواب باقی رہ گئے ہیں' جنہیں کوئی نیک شخص دیکھتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو اسے دکھائے جاتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرُّؤْيَا الْمُبَشِّرَةَ تَبْقٰى فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عِنْدَ انْقِطَاعِ النُّبُوَّةِ

6046- إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو مكرر ما قبله.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس امت میں نبوت منقطع ہونے کے بعد بشارت دینے والے خواب باقی رہ جائیں گے

6047 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ، (متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ، وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

سیدہ ام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نبوت رخصت ہوگئی اور مبشرات (یعنی سچے خواب) باقی رہ گئے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُبَشِّرَاتِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بشارت دینے والے وہ خواب جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے یہی نیک خواب ہیں

6048 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ زُفَرَ بْنِ صَعْصَعَةَ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

6047- حديث صحيح بشواهده، أبو يزيد والد عبيد الله :وهو المكي، لم يروعنه غير ابنه عبيد الله، وروى عن عمر بن الخطاب وسباع بن ثابت وأم أيوب الأنصارية، ووثقه المؤلف 7/657، والعجلي ص515، وقد صحح الحافظ بن كثير في "فضائل القرآن "ص 32إسناد حديث أم أيوب الأنصارية" :أنزل القرآن على سبعة أحرف " ...، وفيه أبو يزيد المكي هذا .وباقي رجال السند ثقات .إسحاق بن إبراهيم المروزي :هو إسحاق بن أبي إسرائيل بن كامَجْرا أبو يعقوب المروزي. وأخرجه أحمد 6/318، والحميدي "348"، والدارمي 2/123، وابن ماجه "3896"في تعبير الرؤيا :باب الرؤيا الصالحة يراها المسلم أو ترى له، والطبري "17732"عن سفيان، بهذا الإسناد .وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة "ورقة :242/1هذا إسناد صحيح رجاله ثقات . وله شاهد من حديث أبي هريرة عند البخاري "6990"، ومن طريقه البغوي "3272"، ولفظه" :لم يبق من الدنيا إلا المبشرات"، قالوا :وما المبشرات؟ قال " :الرؤيا الصالحة." وعن عائشة عند أحمد6/129، والبزار "2118"و"2119"، وعن حذيفة بن أسيد عند البزار "2121"، والطبراني "3051"، وعن أبي الطفيل عند أحمد 5/454، وعن ابن عباس وهو الحديث المتقدم عند المؤلف آنفا.

6048- إسناده صحيح .وهو في "الموطأ 2/956 "في الرؤيا :باب ما جاء في الرؤيا. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/325، وأبو داود "5017"في الأدب :باب ما جاء في الرؤيا، والحاكم.391-4/390 وأخرجه النسائي في الرؤيا كما في "التحفة 9/452"من طريق معن بن عيسى، وابن القاسم، كلاهما عن مالك، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن زفر بن صعصعة بن مالك، عن أبي هريرة .بإسقاط صعصعة بن مالك، والمحفوظ الأول، كذلك رواه عن مالك جماعة، منهم عبد الله بن مسلمة القعنبي، وأبو مصعب الزهري، ومصعب بن عبد الله الزبيري وغيرهم.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَقُوْلُ: هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا ؟ وَيَقُوْلُ: اِنَّهٗ لَيْسَ يَبْقٰى بَعْدِىْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کرتے کیا تم میں سے کسی نے گزشتہ رات (کوئی نمایاں' یا مختلف) خواب دیکھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے: میرے بعد نبوت میں سے صرف سچے خواب باقی رہ جائیں گے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الرُّؤْيَا الَّتِىْ يُحَدَّثُ بِهَا، وَالَّتِىْ لَمْ يُحَدَّثْ بِهَا

خوابوں کی اس صفت کا تذکرہ' جنہیں بیان کرنا چاہئے اور' جنہیں بیان نہیں کرنا چاہئے

6049 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ عُدُسٍ، يُحَدِّثُ

(متن حدیث): اَنَّهٗ سَمِعَ عَمَّهٗ، اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَهِىَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ، فَاِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ

❀❀ حضرت وکیع بن عدس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے چچا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''مسلمان کے خواب نبوت کا چالیسواں جزء ہے اور یہ اپنی اسی حالت پر برقرار رہتا ہے' جب تک آدمی اسے بیان نہیں کرتا جب آدمی اسے بیان کردے' تو یہ واقع ہوجاتا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِمَعْنٰى مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6050 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

6049-- حديث حسن لغيره، وكيع بن عدس لم يرو عنه يعلى بن عطاء، ولم يوثقه غير المؤلف، وقال ابن قتيبة في "اختلاف الحديث ":"غير معروف، وقال ابن القطان :مجهول الحال، وقال الذهبي في "الميزان :"لايعرف، وباقي رجال السند ثقات . وأخرجه أحمد 4/12و13، والطيالسي "1088"، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات"1772" "، والبخاري في "التاريخ الكبير" 8/178، والترمذي "2278"في الرؤيا :باب ما جاء في تعبير الرؤيا، والطبراني "461"/19و"462"، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة "3281" "من طريق شعبة، بهذا الإسناد .وصحح إسناده الحاكم4/390، ووافقه الذهبي !وقال الترمذي :هذا حديث حسن صحيح، وحسنه الحافظ في "الفتح .12/432 "وفي "الجعديات"، والطبراني 461"/19، و"شرح السنة "الرواية على الشك" :جزء من أربعين، أو ستة وأربعين جزء ا من النبوة ." واخرج القسم الثاني منه الدارمي 2/126، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 1/295 "من طريقين عن شعبة، به .وانظر ما بعده، و."6055"

هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِىْ رَزِينٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَالرُّؤْيَا عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُعَبَّرْ عَلَيْهِ، فَاِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ قَالَ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ: لَا يَقُصُّهَا اِلَّا عَلٰى وَادٍّ اَوْ ذِىْ رَاْىٍ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: الصَّحِيْحُ بِالْحَاءِ كَمَا قَالَهُ هُشَيْمٌ، وَشُعْبَةُ وَاهِمٌ فِىْ قَوْلِهِ عُدُسٍ فَتَبِعَهُ النَّاسُ

✿✿ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن کا خواب نبوت کا 46 واں حصہ ہے اور خواب اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے' جب تک اس کی تعبیر بیان نہ کی جائے جب تعبیر بیان کر دی جائے (تو وہ اس تعبیر کے مطابق) واقع ہو جاتا ہے۔''

(راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: آدمی کو وہ خواب صرف کسی ایسے شخص کو بیان کرنا چاہئے جو اس کا پسندیدہ ہو یا سمجھدار (صاحب علم) ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) صحیح یہ ہے کہ یہ لفظ ''ح'' کے ساتھ ہے' جیسا کہ حسین نے یہ بات بیان کی ہے شعبہ نے لفظ عدس نقل کرنے میں وہم کیا اور لوگوں نے اس بارے میں ان کی پیروی کر لی۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ رُؤْيَةِ الْحَقِّ لِمَنْ رَاٰى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَنَامِ

ایسے شخص کے بالکل ٹھیک دیکھنے کے اثبات کا تذکرہ' جو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتا ہے

6051 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ رَآنِىْ فِى الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰى الْحَقَّ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

6050- حديث حسن، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه أحمد 4/10، وابن أبي شيبة 11/50، وابن ماجه "3914"في تعبير الرؤيا :باب الرؤيا إذا عبرت وقعت فلا يقصها إلا على واد، والطبراني "461"19/و"464"، والبغوي "3282"من طريق هشيم، بهذا الإسناد .ورواية الطبراني الأولى على الشك "خير من أربعين جزء ا، أوستة وأربعين جزء ا من النبوة ." وأخرجه الترمذي "2279"في الرؤيا :باب ما جاء في تعبير الرؤيا، من طريق يزيد بن هارون، عن شعبة، عن يعلى بن عطاء ، به. وأخرج القسم الثاني ابو داود "5020"في الأدب :باب ما جاء في الرؤيا، عن احمد بن حنبل، عن هشيم، به . الصَّحِيحُ بِالْحَاءِ كَمَا قَالَهُ هُشَيْمٌ، وَشُعْبَةُ واهم في قوله عدس، فتبعه الناس.

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا (یعنی مجھ ہی دیکھا)''۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ اُطْلِقَ رُؤْيَةُ الْحَقِّ عَلٰى مَنْ رَاٰى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَنَامِهٖ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے ایسے شخص کے لیے بالکل ٹھیک دیکھنے کا اطلاق کیا گیا ہے جو خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کرتا ہے

6052 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ، فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ، اِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَشَبَّهُ بِیْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا (یعنی مجھے ہی خواب میں دیکھا) کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ اَرَادَ بِهٖ فَكَاَنَّمَا رَآهُ فِی الْيَقَظَةِ

6051- حديث صحيح، هشام بن عمار متابع، ومن فوقه ثقات على شرطها، يونس بن يزيد :هو الأيلي. وأخرجه البخاري "6993"في التعبير :باب من رأى النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، ومسلم "11) "2266"في الرؤيا :باب قول النبي عليه السلام" :ومن رآني في المنام فقد رآني "، وأبو داود "5123"في الأدب :باب ما جاء في الرؤيا، والبيهقي في "دلائل النبوة" 7/45و46، والبغوي "3288"من طريق عبد الله بن وهب، عن يونس بن يزيد، بهذا الإسناد ولفظ عندهم " :ومن راني في المنام فسيراني في اليقظة، أو لكأنما رآني في اليقظة، لا يتمثل الشيطان بي "وليس في رواية البخاري" :أو لكأنما رآني في اليقظة ." ... وأخرجه مسلم "2267"من طريق محمد بن عبد الله ابن أخي الزهري، والخطيب في "تاريخه 10/284 "من طريق سلامة بن عقيل، كلاهما عن الزهري، به، باللفظ السالف .وأخرجه أحمد 2/342و410و463و472، والطيالسي "2420"، وابن أبي شيبة 11/55، ومسلم"10" "2266"، والترمذي "2280"في الرؤيا، باب :في تأويل ما يستحب ويكره، وفي "الشمائل"389" "391"، وابن ماجة "3901"في تعبير الرؤيا :باب رؤية النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، والطبراني في "الأوسط"958 "، والحاكم 4/393من طرق عن أبي هريرة، باللفظين جميعا، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

6052- إسناده حسن، محمد بن عمرو حسن الحديث، روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/261عن يزيد ويعلى بن عبيد، عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/425من طريق أبي معاوية الضرير، عن محمد بن عمرو، به وانظر ما قبله.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اس نے حق دیکھا'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: گویا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری میں دیکھا

6053 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ، فَكَاَنَّمَا رَآنِیْ فِی الْيَقَظَةِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَشَبَّهُ بِی

❀❀ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے گویا مجھے بیداری کے عالم میں دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔''

ذِكْرُ اِعْجَابِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا اِذَا قُصَّتْ عَلَيْهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان خوابوں کو پسند کرنے کا تذکرہ' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیے گئے

6054 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، قَالَ: قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْجِبُهُ الرُّؤْيَا، فَرُبَّمَا رَاٰی الرَّجُلُ الرُّؤْيَا، فَسَاَلَ عَنْهُ اِذَا لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهُ، فَاِذَا اُثْنِیَ عَلَيْهِ مَعْرُوفًا كَانَ اَعْجَبَ لِرُؤْيَاهُ اِلَيْهِ، فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَاَيْتُ كَاَنِّیْ اَتَيْتُ، فَاُخْرِجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَاُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَسَمِعْتُ وَجْبَةً انْتَحَتْ لَهَا الْجَنَّةُ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا فُلَانٌ، وَفُلَانٌ، وَفُلَانٌ، فَسَمَّتِ اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً قَبْلَ ذٰلِكَ،

6053- إسناده قوی، محمد بن وهب بن أبی كريمة لا بأس به، روى له النسائی، ومن فوقه من رجال الصحيح أبو عبد الرحيم :خالد بن أبی يزيد، وأبو جحيفة :صحابی معروف اسمه وهب بن عبد الله السوائی. وأخرجه ابن ماجة "3904"فی تعبير الرؤيا :باب رؤية النبی صلى الله عليه وسلم فی المنام، وأبو يعلى "881"، والطبرانی "279"/22و "280"و "281"من طريق صدقة بن أبی عمران، عن عون بن أبی جحيفة، به وقال البوصيری فی "مصباح الزجاجة "ورقة :242/1هذا إسناد صحيح، صدقة بن أبی عمران مختلف فيه ...، لكن لم ينفرد به عن عون بن أبی جحيفة، فقد رواه ابن حبان فی "صحيحه "من طريق زيد بن أبی أنيسة، عن عون بن أبی جحيفة، به.

6054- اسناده قوی علی شرط مسلم .وهو فی "مسند أبی يعلی"3289" "....وأخرجه البيهقی فی "دلائل النبوة7/175 " وقال :رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح والأوداج :هی ما أحاط بالعنق من العروق التی يقطعها الذابح، وأحدها :ودج بالتحريك. وقيل :الودجان :عرقان غليظان من جانبی ثغرة النحر.

فَجِيءَ بِهِمْ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ طُلْسٌ، تَشْخَبُ اَوْدَاجُهُمْ، فَقِيلَ: اذْهَبُوْا بِهِمْ اِلٰى نَهَرِ الْبَيْذَخِ، قَالَ: فَغُمِسُوا فِيْهِ، قَالَ: فَخَرَجُوْا وَوُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَاُتُوا بِصَحْفَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيْهَا بُسْرَةٌ، فَاَكَلُوا مِنْ بُسْرِهِ مَا شَاءُ وْا، مَا يُقَلِّبُوْنَهَا مِنْ وَجْهٍ، اِلَّا اَكَلُوا مِنَ الْفَاكِهَةِ مَا اَرَادُوا، وَاَكَلْتُ مَعَهُمْ، فَجَاءَ الْبَشِيْرُ مِنْ تِلْكَ السَّرِيَّةِ، فَقَالَ: كَانَ مِنْ اَمْرِنَا كَذَا وَكَذَا، فَاُصِيبَ فُلَانٌ، وَفُلَانٌ، وَفُلَانٌ، حَتّٰى عَدَّ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَرْاَةِ فَقَالَ: قُصِّي رُؤْيَاكِ فَقَصَّتْهَا وَجَعَلَتْ تَقُوْلُ: جِيءَ بِفُلَانٍ، وَفُلَانٍ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب پسند تھے بعض اوقات کوئی شخص کبھی خواب دیکھتا' تو اگر اس کی سمجھ نہیں آتی' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کرتا تھا اور جب اس کی اس حوالے سے تعریف کی جاتی' تو اسے اپنا وہ خواب پسند آتا تھا۔

ایک مرتبہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں آئی پھر مجھے مدینے سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا گیا میں نے آہٹ سنی میں نے اس بات کا جائزہ لیا' تو وہاں فلاں فلاں اور فلاں صاحب موجود تھے اس خاتون نے بارہ آدمیوں کے نام گنوائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے ایک مہم روانہ کر چکے تھے (اس خاتون نے بتایا) پھر ان لوگوں کو لایا گیا ان لوگوں نے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تھے اور ان کی رگوں سے خون بہہ رہا تھا' تو یہ بات کہی گئی ان لوگوں کو نہر بیذخ کی طرف لے جاؤ پھر انہیں اس میں ڈبکی دلائی گئی جب وہ لوگ نکلے' تو ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند تھے پھر سونے کا بنا ہوا ایک طشت لایا گیا جس میں کھجوریں انہوں نے اس میں سے جتنا چاہا کھایا وہ اس کا رخ جس طرف بھی موڑتے وہاں سے اپنی پسند کے مطابق پھل کھا لیتے ان کے ساتھ میں نے بھی اسے کھایا (راوی بیان کرتے ہیں) اسی دوران اس مہم سے حضرت بشیر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور انہوں نے بتایا: ہماری صورت حال یوں ہے کہ فلاں فلاں اور فلاں صاحب شہید ہو گئے ہیں۔ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے ان بارہ آدمیوں کے نام گنوائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو بلوایا اور فرمایا تم اپنا خواب بیان کرو اس خاتون نے اپنا خواب بیان کرنا شروع کیا اس نے کہا: فلاں صاحب اور فلاں صاحب آئے' تو یہ وہی نام تھے جو ان صاحب نے بیان کئے تھے (جو شہید ہوئے تھے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّقُصَّ الْمَرْءُ رُؤْيَاهُ اِلَّا عَلَى الْعَالِمِ اَوِ النَّاصِحِ لَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنا خواب کسی کے سامنے بیان کرے البتہ کسی عالم یا اپنے خیر خواہ کے سامنے بیان کر سکتا ہے

6055 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَّعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءً ا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَالرُّؤْيَا

مُعَلَّقَةٌ بِرِجْلِ طَيْرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا صَاحِبُهَا، فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ، فَلَا تُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا عَالِمًا، أَوْ نَاصِحًا، أَوْ حَبِيبًا

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خواب نبوت کا سترواں جزء ہے اور خواب اس وقت تک معلق رہتا ہے' جب تک اسے دیکھنے والا شخص بیان نہیں کرتا جب وہ بیان کردے پھر وہ واقع ہو جاتا ہے تم اسے صرف کسی عالم کے سامنے یا کسی خیر خواہ کے سامنے یا محبوب (یعنی پسندیدہ شخص) کے سامنے بیان کرو۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يُّخْبِرَ الْمَرْءُ أَحَدًا إِذَا رَأَى فِي نَوْمِهِ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی کسی شخص کو اس بارے میں اطلاع دے جب اس نے خواب میں شیطان کو اپنے ساتھ کھیل کرتے ہوئے دیکھا ہو

6056 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي حَلُمْتُ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ فَأَنَا أَتْبَعُهُ، فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان نے خواب میں تمہارے ساتھ جو کھیل کھیلا ہے تم اسے بیان نہ کرو۔

ذِكْرُ مَا يُعَاقَبُ بِهِ فِي الْقِيَامَةِ مَنْ أَرَى عَيْنَيْهِ فِي الْمَنَامِ مَا لَمْ تَرَيَا

اس بات کا تذکرہ کہ ایسے شخص کو قیامت میں کیا عذاب ہوگا' جو اپنی آنکھوں کو نیند

6055- حديث حسن لغيره، وهو مكرر "6049"و."6050" ...وأخرجه أحمد 4/10عن بهز، عن حماد بن سلمة، به. وفيه" :الرؤيا الصالحة جزء من أربعين جزءاً من النبوة."

6056- إسناده صحيح، يزيد ابن موهب ثقة روى له أبو داود والنسائي وابن ماجة، ومن فوقه من رجال الصحيح، والليث لا يروى عن أبي الزبير إلا ما سمعه من جابر. وأخرجه أحمد 3/350، ومسلم "2268"في الرؤيا :باب قول النبي صلى الله عليه وسلم" :من رآني في المنام فقد رآني "، و :"14"باب لا يخبر بتلعب الشيطان به في المنام، والنسائي في "اليوم والليلة"912" "، وابن السني "776"، وابن ماجة فلا يحدث به الناس، وأبو يعلى "2262"، والحاكم 4/392من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "1286"، وأبو يعلى "1840"و "1858"عن سفيان، عن أبي الزبير، به. وأخرجه أحمد 3/315، ومسلم "15" "2268"و"16"، وابن ماجة"3912"، وأبو يعلى"2274"، والبغوي "3280"من طريق أبي سفيان، عن جابر.

میں وہ چیز دکھاتا ہے جو انہوں نے نہیں دیکھی (یعنی جو جھوٹا خواب بیان کرتا ہے)

6057 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوْزَاءِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلَّذِي يُرِي عَيْنَيْهِ فِي الْمَنَامِ مَا لَمْ يَرَ، يُكَلَّفُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ، وَالَّذِي يَسْتَمِعُ حَدِيثَ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهُ كَارِهُونَ يُصَبُّ فِي اُذُنِهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص اپنی آنکھوں کو خواب میں وہ چیز دکھائے جو انہوں نے نہیں دیکھی (یعنی جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے) اسے قیامت کے دن اس بات کا پابند کیا جائے گا' وہ جَو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور جو شخص کسی کی باتیں چھپ کر سنے جبکہ وہ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں' تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔"

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِمَنْ رَاٰى فِي مَنَامِهِ مَا يَكْرَهُ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب آدمی خواب میں شیطان کی طرف سے کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرے' تو وہ اللہ کی پناہ مانگے

6058 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، بِالْبَصْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ

6057- إسناده صحيح، أبو الجوزاء أحمد بن عثمان وثقه أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه في "الجرح والتعديل 2/63 "، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عكرمة فقد روى له مسلم مقرونا واحتج به البخاري. عمرو بن دينار :هو المكي أبو محمد الأثرم، وأبو عاصم :هو الضحاك بن مخلد. وأخرجه الطبراني "11637"عن الحسين بن إسحاق التستري، عن أبي الجوزاء، بهذ الإسناد. وأخرجه البخاري "7042"في التعبير :باب من كذب في حمله، وأبو داود "5024"في الأدب :باب ما جاء في الرؤيا، والترمذي "2283"في الرؤيا :باب في الذي يكذب في حلمه، من طريقين عن عكرمة، به وقد تقدم الحديث برقم "5656"

6058- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حفص بن عمر الحوضي، فمن رجال البخاري. وأخرجه ابن السني في "عمل اليوم والليلة "774" "عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/303، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات"1624" "، والبخاري "7044"في التعبير :باب إذا رأى ما يكره فلا يخبره بها ولا يذكرها، ومسلم "4" "2261"في أول الرؤيا، والنسائي في "اليوم والليلة "894" و"898"، والدارمي 2/124، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة"3275" "، والبيهقي في "الآداب"987" "، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 5/303، والحميدي "419"، ومسلم "1" "2261"و "3"من طرق عن عبد ربه بن سعيد، به. وأخرجه أحمد 5/305، والحميدي "418"و"419" و"420"، والبخاري "6986"في التعبير :باب الرؤيا الصالحة جزء من ستة وأربعين جزءاً من النبوة، و :"6995"باب من رأى النبي في المنام، :"7005"باب الحلم من الشيطان فإذا حلم فليبصق عن يساره، ومسلم "1" "2261"، والنسائي في "اليوم والليلة "899" "من طرق عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، به وأخرجه النسائي "896"من طريق عبد الله بن أبي قتادة، عن أبيه.

الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا، فَتُمْرِضُنِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا، فَتُمْرِضُنِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلْيَقُصَّهُ عَلٰى مَنْ يُّحِبُّ، وَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا، وَلْيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهِ ثَلَاثًا

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: بعض اوقات میں ایسے خواب دیکھتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے' یہاں تک کہ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں ایسے خواب دیکھا کرتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے' یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے' جب کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جسے وہ پسند کرے' تو اسے وہ خواب اس شخص کے سامنے بیان کرنا چاہیے وہ اس کا پسندیدہ ہو اور جب کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند نہ آئے اسے اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے اور اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دینا چاہیے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رُؤْيَتِهِ مَا يَكْرَهُ فِيْ مَنَامِهِ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند نہ ہو اور پھر وہ اسے دیکھنے کے بعد شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے' تو وہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچاتا

6059 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الشَّيْءَ يَكْرَهُهُ، فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَّسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِذَا اسْتَيْقَظَ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا، فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: اِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا هِيَ اَثْقَلُ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ، فَلَمَّا سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَا كُنْتُ اُبَالِيْهَا

6059- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ 2/957 "في الرؤيا :باب ما جاء في الرؤيا. ومن طريق مالك أخرجه النسائي في الرؤيا من "الكبرى "كما في "تحفة الأشراف9/270 "، والبغوى."3274" وأخرجه أحمد 5/310، وابن أبي شيبة11/70، والدارمي2/124، والبخاري "3392"في بدء الخلق :باب صفة إبليس وجنوده، و "5747"في الطب :باب النفث في الرقية، و "ى "6984في التعبير :باب الرؤيا من الله، ومسلم "1" "2261"و "2"في أول الرؤيا :باب إذا رأى في المنام ما يكره ما يصنع؟ والنسائي في "اليوم والليلة "897" ":و "900"و"901"، وابن ماجة "3909"في تعبير الرؤيا :باب من رأى رؤيا يكرهها، من طرق عن يحيى بن سعيد، به.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں' تو جب کوئی شخص ایسی چیز دیکھے جو اسے پسند نہ آئے' تو جب وہ بیدار ہو' تو اسے اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دینا چاہئے اور اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے اگر اللہ نے چاہا' تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

ابوسلمہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں بعض اوقات ایسے خواب دیکھا کرتا تھا جو میرے لیے پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوتے تھے' لیکن جب میں نے یہ حدیث سنی' تو میں ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ رَاٰى فِيْ مَنَامِهٖ مَا يَكْرَهُ اَنْ يَّتَحَوَّلَ مِنْ شِقِّهٖ اِلٰى شِقِّهِ الْاٰخَرِ بَعْدَ النَّفْثِ وَالتَّعَوُّذِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جو شخص خواب میں کوئی ایسی چیز دیکھتا ہو جو اسے پسند نہیں آتی' تو وہ پھونک مارنے' تعوذ پڑھنے' جن کا ہم نے ذکر کیا ہے' کے بعد اپنا پہلو تبدیل کر لے

6060 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے اچھا نہ لگے' تو اسے اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دینا چاہئے اور تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے اور پھر اس پہلو کو تبدیل کر لینا چاہئے جس پہلو کے بل وہ پہلے سویا ہوا تھا (یعنی کروٹ بدل لینی چاہئے)''

6060- إسناده صحيح، يزيد ابن موهب ثقة روى له أصحاب السُّنن، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 3/350، وابن أبي شيبة 11/70 ومسلم "2262" في أول الرؤيا، وأبو داود "5022" في الأدب: ما جاء في الرؤيا والنسائي في "اليوم والليلة" "911"، وابن ماجة "3908" في تعبير الرؤيا: باب من رأى رؤيا يكرهها، وأبو يعلى "2263"، والحاكم 4/392، والبغوي "3277" من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد.

کِتَابُ الطِّبِ

کتاب! طب کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّدَاوِى، اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لَمْ يَخْلُقْ دَاءً اِلَّا خَلَقَ لَهُ دَوَاءً خَلَا شَيْئَيْنِ

دوا استعمال کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری پیدا کی ہے اس کے لیے دوا بھی پیدا کی ہے البتہ دو چیزوں کا معاملہ مختلف ہے

6061 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، سَمِعَ اُسَامَةَ بْنَ شَرِيكٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ فِيْ كَذَا؟ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ: عِبَادَ اللّٰهِ، وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ، اِلَّا امْرُؤٌ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ اَخِيهِ شَيْئًا، فَذٰلِكَ الَّذِي حَرِجَ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَهَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ اَنْ نَتَدَاوٰى؟ فَقَالَ: تَدَاوَوْا عِبَادَ اللّٰهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا خَيْرُ مَا اُعْطِيَ الْعَبْدُ؟ قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ سُفْيَانُ: مَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ الْيَوْمَ اِسْنَادٌ اَجْوَدُ مِنْ هٰذَا

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کر رہے تھے کہ کیا ہمیں اس کام کو کرنے میں کوئی گناہ ہوگا ایسا انہوں نے دو مرتبہ پوچھا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے گناہ کو اٹھا لیا ہے ماسوائے اس شخص کے جو اپنے کسی بھائی کی عزت پر حملہ کرے' تو ایسا

6061- إسناده صحيح. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه الحميدي "824"، وابن أبي شيبة 8/2، وابن ماجة "3436"في الطب: باب مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شفاء، وزادوا فيه في قصة التداوي "إلا الهرم"، وقال البوصيري في "مصباح الزجاج" ورقة: 231هذا إسناده صحيح رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 4/278، والطيالسي "1232"، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" "268"، البخاري في "الأدب المفرد "291"، وأبو داود "3855"في الطب: باب في الرجل يتداوى، والترمذي "2038"في الطب: باب ما جاء في الدوء والحث عليه، والطبراني في "الصغير"559" "، وفي "الكبير "463" و "464"و "465"و "466" و "467"و "471"و "474"و "477"و "478"و "479"و "480"و "482"و "483"و"484"، والحاكم 4/399و400، والبيهقي 9/343، والبغوي في "شرح السنة "3226" "من طرق عن زياد بن علاقة، به .وزادوا فيه أيضا "إلا الهرم."وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد، فقد رواه عشرة من أئمة المسلمين وثقاتهم عن زياد بن علاقة، ثم ذكر الحاكم طرقهم، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .وانظر ."6064"

شخص گناہ کا مرتکب ہو گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اگر ہم دوا استعمال کریں' تو کیا ہمیں کوئی گناہ ہو گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم لوگ دوا استعمال کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری پیدا کی ہے اس کے لیے دوا بھی پیدا کی ہے ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! بندے کو جو کچھ دیا گیا اس میں سے بہتر چیز کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق۔

سفیان کہتے ہیں: آج روئے زمین پر اس سے عمدہ سند اور کوئی نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اِنْزَالِ اللّٰهِ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً يُتَدَاوَى بِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لیے دوا نازل کی ہے جسے دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے

6062 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ مَعَهُ دَوَاءً، جَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، وَعَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کے ہمراہ اس کی دوا بھی نازل کی ہے' جو شخص اس سے ناواقف رہے وہ ناواقف رہتا ہے اور جو اس کا علم حاصل کر لے اسے اس کا علم ہو جاتا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْعِلَّةَ الَّتِيْ خَلَقَهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اِذَا عُولِجَتْ بِدَوَاءٍ غَيْرِ دَوَائِهَا لَمْ تَبْرَاْ حَتّٰى تُعَالَجَ بِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ وہ علت (یعنی بیماری) جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے

6062–حديث صحيح، خالد بن عبد الله - وهو الواسطي - وإن كان سمع من عطاء بعد الإختلاط، قد توبع ممن رووا عن عطاء قبل اختلاطه. وأخرجه أحمد 1/377و413، والحميدي "90"، ابن ماجة "3438"في الطب :باب مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شفاء، والحاكم 4/399، والبيهقي 9/343من طريق سفيان الثوري وابن عيينة، وأحمد 1/446من طريق علي بن عاصم، والحاكم 4/196 197من طريق عبيدة بن حميد، وأحمد 1/453من طريق همام، خمستهم عن عطاء بن السائب، بهذا الإسناد. والسفيانان سمعا من عطاء قبل اختلاطه .قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة :231هذا إسناد صحيح رجاله ثقات، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/3، والطبراني "8969"من طريقين عن عطاء بن السائب، به موقوفا على ابن مسعود من كلامه، وسيأتي برقم "6075"

جب اس کا علاج بیماری کی مخصوص دوا کی بجائے کسی دوسری دوا سے کیا جائے' تو آدمی اس وقت تک تندرست نہیں ہوتا' جب تک اس کا مخصوص دوا کے ساتھ علاج نہ کیا جائے

6063 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً، فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَاَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک ہر بیماری کی دوا ہے' جب بیماری کی صحیح دوا مل جائے' تو (بیمار) اللہ کے حکم کے تحت تندرست ہو جاتا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الشَّيْئَيْنِ اللَّذَيْنِ لَا دَوَاءَ لَهُمَا

ان دو چیزوں کی صفت کا تذکرہ جن کی کوئی دوا نہیں ہے

6064 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ مِسْعَرٍ، وَسُفْيَانَ هُوَ الثَّوْرِیُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تَدَاوَوْا، فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا وَقَدْ اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً، اِلَّا السَّامَ وَالْهَرَمَ

❁❁ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ دوا استعمال کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کی شفاء بھی نازل کی ہے' البتہ موت اور بڑھاپے کا معاملہ مختلف ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَدَاوِی الْمَرْءِ بِمَا لَا يَحِلُّ اسْتِعْمَالُهٗ مِنَ الْاَشْيَاءِ كُلِّهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی دوا کے طور پر ایسی چیزوں کو استعمال کرے جن کا استعمال جائز نہیں ہے

6063- إسناده على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/335، ومسلم "2204" في السلام: باب لكل داء دواء، واستحباب التداوي، والنسائي في الطب كما في "التحفة 2/310"، والحاكم 4/401، والبيهقي 9/343 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

6064- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أن صحابيه أسامة بن شريك لم يخرج له الشيخان، وحديثه عند أصحاب السنن. وأخرجه الحاكم 4/399 من طرق عن مسعر، بهذ الإسناد مطولاً. وأخرجه أحمد 4/278 من طريق المطلب بن زياد، عن زياد بن علاقة، به وقد تقدم، به. وقد الحديث برقم "6029"

6065 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ خَثْعَمَ يُقَالُ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ، فَقَالَ: اِنَّا نَصْنَعُ الْخَمْرَ، فَنَهَاهُ عَنْهَا، فَقَالَ: اِنَّمَا نَتَدَاوَى بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ، اِنَّهَا دَاءٌ

❀❀ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والا سوید بن طارق نامی ایک شخص آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اس نے عرض کی: ہم لوگ شراب بناتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا اس نے عرض کی: ہم دوا کے طور پر اسے استعمال کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دوا نہیں ہے یہ بیماری ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِبْرَادِ الْحُمَّى بِالْمَاءِ بِذِكْرِ لَفْظَةٍ مُجْمَلَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ

بخار کو پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ‘ جو ایسے الفاظ کے ذریعے منقول ہے‘ جو مجمل ہیں مفصل نہیں ہیں

6066 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ شِدَّةَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَاَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6065- إسناده حسن على شرط مسلم سماك :صدوق لا يرقى حديثه إلى رتبة الصحيح . وأخرجه عبد الرزاق "17100"، وأحمد 4/317، وابن أبي شيبة 8/22، ومسلم "1984"في الأشربة :باب تحريم التداوي بالخمر، وأبو داود "3873"في الطب :باب في الأدوية المكروهة، الترمذي "2046"في الطب :باب ما جاء في كراهية التداوي بالمسكر، والبيهقي 10/4من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/317و5/292، وابن ماجة "3500"في الطب :باب النهي أن يتداوى بالخمر، من طريقين عن سماك بن حرب، به.

6066- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه مسلم "78" "2209"في السلام :باب لكل داء دواء واستحباب التداوي، عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 8/81، ومسلم"78" "2209"، وابن ماجة "3472" في الطب :باب الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء ، من طريقين عن عبد الله بن نمير، به. وأخرجه أحمد 2/21، وابن أبي شيبة 8/81، والبخاري "3264"في بدء الخلق :باب صفة النار وأنها مخلوقة، ومسلم "78" "2209"من طريقين عن عبيد الله بن عمر، به . وأخرجه مسلم "79" "2209"من طريق الضحاك بن عثمان، عن نافع، به . وأخرجه أحمد 2/85، ومسلم "2209" "80"، والطبراني "13342"من طريق محمد بن زيد، عن ابن عمر.

''بخار کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے' تو تم پانی کے ذریعے اسے ٹھنڈا کرو۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6067 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ، فَاَطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بخار جہنم کی تپش کا حصہ ہے' تو تم پانی کے ذریعے اسے بجھا دو۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا بِاَنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى اِنَّمَا تُبَرَّدُ بِمَاءِ زَمْزَمَ دُوْنَ غَيْرِهِ مِنَ الْمِيَاهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو ان مجمل الفاظ کی وضاحت کرتی ہے' جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ بخار کی شدت کو آب زم زم کے ذریعے ٹھنڈا کرنا چاہئے' دوسرے پانی کے ذریعے ٹھنڈا نہیں کرنا چاہئے

6068 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَدْفَعُ النَّاسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَاحْتَبَسْتُ اَيَّامًا، فَقَالَ: مَا حَبَسَكَ؟ قُلْتُ: الْحُمّٰى، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَاَبْرِدُوْهَا بِمَاءِ زَمْزَمَ

❁❁ ابوجمرہ بیان کرتے ہیں: میں لوگوں کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آ کر (انہیں تنگ کرنے) سے روکتا تھا ایک مرتبہ میں کچھ دن تک نہیں آیا' تو انہوں نے دریافت کیا تم کیوں نہیں آئے میں نے جواب دیا: بخار کی وجہ سے۔ انہوں نے بتایا

6067- إسناده صحيح. وهو في "الموطا" "براوية يحيى الليثي 2/945 في العين: باب الغسل بالماء من الحمى، وفيه: "الحمى من فيح جهنم" ... وأخرجه البخاري "5723" في السلام: باب لكل داء دواء واستحباب التداوي، والبيهقي 1/225 من طريق عبد الله بن وهب، عن مالك، بهذا الإسناد.

6068- إسناده صحيح على شرط الشيخين عفان: هو ابن مسلم، وهمام: هو ابن يحيى، وأبو جمرة: اسمه نصر بن عمران بن عصام الضبعي. وأخرجه أحمد 1/291، وابن أبي شيبة 8/81، النسائي في الطب كما في "التحفة 5/302"، وأبو يعلى "2732"، والطبراني "12967"، والحاكم 4/403 من طريق عفان، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه البخاري "3261" في بدء الخلق: باب صفة النار وأنها مخلوقة، والحاكم 4/200 من طريقين عن همام، به.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک بخار جہنم کی تپش کا حصہ ہے تو تم زم زم کے پانی کے ذریعے اسے ٹھنڈا کرو۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ اتِّخَاذِ النُّشْرَةِ لِلْاَعِلَّاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے بیماروں کے لیے پانی چھڑکنے کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

6069 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، فَقَالَ: اَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الشَّمَّاسِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اكْشِفِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الشَّمَّاسِ، ثُمَّ اَخَذَ تُرَابًا مِنْ بُطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِي قَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ

❁❁ یوسف بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یعنی دعا کی)

"اے لوگوں کے پروردگار! تو ثابت بن قیس بن شماس سے تکلیف کو دور کردے۔"

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحان کی مٹی لی اسے ایسے پیالے میں ڈالا جس میں پانی موجود تھا اور وہ پانی ان پر چھڑک دیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّدَاوِي بِالْقُسْطِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ

ذات الجنب کی بیماری میں قسط کو دوا کے طور پر استعمال کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

6070 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، اَخْبَرَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ،

6069- كذا في الأصل ومصادر التخريج، وفي "التقاسيم/5 "لوحة210، وهامش الأصل :عليٌّ. ويوسف بن محمد بن ثابت لم يرو عنه غير عمرو بن يحيى المازني، ولم يوثقه غير المؤلف، وروى له أبو داود والنسائي في "اليوم والليلة"، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن ثابت والد يوسف، فقد روى له أبو داود والنسائي في "اليوم والليلة0"وله رؤية. وأخرجه أبو داود "3885"في الطب :باب ما جاء في الرقى، ويعقوب بن سفيان في "المعرفة والتاريخ 1/322 "عن أبي الطاهر بن السرح، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داود "3885"، والنسائي في "اليوم والليلة "1017" و"1040"، ويعقوب بن سفيان 1/322، والطبراني "1323"من طرق عن ابن وهب، به . وعلقه البخاري في "التاريخ الكبير 8/377 "من طريق يحيى بن صالح، عن داود بن عبد الرحمن، به . وأخرجه مرسلا النسائي "1028"، والبخاري في "تاريخه 8/377 "تعليقا، من طرق عن عمرو بن يحيى بن عمارة، عن يوسف بن محمد بن ثابت ب قيس بن شماس، أن النبي صلى الله عليه وسلم أتى ثابت بن قيس.

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ، وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْاِعْلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ - يَعْنِيْ بِهِ الْكُسْتَ -، فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ

سیدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا جو ہجرت کرنے والی ابتدائی خواتین میں شامل ہیں' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہے یہ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں وہ بیان کرتی ہیں: وہ اپنے ایسے بیٹے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جو کچھ کھا تا نہیں تھا اس خاتون نے اس بچے کے گلے کی تکلیف کی وجہ سے اس کا گلا ملا ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس طرح گلا مل کر اپنے بچوں کو تکلیف کیوں پہنچاتی ہو تم عودِ ہندی استعمال کرو (راوی کہتے ہیں: اس سے مراد کست ہے) کیونکہ اس میں سات قسم کی شفاء پائی جاتی ہے (یعنی سات بیماریوں سے شفاء پائی جاتی ہے) جن میں سے ایک ذات الجنب (نمونیا) ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کست سے مراد قسط ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّدَاوِيْ بِالْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ لِمَنْ كَانَ ذٰلِكَ مُلَائِمًا لِطَبْعِهِ

ایسے شخص کو دوا کے طور پر کلونجی استعمال کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جس کے مزاج کے ساتھ یہ مطابقت رکھتی ہو

6071 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

6070- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم عبيد الله بن عتبة :هو عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بن مسعود الهذلي، ويونس :هو ابن يزيد الأيلي . وأخرجه مسلم "87" "2214"في السلام :باب التداوي بالعود الهندي، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/355و356، والحميدي "344"، وعبد الرزاق"20168"، ابن أبي شيبة 8/8 9، البخاري "5692"في الطب :باب السعوط بالقسط الهندي، والبحري، و :"5713"باب اللدود، و :"5715"باب العذرة، و :"5718"باب ذات الجنب، ومسلم "2214"، والطحاوي 4/324، والطبراني 25/"435" و"442"، البيهقي9/346، والبغوي "3238"من طرق عن الزهري،

6071- إسناده صحيح على شرط الشيخين .إسحاق بن إبراهيم :هو ابن راهويه الحنظلي، وسفيان :هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد 2/241، وابن أبي شيبة 8/10، والحميدي "1107"، ومسلم "88" "2215"في السلام :باب التداوي بالحبة السوداء، عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "20169"، وأحمد 2/268و343، والبخاري "5688" في :باب الحبة السوداء، ومسلم"88" "2215"، وابن ماجة "3447"في الطب :باب الحبة السوداء، والبيقهي 9/345، البغوي "3228"من طرق عن ابن شهاب، به . وأخرجه أحمد 2/261و 429و 504من طرق محمدُ بن عمرٍو، عن أبي سلمة، به . وأخرجه البخاري "5688"، ومسلم "88" "2215"و"89"، والترمذي "2070"في الطب :باب ما جاء في الكمأة والعجوة، والبغوي "3227"من طرق عن أبي هريرة.

سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): عَلَيْكُمْ بِالْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ، فَاِنَّ فِيْهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ شَىْءٍ اِلَّا السَّامَ.

- يُرِيْدُ الْمَوْتَ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم پر کلونجی استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ اس میں سام کے علاوہ ہر بیماری سے شفاء ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) سام سے مراد موت ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِكْتِحَالِ بِالْاِثْمِدِ بِاللَّيْلِ، اِذِ اسْتِعْمَالُهُ يَجْلُو الْبَصَرَ

رات کے وقت اثمد کو سرمے کے طور پر لگانے کے حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ اس کو استعمال کرنا نظر کو تیز کرتا ہے

6072 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ عِنْدَ النَّوْمِ، يُنْبِتُ الشَّعْرَ، وَيَجْلُو الْبَصَرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہارا سب سے بہتر سرمہ اثمد ہے اسے سوتے وقت لگایا جائے یہ بالوں کو اگاتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ اَكْحَالِكُمْ يُرِيْدُ بِهِ: مِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تمہارے سرموں میں سب سے بہتر'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: تمہارے بہترین سرموں میں سے ایک (اثمد سرمہ ہے)

6073 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

6072- إسناده قوى على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير عبد الله بن عثمان بن خثيم، فمن رجال مسلم محمد بن عبد الله الأسدى: هو محمد بن عبد الله بن الزبير بن عمر بن درهم الأسدى مولاهم أبو أحمد الزبيرى الكوفى، وأبو خيثمة: هو زهير بن حرب. وهو فى "مسند أبى يعلى."2727" " وأخرجه أحمد 1/231و274، والحميدى "520"، وابن ماجة "3497"فى الطب: باب الكحل بالإثمد، والطبرانى فى "تهذيب الآثار "765" "من طرق عن سفيان، به. وأخرجه الطبرانى فى "تهذيب الآثار" "761"و "762"و "763"و"764"، والطبرانى فى "الكبير "12491" "من طرق عن عبد الله بن عثمان بن خثيم، به وقد تقدم الحديث عند المؤلف بأطول مما هنا برقم."5399"

وهَيبٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ مِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ، فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک تمہارے سرموں میں سب سے بہترین سرمہ اثمد ہے یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فِي الْكَمْاَةِ شِفَاءً مِنْ عِلَلِ الْعَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ کھمبی میں آنکھوں کی بیماریوں کے لیے شفاء ہے

6074 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ اَكْمُؤٌ، فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں کھمبی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (بنی اسرائیل پر نازل ہونے والے) من کا حصہ ہے اور اس کا پانی آنکھوں کیلئے شفاء ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ اَلْبَانَ الْبَقَرِ نَافِعَةٌ لِكُلِّ مَنْ بِهٖ عِلَّةٌ مِّنَ الْعِلَلِ

6073- إسناده قوى على شرط مسلم .العباس بن الوليد :هو النرسي، ووهيب :هو ابن خالد بن عجلان الباهلي .وهو مكرر."5423"

6074- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير المنهال بن عمرو، فمن رجال البخارى . .شيبان :هو ابن عبد الرحمن النحوى .وهو في "مسند أبي يعلى."1348" " وأخرجه ابن أبي شيبة 8/88عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد 3/48، والنسائي في الوليمة كما في "التحفة2/189 "، وابن ماجة "3453"في الطب :باب الكماة والعجوة، من طريقين عن جعفر بن إياس، عن شهر بن حوشب، عن أبي سعيد وجابر . وأخرجه ابن ماجة "3453"من طريق أبي نضر، عن أبي سعيد. وفي الباب عن سعيد بن زيد عند أحمد 1/187و188، وابن أبي شيبة 8/88و89، والبخارى "4478" و "4639"و"5708"، ومسلم "2049"، والترمذى "2067"، وابن ماجة "3454"، والبغوى "2896"و."2897" وعن أبي هريرة عند أحمد 2/301و 305و325و 326و357و421و488و490و511، وابن أبي شيبة 8/88، والترمذى "2066" و"2068"، وابن ماجة "3455"، والبغوى."2898"

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) گائے کا دودھ ہر اس شخص کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے جسے کوئی بھی بیماری لاحق ہو

6075 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً، فَعَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ، فَاِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کی دوا بھی نازل کی ہے تم پر گائے کا دودھ استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ وہ گائے ہر قسم کے درخت (کے پتے) کھاتی ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْمَرْءِ الْحَجْمَ عِنْدَ تَبَيُّغِ الدَّمِ بِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ جب آدمی کے خون میں خرابی پیدا ہو جائے' تو اسے پچھنے لگوانے چاہئیں

6076 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ، اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ، فَقَالَ: لَا اَبْرَحُ حَتّٰى تَحْتَجِمَ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ فِيْهِ شِفَاءً

عاصم بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما مقنع کی عیادت کرنے کیلئے گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس وقت تک تمہیں نہیں چھوڑوں گا' جب تم آپ پچھنے نہیں لگواتے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے

6075- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حميد بن زنجويه، وهو ثقة روى له أبو داود والنسائي محمد بن يوسف :هو الفريابي، وسفيان :هو الثوري، وقيس بن مسلم :هو الجدلي الكوفي. وأخرجه أبو القاسم البغوي في "الجعديات" "2165"عن حميد بن زنجويه، بهذا الإسناد، الل أنه وقفه علي ابن مسعود. وأخرجه أيضا "2165"عن حميد بن زنجويه، عن محمد بن يوسف الفريابي، به وأخرجه الطحاوي 4/326عن أبي بشر الرقي، عن محمد بن يوسف الفريابي، به. وأخرجه الطيالسي "368"، وابو القاسم البغوي "2163"و"2166"، والحاكم 4/196و197، والبيهقي 9/345من طرق عن قيس بن مسلم، به صححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه موقوفا أيضا الطبراني "9164"من طريق المسعودي، عن قيس بن مسلم، به. وأخرجه أحمد4/315، وأبو القاسم البغوي "2163"من طريقين عن قيس بن مسلم، عن طارق بن شهاب، مرسلا قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" :عليكم بألبان البقر، فإنها ترم من الشجر، وهو دواء من كل داء "وانظر الحديث المتقدم برقم."6062"

ہوئے سنا ہے: اس میں شفاء ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الِاحْتِجَامِ لِلْمَرْءِ عَلَى الْكَاهِلِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ

آدمی کے لیے کمر کے اوپری حصے اور گردن کے قریب پچھنے لگوانے کے مباح ہونے کا تذکرہ یہ بات اس شخص کے موقف کے برخلاف ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

6077 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلَى الْاَخْدَعَيْنِ، وَالْكَاهِلِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخدعین اور کاہل پر پچھنے لگوائے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّحْتَجِمَ عَلٰى غَيْرِ الْاَخْدَعَيْنِ مِنْ بَدَنِهٖ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اخدعین (نامی رگوں) کے علاوہ اپنے جسم پر کسی بھی جگہ پچھنے لگوا سکتا ہے

6078 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

6076- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم بكير :هو ابن عبد الله بن الأشج. وأخرجه أحمد3/335، والبخاری "5697"فی الطب :باب الحجامة من الداء ، ومسلم "2205"فی السلام: بـاب لـكل داء دواء واستحباب التداوی، وأبو يعلى "2037"، ولحاكم 4/409، والبيهقی 9/339من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وصـحـحـه الـحـاكـم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبی . وأخـرجه أحمد 3/343، وابن أبی شيبة 8/84، والبخاری "5683"فی الطب :باب الدواء بالعسل، و :"5702"بـاب الحجامة من الشقيقة والصداع، و :"5704"باب من أكتوى أو كوى غيره وفضل من يكتو، ومسلم "71" "2205"، والطحاوی4/322، وأبويعلى "2100"، والبيهقی9/341، والبغوی "3229"من طـريـقيـن عـن عاصم بن عمر، عن جابر، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال " :إن كـان فی شیء من أدويتكم خير ففی شرطة مـحـجـم، أو شـربة من عسل، أو لذعة بنار توافق داء ، وما أحب أن اكتوی ." والـمـقـنـع :هـو ابـن سـنـان، تابعی لا يعرف إلا فی هذا الحديث .قاله .الحافظ ابن حجر فی "الفتح 10/152 "

6077- حـديث صـحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، وجرير بن حازم، وإن كان فی روايته عن قتادة ضعيف، قد توبع .وهو فی "مسند أبی يعلى."3048" " وأخرجه الإمام أحمد 3/119و192، والطيالسی "1994"، وأبو داود "3860"فی الطب :باب موضع الحجامة، والترمذی "2051"فی الطب :باب ما جاء فی الحجامة، وابن ماجة "3483"فی الطب :باب موضع الحجامة، والبيهقی 9/340مـن طـرق عن جرير بن حازم، به قال الترمذی :هـذا حديث حسن غريب . وفـی الـبـاب عن ابن عباس عند أحمد 1/234و241و316و324و .33وانظر الحديث المتقدم عند المؤلف برقم "3952"

6078- إسناده حسن، وهو مكرر "4067"، وهو فی "مسند أبی يعلى "ورقة275/2، والزيادتان منه.

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا هِنْدٍ، حَجَمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْیَافُوخِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، اَنْكِحُوا اَبَا هِنْدٍ، وَانْكِحُوا اِلَیْهِ فَقَالَ: اِنْ كَانَ فِیْ شَیْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهٖ خَیْرٌ فَالْحِجَامَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابوہند نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یافوخ پر پچھنے لگائے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انصار! ابوہند کی شادی کروادو (اپنے خاندان کی کسی لڑکی کے ساتھ) اس کی شادی کردو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ علاج کے طور پر جو چیز اختیار کرتے ہو اس میں سب سے بہتر چیز پچھنے لگانا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِكْتِوَاءِ لِمَنْ بِهٖ عِلَّةٌ

جس شخص کو بیماری درپیش ہو اسے داغ لگوانے کا حکم ہونے کا تذکرہ

6079 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِابْنِ زُرَارَةَ اَنْ یُّكْوٰی

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن زرارح کے بارے میں یہ حکم دیا کہ انہیں داغ لگوائے جائیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ اَسْعَدُ بِالْاِكْتِوَاءِ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے حضرت اسعد کو داغ لگوانے کا حکم دیا گیا

6080 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَیْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ،

6079- إسناده قوی علی شرط الشیخین محمد بن عباد المکی :هو ابن الزبرقان، وابن أبی فدیك :هو محمد بن إسماعیل بن مسلم. وأخرجه أبو یعلی "4825"عن محمد بن عباد، بهذا الإسناد .قال الهیثمی فی "المجمع 5/98 "بعد أن نسبه إلی أبی یعلی :رجاله رجال الصحیح.

6080- إسناده صحیح علی شرط البخاری، رجاله ثقات رجال الشیخین غیر عمران بن میسرة، فمن رجال البخاری. وأخرجه الترمذی "2050"فی الطب :باب ما جاء فی الرخصة فی الکی، وأبو یعلی "3582"، والطحاوی 4/321، والبیهقی 9/342من طرق عن یزید بن زریع، بهذا الإسناد .وقال الترمذی :هذا حدیث حسن غریب، وصححه الحاکم 4/417ووافقه الذهبی. وأخرجه أحمد 4/65و 5/378عن حسن بن موسی، عن زهیر بن معاویة، عن أبی الزبیر، عن عمرو بن شعیب، عن أبیه، عن بعض أصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قال :کوی رسول الله صلی الله علیه وسلم سعدا أو أسعد بن زرارة فی حلقه من الذبحة، وقال" :لا أدع فی نفسی حرجا من سعد، أو أسعد بن زرارة "قال الهیثمی فی "المجمع :5/98 "رجاله ثقات. وأخرجه أبو القاسم البغوی فی "الجعدیات "2719 "عن علی بن الجعد، وابن سعد فی "الطبقات3/610 "، عن الفضل بن دکین، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار 4/321 "

قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو کانٹے کے ذریعے داغ لگوائے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو نقل کرنے میں یزید بن زریع نامی راوی منفرد ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَكْوِىَ الْمَرْءُ شَيْئًا مِنْ بَدَنِهٖ لِعِلَّةٍ تَحْدُثُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ کوئی شخص کسی بیماری کے پیش آنے پر اپنے جسم پر داغ لگوائے

6081 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث):نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَيِّ، فَاكْتَوَيْنَا، فَمَا اَفْلَحْنَا، وَلَا اَنْجَحْنَا

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (علاج کے طور پر) داغ لگوانے سے منع کیا تھا ہم نے داغ لگوائے نہ تو ہم نے فلاح پائی اور نہ کامیابی حاصل کی۔

6082 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث):جَاءَ نَاسٌ، فَسَاَلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَاحِبٍ لَهُمْ اَنْ يَكْوُوهُ،

6081- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن خلاد الباهلي فمن رجال مسلم، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 4/427، والترمذي "2049" في الطب :باب ما جاء في كراهية التداوي بالكي، والحاكم 4/213 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد ,ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن ماجة 4/427، والترمذي "2049"، والطحاوي 4/320 من طريقين عن قتادة، به . وأخرجه ابن ماجة "3490" في الطب :باب الكي، من طريقين عن الحسن، به . وأخرجه الطيالسي "831"، وأبو داود "3865" في الطب: باب في الكي، والبيهقي 9/342 من طريق حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عن عمران بن الحصين وهذا إسناد صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الحاكم 4/416 417 من طريق حجاج بن منهال، عن حماد بن سلمة، عن يزيد بن حميد أبي التياح، عن مطرف، به قال :صحيح الإسناد على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

6082- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأحوص وهو عوف بن مالك بن نضلة الجشمي فمن رجال مسلم، وسماع شعبة من أبي إسحاق عمرو بن عبد الله السبيعي قديم أبو الوليد :هو هشام بن عبد الملك الطيالسي . وأخرجه الطحاوي 4/320 من طريق وهب، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي 4/320 من طريق وهب، عن شعبة، بهذا الإسناد 4/320، والحاكم 4/214 و416، البيهقي 9/342 من طرق عن أبي إسحاق، به وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، إوقالوا فيه" :اكووه إن شئتم فارضفوه بالرضف."

فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلُوهُ ثَلَاثًا، فَسَكَتَ، وَكَرِهَ ذٰلِكَ *

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ آئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ساتھی کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ اسے داغ لگوانا چاہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے انہوں نے تین مرتبہ اس بارے میں دریافت کیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الَّذِي يُعَارِضُ فِي الظَّاهِرِ هٰذَا الزَّجْرَ الْمُطْلَقَ

اس روایت کا تذکرہ' جو بظاہر اس مطلق ممانعت کی معارض ہے

6083 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رُمِيَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ سَعْدٌ فَقَطَعَ اَكْحَلَهُ، فَنَزَفَهُ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ، فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ، فَنَزَفَهُ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ اُخْرٰى

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الزَّجْرُ عَنِ الْكَيِّ فِي خَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اِنَّمَا هُوَ الِابْتِدَاءُ بِهِ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ تُوجِبُهُ، كَمَا كَانَتِ الْعَرَبُ تَفْعَلُهُ تُرِيْدُ بِهِ الْوَسْمَ، وَخَبَرُ جَابِرٍ فِيْهِ اِبَاحَةُ اسْتِعْمَالِهِ لِعِلَّةٍ تَحْدُثُ مِنْ غَيْرِ الِاتِّكَالِ عَلَيْهِ فِي بُرْئِهَا ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَخْبَارَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَتَضَادُّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احزاب کے موقع پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو تیر لگا ان کی ایک رگ کٹ گئی جس میں سے خون بہنے لگا ان کا بازو پھول گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آگ کے ذریعے داغ لگوائے' لیکن ان کا خون بہتا رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ انہیں آگ کے ذریعے داغ لگوائے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں داغ لگانے کی ممانعت ابتدائی زمانہ پر محمول ہوگی جو کسی ایسی علت کے بغیر ہے' جو اس کو واجب کرتی ہو' جس طرح عرب کیا کرتے تھے اور اس کے ذریعے مراد وسم (یعنی داغ لگوانا ہے)

جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں اس طریقے کو اختیار کرنے کے مباح ہونے کا ذکر ملتا ہے' جو کسی ایسی علت کی وجہ سے ہے' جو بعد میں سامنے آئی تھی اور وہ یہ کہ آدمی کے تندرست ہونے میں صرف اس پر تکیہ نہ کیا جائے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول روایات میں تضاد پایا جاتا ہے۔

6083– إسناده صحيح على شرط مسلم أبو الوليد :هو هشام بن عبد الملك الطيالسي . وأخرجه أحمد3/350، والدارمي 2/238، والطحاوي 4/321من طرق عن الليث، بهذا الإسناد. وأجه الطيالسي "1745"و"1746"، وأحمد 3/312و386، وابن أبي شيبة 8/63، ومسلم "2208"في السلام :باب لكل داء دواء واستحباب التداوي، وأبو داود "3866"في الطب :باب في الكي، وابن ماجة "3494"في الطب :باب من اكتوى، وأبو يعلى "2158"، والطحاوي 4/321، والحاكم 4/417، والبيهقي 9/342من طريق عن أبي الزبير، به.

كِتَابُ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمِ

کتاب! دم کرنے اور تعویذ کے بارے میں روایات

6084 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ بِالْمَوْسِمِ، فَرَاَيْتُ اُمَّتِي، فَاَعْجَبَتْنِي كَثْرَتُهُمْ وَهَيْئَتُهُمْ، قَدْ مَلَؤُوا السَّهْلَ وَالْجَبَلَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اَرَضِيتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ اَيْ رَبِّ، قَالَ: وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ اَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَكْتَوُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ، فَقَالَ عُكَّاشَةُ: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ، ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ اٰخَرُ: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے سامنے مختلف امتوں کو پیش کیا گیا جب میں نے اپنی امت کو دیکھا' تو ان کی کثرت اور ان کی حالت مجھے بہت اچھی لگی انہوں نے راستوں اور پہاڑوں کو بھر دیا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محمد کیا تم راضی ہو میں نے عرض کی: جی ہاں اے میرے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے ہمراہ ستر ہزار لوگ کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو (زمانہ جاہلیت کے طریقے کے مطابق) جھاڑ پھونک نہیں کرتے (علاج کے طور پر) داغ نہیں لگواتے اور فال نہیں نکالتے اور وہ اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر لے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! تو اسے ان میں شامل کر لے پھر ایک اور صاحب نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر لے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے۔

6085 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

6084- إسناده حسن، عاصم وهو ابن أبي النجود روى له أصحاب السنن، وحديثه في "الصحيحين "مقرون، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم زر :هو ابن حبيش. وأخرجه أحمد 1/403 و454، وأبو يعلى في "مسنده "ورقة 251/2 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/418 مختصراً عن عبد الصمد، عن همام، عن عاصم، به . وذكره الهيثمي في "المجمع 9/304 " 305، وقال :رواه أحمد مطولا ومختصرا، ورواه أبو يعلى، ورجالهما في المطول رجال الصحيح وانظر "6057"و."7302" "6397"

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ یَدِ رَجُلٍ حَلْقَةً، فَقَالَ: مَا ھٰذَا؟ قَالَ: مِنَ الْوَاھِنَةِ، قَالَ: مَا تَزِیْدُکَ اِلَّا وَھْنًا، انْبِذْھَا عَنْکَ، فَاِنَّکَ اِنْ تَمُتْ وَھِیَ عَلَیْکَ وُکِلْتَ عَلَیْھَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں چھلا دیکھا' تو دریافت کیا یہ کس وجہ سے ہے اس نے بتایا یہ کمزوری کی وجہ سے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کمزوری میں صرف اضافہ کرے گا اسے تم اتار دو کیونکہ اگر تم ایسی حالت میں مرگئے کہ تم نے یہ پہنا ہوا' تو پھر تمہیں اس کے سپرد کردیا جائے گا۔

ذِکْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَعْلِیقِ التَّمَائِمِ الَّتِیْ فِیْھَا الشِّرْکُ بِاللّٰہِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ایسا تعویذ لٹکایا جائے جس میں شرکیہ کلمات ہوں

6086 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حَیْوَةُ بْنُ شُرَیْحٍ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ عُبَیْدٍ الْمَعَافِرِیَّ، حَدَّثَہٗ، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ ھَاعَانَ، اَنَّہٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ عَلَّقَ تَمِیْمَةً فَلَا اَتَمَّ اللّٰہُ لَہٗ، وَمَنْ عَلَّقَ وَدَعَةً فَلَا وَدَعَ اللّٰہُ لَہٗ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص (زمانہ جاہلیت کے رواج کے مطابق) تعویذ لٹکائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے (مقصد کو) پورا نہ کرے اور جو شخص (زمانہ جاہلیت کے رواج کے مطابق) دھاگہ لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کو (پورا نہ کرے)''

6085- رجاله ثقات رجال الشيخين غير مبارك بن فضالة، فقد روى له أصحاب السنن، وعلق له البخاري، وهو صدوق لكنه يدلس وقد عنعن، والحسن وهو ابن أبي الحسن البصري لم يصرح بسماعه من عمران. وأخرجه الطبراني 391) /18) عن الفضل بن الحباب، بهذا الاسناد. وأخرجه أحمد 4/445، وابن ماجة 3531)) في الطب :باب تعليق التمائم، والطبراني 18/ 391)) من طرق عن مبارك بن فضالة، به. قال البوصيري في "الزوائد "ورقة :221/1 هذا إسناد حسن، مبارك بن فضالة مختلف فيه. قلت :وأخرجه الطبراني 414) /18) من طريق هشيم، عن منصور، عن الحسن، به . وأخرجه الطبراني أيضاً 355) /18) من طريق إسحاق بن الربيع أبي حمزة العطار، عن الحسن، عن عمران موقوفاً عليه، وزاد فيه :وقال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" :ليس منا من تطير ولا تطير له، ولا تكهن ولا تكهن له "أظنه قال" :أو سحر أو سحر له ."قال الهيثمي في "المجمع" 5/103.

6086- خالد بن عبيد المعافري لم يوثقه غير المؤلف، ولم يرو عنه غير حيوة بن شريح، ومشرح بن هاعان حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه الحاكم 4/216، والبيهقي 9/350 من طريق أبي العباس محمد بن يعقوب عن أبي وهب بهذا الإسناد وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/154، وأبو يعلى 1759)) ، والطحاوي 4/325، والطبراني 820) /17) ، والحاكم 4/417 من طرق عن حيوة بن شريح، به. وجود إسناده المنذري في "الترغيب والترهيب 4/157 "، وقال الهيثمي في "المجمع 5/103 "بعد أن نسبه إلى أحمد وأبي يعلى والطبراني :ورجالهم ثقات.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِسْتِرْقَاءِ بِلَفْظَةٍ مُطْلَقَةٍ اُضْمِرَتْ كَيْفِيَّتُهَا فِيْهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ایسے الفاظ کے ذریعے دم کیا جائے جو مطلق ہوں اور ان کی کیفیت ان میں پوشیدہ ہو

6087 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنِ اكْتَوَى اَوِ اسْتَرْقَى، فَقَدْ بَرِءَ مِنَ التَّوَكُّلِ

❁❁ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص (علاج کے طور پر) داغ لگواتا ہے یا (زمانہ جاہلیت کے دستور کے مطابق) جھاڑ پھونک کرتا ہے وہ توکل سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

6088 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ عَضُدِهِ حَلَقَةٌ مِّنْ صُفْرٍ، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ قَالَ: مِنَ الْوَاهِنَةِ؟ قَالَ: اَيَسُرُّكَ اَنْ تُوكَلَ اِلَيْهَا؟ انْبِذْهَا عَنْكَ

6087– إسناده صحيح، أبوبكر بن خلاد الباهلي :أسمه محمد، وهو من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين غير عقار بن المغيرة وهوثقة روى له أصحاب السنن غير أبي داود .سفيان :هو ابن سعيد الثوري، ومنصور :هو ابن المعتمر. وأخرجه الترمذي "2055"في الطب :باب ما جاء في كراهية الرقية، عن محمد بن بشار، عن عبد الرحمن بن مهدي، بهذا الإسناد وقال حسن صحيح.

6088– موسى بن محمد بن حيان ذكره المؤلف في "الثقات9/161 "، وقال :ربما خالف، وقال ابن أبي حاتم :8/161 ترك أبو زرعة حديثه، قلت :قدتوبع عليه، ومن فوقه ثقات غير أبي عامر الخزاز واسمه صالح بن رستم فقد لينه ابن معين وغيره ووثقه أبو داود وغيره، وقال ابن عدي :روى عنه يحيى القطان مع شدة استقصائه، وهو عندي لا بأس به ولم أر له حديثا منكراً جداً، قلت وقد روى له مسلم متابعة، وقد تقدم الحديث برقم ."6053" وأخرجه الطبراني "348"/18، والحاكم 4/216، والبيهقي 9/350 351من طريق عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. قال البوصيري في "مصباح الزجاجة "ورقة :221/1رواه أبو يعلى الموصلي من طريق أبي عامر الخزاز، عن الحسن، به.

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے کلائی پر پیتل کا کڑا پہنا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کس وجہ سے ہے انہوں نے عرض کی: کمزوری کی وجہ سے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے؟ تم اسے اتار دو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ تِلْكَ الْعِلَّةِ الَّتِيْ هِيَ مُضْمَرَةٌ فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس علت کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو اس روایت کے متن میں پوشیدہ ہے

6089 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ اَبِي الصَّهْبَاءِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ الْاَنْبِيَاءُ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ مَعَهُ الرَّجُلُ، وَيَجِيءُ مَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَيَجِيءُ مَعَهُ النَّفَرُ كَذٰلِكَ، حَتّٰى رَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا، فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ اُمَّتِي، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيلَ: هٰؤُلَاءِ قَوْمُ مُوسٰى، ثُمَّ رَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا قَدْ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيلَ: هٰؤُلَاءِ مِنْ اُمَّتِكَ، فَفَرِحْتُ بِذٰلِكَ، وَسُرِرْتُ بِهِ، ثُمَّ قِيلَ: اِنَّهُ يَدْخُلُ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ مِنْ اُمَّتِكَ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ.

ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْقَوْمُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَتَرَاجَعُوا، ثُمَّ اَجْمَعَ رَاْيُهُمْ اَنَّهُمْ مَنْ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ وَثَبَتَ فِيهِ، وَلَمْ يُدْرِكْ شَيْئًا مِنَ الشِّرْكِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوهُ عَنْهُمْ، فَقَالَ: الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْعِلَّةُ فِي الزَّجْرِ عَنِ الْاِكْتِوَاءِ، وَالْاِسْتِرْقَاءِ هِيَ اَنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَسْتَعْمِلُونَهُمَا وَيَرَوْنَ الْبُرْءَ مِنْهُمَا مِنْ غَيْرِ صُنْعِ الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا فِيهِ، فَاِذَا كَانَتْ هٰذِهِ

6089- إسناده قوى، محمد بن وهب بن أبي كريمة الحراني روى له النسائى، وهو صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح غير أبي الصبهاء :وهو صهيب، وقيل :صبهان مولى ابن عباس، روى له البخارى فى "الأدب المفرد"، وهو صدوق .محمد بن سلمة :هو ابن عبد الله الباهلى الحرّانى، وأبو عبد الرحيم :هو خالد بن أبي يزيد الحرانى . وأخرجه الطبرانى "18/"605، وابن منده فى "الإيمان "979" "من طرق عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ الزبيدى، ن عمران بن الحصين . وأخرجه مختصراً أحمد 4/436و443، ومسلم "218"فى الإيمان :باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، وأبو عوانة 1/87 88و88، والطبرانى "18/"380و "425"و "426" و "427"و "494"من طرق عن عمران بن حصين، عن النبى صلى الله عليه وسلم قال" :يدخل الجنة ." ... وسيرد عند المؤلف من حديث عمران بن حصين، عن عبد الله بن مسعود برقم."7302"."6397"

الْعِلَّةُ مَوْجُودَةً، كَانَ الزَّجْرُ عَنْهُمَا قَائِمًا، وَإِذَا اسْتَعْمَلَهُمَا الْمَرْءُ وَجَعَلَهُمَا سَبَبَيْنِ لِلْبُرْءِ الَّذِي يَكُونُ مِنْ قَضَاءِ اللّٰهِ دُونَ اَنْ يَرَى ذٰلِكَ مِنْهُمَا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات میرے سامنے انبیاء کو پیش کیا گیا' تو کسی نبی کے ساتھ ایک شخص تھا کسی نبی کے ساتھ دو شخص تھے کسی نبی کے ساتھ کچھ لوگ تھے' یہاں تک کہ میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا' میں نے یہ گمان کیا کہ شاید یہ میری امت ہے۔ میں نے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں' تو بتایا گیا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے افراد ہیں پھر میں نے بہت زیادہ لوگوں کو دیکھا جنہوں نے آسمان کے افق کو بھر دیا تھا میں نے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں' تو بتایا گیا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ میں اس بات پر بہت خوش ہوا مسرور ہوا پھر بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ان لوگوں کے بعد ستر ہزار لوگ جنت میں داخل ہوں گے جن سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا اور انہیں کوئی عذاب نہیں ہوگا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر تشریف لے گئے۔ حاضرین نے سوچا یہ کون لوگ ہوں گے وہ آپس میں اس بارے میں بات چیت کرتے رہے پھران سب نے اس بارے میں اتفاق کیا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے اور ہمیشہ مسلمان رہے جنہوں نے شرک کا زمانہ پایا ہی نہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو (علاج میں) داغ نہیں لگواتے ہوں گے' اور (زمانہ جاہلیت کے رواج کے مطابق) جھاڑ پھونک نہیں کرتے ہوں گے' اور فال نہیں نکالتے ہوں گے' اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہوں گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) داغ لگوانے اور جھاڑ پھونک کرنے میں ممانعت کی علت یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ اس پر عمل کرتے تھے اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر وہ لوگ محض ان دو چیزوں سے ٹھیک ہو جاتے ہیں' تو جب یہ علت موجود ہوگی ان دونوں چیزوں سے ممانعت باقی رہی' لیکن جب کوئی شخص ان پر عمل کرے اور ان دونوں کو ایسا سبب قرار دے جو اللہ کے فیصلے کے مطابق آدمی کی تندرستی کے لیے سبب بنتا ہے اور وہ شخص یہ نہ سمجھے محض ان دونوں کاموں کی وجہ سے (فائدہ ہوتا ہے)' تو ایسا کرنا جائز ہوگا۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ قَالَ بِالرُّقَى وَالتَّمَائِمِ مُتَّكِلًا عَلَيْهَا

اس بارے میں شدید مذمت کا بیان جو شخص دم کرتے ہوئے اور تعویذ دیتے ہوئے صرف اسی پر بھروسہ کرے

6090 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَلَى امْرَاَةٍ وَّفِي عُنُقِهَا شَيْءٌ مُعَوَّذٌ، فَجَذَبَهُ فَقَطَعَهُ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ اَصْبَحَ آلُ عَبْدِ اللّٰهِ اَغْنِيَاءَ اَنْ يُشْرِكُوا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُوْلُ: اِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ، وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ قَالُوا: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، هٰذِهِ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمُ قَدْ عَرَفْنَاهَا، فَمَا التِّوَلَةُ؟ قَالَ: شَيْءٌ يَصْنَعُهُ النِّسَاءُ يَتَحَبَّبْنَ اِلٰى اَزْوَاجِهِنَّ

✿✿ یحییٰ بن جزار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ایک خاتون کے پاس تشریف لے گئے جس نے اپنی گردن میں تعویذ باندھا ہوا تھا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کھینچ کر اسے کاٹ دیا پھر انہوں نے فرمایا: عبداللہ کے گھر والے اس چیز سے بے نیاز ہیں جو کسی کو اللہ کا شریک قرار دیں، جب تک اس بارے میں کوئی دلیل نازل نہیں ہوتی پھر انہوں نے یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

"بے شک جھاڑ پھونک تعویذ اور تولہ شرک ہے لوگوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن جھاڑ پھونک اور تعویذ کا، تو ہمیں پتہ ہے یہ لفظ تولہ کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ وہ کام ہے، جو خواتین کرتی ہیں تا کہ اپنے شوہروں کی محبت حاصل کر لیں۔"

6091 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، بِالْمَوْصِلِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى، وَلِيْ خَالٌ يَرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑ پھونک سے منع کیا ہے میرے ماموں بچھو کے کاٹے کا دم کیا کرتے تھے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے کسی بھائی کو کوئی بھی فائدہ پہنچا سکتا ہو اسے وہ کرنا چاہیے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الرُّقٰى الْمَنْهِيَّ عَنْهَا اِنَّمَا هِيَ الرُّقٰى الَّتِيْ يُخَالِطُهَا الشِّرْكُ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا دُوْنَ الرُّقٰى الَّتِيْ لَا يَشُوْبُهَا شِرْكٌ

6090– رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا ان فيه أنقطاعاً بين يحيى بن الجزار وبين عبد الله بن مسعود ابْنُ فُضَيْلٍ :هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان. وأخرجه بأطوله مما هنا أحمد 1/381، وابن ماجة "353"في الطب :باب تعليق التمائم، والبغوى "3240"، واختصره أبو داود "3883"في الطب :باب تعليق التمائم، والبيهقى 9/350من طريقين عن الأعمش، عن عمران مرة، عن يحيى بن الجزار، عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بن مسعود، وقد وقع عند ابن ماجة "ابن أخت زينب "بدل "ابن أخي زينب"، وأشار الحافظ في "التقريب :"كأنه صحابي، ولم أره مسمى،

6091– حديث صحيح، رجاله رجال الصحيح، عبيدة بن حميد من رجال البخاري، وأبو سفيان :هو طلحة بن نافع احتج به مسلم وقرنه البخاري، وحديثه عن جابر صحيفة، وقد تابعه أبو الزبير عن جابر، جابر، تقدم عند المؤلف برقم ."532"والحديث عند مسلم في "صحيحه "62" "2199" "و "63"من طريق الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 358/34، وأبو يعلى "2299"، والطحاوى4/328، والبيهقى 9/349من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد .وانظر "6097"

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ممنوعہ قسم کا دم وہ ہے' جس میں شرکیہ کلمات پڑھے جاتے ہوں وہ دم (ممنوعہ قسم میں) شامل نہیں ہوگا' جس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں

6092 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْجَرَّاحِ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنْ كُرَيْبٍ الْكِنْدِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخَذَ بِيَدِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَانْطَلَقْنَا اِلٰى شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اَبِي حَثْمَةَ، يُصَلِّي اِلٰى اُسْطُوَانَةٍ، فَجَلَسْنَا اِلَيْهِ، فَلَمَّا رَاَى عَلِيًّا انْصَرَفَ اِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: حَدِّثْنَا حَدِيْثَ اُمِّكَ فِي الرُّقْيَةِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي اُمِّي اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ قَالَتْ: لَا اَرْقِي حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَتْهُ فَاسْتَاْذَنَتْهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْقِي، مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهَا شِرْكٌ

❁❁ کریب کندی بیان کرتے ہیں: حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم لوگ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک عمر رسیدہ صاحب کے پاس چلے گئے ان کا نام ابن ابوحثمہ تھا وہ ستون کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہے تھے ہم ان کے پاس بیٹھ گئے جب انہوں نے امام زین العابدین کو دیکھا' تو نماز ختم کر کے ان کے پاس آئے۔ امام زین العابدین نے ان سے کہا آپ دم کرنے کے بارے میں اپنی والدہ کی نقل کردہ روایت ہمیں بیان کیجئے' تو انہوں نے بتایا میری والدہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتی تھیں جب اسلام آ گیا' تو انہوں نے یہ کہا میں اس وقت تک دم نہیں کروں گی' جب تک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں اجازت نہیں لیتی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم دم کرو جب کہ اس کے الفاظ میں شرک نہ ہو۔

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ الَّتِي اَبَاحَ اسْتِعْمَالَ مِثْلِهَا لِاُمَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دم کیے ہیں جن کی مانند دم کرنے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے مباح قرار دیا ہے

6093 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، بِفَمِ الصِّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

6092- حديث صحيح بطريقه وشواهده، كريب الكندى :هو ابن سليم، ويقال :ابن سليمان، ذكره المصنف فى "الثقات" 5/339، وقال :يروى عن أمه، وهى :بنت خالد بن سعيد بن العاص، امرأة الزبير بن العوام، ولها صحبة، روى عنه الجراح بن الضحاك، وذكره ابن أبى حاتم 7/119، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وعلى بن الحسين :هو ابن على بن أبى طالب الملقب بزين العابدين، وابن أبى حيثمة :هو أبو بكر بن سليمان بن ابى حثمة.

أَبِي الشَّوَارِبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَقَانِي وَمَسَحَهَا

❀❀ قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ایک بچھو نے مجھے ڈنک مار دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے دم کیا اور (اس جگہ پر) دست مبارک پھیرا۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ اسْتِرْقَاءِ الْمَرْءِ لِلْعِلَلِ الَّتِي تَحْدُثُ بِمَا يُبِيحُهُ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ

آدمی کا کسی بیماری کے پیش آنے پر ایسا دم کروانا مباح ہونے کا تذکرہ جس دم کو کتاب وسنت میں مباح قرار دیا ہو

6094 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا تَقُولُ فِي ذَلِكَ؟ قَالَ: اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، وَلَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكًا

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے دم کے الفاظ میرے سامنے پیش کروایسے دم میں کوئی حرج نہیں ہے' جس میں شرکیہ الفاظ نہ ہوں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ اسْتِعْمَالِ الرُّقَى لِلْمُسْلِمِينَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے مسلمانوں کے لیے

6093- إسناده قوى طلق :هو ابن على الحنفي اليمامي رضي الله عنه . وأخرجه الطحاوى 4/326عن محمد بن خزيمة، عن محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوى 4/326، والطبرانى "8244"، والحاكم 4/416من طرق عن ملازم بن عمرو، به وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبى ! وأخرجه الطبرانى "8263"من طريق عن الحسن بن قزعة، عن ملازم بن عمرو، "8262"من طريق مسدد، عن محمد بن جابر، كلاهما عن عبد الله بن بدر عن طلق بن على، ولم يذكر فيه قيساً.

6094- إسناده قوى على شرط مسلم أحمد بن عيسى :هو ابن حسان المصرى المعروف بابن التسترى . وأخرجه البيهقى 9/349من طريق محمد بن جابر، عن أحمد بن عيسى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2200"فى السلام :باب لا بأس بالرقى ما لم يكن فيه شرك، وأبو داود "3886"فى الطب :باب ما جاء فى الرقى، من طريقين عن ابن وهب، به . وأخرجه الطحاوى 4/328، والطبرانى "88"/18من طريقين عن عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، به.

دم کروانے کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

6095 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَزْهَرَ بْنِ سَعِيدٍ الْحَرَازِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ ابْنِ اَخِي، مَيْمُونَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ لِي يَا ابْنَ اَخِي، اَلَا اَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَتْ: بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ، اَذْهِبِ الْبَاْسَ، رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ

❀❀ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے روایت کرتے ہیں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: اے میرے بھتیجے کیا میں تمہیں وہ دم نہ کروں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے یہ پڑھا۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں تمہیں دم کرتی ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء عطا کرے ہر اس بیماری سے جو تمہیں لاحق ہے۔ اے لوگوں کے پروردگار تکلیف کو دور کردے شفاء عطا کردے' تو ہی شفاء عطا کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی شفاء عطا کرنے والا نہیں ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) درست یہ ہے کہ راوی کا نام اظہر بن سعد ہے اظہر بن سعید نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6096 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

6095- عبد الرحمن بن السائب ذكره المؤلف في "ثقاته 5/93 "، ونقل ابن حجر في "التهذيب "عن المؤلف :أنه روى عنه سعيد المقبري، والحارث بن أبي ذباب، وليس هو في المطبوع من "الثقات"، وقد نص الإمام الذهبي في "ميزانه 2/566 "أنه تفرد عنه أزهر بن سعيد الحرازي، وباقي رجاله ثقات، وانظر ما بعده .وميمونة :هي زوج النبي صلى الله عليه وسلم. وأخرجه النسائي في "عمل اليوم والليلة "1021" "عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/332، ومن طريقه المزي في ترجمة عبد الرحمن بن السائب من "تهذيب الكمال"، عن عبد الرحمن بن مهدي، به . وأخرجه الطحاوي 4/329، والطبراني "23/"1061من طريقين عن معاوية بن صالح، به. وذكره الهيثمي في "المجمع 5/113 "، وقال :رواه الطبراني في "الأوسط" و"والكبير"، وفيه عبد الله بن صالح كاتب الليث وقد وثق وفيه ضعف، وعلى كل حال إسناده حسن.

6096-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير علي بن خشرم فمن رجال مسلم عيسى بن يونس :هو ابن أبي إسحاق السبيعي، وقد تقدم تخريجه برقم "2972"من غير هذا الوجه. وأخرجه النسائي في "عمل اليوم والليلة "1020" " عن علي بن خشرم، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضا "1019"عن ابن راهويه، عن أبي معاوية، عن هشام بن عروة، به.

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقِي: امْسَحِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ، بِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لَا كَاشِفَ اِلَّا اَنْتَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دم کیا کرتے تھے۔

"اے لوگوں کے پروردگار! تو تکلیف کو دور کر دے شفاء تیرے دست قدرت میں ہے اس تکلیف کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاِبَاحَةِ الرُّقْيَةِ لِلْعَلِيلِ بِغَيْرِ كِتَابِ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے بیمار شخص کے لیے ایسا دم کروانا مباح ہے جس کا ذکر اللہ کی کتاب میں نہ ہو جبکہ وہ کلمات شرکیہ نہ ہوں

6097 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى، فَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع کیا عرض کی گئی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہو اسے ایسا کر لینا چاہیے۔

6098 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَامْرَاَةٌ تُعَالِجُهَا اَوْ تَرْقِيهَا، فَقَالَ:

6097- إسناده على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي سفيان واسمه طلحة بن نافع فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقرونا أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وجرير :هو ابن عبد الحميد وهو في "مسند أبي يعلى"1914" "، وقد تقدم برقم "6091"بسند آخر.

6098- رجاله ثقات رجال الشيخين، إلا أن أبا أحمد الزبير _وهو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أحمد :كان كثير الخطأ في حديث سفيان، وقال أبو حاتم :عابد مجتهد حافظ للحديث له أوهام . وأخرجه مالك 2/943في العين :باب التعوذ والرقية من المرض، والبيهقي 9/349عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَةَ بِنْتِ عبد الرحمن أن أبا بكر الصديق دخل على عائشة وهي تشتكي، ويهودية ترقيها، فقال أبو بكر :ارقيها بكتاب الله قال الزرقاني في "شرح الموطأ :4/328" "قال الربيع :سألت الشافعي عن الرقية، فقال :لا بأس أن ترقي بكتاب الله وبما يعرف من ذكر الله، قلت :أيرقي أهل الكتاب المسلمين؟ قال :نعم إذا رقوا من كتاب الله

عَالِجِيهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَالِجِيهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَرَادَ عَالِجِيهَا بِمَا يُبِيحُهُ كِتَابُ اللّٰهِ، لِاَنَّ الْقَوْمَ كَانُوا يَرْقُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِاَشْيَاءَ فِيهَا شِرْكٌ، فَزَجَرَهُمْ بِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ عَنِ الرُّقٰى، اِلَّا بِمَا يُبِيحُهُ كِتَابُ اللّٰهِ دُوْنَ مَا يَكُوْنُ شِرْكًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں آئے' تو ایک خاتون سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا علاج کر رہی تھی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان پر دم کر رہی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ کی کتاب کے مطابق اس کا علاج کرنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم اللہ کی کتاب کے مطابق اس کا علاج کرنا'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ تم ایسے طریقے سے اس کا علاج کرنا جسے اللہ کی کتاب نے مباح قرار دیا ہو کیونکہ پہلے لوگ زمانہ جاہلیت میں ایسے الفاظ کے ذریعے دم کیا کرتے تھے جن میں شرک پایا جاتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں دم کرنے سے ان لوگوں کو منع کر دیا' البتہ جس چیز کو اللہ کی کتاب نے مباح قرار دیا ہو اور جس میں شرک نہ ہو اس کا حکم مختلف ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا تِلْكَ الصِّفَةَ الْمُعَبَّرَ عَنْهَا فِي الْبَابِ الْمُتَقَدِّمِ

اس روایات کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہم نے گزشتہ باب میں جس صفت کی تاویل بیان کی ہے وہ صحیح ہے

6099 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث):كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِالْمَرِيضِ يَدْعُو وَيَقُوْلُ: اَذْهِبِ الْبَاْسَ، رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی بیمار لایا جاتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔

''اے لوگوں کے پروردگار' تو تکلیف کو دور کر دے' تو شفاء عطا کر دے' تو ہی شفاء عطا کرنے والا ہے شفاء صرف وہی ہے' جو تو نے عطا کی ہو' تو ایسی شفاء عطا کر دے جو بیماری کو بالکل نہ رہنے دے۔''

6099– إسناده صحيح، إبراهيم بن يوسف :هو ابن ميمونة الباهلي، روى له النسائي وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين أبو الأحوص :هو سلام بن سليم، والأسود :هو ابن يزيد النخعي وهو مكرر "2972"، وانظر الحديث رقم."6096"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اسْتِرْقَاءِ الْمَرْءِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْعِلَلِ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بیماری کے درپیش ہونے پر آدمی کا دم کروانا اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق ہے

6100 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ دَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ، وَرُقًى نَسْتَرْقِي بِهَا، وَاَشْيَاءَ نَفْعَلُهَا، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ قَالَ: يَا كَعْبُ، بَلْ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ

(توضیح مصنف): عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حِمْصِيٌّ ثِقَةٌ، وَلَيْسَ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ الْمِصْرِيَّ

❀❀ عبداللہ بن کعب اپنے والد (حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے کہ ہم جو دوا استعمال کرتے ہیں' یا جو دم کرتے ہیں یا اس طرح کے دیگر کام کرتے ہیں' تو کیا یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر کو بدل دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب بلکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا حصہ ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمرو بن حارث حمصی نامی راوی ثقہ ہے یہ عمرو بن حارث مصری نہیں ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاِسْتِرْقَاءِ لِلْمَرْءِ مِنْ لَدْغِ الْعَقَارِبِ

آدمی کے لیے بچھو کے کاٹنے پر دم کروانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

6101 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ، بِاَذَنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

6101- إسناده صحيح، محمد بن سليمان ثقة روى له أبو داود والنسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين أبو الأحوص :هو سلام بن سليم، ومغيرة :هو ابن مقسم الضبي، وإبراهيم :هو النخعي، والأسود :هو ابن يزيد النخعي .وأخرجه ابن ماجة "3517" في الطب :باب رقية الحيبة والعقرب، والطحاوي 4/326 من طرق عن أبي الأحوص، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1395"، ومسلم "53" "2193" في السلام :باب استحباب الرقية من العين، من طريقين عن مغيرة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/34، والبخاري "5741" في الطب :باب رقية الحية والعقرب، ومسلم "52" "2193"، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة" 11/377، والبيهقي 9/347 من طرق عن سليمان الشيباني، عن عبد الرحمن بن الأسود، عن أبيه، عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في الرقية من كل ذي حمة. والحمة، بضم الحاء فتح الميم المخففة :سم العقرب وغيره.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ اور بچھو کے کاٹنے پر دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

6102 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِيْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عمرو بن عوف کو سانپ کے کاٹنے پر دم کرنے کی اجازت دی تھی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِرْقَاءِ مِنَ الْعَيْنِ لِمَنْ اَصَابَتْهُ

آدمی کے لیے نظر لگنے پر دم کروانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

6103 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُهَا اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ نظر لگنے کا دم کر دیا کریں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْتَرْقِيَ اِذَا عَانَهُ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ

آدمی کے لیے اس وقت دم کروانے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب اسے کسی مسلمان بھائی کی نظر لگ جائے

6104 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ السِّنْدِيِّ، قَالَ:

6102- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقرونا، وقد صرح هو وابن جريج بالسماع أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد النبيل. وأخرجه مسلم "2198" في السلام: باب استحباب الرقية من العين، عن عقبة بن مكرم العمي، عن أبي عاصم، بهذ الإسناد. وأخرجه مسلم "61" "2199" عن محمد بن حاتم، عن روح بن عبادة عن ابن جريج، به وانظر "532" و "6091" و "6097"

6103- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد بن بشر: هو العبدي. وأخرجه مسلم "2195" في السلام: باب استحباب الرقية من العين، من طريق عن محمد بن بشر بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم أيضا "2195" عن نمير، عن أبيه، عن مسعر، به وأخرجه أحمد 6/63و138، وابن ماجة "3512" في الطب: باب من استرقى من العين، عن وكيع، عن مسعر وسفيان، عن معبد بن خالد، به. وأخرجه البخاري "5738" في الطب: باب رقية العين، ومسلم "56" "2195"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/141، والطحاوي 4/327، والبيهقي 9/347، والبغوي "3242" من طرق عن سفيان، عن معبد بن خالد، به.

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ، وَالنَّمْلَةِ، وَالْحُمَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگنے پر، چیونٹی کے کاٹنے پر، بھڑ کے کاٹنے پر دم کرنے کی اجازت دی تھی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ رَاٰى بِاَخِيهِ شَيْئًا حَسَنًا اَنْ يُبَرِّكَ لَهُ فِيهِ، فَاِنْ عَانَهُ تَوَضَّاَ لَهُ

جو شخص اپنے کسی بھائی کی کوئی اچھی چیز دیکھے اُسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس بارے میں اس کے لیے برکت کی دعا کرے اور اگر وہ اسے نظر لگا دیتا ہے تو پھر وہ اس کے لیے وضو کرے

6105 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ اَبَا اُمَامَةَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): اغْتَسَلَ اَبِي سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ بِالْخَرَّارِ، فَنَزَعَ جُبَّةً كَانَتْ عَلَيْهِ، وَعَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ يَنْظُرُ، قَالَ: وَكَانَ سَهْلٌ رَجُلًا اَبْيَضَ حَسَنَ الْجِلْدِ، قَالَ: فَقَالَ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ: مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ عَذْرَاءَ فَوُعِكَ سَهْلٌ مَكَانَهُ، فَاشْتَدَّ وَعْكُهُ، فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ سَهْلًا وُعِكَ، وَاَنَّهُ غَيْرُ رَائِحٍ مَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ سَهْلٌ الَّذِي كَانَ مِنْ شَاْنِ عَامِرِ بْنِ

6104- حديث صحيح، موسى بن السندي ذكره المؤلف في "ثقاته"، وكناه أبا محمد، وقال: يروى عن وكيع بن الجراح، وأبي نعيم، والمؤمل، حدثنا عنه عمران بن موسى بن مجاشع قلت: قد توبع، ومن فوقه ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن عبد الله بن الحارث، فمن رجال مسلم. عاصم بن سليمان: هو الأحول. وأخرجه أحمد 3/118 و119 عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/127، وابن أبي شيبة 8/36 و37 38، ومسلم "58" "2196" في السلام: باب استحباب الرقية من العين، والترمذي "2056" في الطب: باب ما جاء في الرخصة من الرقية، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة 1/441"، والبيهقي 9/348، البغوي "3244" من طرق عن سفيان، به. وأخرجه مسلم "2196" عن أبي خيثمة، عن حميد بن عبد الرحمن، عن عاصم الأحول، به. وأخرجه الترمذي "2056"، ابن ماجة "3516" في الطب: باب ما رخص فيه من الرقى، عن عبدة بن عبد الله الخزاعي، عن معاوية بن هشام، عن سفيان، عن عاصم، عن عبد الله الحارث، عن أنس. وقال الترمذي بعد أن أخرج الحديث من طريق يحيى بن آدم وأبي نعيم عن سفيان: هذا حديث حسن غريب، وهذا عندي أصح من حديث معاوية بن هشام عن سفيان.

6105- رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن أبي أمامة، فقد روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وقال الزرقاني في "شرح الموطأ: 4/319" ظاهره الإرسال، لكنه محمول على أن أبا أمامة سمع ذلك من أبيه، ففي بعض طرقه: عن أبي أمامة، حدثني أبي ...وهو في "الموطأ 2/938" في العين: باب الوضوء من العين. ومن طريق مالك أخرجه النسائي في الطب من "الكبرى" كما في "التحفة 1/66"، والطبراني "5580" وانظر الحديث التالي. وأخرجه أبو داود "3880" من حديث عائشة قالت: كان يؤمر العائن فيتوضأ، ثم يغتسل منه المعين. وإسناده صحيح على شرطهما.

رَبِيعَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ؟ اَلَا بَرَّكْتَ اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ، تَوَضَّأْ لَهُ، فَتَوَضَّأَ لَهُ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ، فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میرے والد حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے خرار کے مقام پر غسل کیا انہوں نے اپنے جسم پر موجود جبہ اتارا' تو عامر بن ربیعہ نے انہیں دیکھ لیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سہل رضی اللہ عنہ گورے چٹے شخص تھے ان کی جلد بہت خوبصورت تھی عامر بن ربیعہ نے کہا: میں نے آج جو (خوبصورت جلد) دیکھی ہے اس طرح کی جلد' تو کسی کنواری لڑکی کی بھی نہیں ہوتی' تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ اسی جگہ بیمار ہو گئے ان کو تیز بخار ہو گیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا: حضرت سہل رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا ہے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے قابل بھی نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے انہیں عامر بن ربیعہ والے واقعہ کے بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص کیوں اپنے بھائی کو قتل کرنا چاہتا ہے کیا تمہیں پتہ نہیں ہے نظر لگنا حق ہے تم اس کے لیے وضو کرو۔ عامر بن ربیعہ نے ان کے لیے وضو کیا' تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلتے ہوئے آئے یوں جیسے انہیں کوئی تکلیف نہیں تھی (یعنی ان کی بیماری ختم ہو گئی)

ذِكْرُ وَصْفِ الْوُضُوءِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ لِمَنْ وَصَفْنَاهُ

وضو کے اس طریقے کا تذکرہ' جس کے بارے میں ہم نے یہ ذکر کیا ہے کہ اس صورتحال میں (اسے وضو کرنا چاہئے)

6106 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ، بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي اَبُو اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ، اَخَا بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ رَاَى سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ وَّهُوَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَرَّارِ يَغْتَسِلُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاَةٍ قَالَ: فَلُبِطَ سَهْلٌ، فَاُتِيَ

6106- حديث صحيح واخرجه عبد الرزاق "19766"، ومالك 2/939 في العين :باب الوضوء من العين، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة 1/66 "، وفي "عمل اليوم والليلة "208" "، والطبراني "5574" و "5575" و "5576" و "5577" و "5579"، والبيهقي 9/351 و352، والبغوي "3245" من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/58 59، والنسائي في "عمل اليوم والليلة "209" "، وأحمد 4/386، والطبراني "5573" و "5578" من طرق عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عن أبيه سهل بن حنيف . وأخرجه الطبراني "5581" من طريق مسلمة بن خالد الأنصاري، و "5582" من طريق عبد الله بن أبي حبيبة، كلاهما عن أبي امامة بن سهل، عن أبيه وذكره صاحب "المجمع 5/107 " وقال :رواه أحمد والطبراني، ورجال أحمد رجال الصحيح، وفي أسانيد الطبراني ضعف.

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ لَكَ فِيْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَتَّهِمُوْنَ مِنْ اَحَدٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ رَآهُ يَغْتَسِلُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاَةٍ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ؟ اَلَا تُبَرِّكُ؟ اغْتَسِلْ لَهُ فَغَسَلَ لَهُ عَامِرٌ، فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ الرَّكْبِ لَيْسَ بِهِ بَاْسٌ

قَالَ: وَالْغُسْلُ اَنْ يُؤْتٰى بِالْقَدَحِ، فَيُدْخِلَ الْغَاسِلُ كَفَّيْهِ جَمِيْعًا فِيْهِ، ثُمَّ يَغْسِلُ وَجْهَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى، فَيَغْسِلُ صَدْرَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ فَيَغْسِلُ ظَهْرَهُ، ثُمَّ يَاْخُذُ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَغْسِلُ رُكْبَتَيْهِ، وَاَطْرَافَ اَصَابِعِهِ مِنْ ظَهْرِ الْقَدَمِ، وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ بِالرِّجْلِ الْيُسْرٰى، ثُمَّ يُعْطِي ذٰلِكَ الْاِنَاءَ قَبْلَ اَنْ يَّضَعَهُ بِالْاَرْضِ الَّذِيْ اَصَابَهُ الْعَيْنُ، ثُمَّ يَمُجُّ فِيْهِ، وَيَتَمَضْمَضُ وَيُهَرِيقُ عَلٰى وَجْهِهِ، وَيَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ، وَيُكْفِيءُ الْقَدَحَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ

❁❁ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عامر بن ربیعہ جن کا تعلق بنوعدی بن کعب سے تھا انہوں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خرار کے مقام پر موجود تھے وہ غسل کرنے لگے' تو عامر بن ربیعہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے کسی پردہ نشین عورت کی بھی اتنی خوبصورت جلد نہیں دیکھی' تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ اسی وقت بیمار ہو گئے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا عرض کی گئی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سہل بن حنیف کا کچھ کریں گے یہ اپنا سر بھی نہیں اٹھا رہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم کسی پر الزام عائد کرتے ہو۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں عامر بن ربیعہ نے انہیں غسل کرتے دیکھا' تو یہ کہا اللہ کی قسم! میں نے' تو کسی پردہ نشین عورت کی بھی اتنی اچھی جلد نہیں دیکھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن ربیعہ کو بلایا اور ان پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تم میں سے کوئی ایک کیوں اپنے بھائی کو قتل کرنا چاہتا ہے کیا تم برکت کی دعا نہیں دے سکتے تھے تم اس کے لیے غسل کرو۔ عامر نے ان کے لیے غسل کیا' تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ سواروں کے ساتھ روانہ ہو گئے یوں جیسے انہیں کوئی تکلیف نہیں تھی (یعنی ان کی بیماری ختم ہو گئی)

راوی بیان کرتے ہیں: غسل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پیالہ لایا جائے غسل کرنے والا شخص اپنے دونوں ہاتھ اس میں داخل کرے پھر وہ اپنے چہرے کو اس پیالے میں دھوئے (یعنی چہرے کو دھونے والا پانی دوبارہ پیالے میں گرے) پھر وہ اپنا دایاں ہاتھ اس میں داخل کرے اور اپنے سینے کو پیالے میں دھوئے وہ اپنا ہاتھ داخل کرے اور اپنی پشت کو دھوئے اپنا بایاں ہاتھ لے اور اسی طرح کرے اسی طرح دو گھٹنے دھوئے اور اپنی انگلیوں کے کنارے تک دھوئے اسی طرح وہ اپنے بائیں پاؤں کے ساتھ کرے پھر وہ برتن زمین پر رکھنے سے پہلے اس شخص کو دے جسے نظر لگی ہے پھر وہ اس میں کلی کرے اور اپنے چہرے پر وہ پانی ڈالے اور اپنے سر پر وہ بہائے اور پھر اپنی پشت کے پیچھے کی طرف اس پیالے کو الٹا دے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِغْتِسَالِ لِمَنْ عَانَهُ اَخُوهُ الْمُسْلِمُ

جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کو نظر لگا دیتا ہے اسے غسل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

6107 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، صَاعِقَةُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نظر لگنا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر کو تبدیل کر سکتی' تو نظر اسے تبدیل کر دیتی اور جب تم سے غسل کرنے کے لیے کہا جائے' تو تم غسل کر لو (یعنی نظر کے اثرات دور کرنے کے لیے ایسا کرو)''۔

6108 - حَدَّثَنَاهُ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ كَرِهَ اسْتِعْمَالَ الرُّقَى عِنْدَ الْحَوَادِثِ تَحْدُثُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے تکلیف لاحق ہونے پر دم کرنا (یا دم کروانا) مکروہ ہے

6109 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُهَا اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم نظر لگنے کا دم کر دیا کریں۔

6108- إسناده صحيح على شرط الصحيح، وهيب :هو ابن عجلان الباهلي، وابن طاوس :هو عبد الله. وأخرجه ابن أبي شيبة8/59، والترمذي "2062"في الطب :باب ما جاء في العين، من طريق أحمد بن إسحاق الحضرمي، بهذا الإسناد .قال الترمذي :حديث حسن صحيح غريب. وأخرجه عبد الرزاق "2188"في السلام :باب الطب والمرضى والرقى، عن أحمد بن الحسن بن خراش، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2188"، والطبراني "10905"، والبيهقي 9/351 من طرق عن مسلم بن إبراهيم، به.

6109- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو مكرر ."6103"

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اَخْذِ الرَّاقِي الْاُجْرَةَ عَلٰى رُقْيَتِهِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا

دم کرنے والے کے لیے اپنے ایسے دم کرنے کا معاوضہ لینے کے مباح ہونے کا تذکرہ جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

6110 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيْمِيِّ، عَنْ عَمِّهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ عِنْدَهُمْ مَجْنُوْنٌ مُوْثَقٌ فِي الْحَدِيْدِ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ: عِنْدَكَ شَيْءٌ تُدَاوِيْ هٰذَا بِهِ؟ فَاِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ، قَالَ: فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ، فَبَرَاَ، فَاَعْطَاهُ مِائَةَ شَاةٍ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلْ، فَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ، فَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ

✿✿ خارجہ بن صلت تیمی اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ کسی قوم کے پاس سے گزرے جن میں ایک پاگل شخص تھا جسے لوہے میں باندھا گیا تھا ان میں سے کسی نے کہا: کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس کے ذریعے آپ اس کا علاج کرسکیں کیونکہ آپ کے ساتھی بھلائی لے کر آئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے تین دن تک اس پر سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا روزانہ میں دو مرتبہ اس کو دم کرتا تھا وہ ٹھیک ہوگیا' تو اس شخص نے انہیں ایک سو بکریاں دیں وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے کھالو کیونکہ جو شخص باطل دم کے ذریعے کھاتا ہے (وہ ممنوع ہے) تم' تو حق کے دم کے ذریعے کھانے لگے ہو۔

6111 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيْمِيِّ، عَنْ عَمِّهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ، فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ

6110- إسناده حسن، خارجة بن الصلت ذكره المؤلف في "ثقات 4/211 "، وروى عنه اثنان، وقال الإمام الذهبي في "الكاشف :"محله الصدق، وباقي رجاله رجال الشيخين غير صحابيه يزيد :هو ابن هارون. وأخرجه الحاكم 1/559 560من طريق إبراهيم بن عبد الله السعدي، عن زيد بن هاروه، بهذا الإسناد، وصححه ووافقه الذهبي . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/53، والطبراني"509"/"17، والحاكم، والمزي في "تهذيب الكمال 8/14 "من طريق زكريا بن أبي زايدة، به. وأخرجه أحمد 5/211، وأبو داود "3420"في الإجازة :باب كسب الأطباء ، "3897"و "3901"في الطب :باب كيف الرقى، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة 8/249 "، وفي "عمل اليوم وليلة"1032" "، وابن السني في "عمل اليوم والليلة"635" "، والطحاوي 4/126 من طرق عن الشعبي، به.

6111- هو مكرر ما قبله يحيى :هو ابن سعيد الأنصاري، وزكريا :هو ابن أبي زائدة. وأخرجه أبو داود "3896"في الطب: باب كيف الرقى؟ عن مسدد بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/210 211عن يحيى بن سعيد، به.

مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ، فَقَالَ اَهْلُهُ: اِنَّهُ قَدْ حُدِّثْنَا اَنَّ مَلِكَكُمْ هٰذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ، فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تَرْقِيهِ؟ فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَبَرَاَ، فَاَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: خُذْهَا، فَلَعَمْرِي لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ، فَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهَا اَرَادَ بِهِ جَوَازَ ذٰلِكَ الشَّيْءِ الْمَاْخُوذِ، مَعَ جَوَازِ اسْتِعْمَالِهِ فِي الْمُسْتَقْبَلِ، لِاَنَّ الشَّاءَ اَخَذَهَا الرَّاقِي قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَاَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهَا اَرَادَ بِهِ جَوَازَ فِعْلِ الْمَاضِي وَالْمُسْتَقْبَلِ مَعًا، وَعَمُّ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عِلَاقَةُ بْنُ صُحَارٍ السَّلِيطِيُّ، وَسَلِيطٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ

❁❁ خارجہ بن صلت تیمی اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت سے واپس جا رہے تھے' تو ان کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوا جہاں ایک شخص لوہے میں بندھا ہوا تھا اس کے رشتے داروں نے یہ کہا ہمیں یہ بات پتہ چلی ہے کہ آپ کے آقا بھلائی لے کر آئے ہیں' تو کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے' جس کے ذریعے آپ اسے دم کر دیں میں نے اس شخص کو سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا وہ ٹھیک ہو گیا ان لوگوں نے مجھے ایک سو بکریاں دیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے حاصل کر لو میری زندگی کی قسم جو شخص باطل دم کے ذریعے کھاتا ہے (وہ غلط ہے) تم' تو حق کے دم کے ذریعے کھا رہے ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''تم اسے حاصل کر لو'' اس کے ذریعے مراد یہ ہے' جو چیز حاصل کی گئی ہے اسے جائز قرار دیا جائے اور مستقبل میں بھی ایسا عمل کرنے کو جائز قرار دیا جائے کیونکہ دم کرنے والے صاحب نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے وہ بکریاں حاصل کر لی تھیں اس کے بعد اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا انہیں حاصل کر لو اس کے ذریعے مراد یہ ہے کہ ماضی میں جو فعل کیا گیا وہ بھی جائز ہے اور اگر آئندہ کیا جائے' تو وہ بھی جائز ہو گا۔

خارجہ بن صلت کے چچا کا نام حضرت علاقہ بن صحار سلیطی ہے اور سلیط بنو تمیم کی ایک شاخ ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَخْذَ الْاُجْرَةِ الْمُشْتَرَطَةِ فِي الْبِدَايَةِ عَلَى الرُّقَى

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ دم کرنے سے پہلے ہی معاوضے کی شرط طے کر سکتا ہے

6112 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ، فَمَرَرْنَا عَلٰى اَهْلِ اَبْيَاتٍ، فَاسْتَضَفْنَاهُمْ، فَاَبَوْا اَنْ يُضَيِّفُونَا، فَنَزَلُوا بِالْعَرَاءِ، فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ، فَاَتَوْنَا فَقَالُوا: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ يَرْقِي؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، اَنَا اَرْقِي، قَالُوا: ارْقِ صَاحِبَنَا، قُلْتُ: لَا، قَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَاَبَيْتُمْ اَنْ تُضَيِّفُونَا، قَالُوا: فَاِنَّا نَجْعَلُ لَكُمْ جُعْلًا، قَالَ:

فَجَعَلُوا لِي ثَلَاثِينَ شَاةً، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ، فَجَعَلْتُ أَمْسَحُهُ، وَأَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ حَتّٰى بَرَأَ، فَأَخَذْنَا الشَّاءَ، فَقُلْنَا: نَأْخُذُهَا وَنَحْنُ لَا نُحْسِنُ نَرْقِي؟ فَمَا نَحْنُ بِالَّذِي نَأْكُلُهَا حَتّٰى نَسْأَلَ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْنَاهُ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، قَالَ: فَجَعَلَ يَقُولُ: وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا دَرَيْتُ أَنَّهَا رُقْيَةٌ، شَيْءٌ أَلْقَاهُ اللّٰهُ فِي نَفْسِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا، وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا ہمارا گزر ایک بستی کے پاس سے ہوا ہم نے انہیں مہمان نوازی کے لیے کہا' تو انہوں نے ہماری مہمان نوازی کرنے سے انکار کردیا ہم لوگوں نے آبادی سے باہر ایک جگہ پڑاؤ کیا ان لوگوں کے سردار کو کسی زہریلی چیز نے کاٹ لیا وہ لوگ ہمارے پاس آئے انہوں نے کہا: کیا آپ کے درمیان کوئی ایسا شخص ہے' جو دم کرتا ہو میں نے کہا: جی ہاں میں دم کرتا ہوں ان لوگوں نے کہا: ہمارے ساتھی کو دم کردیجئے میں نے کہا: جی نہیں ہم نے تمہیں مہمان نوازی کیلئے کہا تھا تم نے ہماری مہمان نوازی کرنے سے انکار کردیا تھا ان لوگوں نے کہا: ہم آپ کو اس کا معاوضہ دیں گے۔ راوی کہتے ہیں:' تو انہوں نے ہمیں تیس (30) بکریاں دینے کا معاہدہ کیا میں اس شخص کے پاس آیا میں نے اس پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شروع کیا' یہاں تک کہ وہ شخص ٹھیک ہو گیا' تو ہم نے بکریاں حاصل کرلیں ہم نے سوچا کہ ہم نے بکریاں' تو لے لی ہیں' لیکن ہمیں باقاعدہ طور پر دم کرنا نہیں آتا اس لیے ہم ان بکریوں کو اس وقت تک نہیں کھائیں گے' جب تک ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہیں کرتے پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تمہیں کیسے پتہ چلا کہ سورہ فاتحہ کا دم بھی ہوتا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے نہیں پتہ تھا کہ اس کا دم بھی ہوتا ہے یہ' تو ایک چیز ہے' جو اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں ڈال دی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے کھاؤ اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔

6112- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي نضرة، واسمه المنذري بن مالك بن قطعة، فمن رجال مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه ابن السني في "عمل اليوم والليلة "641" "عن أحمد بن يحيى بن زهير، حدثنا يوسف بن موسى، حدثنا جرير وأبو معاوية الضرير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 548/53، وأحمد 3/10، والترمذي "2063"في الطب: باب ما جاء في أخذ الأجرة على التعويذ، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة3/452 "، وفي "عمل اليوم والليلة "1027" "و"1030"، وابن ماجة "2156"في التجارات: باب أجر الرقي، والدارقطني 3/63 و64 و64من طرق عن الأعمش، به وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 3/2، ومسلم "65" "2201"في السلام: باب جواز أخذ الأجرة على الرقية بالقران والأذكار، والنسائي في "اليوم والليلة"1029" "، ابن ماجة "2156"، والطحاوي، 4/126 127 من طريق هشيم. وأخرجه البخاري "2276"في الإجازة: باب ما يعطى في الرقية على أحياء العرب بفاتحة الكتاب، و "5749"في الطب: باب النفث في الرقية، وأبو داود "3418"في الإجازة: باب كسب الأطباء، و "3900"في الطب باب كيف الرقى، والبيهقي 6/124من طريق أبي عوانة. وأخرجه أحمد 3/44، والبخاري "5736"في الطب: باب الرقى بفاتحة الكتاب، الترمذي "2064"، والنسائي "1028"، والدارقطني 3/63من طريق شعبة، ثلاثتهم "هشيم وأبو عوانة وشعبة "عن أبي بشر جعفر بن إياس، عن أبي المتوكل الناجي، عن أبي سعيد أن ناسا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم مروا بحي من العرب فلم يقروهم....فذكره بنحوه.

6113 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَخِيْهِ، مَعْبَدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متنِ حدیث): نَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَاَتَتْنَا امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: اِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيْمٌ لُدِغَ، فَهَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ؟ قَالَ: فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا، كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقْيَةً، فَرَقَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ، فَاَعْطَوْهُ غَنَمًا، وَسَقَوْهُ لَبَنًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا تُحَرِّكُوْهُ حَتّٰى نَاْتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: مَا كَانَ يُدْرِيْهِ اَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ بِسَهْمٍ مَعَكُمْ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا ایک عورت ہمارے پاس آئی اور بولی اس قبیلے کے سردار کو کسی زہریلی چیز نے کاٹ لیا ہے کیا تمہارے درمیان کوئی دم کرنے والا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم میں سے ایک شخص اٹھ کر اس کے ساتھ چلا گیا ہم اس کے بارے میں یہ گمان کرتے تھے کہ یہ اچھا دم کر لیتا ہے اس نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا' تو وہ شخص ٹھیک ہو گیا ان لوگوں نے ہمیں بکریاں دیں اور ہمیں دودھ بھی پلایا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: تم لوگ انہیں حرکت نہ دو' جب تک ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہو جاتے پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اسے کیسے پتہ چلا کہ اس سورت کا دم بھی ہوتا ہے تم لوگ ان کو تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔

6113- إسناده صحيح على شرط الشيخين وأخرجه مسلم "2201"في السلام :باب جواز أخذ الأجرة على الرقية بالقرآن والأذكار، وأبو داود "3419"في الطب :باب كيف الرقى، من طريقين عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "5007"في فضائل القرآن :باب فاتحة الكتاب، ومسلم "66" "2201"عن محمد بن المثنى، عن وهب بن جرير، عن هشام بن حسان، به.

كِتَابُ الْعَدْوٰى وَالطِّيَرَةِ وَالْفَالِ

کتاب! عدوی، طیرہ اور فال کے بارے میں روایات

6114 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عدوی اور طیرہ کوئی حقیقت نہیں ہے' البتہ مجھے فال پسند ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ أَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوَى أَوْ نَاسِخٌ لَهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علمِ حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان: ''عدوی کی کوئی حیثیت نہیں ہے'' کی متضاد ہے یا اس کی ناسخ ہے

6115 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ، قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ: فَكَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِمَا كِلَيْهِمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَمَتَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهِ: لَا عَدْوَى، وَأَقَامَ عَلٰى أَنْ: لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ: كُنْتُ أَسْمَعُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَدِيْثًا آخَرَ قَدْ سَكَتَّ عَنْهُ، كُنْتَ تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا

6114– إسناده صحيح إبراهيم بن الحجاج السامي :روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "113" "2223"في السلام :باب الطيرة والفال وما يكون فيه من الشؤم، من طريق معلى بن أسد، عن عبد العزيز بن المختار، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "5826"و "6121"و "6124"و."6125"

عَـدْوٰی فَاَبٰی اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنْ يَّعْرِفَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: وَلَعَمْرِی لَقَدْ كَانَ اَبُـوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوٰی ، وَلَا اَدْرِی اَنَسِیَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، اَوْ نَسَخَ اَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْاٰخَرَ

(توضیح مصنف): قَـالَ اَبُـوْ حَـاتِـمٍ رَضِـیَ الـلّٰهُ عَنْهُ: لَيْسَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ، وَلَا اَحَدُهُمَا نَاسِخٌ لِلْاٰخَرِ، وَلٰـكِـنَّ قَـوْلَـهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوٰی سُنَّةٌ تُسْتَعْمَلُ عَلَى الْعُمُوْمِ، وَقَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُـوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ اَرَادَ بِهٖ اَنْ لَا يُوْرِدَ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ، وَيُرَادُ بِهِ الِاعْتِقَادُ فِیْ اسْتِعْمَالِ الْعَدْوٰی اَنْ تَضُرَّ بِاَخِيهِ فِی الْقَصْدِ، وَاِنْ لَّمْ تَضُرَّ الْعَدْوٰی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عدوی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔''

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''بیمار شخص تندرست کے پاس نہ آئے۔''

ابوسلمہ کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں یہ دونوں روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے تھے اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بیان کرنے سے رک گئے کہ بیماری کے متعدی ہونے کی کوئی حیثیت نہیں ہے' البتہ وہ یہ چیز بیان کرتے رہے کہ کسی بیمار کو کسی تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔

حارث نامی شخص جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچازاد تھے انہوں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ)! پہلے' تو میں آپ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنتا رہا ہوں کہ آپ اس کے ساتھ ایک اور حدیث بھی بیان کیا کرتے تھے اب آپ نے اسے بیان نہیں کیا جسے آپ پہلے بیان کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' ''بیماری کے متعدی ہونے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔''

6115- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة وهو ابن يحيى فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "104" "2221"في السلام :باب لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر، عن حرملة وأبي الطاهر، عن أبي وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 7/216 مختصراً من طريق بحر بن نصر، والطبري في "مسند علي "من "تهذيب الآثار "4" "من طريق يونس، كلاهما عن ابن وهب، به. وأخرجه البخاري "5771"في الطب :باب لا هامة، و "5773"و "5774"باب لا عدوى، ومسلم"105" "2221"، وأحمد2/406، والبيهقي7/216و 217من طرق عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق"1957"، وأبو داود "3911"في الطب :باب في الطيرة، والطبري "6"، والبيهقي7/216، البغوي "3248"من طريق معمر، عن الزهري قال: فحدثني رجل عن أبي هريرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول" :لا يوردن ممرض على مصح"، قال :فراجعه الرجل، فقال :أليس قد حدثتنا أن النبي صلى الله عليه وسلم قال " :لا عدوى ولا صفر ولا هامة"؟ قال :لم احدثكموه، قال الزهري :قال أبو سلمة :قد حدث به، وما سمعت أبا هريرة نسي حديثا قط غيره وفي حديث الطبري :عن الزهري قال :قال أبو سلمة :سمعت أبا هريرة ... وأخرجه أحمد2/434، وابن ماجة "3541"في الطب :باب من كان يعجبه الفأل ويكره الطيرة، من طريقين عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :لا يورد الممرض على المصح"، وزاد أحمد :قال" :لا عدوى ولا طيرة ولا هامة، فمن أعدى الأول"؟ وأخرجه البيهقي 7/217من طريق أبي إسحاق مولى بني هاشم، وأبي عطية الأشجعي، كلاهما عن أبي هريرة مختصرا بلفظ" :لا عدوى، ولا يحل الممرض على المصح، وليحل المصح حيث شاء ."قيل :ما بال ذلك يا رسول الله؟ قال" :إنه أذى"

تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا اور انہوں نے یہی کہا کہ کسی بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔

ابوسلمہ نامی راوی کہتے ہیں: مجھے اپنی زندگی کی قسم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں یہ حدیث بیان کرتے رہے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''بیماری کے متعدی ہونے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔''

اب مجھے نہیں معلوم کہ کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس بات کو بھول گئے تھے یا ان میں سے ایک قول نے دوسرے کو منسوخ کر دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان دونوں روایات میں کوئی تضاد نہیں ہے نہ ہی ان میں سے ایک دوسرے کو منسوخ کرتی ہے' تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''بیماری کے متعدی ہونے کی کوئی حیثیت نہیں ہے'' یہ ایک ایسی سنت ہے' جس پر عمومی طور پر عمل کیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''کسی بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ اس بات کا اعتقاد نہ رکھا جائے کہ بیماری کے متعدی ہونے پر عمل کرتے ہوئے تم جان بوجھ کر اپنے بھائی کو کوئی نقصان پہنچا دو اگرچہ بیماری کا متعدی ہونا نقصان نہیں دیتا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ بِالْعَدْوٰى، وَالصَّفَرِ الَّذِىْ كَانَ يَقُوْلُ بِهٖ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی عدوی یا صفر (کے منحوس ہونے) کا قائل ہو' جو زمانہ جاہلیت کے لوگوں کا عقیدہ تھا

6116 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوٰى، وَلَا صَفَرَ، وَلَا هَامَةَ ، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِى الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ، فَيَجِيْءُ الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ، فَيَدْخُلُ فِيْهَا فَيُجْرِبُهَا؟ قَالَ: فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ؟

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

6116- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم، وأخرجه مسلم "2220"في السلام :باب لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر، عن حرملة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "101" "2220" والطحاوى فى "شرح معانى الآثار4/309 "و312، والبيهقى 7/216والطبرى فى "مسند على "من "تهذيب الآثار "3" من طرق عن ابن وهب، به. وأخرجه عبد الرزاق "19507"، وأحمد2/267، والبخارى"102" "5717"، والطحاوى فى "شرح المعانى" 4/309و312، وابن أبى عاصم فى "السنة "مختصراً "272"و"274" "273"، والبيهقى 7/217، والبغوى "3248"من طرق عن ابن شهاب، به ولفظ البخارى "5717"ومسلم والطحاوى :أخبرنى أبو سلمة بن عبد الرحمن وغيره. وأخرجه البخارى "5775"باب لا عدوى، ومسلم"103" "2220"، وابن أبى عاصم فى "السنة "284" "و "285"والطبرى "7"، والبيهقى 7/217من طريق الزهرى، عن سنان بن أبى سنان الدؤلى، عن أبى هريرة.

"عدوی، صفر اور ہامہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اونٹوں کا کیا معاملہ ہے وہ ریگستان میں یوں بھاگتے پھرتے ہیں جیسے وہ ہرن ہوتے ہیں پھر ایک خارش زدہ اونٹ آتا ہے ان میں شامل ہوتا ہے' تو ان کو خارش زدہ کر دیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا پہلے کو کس نے خارش کا شکار کیا تھا۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ اخْتُلِفَ عَلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ فِيْهَا، وَنَفٰى صِحَّتَهَا اَصْلًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (نقل کرنے میں) اختلاف کیا گیا ہے اس شخص نے اس روایت کے مستند ہونے کی سرے سے نفی کی ہے

6117 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَةَ، وَلَا عَدْوٰى، وَلَا صَفَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا لَنَاْخُذُ الشَّاةَ الْجَرْبَاءَ، فَنَطْرَحُهَا فِي الْغَنَمِ، فَتَجْرَبُ الْغَنَمُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"طیرہ، ہامہ، عدوی اور صفر کی کوئی حیثیت نہیں ہے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہم ایک خارش زدہ بکری لیتے ہیں اسے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیتے ہیں' تو دوسری بکریاں بھی خارش زدہ ہو جاتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلی کو کس نے خارش کا شکار کیا تھا۔"

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ قَوْلِ الْمَرْءِ بِالْعَدْوٰى

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کا عدوی کا قائل ہونا جائز نہیں ہے

6118 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

6117– حديث صحيح، سماك روايته عن عكرمة خاصة مضطربة، وباقي رجال ثقات رجال البخاري أبو عوانة: هو وضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه أحمد 1/328، وأبو يعلى "2333" و"2582"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/308، والطبراني في "الكبير" "11764" من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/269، وابن ماجة مختصرا "3539" في الطب: باب من كان يعجبه الفأل ويكره الطيرة، والطبري في "مسند علي" من "تهذيب الآثار" "30" "29"، والطحاوي 4/307 من طرق عن سماك، به. وأخرجه الطبري في "مسند علي" "31"، والطبراني "11605" من طريق الحكم بن أبان، والطبري "32" من طريق يزيد بن أبي زياد، كلاهما عن عكرمة، به وفي إسناديهما ضعف.

(متن حدیث): لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، جَرَبَ بَعِيرٌ، وَأَجْرَبَ مِائَةً، فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عدوی اور طیرہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے ایک اونٹ خارش زدہ ہوتا ہے، تو وہ ایک سو اونٹوں کو خارش زدہ کر دیتا ہے لیکن پہلے کو کس نے خارش کا شکار کیا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْمَرْءِ الْعَدْوَى فِي ذَوَاتِ الْأَرْبَعِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی جانوروں میں عدوی کے ہونے کا قائل ہو

6119 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، النُّقْبَةُ تَكُونُ بِمِشْفَرِ الْبَعِيرِ، أَوْ بِعَجْبِهِ، فَتَشْتَمِلُ الْإِبِلَ كُلَّهَا جَرَبًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟ حَيَاتُهَا، وَمُصِيبَاتُهَا، وَرِزْقُهَا.

يُرِيدُ: بِيَدِ اللّٰهِ

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: الصَّوَابُ: مَمَاتُهَا وَلَكِنْ كَذَا: مُصِيبَاتُهَا قَالَهُ الشَّيْخُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اونٹ کی موٹی جلد پر (راوی کو شک ہے یا شاید) پشت کی زیریں ہڈی پر خارش سے پہلے والی جلد کی خرابی لاحق ہوتی ہے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تو تمام اونٹ خارش زدہ ہو جاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پہلے کو کس نے بیماری میں مبتلا کیا اس کی زندگی اس کی مصیبت اور اس کا رزق (اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے متن میں استعمال ہونے والا لفظ ''اس کی مصیبت'' درست نہیں ہے بلکہ اصل لفظ اس کی موت ہے، تاہم روایت میں اسی طرح منقول ہے اس کی مصیبت یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

6118- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار وهو الرمادي فحافظ روى له أبو داود والترمذي، وقد، سفيان :هو ابن عيينة، وأبو زرعة :هو ابن عمرو بن جرير. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/308 "من طرق مؤمل، والحميدي "1117"كلاهما عن سفيان، بهذا الإسناد .وانظر الحديث الآتي، والحديث رقم."6116"

6119- إسناده على شرط مسلم .شجاع بن الوليد وهو ابن قيس وقد توبع. وأخرجه الطبري "8"، البغوي "3249"من طريقين عن شجاع بن الوليد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/327، والطحاوي 4/308، و 312من طريقين عن عبد الله بن شبرمة، به وانظر الحديث السابق. وقوله" :النقبة "قال الأصمعي :هي أول جرب يبدو، يقال للبعير :به نقبة، وجمعها نقب بسكون القاف، لأنها تنقيب الجلد، أي :تخرقه "اللسان :"نقب.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ مُؤَاكَلَةَ ذَوِي الْعَاهَاتِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ بیمار لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھا پی سکتا ہے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

6120 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ مَجْذُومٍ، فَاَدْخَلَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ، وَقَالَ: كُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ، ثِقَةً بِاللّٰهِ، وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ هٰذَا هُوَ اَخُو مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ، لَيْسَ بِالْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ الْقِتْبَانِيِّ، وَهُمَا جَمِيعًا ثِقَتَانِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجذوم شخص کا ہاتھ پکڑا اسے اپنے ساتھ پیالے میں داخل کیا' فرمایا تم اللہ کا نام لے کر اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہوئے اور اس پر توکل کر کے کھاؤ۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مفضل بن فضالہ نامی راوی یہ مبارک بن فضالہ کا بھائی ہے یہ مفضل بن فضالہ قتبانی نہیں ہے ویسے یہ دونوں راوی ثقہ ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَطَيُّرِ الْمَرْءِ فِي الْاَشْيَاءِ

اس بارے میں ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی چیزوں میں بدشگونی حاصل کرے

6121 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ:

6120- إسناده ضعف، مفضل بن فضالة :هو ابن أبي أمية القرشي، قال ابن معين :ليس بذاك، وقال علي بن المديني :في حديثه نكارة، وقال النسائي :ليس بالقوي، وقال ابن عدي :لم أر له أنكر من هذا، يعني حديث جابر هذا، وباقي رجاله ثقات .يونس هو ابن مسلم المؤدب، وحبيب بن الشهيد :هو الأزدي . وأخرجه ابن ماجة "3542"في الطب :باب الجذام، عن مجاهد بن موسى، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داود "3925"في الطب :باب في الطيرة، والطيرة، والترمذي "1817"في الأطعمة :باب ما جاء في الأكل مع المجذوم، وابن ماجة "3542"، والطبري في "مسند علي"84" "، والطحاوي في "شرح معاني الآثار4/309 "، والحاكم 4/136 137، والبيهقي 7/219من طرق عن يونس بن محمد، عن الفضل بن فضالة شيخ آخر مصري أوثق من هذا وأشهر وقد روى شعبة هذا الحديث عن حبيب بن الشهيد عن ابن أبي بريدة أن ابن عمر أخذ بيد مجذوم، وحديث شعبة أثبت عندي وأصح. وأخرجه الطحاوي في "شرح المعاني 4/310 "عن ابن مرزوق، عن محمد بن عبد الله الأنصاري، عن إسماعيل بن مسلم، عن أبي الزبير، عن جابر .وإسماعيل بن مسلم وهو المكي ضعيف عندهم، وأبو الزبير مدلس وقد عنعن.

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْفَالُ، وَيَكْرَهُ الطِّيَرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فال پسند تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدشگونی کو ناپسند کرتے تھے۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ تَطَيَّرَ فِىْ اَسْبَابِهٖ مُتَعَرِّيًا عَنِ التَّوَكُّلِ فِيْهَا

ایسے شخص کے بارے میں شدید مذمت کا تذکرہ‘ جو اپنے کاموں میں توکل کو ایک طرف رکھتے ہوئے بدشگونی کو اختیار کرتا ہے

6122 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ الْاَسَدِيِّ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ، وَمَا مِنَّا اِلَّا، وَلٰكِنْ يُذْهِبُهُ اللّٰهُ بِالتَّوَكُّلِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بدشگونی شرک ہے ہم میں سے ہر شخص (کو شگون لاحق ہوتا ہے) تاہم اللہ تعالیٰ توکل کے ذریعے اسے ختم کر دیتا ہے۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الطِّيَرَةَ تُؤْذِى الْمُتَطَيِّرَ خِلَافَ مَا تُؤْذِىْ غَيْرَ الْمُتَطَيِّرِ

اس روایت کا تذکرہ‘ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بدشگونی کرنا بدشگونی کرنے والے کو اس

6121- إسناده حسن، محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ حسن الحديث، روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وباقي رجاله رجال الشيخين عبدة بن سليمان: هو الكلابي. وأخرجه ابن ماجة "3536"في الطب: باب من كان يعجبه الفأل ويكره الطيرة، عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/332 من طريق محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، به وانظر الحديث رقم "6124"و"6125"

6122- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن عاصم الأسدي، فروى له البخاري في "الأدب المفرد" أصحاب السنن غير النسائي. وأخرجه أبو داود "3910"في الطب: باب في الطيرة، والطحاوي في "مشكل الآثار 1/358 " و 304 من طريق محمد بن كثير العبدي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/389 و440، والبخاري في "الأدب المفرد"909" "، الترمذي "1614"في السير: باب ما جاء في الطيرة، وفي "العلل الكبير "ص 690، وابن ماجة "3538"في الطب: باب من كان يعجبه الفأل ويكره الطيرة، والبيهقي 8/139 من طرق عن الثوري، به وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه إلا من حديث سلمة بن كهيل. وأخرجه الطيالسي "356"، وأحمد 1/438، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/312 "، وفي "المشكل" 1/358 و2/304، والحاكم 1/17 18، والبغوي "3257"، والبيهقي 8/139 من طرق عن شعبة، عن سلمة بن كهيل، به وقال الحاكم: هذا حديث صحيح سنده، ثقات رواته، ولم يخرجاه.

سے مختلف اذیت دیتی ہے' جو اذیت وہ اس شخص کو نہیں دیتی جو بدشگونی حاصل نہیں کرتا

6123 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ زُهَیْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا یُوسُفُ بْنُ مُوسَی الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِیلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَیْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِی عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی بَكْرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، یَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا طِیَرَةَ، وَالطِّیَرَةُ عَلٰی مَنْ تَطَیَّرَ، وَاِنْ تَكُ فِی شَیْءٍ، فَفِی الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''طیرہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے اس کا وبال اس پر ہوگا' جو بدشگونی کرے گا اگر یہ (نحوست) کسی چیز میں ہوتی' تو گھر میں ہوتی یا گھوڑے میں ہوتی' یا عورت میں ہوتی''۔

ذِكْرُ مَا یَجِبُ عَلَی الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ التَّفَاؤُلِ، وَتَرْكِ التَّطَیُّرِ اقْتِدَاءً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے اچھی فال (کو پسند کرے) اور بدشگونی کو ترک کرے

6124 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِینِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ:

6123- إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح غير عتبة بن حميد، فقد روى له أبو داود والترمذي وابن ماجة، وروى عنه جمع، وقال أبو حاتم :صالح الحديث، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال أحمد :ضعيف ليس بالقوي، وقال الذهبي :شيخ، وقال الحافظ في "التقريب :"صدوق له أوهام. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/314 "من طريق فهد عن أبي غسان مالك بن إسماعيل، بهذا الإسناد. وللحديث شواهد، وسيأتي منها سعد بن أبي وقاص عند =

6124- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن المديني، فمن رجال البخاري .عبيد الله بن عبد الله :هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي، وهو في "المصنف "19503" "وأخرجه من طريق عبد الرزاق :أحمد2/266، ومسلم "110" "2223"في السلام :باب الطيرة والفأل وما يكون فيه من الشؤم، والبيهقي 8/139، والبغوي "3255" وأخرجه البخاري "2755"في الطب :باب الفأل، من طريق هشام، عن معمر، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "2512"، وأحمد 2/453 و524، والبخاري "5754"باب الطيرة، وفي "الأدب المفرد"910" "، ومسلم "110" "2223"من طرق عن الزهري، به . وأخرجه الطبري في "مسند علي "من "تهذيب الآثار "14" و"15"، وأحمد 2/487من طريق إسماعيل بن علية، عن سعيد الجريري، عن مضارب بن حزن، عن أبي هريرة قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :لا عدوى ولا هامة، وخير الطير الفأل، والعين حق." وأخرجه أحمد 2/387

(متن حدیث): لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَالُ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بدشگونی کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور ان میں سب سے بہتر چیز فال ہے عرض کی گئی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فال سے کیا مراد ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اچھی بات جسے کوئی شخص سنتا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الْفَالِ الَّذِي كَانَ يُعْجِبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فال کی اس صفت کا تذکرہ' جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے

6125 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، وَكَانَ عَسِرًا نَكِدًا، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُ الْفَالِ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بدشگونی کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور سب سے بہترین فال وہ اچھا کلمہ ہے' جسے کوئی شخص سنتا ہے۔''

6126 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اُمِّ كُرْزٍ، اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكُنَاتِهَا

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكُنَاتِهَا لَفْظَةُ اَمْرٍ مَقْرُونَةٌ بِتَرْكِ ضِدِّهِ، وَهُوَ اَنْ لَا يُنَفِّرُوا الطُّيُورَ عَنْ مَكُنَاتِهَا، وَالْقَصْدُ مِنْ هٰذَا الزَّجْرِ عَنْ شَيْءٍ ثَالِثٍ، وَهُوَ اَنَّ الْعَرَبَ كَانَتْ اِذَا اَرَادَتْ اَمْرًا جَاءَتْ اِلٰى وَكْرِ الطَّيْرِ فَنَفَّرَتْهُ، فَاِنْ تَيَامَنَ مَضَتْ لِلْاَمْرِ الَّذِي عَزَمَتْ

6125- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن عبيد بن حسان: احتج به مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/266 406عن عفان، عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد.

6126- حديث صحيح وانظر الكلام على إسناده في التعليق على الحديث "5312" وأخرجه الطيالسي "1634"، والحميدي "347"، وأحمد 6/381، والشافعي في "السنن"414" "، وأبو داود "3835"في الأضاحي: باب في العقيقة، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 1/342 "343، والطبراني "407"/25، والحاكم 4/237، والبيهقي 9/311، والبغوي "2818"من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وقال الهيثمي في "المجمع 5/106 "رواه الطبراني بأسانيد، ورجال أحدهما ثقات. ولم يذكر الطيالسي والطبراني ": عن أبيه"، وهو الصواب كما سبق بيانه.

عَلَيْهِ، وَإِنْ تَيَاسَرَ اَغْضَتُ عَنْهُ، وَتَشَاءمَتْ بِهٖ .فَزَجَرَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اسْتِعْمَالِ هٰذَا الْفِعْلِ بِقَوْلِهٖ: اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰی مَكُنَاتِهَا

❁❁ سیدہ ام کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرمائے ہوئے سنا ہے:

''پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے دو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: پرندوں کو ان کے گھونسلے میں رہنے دو یہ الفاظ اس بات سے ملے ہوئے ہیں اس کے متضاد کو ترک کر دیا جائے وہ یہ کہ پرندوں کو ان کے گھونسلوں سے نہ اڑایا جائے اور اس ممانعت کے ذریعے مراد کسی تیسری چیز سے منع کرنا ہے اور وہ یہ کہ عربوں کا یہ معمول تھا' جب وہ کوئی کام کرنے کا ارادہ کرتے تھے' تو کسی پرندے کے گھونسلے کے پاس آ کر اسے اڑا دیتے تھے اگر وہ دائیں طرف اڑ کر جاتا تھا' تو آدمی وہ کام کر لیتا تھا جس کو کرنے کا اس نے ارادہ کیا تھا اور اگر وہ بائیں طرف اڑ کر جاتا تھا' تو آدمی وہ کام نہیں کرتا تھا اور اسے بدشگونی سمجھتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس چیز کے اختیار کرنے سے منع کیا اور یہ الفاظ استعمال کیے ''پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے دو۔''

بَابُ الْهَامِ وَالْغُوْلِ

باب! ہام اور غول کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ بِالْهَامِ الَّذِىْ كَانَ يَقُوْلُ بِهٖ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

اس بارے میں ممانعت کا تذکرہ کہ کوئی شخص ہام کا قائل ہو، جس کے زمانہ جاہلیت کے لوگ قائل تھے

6127 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْجَمَّالُ الرَّازِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِى الْحَضْرَمِىُّ بْنُ لَاحِقٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنِ الطِّيَرَةِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَ، فَاِنْ تَكُ الطِّيَرَةُ فِىْ شَىْءٍ فَفِى الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ

سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے طیرہ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''عدوی، طیرہ، ہام کی کوئی حیثیت نہیں ہے اگر طیرہ کسی چیز میں ہونی ہوتی' تو عورت میں' یا گھوڑے میں' یا گھر میں ہوتی۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ بِاغْتِيَالِ الْغُوْلِ اِيَّاهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ کوئی شخص اس بات کا قائل ہو کہ غول (نامی جن یا ہوائی چیز) اسے بھٹکا سکتی ہے

6127- إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحضرمي بن لا حق، فقد روى له أبو داود والنسائي، وقال يحيي بن معين وابن عدى :لا بأس به، وذكره المؤلف في "الثقات." وأخرجه أحمد 1/180، وأبو يعلى 797"، وابن أبى عاصم فى "السنة" 266"، والطبرى فى "مسند على "من "تهذيب الآثار "17" "و "48"و"49"، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار 4/313 "من طرق عن هشام الدستوائى، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/174، وأبو داود "3921"فى الطب :با فى الطيرة، وأبو يعلىٰ "766"، والطبرى "18"و "19"و "50"و"51"، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار4/314 "، والبيهقى 8/140من طرق عن يحيى بن أبى كثير، به .ووقع فى المطبوع من "شرح معانى الآثار "تحريف فى مسنده يستدرك من هنا.

6128 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا عَدْوٰى، وَلَا صَفَرَ، وَلَا غُوْلَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عدوی' صفر اور غول کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔''

6128- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى الزبير فمن رجال مسلم أبو عاصم :هو الضحاك بن مخلد النبيل. وأخرجه ابن أبى عاصم في "السنة"268" "، والطبرى فى "مسند على "من "تهذيب الآثار"26" "، والطحاوى فى "مشكل الآثار 1/340 "من طريقين عن أبى عاصم الضحاك بن مخلد بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد3/382، ومسلم "109" "2222"فى السلام :باب لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر، من طريق روح بن عبادة، عن ابن جريج، به وزاد فى آخره :وسمعت أبا الزبير يذكر أن جابرا فسّر لهم قوله" :ولا صفر"، فقال الزبير :الصفر :البطن، فقيل لجابر :كيف؟ قال :كان يقال :داوب البطن، قال :ولم يفسر الغول، قال أبو الزبير :هذا الغول التى تغوّل. وأخرجه على بن الجعد فى "مسنده"2693" " و"3183"، وابن طهمان في "مشيخته "38" "و"39"، وأحمد 3/293و321، ومسلم "107" "2222"و"108"، وأبو يعلى "1789"، وابن أبى عاصم "281"، والطبرى "25"، والطحاوى فى "المشكل1/340 "، والبغوى "3251"من طرق عن أبى الزبير، به.

كِتَابُ النُّجُوْمِ وَالْاَنْوَاءِ

کتاب! نجوم اور ستاروں کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانَبَةِ الْقَضَايَا وَالْاَحْكَامِ بِالنُّجُوْمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تقدیر کے فیصلوں میں ستاروں پر اعتماد کرنے سے اجتناب کرے

6129 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ، مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا؟ قَالُوْا: كُنَّا نَقُوْلُ: وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ، وَمَاتَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنَّهَا لَا تُرْمَى لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّ رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا قَضَى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ، ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ، فَيُخْبِرُ اَهْلُ السَّمَاوَاتِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ اَهْلَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَيَخْطَفُ الْجِنُّ، فَيُلْقُوْنَهٗ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ، وَيُرْمَوْنَ، فَمَا جَاءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ، وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ اَوْ يَزِيْدُوْنَ الشَّكُّ مِنْ مُبَشِّرٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاری صحابہ میں سے ایک صاحب نے مجھے یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران کوئی ستارا ٹوٹا اور روشنی سی نظر آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے دریافت کیا جب اس طرح کا کوئی ستارا ٹوٹتا تھا' تو تم لوگ زمانہ جاہلیت میں کیا سمجھتے تھے۔ لوگوں نے عرض کی:

6129- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن إبراهيم الدورقي، فمن رجال مسلم علي بن الحسين :هو علي بن الحسين بن علي بن أبي زين العابدين .وأخرجه أحمد 1/218، ومسلم "2229"، في السلام :باب تحريم الكهانة وإتيان الكهان، والطحاوي في "مشكل الآثار 3/113"، والبيهقي 8/138 من طرق عن الأوزاعي، هذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/218، ومسلم "2229"، والترمذي "3224"في تفسير القران :باب ومن سورة سبأ، والنسائي في التفسير كما في "التحفة 11/172 "، والطحاوي في "مشكل الآثار 3/113 "، من طرق عن الزهري، به.

ہم یہ کہتے تھے کہ آج رات کوئی بڑا آدمی پیدا ہوگا یا کوئی بڑا آدمی فوت ہو جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ٹوٹتے ہیں بلکہ ہمارا پروردگار جب کوئی فیصلہ سناتا ہے' تو عرش کو اٹھانے والے فرشتے تسبیح بیان کرتے ہیں' تو اس کے بعد والے فرشتے تسبیح بیان کرتے ہیں' یہاں تک کہ یہ تسبیح آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کے قریب جو فرشتے ہوتے ہیں (یعنی ساتویں آسمان کے فرشتے) وہ دریافت کرتے ہیں' ہمارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے' تو (عرش کو اٹھانے والے فرشتے) انہیں اس بارے میں بتاتے ہیں اسی طرح تمام آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان والوں کو اس بارے میں اطلاع دیتے ہیں' یہاں تک کہ آسمان دنیا تک یہ بات پہنچ جاتی ہے تو کوئی جن اسے اچک لیتا ہے اور اپنے دوستوں کی طرف اسے القاء کر دیتا ہے وہ اس میں ملاوٹ بھی کر دیتا ہے' تو جب (کسی کاہن کی کہی ہوئی بات) درست ثابت ہوتی ہے' تو وہ حق کی وجہ سے ہوتی ہے' تاہم وہ لوگ اس میں اور بہت سے جھوٹ شامل کر دیتے ہیں (اس لیے ان کی بہت سی باتیں غلط بھی ثابت ہوتی ہیں)

یہاں مبشر نامی راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: وہ اس بات میں اضافہ کر دیتے ہیں۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ قَالَ بِالْاخْتِيَارَاتِ وَالْاَحْكَامِ بِالتَّنْجِيمِ

ایسے شخص کی شدید مذمت کا بیان جو اس بات کا قائل ہو کہ بھلائی اور (تقدیر کے) فیصلے ستاروں کی وجہ سے ہوتے ہیں

6130 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَتَّابُ بْنُ حُنَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ اَمْسَكَ اللّٰهُ الْقَطْرَ عَنِ النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ، ثُمَّ اَرْسَلَهُ لَاَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ، يَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْمِجْدَحُ هُوَ الدَّبَرَانِ، وَهُوَ الْمَنْزِلُ الرَّابِعُ مِنْ مَنَازِلِ الْقَمَرِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

6130- عتاب بن حنين روى عنه اثنان ووثقه المؤلف، وروى له النسائي، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار :وهو الرمادي، فقد روى له أبو داود والترمذي، وهو حافظ سفيان :هو ابن عيينة .وأخرجه الحميدي "751"، وأحمد 3/7، والنسائي 3/165في الاستسقاء :باب كراهية الاستمطار بالكوكب، عن سفيان، بهذا الإسناد وفي رواية النسائي " :خمس سنين "وأخرجه الدارمي 2/314، والنسائي في "عمل اليوم والليلة "926" "، وأبو يعلى "1312"من طريق عفان بن مسلم، عن حماد بن سلمة، عن عمرو بن دينار، به، وفيه" :عشر سنين "وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/362و368و421، ومسلم "72"، وعن زيد بن خالد الجهني تقدم عند ابن حبان برقم ."188"

''اگر اللہ تعالیٰ سات سال تک لوگوں سے بارش کو روک لے اور پھر اسے برسا دے' تو ان لوگوں میں سے ایک گروہ انکار کرتے ہوئے پھر بھی یہی کہے گا کہ مجدح ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مجدح سے مراد ''دبران'' ہے اور یہ چاند کی منزلوں میں چوتھی منزل پر ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ بِعِيَافَةِ الطُّيُورِ وَاسْتِعْمَالِ الطَّرْقِ

اس بارے میں ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی پرندوں کے ذریعے فال یا زمین پر کنکریاں مار کر فال نکالنے کا قائل ہو

6131 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ مُخَارِقٍ اَبِی الْعَلَاءِ، عَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْعِيَافَةُ، وَالطِّيَرَةُ، وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الطَّرْقُ التَّنْجِيمُ، وَالطَّرْقُ اللَّعِبُ بِالْحِجَارَةِ لِلْاَصْنَامِ

❁❁ حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عیافہ، طیرہ اور طرق شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) طرق سے مراد نجوم (پر اعتقاد رکھنا) ہے اور طرق سے مراد بتوں کے لیے پتھروں سے کھیلنا ہے۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلٰى مَنْ رَاَى الْاَمْطَارَ مِنَ الْاَنْوَاءِ

جو شخص ستاروں کی وجہ سے بارش کے نازل ہونے کا قائل ہو اس پر لفظ کفر کے اطلاق کا تذکرہ

6132 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی بَكْرٍ، عَنْ

6131– إسناده ضعيف، حيان بن مخارق أبو العلاء، لم يرو عنه غير عوف وهو ابن أبي جميلة الأعرابي -ولم يوثقه غير المؤلف .وأخرجه عبد الرزاق "19502"، وابن سعد 7/35، وأحمد 3/477و5/60، وأبو داود "3907"في الطب :باب في الخط وزجر الطير، والنسائي في التفسير كما في "التحفة8/275 "، والدولابي في "الكنى والأسماء1/86 "، والطحاوي في "شرح معاني الآثار4/312-313 "، والطبراني "941"و18/ "942"و "943"و"945"، والبيهقي8/139، والبغوي "3256"، وأبو نعيم في "تاريخ أصبهان2/158 "، والخطيب في "تاريخه10/425 "، والمزيفي "تهذيب الكمال 7/475-476 "من طرق عن عوف الأعرابي، بهذا الإسناد .قال بعضهم فيه :حيان، فلم ينسبوه، وقال بعضهم :حيان أبو العلاء، وقال آخرون :حيان بن العلاء.

6132– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر الحديث ."188"

مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث):صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِيْ اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: قَالَ: اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ، فَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي، كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدیبیہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی گزشتہ رات بارش ہو چکی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف توجہ کی اور فرمایا کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو تمہارے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان رکھنے والے ہیں کچھ میرا کفر کرنے والے ہیں جو شخص یہ کہتا ہے کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کی وجہ سے بارش نازل ہوئی ہے وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کا انکار کرتا ہے اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ فلاں اور فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے' تو وہ میرا انکار کرتا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمُسْلِمِ فِي الْحَوَادِثِ يَنْسُبُهَا اِلَى الْاَنْوَاءِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ کوئی مسلمان رونما ہونے والی صورت حال کے بارے میں اس بات کا قائل ہو کہ وہ اسے ستاروں کی طرف منسوب کر دے

6133 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا عَدْوَى، وَلَا هَامَةَ، وَلَا صَفَرَ، وَلَا نَوْءَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عدوی، ہامہ، صفر اور نوء کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ حَكَمَ بِمَجِيْءِ الْمَطَرِ فِيْ وَقْتٍ بِعَيْنِهٖ كَذَّبَهٗ فَجْرُهٗ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اسْتَاْثَرَ بِعِلْمِهٖ دُوْنَ خَلْقِهٖ

6133- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد العزيز بن محمد :هو الدراوردي، قد توبع .القعنبي :اسمه عبد الله بن مسلمة بن قعنب.وأخرجه أبو داود "3912"في الطب :باب في الطيرة، عن القعنبي، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 2/397، ومسلم "106" "2220"في السلام :باب لا عدوى ولا طيرة ...، والبغوي "3252"من طرق عن إسماعيل بن جعفر، عن العلاء، به.وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة "275" "من طريق ابن أبي حازم، عن العلاء، به .وانظر الحديث."6116"

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص یہ بتائے کہ بارش فلاں متعین وقت میں ہوگی' تو اس کا گناہ

اسے جھوٹا قرار دیدے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا علم اپنے پاس رکھا ہے مخلوق کو عطا نہیں کیا

6134 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَفَاتِحُ الْعِلْمِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ، لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْاَرْحَامُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى يَاْتِي الْمَطَرُ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''علم کی کنجیاں پانچ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کوئی شخص یہ بات نہیں جانتا کہ رحم سے کیا نکلے گا بس اللہ جانتا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا صرف اللہ جانتا ہے کوئی یہ نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی صرف اللہ جانتا ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں مرے گا صرف اللہ جانتا ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی صرف اللہ جانتا ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الِاسْتِمْطَارُ فِيْ اَوَّلِ مَطَرٍ يَجِيْءُ فِي السَّنَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ قحط سالی کے عالم میں

ہونے والی پہلی بارش میں مزید بارش کا طلبگار رہو

6135 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مُطِرْنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَسَرَ عَنْ ثَوْبِهِ لِلْمَطَرِ، قُلْنَا: لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم پر بارش نازل ہوئی ہم اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' تو

6134- إسناده قوي، صالح بن قدامة روى عنه جمع، وقال النسائي :ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال الذهبي في "الكاشف :"صدوق، وأخطأ الحافظ في "التقريب "فقال :مقبول، ويعني بقوله" :مقبول "في اصطلاحه :أنه يقبل عند المتابعة، وإلا فليّن الحديث، كما نص على ذلك في مقدمته .وإسحاق بن إبراهيم :وهو ابن راهويه، وعبد الله بن دينار ثقتان من رجال الشيخين .وهو مكرر الحديث "70"و."71"

نبی اکرم ﷺ نے بارش کے لیے اپنا کپڑا ہٹا دیا' تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیونکہ یہ پروردگار کی بارگاہ سے آ رہی ہے۔

6135- إسناده قوى على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير جعفر بن سليمان فمن رجال مسلم .وأخرجه البغوى فى "شرح السنة "1171" "من طريق محمد بن إسحاق بن إبراهيم أبى العباس السراج مولى ثقيف، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو دواد "5100"فى الأدب :باب ما جاء فى المطر، والنسائى فى الصلاة من "الكبرى "كما فى "التحفة1/105 "، وأبو نعيم فى "الحلية" 6/291عن قتيبة بن سعيد، به .وقرن أبو داود فى روايته مع قتيبة مسددا وأخرجه أحمد 3/133و267، والبخارى فى "الأدب المفرد"571" "، ومسلم "898"فى الاستسقاء :باب الدعاء فى الاستسقاء، وأبو يعلى "3426"، وأبو الشيخ فى "أخلاق النبى" ص260، والبيهقى 3/359من طرق عن جعفر بن سليمان، به.

كِتَابُ الْكِهَانَةِ وَالسِّحْرِ

کتاب! کہانت اور جادو کے بارے میں روایات

6136 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، وَعَبْدَانُ الْحَرَّانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ، حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ، يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ:

(متنِ حدیث): سَاَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسُوا بِشَيْءٍ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ اَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْفَظُهَا، فَيَقْذِفُهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهِ، فَيَخْلِطُونَ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كِذْبَةٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنات کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بعض اوقات وہ کوئی ایسی بات کہہ دیتے ہیں جو سچ ثابت ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ کلمہ ہے' جو جن کی طرف سے آتا ہے' جسے اس نے یاد رکھا ہوتا ہے اسے وہ اپنے ساتھی کے کان میں انڈیل دیتا ہے وہ اس میں اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔

6136- إسناده صحيح، عبدان هذا لم أتبينه، وفي طبقته عبد الله بن عثمان بن جبلة الملقب بعبدان، لكنه مروزي وليس بحراني، ولم يذكر في شيوخ أبي عروبة، ومتابعة محمد وهو محمد بن يحيى بن محمد بن كثير الحراني -ثقة، روى له النسائي، ومن فوقهما من رجال الشيخين غير معقل بن عبيد الله، فمن رجال مسلم .وأخرجه مسلم "123" "2228"في السلام :باب تحريم الكهانة وإتيان الكهان، عن سلمة بن شبيب، عن الحسن بن أعين، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/87، وعبد الرزاق "20347"، والبخاري "5762"في الطب :باب الكهانة، و "6213"في الأدب :باب قول الرجل للشيء" :ليس بشيء "، وهو ينوي أنه ليس بحق، و "7561"في التوحيد :باب قراءة الفاجر والمنافق وأصواتهم وتلاوتهم لا تجاوز حناجرهم، ومسلم "2228"، والبيهقي 8/138، والبغوي "3258"من طرق عن الزهري، به .ووقع في "المصنف" :"هشام بن عروة "، بدل "يحيي بن عروة "وهو خطأ، فقد أخرجه من طريقه مسلم والبيهقي والبغوي، فقالوا فيه" :يحيي بن عروة."وأخرجه البخاري "3210"في بدء الخلق :باب ذكر الملائكة، عن ابن أبي مريم، عن الليث، عن ابن أبي جعفر، عن محمد بن عبد الرحمن أبي الأسود يتيم عروة، عن عروة، عن عائشة أنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول " :إن الملائكة تنزل في العَنان-وهو السحاب -فتذكر الأمر قضي في السماء ، فتسترق الشياطين السمع، فتسمعه، فتوحيه إلى الكهان، فيكذبون منها مئة كذبة من عند أنفسهم ."وعلقه برقم "3288"باب صفة إبليس وجنوده، عن الليث، عن خالد بن يزيد، عن سعيد بن أبي هلال، عن أبي الأسود، به.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ لِلْمُؤْمِنِ بِالسِّحْرِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ جادو کرنے والا مومن جنت میں داخل نہیں ہوگا

6137 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِى سَمِينَةَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ، عَنْ اَبِى حَرِيزٍ، عَنْ اَبِى بُرْدَةَ، عَنْ اَبِى مُوسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَلَا مُؤْمِنٌ بِسِحْرٍ، وَلَا قَاطِعٌ

(توضیح مصنف): هُوَ الْفُضَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی جادو پر ایمان رکھنے والا، رشتے داری کے حقوق کو پامال کرنے والا شخص (جنت میں داخل ہوں گے)''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) راوی کا نام فضیل بن میسرہ ہے۔

6137- إسناده ضعيف، وهو مكرر ."5346"وهو في "مسند أبي يعلى "ورقة 1/338، وزاد في آخره" :ومن مات وهو يشرب الخمر، سقاه الله من الغوطة-وهو ما يسيل من فروج المومسات -يؤذي ريحُه من في النار."

كِتَابُ التَّارِيْخِ

کتاب! تاریخ کے بارے میں روایات

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ

باب! مخلوق کے آغاز کا بیان

6138 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، وَذَكَرَ السَّاجِيُّ اٰخَرَ مَعَهُ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيرَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے تقدیر مقرر کر دی تھی۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا عَاتَبَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مَنْ خَالَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِثْبَاتِ الْاَقْدَارِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر کیا عذاب کرے گا جو تقدیر کے اثبات کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف رائے رکھتا ہوگا

6139 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ السَّهْمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

6138- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو هانء الخولاني: هو حميد بن هانء. والمقرء: هو عبد الله بن يزيد المكي، وأبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داود العتكي، وأبو عبد الرحمن الخلبي: اسمه عبد الله بن يزيد المعافري، والرجل الآخر الذي ذكره الساجي: هو ابن لهيعة، كما جاء مصرحا به عند أحمد والبيهقي. وأخرجه أحمد 2/169)) ، ومسلم 2653)) في القدر: باب حجاج آدم وموسى عليهما السلام، والترمذي 2156)) في القدر: باب رقم 18)) ، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 374من طريق عبد الله بن يزيد المقرء بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح غريب، ولفظ مسلم" : كتب الله مقادير ." ...وأخرجه مسلم 2653)) ، والبيهقي ص 375-374من طرق عن أبي هانء الخولاني به.

(متن حدیث): كَانَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِفُونَهُ فِي الْقَدَرِ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: (إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ) (القمر: 48)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قریش کے مشرکین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تقدیر کے معاملے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف کرتے تھے تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"بے شک مجرم لوگ گمراہی اور جہنم میں ہوں گے جس دن انہیں منہ کے بل جہنم میں گھسیٹا جائے گا (اور یہ کہا جائے گا) جہنم کا مزہ چکھو بیشک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے مطابق بنایا ہے"۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا كَانَ وَلَا شَيْءَ غَيْرُهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ پہلے صرف اللہ تعالیٰ تھا اور کوئی چیز نہیں تھی

6140 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَاقَتِي مَعْقُولَةٌ بِالْبَابِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ، مَا كَانَ؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اللّٰهُ وَلَيْسَ شَيْءٌ غَيْرَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ كَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ.

6139- إسناده على شرط مسلم .رجاله ثقات رجال الشيخين غير زياد بن إسماعيل المخزومي، فمن رجال مسلم، وهو مختلف فيه، ضعفه ابن معين، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال ابن المديني :رجل من أهل مكة معروف، وقال النسائي :ليس به بأس، وقال أبو حاتم :يكتب حديثه .سفيان :هو الثوري. وأخرجه أحمد 2/444و476، والبخاري في "خلق أفعال العباد "ص 28، ومسلم2656)) في القدر :باب كل شيء بقدر، والترمذي3290)) في التفسير :باب سورة القمر، وقال :حسن صحيح، وابن ماجه 83)) في المقدمة :باب في القدر، والطبري في "جامع البيان27/110 ."، والفسوي في "المعرفة والتاريخ3/236 "، والواحدي في "أسباب النزول "ص 267، والبغوي في "معالم التنزيل4/265 "، والمزي في "تهذيب الكمال 9/430، من طرق عن سفيان بهذا الإسناد.

6140- إسناده صحيح على شرط الصحيح .محمد بن إشكاب :هو محمد بن الحسين بن إبراهيم العامري، أبو جعفر بن إشكاب من رجال البخاري، وأبو عبيدة بن معن :هو عبد الملك بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وهو وابنه من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجال الشيخين . وأخرجه الطبراني في "الكبير497) /18 ") من طريق أبي بكر بن عياش، عن الأعمش، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 3190)) في بدء الخلق :باب ما جاء في قوله تعالى :(وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ) عن محمد بن كثير، عن سفيان، عن جامع بن شداد، به.

قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ، اَدْرِكْ نَاقَتَكَ، فَقَدِ انْفَلَتَتْ، فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُوْنَهَا، وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ تَرَكْتُهَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا میری اونٹنی (مسجد کے دروازے پر) بندھی ہوئی تھی اسی دوران بنو تمیم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ دین کی تعلیم حاصل کریں ہم اس معاملے کے آغاز کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ کیسے ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے صرف اللہ تعالیٰ تھا اس کے علاوہ کوئی چیز نہیں تھی عرش پانی پر تھا' پھر اس نے ذکر (یعنی قرآن مجید یا لوح محفوظ میں) ہر چیز تحریر کردی پھر اس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران ایک شخص آیا اور بولا: اے عمران اپنی اونٹنی کو پکڑلیں وہ رسی کھول کر چلی گئی ہے۔ سراب اس سے پہلے ہی منقطع ہوجاتا ہے۔

(حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اللہ کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ میں نے اونٹنی کو چھوڑ دیا ہوتا (اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سنتا رہتا)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا كَانَ اللّٰهُ فِيهِ قَبْلَ خَلْقِهِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا

6141 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ:

6141- إسناده ضعيف .وكيع بن حدس لم يوثقه غير المصنف، ولم يرو عنه غير يعلى بن عطاء ، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه الطبري في "جامع البيان17980) ") ، وفي "التاريخ 38-1/37 "عن المثنى بن إبراهيم، قال :حدثنا الحجاج بن المنهال بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 1093)) ، ومن طريقه البيهقي في "الأسماء والصفات 2/116"عن حماد بن سلمة، به . وأخرجه أحمد 4/11و12، وابنه عبد الله في "السنة260) ") ، والترمذي 3109)) في التفسير :باب ومن سورة هود، وحسنه، وابن ماجه 182)) في المقدمة :باب فيما أنكرت الجهمية، والطبراني في "الكبير468) /19 ") من طرق عن حماد بن سلمة، به. وأخرج القسم الأول منه الطيالسي1094)) ، وأحمد 4/11و12، وابنه عبد الله في "السنة258) ") و265)) و 266)) ، وابن أبي عاصم في "السنة459) ") ، وابن خزيمة في "التوحيد "ص179، وعثمان بن سعيد الدارمي في "الرد على الجهمية "ص55، والطبراني465) /19) ، والحاكم 4/560من طرق عن حماد بن سلمة، به .وقال الحاكم :هذا حديث صحيح الإسناد، ولم يخرجاه . وأخرج القسم الأول منه أيضا أبو داود3731)) في السنة :باب الرؤية، وابن خزيمة ص179-178، وابن أبي عاصم460)) ، وعبد الله بن أحمد257)) ، والطبراني466) /19) من طريقين عن يعلى بن عطاء ، به.

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ الْقَمَرَ اَوِ الشَّمْسَ بِغَيْرِ سَحَابٍ؟ ، قَالُوا: نَعَمْ.قَالَ: فَاللّٰهُ اَعْظَمُ .

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ؟ قَالَ: فِيْ عَمَاءٍ، مَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَّمَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَهِمَ فِيْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ مِنْ حَيْثُ فِيْ غَمَامٍ اِنَّمَا هُوَ فِيْ عَمَاءٍ، يُرِيْدُ بِهٖ اَنَّ الْخَلْقَ لَا يَعْرِفُوْنَ خَالِقَهُمْ مِنْ حَيْثُ هُمْ، اِذْ كَانَ وَلَا زَمَانَ وَلَا مَكَانَ، وَمَنْ لَمْ يُعْرَفْ لَهُ زَمَانٌ، وَلَا مَكَانٌ وَّلَا شَيْءٌ مَعَهُ، لِاَنَّهُ خَالِقُهَا، كَانَ مَعْرِفَةُ الْخَلْقِ اِيَّاهُ كَاَنَّهُ كَانَ فِيْ عَمَاءٍ عَنْ عِلْمِ الْخَلْقِ، لَا اَنَّ اللّٰهَ كَانَ فِيْ عَمَاءٍ اِذْ هٰذَا الْوَصْفُ شَبِيْهٌ بِاَوْصَافِ الْمَخْلُوْقِيْنَ

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا جب بادل نہ ہو تو تم چودھویں رات کے چاند کو یا سورج کو دیکھ سکتے ہو۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عظیم ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمارا پروردگار آسمان وزمین کو تخلیق کرنے سے پہلے کہاں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مقام عماء میں تھا (یعنی اس کا ادراک حاصل نہیں کیا جاسکتا) اس کے اوپر اور اس کے نیچے خلا تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان الفاظ کو نقل کرنے میں حماد بن سلمہ نامی کو وہم ہوا انہوں نے لفظ غمام نقل کر دیا ہے حالانکہ لفظ عماء ہے اور اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ مخلوق میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ اپنے خالق کا حقیقی فہم حاصل کر سکے کیونکہ ان کا پروردگار اس وقت بھی موجود تھا' جب زمانہ اور مکان موجود نہیں تھے اور نہ ہی زمانے یا مکان یا کسی اور چیز کے ساتھ شناخت حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ وہ' تو ان سب چیزوں کا پروردگار ہے' تو اس کی ذات کے بارے میں مخلوق کی معرفت یوں ہو گی جیسے اس کی ذات مخلوق کے علم کے حوالے سے پردہ عماء میں ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ عماء کی کیفیت میں تھا کیونکہ یہ وہ صفت ہے' جو مخلوق کے اوصاف سے مشابہت رکھتی ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ الْعَرْشُ قَبْلَ خَلْقِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے عرش کس چیز پر تھا

6142 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى الْعَبْسِيُّ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ، قَالُوا: قَدْ بَشَّرْتَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطِنَا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ، إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ، قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، جِئْنَا لِنَتَفَقَّهُ فِي الدِّينِ وَنَسْاَلُكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ، مَا كَانَ؟ فَقَالَ: كَانَ اللّٰهُ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ.

قَالَ: ثُمَّ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ بْنَ حُصَيْنٍ رَاحِلَتَكَ اَدْرِكْهَا، فَقَدْ ذَهَبَتْ، فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا، فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُوْنَهَا، وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اَنَّهَا ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ

✿✿ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران بنوتمیم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنوتمیم! تم لوگ خوشخبری قبول کرو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پہلے بھی خوش خبری دے چکے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں (مال ودولت) عطا کیجئے پھر یمن سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اہل یمن تم لوگ خوش خبری حاصل کرلو کیونکہ بنوتمیم نے اسے حاصل نہیں کیا۔ ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم اسے قبول کرتے ہیں ہم اس لیے حاضر خدمت ہوئے ہیں تاکہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملے کے آغاز کے بارے میں دریافت کریں کہ یہ کیسے تھا (یعنی کائنات کا آغاز کیسے ہوا)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے اللہ تعالیٰ تھا اس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی عرش پانی پر تھا' پھر اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اس نے ذکر (یعنی لوح محفوظ) میں ہر چیز تحریر کردی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے عمران اپنی سواری کو پکڑیں کیونکہ وہ چلی گئی ہے' تو میں اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا سراب اس سے پہلے ہی منقطع ہوجاتا تھا۔ اللہ کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ وہ چلی گئی ہوتی لیکن میں وہاں سے نہ اٹھتا۔

6142- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العجلي، فمن رجال البخاري .شيبان :هو ابن عبد الرحمن التميمي . وأخرجه أحمد 4/431، والبخاري(3191) في بدء الخلق :باب ما جاء في قول الله تعالى :(وَهُوَ الَّذِي يَبْدأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ) ، و(7418) في التوحيد :باب (وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ) ، (وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ) ، والطبري في "تاريخه 1/38 "، والدارمي في "الرد على الجهمية "ص 14، والطبراني 18/(499) و(500) ، والبيهقي في "الأسماء والصفات "ص231، وفي "السنن 9/2"و 3-2من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد . وأخرجه مختصرا أحمد 4/426و 433و 436، وابن أبي شيبة 12/203، والبخاري (4365) في المغازي :باب وفد تميم، و (4386) : باب قدوم الأشعريين، وأهل اليمن، والترمذي (3951) في المناقب :باب في ثقيف وبني حنيفة، والدارمي ص 14، والطبراني 18/(96) من طرق عن سفيان الثوري، عن جامع بن شداد، به. وأخرجه كذلك النسائي في "الكبرى "كما في "التحفة 8/183 "، والطبري في "جامع البيان (17982) ") ، وفي "التاريخ 1/38 "، وابن خزيمة في "التوحيد "ص 376من طرق عن المسعودي، عن جامع بن شداد، به. وانظر (6140) و(7292).

6143 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهٖ يَكْتُبُهُ عَلٰى نَفْسِهٖ، وَهُوَ مَرْفُوْعٌ فَوْقَ الْعَرْشِ: اِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُوَ مَرْفُوْعٌ فَوْقَ الْعَرْشِ مِنَ اَلْفَاظِ الْاَضْدَادِ الَّتِيْ تَسْتَعْمِلُ الْعَرَبُ فِيْ لُغَتِهَا.

يُرِيْدُ بِهٖ تَحْتَ الْعَرْشِ لَا فَوْقَهُ، كَقَوْلِهٖ جَلَّا وَعَلَا: (وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ) (الكهف: 79) يُرِيْدُ بِهٖ: اَمَامَهُمْ، اِذْ لَوْ كَانَ وَرَاءَهُمْ لَكَانُوْا قَدْ جَاوَزُوْهُ، وَنَظِيْرُ هٰذَا قَوْلُهُ جَلَّ وَعَلَا: (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا) (البقرة: 26) اَرَادَ بِهٖ: فَمَا دُوْنَهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا' تو اس نے اپنی کتاب میں تحریر کیا جو چیز اس نے اپنی ذات پر لازم کی ہے اور وہ تحریر عرش کے اوپر رکھی ہوئی ہے (اس میں یہ تحریر ہے)

''بے شک میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''وہ عرش کے اوپر رکھی ہوئی ہے'' یہ ان الفاظ سے تعلق رکھتی ہے' جو عرب اپنے محاورے میں استعمال کرتے ہیں' حالانکہ اس سے مراد عرش کے نیچے ہے عرش کے اوپر مراد نہیں ہے' جس طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''ان کے پیچھے ایک بادشاہ ہے'' اس سے مراد یہ ہے ان کے آگے ایک بادشاہ ہے اگر وہ پیچھے ہوتا' تو وہ لوگ وہاں سے گزر آئے تھے۔

6143- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أحمد بن يونس :هو أحمد بن عبد الله بن يونس التميمي اليربوعي، وذكوان: هو السمان عن الأعمش، به . وأخرجه أحمد 2/466، والطبري في "جامع البيان13096) ") من طريقين عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد2/397، والبخاري7404)) في التوحيد :باب قول الله :(وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ) من طريقين عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 2/242و260-259، والبخاري3194)) في بدء الخلق :باب ما جاء في قوله تعالى :(وَهُوَ الَّذِي يَبْدأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ) و7422)) ، في التوحيد :باب (وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ) و7453)) باب قول الله تعالى :(وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ) ، ومسلم2751)) في التوبة :باب في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، والبيهقي في "الأسماء والصفات "ص 396-395و 416من طرق عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هريرة . وأخرجه أحمد2/313، والبغوي في "شرح السنة " 4177)) ، وفي "معالم التنزيل2 "؟ 87من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة، وهو في "صحيفة همام "برقم 14)) ، وانظر ما بعده.

اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات سے حیا نہیں کرتا کہ وہ مچھر کی مثال بیان کرے یا جو اس سے اوپر ہے (اس کی مثال بیان کرے)''

اس سے مراد یہ ہے کہ جو چیز مچھر سے بھی نیچے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ اَرَادَ بِهِ: لَمَّا قَضَى خَلْقَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کرنے کا فیصلہ کیا

6144 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيَ يُحَدِّثُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابٍ عِنْدَهُ: غَلَبَتْ، اَوْ قَالَ: سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ.

قَالَ: فَهِيَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ .

اَوْ كَمَا قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق (کو پیدا کرنے) کا فیصلہ کیا' تو اس نے اپنے پاس موجود کتاب میں یہ تحریر کیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میری رحمت میرے غضب سے سبقت لے گئی ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو یہ تحریر اللہ تعالیٰ کے پاس عرش کے اوپر ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) یا شاید جیسے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كِتْبَةَ اللّٰهِ الْكِتَابَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ كَتَبَهُ بِيَدِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نوٹ کی ہے

6144- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير أحمد بن المقدام، فمن رجال البخاري .أبو رافع: هو نفيع الصائغ . وأخرجه أحمد 2/381، والبخاري (7554)) في التوحيد :باب قول الله :(بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ) وعلقه البخاري (7553)) ، قال :وقال لي خليفة بن الخياط :حدثنا معتمر بن سليمان، فذكره .وانظر ما بعده.

جس کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ اس نے اپنے دست قدرت کے ذریعے تحریر کی ہے

6145 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَنْبَانَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متنِ حدیث): اَنَّهُ قَالَ: حِينَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ: اَنَّ رَحْمَتِيْ غَلَبَتْ غَضَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کر دیا تو اس نے اپنے دست رحمت کے ذریعے اپنی ذات پر رحمت کو لازم قرار دیا (اور یہ تحریر کیا)

''بے شک میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خَلْقِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَدَدَ الرَّحْمَةِ الَّتِيْ يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کی کتنی تعداد پیدا کی ہے

جس کے ذریعے قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر رحم کرے گا

6146 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ طِبَاقَ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، فَجَعَلَ فِي الْاَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا، وَالْوَحْشُ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَاَخَّرَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ مِائَةً

6145- إسناده حسن. ابن عجلان -وهو محمد- حسن الحديث. وأخرجه الترمذي (3543) في الدعوات: باب خلق الله مئة رحمة، حدثنا قتيبة، حدثنا الليث بهذا الإسناد، وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب. وأخرجه ابن ماجه (4295) في الزهد: باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، من طريق أبي خالد الأحمر، وأحمد 2/432 عن يحيى، كلاهما عن ابن عجلان، به.

6146- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير داود بن أبي هند، فمن رجال مسلم. أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير. وأخرجه مسلم (2753) (21) في التوبة: باب سعة رحمة الله وأنها سبقت غضبه، والحسين المروزي في زيادات "الزهد" لابن المبارك (1038)، والطبراني في "الكبير" (6144) من طرق عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/439، ومسلم (2753)، والطبراني (6126) من طرق عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، به. وأخرجه المروزي في زيادات "الزهد" (1037)، والطبري في "جامع البيان" (13098) من طرق عن داود بن أبي هند، عن أبي عثمان، عن سلمان موقوفا. وأخرجه المروزي في "زيادات الزهد" (1020) و(1036) من طريقين عن سليمان التيمي، عن أبي عثمان النهدي، عن سلمان موقوفا أيضا.

❁❁ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس دن اس نے ایک سو رحمتیں پیدا کیں جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہیں' تو ان میں سے ایک رحمت اس نے زمین میں رکھی ہے اس رحمت کی وجہ سے ماں اپنی اولاد پر مہربانی کرتی ہے اور وحشی جانور ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں جب کہ **99** رحمتیں اس نے قیامت کے دن تک کے لیے مخصوص کی ہیں جب قیامت کا دن آئے گا' تو وہ اس رحمت کے ذریعے ایک سو کو مکمل کرے گا۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ يُكْمِلُ اللّٰهُ هٰذِهِ الرَّحْمَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحمت کو مکمل کرے گا

6147 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَدِّى الْحَسَنُ بْنُ عِيْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ، وَبِهَا تَعْطِفُ الْوُحُوْشُ عَلٰى اَوْلَادِهَا، وَاَخَّرَ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً، يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ کی ایک سو رحمتیں ہیں جن میں سے ایک رحمت اس نے جنوں، انسانوں اور جانوروں کے درمیان نازل کی ہے اس رحمت کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے مہربانی کا برتاؤ کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنی اولاد پر مہربان ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے **99** رحمتیں مؤخر کی ہیں جن کے ذریعے وہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔''

6147- إسناده صحيح على شرط مسلم .الحسن بن عيسى :هو ابن ماسرجس مولى عبد الله بن المبارك، وهو أخو حسين بن عيسى بن ماسرجس، أسلم الحسن على يد عبد الله بن المبارك، ولم يُسلم الحسين، وسماه محمد بن أحمد -شيخ ابن حبان -جده مجازاً .وعطاء :هو ابن أبي رباح . وأخرجه البغوي في "شرح السنة(4179) " ، وفي "معالم التنزيل 2/87 "من طريق عبد الرحمن المروزي، عن ابن المبارك، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد2/434، ومسلم(2752)) في التوبة :باب سعة رحمة الله وأنها سبقت غضبه، وابن ماجه (4293)) في الزهد :باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، من طرق عن عبد الملك بن أبي سليمان. به .وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بَعْضِ تَعَطُّفِ الْوَحْشِ عَلٰى اَوْلَادِهَا لِلْجُزْءِ الْوَاحِدِ مِنْ اَجْزَاءِ الرَّحْمَةِ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے کہ

وحشی جانور بھی اپنی اولاد پر مہربانی اس ایک جزء کی وجہ سے کرتے ہیں جو رحمت کے اجزاء سے تعلق رکھتا ہے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6148 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): جَعَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ، فَاَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ، وَاَنْزَلَ فِی الْاَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهُ

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ایک سو جزء کیے ہیں جن میں سے **99** جزء اس نے اپنے پاس رکھ لیے ہیں ان میں سے ایک جزء زمین پر نازل کیا ہے اس ایک جزء کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے' یہاں تک کہ کوئی جانور اپنا پاؤں اپنے بچے پر نہیں دیتا کہ کہیں اسے نقصان نہ پہنچادے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ كُلَّ شَیْءٍ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَقُدْرَتِهٖ سَوَاءٌ كَانَ مَحْبُوْبًا اَوْ مَكْرُوْهًا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے

اور اس کی قدرت کے ماتحت ہے' خواہ وہ پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ ہو

6149 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِیِّ، قَالَ:

6148–إسناده صحيح على شرط مسلم . يونس :هو ابن يزيد الأيلي . وأخرجه مسلم 2752)) في التوبة :باب سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، عن حرملة بن يحيى بهذا الإسناد . وأخرجه الدارمي 2/321، والبخاري في "صحيحه 6000) " في الأدب :باب جعل الله الرحمة في مئة جزء ، وفي "الأدب المفرد 100) " ، وحسين المروزي في "زيادات الزهد "لابن المبارك1039)) ، والطبراني في "الأوسط995) " ، والبيهقي في "الآداب35) " من طرق عن الزهري، به . وأخرجه أحمد 2/334، والبخاري 6469)) في الرقائق :باب الرجاء مع الخوف، ومسلم 2752))18)) ، والترمذي 3541)) في الدعوات : باب رقم100)) ، والبغوي4180)) من طرق عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هريرة، بنحوه.

(متن حدیث): اَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ، فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ اَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر چیز تقدیر کے مطابق ہے' یہاں تک کہ عاجز ہو جانا اور سمجھداری بھی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)' یہاں تک کہ سمجھداری اور عاجز ہو جانا''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ قَضَى اللّٰهُ اَسْبَابَهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّزِيْدَ عَلَيْهَا اَوْ يَنْقُصَ مِنْهَا شَيْئًا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو ان اشیاء کے بارے میں ہے جن کے اسباب کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے اب اس میں کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہوگی

6150 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَزِيْرُ بْنُ صُبَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6149- إسناده على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن مسلم - وهو الجندي اليماني -فمن رجال مسلم، وهو مختلف فيه، ضعفه أحمد، وقال النسائي :ليس بالقوي، وذكره المؤلف في "الثقات7/217 "، وقال ابن عدي :ليس له حديث منكر جداً، واختلف قول ابن معين فيه، فقال في رواية ابن الجنيد :لا بأس به، وقال في رواية الدوري :ليس بالقوي. والحديث في "الموطأ 2/899 "في القدر :باب النهي عن القول في القدر، وأخرجه أحمد2/110، وابنه عبد الله في "السنة" 748)) و749)) ، والبخاري في "خلق أفعال العباد "ص 25، ومسلم2655)) في القدر :باب كل شيء بقدر، والبغوي 73)) من طريق مالك بهذا الإسناد.

6150- حديث صحيح .هشام بن عمار حسنُ الحديث، والوزير بن صبيح، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال :ربما أخطأ، وقال أبو حاتم :صالح الحديث، وقد توبعا، ومن فوقهما ثقات. وأخرجه أحمد 5/197، وابن أبي عاصم في " سنة303) ") و304)) و305)) و306)) و308)) ، والقضاعي في "مسند الشهاب602) ") من طرق عن خالد بن صبيح وهو خالد بن يزيد بن صالح بن صبيح) عن يونس بن ميسرة بن حلبس، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار 2152)) حدثنا عبدُ الله بن أحمد، حدثنا صفوان بن صالح، حدثنا العوام بن صبيح، حدثنا يونس بن ميسرة بن حلبس، به .وقال البزار :روى عن أبي الدرداء من غير وجه، وهذا أحسنها. وأخرجه أحمد 5/197، وابن أبي عاصم 307)) من طريق زيد بن يحيى الدمشقي، حدثنا خالد بن صبيح المري قاضي البلقاء ، حدثنا إسماعيلُ بن عبيد الله، أنه سمع أم الدرداء تحدث عن أبي الدرداء قال ... :فذكره. وذكره الهيثمي في "المجمع7/195 "، وقال :رواه أحمد، والبزار، والطبراني في "الكبير "و "الأوسط"، وأحد إسنادي أحمد رجاله ثقات.

(متن حدیث): فَرَغَ اللّٰهُ اِلٰی کُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَمْسٍ: مِنْ رِزْقِهٖ وَاَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَاَثَرِهٖ وَمَضْجَعِهٖ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ہر بندے کے لیے پانچ چیزیں طے کر چکا ہے اس کا رزق، اس کی موت، اس کا عمل، اس کا نشان اور اس کا ٹھکانہ (یعنی قبر)''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ جَعَلَ لِقَضَايَاهُ اَسْبَابًا تَجْرِی لَهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فیصلوں کے لیے اسباب مقرر کیے ہیں یہ اس کے مطابق ہی جاری ہوتے ہیں

6151 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِی الْمَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ اَبِی عَزَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ فِيهَا حَاجَةً

حضرت ابوعزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی سرزمین پر کسی بندے کی روح قبض کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس بندے کے لیے اس علاقے میں کوئی کام پیدا کر دیتا ہے۔''

6151- إسناده صحيح. مُسَدَّد بن مُسَرهَد من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير صحابيه، واسمه يسار بن عبد، فقد أخرج حديثه البخاري في "الأدب المفرد"، وأبو داود في "القدر"، والترمذي. إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن عُلية، وأيوب: هو السختياني. وأخرجه أحمد 3/429، ومن طريقه الحاكم 1/42 عن إسماعيل بن عُلية، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح، ورواته عن آخرهم ثقات. وأخرجه الترمذي (2148) في القدر: باب ما جاء أن النفس تموت حيث ما كتب لها، ومن طريقه ابنُ الأثير في "أسد الغابة" 6/213 من طريقين عن إسماعيل بن عُلية به، وقال الترمذي: هذا حديث صحيح. وذكره البخاري في "تاريخه" 8/419 عن علي ابن المديني، أخبرنا إسماعيل بن عُلية، به. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (1282)، وأبو يعلى (927)، والحاكم 1/42، والقضاعي في "مسند الشهاب" (1392) من طريقين عن أيوب، به. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 22/ (706) من طريقين عن حجاج بن منهال، عن حماد بن سلمة، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلابة، عَنْ أَبِي المليح، به. وأخرجه الطبراني 22/ (707) و(708)، والقضاعي (1393) و(1394) من طريقين عن أيوب، عن أبي المليح، عن رجل من قومه وكانت له صحبة، قال: سمعتُ رَسُولَ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم - يقول ... فذكره. وأخرجه ابن أبي حاتم كما في "تفسير ابن كثير" 6/358، وابن عدي في "الكامل" 4/1634، وأبو نعيم في "الحلية" 8/374 من طريقين عن عبيد الله بن أبي حميد، عن أبي المليح، به. وهذا سند حسن في المتابعات، فإن عبيد الله بن أبي حميد ضعيف.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اسْتِقْرَارِ الشَّمْسِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ لَيَالِي الدُّنْيَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ دنیا کی راتوں کے اعتبار سے ہر رات میں سورج اپنی گزرگاہ پر چلتا ہے

6152 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا) (یس: 38)، قَالَ: مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

''سورج اپنی مخصوص گزرگاہ پر چلتا ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی گزرگاہ عرش کے نیچے ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ اسْتِقْرَارِ الشَّمْسِ تَحْتَ الْعَرْشِ كُلَّ لَيْلَةٍ

ہر رات میں عرش کے نیچے سورج کی گزرگاہ کی صفت کا تذکرہ

6153 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

6152- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إبراهيم التيمي: هو إبراهيم بن يزيد بن شريك. وأخرجه أحمد 5/158 عن وكيع بن الجراح، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (4803) في تفسير سورة يس، و (7433) في التوحيد: باب قول الله تعالى: (تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ)، ومسلم (159) (251) في الإيمان: باب بيان الزمن الذي لا يقبل فيه الإيمان، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 393، والبغوي (4293) من طرق عن وكيع، به. وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (281) من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، به.

6153- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن علية، ويونس بن عبيد: هو ابن دينار العبدي. وأخرجه مسلم (159) في الإيمان: باب بيان الزمن الذي لا يقبل فيه الإيمان، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 9/189 عن إسحاق بن إبراهيم بن راهويه، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (159)، والطبري في "جامع البيان" (14205) من طرق عن إسماعيل ابن علية، به. وأخرجه مسلم، والطبري (14204) من طرق عن خالد بن عبد الله الطحان، عن يونس بن عبيد، به. وأخرجه مختصراً أحمد 5/145، والطبري (14221) من طريق حماد بن سلمة، عن يونس بن عبيد، به. وانظر ما بعده وما قبله.

وَسَلَّمَ

(متن حدیث):اَنَّهُ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ اَيْنَ تَذْهَبُ الشَّمْسُ؟ ، قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: فَاِنَّهَا تَجْرِىْ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلٰى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرَّ سَاجِدَةً، فَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا: ارْتَفِعِي ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتَطْلُعُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجِيْءُ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلٰى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرَّ سَاجِدَةً، فَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا: ارْتَفِعِي ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ، فَتَطْلُعُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجِيْءُ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلٰى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرَّ سَاجِدَةً فَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا: ارْتَفِعِي ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتَطْلُعُ مِنْ مَطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجْرِىْ لَا يَسْتَنْكِرُ النَّاسُ مِنْهَا شَيْئًا حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلٰى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَيُقَالُ لَهَا: ارْتَفِعِي فَاطْلُعِي مِنْ مَغْرِبِكِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَدْرُوْنَ مَتٰى ذٰلِكَ؟ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰكَذَا قَالَ اِسْحَاقُ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، وَالْمَشْهُوْرُ هٰذَا الْخَبَرُ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو سورج کہاں جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چلتا رہتا ہے' یہاں تک کہ یہ عرش کے نیچے اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچ جاتا ہے' تو سجدے میں گر جاتا ہے اس کے بعد یہ اسی حالت میں رہتا ہے' یہاں تک کہ اسے یہ کہا جاتا ہے تم اپنے سر کو اٹھاؤ اور وہاں واپس چلے جاؤ جہاں سے تم آئے ہو' تو وہ واپس آتا ہے اور اپنے طلوع ہونے کی جگہ سے طلوع ہوتا ہے پھر وہ آتا ہے' یہاں تک کہ اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچ جاتا ہے' جو عرش کے نیچے ہے پھر وہ سجدے میں چلا جاتا ہے اور سجدے کی حالت میں رہتا ہے' یہاں تک کہ اسے یہ کہا جاتا ہے اپنا سر اٹھاؤ اور واپس اسی جگہ چلے جاؤ جہاں سے آئے ہو' تو وہ واپس آجاتا ہے اور اپنے مخصوص مقام سے طلوع ہوتا ہے پھر وہ آتا ہے اور عرش کے نیچے اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچ جاتا ہے اور سجدے میں چلا جاتا ہے پھر وہ اسی حالت میں رہتا ہے' یہاں تک کہ اسے یہ کہا جاتا ہے تم اپنے سر کو اٹھاؤ اور جہاں سے آئے ہو وہاں واپس چلے جاؤ وہ واپس چلا جاتا ہے اور اپنے مخصوص مقام سے طلوع ہوتا ہے پھر وہ چلتا رہتا ہے۔ لوگوں کو اس میں کوئی خرابی نظر نہیں آتی' یہاں تک کہ ایک مرتبہ وہ عرش کے نیچے اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچے گا' تو اسے کہا جائے گا تم سر کو اٹھاؤ اور مغرب کی طرف سے طلوع ہو جاؤ' تو وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو ایسا کب ہوگا؟ اس وقت جب کسی ایسے شخص کو ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا' جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا جس نے اپنے ایمان میں بھلائی نہیں کمائی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اسحاق نامی راوی نے یہ روایت اسی طرح یونس بن عبید کے حوالے سے ابراہیم تیمی سے

نقل کی ہے حالانکہ مشہور یہ ہے کہ یہ روایت یونس بن خباب کے حوالے سے ابراہیم تیمی سے منقول ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اسْتِقْرَارِ الشَّمْسِ كُلَّ لَيْلَةٍ تَحْتَ الْعَرْشِ، وَاسْتِئْذَانِهَا فِي الطُّلُوعِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ ہر رات میں سورج کی مخصوص گزرگاہ ہے جو عرش کے نیچے ہے اور وہ طلوع ہونے کے وقت اجازت بھی طلب کرتا ہے

6154 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، فَقَالَ: اَتَدْرُوْنَ اَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ؟، فَقُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ.

قَالَ: تَذْهَبُ حَتّٰى تَنْتَهِيَ تَحْتَ الْعَرْشِ عِنْدَ رَبِّهَا، ثُمَّ تَسْتَاْذِنُ، فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَتُوْشِكُ اَنْ تَسْتَاْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا، وَتَسْتَشْفِعَ وَتَطْلُبَ، فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ قِيْلَ لَهَا: اطْلُعِيْ مِنْ مَكَانِكِ، فَهُوَ قَوْلُهُ (وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ) (يٰس: 38)

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سورج غروب ہونے کے قریب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جاتا ہے یہاں تک کہ یہ عرش کے نیچے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے پھر یہ اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت ملتی ہے عنقریب ایسا وقت آئے گا یہ اجازت مانگے گا تو اسے اجازت نہیں ملے گی وہ اس سے سفارش طلب کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے جب اس طرح کی صورت حال ہوتی ہے تو اسے کہا جاتا ہے تم اپنی جگہ سے طلوع ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے: ''سورج اپنے مخصوص راستے پر چلتا ہے یہ غالب اور علم رکھنے والی ذات کا مقرر کردہ (نظام) ہے''۔

6154- إسناده صحيح على شرط الشيخين الملائي -بضم الميم -وهو أبو نعيم الفضل بن دكين. وأخرجه البيهقي في "الأسماء والصفات" ص 393-392من طريقين عن أبي نعيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/177، والبخاري(3199) في بدء الخلق :باب صفة الشمس والقمر، و(4802) في تفسير سورة يس، و(7424) في التوحيد :باب (وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ) ، ومسلم(159) في الإيمان :باب بيان الزمن الذي لا يقبل فيه الإيمان، والطيالسي (460) ، والترمذي(2186) في الفتن :باب ما جاء في طلوع الشمس من مغربها، و(3227) في التفسير :باب ومن سورة يس، والطبري في "جامع البيان23/5 "، والبغوي في "معالم التنزيل 13-4/12 "من طرق عن الأعمش، به.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْمَلَائِكَةَ وَالْجَانَّ مِنْهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے کس چیز کے ذریعے فرشتوں کو اور کس چیز کے ذریعے جنّات کو پیدا کیا ہے

6155 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا قَدْ وُصِفَ لَكُمْ

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے جنات کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور انسانوں کو اس چیز سے پیدا کیا گیا ہے' جس کے بارے میں تمہیں بتایا گیا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ اَجْنَاسِ الْجَانِّ الَّتِي عَلَيْهَا خُلِقَتْ

جنات کی مختلف اجناس کی صفت کا تذکرہ جن پر انہیں پیدا کیا گیا ہے

6156 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ حُدَيْرِ بْنِ كُرَيْبٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْجِنُّ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَصْنَافٍ: صِنْفٌ كِلَابٌ وَّحَيَّاتٌ، وَصِنْفٌ يَطِيرُوْنَ فِي الْهَوَاءِ، وَصِنْفٌ يَحُلُّونَ وَيَظْعَنُوْنَ

6155– حديث صحيح، ابن أبي السري .هو محمد بن المتوكل، قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 6/153و168، ومسلم(2996)) في الزهد :باب في أحاديث متفرقة، والبيهقي في "الأسماء والصفات "ص386-385 من طريق عبد الرزاق بهذا الإسناد. وأورده السيوطي في "الدر المنثور7/695 "، وزاد نسبته لعبد بن حميد، وابن المنذر، وابن مردويه.

6156– إسناده قوي .يزيد بن موهب :هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن مَوْهَبٍ، روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح .ابن وهب :هو عبد الله .وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار 4/95-96 " عن بحر بن نصر، حدثنا ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني في "الكبير573) /22 ") ، والحاكم2/456، وعنه البيهقي في "الأسماء والصفات "ص 388عن عبد الله بن صالح، وأبو نعيم في "الحلية 5/137 "عن علي بن مسهر، كلاهما عن معاوية بن صالح، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي .وذكره الهيثمي في "المجمع8/136 "، ونسبه إلى الطبراني، وقال :ورجاله وثقوا، وفي بعضهم خلاف. وذكره في "المطالب العالية3/268 "، ونسبه لأبي يعلى.

❀❀ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جنوں کی تین قسمیں ہوتی ہیں ایک قسم کتوں اور سانپوں کی شکل میں ہوتی ہے ایک قسم ہوا میں اڑتی ہے اور ایک قسم کرتی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِنَّ تَقْتُلُ اَوْلَادَ آدَمَ اِذَا شَاءَ تْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنات جب چاہیں اولادِ آدم کو قتل کر سکتے ہیں

6157 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ صَيْفِيِّ بْنِ سَعِيْدٍ، مَوْلَى الْاَنْصَارِ اَخْبَرَ بِهِ، عَنْ اَبِي السَّائِبِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ، فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ، عِنْدَهُ سَمِعْتُ تَحْتَ سَرِيْرِهِ تَحْرِيكَ شَيْءٍ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا حَيَّةٌ، فَقُمْتُ.

فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: مَا لَكَ؟ قُلْتُ: حَيَّةٌ هَاهُنَا.

قَالَ: فَتُرِيْدُ مَاذَا؟ قُلْتُ: اُرِيْدُ قَتْلَهَا.

قَالَ: فَاَشَارَ اِلٰى بَيْتٍ فِيْ دَارٍ فَعَايَنْتُهُ، فَقَالَ: اِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِي كَانَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ اسْتَاْذَنَ اِلٰى اَهْلِهِ، وَكَانَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَّذْهَبَ بِسِلَاحِهِ، فَاَتٰى دَارَهُ فَوَجَدَ امْرَاَتَهُ قَائِمَةً عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ، فَاَشَارَ اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ.

فَقَالَتْ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا اَخْرَجَنِيْ، فَدَخَلَ الْبَيْتَ، فَإِذَا حَيَّةٌ مُنْكَرَةٌ، فَطَعَنَهَا بِالرُّمْحِ، ثُمَّ خَرَجَ بِهَا فِي الرُّمْحِ تَرْتَكِضُ.

فَقَالَ: لَا اَدْرِي اَيُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا الرَّجُلُ اَمِ الْحَيَّةُ، فَاَتٰى قَوْمُهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّرُدَّ صَاحِبَنَا، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ.

ثُمَّ قَالَ: اِنَّ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ بِالْمَدِيْنَةِ قَدْ اَسْلَمُوا فَاِذَا رَاَيْتُمْ اَحَدًا مِنْهُمْ فَحَذِّرُوْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اِنْ بَدَا لَكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ بَعْدَ الثَّلَاثِ

❀❀ ابوسائب بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران مجھے ان کے پلنگ کے نیچے کسی چیز کے حرکت کرنے کی آواز محسوس ہوئی میں نے جائزہ لیا' تو وہاں سانپ موجود تھا' تو

6157- إسناده حسن . محمد بن عجلان روى له البخارى تعليقاً ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقى رجاله ثقات .أبو السائب :هو الأنصارى مولى ابن زهرة . وأخرجه أبو داود (5257) فى الأدب :باب فى قتل الحيات، حدثنا يزيد بن موهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/41 عن يونس، حدثنا الليث به .وأخرجه أبو داود (5258) ، وأبو يعلى (1192) من طريقين عن يحيى بن سعيد، عن ابن عجلان به. وله طريق اخر تقدم عند المصنف برقم (5637).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تمہیں کیا ہوا ہے میں نے کہا: یہاں سانپ موجود ہے۔ انہوں نے دریافت کیا تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ میں نے جواب دیا: میں اسے مارنا چاہتا ہوں' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس محلے میں موجود ایک گھر کی طرف اشارہ کیا جو مجھے نظر آ رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا: میرا چچازاد اس گھر میں رہتا تھا غزوۂ احزاب کے موقع پر اس نے اپنے گھر جانے کی اجازت مانگی اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دیدی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی کہ وہ اپنے ہتھیار ساتھ لے کر جائے جب وہ اپنے محلہ میں آیا' تو اس نے اپنی بیوی کو گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا پایا اس نے نیزے کے ذریعے اس عورت کی طرف اشارہ کیا اس عورت نے کہا: آپ میرے بارے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کیجئے پہلے اس بات کا جائزہ لیں میں کیوں باہر آئی ہوں۔ وہ شخص گھر کے اندر گیا وہاں ایک عجیب وغریب سانپ موجود تھا اس نے اپنے نیزے سے سانپ کو مارا اور پھر اسے اس نیزے میں پرو کر باہر لے آیا وہ سانپ ہل جل رہا تھا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں پتہ کہ ان دونوں میں سے کون جلدی مرا؟ وہ آدمی یا سانپ۔ اس کی قوم کے افراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمارے ساتھی کو واپس کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے ساتھی کے لیے دعائے مغفرت کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ جنات مدینہ منورہ میں رہتے ہیں جو اسلام قبول کر چکے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو' تو تین مرتبہ ڈراؤ پھر وہ تمہارے سامنے آجائے' تو تم اسے قتل کرو تم تین مرتبہ (اسے ڈرانے کے بعد) پھر قتل کرنا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الدُّنْيَا اِنَّمَا هِيَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دنیا وہ ہے' جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے

6158 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): وَاللّٰهِ: لَقِيدُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ لَهُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ کی قسم! جنت میں کسی شخص کے کوڑا رکھنے کی جگہ اس کے لیے آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔''

6158- حديث صحيح .ابن أبي السرى متابع، ومَنْ فوقه على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق(20885) " و "صحيفة "همّام برقم 55)) ، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد2/315، والبغوى4370)) بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 7417)) و7418)). ويستفاد من الحديث .تعظيم شأن الجنة، وأن اليسيرَ منها إن قل قدره خير من مجموع الدنيا بحذافيرها، والمراد بذكر السوط التمثيل لا موضع السوط بعينه.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ قَدْرِ طُولِ الدُّنْيَا وَمُدَّتِهَا فِي جَنْبِ بَقَاءِ الْآخِرَةِ وَامْتِدَادِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو آخرت اور ان کی بقاء اور پھیلاؤ کے مقابلے میں دنیا کی طوالت اور اس کی مدت کی مقدار کی صفت کے بارے میں ہے

6159 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ، اَخَا بَنِي فِهْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَضَعُ اَحَدُكُمْ اُصْبُعَهُ السَّبَّابَةَ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ

مستورد جن کا تعلق بنو فہر سے ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال اس طرح ہے' جس طرح کوئی شخص اپنی شہادت کی انگلی کو سمندر میں داخل کرے اور پھر اس بات کا جائزہ لے کہ وہ کس چیز (یعنی کتنے پانی) کے ہمراہ واپس آئی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مِنْ اَدِيمِ الْاَرْضِ كُلِّهَا، اَرَادَ بِهِ: مِنْ قَبْضَةٍ وَّاحِدَةٍ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام روئے زمین سے پیدا کیا ہے'' اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ روئے زمین میں سے ایک مٹھی بھر مٹی لے کر اس سے پیدا کیا ہے

6160 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، سَمِعَ قَسَامَةَ بْنَ زُهَيْرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6159- حديث صحيح، ابن أبي السّري قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير صحابيه، فمن رجال مسلم، وأخرج له البخاري تعليقاً .وقد تقدم تخريجه برقم4330)).

6160-حديث صحيح ابن أبي السّري قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير قسامة بن زهير، فقد روى له أصحابُ السنن إلا ابن ماجه، وهو ثقة عوف :هو ابن أبي جميلة العبدي . وأخرجه أحمد 4/400، وأبو داود4693)) في السنة: باب في القدر، والترمذي2995)) في التفسير :باب ومن سورة البقرة، وابن سعد في "الطبقات 1/26 "، وعبد بن حميد في " المنتخب 548) ") ، والطبري في "جامع البيان 645) ") ، والحاكم262-2/261، والبيهقي في "الأسماء والصفات "ص 385من طرق عن عوف العبدي، بهذا الإسناد وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وقال الترمذي :حسن صحيح :وانظر6181)).

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ، فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلٰی قَدْرِ الْأَرْضِ، مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَسْوَدُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَصْفَرُ، وَبَيْنَ ذٰلِكَ، وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ، وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایسی مٹی سے پیدا کیا ہے' جو تمام روئے زمین سے اکٹھی کی گئی تھی اس لیے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد زمین کی خصوصیات کی حامل ہے ان میں کچھ لوگ سرخ ہوتے ہیں کچھ سفید ہوتے ہیں کچھ سیاہ ہوتے ہیں کچھ زرد ہوتے ہیں کچھ ان کے درمیان ہوتے ہیں کچھ آسان ہوتے ہیں کچھ غمگین ہوتے ہیں کچھ بد باطن ہوتے ہیں کچھ پاکیزہ مزاج ہوتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْيَوْمِ الَّذِىْ خَلَقَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا آدَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ

اس دن کا تذکرہ' جس دن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا

6161 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي، فَقَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَخَلَقَ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ آخِرِ الْخَلْقِ مِنْ آخِرِ السَّاعَةِ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے دن مٹی کو (یعنی زمین کو) پیدا کیا، اتوار کے دن اس نے زمین میں پہاڑ بنائے، پیر کے دن درخت پیدا کیے، منگل کے دن ناپسندیدہ چیز کو پیدا کیا، بدھ کے دن نور کو پیدا کیا، جمعرات کے دن زمین میں جانور پھیلا دیئے اور حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد پیدا کیا اس نے آخری مخلوق کو جمعہ کی آخری گھڑی میں پیدا کیا''۔

6161- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "مسند أبي يعلى" (6132) إلا أن غير واحد من الحفاظ أعلوه وجعلوه من كلام كعب الأحبار. وأخرجه مسلم (2789) في صفة المنافقين وأحكامهم: باب ابتداء الخلق وخلق آدم، عن سريج بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/327، ومسلم، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 10/133، والطبري في "التاريخ" 1/23 و45، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 383 من طرق عن حجاج بن محمد، به. وأخرجه ابن معين في "تاريخه" ص 305، وعنه الدولابي في "الكنى" 1/175 عن هشام بن يوسف، عن ابن جريج، به. وأخرجه الحاكم في "معرفة علوم الحديث" ص 33-34 من طريق إبراهيم بن أبي يحيى، عن صفوان بن سليم، عن أيوب بن خالد، به. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/264 من طريق ابن جريج، عن عطاء، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ وَصْفِ طُولِ آدَمَ حَيْثُ خَلَقَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اس وقت ان کی لمبائی کا تذکرہ

6162 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ وَطُولِهِ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولَئِكَ النَّفَرِ، وَهُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٌ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ.

قَالَ: فَذَهَبَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

قَالَ: فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا

فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الْخَبَرُ تَعَلَّقَ بِهِ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ وَاَخَذَ يُشَنِّعُ عَلٰى اَهْلِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْنَ يَنْتَحِلُوْنَ السُّنَنَ، وَيَذُبُّونَ عَنْهَا، وَيَقْمَعُوْنَ مَنْ خَالَفَهَا بِاَنْ قَالَ: لَيْسَتْ تَخْلُو هٰذِهِ الْهَاءُ مِنْ اَنْ تُنْسَبَ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى آدَمَ، فَاِنْ نُسِبَتْ اِلَى اللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كُفْرًا، اِذْ (لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ) (الشورى: **11**)، وَاِنْ نُسِبَتْ اِلٰى آدَمَ تَعَرَّى الْخَبَرُ عَنِ الْفَائِدَةِ، لِاَنَّهُ لَا شَكَّ اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ خُلِقَ عَلٰى صُوْرَتِهِ لَا عَلٰى صُوْرَةِ غَيْرِهِ، وَلَوْ تَمَلَّقَ قَائِلُ هٰذَا اِلٰى بَارِئِهِ فِي الْخَلْوَةِ، وَسَاَلَهُ التَّوْفِيقَ لِاِصَابَةِ الْحَقِّ وَالْهِدَايَةَ لِلطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ فِيْ لُزُومِ سُنَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَانَ اَوْلٰى بِهِ مِنَ الْقَدْحِ فِيْ مُنْتَحِلِي السُّنَنِ بِمَا يَجْهَلُ مَعْنَاهُ، وَلَيْسَ جَهْلُ الْاِنْسَانِ بِالشَّيْءِ دَالًّا عَلٰى نَفْيِ الْحَقِّ عَنْهُ لِجَهْلِهِ بِهِ.

وَنَحْنُ نَقُوْلُ: اِنَّ اَخْبَارَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَحَّتْ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ لَا تَتَضَادُّ، وَلَا تَتَهَاتَرُ، وَلَا تَنْسَخُ الْقُرْآنَ بَلْ لِكُلِّ خَبَرٍ مَعْنًى مَعْلُومٌ يُعْلَمُ، وَفَصْلٌ صَحِيحٌ يُعْقَلُ، يَعْقِلُهُ الْعَالِمُوْنَ.

فَمَعْنَى الْخَبَرِ عِنْدَنَا بِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ: اِبَانَةُ فَضْلِ آدَمَ عَلٰى سَائِرِ الْخَلْقِ، وَالْهَاءُ رَاجِعَةٌ اِلٰى آدَمَ، وَالْفَائِدَةُ مِنْ رُجُوعِ الْهَاءِ اِلٰى آدَمَ دُوْنَ اِضَافَتِهَا اِلَى الْبَارِءِ جَلَّ وَعَلَا - جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالٰى عَنْ اَنْ يُشَبَّهَ بِشَيْءٍ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ - اَنَّهُ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ سَبَبَ الْخَلْقِ الَّذِيْ هُوَ الْمُتَحَرِّكُ النَّامِي بِذَاتِهِ اجْتِمَاعَ الذَّكَرِ وَالْاُنْثَى، ثُمَّ زَوَالَ الْمَاءِ عَنْ قَرَارِ الذَّكَرِ اِلٰى رَحِمِ الْاُنْثَى، ثُمَّ تَغَيُّرَ ذٰلِكَ اِلَى الْعَلَقَةِ بَعْدَ

6162- حديث صحيح، ابن أبي السري متابع، ومن فوقه على شرط الشيخين. وهو في " صحيفة همّام " رقم (59)، وفي " مصنف عبد الرزّاق " رقم (19435). ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/315، والبخاري (3336) في الأنبياء: باب خلق آدم وذريته، و (6227) في الاستئذان: باب بدء السلام، ومسلم (2841) في الجنة: باب يدخل الجنة أقوام أفئدتهم مثل أفئدة الطير، وابن خزيمة في " التوحيد " ص41-40، واللالكائي في " أصول الاعتقاد " (711)، والبيهقي في " الأسماء والصفات " ص 290-289، والبغوي (3298)

مُـدَّـةٍ، ثُـمَّ اِلَى الْمُضْغَةِ، ثُمَّ اِلَى الصُّوْرَةِ، ثُمَّ اِلَى الْوَقْتِ الْمَمْدُودِ فِيْهِ، ثُمَّ الْخُرُوجِ مِنْ قَرَارِهِ، ثُمَّ الرَّضَاعِ، ثُمَّ الْفِطَامِ، ثُمَّ الْمَرَاتِبِ الْاُخَرِ عَلَى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَا اِلَى حُلُولِ الْمَنِيَّةِ بِهِ.

هٰـذَا وَصْفُ الْـمُتَـحَرِّكِ النَّامِي بِذَاتِهِ مِنْ خَلْقِهِ وَخَلْقِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ الَّتِي خَلَقَهُ عَلَيْهَا، وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَكُوْنَ تَقَدُّمُهُ اجْتِمَاعُ الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى، اَوْ زَوَالُ الْمَاءِ، اَوْ قَرَارُهُ، اَوْ تَغْيِيرُ الْمَاءِ عَـلَـقَةً اَوْ مُـضْـغَةً، اَوْ تَجْسِيمُهُ بَعْدَهُ، فَاَبَانَ اللّٰهُ بِهٰذَا فَضْلَهُ عَلٰى سَائِرِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ خَلْقِهِ، بِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ نُطْفَةً فَـعَـلَـقَةً، وَلَا عَـلَـقَةً فَـمُضْغَةً، وَلَا مُضْغَةً فَرَضِيعًا، وَلَا رَضِيعًا فَفَطِيمًا، وَلَا فَطِيمًا فَشَابًّا كَمَا كَانَتْ هٰذِهِ حَالَةُ غَيْرِهِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَصْحَابَ الْحَدِيْثِ حَشْوِيَّةٌ يَرْوُونَ مَا لَا يَعْقِلُوْنَ وَيَحْتَجُّونَ بِمَا لَا يَدْرُوْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت کے مطابق پیدا کیا ان کا قد 60 گز تھا' جب اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا فرمایا: کیا تو تم جاؤ اور اس گروہ کو سلام کروں۔ فرشتے تھے جو بیٹھے ہوئے تھے تم غور سے سننا کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام کرنے کا طریقہ ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام گئے انہوں نے کہا: السلام علیکم' تو فرشتوں نے جواب میں رحمت اللہ کا اضافہ کیا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جنت میں جو شخص بھی داخل ہوگا حضرت آدم علیہ السلام کی طرح اس کا قد 60 گز ہوگا اس کے بعد مسلسل انسانوں کے قد کم ہوتے رہے' یہاں تک کہ یہ صورت حال آ گئی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ روایت ہے' جس کے ساتھ وہ شخص متعلق ہوا جو علم احادیث میں مہارت نہیں رکھتا اور اس نے اس روایت کی وجہ سے محدثین پر اعتراضات کیے جو سنت کی خدمت کرتے ہیں اور اس پر ہونے والے اعتراض کو پرے کرتے ہیں اور جو شخص سنت کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ اس کی بھرپور مخالفت کرتے ہیں اس شخص نے یہ کہا کہ لفظ صورکہ میں ضمیر یا' تو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوگی' یا حضرت آدم علیہ السلام کی طرف منسوب ہوگی اگر اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے' تو یہ چیز کفر ہوگی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اس کی مانند کوئی چیز نہیں ہے۔''

اگر اس کی نسبت حضرت آدم علیہ السلام کی طرف کی جائے' تو روایت میں فائدہ حاصل نہیں ہوگا کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں ہے تمام انسانوں کی شکل وصورت حضرت آدم علیہ السلام جیسی ہے کسی اور جیسی نہیں ہے۔

اگر اس بات کا قائل شخص تنہائی میں بیٹھ کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں التجاء کرتا اور اس سے حق اور ہدایت کی توفیق کا سوال کرتا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو لازم پکڑنے کی صورت میں سیدھا راستہ ہے' تو پھر اس کے لیے مناسب یہ تھا کہ وہ جس حدیث کا مفہوم نہیں جانتا اس کے حوالے سے سنت کے خادمین پر اعتراض نہ کرتا اگر انسان کسی چیز کے بارے علم نہیں رکھتا' یہ چیز تو اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ اس کی ناواقفیت کی وجہ سے حق کی نفی کر دی جائے۔

ہم یہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے منقول روایت جب نقل کے اعتبار سے مستند طور پر ثابت ہو تو اس میں کوئی اعتراض اور اختلاف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ قرآن کو منسوخ کرے گی بلکہ ہر روایت کا اپنا مخصوص مفہوم ہوتا ہے اور ہر روایت کا اپنا پس منظر ہوتا ہے جسے اہل علم سمجھ جاتے ہیں ہمارے نزدیک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے ''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت میں پیدا کیا'' اس کا مقصد یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی دیگر تمام مخلوق کی فضیلت کو ظاہر کیا جائے اور اس میں ضمیر حضرت آدم علیہ السلام کی طرف راجع ہے اور ضمیر کے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف راجع ہونے کا فائدہ یوں ہے کہ اس ضمیر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی جاسکتی کیونکہ ہمارا پروردگار اس چیز سے بلند و برتر ہے کہ اسے مخلوق میں سے کسی سے مشابہ قرار دیا جائے اللہ تعالیٰ نے تخلیق کا سبب ایک ایسی چیز کو قرار دیا ہے جو حرکت بھی کرتی ہے اور جس کے وجود میں نشوونما کی صلاحیت بھی پائی جاتی ہے یہ مذکر اور مؤنث کے اجتماع کی صورت میں (نشوونما پاتی ہے) اس کے بعد مادہ تولید مذکر کے مخصوص کام سے مؤنث کے رحم کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اس کے بعد وہ ایک متعین مدت تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے پھر وہ لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے پھر شکل و صورت بن جاتی ہے پھر ایک مخصوص وقت تک وہی رہتا ہے پھر وہ اپنی جگہ سے نکلتا ہے پھر دودھ پلانے کا مرحلہ آتا ہے پھر دودھ چھڑانے کا مرحلہ آتا ہے پھر دیگر مراتب ہیں جو ہم ذکر کر چکے ہیں' یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے۔

تو حرکت کرنے والے اور اپنی ذات کے اعتبار سے نشوونما کی صلاحیت رکھنے والے کی یہ صفت ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ان کی صورت پر پیدا کیا ہے یعنی وہ تخلیق جو اس اعتبار سے ہوئی تھی ان کی لمبائی ساٹھ گز تھی' لیکن ان سے پہلے کسی مذکر اور مؤنث کا اجتماع نہیں ہوا۔ مادہ تولید کسی جگہ سے زائل نہیں ہوا تھا کسی جگہ آکر ٹھہرا نہیں وہ مادہ جمے ہوئے خون یا گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں تبدیل نہیں ہوا اس نے بعد میں' جسم کی شکل اختیار نہیں کی' تو اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے ذریعے ان کی فضیلت کو واضح کر دیا جو وہ دیگر تمام مخلوق پر رکھتے ہیں کہ وہ پہلے نطفے کی شکل میں نہیں تھے کہ پھر جما ہوا خون بن جاتے جما ہوا خون نہیں تھے کہ گوشت کا لوتھڑا بن جائے گوشت کا لوتھڑا نہیں تھے کہ دودھ پینے کی نوبت آتی دودھ پینے والے نہیں تھے کہ دودھ چھڑانے کی نوبت آتی دودھ چھڑانے والے نہیں تھے کہ بعد میں نوجوان ہو جاتے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ دیگر انسانوں کی صورت حال ہوتی ہے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ محدثین حشویہ فرقے کے سے نظریات رکھتے ہیں وہ ایسی چیزیں روایت کر دیتے ہیں جن کا فہم حاصل نہیں ہوسکتا اور وہ ایسی چیزوں کے ذریعے استدلال کرتے ہیں جن کا انہیں پتہ نہیں ہوتا۔

6163 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا

6163- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه الطيالسي (2024)، وأحمد 3/152 و229 و240 و254 ومسلم (2611) في البر: باب خلق الإنسان خلقاً لا يتمالك وابن سعد في " الطبقات "1/27، والحاكم 1/37، والبيهقي في " الأسماء والصفات " ص 386 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، وقد بلغني أنه أخرجه في آخر الكتاب. قلت: ولفظه عند جميع من خرجه: " فلما رآه أجوف، عرف أنه خلق لا يتمالك " ولفظ المؤلف نسبه السيوطي في " الجامع الكبير " ص 656 إلى أبي الشيخ في " العظمة "

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ جَعَلَ اِبْلِيسَ يُطِيفُ بِهِ، فَلَمَّا رَآهُ اَجْوَفَ قَالَ: ظَفِرْتُ بِهِ، خَلْقٌ لَا يَتَمَالَكُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' تو ابلیس ان کے جسم کے گرد چکر لگانے لگا جب اس نے انہیں اندر سے خالی دیکھا' تو بولا: ''میں نے اس کو دیکھ لیا ہے' یہ مخلوق قابو میں رہنے والی نہیں ہے۔

ذِكْرُ حَمْدِ آدَمَ رَبَّهُ لَمَّا خَلَقَهُ بِاِلْهَامِهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهُ ذٰلِكَ

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' تو حضرت آدم علیہ السلام کا اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے کا تذکرہ' جس کے کلمات اس نے انہیں الہام کئے تھے

6164 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَطَسَ فَاَلْهَمَهُ رَبُّهُ اَنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَلِذٰلِكَ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' تو انہیں چھینک آ گئی ان کے پروردگار نے انہیں یہ الہام کیا کہ وہ الحمد للہ کہیں' تو ان کے پروردگار نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے' اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَطَسَ، اَرَادَ بِهِ بَعْدَ نَفْخِ الرُّوحِ فِيهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو

6164- حديث حسن، رجال ثقات غير مبارك بن فضالة، ففيه لين وهو مدلس، وقد عنعن، لكن يشهد له حديث أنس الآتي بعده دونَ قوله: " فلذلك سبقت رحمته غضبه "، وكذلك حديث أبي هريرة (6167) المطول. وأخرجه ابن أبي عاصم في " السنة " رقم (205) عن يحيى بن محمد بن السكن، بهذا الإسناد وقد صرح مبارك بن فضالة في هذه الرواية بالتحديث، لكن ابن أبي عاصم اقتصر على ذكر طرقه: ولم يسُقه بتمامه.

پیدا کیا' تو انہیں چھینک آئی'' اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ ان میں روح پھونکے جانے کے بعد (انہیں چھینک آئی تھی)

6165 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَفَخَ فِيْ آدَمَ، فَبَلَغَ الرُّوحُ رَاْسَهُ عَطَسَ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

فَقَالَ لَهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام میں روح پھونکی اور وہ ان کے سر تک پہنچی' تو ان کو چھینک آ گئی' تو انہوں نے یہ کہا ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: اللہ تم پر رحم کرے۔''

ذِكْرُ اِخْرَاجِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ ظَهْرِ آدَمَ ذُرِّيَّتَهٗ، وَاِعْلَامِهٖ اِيَّاهُ اَنَّهٗ خَالِقُهَا لِلْجَنَّةِ وَالنَّارِ

اللہ تعالیٰ کا حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی ذریت کو نکالنے کا تذکرہ اور انہیں اس بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جنت اور جہنم کے لیے پیدا کیا ہے

6166 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَا: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ،

6165- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. وأخرجه الحاكم 4/263 من طريقين عن موسى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ موقوفاً، وقال هذا حديث صحيح الإسناد على شرط مسلم وإن كان موقوفاً، فإن إسناده صحيح بمرة.

6166- مسلم بن يسار الجهني لم يسمع من عمر، ثم إنه لم يوثقه غير المصنف والعجلي، ولم يروِ عنه غير عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بن الخطاب، وأخطأ الشيخ ناصر الألباني في "تخريج المشكاة" (96) فظن أنه ثقة من رجال الشيخين، وباقي رجال الإسناد ثقات رجال الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/898-899 في القدر: باب النهي عن القول بالقدر. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 1/44-45، وأبو داود (4703) في السنّة: باب في القدر، والترمذي (3075) في التفسير: باب ومن سورة الأعراف، والطبري في "جامع البيان" (15357)، وفي "التاريخ" 1/135، واللالكائي (990) والآجري في "الشريعة" ص 170 وابن أبي حاتم كما في "تفسير ابن كثير" 2/273، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 325، والبغوي في "شرح السنة" (77)، وفي "معالم التنزيل" 2/211 و544. وصححه الحاكم في ثلاثة مواضع من كتابه 1/27 و2/324-325 و544، ووافقه الذهبي في موضعين الثاني والثالث، وخالفه في الموضع الأول، فقال: فيه إرسال.

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى) الْاٰيَةَ.

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى ظَهْرِهٖ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ، وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ، وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ.

فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهٗ بِهِ الْجَنَّةَ، وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهٗ بِهِ النَّارَ

مسلم بن یسار جہنی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا۔

''اور جب تمہارے پروردگار نے اولادِ آدم کو ان کی پشتوں سے ان کی ذریت کو نکالا اور ان لوگوں کو اپنی ذات کے بارے میں گواہ بنایا (اور دریافت کیا) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔''

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر اس نے ان کی پشت پر اپنا دستِ قدرت پھیرا اور ان کی پشت میں سے ان کی ذریت کو نکال دیا اور فرمایا میں نے ان لوگوں کو جنت کیلئے اور اہل جنت کے سے عمل کرنے کیلئے پیدا کیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اس میں سے ان کی ذریت کو نکالا اور فرمایا میں نے ان لوگوں کو جہنم کے لیے اور اہل جہنم کے سے عمل کرنے کیلئے پیدا کیا ہے۔

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر عمل کیوں کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو جنت کیلئے پیدا کیا ہو' تو اس سے اہل جنت کے سے عمل کرواتا ہے' یہاں تک کہ وہ شخص اہل جنت کے سے عمل کرتے ہوئے مرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے' جب اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہو' تو اس سے اہل جہنم کے سے عمل کرواتا ہے' یہاں تک کہ وہ بندہ اہل جہنم کے سے عمل کرتے ہوئے مرجاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اسے جہنم میں داخل کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ يُضَادُّ خَبَرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6167 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوحَ عَطَسَ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: يَرْحَمُكَ رَبُّكَ يَا آدَمُ، اذْهَبْ اِلٰى اُولٰئِكَ الْمَلَائِكَةِ اِلٰى مَلَاٍ مِنْهُمْ جُلُوسٍ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى رَبِّهِ، فَقَالَ: هٰذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ بَيْنَهُمْ، وَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ: اخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ، فَقَالَ: اخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّي وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِيْنٌ مُبَارَكَةٌ، ثُمَّ بَسَطَهُمَا فَاِذَا فِيْهِمَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ، فَقَالَ: اَيْ رَبِّ مَا هٰؤُلَاءِ؟ فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ، فَاِذَا كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَكْتُوبٌ عُمْرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَاِذَا فِيْهِمْ رَجُلٌ اَضْوَؤُهُمْ اَوْ مِنْ اَضْوَئِهِمْ لَمْ يُكْتَبْ لَهُ اِلَّا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، قَالَ: يَا رَبِّ، مَا هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا ابْنُكَ دَاوُدُ، وَقَدْ كَتَبَ اللّٰهُ عُمْرَهُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، قَالَ: اَيْ رَبِّ، زِدْهُ فِي عُمْرِهِ، قَالَ: ذَاكَ الَّذِي كَتَبْتُ لَهُ.

قَالَ: فَاِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمْرِي سِتِّيْنَ سَنَةً، قَالَ: اَنْتَ وَذَاكَ اسْكُنِ الْجَنَّةَ، فَسَكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا، وَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ، فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: قَدْ عَجِلْتَ، قَدْ كُتِبَ لِي اَلْفُ سَنَةٍ، قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ مِنْهَا سِتِّيْنَ سَنَةً، فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ،

6167- إسناده قوى على شرط مسلم، وهو فى كتاب "التوحيد" ص.67 وأخرجه الترمذى (3368) فى تفسير القرآن . باب ومن سورة المعوذتين، عن محمد بن بشار بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه. وأخرجه الحاكم 1/64 و4/263، وصححه، وعنه البيهقى فى "الأسماء والصفات" ص325-324 عن أبى العباس محمد بن يعقوب، حدثنا بكار بن قتيبة، عن صفوان بن عيسى، به. وأخرجه ابن أبى عاصم فى "السنة" (206)، والطبرى فى "التاريخ" 1/96 من طريقين عن الحارث بن عبد الرحمن، به . وأخرجه ابن سعد فى "الطبقات" 28-1/27، والطبرى، والحاكم586-2/585 من طريقين عن هشام بن سعد، أخبرنا زيد بن أسلم، عن أبى صالح، عن أبى هريرة، وهذا سند قوى، وصححه الحاكم، وأقره الذهبى. وانظر الحديث رقم (6164) . وأخرجه الحاكم 1/46 وصححه، ووافقه الذهبى، من طريق مخلد بن مالك، عن أبى خالد الأحمر، عن داود بن أبى هند، عن الشعبى: عن أبى هريرة. وأخرجه الطبرى 1/96 من طريق أبى خالد الأحمر سليمان بن حيان، حدثنى محمد بن عمرو، عن أبى سلمة، عن أبى هريرة، وهذا سند حسن. ومن طريق أبى خالد عن الأعمش، عن أبى صالح، عن أبى هريرة، وهذا إسناد صحيح.

فَیَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْکِتَابِ وَالشُّهُوْدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں روح کو پھونکا' تو انہیں چھینک آ گئی انہوں نے الحمد للہ کہا انہوں نے اللہ کے حکم کے تحت اللہ کی حمد بیان کی تھی' تو ان کے پروردگار نے ان سے فرمایا تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے اے آدم تم ان فرشتوں کے گروہ کے پاس جاؤ جو بیٹھے ہوئے ہیں اور انہیں سلام کرو' تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ پھر حضرت آدم علیہ السلام اپنے پروردگار کے پاس واپس آئے' تو پروردگار نے فرمایا: یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام کرنے کا طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ بند تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو' تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: میں اپنے پروردگار کے دائیں ہاتھ کو پسند کرتا ہوں ویسے میرے پروردگار کے دونوں ہاتھ دائیں اور برکت والے ہیں پھر پروردگار نے دونوں ہاتھوں کو پھیلایا' تو ان میں حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت موجود تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار یہ کون لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہاری اولاد ہے ان میں سے ہر شخص کی عمر اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھی ہوئی ہے ان لوگوں میں ایک شخص تھا جو چمکدار چہرے کا مالک تھا اس کی عمر صرف چالیس سال لکھی ہوئی تھی حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار یہ کون ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہاری اولاد میں سے ایک شخص داؤد ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی عمر چالیس برس مقرر کی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار اس کی عمر میں اضافہ کر دے۔ پروردگار نے فرمایا: وہ میں نے اس کیلئے مقرر کر دی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: میں اپنی عمر کے ساٹھ سال اسے دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اور وہ (یعنی تمہاری بیوی) جنت میں رہو' تو جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ جنت میں رہے پھر انہیں وہاں سے نکالا گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام اپنی عمر شمار کرتے رہے پھر ملک الموت ان کے پاس آیا' تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: کیا تم جلدی نہیں آ گئے میری عمر' تو ایک ہزار سال تھی۔ ملک الموت نے کہا: جی ہاں' لیکن آپ نے اس میں سے ساٹھ سال اپنے بیٹے داؤد کو دیدیئے تھے' تو حضرت آدم علیہ السلام نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا اسی وجہ سے ان کی اولاد بھی انکار کرتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام بھول گئے اسی وجہ سے ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے' تو اس دن (کئے گئے معاہدے) کو تحریر کرنے یا گواہ قائم کرنے کا حکم دیا گیا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ سَبَبِ ائْتِلَافِ النَّاسِ وَافْتِرَاقِهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو لوگوں کے ایک دوسرے سے مانوس ہونے یا ایک دوسرے سے غیر متعلق رہنے کے سبب کے بارے میں ہے

6168 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''روحیں گروہوں کی شکل میں رہتی ہیں ان میں سے جو (عالم ارواح میں) ایک دوسرے سے شناسا ہوتی ہیں وہ دنیا میں بھی ایک دوسرے سے مانوس ہوتی ہیں اور جو ایک دوسرے سے شناسا نہیں ہوتی ہیں وہ دنیا میں بھی ایک دوسرے سے لاتعلق رہتی ہیں۔''

ذِكْرُ اِلْقَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا النُّورَ عَلٰى مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ هِدَايَتَهُ

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے جس کی ہدایت کو چاہا اس پر نور کو القاء کرنے کا تذکرہ

6169 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ: اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّكَ تَقُوْلُ: الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ، فَقَالَ: لَا اُحِلُّ لِاَحَدٍ يَكْذِبُ عَلَيَّ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِيْ ظُلْمَةٍ، وَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهِ، فَمَنْ اَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى، وَمَنْ اَخْطَاَ ضَلَّ ، فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ: جَفَّ الْقَلَمُ عَنْ عِلْمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

❁❁ عبداللہ بن دیلمی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ یہ کہتے ہیں: وہ شخص بدبخت ہوتا ہے' جو ماں کے پیٹ میں بدبخت ہو' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی شخص کیلئے یہ بات حلال قرار نہیں دیتا کہ وہ میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے

6168- إسناده صحيح على شرط مسلم. أخرجه أحمد 2/295 عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/527، ومسلم (2638) في البر والصلة: باب الأرواح جنود مجندة، والبخاري في " الأدب المفرد " (901)، وأبو الشيخ في " الأمثال " (102)، وأبو نعيم في " تاريخ أصبهان "2/94، والخطيب في " تاريخ بغداد "3/319 من طرق عن سهيل بن أبي صالح به. وأخرجه أحمد 2/539، ومسلم (2638) وأبو داود (4834) في الأدب: باب من يؤمر أن يجالس، وأبو نعيم 1/238، والبغوي (3471) من طريقين عن أبي هريرة.

6169- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين، غيرَ عبد الله ابن الديلمي: وهو ابن فيروز، فقد روى له أصحاب السنن إلا ابن ماجه، وهو ثقة. وأخرجه ابن أبي عاصم في " السنة " (244) عن المسيَّب بن واضح، عن ابن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/176، واللالكائي (1079)، والآجري في " الشريعة " ص 175، وابن أبي عاصم في " السنَّة " (243) و (244)، والحاكم 1/30، من طرق عن الأوزاعي به، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه اللالكائي (1077) و (107) من طريقين عن عبد الرحمن بن ميسرة، عن ربيعة بن يزيد، به. وأخرجه أحمد 2/197، والحاكم، والترمذي (2642) في الإيمان: باب ما جاء في افتراق هذه الأمة وحسنه والآجري، وابن أبي عاصم (241) و (242) من طرق عن عبد الله ابن الديلمي، به. وأخرجه البزار (2145) من طريق يحيى بن أبي عمرو الشيباني، عن أبيه، عن عبد الله بن عمرو وذكره الهيثمي في " المجمع "7/193-194، وقال: رواه أحمد بإسنادين، والبزار، والطبراني، ورجال أحد إسنادي أحمد ثقات. وانظر ما بعده.

سنا ہے۔

''بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا پھر اس نے ان پر اپنا نور ڈالا' تو ان میں سے جسے نور ملا وہ ہدایت پا گیا اور جس تک وہ نور نہیں پہنچا وہ گمراہ ہو گیا اسی وجہ سے میں یہ کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے علم کے حوالے سے (تقدیر مقرر ہو چکی ہے اور) قلم خشک ہو چکا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ عِلْمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، مَنْ يُّصِيبُهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ اَوْ يُخْطِئُهُ عِنْدَ خَلْقِهِ الْخَلْقَ فِي الظُّلْمَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم تھا' جب اس نے مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا' تو وہ نور اس کی مخلوق میں کس تک پہنچے گا اور کس تک نہیں پہنچے گا

6170 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: بَلَغَنِي اَنَّكَ تَقُولُ: اِنَّ الْقَلَمَ قَدْ جَفَّ، قَالَ: فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا خَلَقَ النَّاسَ فِي ظُلْمَةٍ ثُمَّ اَخَذَ نُورًا مِنْ نُورِهِ، فَاَلْقَاهُ عَلَيْهِمْ فَاَصَابَ مَنْ شَاءَ، وَاَخْطَاَ مَنْ شَاءَ، وَقَدْ عَلِمَ مَنْ يُّخْطِئُهُ مِمَّنْ يُّصِيبُهُ، فَمَنْ اَصَابَهُ مِنْ نُورِهِ شَيْءٌ اهْتَدَى، وَمَنْ اَخْطَاَهُ فَقَدْ ضَلَّ؛ فَفِي ذٰلِكَ مَا اَقُولُ: اِنَّ الْقَلَمَ قَدْ جَفَّ

ابن دیلمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ یہ کہتے ہیں: قلم خشک ہو چکا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''بے شک اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو تاریکی میں پیدا کیا پھر اس نے اپنے نور میں سے نور لیا اور اسے ان لوگوں پر ڈالا' تو جسے اس نے چاہا اس تک وہ نور پہنچ گیا اور جسے اس نے چاہا اس تک نور نہیں پہنچا' حالانکہ وہ یہ بات جانتا تھا کہ یہ نور کس تک نہیں پہنچے گا اور کس تک پہنچے گا' تو جس تک وہ نور پہنچ گیا اس نے ہدایت پالی اور جس تک نہیں پہنچا وہ گمراہ ہو گیا۔''

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اسی وجہ سے میں یہ کہتا ہوں قلم خشک ہو چکا ہے (یعنی تقدیر کا فیصلہ طے ہو چکا ہے)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِعَدَدِ النَّاسِ وَاَوْصَافِ اَعْمَالِهِمْ

لوگوں کی تعداد اور ان کے اعمال کی صفات کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6170- إسناده قوي، وهو مكرر ما قبله. 6171- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غيرَ عم الربيع، واسمه: يسَيْر بن عَمِيلَةَ، فقد روى له الترمذي والنسائي، وهو ثقة. وقد تقدم الحديث مختصراً برقم (4647)، فانظر تخريجه هناك.

6171 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ النَّحْوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْاَسَدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): النَّاسُ اَرْبَعَةٌ، وَالْاَعْمَالُ سِتَّةٌ: مُوجِبَتَانِ وَمِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَحَسَنَةٌ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا، وَحَسَنَةٌ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَالنَّاسُ مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا، مَقْتُورٌ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ، وَمَقْتُورٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ، وَمَقْتُورٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَشَقِيٌّ فِي الدُّنْيَا، وَشَقِيٌّ فِي الْاٰخِرَةِ، وَالْمُوجِبَتَانِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَوْ قَالَ: مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ دَخَلَ النَّارَ، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشَرَةُ اَمْثَالِهَا، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَعَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةٌ وَّاحِدَةٌ غَيْرُ مُضَعَّفَةٍ، وَمَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فَاضِلَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

✿✿ حضرت خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگ چار طرح کے ہوتے ہیں اور اعمال چھ قسم کے ہوتے ہیں (جنت اور جہنم کو) واجب کرنے والے اعمال' جن کا بدلہ برابر برابر ہو' جس میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہو ایک نیکی کا بدلہ سات سو گنا ہو کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں' جنہیں دنیا اور آخرت میں کشادگی نصیب ہوتی ہے کچھ کو دنیا میں کشادگی نصیب ہوتی ہے اور آخرت میں تنگی نصیب ہوگی کچھ کو دنیا میں تنگی نصیب ہوتی ہے اور آخرت میں کشادگی نصیب ہوگی کچھ کو دنیا اور آخرت دونوں میں تنگی نصیب ہوگی کچھ لوگ دنیا میں بدبخت ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی بدبخت ہوتے ہیں دو واجب کرنے والی چیزیں (یہ ہیں) جو شخص یہ کہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو اللہ پر ایمان رکھے وہ جنت میں داخل ہوگا' جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہو گا وہ جہنم میں داخل ہوگا' جو شخص نیکی کا ارادہ کر کے اس پر عمل کرلے اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا اور جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کر کے اس پر عمل نہ کرے اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی نوٹ کی جائے گی جو شخص کسی برائی کا ارادہ کر کے اس پر عمل نہ کرے اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی نوٹ کی جائے گی جو شخص کسی برائی کا ارادہ کر کے اس پر عمل کرلے اس کے نامہ اعمال میں ایک برائی نوٹ کی جائے گی اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور جو شخص اضافی چیز کو خرچ کرے گا' تو اس کا بدلہ سات سو گنا تک ہوگا۔''

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالْاِبِلِ الْمِائَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں کو 100 اونٹوں سے تشبیہ دینا

6172 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّمَا النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کی مثال ایسے ایک سو اونٹوں کی طرح ہے جن میں آدمی کو ایک بھی سواری نہیں ملتی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَجْعَلُ اَهْلَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ رَاٰى ضِدَّهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کو اور اہل جہنم کو اس وقت طے کر دیا تھا

جب وہ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے یہ بات اس شخص کے موقف کے برخلاف ہے' جو اس کے برعکس رائے رکھتا ہے

6173 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُتِيَ بِصَبِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ يُصَلِّي عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَلَا تَدْرِيْنَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ خَلْقًا فَجَعَلَهُمْ لَهَا اَهْلًا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ، وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک انصاری بچے کو لایا گیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کریں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ تو جنت کی ایک چڑیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے مخصوص مخلوق کو پیدا کیا ہے اس نے ان لوگوں کو جنت کا اہل بنایا ہے اس وقت جب وہ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے اس نے جہنم کو بھی پیدا کیا اور جہنم کے اہل افراد بھی پیدا کیے جبکہ وہ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يُضَادُّ خَبَرَ عَائِشَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

6172- حديث صحيح، ابن أبي السرى -وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، من فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهو في " مصنف عبد الرزاق " (20447) . ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/88، ومسلم (2547) في فضائل الصحابة: باب قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الناس كابل مئة ... "، والترمذي (2872) في الأمثال: باب ما جاء في مثل ابن آدم وأجله وأمله، والقضاعي في " مسند الشهاب (198) ، والبغوي (4195) . وأخرجه ابن المبارك في " الزهد " (186) ، وأحمد 2/7 و44، والحميدي (663) ، والطحاوي في " شرح مشكل الآثار " 2/210، وأبو الشيخ في " الأمثال " (131) و (132) من طرق عن معمر، به. وانظر الحديث المتقدم برقم (5797) .

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول اس روایت کے متضاد ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6174 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَشُعَيْبُ بْنُ مُحْرِزٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَقُوْلُ: اكْتُبْ عَمَلَهُ وَاَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَغْلِبُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ الَّذِيْ سَبَقَ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَغْلِبُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ الَّذِيْ سَبَقَ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق بھی کی گئی' کسی بھی شخص کے نطفے کو اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک (نطفے کی شکل میں) رکھا جاتا ہے پھر وہ اتنے ہی عرصے تک جما ہوا خون بن کے رہتا ہے پھر وہ اتنے ہی عرصے تک گوشت کے ٹکڑے کی شکل میں رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتا ہے' جسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم اس کے عمل اس کی موت اس کا رزق اور اس کے بدبخت یا نیک بخت ہونے کو نوٹ کرو۔

6174- إسناده صحيح على شرط الشيخين . رجاله ثقات رجال الشيخين غير شعيث بن محرز: وهو ابن شعيث بن زيد بن أبي الزعراء الأزدي، فقد ذكره المؤلف في " الثقات "8/315، وقال: مستقيم الحديث، وقال ابن أبي حاتم في " الجرح والتعديل " 4/386. روى عنه أبي وأبو زرعة ومحمد بن الحسين البرجلاني. سألت أبي عنه فقال: هو شيخ، وقال الذهبي في " الميزان ": صدوق مشهور، أدركه أبو خليفة الجمحي. وأخرجه البخاري (6594) في القدر . باب في القدر، عن أبي الوليد وهو الطيالسي هشام بن عبد الملك، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي (298) ، والبخاري (7454) في التوحيد: باب (وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ) ، ومسلم (2643) في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي في بطن أمه وأبو داود (4708) في السنة . باب في القدر، والدارمي في " الرد على الجهمية " ص 81، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه الحميدي (126) ، وأحمد1/382 و430، والبخاري (3208) في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، و (3332) في الأنبياء : باب خلق آدم وذريته، ومسلم، وأبو داود، والترمذي (2137) في القدر: باب ما جاء أن الأعمال بالخواتيم، وقال: حسن صحيح، والنسائي في التفسير من " الكبرى " كما في " التحفة "6/29، وابن ماجه (76) في المقدمة: باب في القدر، وابن أبي عاصم في " السنة " (175) و (176) ، وأبو يعلى (5157) ، والدارمي، واللالكائي في " أصول الاعتقاد " (1040) و (1041) و (1042) " والبيهقي في " الأسماء والصفات " ص 387 وفي " الاعتقاد " ص138-137، وأبو القاسم البغوي في " الجعديات " (2688) ومن طريقه أبو محمد البغوي في " شرح السنة " (71) من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد1/414 والنسائي في " الكبرى" من طريقين عن فطر بن خليفة، عن سلمة بن كهيل، عن زيد بن وهب، به. وانظر الحديث رقم (6177) .

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) ایک شخص اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا ہوا اس پر غالب آ جاتا ہے اور اس کے لیے اہل جہنم کی مہر لگا دی جاتی ہے (یا اس کا خاتمہ اہل جہنم پر ہوتا ہے) اور ایک شخص اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے' تو تقدیر کا لکھا ہوا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت کا سا عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحُكْمَ الْحَقِيقِيَّ بِمَا لِلْعَبْدِ عِنْدَ اللّٰهِ لَا مَا يَعْرِفُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بندے کی حقیقی حیثیت کیا ہے؟ اس بارے میں اس چیز کا اعتبار نہیں ہوگا' جو لوگ ایک دوسرے کے بارے میں جانتے ہیں

6175 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّـهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ وَاِنَّهُ لَمِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ وَاِنَّهُ لَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے' جو اس کے اور لوگوں کے درمیان معاملے کے حوالے سے ہوتے ہیں' حالانکہ وہ شخص جہنمی ہوتا ہے اور ایک شخص اپنے اور لوگوں کے درمیان معاملے کے حوالے سے اہل جہنم کا سا عمل کرتا ہے' حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَفْصِيلَ هٰذَا الْحَكَمِ يَكُوْنُ لِلْمَرْءِ عِنْدَ خَاتِمَةِ عَمَلِهِ دُوْنَ مَا يَنْقَلِبُ فِيهِ فِي حَيَاتِهِ

6175– حديث صحيح إسناده حسن. أسامة بن زيد -وهو الليثي- علق له البخاري، وروى له مسلم مقروناً، وهو صدوق ليس بحديثه بأس، يروى عن ابن وهب نسخة صالحة، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات، ويزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، وأبو حازم: هو سلمة بن دينار الأعرج. وأخرجه أحمد5/331-332 و335 وأبو القاسم البغوي في " الجعديات " (3039)، والبخاري (2898) في الجهاد: باب لا يقول: فلان شهيد، و (4202) و (4207) في المغازي: باب غزوة خيبر، و (6493) في الرقاق: باب الأعمال بالخواتيم، و (6607) في القدر: باب العمل بالخواتيم، ومسلم (112) في الإيمان: باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه، وص 2042 في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي، وأبو عوانة في " مسنده "51-1/50، والطبراني في " المعجم الكبير " (5784) و (5798) و (5799) و (5806) و (5825) و (5830) و (5891) و (5952) و (6001)، وابن أبي عاصم في " السنة " (216)، والآجري في: " الشريعة " ص185، والبيهقي في " دلائل النبوة "4/252 من طرق عن أبي حازم، بهذا الإسناد

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس حکم کی تفصیل اس وقت کی ہوگی جو آدمی کے اختتامی عمل کی حالت ہوگی اپنی زندگی کے دوران جو وہ تبدیلی کرتا ہے اس کا اعتبار نہیں ہوگا

6176 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَانَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يَخْتِمُ اللّٰهُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَجْعَلُهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَانَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ يَخْتِمُ اللّٰهُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَجْعَلُهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص طویل عرصے تک اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے، لیکن پھر اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ اہل جہنم کے سے عمل پر کرتا ہے اور اسے اہل جہنم میں شامل کر دیتا ہے ایک شخص طویل عرصے تک اہل جہنم کے سے عمل کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ اہل جنت کے سے عمل کے ذریعے کرتا ہے اور اسے اہل جنت میں شامل کر دیتا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَظَانِّهِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے علم حدیث کو اس کے

اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے متضاد ہے، جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6177 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ الْمَكِّیِّ، اَنَّ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ

6176- إسناده صحيح على شرط مسلم. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب، وعبد العزيز بن محمد: هو الدراوردي. وأخرجه مسلم (2651) في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي، عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/484-485، وابن أبي عاصم (218) من طريقين عن العلاء بن عبد الرحمن، به.

6177- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم في " صحيحه " (2645) في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي، والطبراني في " الكبير " من طريقين عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم، والآجري في " الشريعة " ص184-183، واللالكائي في " أصول الاعتقاد " (1547) من طريقين عن ابن جريج، عن أبي الزبير، به. وأخرجه الحميدي (826)، وأحمد 4/6-7، ومسلم، والآجري ص183-182، واللالكائي (1045) و (1046)، وابن أبي عاصم في " السنّة " (177) و (179) و (180)، والطبراني (3036) ... (3043) و (3045) من طرق عن عامر بن واثلة، به.

يَقُوْلُ:

(متن حدیث): الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ، وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ، فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ اَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ، فَحَدَّثَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا، وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ ذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا يَشَاءُ وَيُكْتُبُ الْمَلَكُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَجَلُهُ؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا يَشَاءُ وَيَكْتُبُهُ الْمَلَكُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ رِزْقُهُ؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا يَشَاءُ، فَيَاْخُذُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِيْ يَدِهِ فَلَا يُزَادُ فِيْ اَمْرٍ وَّلَا يُنْقَصُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَلَقَ سَمْعَهَا مِنَ اَلْفَاظِ التَّعَارُفِ لَا اَنَّ الْمَلَكَ يَخْلُقُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بدبخت شخص وہ ہوتا ہے جو ماں کے پیٹ میں بدبخت ہو نیک بخت وہ ہوتا ہے جسے دوسرے کے ذریعے نصیحت کی جا سکے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب تشریف لائے ان کا نام حضرت حذیفہ بن اوسید غفاری رضی اللہ عنہ تھا انہیں یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر بتائی گئی تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جب نطفے کو بیالیس (42) دن گزر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اس کی شکل و صورت متعین کرتا ہے اس کی سماعت و بصارت، اس کی کھال، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں بناتا ہے پھر وہ دریافت کرتا ہے اے پروردگار! کیا یہ لڑکا ہوگا یا لڑکی ہوگی تو تمہارے پروردگار نے جو چاہا ہوتا ہے وہ فیصلہ سنا دیتا ہے فرشتہ اسے نوٹ کر لیتا ہے پھر وہ دریافت کرتا ہے پروردگار اس کی موت کا وقت کیا ہوگا تمہارے پروردگار نے جو چاہا ہوتا وہ فیصلہ سنا دیتا ہے فرشتہ اسے نوٹ کر لیتا ہے پھر وہ عرض کرتا ہے پروردگار اس کا رزق کتنا ہوگا تو تمہارے پروردگار نے جو چاہا ہوتا ہے وہ فیصلہ بتا دیتا ہے تو فرشتہ وہ صحیفہ اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اب اس معاملے میں کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہو سکتی۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اس نے اس کی سماعت کو پیدا کیا'' یہ الفاظ لوگوں کے محاورے کے اعتبار سے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فرشتہ اس چیز کو پیدا کرتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ الرِّعَاعَ مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے بعض لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ

یہ ان روایات کے برخلاف ہے' جن کو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6178 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُنَيْدَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّخْلُقَ نَسَمَةً، قَالَ مَلَكُ الْاَرْحَامِ مُعْرِضًا: يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى؟ فَيَقْضِي اللّٰهُ اَمْرَهُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ؟ فَيَقْضِي اللّٰهُ اَمْرَهُ، ثُمَّ يَكْتُبُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَا هُوَ لَاقٍ حَتَّى النَّكْبَةَ يُنْكَبُهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ کسی جان کو پیدا کرنا چاہتا ہے' تو رحم سے متعلق فرشتہ عرض کرتا ہے اے پروردگار! یہ لڑکا ہوگا یا لڑکی' تو اللہ تعالیٰ اپنے فیصلے کو سنا دیتا ہے پھر وہ عرض کرتا ہے پروردگار یہ بدبخت ہوگا یا نیک بخت ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس بارے میں اپنا فیصلہ سنا دیتا ہے پھر وہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان وہ سب چیزیں تحریر کر دیتا ہے' جس کا وہ شخص (بڑا ہو کر) سامنا کرے گا' یہاں تک کہ اسے جو ٹھوکر لگے گی (وہ بھی تحریر کر دی جاتی ہے)''۔

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِي قَضَى اللّٰهُ فِيهَا عَلٰى آدَمَ مَا قَضٰى قَبْلَ خَلْقِهِ اِيَّاهَا

اس مدت کا تذکرہ' کہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے اتنا عرصہ پہلے

اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا

6179 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ

6178- إسناده صحيح، حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن هنيدة -ويقال: ابن أبي هنيدة- وهو مولى عمر رضي الله عنه، فقد وثقه المصنف 5/113-114، وأبو داود وأبو زرعة. وأخرجه الدارمي في "الرد على الجهمية" ص 80، والمزي في "تهذيب الكمال" 17/471-473 (3984) من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى (5775) حدثنا زهير، حدثنا وهيب بن جرير، حدثنا أبي، قال: سمعت يونس يحدث عن الزهري ... فذكره. وأخرجه البزار (2149) حدثنا محمد بن معمر، حدثنا وهب بن جرير، حدثنا صالح بن أبي الأخضر، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قال رسول - صلى الله عليه وسلم - ... فذكر الحديث. وقال البزار: لا نعلم رواه عن الزهري، عن سالم، عن أبيه إلّا صالح. قلت: وصالح ضعيف. وذكره الهيثمي في "المجمع" 7/193، وقال: رواه أبو يعلى والبزار، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح.

سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَغْوَيْتَ النَّاسَ، وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ، فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ تَلُومُنِي عَلَى عَمَلٍ عَمِلْتُهُ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ قَالَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہوگئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا آپ اپنی روح کو پھونکا' لیکن آپ نے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور انہیں جنت سے نکلنے پر مجبور کر دیا حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ وہ موسیٰ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے ذریعے منتخب کیا آپ مجھے ایک ایسے عمل کے بارے میں ملامت کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے پہلے ہی میرے حوالے سے لکھ دیا تھا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ عَالَمًا مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ اس روایت کی متضاد ہے' جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6180 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

6179– إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن حبيب، فمن رجال مسلم. أبو صالح: هو ذكوان السمّان. وأخرجه الترمذي (2134) في القدر: باب رقم (2)، وابن أبي عاصم في "السنّة" (140)، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 57 عن يحيى بن حبيب بن عربي، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح غريب من هذا الوجه من حديث التيمي عن الأعمش. وأخرجه أحمد 2/398، وابن أبي عاصم (141)، وابن خزيمة ص 55 و109 وعثمان بن سعيد الدارمي في "الرد على الجهمية" ص 87 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 2/264 و268، وابنه عبد الله في "السنّة" (701)، والبخاري (3409) في الأنبياء: باب وفاة موسى وذكره بعد، و(4736) في تفسير سورة طه: باب قوله: (واصطنعتك لنفسي)، و(4738) باب قوله: (فلا يخرجنكما من الجنّة فتشقى)، و(7515) في التوحيد: باب قول الله تعالى: (وكلم الله موسى تكليماً)، ومسلم (2652) في القدر: باب حجاج آدم وموسى عليهما السلام، وابن أبي عاصم (139) و(146) و(147) و(148) و(149) و(150) و(151) و(152) و(157) و(158) و(159) و(160) وابن خزيمة ص 9 و54 و55، والآجري في "الشريعة" ص 324، والدارمي ص 86 و87-86، واللالكائي (1033) و(1034) و(1035)، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 99، وفي "الأسماء والصفات" ص191-190 و233-232 و284 و316-315، والبغوي (69) من طرق عن أبي هريرة، به. وانظر ما بعده و(6210).

(متن حدیث): اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰی، فَقَالَ مُوسَی: يَا آدَمُ اَنْتَ اَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: يَا مُوسَى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ تَلُومُنِي عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِي بِاَرْبَعِينَ سَنَةً؟ قَالَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰی، فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰی، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: ایک مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہوگئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے (حضرت) آدم (علیہ السلام) آپ ہمارے جدامجد ہیں آپ نے ہمیں رسوائی کا شکار کیا اور ہمیں جنت سے نکلوادیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اے موسیٰ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے لیے تمہیں منتخب کیا اور اپنے دست قدرت کے ذریعے تمہارے لیے (تورات کو) تحریر کیا تم ایک ایسے مسئلے کے بارے میں مجھے ملامت کررہے ہو جو میری تخلیق سے چالیس سال پہلے میرے نصیب میں لکھ دیا گیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، تو حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي مِنْهُ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ جَلَّ وَعَلَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اس چیز کا تذکرہ، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اللہ تعالیٰ کا درود ان پر نازل ہو

6181 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِي مُوسٰی، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مِنْ اَدِيمِ الْاَرْضِ كُلِّهَا، فَخَرَجَتْ ذُرِّيَّتُهُ عَلٰى حَسَبِ ذٰلِكَ فَمِنْهُمُ الْاَسْوَدُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَحْمَرُ وَالْاَصْفَرُ، وَمِنْهُمْ بَيْنَ ذٰلِكَ، وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ، وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ

6180- إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه الحميدي (1115) عن سفيان به، وأخرجه أحمد 2/248، والبخاري (6614) في القدر: باب تحاج آدم وموسى عند الله، ومسلم (2652) في القدر: باب حجاج آدم وموسى عليهما السلام، وأبو داود (4701) في السنَّة: باب في القدر، وابن ماجة (80) في المقدمة: باب في القدر، وابن أبي عاصم في "السنَّة" (145)، وابن خزيمة في "التوحيد، ص 56، والآجري في "الشريعة" ص 181، 302، 324-325، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1030) و(1031) و(1032)، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 138، وفي "الأسماء والصفات" 190 و316، والبغوي (68) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي برقم (6210).

6181- إسناده صحيح. مسدَّدُ بنُ مُسَرْهَدٍ من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير قسامة بن زهير، فقد روى له أبو داود والترمذي والنسائي، وهو ثقة. عوف: هو ابن أبي جميلة. وأخرجه أبو داود (4693) في السنة: باب في القدر، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/400 و406، والترمذي (2955) في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والطبري في "جامع البيان" (645) من طريق يحيى القطان، به، وقال الترمذي: حسن صحيح. وانظر الحديث رقم (6160).

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام روئے زمین سے پیدا کیا ہے' تو ان کی ذریت اسی حساب سے ہوگی ان میں سے کچھ لوگ سیاہ ہیں کچھ سفید ہیں کچھ سرخ ہیں کچھ زرد ہیں کچھ ان کے درمیان ہیں کوئی آسان ہے کوئی غمگین ہے کوئی خراب ہے کوئی عمدہ ہے۔''

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اَوْلَادَ آدَمَ لِدَارَيِ الْخُلُوْدِ، وَاسْتِعْمَالِهِ اِيَّاهُمْ لَهُمَا فِيْ دَارِ الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا اولاد آدم کے لیے آخرت میں (مقام کو) طے کر دینے کا تذکرہ اور دنیا میں ان سے ان دونوں مقامات کے مطابق عمل لینے کا (تذکرہ)

6182 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزَجَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: يَا اَبَا الْاَسْوَدِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ، اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى اَوْ فِيمَا يَسْتَقْبِلُونَ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاتُّخِذَتْ بِهِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ؟ فَقُلْتُ: بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ.

قَالَ: فَيَكُونُ ذٰلِكَ ظُلْمًا؟ قَالَ: فَفَزِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَزَعًا شَدِيدًا، فَقُلْتُ: اِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ اِلَّا خَلْقُ اللّٰهِ وَمِلْكُ يَدِهِ، مَا يُسْاَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْاَلُونَ، فَقَالَ عِمْرَانُ: سَدَّدَكَ اللّٰهُ اَوْ وَفَّقَكَ اللّٰهُ، اَمَا وَاللّٰهِ مَا سَاَلْتُكَ اِلَّا لِاَحْزِرَ عَقْلَكَ اِنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ، اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ، اَوْ فِيمَا يَسْتَقْبِلُونَ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَاتُّخِذَتْ عَلَيْهِمْ بِهِ الْحُجَّةُ؟ فَقَالَ: بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَلِمَ نَعْمَلُ اِذًا؟ قَالَ: مَنْ كَانَ اللّٰهُ خَلَقَهُ لِوَاحِدَةٍ مِنَ الْمَنْزِلَتَيْنِ فَهُوَ يُسْتَعْمَلُ لَهَا، وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ: (وَنَفْسٍ وَّمَا سَوَّاهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُورَهَا

6182- إسناده صحيح. رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم الجوزجاني، فقد روى له أصحاب السنن إلّا ابن ماجه، وهو ثقة. عثمان بن عمر: هو ابن فارس العبدي. وأخرجه مسلم (2650) في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (951) و (952) و (953)، والطبراني في "الكبير" 18/ (577)، والبيهقي في " الاعتقاد " ص 138 من طرق عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/438، والطبري في "جامع البيان" 30/211، وابن أبي عاصم في "السنة" (174)، واللالكائي (950)، وابن عبد البر في "التمهيد" 12-6/11، والبغوي في "معالم التنزيل" 4/438 والطبراني في "الكبير" 18/557 من طرق عن عزرة بن ثابت، به. وأخرجه ابن عبد البر 6/10 من طريق المغيرة بن مسلم، وعن أبي عمر، عن يحيى بن يعمر، أنه كان مع عمران بن حصين وأبي الأسود الدئلي في مسجد البصرة، فقال عمران: يا أبا الأسود ... وذكر الحديث.

وَتَقْوَاهَا) (الشمس: ۸)

۞۞ ابواسود دیلی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابواسود تمہاری کیا رائے ہے آج لوگ جو عمل کر رہے ہیں اور اس بارے میں جو کوشش کر رہے ہیں کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے' جس کے بارے میں ان کے لیے فیصلہ ہو چکا ہے اور سب کچھ طے ہو چکا ہے یا پھر وہ نئے سرے سے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تعلیمات لے کے آئے تھے کیا اس وجہ سے ان کے خلاف حجت پیش کی جا سکتی ہے؟ میں نے کہا: بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے' جس کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے' جو پہلے گزر چکا ہے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر' تو یہ ظلم ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: میں اس بات پر بہت گھبرا گیا میں نے کہا: ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اس کی بادشاہی کے دست قدرت میں ہے اس سے اس کے بارے میں سوال نہیں کیا جا سکتا جو وہ کرتا ہے' البتہ لوگوں سے یہ سوال کیا جائے گا' تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ٹھیک رکھا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ تعالیٰ نے تمہیں توفیق دی ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے تم سے یہ سوال صرف اس لیے کیا تھا' تاکہ تمہاری عقل کے بارے میں اندازہ لگا سکوں (پھر انہوں نے بتایا)

ایک مرتبہ مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے آج کل جو لوگ عمل کرتے ہیں اور جس بارے میں کوشش کرتے ہیں کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے' جس کے لیے ان کے بارے میں فیصلہ پہلے ہو چکا ہے یا پھر یہ لوگ نئے سرے سے کام کرتے ہیں جو اس کے مطابق ہو جو ان کے پاس نبی تعلیمات لے کے آئے اور اس بارے میں ان کے خلاف حجت قائم کی جا سکے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے' جس کے بارے ان کے لیے فیصلہ ہو چکا ہے اور وہ پہلے گزر چکا ہے۔ سائل نے دریافت کیا پھر ہم عمل کیوں کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو دو میں سے کسی ایک منزل کے لیے پیدا کیا ہے وہ اس سے وہی کام لے گا۔

(راوی کہتے ہیں:) اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں (ان الفاظ میں) موجود ہے۔

''اور نفس کی قسم اور جس کا اس نے تسویہ کیا ہے اسے گناہ اور پرہیزگاری الہام کی ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ يَسْتَهِلُّ الصَّبِىُّ حِينَ يُولَدُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس سبب کے بارے میں ہے جس کی وجہ سے بچہ پیدائش کے وقت چیخ کر روتا ہے

6183 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ

6183– إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو عوانة: هو الوضاح اليشكرى . وأخرجه مسلم (2367) فى الفضائل: باب فضائل عيسى عليه السلام عن شيبان، والطبرانى فى "الصغير" (29) ، و"الأوسط " (1893) عن أحمد بن محمد بن أبى حفص المصيصى، بهذا الإسناد . وقال الطبرانى: لم يروِ هذا الحديث عن أبى عوانة إلاّ شيبان . وانظر الحديث رقم (6234) و (6235) .

وقوله: "نزغة، أى: نخسة وطعنة، ومنه قولهم: نزغه بكلمة سوء ، أى: رماه بها

صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نومولود بچہ اس وقت چیخ کر روتا ہے' جب شیطان اسے ٹھونگا مارتا ہے۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهِ يُشْبِهُ الْوَلَدُ اَبَاهُ وَاُمَّهُ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے بچہ اپنے باپ یا ماں سے مشابہت رکھتا ہے

6184 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ سَاَلَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرَى فِى الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِذَا رَاَتْ ذٰلِكَ الْمَرْاَةُ فَلْتَغْتَسِلْ ، قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ، وَاسْتَحْيَيْتُ مِنْ ذٰلِكَ: وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ اَبْيَضُ، وَمَاءُ الْمَرْاَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ، وَاَيُّهُمَا سَبَقَ اَوْ عَلَا كَانَ مِنْهُ الشَّبَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جو خواب میں وہی چیز دیکھتی ہے' جو مرد دیکھتا ہے (یعنی اس خاتون کو احتلام ہو جاتا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ام سلیم جب عورت یہ چیز دیکھے' تو اسے غسل کرنا چاہئے۔ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اس بات سے شرم آگئی (میں نے عرض کی) یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ایسا بھی ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں مرد کا مادہ تولید گاڑھا اور سفید ہوتا ہے' جب کہ عورت کا مادہ پتلا اور زرد ہوتا ہے ان میں سے جو سبقت لے جائے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) غالب آجائے' بچے کی مشابہت اسی سے ہوتی ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ حَالِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهِ يَكُوْنُ الشَّبَهُ بِالْوَلَدِ

مردوں اور خواتین کی حالت کی صفت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے بچے کی مشابہت ان سے ہوتی ہے

6185 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ اَبْيَضُ، وَمَاءُ الْمَرْاَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ، فَاَيُّهُمَا سَبَقَ كَانَ الشَّبَهُ

6184- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد بن المنهال: هو الضرير، يزيد بن زريع روى عن سعيد بن أبي عروبة قبل الاختلاط. وقد تقدم تخريجه برقم (1165)، وانظر الحديث الآتي:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مرد کا مادہ تولید گاڑھا اور سفید ہوتا ہے' جبکہ عورت کا مادہ پتلا اور زرد ہوتا ہے ان میں سے جو سبقت لے جائے (بچے کی) مشابہت (اسی کے ساتھ ہوتی ہے)''۔

ذِكْرُ قَوْلِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ هُبُوطِ آدَمَ اِلَى الْاَرْضِ: (اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ) (البقرة: 30)

حضرت آدم علیہ السلام کے زمین کی طرف نازل کیے جانے کے وقت فرشتوں کا یہ کہنے کا تذکرہ ''کیا' تو اس میں اسے (اپنا نائب) بنائے گا' جو اس میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا''

6186 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ آدَمَ لَمَّا اُهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: اَيْ رَبِّ (اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّيْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ) (البقرة: 30)، قَالُوْا: رَبَّنَا نَحْنُ اَطْوَعُ لَكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ، قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: هَلُمُّوْا مَلَكَيْنِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَنَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلَانِ، قَالُوْا: رَبَّنَا هَارُوْتُ وَمَارُوْتُ، قَالَ: فَاهْبِطَا اِلَى الْاَرْضِ، قَالَ: فَمُثِّلَتْ لَهُمُ الزُّهَرَةُ امْرَاَةً مِنْ اَحْسَنِ الْبَشَرِ، فَجَاءَاهَا فَسَاَلَاهَا نَفْسَهَا، فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَكَلَّمَا بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ مِنَ الْاِشْرَاكِ، قَالَا: وَاللّٰهِ لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ اَبَدًا، فَذَهَبَتْ عَنْهُمَا، ثُمَّ رَجَعَتْ بِصَبِيٍّ تَحْمِلُهُ، فَسَاَلَاهَا نَفْسَهَا، فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَقْتُلَا هٰذَا الصَّبِيَّ، فَقَالَا: لَا وَاللّٰهِ لَا نَقْتُلُهُ اَبَدًا، فَذَهَبَتْ، ثُمَّ رَجَعَتْ بِقَدَحٍ مِنْ خَمْرٍ تَحْمِلُهُ، فَسَاَلَاهَا نَفْسَهَا، فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَشْرَبَا هٰذَا الْخَمْرَ فَشَرِبَا فَسَكِرَا فَوَقَعَا عَلَيْهَا وَقَتَلَا الصَّبِيَّ، فَلَمَّا اَفَاقَا، قَالَتِ الْمَرْاَةُ: وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُمَا مِنْ شَيْءٍ اَبَيْتُمَا اِلَّا فَعَلْتُمَاهُ حِيْنَ سَكِرْتُمَا، فَخُيِّرَا عِنْدَ ذٰلِكَ بَيْنَ عَذَابِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ، فَاخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا

6185– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وعبدة بن سليمان روى عن سعيد -وهو ابن أبي عروبة- قبل اختلاطه. وانظر الحديث السابق.

6186– إسناده ضعيف، موسى بن جبير ذكره المؤلف في "الثقات"، وقال: يخطىء ويخالف، وقال ابن القطان لا يُعرف حاله، وقال الحافظ في التقريب: مستور، وزهير بن محمد -وهو التميمي- في حفظه شيء، وله أغاليط. والصحيح أن هذا من قول كعب الأحبار نقله عن كتب بني إسرائيل، فقد أخرج عبد الرزاق في تفسيره، وعنه ابن جرير (1684) و (1685) عن سفيان الثوري، عن موسى بن عقبة، عن سالم بن عمر، عن أبيه، عن كعب الأحبار، لا عن النبي - صلى الله عليه وسلم -، وهذا سند صحيح على شرط الشيخين، إلى كعب، وهذا أصح وأوثق من السند المرفوع.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الزَّهْرَةُ هٰذِهِ امْرَاَةٌ كَانَتْ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ، لَا اَنَّهَا الزَّهْرَةُ الَّتِيْ هِيَ فِي السَّمَاءِ الَّتِيْ هِيَ مِنَ الْخُنَّسِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا' تو فرشتوں نے کہا: اے پروردگار!

''کیا' تو اس میں اسے (اپنا خلیفہ) بنا رہا ہے' جو اس میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا جب کہ ہم تیری حمد کے ہمراہ تسبیح بیان کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں''۔

تو پروردگار نے فرمایا: میں وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں جانتے'' ان فرشتوں نے عرض کی: ہم اولاد آدم کے مقابلے میں تیرے زیادہ فرمانبردار ہیں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا تم فرشتوں میں سے کوئی سے دو فرشتے لے آؤ' تو ہم اس بات کو ظاہر کر دیں گے کہ وہ کیا عمل کرتے ہیں ان لوگوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار ہاروت اور ماروت (پیش خدمت ہیں)' تو پروردگار نے فرمایا: تم دونوں زمین پر اتر جاؤ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان کے سامنے زہرہ نام کی ایک خوبصورت ترین عورت آئی وہ دونوں اس کے پاس آئے انہوں نے اس سے زنا کی خواہش کا اظہار کیا' تو اس نے کہا: جی نہیں۔ اللہ کی قسم! جب تک تم لوگ یہ شرکیہ کلمہ نہیں کہو گے (میں تمہارے ساتھ زنا نہیں کروں گی) ان دونوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم کبھی بھی کسی کو اللہ کا شریک نہیں قرار دیں گے وہ ان دونوں کو چھوڑ کر چلی گئی پھر وہ ایک بچے کو گود میں اٹھا کر واپس آئی ان دونوں نے پھر اس کے سامنے زنا کی خواہش کا اظہار کیا' تو اس نے کہا: جی نہیں اللہ کی قسم! جب تک تم اس بچے کو قتل نہیں کرتے (میں تمہاری بات نہیں مانوں گی) ان دونوں نے کہا: جی نہیں اللہ کی قسم! ہم اسے کبھی قتل نہیں کریں گے وہ پھر چلی گئی پھر وہ شراب کا پیالہ اٹھا کر آئی پھر ان دونوں نے اس سے خواہش کا اظہار کیا اس نے کہا: جی نہیں۔ اللہ کی قسم! جب تک تم یہ شراب نہیں پیتے (میں تمہاری خواہش پوری نہیں کروں گی) ان دونوں نے شراب پی لی وہ دونوں مدہوش ہو گئے انہوں نے اس عورت کے ساتھ زنا بھی کر لیا اور اس بچے کو قتل بھی کر دیا جب انہیں ہوش آیا' تو اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! تم نے ہر گناہ اسی وقت کیا جب تم دونوں مدہوش ہو گئے تھے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر ان دونوں کو اس وقت دنیاوی عذاب اور آخرت کے عذاب کے درمیان اختیار دیا گیا' تو انہوں نے دنیا کے عذاب کو اختیار کر لیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ایک عورت تھی جو اس زمانے میں موجود تھی اس سے مراد زہرہ نامی ستارہ نہیں ہے' جو آسمان میں ہوتا ہے' جو خنس (چھپنے والے ستاروں) میں سے ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ بَثِّ إِبْلِيسَ سَرَايَاهُ لِيَفْتِنَ الْمُسْلِمِينَ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ شیطان اپنے لشکر بھیجتا ہے' تاکہ وہ مسلمانوں کو آزمائش کا شکار کرے' ہم ان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

6187 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ مَعْقِلٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): عَرْشُ إِبْلِيسَ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''ابلیس کا تخت پانی پر ہوتا ہے پھر وہ اپنی مہم روانہ کرتا ہے ان میں سے اس کے نزدیک زیادہ عظیم وہ ہوتا ہے' جو زیادہ فتنہ پیدا کرے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لَا قُدْرَةَ لِلشَّيْطَانِ عَلَى ابْنِ آدَمَ إِلَّا عَلَى الْوَسْوَسَةِ فَقَطْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شیطان کو ابن آدم کے حوالے سے صرف وسوسہ پیدا کرنے کی قدرت حاصل ہے

6188 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْرُورِ بْنِ سَيَّارٍ بِاَرْغِيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَاَجِدُ فِي صَدْرِي الشَّيْءَ لَاَنْ اَكُونَ حُمَمَةً اَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ اَمْرَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ

6187- إسناده قوى. إسماعيل بن عبد الكريم: هو ابن معقل بن منبه، ذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال النسائى: ليس به بأس، وقال ابن معين: ثقة، رجل صدق. قلت: وتصريح وهب بن منبه بسماعه من جابر فى هذا الحديث يرد على من قال: إنه لم يسمع منه، وقد تقدم بهذا السند حديث آخر عند المؤلف برقم (1274) ، وفيه التصريح بسماعه منه، وسيأتى عند المصنف حديث آخر برقم (6500) ، وفيه التصريح بسماعه منه أيضاً. وأورده الهيثمى فى "المجمع" 7/289، وقال: رواه الطبرانى فى "الأوسط"، ورجاله وثقوا، وفيهم ضعف. قلت: وانظر (6189) ، (6784) .

6188- إسناده صحيح على شرط الصحيح . إسحاق الأزرق: هو ابن يوسف بن مرداس المخزومى الواسطى، وسفيان: هو الثورى، وحماد: هو ابن سلمة.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے اپنے ذہن میں ایسا خیال محسوس ہوتا ہے کہ میں جل کر کوئلہ ہو جاؤں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اس خیال کے بارے میں کوئی بات کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اکبر' اللہ اکبر' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے اس کے معاملے کو وسوسے کی طرف لوٹا دیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَضْعِ اِبْلِيسَ التَّاجَ عَلٰى رَاْسِ مَنْ كَانَ اَعْظَمَ فِتْنَةً مِنْ جُنُودِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ شیطان اپنے لشکر میں سے اس پر اپنا تاج رکھتا ہے' جو زیادہ بڑا فتنہ قائم کرتا ہے

6189 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ اَبِي مُوسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا اَصْبَحَ اِبْلِيسُ بَثَّ جُنُودَهُ، فَيَقُولُ: مَنْ اَضَلَّ الْيَوْمَ مُسْلِمًا اَلْبَسْتُهُ التَّاجَ، قَالَ: فَيَخْرُجُ هٰذَا، فَيَقُولُ: لَمْ اَزَلْ بِهِ حَتّٰى طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، فَيَقُولُ: اَوْشَكَ اَنْ يَتَزَوَّجَ، وَيَجِيءُ هٰذَا فَيَقُولُ: لَمْ اَزَلْ بِهِ حَتّٰى عَقَّ وَالِدَيْهِ، فَيَقُولُ: اَوْشَكَ اَنْ يَبَرَّ، وَيَجِيءُ هٰذَا، فَيَقُولُ: لَمْ اَزَلْ بِهِ حَتّٰى اَشْرَكَ فَيَقُولُ: اَنْتَ اَنْتَ، وَيَجِيءُ، فَيَقُولُ: لَمْ اَزَلْ بِهِ حَتّٰى زَنٰى فَيَقُولُ: اَنْتَ اَنْتَ، وَيَجِيءُ هٰذَا، فَيَقُولُ: لَمْ اَزَلْ بِهِ حَتّٰى قَتَلَ فَيَقُولُ: اَنْتَ اَنْتَ، وَيُلْبِسُهُ التَّاجَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب صبح ہوتی ہے' تو شیطان اپنا لشکر پھیلا دیتا ہے اور یہ کہتا ہے آج جو شخص کسی مسلمان کو گمراہ کرے گا میں اسے تاج پہناؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان میں سے ایک شخص آتا ہے اور یہ کہتا ہے میں نے آج پوری کوشش کی' یہاں تک کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی شیطان کہتا ہے ہوسکتا ہے وہ شخص دوسری شادی کر لے پھر دوسرا شخص آتا اور کہتا ہے میں نے آج پوری کوشش کی' یہاں تک کہ ایک آدمی نے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کی شیطان کہتا ہے ہوسکتا ہے کہ وہ بعد میں فرمانبردار بن جائے ایک اور شیطان آتا ہے وہ یہ کہتا ہے میں نے آج پوری کوشش کی کہ ایک آدمی نے شرک کر لیا شیطان کہتا ہے تم واقعی تم ہو پھر ایک اور آتا ہے

6189- إسناده صحيح. رجاله رجال الشيخين غير عطاء بن السائب فقد روى له البخاري متابعة، وهو صدوق، ورواية سفيان -وهو الثوري- عنه قبل الاختلاط . أبو عبد الرحمن السلمي: هو عبد الله بن حبيب بن ربيعة. وأخرجه الحاكم 4/350 من طريقين عن أبي أحمد الزبيري (تحرف في المطبوع إلى الزهري) بهذا الإسناد، وصححه ووافقه الذهبي. وذكره الهيثمي في " المجمع "1/114، ونسبه إلى الطبراني في "الكبير" وقال: فيه عطاء بن السائب اختلط، وبقية رجاله ثقات. قلت: لا يضر اختلاطه إذا كان الراوي عنه ممن روى عنه قبل الاختلاط كما في سند المؤلف هنا.

اور کہتا ہے میں نے پوری کوشش کی' یہاں تک کہ ایک آدمی نے زنا کر لیا شیطان کہتا ہے تم نے واقعی کام کیا ہے ایک اور آتا ہے وہ یہ کہتا ہے میں نے آج پوری کوشش کی' یہاں تک کہ ایک آدمی نے قتل کر دیا' تو شیطان کہتا ہے تم نے واقعی ہی کام کیا ہے پھر وہ اپنا تاج اسے پہنا دیتا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا كَانَ بَيْنَ آدَمَ وَنُوحٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا مِنَ الْقُرُوْنِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان کتنی صدیاں ہیں؟

6190 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ اَخِيهِ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَبِيٌّ كَانَ آدَمُ؟ قَالَ: نَعَمْ، مُكَلَّمٌ، قَالَ: فَكَمْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نُوحٍ؟ قَالَ: عَشَرَةُ قُرُوْنٍ.

(توضیح مصنف): اَبُوْ تَوْبَةَ اسْمُهُ: الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں ان کے ساتھ کلام بھی کیا گیا۔ اس نے دریافت کیا ان کے اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان کتنا وقت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس **10** صدیاں۔

ابوتوبہ نامی راوی کا نام ربیع بن نافع ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ نَبِيٍّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ مَعْلُومَتَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ انبیاء میں سے ہر ایک نبی کے ساتھ

6190- إسناده صحيح، محمد بن عبد الملك بن زنجويه ثقة روى له أصحاب السُّنن، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير زيد بن سلام، فمن رجال مسلم . أبو سلام: هو الأسود بن هلال المحاربي. وأخرجه الطبراني في " الكبير " (7545) حدثنا أحمد بن خليد الحلبي، حدثنا أبو توبة الربيع بن نافع، بهذا الإسناد. وفيه زيادة عمّا هنا . وذكره الهيثمي في " المجمع "8/210، وقال: رواه الطبراني، ورجاله رجال الصحيح غير أحمد بن خليد الحلبي، وهو ثقة ... وذكره أيضاً 1/196 ونسبه للطبراني في "الأوسط" وقال: رجاله رجال الصحيح . وأورده الحافظ ابن كثير في "البداية والنهاية"1/94 من رواية المصنف، وقال: هذا على شرط مسلم ولم يخرجه . وأخرجه الحاكم 2/262 من طريق عثمان بن سعيد الدارمي، عن أبي توبة، به، وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي . وأخرجه الطبرى في " تاريخ الأمم والملوك "1/150 من طريق محمد بن اسحاق، عن جعفر بن الزبير، عن القاسم بن عبد الرحمن، عن أبي أمامة، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰه، أنبياً كان آدم؟ قال: " نعم، كان نبيّاً، كلمة الله قبلاً ." وأخرج أحمد5/178 و 179، والبزار (160) ، والطبراني في " الأوسط "، والطيالسي (478) ، وابن سعد1/32

دو متعین پوشیدہ طور پر ساتھ رہنے والے ہوتے ہیں

6191 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَاْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَبِطَانَةٌ لَا تَاْلُوْهُ خَبَالًا، فَمَنْ وُقِيَ شَرَّهَا فَقَدْ وُقِيَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نبی کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں' جس میں سے ایک اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے اور ایک کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا' تو جس شخص کو اس کے شر سے بچالیا گیا اسے (خراب ہونے سے) بچالیا گیا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الْخُلَفَاءِ فِي الْبِطَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَصَفْنَاهُمَا حُكْمُ الْاَنْبِيَاءِ سَوَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ان دو پوشیدہ ساتھیوں' جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے ان کے بارے میں خلفاء اور انبیاء کا حکم برابر ہے

6192 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

6191- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري. الوليد: هو ابن مسلم. وأخرجه أحمد2/237، والبيهقي في "السنن"10/111 عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى (5901) ، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار "3/23 من طريقين عن الأوزاعي، به. وعلق البخاري بإثر الحديث (7198) ، فقال: وقال الأوزاعي ومعاوية بن سلام، حدثني الزهري ... وذكره. وأخرجه أحمد2/289، والنسائي7/158 في البيعة: باب بطانة الإمام، وفي " الكبرى " كما في " التحفة "11/48، والطحاوي 3/22 من طرق عن الزهري، به . وأخرجه أبو يعلى (6000) و (6023) من طريقين عن أبي سلمة، به. وأخرجه ضمن حديثٍ مطول البخاري في " الأدب المفرد " (256) ، والترمذي (2369) في الزهد: باب ما جاء في معيشة أصحاب النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي "الشمائل" (134) ، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار "-1961/195، والحاكم 4/131 من طرق عن عبد الملك بن عمير، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة رفعه، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح غريب.

6192- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. ابن وهب: هو عبد الله، ويونس: هو ابن يزيد الأيلي . وأخرجه البيهقي 10/111 من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري (7198) في الأحكام: باب بطانة الإمام وأهل مشورته، والنسائي7/158 في البيعة: باب بطانة الإمام، وفي "الكبرى" كما في "التحفة"3/494، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 3/22 من طريقين عن ابن وهب، به . وأخرجه أحمد 3/39، والبخاري (6611) في القدر: باب المعصوم من عصم الله، وأبو يعلى (1228) ، والبيهقي 10/111 من طريقين عن يونس، به. وأخرجه الطحاوي3/22، والبيهقي10/111، والإسماعيلي في "المستخرج" كما في "تغليق التعليق"5/310 من طرق عن الزهري، به.

اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ، وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ، بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو مبعوث کیا اور اس کے بعد جس کو بھی اس کا خلیفہ بنایا' تو اس کے ساتھ دو (فرشتے) ہوتے ہیں ان میں سے ایک اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور اس کی ترغیب دیتا ہے اور ایک اسے برائی کا حکم دیتا ہے اور اس کی ترغیب دیتا ہے' جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے وہی محفوظ رہتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَنْبِيَاءَ كَانَ لَهُمْ حَوَارِيُّونَ يَهْدُونَ بِهَدْيِهِمْ بَعْدَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ انبیاء کے حواری ہوتے ہیں جو ان کے بعد ان کی ہدایت کی پیروی کرتے ہیں

6193 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَتَّابٍ الْاَعْيُنُ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ الْخَطْمِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا كَانَ لَهُ حَوَارِيُّونَ يَهْدُونَ بِهَدْيِهِ، وَيَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِهِ، ثُمَّ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِمْ اَقْوَامٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا يُنْكِرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، لَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيمَانِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ

6193- إسناده قوى، محمد بن أبى عتاب روى له الترمذى ومسلم فى المقدمة، وهو صدوق، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الصحيح ابن أبى مريم: هو سعيد بن الحكم، وعبد العزيز بن محمد: هو الدراوردى، وقد تقدم الحديث من طريق آخر برقم (177). وأخرجه مسلم (50) فى الإيمان: باب كون النهى عن المنكر من الإيمان، والطبرانى فى "الكبير" (9784)، وابن منده فى "الإيمان" (184)، وأبو عوانة فى "مسنده"36-1/35، ومن طريقه المزى فى "تهذيب الكمال" فى ترجمة عبد الرحمن بن المسور بن مخرمة، من طرق عن سعيد بن أبى مريم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد362-1/361، وأبو عوانة1/36 من طريقين عن عبد الله بن جعفر، وأخرجه أحمد1/458، ومسلم (50)، وابن منده (183)، وأبو عوانة 1/36 من طريق يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِى، عن صالح بن كيسان، كلاهما (صالح بن كيسان وعبد الله بن جعفر) عن الحارث بن فضيل، به. وعند مسلم وأبى عوانة وابن منده زيادة.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر نبی کے کچھ حواری ہوتے ہیں جو اس کی ہدایت کی پیروی کرتے ہیں اس کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہیں پھر اس کے بعد کچھ لوگ آجاتے ہیں جو ایسی باتیں کرتے ہیں جن پر وہ خود عمل نہیں کرتے اور ایسے کام کرتے ہیں جنہیں وہ خود گناہ قرار دیتے ہیں تو جو شخص اپنے ہاتھ کے ذریعے ان کے ساتھ جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا' جو اپنی زبان کے ذریعے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا' جو شخص اپنے دل کے ذریعے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا اور پھر اس کے بعد رائی کے دانے کے وزن جتنا بھی ایمان نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَنْبِيَاءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ انبیاءِ کرام ''علاتی بھائی'' ہیں

6194 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْاُولٰى وَالْاٰخِرَةِ ، قَالُوا: وَكَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ، اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى، وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دنیا اور آخرت میں' میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔''

لوگوں نے دریافت کیا وہ کیسے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء علاتی بھائی ہیں جن کی مائیں مختلف ہیں' لیکن ان کا دین ایک ہے' لیکن ہمارے (یعنی میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان) کوئی اور نبی نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ ، اَرَادَ بِهِ: بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِيسَى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ہمارے درمیان کوئی نبی نہیں ہے'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے

6195 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ

6194– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عباس بن عبد العظيم، فمن رجال مسلم. وهو في "صحيفة همام " برقم (134) . وأخرجه أحمد2/319، ومسلم (2365) (145) في الفضائل: باب فضائل عيسى عليه السلام، والبغوي (3619) من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد2/437 و 482، والبخاري (3443) في الأنبياء : باب

دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيسٰى، الْاَنْبِيَاءُ اَبْنَاءُ عَلَّاتٍ، وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِيسٰى نَبِيٌّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب ہوں' انبیاء علاتی بھائی ہیں میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ نَبِيٍّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فِي اُمَّتِهِ كَانَ يَدْعُو بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ انبیاء میں سے ہر ایک نبی کی اس کی امت کے بارے میں ایک مخصوص دعا ہوتی ہے' جو مستجاب ہوتی ہے اور وہ نبی وہ دعا کرتا ہے

6196 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً دَعَاهَا فِي اُمَّتِهِ، وَاِنِّي اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

6195- إسناده صحيح، أحمد بن سليمان بن أبي شيبة ثقة روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير أبي داود الحفري -واسمه عمر بن يسعد بن عبيد- فمن رجال مسلم. سفيان: هو ابن سعيد الثوري، وأبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز. وأخرجه مسلم (2365) (144) في الفضائل: باب فضائل عيسى عليه السلام عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن أبي داود الحفري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/463 عن وكيع، عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 2/541 من طريق حسين بن محمد، عن أبي الزناد به. وانظر (6406).

6196- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه ابن منده في "الإيمان" (915) من طريق يحيى بن محمد، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/208 و276، ومسلم (200) (342) في الإيمان: باب اختباء النبي - صلى الله عليه وسلم - دعوة الشفاعة لأمته، والآجري في " الشريعة " ص 342، وابن منده (915)، والقضاعي في "مسند الشهاب" (1043) من طرق عن روح بن عبادة. وأخرجه ابن خزيمة في " التوحيد " ص 248 من طريق عبد الرحمن بن عثمان البكراوي، وأخرجه القضاعي (1044) من طريق حرمي بن عمارة، ثلاثتهم عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 3/134 و219 و292، ومسلم (200)، وابن خزيمة ص 262-261 و262، وابن أبي عاصم في "السنة" (797) و(798)، وابن منده (914) و(916) و(917) و(918)، والقضاعي (1037) و(1038) من طرق عن قتادة، به. وأخرجه مسلم (200) (344)، وابن خزيمة ص 261 من طريقين عن معتمر بن سليمان، عن أبيه، عن أنس. وعلقه البخاري (6305) في الدعوات: باب لكل نبي دعوة، قال: قال لي خليفة: قال معتمر: سمعتُ أبي عن أنس ... وذكر الحديث. وسيأتي الحديث برقم (6460) عن جابر، وبرقم (6461) عن أبي هريرة.

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہے' جو وہ اپنی امت کے لیے کرتا ہے اور میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے سنبھال کے رکھا ہے۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ اسْتَحَقَّ قَوْمُ صَالِحٍ الْعَذَابَ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلا

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے حضرت صالح علیہ السلام کی قوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے عذاب کی مستحق بنی تھی

6197 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): لَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ قَالَ: لَا تَسْاَلُوا نَبِيَّكُمُ الْاٰيَاتِ، هٰؤُلَاءِ قَوْمُ صَالِحٍ سَاَلُوا نَبِيَّهُمْ آيَةً فَكَانَتِ النَّاقَةُ تَرِدُ عَلَيْهِمْ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ، وَتَصْدُرُ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ فَيَشْرَبُونَ مِنْ لَبَنِهَا يَوْمَ وُرُودِهَا مِثْلَ مَا غَبَّهُمْ مِنْ مَائِهِمْ، فَعَقَرُوهَا فَوُعِدُوا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَكَانَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ، فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ، فَلَمْ يَبْقَ تَحْتَ اَدِيمِ السَّمَاءِ رَجُلٌ اِلَّا اَهْلَكَتْ اِلَّا رَجُلٌ فِي الْحَرَمِ مَنَعَهُ الْحَرَمُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هُوَ؟ قَالَ: اَبُو رِغَالٍ اَبُو ثَقِيفٍ *

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قوم ثمود کی بستی کے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے نبی سے معجزات کے بارے میں مطالبہ نہ کرنا کیونکہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے اپنے نبی سے معجزے کا مطالبہ کیا' تو اس راستے سے ایک اونٹنی نکل کر ان کے پاس آئی وہ اس راستے سے واپس چلی جایا کرتی تھی وہ لوگ اس اونٹنی کا دودھ پیا کرتے تھے جس دن وہ اونٹنی پانی پینے کیلئے آتی تھی اتنا ہی جتنا وہ ان کے پانی پر وقفہ کے ساتھ آتی تھی ہوتا تھا ان لوگوں نے اس اونٹنی کے پاؤں کاٹ دیئے' تو ان لوگوں کے ساتھ تین دن کے اندر (عذاب آنے کا) وعدہ کیا گیا یہ ایک ایسا وعدہ تھا جس کی خلاف ورزی نہیں ہونی تھی' تو ایک زبردست آواز نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا اس وقت آسمان کے نیچے موجود ہر شخص ہلاکت کا شکار ہو

6197- إسناده ضعيف . مسلم بن خالد: هو الزنجي، روى له أبو داود وابن ماجة وهو كثير الغلط، وأبو الزبير مدلس وقد عنعن . ابن خثيم: هو عبد الله بن عثمان . وأخرجه البزار (1844) ، والحاكم2/340-341 من طريقين عن مسلم بن خالد، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي ! وقال البزار: لا نعلمه يروى هكذا إلا عن ابن خثيم. وأخرجه أحمد3/296، والطبري في "جامع البيان " (14817) عن عبد الرزاق، عن معمر، عن ابن خثيم، به. وهذا سند رجاله ثقات على شرط مسلم إلا أنه فيه تدليس أبي الزبير . وأورده الحافظ ابن كثير في "تفسيره"2/237، وفي "البداية والنهاية "1/129 من طريق أحمد، وقال: هذا الحديث ليس في شيء من الكتب الستة، وهو على شرط مسلم. وأورده الهيثمي في "المجمع"6/194 و7/38، وقال: رواه أحمد والبزار والطبراني في " الأوسط "، ورجال أحمد رجال الصحيح. وذكره السيوطيّ في "الدر المنثور"3/492 وزاد نسبته لابن المنذر وابن أبي حاتم وأبي الشيخ.

گیا ماسوائے اس شخص کے جو حرم کی حدود کے اندر تھا حرم نے انہیں اللہ کے عذاب سے محفوظ رکھا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ کون شخص تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثقیف قبیلے کا جدامجد ابورغال۔

ذِكْرُ وَصْفُ دَفْنِ اَبِيْ رِغَالٍ سَيِّدِ ثَمُوْدَ

ثمود کے سردار ابورغال کے دفن ہونے کی صفت کا تذکرہ

6198 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ بُجَيْرِ بْنِ اَبِيْ بُجَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو:

(متن حدیث): اَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَمَرُّوا عَلٰى قَبْرِ اَبِيْ رِغَالٍ وَّهُوَ اَبُوْ ثَقِيفٍ وَّهُوَ امْرُؤٌ مِّنْ ثَمُوْدَ، مَنْزِلُهُ بِحَرَّاءَ، فَلَمَّا اَهْلَكَ اللّٰهُ قَوْمَهُ بِمَا اَهْلَكَهُمْ بِهٖ مَنَعَهُ لِمَكَانِهٖ مِنَ الْحَرَمِ، وَاَنَّهُ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ هَاهُنَا مَاتَ، فَدُفِنَ مَعَهُ غُصْنٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَابْتَدَرْنَا، فَاسْتَخْرَجْنَاهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے ان لوگوں کا گزر ابورغال کی قبر سے ہوا جو ثقیف قبیلے کا جدامجد تھا یہ ایک ایسا شخص تھا جو ثمود قوم سے تعلق رکھتا تھا اس کی رہائش گاہ حراء کے مقام پر تھی، جب اللہ تعالیٰ نے اس کی قوم کو ہلاکت کا شکار کر دیا' تو وہ ہلاکت کا شکار نہیں ہوا کیونکہ وہ حرم میں رہائش پذیر تھا' پھر وہ وہاں سے نکلا جب وہ یہاں پہنچا' تو یہاں اس کا انتقال ہو گیا اس کے ہمراہ سونے کی ایک ٹہنی کو دفن کیا گیا۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم تیزی سے وہاں گئے اور سونے کی ٹہنی کو نکال لیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُوْلِ الْمَرْءِ اَرْضَ ثَمُوْدَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ بَاكِيًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی قوم ثمود کی سرزمین پر داخل ہو البتہ اگر وہ روتے ہوئے (داخل ہوتا ہے' تو حکم مختلف ہے)

6199 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

6198– إسناده ضعيف، بُجير بن أبي بُجير لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلِّف، ولم يروِ عنه إلّا إسماعيل بن أمية. ونقل ابن كثير في " تاريخه "1/130 عن شيخه أبي الحجاج المزي احتمال أن بجير بن أبي بجير قد وهم في رفعه، وإنما يكون من كلام عبد الله بن عمرو من زاملته . وأخرجه أبو داود (3088) في الإمارة: باب نبش القبور العادية يكون فيها المال، والمزي في "تهذيب الكمال " 4/10-11 عن يحيى بن معين، حدثنا وهب بن جرير بن حازم، حدثنا أبي، سمعت محمد بن إسحاق، يحدث عن إسماعيل بن أمية. فذكره.

وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوا بَاكِيْنَ حَذَرًا اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ، ثُمَّ رَحَلَ فَاَسْرَعَ حَتّٰى خَلَّفَهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہمارا گزر ''حجر'' کے مقام سے ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم ان لوگوں کی رہائشی جگہ میں روتے ہوئے داخل ہو' جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں تمہیں بھی وہی عذاب لاحق نہ ہو جو انہیں لاحق ہوا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رفتار تیز کی اور اس وادی سے آگے گزر گئے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الدُّخُولِ عَلٰى اَصْحَابِ الْحِجْرِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ بَاكِيًا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اصحاب حجر کی سرزمین پر داخل نہ ہو' البتہ اگر وہ روتے ہوئے (داخل ہوتا ہے' تو حکم مختلف ہے)

6200 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ: لَا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوا بَاكِيْنَ، فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر (کی بستی سے گزرنے والوں) سے فرمایا: تم اس عذاب یافتہ قوم کے علاقے میں روتے ہوئے داخل ہونا کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی وہی عذاب لاحق ہو جو انہیں لاحق ہوا تھا۔

6199- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. يونس: هو ابن يزيد الأيلي . وأخرجه مسلم (2980) (39) في الزهد: باب لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا أنفسهم إلّا أن تكونوا باكين، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبري في "جامع البيان "14/49-50 حدثني يونس، عن ابن وهب، به . وأخرجه أحمد 2/96، والبخاري (3381) في الأنبياء : باب قول الله تعالى: (وإلى ثمود اخاهم صالحاً) ، عن وهب بن جرير، عن أبيه، عن يونس، به. وأخرجه أحمد 2/66، والبخاري (3380) و (4419) في المغازي: باب نزول النبي - صلى الله عليه وسلم - الحجر، والبيهقي في " دلائل النبوة "2/451، والبغوي في " معالم التنزيل "3/156، و "شرح السنة" (4165) من طريقين عن معمر، عن الزهري، به، وانظر ما بعده.

6200- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير يحيى بن أيُّوب المقابري، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم (2980) في الزهد: باب لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إلَّا أن تكونوا باكين، عن يحيى بن أيُّوب، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم، والبغوي (4166) عن علي بن حجر، عن إسماعيل بن جعفر، به . وأخرجه أحمد 2/9 و 58 و 72 و 74 و 92 و 113 و 137، والبخاري (433) في الصلاة: باب الصلاة في مواضع الخسف، و (4420) في المغازي: باب نزول النبي - صلى الله عليه وسلم - الحجر، و (4702) في تفسير سورة الحجر: باب (ولقد كذّب أصحاب الحجر) ، والبيهقي في " السنن الكبرى " 2/451، وفي "دلائل النبوّة"5/233 من طرق عن عبد الله بن دينار، به. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ مِنْ اَصْحَابِ ثَمُودَ اِنَّمَا عُذِّبُوا، فَلِذٰلِكَ زَجَرَ عَنْ مَا زَجَرَ الدَّاخِلَ مَسَاكِنَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا جن کا تعلق قوم ثمود سے تھا

اور انہیں عذاب دیا گیا' تو اس کی وجہ سے ان کی سرزمین پر داخل ہونے والے شخص کو اس چیز سے منع کیا گیا ہے جس سے اس کو منع کیا گیا (یعنی وہ روتے بغیر وہاں داخل نہ ہو)

6201 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ: لَا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوا بَاكِيْنَ، فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر کی بستی والوں کے بارے میں فرمایا: تم اس عذاب یافتہ قوم کے علاقے میں روتے ہوئے داخل ہونا تم یہاں داخل نہ ہونا (یعنی یہاں ٹھہرنا نہیں) کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی وہی عذاب لاحق ہو جائے جو انہیں لاحق ہوا تھا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الِاسْتِقَاءِ مِنْ آبَارِ اَرْضِ ثَمُودَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ قوم ثمود کی سرزمین کے کنوؤں سے پانی حاصل کیا جائے

6202 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ اَرْضَ ثَمُودَ فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا وَعَجَنُوا بِهِ الْعَجِيْنَ، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّهْرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَاَنْ يَّعْلِفُوا الْاِبِلَ الْعَجِيْنَ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَقُوا مِنَ

6201- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه مسلم (2980) في الزهد: باب لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أن تكونوا باكين، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد.

6202- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمن بن إبراهيم من رجال البخاري، ومن فوقه من رجالهما . وأخرجه مسلم (2981) في الزهد: باب لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أن تكونوا باكين، والبيهقي في "دلائل النبوّة" 5/234 عن الحكم بن موسى، حدثنا شعيب بن إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3379) في الأنبياء : باب قول الله تعالى: (وإلى ثمود أخاهم صالحاً) ، ومسلم (2981) من طريقين عن أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبيد اللّٰهِ بْنِ عمر، به . وأخرجه البخاري (3378) ، والبيهقي في "الدلائل" 5/233-234، والبغوي (4167) عن محمد بن مسكين، عن يحيى بن حسّان، عَنْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عمر.

الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجر کے علاقے میں پڑاؤ کیا جو قوم ثمود کا علاقہ تھا انہوں نے وہاں کے کنویں سے پانی لے لیا اور اس کے ذریعہ آٹا بھی گوندھ لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت لیا ہوا پانی بہا دیا گیا اور وہ آٹا اونٹوں کو کھلا دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اس کنویں سے پانی حاصل کریں جہاں (حضرت صالح علیہ السلام کی) اونٹنی پانی پینے کے لیے آتی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَلَ مِنْ اَرْضِ ثَمُوْدَ كَرَاهِيَةَ الْاِنْتِفَاعِ بِمَائِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قوم ثمود کی سرزمین سے اس لیے روانہ ہو گئے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ وہاں کے پانی سے نفع حاصل کیا جائے

6203 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَامَ تَبُوْكَ بِالْحِجْرِ عِنْدَ بُيُوْتِ ثَمُوْدَ، فَاسْتَقَى النَّاسُ مِنَ الْاٰبَارِ الَّتِي كَانَتْ تَشْرَبُ مِنْهَا ثَمُوْدُ، فَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ وَعَجَنُوا الدَّقِيْقَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْفَؤُوا الْقُدُوْرَ، وَاعْلِفُوا الْعَجِيْنَ الْاِبِلَ، ثُمَّ ارْتَحَلَ حَتّٰى نَزَلَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَتْ تَشْرَبُ مِنْهُ النَّاقَةُ، وَقَالَ: لَا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ عُذِّبُوْا فَيُصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر کے مقام پر قوم ثمود کے علاقے کے قریب پڑاؤ کیا لوگوں نے وہاں کے کنوؤں سے پانی حاصل کر لیا' جہاں سے قوم ثمود کے لوگ پانی پیا کرتے تھے' لوگوں نے وہاں ہنڈیا بھی چڑھائی وہاں آٹا بھی گوندھ لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہنڈیا کو الٹا دو اور آٹا اونٹوں کو کھلا دو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پڑاؤ کیا جہاں سے (حضرت صالح علیہ السلام کی) اونٹنی پانی پیا کرتی تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس عذاب یافتہ قوم کے علاقے میں داخل نہ ہو' کہیں تمہیں بھی وہ عذاب لاحق نہ ہو جو انہیں لاحق ہوا تھا۔

6203- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه أحمد 2/117 حدثنا عبد الصمد، عن صخر بن جويرية، بهذا الإسناد. وذكره الحافظ ابن كثير في "البداية والنهاية" 5/10، من رواية أحمد، وصححه على شرط الشيخين.

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِی اخْتَتَنَ فِیهِ اِبْرَاهِیمُ خَلِیلُ الرَّحْمٰنِ

اس وقت کا تذکرہ، جس میں خلیل الرحمان حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنے کیے تھے

6204 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِیُّ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ زِیَادٍ اللَّحْجِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ یَحْیَى بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اخْتَتَنَ اِبْرَاهِیمُ بِالْقَدُومِ وَهُوَ ابْنُ عِشْرِینَ وَمِائَةِ سَنَةٍ، وَعَاشَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِیْنَ سَنَةً سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُشْكَانَ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ یَقُوْلُ: الْقَدُومُ اسْمُ الْقَرْیَةِ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قدوم کے مقام پر **120** سال کی عمر میں اپنے ختنے کئے تھے اس کے بعد وہ **80** سال تک زندہ رہے۔''

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: قدوم ایک گاؤں کا نام ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ رَافِعَ هٰذَا الْخَبَرِ وَهِمَ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرنے والے شخص کو وہم ہوا ہے

6205 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَیْدِ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ، حَدَّثَنَا

6204- حدیث صحیح، علی بن زیاد اللحجی: ذکره المؤلف فی "الثقات"8/470، وقال: من أهل الیمن، كان راویا لأبی قُرَّة، حدثنا عنه المفضل بن محمد الجندی، مستقیم الحدیث. وأبو قرة: هو موسى بن طارق الیمانی، روى له النسائی وهو ثقة، ومن فوقهما ثقات من رجال الشیخین، ویحیى بن سعید: هو الأنصاری. وأخرجه الحاكم 2/551 من طریق حماد بن سلمة وأبی معاویة، وأبو الشیخ فی كتاب "العقیقة" كما فی " الفتح "6/391 من طریق الأوزاعی، ثلاثتهم عن یحیى بن سعید، بهذا الإسناد. لكن فی متن هذه الروایة نظر، فقد نقلها الحافظ فی "الفتح"، وقال: والظاهر أنه قد سقط من المتن شیء، فإن هذا القدر (یعنی مئة وعشرین سنة) هو مقدار عمره. وأخرجه أحمد 2/322 من طریق ورقاء، و 418 من طریق المغیرة بن عبد الرحمن القرشی، والبخاری (3356) فی الأنبیاء: باب قوله تعالى: (واتخذ اللّٰه إبراهیم خلیلاً) من طریق المغیرة، و (6298) فی الاستئذان: باب الختان بعد الكِبَر، وفی "الأدب المفرد" (1244) من طریق شعیب بن أبی حمزة، ومسلم (2370) فی الفضائل: باب من فضائل إبراهیم الخلیل - صلى اللّٰه علیه وسلم -، من طریق المغیرة بن عبد الرحمن، والبیهقی فی "السنن"8/325 من طریق المغیرة بن عبد الرحمن، ومسدد بن مسرهد فی " مسنده " كما فی " تغلیق التعلیق "4/15 من طریق عبد الرحمن بن إسحاق، أربعتهم عَنْ أَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِی هریرة ولفظه "اختتن إبراهیم علیه السلام وهو ابن ثمانین سنة بالقَدُوم." وأخرجه بهذا اللفظ أبو یعلى (5981)، وابن أبی عاصم فی "الأوائل" (20)، والطبرانی فی "الأوائل" (11) من طریق محمد بن عمرو، عن أبی سلمة، عن أبی هریرة.

اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَلَغَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَعَاشَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِينَ سَنَةً، وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر جب 120 سال ہوئی انہوں نے اس وقت اپنے ختنے کیے اس کے بعد وہ 80 سال تک زندہ رہے انہوں نے قدوم کے مقام پر ختنے کیے تھے۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ لَبِثَ يُوسُفُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ

اس سبب کا تذکرہ 'جس کی وجہ سے حضرت یوسف علیہ السلام قید خانے میں اتنا عرصہ رہے جتنا عرصہ وہ رہے

6206 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَحِمَ اللّٰهُ يُوسُفَ لَوْلَا الْكَلِمَةُ الَّتِي قَالَهَا اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ مَا لَبِثَ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ، وَرَحِمَ اللّٰهُ لُوطًا اِنْ كَانَ لَيَاْوِي اِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ، اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ: لَوْ اَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً اَوْ آوِي اِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ، قَالَ: فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا بَعْدَهُ اِلَّا فِي ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام پر رحم کرے اگر وہ کلمہ نہ ہوتا 'جو انہوں نے کہا: تھا کہ ''تم اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کر دینا'' 'تو حضرت یوسف علیہ السلام اتنا عرصہ قید خانے میں نہ رہتے جتنا عرصہ وہ رہے تھے اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم

6205- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/435 عن يحيى القطان، عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد.

6206- إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة الليثي، روى له البخاري مقرونا، ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. خالد بن عبد الله: هو الطحان. قلت: لكن الحافظ ابن كثير قد تعقب المؤلف في "بدايته" 1/194 بسبب إدراج هذا الحديث في "صحيحه"، فقال بعد أن أورده عنه: إنه حديث منكر من هذا الوجه، ومحمد بن عمرو بن علقمة له أشياء ينفرد بها، وفيها نكارة، وهذه اللفظة من أنكرها وأشدها، والذي في "الصحيحين" يشهد بغلطها. قلت: خبر "الصحيحين" الذي عناه ابن كثير هو الحديث الآتي عند المؤلف برقم (6208). وأخرجه الترمذي (3116) في التفسير: باب ومن سورة يوسف، والطبري في "جامع البيان" (18397) و (18398) و (18402) و (19398)، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (330) بتحقيقنا، من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن. وأخرجه أحمد 2/322، والبخاري (3375) في الأنبياء: باب (ولوطاً إذ قال لقومه أتأتون الفاحشة وأنتم تبصرون)، و (3387): باب (لقد كان في يوسف وإخوته آيات للسائلين)، و (6992) في التعبير: باب رؤيا أهل السجون والفساد والشرك، والطبري (18403) و (18404)، والبغوي في "معالم التنزيل" 2/395-396 من طرق عن أبي هريرة. وانظر ما بعده.

کرے انہوں نے ایک مضبوط پناہ گاہ کی پناہ لینے کا ارادہ کیا تھا' جب انہوں نے اپنی اس قوم سے کہا۔
''یا' تو میرے پاس تمہارے مقابلے میں قوت ہوگی' یا پھر میں ایک مضبوط پناہ گاہ کی پناہ لے لوں گا۔''
نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اس کی مخصوص قوم میں بھیجا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الدَّاعِي الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ

بلانے والے کی اس صفت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی

''اگر میں اتنا عرصہ قید خانے میں رہا ہوتا جتنا عرصہ حضرت یوسف علیہ السلام رہے تھے' تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا (یعنی اس کے ساتھ چلا جاتا)''

6207 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ جَاءَ نِي الدَّاعِي الَّذِيْ جَاءَ اِلٰى يُوسُفَ لَاَجَبْتُهُ، وَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوطٍ، اِنْ كَانَ لَيَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ، اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ: لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ آوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهُ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا فِيْ ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ، لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ شَيْءٍ مُرَادُهَا مَدْحُ مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ خِطَابُ الْخَبَرِ فِي الْمَاضِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو بلانے والا حضرت یوسف علیہ السلام کو بلانے آیا تھا وہ میرے پاس آتا' تو میں اس کے ساتھ چلا جاتا حضرت یوسف علیہ السلام نے اس سے کہا تھا۔

''تم اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور اس سے دریافت کرو کہ ان خواتین کا کیا بنا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے۔''

اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم کرے انہوں نے ایک مضبوط پناہ گاہ کی پناہ لینے کا ارادہ کیا تھا' جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا
''اگر میرے پاس تمہارے مقابلے میں قوت ہوئی' تو ٹھیک ہے ورنہ میں ایک مضبوط پناہ گاہ کی پناہ لے لوں گا''۔
اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اس کی مخصوص قوم میں مبعوث کیا۔

6207- إسناده حسن كسابقه، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو، وهو صدوق. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه. وأخرجه أحمد 2/332، والطبري في "جامع البيان" (19397) عن محمد بن بشر، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ کہ میں بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا اس میں لفظی طور پر اطلاع دی گئی ہے' لیکن اس کے ذریعے مراد یہ ہے کہ جس شخصیت کے بارے میں روایت کے الفاظ واقع ہوئے ہیں ان کی تعریف کی جائے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ شَنَّعَ بِهِ الْمُعَطِّلَةُ وَجَمَاعَةٌ لَمْ يُحْكِمُوا صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ عَلٰى مُنْتَحِلِي سُنَنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَيْثُ حَرَّمُوا التَّوْفِيقَ لِإِدْرَاكِ مَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے ''معطلہ'' فرقے کے لوگ اور ایک جماعت'

جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتی' وہ علم حدیث کے ماہرین پر تنقید کرتے ہیں' حالانکہ وہ خود اس حدیث کے معنی کا ادراک حاصل کرنے کی توفیق سے محروم رہے

6208 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ، اِذْ قَالَ: (رَبِّ اَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي) (البقرة: **260**)، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِي اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يُرِدْ بِهِ اِحْيَاءَ الْمَوْتٰى، اِنَّمَا اَرَادَ بِهِ فِي اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ لَهُ، وَذٰلِكَ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (رَبِّ اَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى) (البقرة: **260**) وَلَمْ يَتَيَقَّنْ اَنَّهُ يُسْتَجَابُ لَهُ فِيْهِ، يُرِيْدُ: فِي دُعَائِهِ وَسُؤَالِهِ رَبَّهُ عَمَّا سَاَلَ،

6208- إسناده صحيح، يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري (3372) في الأنبياء: باب قول الله عزّ وجلّ: (ونبئهم عن ضيف إبراهيم)، و (4537) في تفسير سورة البقرة: باب قول الله تعالى: (وإذ قال إبراهيم ربِّ أرني كيف تحيي الموتى)، ومسلم (151) (238) في الإيمان: باب زيادة طمأنينة القلب بتظاهر الأدلّة، وابن ماجة (4026) في الفتن: باب الصبر على البلاء، والطبري في "جامع البيان" (5974) و (19400)، والبغوي في "شرح السنة" (63)، وفي "معالم التنزيل" 1/247-248، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (326) من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (4694) في تفسير سورة يوسف: باب قوله: (فلما جاء ه الرسول قال ارجع إلى ربك)، والطبري (5973) و (19399)، والطحاوي (327)، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 507، وابن منده في "الإيمان" (369) من طريق سعيد بن عيسى بن تليد، عن عبد الرحمن بن القاسم، عن بكر بن مضر، عن عمرو بن الحارث. وأخرجه أحمد 2/326 عن وهب بن جرير بن حازم، عن أبيه، كلاهما عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه مسلم (151)، والطحاوي (328)، وابن منده (370) من طريق جويرية، عن مالك بن أنس. وأخرجه ابن منده (371) من طريق أبي أويس المدني، كلاهما عن الزهري، عن أبي سعيد وأبي عبيد، عن أبي هريرة.

فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيمَ بِهِ فِي الدُّعَاءِ لِاَنَّا اِذَا دَعَوْنَا رُبَّمَا يُسْتَجَابُ لَنَا، وَرُبَّمَا لَا يُسْتَجَابُ، وَمَحْصُولُ هٰذَا الْكَلَامِ اَنَّهُ لَفْظَةُ اِخْبَارٍ مُرَادُهَا التَّعْلِيمُ لِلْمُخَاطَبِ لَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں شک کرنے کے زیادہ حق دار ہیں جب انہوں نے یہ کہا۔

''اے میرے پروردگار! تو مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔ پروردگار نے دریافت کیا: کیا تم ایمان نہیں رکھتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! لیکن (میں یہ چاہتا ہوں) تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم کرے وہ ایک مضبوط پناہ گاہ کی پناہ میں جانا چاہتے تھے اور جتنا عرصہ حضرت یوسف علیہ السلام قید خانے میں رہے اگر میں اتنا عرصہ رہا ہوتا' تو بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں شک کرنے کے زیادہ حق دار ہیں'' اس کے ذریعے یہ مراد نہیں ہے کہ مردوں کو زندہ کرنے کے بارے میں شک تھا بلکہ مراد ان کی دعا کے مستجاب ہونا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ کہا تھا۔

''اے میرے پروردگار! تو مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔''

انہیں اس بات کا یقین نہیں تھا کہ اس بارے میں ان کی دعا مستجاب ہوگی۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ ان کا اپنے پروردگار سے دعا کرنا اور وہ مطالبہ کرنا جو انہوں نے کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ہم اس دعا کے بارے میں شک کرنے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ حق دار ہیں کیونکہ جب ہم دعا کرتے ہیں' تو بعض اوقات ہماری دعا مستجاب ہو جاتی ہے اور بعض اوقات مستجاب نہیں ہوتی بہر حال اس کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ یہاں لفظی طور پر اطلاع دی گئی ہے' لیکن اس کے ذریعے مراد یہ ہے کہ مخاطب کو اس بارے میں تعلیم دی جائے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ) (یوسف: 3)

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''ہم تمہارے سامنے خوب صورت ترین قصہ بیان کرنے لگے ہیں''

6209 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَلَا عَلَيْهِمْ زَمَانًا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ

اللّٰهِ لَوْ قَصَصْتَ عَلَيْنَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينَ) (يوسف: 1) اِلٰى قَوْلِهٖ: (نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ) (يوسف: 3) فَتَلَاهَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانًا، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ حَدَّثْتَنَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا) (الزمر: 23) الْاٰيَةَ، كُلُّ ذٰلِكَ يُؤْمَرُوْنَ بِالْقُرْآنِ قَالَ خَلَّادٌ: وَزَادَ فِيْهِ حِينَ * قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكِّرْنَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ) (الحديد: 16)

مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ پر قرآن نازل ہوتا رہا آپ ﷺ طویل عرصے تک لوگوں کے سامنے اس کی تلاوت کرتے رہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اگر آپ ﷺ ہمارے سامنے کوئی واقعہ بیان کریں (تو مہربانی ہوگی)' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ"۔

یہ آیت یہاں تک ہے۔

"ہم تمہارے سامنے بہترین قصہ بیان کر رہے ہیں۔"

نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت ایک طویل عرصے تک لوگوں کے سامنے تلاوت کی پھر لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اگر آپ ﷺ ہمیں کوئی بات بتائیں (تو مہربانی ہوگی)' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"اللہ تعالیٰ نے سب سے بہترین بات کتاب کی شکل میں نازل کی ہے' جس میں متشابہات ہیں۔"

تو ان سب کو قرآن کے مطابق حکم دیا جاتا تھا۔

خلاد نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: جب لوگوں نے یہ عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ ہمیں کوئی نصیحت کیجئے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"کیا اہل ایمان پر ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے قلوب اللہ کے ذکر کے لیے خوف زدہ ہو جائیں۔"

6209- إسناده قوى. خلاد الصفار: هو ابن عيسى، ويقال: ابن مسلم، روى له الترمذى وابن ماجة، ووثقه ابن معين فى رواية الدورى، وقال فى رواية عثمان: ليس به بأس، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال أبو حاتم: حديثه متقارب، وباقى رجاله ثقات رجال مسلم. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، وعمرو بن محمد القرشى: هو العنقزى، ومصعب بن سعد: هو ابن أبى وقاص رضى الله عنه. وأخرجه الحاكم 2/345، والواحدى فى "أسباب النزول" ص 182 و 248 و 272 من طريقين عن إسحاق ابن راهويه، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبى. وأخرجه ابن جرير الطبرى فى "جامع البيان" (18776) عن محمد بن سعيد العطّار، وأبو يعلى (740) عن الحسين بن عمرو العنقزى، والبزار (3218) عن الحسين بن عمرو، والحسين بن الأسود، وإسماعيل بن حفص، أربعتهم عن عمرو بن محمد، بهذا الإسناد. وقال البزار: لا نعلمه يروى إلّا عن سعد بهذا الإسناد، ولا رواه عن سعد إلّا مصعب، ولا عنه إلّا عمرو بن مرة، ولا عنه إلّا عمرو بن قيس، ولا عنه ألّا خلاد. وذكره الهيثمى فى "المجمع" 10/219، وقال: رواه أبو يعلى والبزار بنحوه، وفيه الحسين بن عمرو العنقزى، ووثقه ابن حبان، وضعفه غيره، وبقية رجاله رجال الصحيح. قلت: الحسين بن عمرو قد توبع كما ترى، فلا يعل الحديث به. وأورده السيوطى فى "الدر المنثور" 4/496، وزاد نسبته لابن المنذر، وابن أبى حاتم، وأبى الشيخ

ذِكْرُ احْتِجَاجِ آدَمَ، وَمُوسَى، وَعَذْلِهِ إِيَّاهُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ فِي الْجَنَّةِ

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بحث کرنے کا تذکرہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام کا) جنت سے نکالے جانے پر حضرت آدم علیہ السلام کو ملامت کرنا

6210 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَقَالَ: مُوسَى اَنْتَ آدَمُ الَّذِي اَغْوَيْتَ النَّاسَ، وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: اَنْتَ مُوسَى الَّذِي اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَّاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَلُومُنِي عَلَى اَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بحث ہوگئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں جنہوں نے لوگوں کو گمراہ کردیا اور انہیں جنت سے نکلوا دیا' تو حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے کہا آپ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے یہ چیز عطا کی تھی کہ وہ ہر چیز کا علم رکھتے تھے اور تمام لوگوں میں اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں' تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: آپ ایک ایسے معاملے کے بارے میں مجھے ملامت کررہے ہیں جو میری تخلیق سے پہلے ہی میرے مقدر میں طے کردیا گیا تھا۔''

ذِكْرُ تَعْيِيرِ بَنِي اِسْرَائِيلَ كَلِيمَ اللّٰهِ بِاَنَّهُ آدَرُ

بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یہ تنقید کرنا کہ انہیں (شرمندگی والی) بیماری لاحق ہے

6211 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): كَانَ بَنُو اِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً، يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلَى سَوْاَةِ بَعْضٍ، وَكَانَ مُوسَى يَغْتَسِلُ

6210– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز، وقد تقدم برقم (6179) . وهو في "الموطأ" 2/898 في باب النهي عن القول بالقدر . ومن طريق مالك أخرجه مسلم (2652) (14) في القدر: باب حجاج آدم وموسى، عليهما السلام، والآجري في "الشريعة" ص. 181 وأخرجه الحميدي (1116) ، والبخاري (6614) في القدر: باب تحاج آدم وموسى عند الله، وابن أبي عاصم في "السنة" (155) ، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 54، والبيهقي في "الأسماء والصفات " من طريقين عن أبي الزناد، وبه .وأخرجه ابن أبي عاصم (153) و (154) ، والآجري ص 181 و 324، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص233-232 وفي "الاعتقاد" ص 99 من طرق عن الأعرج، به.

وَحْدَهُ، قَالُوا: وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهُ آدَرُ، قَالَ: فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ، فَاشْتَدَّ مُوسَى فِيْ اَثَرِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ثَوْبِيْ حَجَرُ، ثَوْبِيْ حَجَرُ، حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُو اِسْرَائِيْلَ اِلٰى سَوْاَةِ مُوسَى فَقَالُوا: وَاللّٰهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَاْسٍ، فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدَ مَا نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ، فَاَخَذَ ثَوْبَهُ، وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ نَدَبًا سِتَّةً اَوْ سَبْعَةً مِنْ ضَرْبِ مُوسَى الْحَجَرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بنی اسرائیل برہنہ ہو کر غسل کیا کرتے تھے وہ ایک دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھ لیا کرتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل کیا کرتے تھے ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمارے ساتھ صرف اس لیے غسل نہیں کرتے کیونکہ ان کے اندر کوئی عیب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے لگے' اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے' تو وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے بھاگے وہ یہ کہہ رہے تھے اے پتھر میرے کپڑے اے پتھر میرے کپڑے' یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شرمگاہ کو دیکھ لیا' تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت موسیٰ علیہ السلام میں' تو کوئی خرابی نہیں ہے' جب لوگوں نے انہیں دیکھ لیا' تو پتھر بھی رک گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لیے اور اس پتھر کو مارنا شروع کیا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اس پتھر پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ضرب کے چھ یا شاید سات نشان ہیں۔

ذِكْرُ صَبْرِ كَلِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى اَذَى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اِيَّاهُ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کی طرف سے لاحق ہونے والی اذیت پر صبر کرنے کا تذکرہ

6212 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ:

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِشَيْءٍ قَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَدَلَ فِيْ هٰذَا، فَقَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى، قَدْ كَانَ يُصِيْبُهُ اَشَدُّ مِنْ

6211- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عباس العنبري فمن رجال مسلم. وهو في "صحيفة همام" برقم (61) . وأخرجه أحمد 2/315، والبخاري (278) في الغسل: باب من اغتسل عرياناً وحده، ومسلم (339) في الحيض: باب جواز الاغتسال عرياناً في الخلوة، وص 1841 في الفضائل: باب فضائل موسى عليه السلام، وأبو عوانة 1/281 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/515 والبخاري (3404) في الأنبياء: باب حديث الخضر مع موسى عليهما السلام، والترمذي (3221) في التفسير: باب ومن سورة الأحزاب، والطبري في "جامع البيان "22/52، والبغوي في "معالم التنزيل"3/545 من طرق عن أبي هريرة بنحوه، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح.

6212- إسناده قوي. عبد الرحمن بن عمرو البجلي من أهل حران روى عن جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"8/380، وسئل عنه أبو زرعة كما في "الجرح والتعديل"5/267، فقال: شيخ. ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين.

هٰذَا ثُمَّ يَصْبِرُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تقسیم کی تو ایک شخص نے اس کے بارے میں یہ کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں انصاف سے کام نہیں لیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سوچا اللہ کی قسم! میں ضرور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتاؤں گا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی' لیکن پھر بھی انہوں نے صبر سے کام لیا۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهِ اَلْقَى مُوْسَى الْاَلْوَاحَ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے الواح رکھ دی تھیں

6213 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ، قَالَ اللّٰهُ لِمُوْسَى: اِنَّ قَوْمَكَ صَنَعُوْا كَذَا وَكَذَا، فَلَمَّا يُبَالِ، فَلَمَّا عَايَنَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ بِشْرٍ: جَعْفَرُ بْنُ اَبِىْ وَحْشِيَّةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سنی ہوئی بات براہ راست دیکھنے کی طرح نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تمہاری قوم نے اس اس طرح کرلیا ہے انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی' لیکن جب انہوں نے بذات خود دیکھ لیا' تو انہوں نے الواح کو پھینک دیا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوبشر نامی راوی کا نام جعفر بن ابووحشیہ ہے۔

6213- حديث صحيح، رجاله رجال الشيخين، وهشيم -هو ابن بشير وإن لم يصرح بالتحديث - قد تابعه أبو عوانة في الرواية التالية. وأخرجه أحمد 1/271، وابن عدى في "الكامل" 7/2596، وأبو "الشيخ" في "الأمثال" (5)، والحاكم 2/321 من طريق سريج بن يونس، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 1/215، وابن عدى، والطبراني في "الأوسط" (25)، والخطيب في "تاريخه" 6/56 من طريق هشيم، به. وانظر ما بعده. وأورده الهيثمي في "المجمع" 1/153 ونسبه لأحمد والبزار والطبراني في "الكبير" و "الأوسط" وقال: رجاله رجال الصحيح، وصححه ابن حبَّان. وذكره السيوطي في "الدر المنثور" 3/564، وزاد نسبته لعبد بن حميد وابن مردويه. وله شاهد من حديث أنس عند الطبراني في " الأوسط " (28) " مجمع البحرين " من طريق محمد بن عبد الله الأنصاري، حدثنا أبي، عن ثمامة، عن أنس. قال في "المجمع" 1/153: رجاله ثقات. وآخر من حديث أبي هريرة عند الخطيب في "تاريخه" 8/28.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ هُشَيْمٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ہشیم نامی راوی منفرد ہے

6214 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حُبَيْشُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْلِيُّ، بِوَاسِطٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ:

(متن حدیث): لَيْسَ الْمُعَايِنُ كَالْمُخْبَرِ، اَخْبَرَ اللّٰهُ مُوْسٰى اَنَّ قَوْمَهُ فُتِنُوا فَلَمْ يُلْقِ الْاَلْوَاحَ، فَلَمَّا رَآهُمْ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"براہ راست دیکھنا سننے کی طرح نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ اطلاع دی کہ تمہاری قوم کو آزمائش میں مبتلا کر دیا گیا ہے، لیکن انہوں نے پھر بھی الواح کو نہیں پھینکا، لیکن جب انہوں نے لوگوں کی صورت حال خود دیکھی، تو انہوں نے الواح کو پھینک دیا۔"

ذِكْرُ مَا فَعَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِفِرْعَوْنَ عِنْدَ نُزُوْلِ الْمَنِيَّةِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب فرعون کا آخری وقت قریب آیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا

6215 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

6214- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي داود: سليمان بن داود الطيالسي، فمن رجال مسلم. أبو عوانة هو: الوضاح اليشكري. وأخرجه البزار (200) عن أحمد بن سنان القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن عدي في "الكامل" 7/2596، والطبراني في "الكبير" (12451)، والحاكم 2/380، وابن أبي حاتم كما في "تفسير ابن كثير" 2/258 من طرق عن أبي عوانة، به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

6215- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 1/240 و 340، والطيالسي (2618)، والطبري في "جامع البيان" (17858) عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (3108) في التفسير: باب ومن سورة يونس، عن محمد بن عبد الأعلى الصنعاني، حدثنا خالد بن الحارث، أخبرنا شعبة، به، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه. وأخرجه الطبري (17862) من طريق حكام، عن شعبة، عن عطاء بن السائب، عن سعيد بن جبير، به. وأخرجه الحاكم 2/340 من طريق النضر بن شميل، عن شعبة، عن عدي بن ثابت، به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، وقال: أكثر أصحاب شعبة أوقفوه على ابن عباس. قلت: أخرجه الطبري (17865) من طريق ابن وكيع، عن أبيه، عن شعبة، عن عدي بن ثابت، به، فذكره موقوفاً. وأخرجه الطبري (17867)، وابن أبي حاتم كما في "تفسير ابن كثير" 2/446 من طريقين.

جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، وَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ اَحَدُهُمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يَدُسُّ فِيْ فَمِ فِرْعَوْنَ الطِّيْنَ مَخَافَةَ اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حضرت جبرائیل علیہ السلام فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونس رہے تھے اس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ نہ پڑھ لے۔''

ذِكْرُ سُؤَالِ الْكَلِيْمِ رَبَّهُ عَنْ اَدْنَى اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَرْفَعِهِمْ مَنْزِلَةً

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنے پروردگار سے سب سے کم تر درجے کے جنتی اور سب سے بلند مرتبے کے جنتی کے بارے میں سوال کرنا

6216 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، بِمَنْبِجَ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيْفٍ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبْجَرَ، شَيْخَانِ صَالِحَانِ، سَمِعَا الشَّعْبِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مُوْسٰى سَاَلَ رَبَّهُ: اَيُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَدْنَى مَنْزِلَةً؟ قَالَ: رَجُلٌ يَجِيْءُ بَعْدَمَا يَدْخُلُ - يَعْنِيْ اَهْلَ الْجَنَّةِ - الْجَنَّةَ فَيُقَالُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ اَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوا اَخَذَاتِهِمْ؟ فَيُقَالُ لَهُ: اَتَرْضَى اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ مِنَ الْجَنَّةِ مِثْلُ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ اَيْ رَبِّ، فَيُقَالُ: لَكَ هٰذَا وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ، فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ، رَضِيْتُ، فَيُقَالُ لَهُ: اِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهِ،

6216- إسناده صحيح، حامد بن يحيى البلخي ثقة روى له أبو داود، ومن فوقه من رجال الشيخين غير عبد الملك ابن أبجر -وهو ابن سعيد بن حيان بن أبجر- فمن رجال مسلم. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه الحميديُّ (761)، ومسلم (189) في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، والترمذي (3198) في التفسير: باب ومن سورة السجدة، والطبري في "جامع البيان" 21/104، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 71-70، وابن منده في "الإيمان" (845). وأبو الشيخ في "العظمة" (611)، وأبو نعيم في "الحلية" 5/86 و 7/310، وفي "صفة الجنة" (123) والطبراني في "الكبير" 20/ (989)، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 317 - 318 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وروى بعضهم هذا الحديث عن الشعبي، عن المغيرة، ولم يرفعه، والمرفوع أصح. قلت: أخرج الرواية الموقوفة مسلم (189) (313)، والطبري 21/104، وابن منده (846) عن أبي كريب، عن عبيد الله الأشجعي، عن عبد الملك ابن أبجر، عن الشعبي، عن المغيرة قوله. وأخرجه ابن أبي شيبة 13/120-121 ونعيم بن حماد في "زيادات الزهد" (227) لابن المبارك، وأبو نعيم في "صفة الجنة" (123) عن مجالد بن سعيد، عن الشعبي، عن المغيرة موقوفاً أيضاً. وسيرد الحديث برقم (7426).

فَیَقُوْلُ: اَیْ رَبِّ، رَضِیتُ، فَیُقَالُ لَهُ: لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَیْنُكَ، وَسَاَلَ رَبَّهُ: اَیُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَرْفَعُ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: سَاُحَدِّثُكَ عَنْهُمْ، غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِیَدِی، وَخَتَمْتُ عَلَیْهَا، فَلَا عَیْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ، وَمِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَی: (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ) (السجدة: 17) اَلْاٰیَةَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا اہل جنت کا کون سا فرد جنت میں سب سے کم تر درجے میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا: وہ ایک ایسا شخص ہوگا' جو اہل جنت کے جنت میں داخل ہو جانے کے بعد آئے گا اور اس سے کہا جائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ وہ عرض کرے گا میں کیسے جنت میں داخل ہوں گا جب کہ لوگ اپنی جگہوں پر پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے اپنے حصے کی جگہ حاصل کر لی ہے' تو پروردگار اس سے دریافت کرے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہیں جنت میں اتنی جگہ دیدی جائے جتنی کسی دنیاوی بادشاہ کے پاس ہوتی تھی وہ کہے گا جی ہاں اے میرے پروردگار (میں راضی ہوں)' تو یہ کہا جائے گا تمہیں یہ بھی ملتی ہے اور اس کی مانند مزید اور اس کی مانند مزید اس کی مانند مزید (یعنی مزید تین گنا اور ملتی ہے)' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار میں راضی ہوں' تو اس سے کہا جائے گا تمہیں اس کی دس گنا مزید ملتی ہے وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار میں راضی ہو گیا۔

تو اس سے کہا جائے گا تمہیں اس کے ہمراہ وہ چیز بھی ملتی ہے' جس کی تمہارے نفس کو خواہش تھی یا جو تمہاری آنکھوں کو لذت فراہم کرے گی۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دریافت کیا اہل جنت میں سب سے بلند مرتبہ کس شخص کا ہوگا۔ پروردگار نے فرمایا: میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں میں نے اپنے دست قدرت کے ذریعے ان کی عزت افزائی کی ہے اس پر مہر لگا دی ہے (انہیں ایسی نعمتیں ملیں گی) جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں کسی کان نے ان کے بارے میں سنا نہیں اور کسی انسان کے ذہن میں ان کا خیال تک نہیں آیا ہوگا۔

اس کا مصداق اللہ کی کتاب میں (ان الفاظ میں) موجود ہے۔

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز پوشیدہ رکھی گئی ہے۔''

ذِكْرُ سُؤَالِ كَلِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا رَبَّهُ عَنْ خِصَالٍ سَبْعٍ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنے پروردگار سے سات خصلتوں کے بارے میں سوال کرنے کا تذکرہ

6217 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَیْتِ الْمَقْدِسِ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا السَّمْحِ، حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ حُجَیْرَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلَ مُوسَى رَبَّهُ عَنْ سِتِّ خِصَالٍ، كَانَ يَظُنُّ أَنَّهَا لَهُ خَالِصَةً، وَالسَّابِعَةُ لَمْ يَكُنْ مُوسَى يُحِبُّهَا، قَالَ: يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَتْقَى؟ قَالَ: الَّذِي يَذْكُرُ وَلَا يَنْسَى، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَهْدَى؟ قَالَ: الَّذِي يَتَّبِعُ الْهُدَى، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَحْكَمُ؟ قَالَ: الَّذِي يَحْكُمُ لِلنَّاسِ كَمَا يَحْكُمُ لِنَفْسِهِ، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَعْلَمُ؟ قَالَ: عَالِمٌ لَا يَشْبَعُ مِنَ الْعِلْمِ، يَجْمَعُ عِلْمَ النَّاسِ إِلَى عِلْمِهِ، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَعَزُّ؟ قَالَ: الَّذِي إِذَا قَدَرَ غَفَرَ، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَغْنَى؟ قَالَ: الَّذِي يَرْضَى بِمَا يُؤْتَى، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِكَ أَفْقَرُ؟ قَالَ: صَاحِبٌ مَنْقُوصٌ *، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْغِنَى عَنْ ظَهْرٍ، إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا جَعَلَ غِنَاهُ فِي نَفْسِهِ وَتُقَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ شَرًّا جَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ قَوْلُهُ: صَاحِبٌ مَنْقُوصٌ. يُرِيدُ بِهِ: مَنْقُوصٌ حَالَتُهُ، يَسْتَقِلُّ مَا أُوتِيَ، وَيَطْلُبُ الْفَضْلَ

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے چھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ صرف ان کے ساتھ مخصوص ہیں، جب کہ ساتویں چیز کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پسند نہیں کرتے تھے۔

انہوں نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار تیرے بندوں میں کون شخص سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ جو ذکر کرتا ہے اور بھولتا نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا تیرے بندوں میں کون شخص سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا تیرے بندوں میں کون سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگوں کیلئے وہی فیصلہ دے جو وہ اپنی ذات کے لیے دیتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: تیرے بندوں میں کون سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ عالم جو علم سے سیر نہیں ہوتا اور لوگوں کے علم کو اپنے علم کے ساتھ جمع کر لیتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا تیرے بندوں میں کون سب سے زیادہ طاقت ور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب وہ قدرت رکھتا ہو تو معاف کر دے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا تیرے بندوں میں کون سب سے زیادہ خوشحال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اس چیز پر راضی ہو جو اسے دی گئی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا تیرے بندوں میں کون سب سے

6217- إسناده حسن. رجاله ثقات رجال مسلم غير أبي السمح واسمه درّاج بن سمعان، وهو صدوق. عمرو بن الحارث هو: أبو أيّوب المصري، وابن حجيرة: اسمه عبد الرحمن، وأورده الحافظ ابن كثير في " البداية والنهاية "1/272 من رواية المصنف. وذكره الحافظ السيوطيّ في "الجامع الكبير "2/539 ونسبه للروياني وأبي بكر ابن المقرىء في " فوائده " وابن لال وابن عساكر. وفي الباب عن ابن عباس عند الطبري في " التاريخ "1/371 حدثنا ابنُ حميد، حدثنا يعقوب (ابن عبد الله بن سعد القمي، عن هارون بن عنترة (هو ابن عبد الرحمن) عن أبيه، عن ابن عباس قال: سأل موسى عليه السلام ربه عزّ وجلّ ... فذكره موقوفاً بنحو حديث الباب. وقوله: "ليس الغنى عن ظهر ... " تقدم عند المصنف من حديث أبي هريرة برقم (679)، ومن حديث زيد بن ثابت برقم (680)، ومن حديث أبي ذر برقم (685).

زیادہ غریب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ شخص جس کو کم چیزیں دی گئی ہوں۔''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشحالی ساز و سامان سے نہیں ہوتی بلکہ خوشحالی دل کا غنی ہونا ہے' جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے' تو اس کے من میں خوشحالی ڈال دیتا ہے اور اس کے دل میں پرہیزگاری ڈال دیتا ہے' جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں برائی کا ارادہ کرلے' تو اس کی غربت اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ صاحب منقوص سے مراد یہ ہے' جس کی حالت میں نقص ہوا سے جو دیا گیا وہ اسے تھوڑا سمجھتا ہو اور مزید کا طلب گار رہو۔

ذِكْرُ سُؤَالِ كَلِيمِ اللّٰهِ رَبَّهُ اَنْ يُّعَلِمَهُ شَيْئًا يَذْكُرُهُ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنے پروردگار سے یہ دعا کرنے کا تذکرہ کہ وہ انہیں ایسی چیز (یعنی کلمات) کا علم عطا کرے جن کے ذریعے وہ اس کا ذکر کریں

6218 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ مُوْسٰى: يَا رَبِّ عَلِّمْنِىْ شَيْئًا اَذْكُرُكَ بِهِ، وَاَدْعُوْكَ بِهِ، قَالَ: قُلْ يَا مُوْسٰى: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا، قَالَ: قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: اِنَّمَا اُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِىْ بِهِ، قَالَ: يَا مُوْسٰى لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ فِىْ كِفَّةٍ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِىْ كِفَّةٍ، مَالَتْ بِهِمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار' تو مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں تعلیم دے جس کے ذریعے

6218- إسناده ضعيف، دراج أبو السمح في روايته عن أبي الهيثم ضعف . وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" (834) و (1141) ، والطبراني في "الدعاء" (1480) ، والحاكم 1/528، وعنه البيهقي في "الأسماء والصفات" ص103-102 من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي! وكذا صححه الحافظ ابن حجر في "الفتح".!11/208 وأخرجه الطبراني (1481) ، وأبو يعلى (1393) من طريقين عن ابن لهيعة، عن دراج، به . وذكره الهيثمي في "المجمع "10/82، وقال: رواه أبو يعلى ورجاله وثقوا، وفيهم ضعف. قلت وفي الباب عن جابر رفعه: "أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَفْضَلُ الدعاء الحمد لله. وقد تقدم برقم (846) . وأخرج مالك في الموطأ1/214-215 عن زياد بن أبي زياد، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيزٍ أن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - قال: "أفضل الدعاء دعاء يوم عرفة، وأفضل ما قلت أنا والنبيُّون من قبلي: لا إله إلَّا اللَّه." وهذا مرسل صحيح. وأخرجه الترمذي (3585) من رواية حماد بن أبي حميد، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جده . وحماد بن أبي حميد قال عنه الترمذي بإثر الحديث: ليس بالقوي عند أهل الحديث.

میں تیرا ذکر کروں جس کے ہمراہ میں تجھ سے دعا کروں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ تم یہ پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار تیرے سارے بندے یہ کلمہ پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی ایسی چیز ہو جو میرے ساتھ خاص ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ اگر سات آسمانوں کے رہنے والے اور سات زمینوں کے رہنے والے لوگ ایک پلڑے میں ہوں اور لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ دوسرے پلڑے میں ہو تو لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ والا پلڑا جھک جائے گا۔"

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَةَ مُوْسَى كَلِيْمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَرَمْيِهِ الْجِمَارَ فِيْ حَجَّتِهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حج کرنے کے دوران ان کے تلبیہ پڑھنے

اور ان کے جمرات کو کنکریاں مارنے کی صفت بیان کرنے کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کا درود ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) پر نازل ہو

6219 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ رُفَيْعٍ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلٰى وَادِي الْاَزْرَقِ، فَقَالَ: كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى مُنْهَبِطًا وَلَهٗ جُؤَارٌ اِلٰى رَبِّهٖ بِالتَّلْبِيَةِ، وَمَرَّ عَلٰى ثَنِيَّةٍ، فَقَالَ: مَا هٰذِهٖ؟، قِيلَ: ثَنِيَّةُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى يَرْمِي الْجَمْرَةَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ، خِطَامُهَا مِنْ لِيْفٍ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وادی ازرق پہنچے تو آپ نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جو بلندی سے نیچے کی طرف اتر رہے ہیں اور وہ تلبیہ کے ذریعے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک گھاٹی سے ہوا تو آپ نے دریافت کیا یہ کون سی گھاٹی ہے تو بتایا گیا یہ فلاں فلاں گھاٹی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہو کر جمرہ کو کنکریاں مار رہے ہیں۔ اس اونٹنی کی لگام کھجور کی چھال سے بنی ہوئی ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اونی جبہ پہنا ہوا ہے۔

6219- إسناده صحيح على شرط مسلم. عفان: هو ابن مسلم الباهلي. وقد تقدم تخريجه برقم (3801). وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 2/223 و 3/96 عن محمد بن أحمد بن الحسن، قال: حدثنا بشر بن موسى، قال: حدثنا الحسن بن موسى الأشيب وعفان بن مسلم، قالا: حدثنا حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (12756) من طريق حجاج بن منهال، عن حماد بن سلمة، به.

ذِكْرُ وَصْفِ حَالَ مُوْسَى حِينَ لَقِيَ الْخَضِرَ بَعْدَ فَقْدِ الْحُوتِ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صورت حال کی صفت کا تذکرہ جب مچھلی کے گم جانے کے بعد ان کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی

6220 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، مِنْ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ بِصَاحِبِ الْخَضِرِ، اِنَّمَا هُوَ مُوسَى اٰخَرُ، قَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَامَ مُوسَى فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ خَطِيبًا، فَقِيلَ لَهُ: اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ؟ قَالَ: اَنَا، قَالَ: فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: عَبْدٌ لِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ: اَيْ رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ، قَالَ: تَاْخُذُ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ، فَحَيْثُ مَا فَقَدْتَّ الْحُوتَ، فَهُوَ ثَمَّ، قَالَ: فَاَخَذَ الْحُوتَ فَجَعَلَهُ فِي الْمِكْتَلِ، فَدَفَعَهُ اِلٰى فَتَاهُ، فَانْطَلَقَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ، فَرَقَدَ مُوسَى فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ، فَخَرَجَ فَوَقَعَ فِي الْبَحْرِ، فَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَلَيْهِ جِرْيَةَ الْمَاءِ، فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ، فَكَانَ الْبَحْرُ لِلْحُوتِ سَرَبًا، وَلِمُوسَى وَلِفَتَاهُ عَجَبًا، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ وَجَدَ مُوسَى النَّصَبَ، فَقَالَ: (آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا) (الكهف: 62).

قَالَ: وَلَمْ يَجِدِ النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي اَمَرَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا، فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ: (اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا اَنْسَانِيهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ) (الكهف: 63).

قَالَ: (ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا) (الكهف: 64)، فَجَعَلَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ، فَاِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ؟ قَالَ: اَنَا مُوسٰى، قَالَ: مُوسَى بَنِي اِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

قَالَ: يَا مُوسٰى، اِنِّي عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ اللّٰهُ لَا تَعْلَمُهُ، وَاَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ لَا اَعْلَمُهُ.

قَالَ: اِنِّي اُرِيدُ اَنْ اَتَّبِعَكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا، (قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا اَعْصِي لَكَ اَمْرًا قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْاَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا) (الكهف: 68).

6220- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الجبّار بن العلاء من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وقد تقدم الحديثُ عند المصنف بأخصر مما هنا، وَمِن غير هذا الطريق برقم (102)، فانظر تخريجه والتعليق عليه هناك.

قَالَ: فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ، فَمَرَّتْ بِهِ سَفِينَةٌ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ.

قَالَ: فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى إِلَّا وَهُوَ يُنْزِلُ لَوْحًا مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: مَا صَنَعْتَ قَوْمٌ حَمَلُوكَ بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا (لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا) (الكهف: 71) قَالَ: فَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا.

قَالَ: وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ بِمِنْقَارِهِ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ الْخَضِرُ لِمُوسَى: مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعَلَّمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ.

قَالَ: وَمَرُّوا عَلَى غِلْمَانٍ يَلْعَبُونَ، فَقَالَ الْخَضِرُ لِغُلَامٍ مِنْهُمْ بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: (أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا) (الكهف: 74) ، قَالَ: فَأَتَيَا (أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ) (الكهف: 77) ، فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هٰكَذَا فَأَقَامَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: اسْتَطْعَمْنَاهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُطْعِمُونَا، وَاسْتَضَفْنَاهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُونَا، عَمَدْتَ إِلَى حَائِطِهِمْ فَأَقَمْتَهُ (لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا) (الكهف: 77) ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمْ ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ: وَأَمَّا الْغُلَامُ كَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ، وَيَقْرَأُ: وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا

❀❀ حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا نوف بکالی یہ کہتا ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ والے حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں ہے جن کی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تھی (حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام) دوسرے موسیٰ تھے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے دشمن نے غلط کیا ہے۔ حضرت ابی بن کعب نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں کھڑے خطبہ دے رہے تھے ان سے دریافت کیا گیا کون شخص سب سے زیادہ علم رکھتا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: میں' تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا کہ انہوں نے اس بات کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر میرا ایک بندہ ہے وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار میں اس سے کیسے مل سکتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم ایک مچھلی لے کر اسے ایک برتن میں رکھو جس جگہ تم مچھلی کو گم کردو گے وہ بندہ وہاں ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی لی اور اسے ایک برتن میں رکھ دیا۔ وہ برتن انہوں نے اپنے ساتھی کے

سپرد کر دیا یہ دونوں حضرات روانہ ہو گئے' یہاں تک کہ یہ دونوں چٹان کے پاس آئے وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سو گئے مچھلی نے برتن میں حرکت کی اس سے باہر نکلی اور دریا میں چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے پانی کے بہاؤ کو روک دیا اور وہ طاق کی مانند ہو گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی نوجوان حیران ہوئے۔ یہ دونوں حضرات پھر آگے روانہ ہو گئے۔ اگلے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تھکاوٹ محسوس ہوئی' تو انہوں نے کہا: ہمارا کھانا لے کر آؤ۔ ہمیں اس سفر میں تھکاوٹ محسوس ہو رہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انہیں تھکاوٹ اس وقت تک محسوس نہیں ہوئی تھی' جب تک وہ اس مقام سے آگے نہیں گزر گئے تھے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا ان کے ساتھی نے ان سے کہا: کیا آپ نے ملاحظہ فرمایا: ہم چٹان کی پناہ میں گئے تھے' تو میں مچھلی کو بھول گیا تھا اور مجھے شیطان نے یہ بات بھلا دی کہ میں اس کا ذکر کرتا اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہم وہی جگہ' تو چاہتے تھے پھر یہ دونوں حضرات الٹے قدموں واپس آئے یہ اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس آئے' یہاں تک کہ اس چٹان تک آ گئے۔

وہاں ایک شخص اپنے اوپر چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے سلام کیا' تو اس شخص نے کہا: اس جگہ پر سلام کہاں سے آ گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں موسیٰ ہوں۔ اس نے دریافت کیا بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے موسیٰ؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا۔ جی ہاں اس نے کہا: اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا علم ملا ہے' جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے آپ اس بارے میں کچھ نہیں جانتے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا علم ملا ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اس چیز کی تعلیم دیں جو آپ کو ہدایت کا علم عطا کیا گیا ہے' تو اس شخص نے کہا: آپ میرے ساتھ رہ کر صبر سے کام نہیں لے سکیں گے' اور آپ اس چیز پر کیسے صبر کر سکتے ہیں' جس کے بارے میں آپ کو معلوم ہی نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر اللہ نے چاہا' تو آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے' میں کسی معاملے میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: اگر آپ میری پیروی کرنا چاہتے ہیں' تو پھر آپ نے مجھ سے کسی بھی چیز کے بارے میں اس وقت تک دریافت نہیں کرنا' جب تک میں خود اس بارے میں آپ کے سامنے ذکر نہیں کر دیتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر یہ دونوں حضرات دریا کے کنارے روانہ ہو گئے۔ وہاں سے ایک کشتی گزری ان لوگوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور کسی معاوضے کے بغیر انہیں کشتی میں سوار کر لیا کچھ ہی دیر بعد حضرت خضر علیہ السلام نے اس کشتی کی ایک تختی توڑ دی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے کسی معاوضے کے بغیر آپ کو سوار کیا اور آپ نے ان کی کشتی کی تختی توڑ دی ہے' تاکہ کشتی والے ڈوب جائیں آپ نے غلط کام کیا ہے حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر سے کام نہیں لیں گے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں جو بات بھول گیا تھا۔ آپ اس بارے میں مجھ سے مواخذہ نہ کریں اور میرے معاملے کو تنگی کا شکار نہ کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے پہلی (خلاف ورزی تھی) جو بھولنے کی وجہ سے تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اسی دوران ایک چڑیا آئی اور اس کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنی چونچ پانی میں ڈالی' تو

حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: میرا علم اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابلے میں وہ حیثیت بھی نہیں رکھتے جو اس چڑیا نے اپنی چونچ کے ذریعے سمندر کے پانی میں کمی کی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان حضرات کا گزر کچھ لڑکوں کے پاس سے ہوا جو کھیل رہے تھے حضرت خضر علیہ السلام نے ان میں سے ایک غلام کو اپنے ہاتھ کے ذریعے قتل کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ نے ایک پاکیزہ جان کو کسی جان کے بغیر قتل کر دیا ہے۔ آپ نے قابل انکار حرکت کی ہے' تو حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: کیا میں نے آپ سے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر اس کے بعد میں نے آپ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ میرے ساتھ نہ رہیں گے۔ آپ کو میری طرف سے عذر پہنچ گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ دونوں حضرات ایک بستی میں آئے اور وہاں کے رہنے والوں سے کھانے کے لئے مانگا' تو انہوں نے ان دونوں کی مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا۔ ان دونوں حضرات نے اس بستی میں ایک دیوار پائی جو گرنے کے قریب تھی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے ذریعے سہارا دے کر اسے سیدھا کر دیا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا ہم نے ان لوگوں سے کھانا کھانے کے لئے مانگا۔ انہوں نے ہمیں کھلانے سے انکار کر دیا۔ ہم نے انہیں مہمان نوازی کے لئے کہا' تو انہوں نے ہماری مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا جب کہ آپ نے ان لوگوں کی دیوار ٹھیک کر دی ہے اگر آپ چاہیں ان سے اس کا معاوضہ لے سکتے ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: یہ میرے اور آپ کے درمیان فرق ہے۔ میں آپ کو ان چیزوں کی حقیقت کے بارے میں بتاتا ہوں جن پر آپ صبر سے کام نہیں لے سکے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہماری خواہش تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صبر سے کام لیتے تاکہ ان حضرات کے واقعہ کے بارے میں مزید چیزیں ہمارے سامنے جاتیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یوں تلاوت کیا کرتے تھے۔

''جہاں تک لڑکے کا تعلق ہے وہ کافر تھا اور اس کے ماں باپ مومن تھے۔''

اور وہ یوں تلاوت کیا کرتے تھے۔

''اور ان سے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر ٹھیک کشتی کو غصب کر لیتا تھا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ لَمْ يَكُنْ بِمُسْلِمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ لڑکا جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا تھا وہ مسلمان نہیں تھا

6221 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِیُّ اَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَقَبَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُبَیٍّ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا

18
18

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''وہ لڑکا جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا وہ فطری طور پر کافر پیدا ہوا تھا۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ سُمِّىَ الْخَضِرُ خَضِرًا

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے حضرت خضر علیہ السلام کا نام ''خضر'' رکھا گیا

6222 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): اِنَّمَا سُمِّىَ الْخَضِرُ خَضِرًا لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ، فَاِذَا هِىَ تَهْتَزُّ تَحْتَهٗ خَضْرَاءَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''حضرت خضر رضی اللہ عنہ کا نام خضر اس لئے ہے اگر وہ کسی سفید بنجر زمین پر بیٹھ جائیں' تو ان کے نیچے سبزہ لہلہانے لگتا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ شُنِّعَ بِهٖ عَلٰى مُنْتَحِلِىْ سُنَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حُرِمَ التَّوْفِيقَ لِاِدْرَاكِ مَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے علم حدیث کے ماہرین پر اعتراض کیا جاتا ہے اور وہ شخص ایسا کرتا ہے' جو اس حدیث کا مفہوم سمجھنے کی توفیق سے محروم رہا

6223 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِىُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى لِيَقْبِضَ رُوْحَهٗ فَلَطَمَهٗ مُوْسٰى فَفَقَاَ عَيْنَهٗ، قَالَ: فَرَجَعَ اِلٰى

6221- إسناده صحيح على شرط الشيخين. رقبة هو ابن مصقلة، ويقال: مسقلة العبدي. وأبو إسحاق: هو السبيعي، واسمه عمرو بن عبد الله. وأخرجه أحمد وابنه عبد الله في "زوائد المسند "5/121، ومسلم (2380) (172) في الفضائل: باب من فضائل الخضر، و (2661) في القدر: باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، وأبو داود (4705) في السنّة: باب في القدر، والبغوي في "معالم التنزيل "3/174 من طرق عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد.

6222- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبّاس بن عبد العظيم، فمن رجال مسلم. وهو في "صحيفة همام" برقم (114). وأخرجه أحمد 2/312 و 318، والترمذي (3151) في التفسير: باب ومن سورة الكهف، والبغوي في "معالم التنزيل "3/172 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه البخاري (3402) عن محمد بن سعيد الأصبهاني، عن ابن المبارك، عن معمر، به.

رَبِّهِ، فَقَالَ: يَا رَبِّ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ، قَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ: اِنْ شِئْتَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَلَكَ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ يَدُكَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ، قَالَ: فَالْاٰنَ يَا رَبِّ، قَالَ: فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةَ حَجَرٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ ثَمَّتَ لَاَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ قَبْرِهٖ اِلٰى جَانِبِ الطُّوْرِ تَحْتَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بَعَثَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلِّمًا لِخَلْقِهٖ فَاَنْزَلَهُ مَوْضِعَ الْاِبَانَةِ عَنْ مُرَادِهٖ، فَبَلَّغَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِسَالَتَهُ، وَبَيَّنَ عَنْ آيَاتِهٖ بِاَلْفَاظٍ مُجْمَلَةٍ وَّمُفَسَّرَةٍ عَقَلَهَا عَنْهُ اَصْحَابُهُ اَوْ بَعْضُهُمْ، وَهٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْاَخْبَارِ الَّتِيْ يُدْرِكُ مَعْنَاهُ مَنْ لَمْ يَحْرُمِ التَّوْفِيقَ لِاِصَابَةِ الْحَقِّ.

وَذَاكَ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَرْسَلَ مَلَكَ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسَى رِسَالَةَ ابْتِلَاءٍ وَّاخْتِبَارٍ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَّقُوْلَ لَهُ: اَجِبْ رَبَّكَ، اَمْرَ اخْتِبَارٍ وَّابْتِلَاءٍ لَا اَمْرًا يُرِيْدُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اِمْضَاءَهُ كَمَا اَمَرَ خَلِيْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ بِذَبْحِ ابْنِهٖ اَمْرَ اخْتِبَارٍ وَّابْتِلَاءٍ، دُوْنَ الْاَمْرِ الَّذِيْ اَرَادَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اِمْضَاءَهُ، فَلَمَّا عَزَمَ عَلٰى ذَبْحِ ابْنِهٖ وَتَلَّهُ لِلْجَبِيْنِ فَدَاهُ بِالذِّبْحِ الْعَظِيْمِ، وَقَدْ بَعَثَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْمَلَائِكَةَ اِلٰى رُسُلِهٖ فِيْ صُوَرٍ لَا يَعْرِفُوْنَهَا كَدُخُوْلِ الْمَلَائِكَةِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ اِبْرَاهِيْمَ، وَلَمْ يَعْرِفْهُمْ حَتّٰى اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً، وَكَمَجِيْءِ جِبْرِيْلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُؤَالِهٖ اِيَّاهُ عَنِ الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ، فَلَمْ يَعْرِفْهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى وَلّٰى، فَكَانَ مَجِيْءُ مَلَكِ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسَى عَلٰى غَيْرِ الصُّوْرَةِ الَّتِيْ كَانَ يَعْرِفُهُ مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْهَا، وَكَانَ مُوْسَى غَيُوْرًا فَرَاٰى فِيْ دَارِهٖ رَجُلًا لَمْ يَعْرِفْهُ، فَشَالَ يَدَهُ فَلَطَمَهُ فَاَتَتْ لَطْمَتُهُ عَلٰى فَقْءِ عَيْنِهِ الَّتِيْ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ يَتَصَوَّرُ بِهَا لَا الصُّوْرَةِ الَّتِيْ خَلَقَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا، وَلَمَّا كَانَ الْمُصَرَّحُ عَنْ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَيْثُ قَالَ: اَمَّنِيْ جِبْرِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ ، فَذَكَرَ الْخَبَرَ.

وَقَالَ فِيْ آخِرِهٖ: هٰذَا وَقْتُكَ وَوَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلَكَ : كَانَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ الْبَيَانُ الْوَاضِحُ اَنَّ بَعْضَ شَرَائِعِنَا قَدْ تَتَّفِقُ بِبَعْضِ شَرَائِعِ مَنْ قَبْلَنَا مِنَ الْاُمَمِ، وَلَمَّا كَانَ مِنْ شَرِيْعَتِنَا اَنَّ مَنْ فَقَاَ عَيْنَ الدَّاخِلِ دَارَهُ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَوِ النَّاظِرِ اِلٰى بَيْتِهٖ بِغَيْرِ اَمْرِهٖ جُنَاحٌ عَلٰى فَاعِلِهٖ، وَلَا حَرَجَ عَلٰى مُرْتَكِبِهٖ، لِلْاَخْبَارِ الْجَمَّةِ الْوَارِدَةِ فِيْهِ الَّتِيْ اَمْلَيْنَاهَا

6223– إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن طاووس: اسمه عبد الله، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (20530). قلت: المشهور عن عبد الرزاق وقفه على أبي هريرة، فقد أخرجه من طريقه أحمد 2/269، والبخاري (1339) في الجنائز: باب من أحب الدفن في الأرض المقدسة، و (3407) في الأنبياء : باب وفاة موسى، ومسلم (2372) (157) في الفضائل: باب من فضائل موسى - صلى الله عليه وسلم -، والنسائي 4/118-119 في الجنائز: باب نوع آخر في التعزية، وابن أبي عاصم في "السنّة" (599)، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 492 عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة موقوفاً. وأخرج أحمد 2/533، والطبري في "التاريخ" 1/434 من طرق عن حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عمار، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم -: " كان ملك الموت يأتي الناس عياناً، قال: فأتى موسى، فلطمه ففقأ عينيه ... ."

فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا: كَانَ جَائِزًا اتِّفَاقُ هٰذِهِ الشَّرِيعَةِ بِشَرِيعَةِ مُوْسٰى، بِإِسْقَاطِ الْحَرَجِ عَمَّنْ فَقَأَ عَيْنَ الدَّاخِلِ دَارَهُ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، فَكَانَ اسْتِعْمَالُ مُوْسَى هٰذَا الْفِعْلِ مُبَاحًا لَهُ وَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ فِيْ فِعْلِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى رَبِّهِ، وَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ مُوْسَى فِيْهِ، أَمَرَهُ ثَانِيًا بِأَمْرٍ اٰخَرَ أَمْرَ اخْتِبَارٍ وَّابْتِلَاءٍ.

كَمَا ذَكَرْنَا قَبْلُ، إِذْ قَالَ اللّٰهُ لَهُ: قُلْ لَهُ: إِنْ شِئْتَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَكَ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ يَدُكَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ، فَلَمَّا عَلِمَ مُوْسَى كَلِيْمُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ أَنَّهُ مَلَكُ الْمَوْتِ وَأَنَّهُ جَاءَهُ بِالرِّسَالَةِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، طَابَتْ نَفْسُهُ بِالْمَوْتِ، وَلَمْ يَسْتَمْهِلْ، وَقَالَ: فَالْاٰنَ.

فَلَوْ كَانَتِ الْمَرَّةُ الْأُوْلٰى عَرَفَهُ مُوْسَى أَنَّهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، لَاسْتَعْمَلَ مَا اسْتَعْمَلَ فِي الْمَرَّةِ الْأُخْرٰى عِنْدَ تَيَقُّنِهِ وَعِلْمِهِ بِهِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ أَصْحَابَ الْحَدِيْثِ حَمَّالَةُ الْحَطَبِ، وَرُعَاةُ اللَّيْلِ يَجْمَعُوْنَ مَا لَا يَنْتَفِعُوْنَ بِهِ، وَيَرْوُوْنَ مَا لَا يُؤْجَرُوْنَ عَلَيْهِ، وَيَقُوْلُوْنَ بِمَا يُبْطِلُهُ الْإِسْلَامُ جَهْلًا مِنْهُ لِمَعَانِي الْأَخْبَارِ، وَتَرْكَ التَّفَقُّهِ فِي الْاٰثَارِ مُعْتَمِدًا مِنْهُ عَلٰى رَأْيِهِ الْمَنْكُوْسِ وَقِيَاسِهِ الْمَعْكُوْسِ

ⓞⓞ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجا گیا تا کہ وہ جوان کی روح قبض کر لے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے تھپڑ مارا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں گیا اور عرض کی' تو نے مجھے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے' جو مرنا نہیں چاہتا پروردگار نے فرمایا: تم اس کے پاس واپس جاؤ اس سے کہو اگر تم چاہو' تو کسی بیل کی پشت پر اپنا ہاتھ رکھو تمہارے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے۔ ان میں سے ہر ایک بال کے عوض تمہیں ایک سال کی زندگی مل جائے گی' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرشتے سے دریافت کیا پھر کیا ہوگا۔ اس نے کہا: پھر موت آجائے گی' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار پھر ابھی (میں فوت ہو جاتا ہوں)''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی کہ وہ انہیں ارضِ مقدس کے اتنا قریب کر دے جتنی دور پتھر جا کر گرتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اگر میں وہاں ہوتا تو میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھاتا' جو کوہ طور کے ایک طرف سرخ ٹیلے کے نیچے تھی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بے شک اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مخلوق کا معلم بنا کے بھیجا ہے اور انہیں (اپنے احکام کی) مراد کو واضح کرنے کا مقام عطا کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے رسالت کی تبلیغ کی اور اس کی آیات کے مجمل الفاظ کو بیان کیا اور اس کی تفسیر کی' جسے آپ سے آپ کے اصحاب نے سیکھا' یا ان میں سے بعض افراد نے سیکھا یہ روایت بھی ان روایات میں شامل ہے' جس کا مفہوم وہ شخص جان سکتا ہے' جو حق تک پہنچنے کی توفیق سے محروم نہ ہو اور وہ یوں کہ اللہ تعالیٰ نے ملک

الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام علیہ السلام کی طرف اس لئے بھیجا تا کہ آزمائش کو ظاہر کرے اور خبر کو ظاہر کرے اور اسے یہ حکم دیا کہ وہ ان سے یہ کہے کہ وہ اپنے پروردگار کے بلاوے پر لبیک کہیں‘ تو یہ ایک ایسا حکم تھا جو خبر جاننے کے لئے اور آزمائش کے لئے تھا۔ یہ کوئی ایسا حکم نہیں تھا جسے جاری کرنا اللہ تعالیٰ کی مراد ہوتی جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر دیں‘ تو یہ خبر معلوم کرنے کے لئے اور آزمائش کے طور پر تھا یہ کوئی ایسا حکم نہیں تھا جسے اللہ تعالیٰ برقرار رکھنے کا ارادہ رکھتا تھا‘ تو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا‘ تو اللہ تعالیٰ نے ان کا فدیہ عظیم صورت میں دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے (مختلف موقعوں پر) فرشتوں کو اپنے رسولوں کی طرف ایسی شکل وصورت میں بھیجا کہ وہ رسول انہیں پہچان نہیں سکے جس طرح کچھ فرشتے اللہ کے رسول حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے‘ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں پہچان نہیں سکے‘ یہاں تک کہ انہیں ان کی طرف سے خوف محسوس ہوا۔ اسی طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان اور اسلام کے بارے میں سوالات کئے‘ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس وقت انہیں پہچانے جب وہ واپس چلے گئے تھے‘ تو جب ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا‘ تو وہ اس سے مختلف صورت میں تھا جس صورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس سے واقف تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام مزاج کے تیز تھے۔ انہیں اپنے گھر میں ایک ایسا شخص نظر آیا جس سے وہ واقف نہیں تھے‘ تو انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اسے طمانچہ رسید کر دیا۔ طمانچے کے نتیجے میں ملک الموت کی وہ آنکھ پھوٹ گئی جو اس کی اس شکل کے مطابق تھی جس شکل کو اختیار کر کے وہ آیا تھا۔ اس سے مراد اس کی وہ شکل نہیں ہے‘ جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں ہمارے نبی کی طرف سے اس بات کی صراحت آئی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جبرائیل نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کی''۔ اس کے بعد پوری روایت ہے‘ جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ''یہ آپ کا اور آپ سے پہلے کے انبیاء کا وقت ہے‘' تو اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ بعض شرعی احکام میں ہماری شریعت کا وہی حکم ہے‘ جو پہلی اُمتوں کی شریعت کا تھا۔

تو جب ہماری شریعت کا یہ حکم ہے کہ جو شخص اجازت لئے بغیر اپنے گھر میں داخل ہونے والے شخص کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے‘ تو ایسا کرنے والے شخص پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اس بارے میں بہت سی روایات منقول ہے‘ جنہیں ہم اپنی کتابوں میں دیگر مقامات پر املا کروا چکے ہیں‘ تو یہ بات بھی جائز ہوگی کہ اس بارے میں اس شریعت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کا حکم متفق ہو کہ جو شخص اپنے گھر میں اجازت کے بغیر داخل ہونے والے شخص کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے اسے گناہ نہیں ہوگا‘ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فعل کیا۔ یہ ان کے لئے مباح تھا اور ایسا کرنے پر ان پر کوئی حرج لاحق نہیں ہوا۔ جب ملک الموت اپنے پروردگار کی بارگاہ میں واپس گیا اور اسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے پیش آنے والی صورت حال کے بارے میں بتایا‘ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ یہ حکم دیا کہ وہ دوسری مرتبہ اطلاع حاصل کرنے کے لئے اور آزمائش کے لئے جائے جیسا کہ ہم اس سے پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تم اس سے کہو اگر تم چاہو‘ تو اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھو‘ تو تمہارے ہاتھ کے نیچے جتنے بھی بال آئیں گے ہر ایک بال

کے عوض میں تمہیں ایک سال کی زندگی مل جائے گی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس بات کا پتہ چلا کہ یہ ملک الموت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام لے کر آیا ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ذہنی طور پر مرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ انہوں نے مزید مہلت نہیں مانگی۔ انہوں نے کہا: پھر ابھی ٹھیک ہے۔

اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام پہلی مرتبہ اسے پہچان لیتے کہ یہ موت کا فرشتہ ہے تو وہ وہی طرزِ عمل اختیار کرتے جو دوسری مرتبہ اختیار کیا تھا، جب انہیں اس بارے میں یقین تھا۔ اس بارے میں علم بھی حاصل ہو چکا تھا۔

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے، جو یہ کہتا ہے محدثین صرف لکڑیوں کا گٹھا اٹھاتے ہیں۔ وہ رات کے وقت بکریاں چراتے ہیں وہ ایسی چیز جمع کرتے ہیں جس کے ذریعے انہیں فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور ایسی چیز روایت کرتے ہیں، جس پر انہیں اجر نہیں دیا جائے گا اور وہ ایسے نظریات رکھتے ہیں، جو اسلام، جنہیں باطل قرار دیتا ہے یہ وہ شخص ہے، جو احادیث کے معانی سے ناواقفیت کی وجہ سے اور روایات میں غور و فکر ترک کرنے کی وجہ سے (یہ نظریات رکھتا ہے) اور یہ شخص اپنی کمزور رائے اور الٹے قیاس کی بنیاد پر یہ رائے رکھتا ہے۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ تُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ التَّاوِيلَ الَّذِىْ تَاَوَّلْنَاهُ لِهٰذَا الْخَبَرِ مَدْخُولٌ

ان الفاظ کا تذکرہ جنہوں نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ اس روایت کی جو تاویل ہم نے بیان کی ہے، وہ تاویل درست نہیں ہے

6224 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسَى لِيَقْبِضَ رُوحَهُ، فَقَالَ لَهُ: اَجِبْ رَبَّكَ، فَلَطَمَ مُوْسَى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَ عَيْنَهُ، فَرَجَعَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى رَبِّهِ، فَقَالَ: يَا رَبِّ اَرْسَلْتَنِىْ اِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ، وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِىْ، فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ، فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ اِلَيْهِ، فَقُلْ لَهُ: الْحَيَاةَ تُرِيْدُ، فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَاِنَّكَ تَعِيشُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ وَّارَتْ يَدُكَ سَنَةً، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: الْمَوْتُ، قَالَ: فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيبٍ، ثُمَّ قَالَ: رَبِّ، اَدْنِنِىْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنِّى عِنْدَهُ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰى جَنْبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْاَحْمَرِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ اَجِبْ رَبَّكَ قَدْ تُوهِمُ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرْ فِى الْعِلْمِ اَنَّ التَّاوِيلَ الَّذِىْ

6224– حديث صحيح. ابن أبي السرى وهو محمد بن المتوكل قد توبع، ومن فوقه على شرطهما . وهو فى "صحيفة همام" (60) ، وفى " مصنف عبد الرزاق " (20531) . ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/315، والبخارى بإثر الحديث (3407) فى الأنبياء : باب وفاة موسى، ومسلم (2372) (158) فى الفضائل: باب من فضائل موسى - صلى الله عليه وسلم -، والبيهقى فى "الأسماء والصفات" ص 493، والبغوى (1451).

قُلْنَاهُ لِلْخَبَرِ مَدْخُولٌ، وَذٰلِكَ فِي قَوْلِ مَلَكِ الْمَوْتِ لِمُوسَى اَجِبْ رَبَّكَ بَيَانٌ اَنَّهُ عَرَفَهُ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ لِاَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا شَالَ يَدَهُ وَلَطَمَهُ قَالَ لَهُ: اَجِبْ رَبَّكَ تَوَهَّمَ مُوسَى اَنَّهُ يَتَعَوَّذُ بِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ دُوْنَ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَيْهِ، فَكَانَ قَوْلُهُ: اَجِبْ رَبَّكَ الْكَشْفَ عَنْ قَصْدِ الْبِدَايَةِ فِي نَفْسِ الْاِبْتِلَاءِ، وَالْاِخْتِبَارِ الَّذِي اُرِيْدَ مِنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تاکہ ان کی روح قبض کرلے اس نے ان سے کہا آپ اپنے پروردگار کی دعوت کو قبول کیجئے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دی ملک الموت اپنے پروردگار کی بارگاہ میں واپس گیا اور بولا: اے میرے پروردگار کیا' تو نے مجھے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے' جو مرنا نہیں چاہتا اس نے میری آنکھ پھوڑ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ کو ٹھیک کردیا اور فرمایا تم اس کے پاس واپس جاؤ اور اس سے کہو کیا تم زندگی چاہتے ہو اگر تم زندگی چاہتے ہو' تو اپنا ہاتھ کسی بیل کی پشت پر رکھو تمہارے ہاتھ کے نیچے جتنے بھی بال آئیں گے ہر ایک بال کے عوض میں ایک سال کی زندگی مل جائے گی۔ (جب یہ بات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتائی گئی)' تو انہیں نے دریافت کیا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا: پھر موت آجائے گی' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: (تو میں ابھی فوت ہوجاتا ہوں) پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی: اے میرے پروردگار مجھے ارضِ مقدس کے اتنا قریب کردے جتنی دور کوئی پتھر جا کر گرتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اگر میں وہاں ہوتا' تو میں تمہیں راستے کے ایک طرف سرخ ٹیلے کے پاس ان کی قبر دکھاتا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ''آپ اپنے پروردگار کی دعوت کو قبول کیجئے'' یہ اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتے ہیں جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ یہ سمجھتا ہے) کہ وہ تاویل جو ہم نے اس روایت کی بیان کی ہے وہ درست نہیں ہے۔ وہ اس وجہ سے ملک الموت نے یہ کہا تھا آپ اپنے پروردگار کے بلاوے کو قبول کیجئے۔ یہ اس بات کا واضح بیان ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ملک الموت کو پہچان گئے تھے' حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ پھیلا کر طمانچہ مار دیا تھا۔ اس وقت فرشتے نے ان سے یہ کہا تھا اپنے پروردگار کے بلاوے کو قبول کیجئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سمجھے وہ ان الفاظ کے ذریعے پناہ مانگ رہا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ اندازہ نہیں ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام لے کر آیا ہے' تو اس میں اس کا یہ کہنا: ''اپنے پروردگار کے بلاوے کو قبول کیجئے''۔ یہ آزمائش اور اطلاع حاصل کرنے کے آغاز کے مقصد کو ظاہر کرتا ہے' جو اس کے ذریعے مراد لیا گیا ہے۔

ذِكْرُ تَخْفِيفِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا قِرَاءَةَ الزَّبُوْرِ عَلٰى دَاوُدَ نَبِيِّ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللہ تعالیٰ کا حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے زبور کی تلاوت کو آسان کردینے کا تذکرہ

6225 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ

هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): خُفِّفَ عَلٰى دَاوُدَ الْقِرَاءَةُ، فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَابَّتِهِ اَنْ تُسْرَجَ، فَيَفْرُغُ مِنْ قِرَاءَةِ الزَّبُوْرِ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَابَّتُهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے تلاوت کو آسان کر دیا گیا۔ وہ اپنے جانور کے بارے میں حکم دیتے تھے کہ اس پر زین رکھی جائے' تو اس پر زین رکھی جانے سے پہلے وہ زبور کی تلاوت کر کے فارغ ہو جاتے تھے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْفِرَارِ عِنْدَ الْمُلَاقَاةِ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کا دشمن سے سامنے کے وقت فرار نہ ہونے کا تذکرہ

6226 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ، وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ؟ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَكَ الْعَيْنُ، وَنَفِهَتْ لَكَ النَّفْسُ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ، صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ، اِنَّ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھے پتہ چلا ہے کہ تم روزانہ نفلی روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو تم اس طرح کرو گے' تو تمہاری آنکھیں اندر دھنس جائیں گی اور تمہارا جسم کمزور ہو جائے گا' جو شخص روزانہ نفلی روزہ رکھتا ہے اس نے درحقیقت روزہ نہیں رکھا ہر مہینے کے تین روزے رکھنا پورا مہینہ روزہ رکھنے کے مترادف ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھا کرتے تھے اور وہ جب دشمن کا سامنا کرتے تھے' تو فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

6225– حديث صحيح . ابن أبي السرى متابع، ومن فوقه على شرط الشيخين، والحديث في "صحيفة همام" برقم (48) . وأخرجه أحمد 2/314، والبخاري (3417) في الأنبياء : باب قول الله تعالى: (وآتينا داود زبوراً) ، و (4713) في تفسير سورة الإسراء : باب (وآتينا داود زبوراً) ، والبغوي (2027) من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في "خلق أفعال العباد" ص 115، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 272 عن أحمد بن حفص النيسابوري، حدثني أبي، حدثني إبراهيم بن طهمان، عن موسى بن عقبة، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

6226– إسناده صحيح على شرط الشيخين . القواريري: هو عُبيد الله بن عمر، وأبو العبَّاس: هو السائب بن فروخ، وقد تقدَّم تخريجه برقم (3571) .

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْهُ كَانَ يَتَقَوَّتُ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اس سبب کا تذکرہ، جس کے ذریعے حضرت داؤد علیہ السلام روزی حاصل کیا کرتے تھے

6227 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَانَ دَاوُدُ لَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کام کرکے (اس کی کمائی) کھایا کرتے تھے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ بَيْنَ اِسْمَاعِيلَ، وَدَاوُدَ اَلْفُ سَنَةٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا فرق ہے

6228 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ؟ فَقَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْاَقْصَى، قُلْتُ: فَكَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: اَرْبَعُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ حَيْثُ مَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ، فَصَلِّ، فَهُوَ لَكَ مَسْجِدٌ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد حرام میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر کون سی بنائی گئی آپ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ میں نے دریافت کیا ان کے درمیان کتنی مدت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس سال (پھر آپ نے فرمایا) تمہیں

6227- حديث صحيح. ابن أبي السري متابع، ومن فوقه على شرط الشيخين. وهو في "صحيفة همام" برقم (48). وأخرجه البخاري (2073) في البيوع: باب كسب الرجل وعمله بيده، من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الصغير" (17)، وفي "الأوسط" (1205) عن أحمد بن مطير الرملي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ بْنِ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا الوليدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ معمر، به. وقال الطبراني: لم يروه عن الأوزاعي إلَّا الوليد، تفرَّد به ابن أبي السري! وانظر تخريج الحديث المتقدم برقم (6225).

6228- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عيسى بن يونس: هو ابن أبي إسحاق السبيعي، وإبراهيم التيمي: هو ابن يزيد بن شريك. وقد تقدم تخريجه برقم (1598).

جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تم وہاں نماز ادا کرلو وہ تمہارے لئے مسجد ہی ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَيُّوبَ عِنْدَ اغْتِسَالِهِ اُمْطِرَ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے غسل کرنے کے وقت ان پر سونے کے ٹڈیوں کی بارش ہوئی تھی

6229 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا اَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا اُمْطِرَ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ اَيُّوبُ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ: يَا اَيُّوبُ اَلَمْ اُغْنِكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ لَا غِنَى لِي عَنْ رَحْمَتِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ ہو کر غسل کر رہے تھے۔ اسی دوران ان پر سونے کی بنی ہوئی ٹڈیوں کی بارش ہوئی۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے انہیں اپنے کپڑے میں اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ ان کے پروردگار نے انہیں پکارا اے ایوب رضی اللہ عنہ کیا میں نے تمہیں اس چیز سے بے نیاز نہیں کیا جو تم دیکھ رہے ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں' لیکن میں تیری رحمت سے بے نیاز نہیں ہوں۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور وہ اس بات کا قائل ہے: یہ روایت ہمام بن منبہ کی نقل کردہ اس روایت کے برخلاف ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6230 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ

6229- إسناده صحيح على شرط مسلم. عبّاس بن عبد العظيم من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في "صحيفة همام" برقم (47). وأخرجه أحمد 2/314، والبخاري (279) في الغسل: باب من اغتسل عرياناً وحده، و (3391) في الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وأيوب إذ نادى ربه أني مسّنيَ الضر وأنت أرحم الراحمين)، و (7493) في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يريدون أن يبدلوا كلام الله)، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 206، والبغوي (2027) من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/243 من طريق الأعرج، والنسائي 1/200، 201 في الغسل: باب الاستتار عند الاغتسال، من طريق عطاء بن يسار، كلاهما عن أبي هريرة، به، وانظر ما بعده.

الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):اُمْطِرَ عَلٰى اَيُّوبَ فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَاْخُذُهُ، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ: اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ: بَلٰى يَا رَبِّ، وَلٰكِنْ لَا غِنَى لِي عَنْ فَضْلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"حضرت ایوب علیہ السلام پر سونے کے بنے ہوئے پتنگوں کی بارش ہوئی۔ انہوں نے انہیں پکڑنا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کیا میں نے تمہیں وسعت عطا نہیں کی۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں اے میرے پروردگار! لیکن میں تیرے فضل سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔"

ذِكْرُ وَصْفِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَيْثُ اُرِىَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے حلیے کا تذکرہ، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا

6231 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَاَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ، قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَاَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيَمِيْنِ، كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَاَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ

6230– إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، وعبد الصمد: هو ابن عبد الوارث. وأخرجه أحمد 2/511 عن عبد الصمد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (2455)، وعنه أحمد 2/304 و 490 عن همام بن يحيى، به.

6231– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/920 في صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -: باب ما جاء في صفة عيسى ابن مريم عليه السلام. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (5902) في اللباس: باب الجعد، و (6999) في التعبير: باب رؤيا الليل، ومسلم (169) في الإيمان: باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، وابن منده في "الإيمان" (730)، والبغوي (4266). وأخرجه أحمد 2/126-127، والبخاري (3440) في الأنبياء: باب قول الله تعالى: (واضرب لهم مثلاً أصحاب القرية)، ومسلم (169) (274)، وابن منده (731) و (732) من طريقين عن نافع، به. وأخرجه أحمد 2/83 و 122 و 144 و 154، والبخاري (3441) في الأنبياء: باب قول الله تعالى: (واضرب لهم مثلاً أصحاب القرية)، و (7026) في التعبير: باب الطواف بالكعبة في المنام، و (7128) في الفتن: باب ذكر الدجال، ومسلم (169) (275)، والطيالسي (1811)، وابن منده (733) و (734) و (735) و (736) و (737) من طريقين عن سالم بن عبد الله بن عمر، عن أبيه، بنحوه، وفيه: عن المسيح الدجال: "أقرب الناس شبهاً به ابن قطن، رجل من خزاعة."

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گزشتہ رات میں نے خود کو خانہ کعبہ کے پاس دیکھا میں نے گندمی رنگ کے ایک شخص کو دیکھا جو اتنے خوبصورت تھے جو تم نے گندمی رنگ کے سب سے زیادہ خوبصورت آدمی کو دیکھا ہو ان کے لمبے بال تھے۔ تم نے سب سے خوبصورت بال جو بھی دیکھیں ہوں (وہ ویسے ہی تھے) انہوں نے ان بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور اس میں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے وہ دو آدمیوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دو آدمیوں کے کندھوں پر ٹیک لگا کر بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا یہ کون صاحب ہیں' تو لوگوں نے بتایا یہ حضرت عیسیٰ بن مریم ہے پھر میں نے گھنگھریالے بالوں والے ایک شخص کو دیکھا جس کی دائیں آنکھ کانی تھی۔ اس کی آنکھ پر پھولے ہوئے انگور کی طرح تھی۔ میں نے دریافت کیا یہ کون شخص ہے' تو لوگوں نے بتایا: یہ دجال ہے۔''

ذِكْرُ تَشْبِيْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ بِعُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو عروہ ابن مسعود سے تشبیہ دینے کا تذکرہ

6232 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ، فَاِذَا مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَاَيْتُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ وَاَشَدُّهُ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَرَاَيْتُ اَقْرَبَ النَّاسِ شَبَهًا صَاحِبَكُمْ، يَعْنِيْ نَفْسَهُ، وَرَاَيْتُ جِبْرِيلَ فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ وَاَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے سامنے انبیاء کو پیش کیا گیا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسے شخص تھے جیسے ان کا تعلق شنوءہ قبیلے سے ہو پھر میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا' تو وہ عروہ بن مسعود کی شکل سے مشابہت رکھتے تھے پھر میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا' تو وہ تمہارے آقا کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد آپ کی اپنی ذات تھی) میں نے جبرائیل کو دیکھا' تو ان کی شکل وصورت ''دحیہ'' جیسی تھی۔

6233 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبَانُ

6232– إسناده صحيح، يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد، ثقة روى له أصحاب السُّنن، ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/334، ومسلم (167) في الإيمان: باب الإسراء برَسُولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، والترمذي (3649) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي "الشمائل" (12)، وابن منده في "الإيمان" (729) من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب.

بْنُ یَزِیْدَ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ، اَنَّ زَیْدًا، حَدَّثَهٗ، اَنَّ اَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهٗ، اَنَّ الْحَارِثَ الْاَشْعَرِیَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَمَرَ یَحْیَی بْنَ زَکَرِیَّا بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ یَّعْمَلُ بِهِنَّ، وَیَاْمُرُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوا بِهِنَّ، وَاِنَّ عِیْسَی قَالَ لَهٗ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَرَکَ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ تَعْمَلُ بِهِنَّ وَتَاْمُرُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوا بِهِنَّ، فَاِمَّا اَنْ تَاْمُرَهُمْ، وَاِمَّا اَنْ آمُرَهُمْ، قَالَ: فَجَمَعَ النَّاسَ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ حَتّٰی امْتَلَاَتْ وَجَلَسُوا عَلَی الشُّرُفَاتِ فَوَعَظَهُمْ، وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَمَرَنِیْ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَعْمَلُ بِهِنَّ وَآمُرُکُمْ اَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ: اَوَّلُهُنَّ اَنْ تَعْبُدُوْا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُوا بِهٖ شَیْئًا، وَمَثَلُ ذٰلِکَ مَثَلُ رَجُلٍ اشْتَرَی عَبْدًا بِخَالِصِ مَالِهٖ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ، وَقَالَ لَهٗ: هٰذِهٖ دَارِیْ، وَهٰذَا عَمَلِیْ فَجَعَلَ الْعَبْدُ یَعْمَلُ وَیُؤَدِّیْ اِلٰی غَیْرِ سَیِّدِهٖ، فَاَیُّکُمْ یَسُرُّهٗ اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدُهٗ هٰکَذَا، وَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَکُمْ وَرَزَقَکُمْ، فَاعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِکُوا بِهٖ شَیْئًا، وَآمُرُکُمْ بِالصَّلَاةِ فَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَمْ یَلْتَفِتِ اسْتَقْبَلَهٗ جَلَّ وَعَلَا بِوَجْهِهٖ، وَآمُرُکُمْ بِالصِّیَامِ وَاِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ مَعَهٗ صُرَّةٌ فِیْهَا مِسْکٌ، وَعِنْدَهٗ عِصَابَةٌ یَسُرُّهٗ اَنْ یَّجِدُوْا رِیْحَهَا، فَاِنَّ الصِّیَامَ عِنْدَ اللّٰهِ اَطْیَبُ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ، وَآمُرُکُمْ بِالصَّدَقَةِ، وَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوا یَدَهٗ اِلٰی عُنُقِهٖ، وَاَرَادُوْا اَنْ یَّضْرِبُوْا عُنُقَهٗ، فَقَالَ: هَلْ لَکُمْ اَنْ اَفْدِیَ نَفْسِیْ فَجَعَلَ یُعْطِیْهِمُ الْقَلِیْلَ وَالْکَثِیْرَ لِیَفُکَّ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ، وَآمُرُکُمْ بِذِکْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ طَلَبَهُ الْعَدُوُّ سِرَاعًا فِیْ اَثَرِهٖ، فَاَتٰی عَلٰی حُصَیْنٍ، فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ فِیْهِ، فَکَذٰلِکَ الْعَبْدُ لَا یُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّیْطَانِ اِلَّا بِذِکْرِ اللّٰهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنَا آمُرُکُمْ بِخَمْسٍ اَمَرَنِی اللّٰهُ بِهَا: بِالْجَمَاعَةِ، وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْهِجْرَةِ، وَالْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ یُّرَاجِعَ، وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ، قَالَ رَجُلٌ: وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی؟ قَالَ: وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی، فَادْعُوْا بِدَعْوَی اللّٰهِ الَّذِیْ سَمَّاکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ عِبَادَ اللّٰهِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَلْاَمْرُ بِالْجَمَاعَةِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ، وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْخَاصُّ، لِاَنَّ الْجَمَاعَةَ هِیَ اِجْمَاعُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ لَزِمَ مَا کَانُوا عَلَیْهِ وَشَذَّ عَنْ مَنْ بَعْدَهُمْ لَمْ یَکُنْ بِشَاقٍّ لِلْجَمَاعَةِ، وَلَا مُفَارِقٍ لَهَا، وَمَنْ شَذَّ عَنْهُمْ وَتَبِعَ مَنْ بَعْدَهُمْ کَانَ شَاقًّا لِلْجَمَاعَةِ، وَالْجَمَاعَةُ بَعْدَ الصَّحَابَةِ هُمْ اَقْوَامٌ اجْتَمَعَ فِیْهِمُ الدِّیْنُ وَالْعَقْلُ وَالْعِلْمُ، وَلَزِمُوا تَرْکَ الْهَوَی فِیْمَا هُمْ فِیْهِ، وَاِنْ قَلَّتْ اَعْدَادُهُمْ، لَا اَوْبَاشُ النَّاسِ وَرِعَاعُهُمْ، وَاِنْ کَثُرُوا، وَالْحَارِثُ الْاَشْعَرِیُّ هٰذَا: هُوَ اَبُوْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیُّ، اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ مَالِکٍ، مِنْ سَاکِنِی الشَّامِ

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی اس بات کی ہدایت کریں کہ وہ لوگ ان پر عمل کریں حضرت عیسیٰ نے

ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ باتوں کا حکم دیا ہے۔ آپ ان پر عمل کریں۔ بنی اسرائیل کو بھی ہدایت کریں کہ وہ ان پر عمل کریں' یا' تو آپ بنی اسرائیل کو ان کا حکم دیدیں' یا پھر میں حکم دیدیتا ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں: انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا' یہاں تک کہ وہ بھر گیا اور لوگ اس کے بالا خانوں میں بھی بیٹھ گئے۔ انہوں نے ان لوگوں کو وعظ کرنا شروع کیا اور یہ کہا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا ہے کہ میں ان پر عمل کروں اور تم لوگوں کو بھی اس بات کی ہدایت کروں کہ تم ان پر عمل کرو۔ ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اس کی مثال ایسے شخص کی طرح ہے' جو خاص اپنے مال میں سے سونے یا چاندی کے عوض میں کوئی غلام خریدتا ہے اور اسے یہ کہتا ہے کہ یہ میرا گھر ہے یہ میرا کام ہے' لیکن وہ غلام کام کر کے اپنا آقا کی بجائے کسی اور کے حوالے کر دیتا ہے' تو تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرے گا کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اس نے تمہیں رزق عطا کیا ہے تم اسی کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ میں تمہیں نماز پڑھنے کی بھی ہدایت کرتا ہوں جب تم نماز پڑھو' تو اِدھر اُدھر توجہ نہ کرو کیونکہ بندہ جب (نماز پڑھ رہا ہوتا ہے) اور وہ ادھر ادھر توجہ نہیں کرتا' تو اس کا پروردگار اس کے سامنے ہوتا ہے اور میں تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جس کے پاس ایک ایسی تھیلی ہو' جس میں مشک موجود ہو اور اس کے پاس کچھ لوگ موجود ہوں' جنہیں یہ بات پسند ہو کہ وہ اس خوشبو کو حاصل کریں' تو روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم کرتا ہوں۔ اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جسے دشمن قید کر لیتے ہیں اور اس کے ہاتھ اس کی گردن پر باندھ دیتے ہیں۔ وہ اس کی گردن اڑانے کا ارادہ کرتے ہیں وہ شخص یہ کہتا ہے کیا میں تمہیں اپنی ذات کا فدیہ دے دوں' تو وہ انہیں تھوڑا اور زیادہ (فدیہ دینے کی پیشکش) کرتا ہے' تاکہ ان لوگوں سے اپنے آپ کو چھڑا لے۔ میں تمہیں اللہ کا ذکر کرنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جس کے پیچھے دشمن تیز رفتاری سے لگا ہوا ہو اور پھر وہ شخص ایک قلعہ کے پاس آجائے اور اپنے آپ کو اس میں داخل کر کے محفوظ کر لے۔ اسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان سے صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعے ہی محفوظ کر سکتا ہے۔

اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں پانچ باتوں کے ذکر کا حکم دیتا ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ مسلمانوں کی (جماعت کے ساتھ رہنا) حاکم وقت کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا ہجرت کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا جو شخص (مسلمانوں کی) جماعت سے ایک بالشت الگ ہوتا ہے وہ اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار دیتا ہے۔ اس وقت تک' جب تک وہ واپس نہیں آجاتا اور جو شخص زمانہ جاہلیت کا سا دعویٰ کرتا ہے وہ جہنم میں جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کی: اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو نماز پڑھتا ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو تم لوگ (ایک دوسرے کو) اللہ تعالیٰ کے متعین کردہ نام کے ذریعے بلاؤ اس نے تمہیں مسلمان اور مومن کا نام دیا ہے اے اللہ کے بندو!

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم الفاظ کے عموم کے ذریعے ہے' لیکن اس کے ذریعے خاص مفہوم مراد ہے کیونکہ جماعت سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا متفق ہونا ہے' تو جو شخص اس چیز کو لازم پکڑے جس پر صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق تھا اور ان کے بعد آنے والے لوگوں سے مختلف رائے اختیار کرے وہ جماعت سے علیحدہ ہونے والا یا اس کو ترک کرنے والا شمار نہیں ہوگا' لیکن جو شخص صحابہ کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے اور ان کے بعد میں آنے والوں میں سے کسی کی پیروی کرے وہ جماعت سے الگ ہونے والا شمار ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد جماعت مختلف قسم کے لوگ ہیں جن میں دین عقل اور علم کا اتفاق ہوا اور ان لوگوں نے خواہش نفس کی پیروی کو ترک کیا۔ اگرچہ ان کی تعداد بہت تھوڑی سی ہے۔ اس سے مراد عام اور فضول لوگ نہیں ہیں اگرچہ ان کی تعداد زیادہ ہے۔

حارث اشعری نامی راوی حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ ہیں ان کا نام حارث بن مالک ہے اور یہ شام میں رہائش پذیر تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَوْلَادَ آدَمَ يَمَسُّهُمُ الشَّيْطَانُ عِنْدَ وِلَادَتِهِمْ اِلَّا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ تمام اولاد آدم کی پیدائش کے وقت شیطان انہیں چھوتا ہے'

البتہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا معاملہ مختلف ہے (یعنی ان کی پیدائش کے وقت شیطان نے انہیں چھوا نہیں تھا)

6234 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنِى ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ، مَوْلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ بَنِىْ آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا عِيْسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اولاد آدم میں سے جس (بچے کو) اس کی والدہ جنم دیتی ہے تو شیطان اسے مس کرتا ہے۔ صرف سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا اور ان کے صاحب زادے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معاملہ مختلف ہے۔''

6233- إسناده صحيح رجاله ثقات . أبو سلام الحبشي: اسمه ممطور . وأخرجه أبو يعلى (1571) ، والحاكم 1/118، والآجري في "الشريعة" ص 8 من طريق هدبة بن خالد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي (1161) و (1162) ، والترمذي (2863) و (2864) في الأمثال: باب ما جاء في مثل الصلاة والصيام والصدقة، وابن خزيمة (1895) ، والطبراني (3428) من طريق أبان بن يزيد، به . وأخرجه أحمد 4/130 و 202، والطبراني (3427) ، والحاكم118-1/117 و 118، وابن الأثير في "أسد الغابة" 1/383 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به . وأخرجه ابن خزيمة (930) ، والطبراني (3430) ، والمزي في "تهذيب الكمال" 5/217-219 من طريقين عن أبي توبة الربيع بن نافع، حدثنا معاوية بن سلام، عن زيد بن سلام، به.

6234- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو يونس: اسمه سليم بن جبير . وأخرجه مسلم (2366) (147) في الفضائل: باب فضل عيسى - صلى الله عليه وسلم -، والطبري في "جامع البيان" (6889) من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبري (6890) عن يونس، عن ابن وهب، عن حرملة بن عمران، عن أبي يونس به . وأخرجه الحميدي (1042) ، والبخاري (3286) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، والطبري (6884) و (6885) و (6888) و (6892) و (6897) و (6899) ، وأبو يعلى (5971) ، والبغوي في "معالم التنزيل" 1/295 من طرق عن أبي هريرة بنحوه. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ عَلَامَةِ مَسِّ الشَّيْطَانِ الْمَوْلُوْدَ عِنْدَ وِلَادَتِهِ

بچے کی پیدائش کے وقت شیطان کے اسے چھونے کی علامت کا تذکرہ

6235 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا اِلَّا مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ وَابْنَهَا، اِنْ شِئْتُمْ اقْرَءُ وْا: (اِنِّي اُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) (آل عمران: 36)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اسے مس کرتا ہے' جس کی وجہ سے وہ بلند آواز میں روتا ہے صرف عمران کی صاحب زادی بی بی مریم اور ان کے صاحب زادے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ساتھ ایسا نہیں ہوا اگر تم چاہو' تو یہ آیت تلاوت کر لو۔

''بے شک میں اسے اور اس کی اولاد کو مردود شیطان (کے شر سے) تیری پناہ میں دیتی ہوں۔''

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِي بَقِيَتْ فِيهَا اُمَّةُ عِيسٰى عَلٰى هَدْيِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس علت کا تذکرہ' جس مدت تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت ان کی لائی ہوئی ہدایت پر گامزن رہی تھی

6236 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنِ الْوَضِيْنِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6235- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 2/233 و275-274، والبخاري (4548) في تفسير سورة آل عمران: باب قوله تعالى: (وإني أعيذها بك وذريتها من الشيطان الرجيم)، ومسلم (2366) في الفضائل: باب فضل عيسى - صلى الله عليه وسلم -، والطبري في "جامع البيان" (6891) من طريقين عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3431) في الأنبياء: باب قول الله تعالى: (واذكر في الكتاب مريم إذ انتبذت من أهلها مكاناً شرقياً)، ومسلم (2366)، والطبري (6887)، والبغوي في "معالم التنزيل" 1/295 من طريقين عن الزهري به.

6236- إسناده ضعيف، الوضين بن عطاء سيىء الحفظ، وباقي رجاله ثقات. أبو همام: هو الوليد بن شجاع السكوني. وقال الحافظ ابن كثير في "البداية والنهاية" 2/17 بعد أن أورد الحديث من طريق أبي يعلى بهذا الإسناد: هذا حديث غريب وفي رفعه نظر، والوضين بن عطاء كان ضعيفاً في الحديث والله أعلم. وقال ابن أبي حاتم في "المراسيل" ص 226: سألت أبي عن حديث يرويه نَصْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لَقَدْ قَبَضَ اللَّهُ داود ..." قال أبي: نَصْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مرسل، ونصر بن علقمة لم يدرك جبير بن نفير. وذكره الهيثمي في "المجمع" 1/191-192، وقال: رواه الطبراني ورجاله موثقون!

(متن حدیث): لَقَدْ قَبَضَ اللّٰهُ دَاوُدَ مِنْ بَيْنِ اَصْحَابِهِ، فَمَا فُتِنُوا وَلَا بَدَّلُوا، وَلَقَدْ مَكَثَ اَصْحَابُ الْمَسِيحِ عَلٰى سُنَّتِهِ وَهَدْيِهِ مِائَتَيْ سَنَةٍ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھیوں کے درمیان ان کی روح کو قبض کر لیا' تو وہ آزمائش میں مبتلا نہیں ہوئے اور انہوں نے (دین کے احکام میں) تبدیلی نہیں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھی دو سو سال تک ان کی سنت اور ہدایت پر کاربند رہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلٰى سَبِيلِ الْمُفَاخَرَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ انبیاء میں سے باہمی مقابلے کے طور پر کسی ایک کو دوسرے سے بہتر قرار دیا جائے

6237 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انبیاء کے درمیان کسی ایک کو دوسرے سے بہتر قرار نہ دو۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ زَجْرُ نَدْبٍ لَا حَتْمٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: یہ ممانعت استحباب کے طور پر ہے لازمی طور پر نہیں ہے

6238 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ

6237– إسناده صحيح على شرط الشيخين. عمرو بن يحيى: هو المازني. وأخرجه، وباطول منه أحمد 3/1 و 33، وابن أبي شيبة11/509، والبخاري (4638) في التفسير: باب (ولما جاء موسى لميقاتنا وكلمه ربه) ، و (6916) و (6917) في الديات: باب إذا لطم المسلم يهودياً عند الغضب، ومسلم (2374) (163) في الفضائل: باب من فضائل موسى عليه السلام، والطحاوي في "شرح معاني الآثار "4/315 وفي "شرح مشكل الآثار "1/452 وأبو يعلى (1368) ، والبيهقي في "الأسماء والصفات " ص 395 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة11/526، والبخاري (2412) في الخصومات: باب ما يذكر في الإشخاص والخصومة بين المسلمين واليهود، وأبو داود (4668) في السنة: باب في التخيير بين الأنبياء عليهم السلام، والطبراني في "الأوسط" (262) من طرق عن عمرو بن يحيى به.

اِبْـرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ اَنْ يَقُولَ: اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّونُسَ بْنِ مَتَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی بندے کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

6239 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُطْرُونِي كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ، فَقُولُوا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم مجھے یوں نہ بڑھا دینا جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھا دیا تھا' میں بندہ ہوں' تو تم یہ کہو (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا خَبَرَ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ عَلَى التَّفَاخُرِ لَا عَلَى التَّدَايُنِ

6238- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو الطيالسي هشام بن عبد الملك . وأخرجه البخاري (3416) في الأنبياء : باب (وإن يونس لمن المرسلين) عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/405، وابن أبي شيبة 11/540، والطيالسي (2531) ، والبخاري (4631) في تفسير سورة الأنعام: باب قوله: (ويونس ولوطاً وكلاً فضلنا على العالمين) ، ومسلم (2376) في الفضائل: باب في ذكر يونس عليه السلام، وأبو داود (4669) في السنة: باب: التخيير بين الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، وابن منده في "الإيمان" (720) ، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/316، وفي: "شرح مشكل الآثار" 1/446-447، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 2/359 من طريق إبراهيم بن سعد بن إبراهيم، عن أبيه، به . وأخرج البخاري (4604) في تفسير سورة النساء : باب قوله: (إنا أوحينا إليك كما أوحينا إلى نوح) ، و (4805) في تفسير سورة يونس: باب قوله: (وإن يونس لمن المرسلين) من طريقين

6239- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمن بن إبراهيم من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما. وقد تقدم الحديث مطولاً برقم (413) و (414) .

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: ہم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کی جو تاویل بیان کی ہے وہ درست ہے اور اس فعل سے منع اس وقت کیا گیا ہے' جب ایسا باہمی مقابلے کے طور پر کیا جائے' دینی اعتبار سے (کسی ایک کی فضیلت کے اظہار کے طور پر) ایسا نہ کیا جائے

6240 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَيْرَنَا وَابْنَ خَيْرِنَا، وَيَا سَيِّدَنَا وَابْنَ سَيِّدِنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَآيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوا بِقَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَفِزَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَضْمَرَ فِيْهِ، لِاَنَّ الْقَائِلَ قَالَ: وَيَا ابْنَ سَيِّدِنَا، فَتَفَاخَرَ بِالْاٰبَاءِ الْكُفَّارِ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے ہمارے سب سے بہتر فرد اور اے سب سے بہتر فرد کے صاحب زادے اے ہمارے سردار! اے ہمارے سردار کے صاحب زادے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے محاورے کے مطابق بات چیت کیا کرو شیطان تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کر دے۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس میں یہ بات پوشیدہ ہے: قائل نے یہ کہا تھا: اے ہمارے سردار' تو یہ کفار آباؤ اجداد پر فخر کرنے کا مفہوم لئے ہوئے تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَنَسٍ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا' یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6241 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السِّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ، ابْنَ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ

6240– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/153، 241 و 249، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (248) و (249) من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرج ابن أبي شيبة 11/518، وأحمد 3/178 و 184، ومسلم (2369) في الفضائل: باب من فضائل إبراهيم عليه السلام، وأبو داود (4672) في السنّة: باب في التخيير بين الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، والترمذي (3349) في التفسير: باب ومن سورة لم يكن، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/316 من طريق المختار بن فلفل عن أنس قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: يا خير البرية، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "ذاك إبراهيم عليه السلام"، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى نَسَبَهُ اِلٰى اَبِيْهِ

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

''کسی بندے کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں۔''

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نسبت ان کے والد کی طرف کی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ هٰذَا الْقَوْلَ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ مِنْ اَجْلِ التَّفَاخُرِ كَمَا ذَكَرْنَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے: یہ قول جس سے منع کیا گیا ہے یہ باہمی مقابلے کے حوالے سے ہے' جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6242 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ اَبُوْ عَمَّارٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى بَنِيْ هَاشِمٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ، فَاَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ، وَاَوَّلُ شَافِعٍ، وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا' کنانہ کی اولاد میں سے قریش کو منتخب کیا قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا۔ بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا' تو میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ بات فخر کے طور پر

6241- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عفان: هو ابن مسلم بن عبد الله الباهلي، وأبو العالية: هو رُفيع بنُ مِهران الرياحي. وأخرجه ابنُ أبي شيبة 11/541 عن عفان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/242 و 342، والطيالسي (2650)، والبخاري (3413) في الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وإن يونس لمن المرسلين)، ومسلم (2377) في الفضائل: باب في ذكر يونس عليه السلام، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 1/446، والطبراني في "الكبير" (12753) من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 1/254 و 292 عن عفان، حدثنا حماد بن سلمة، قال: أخبرنا علي بن زيد، عن يوسف بن مهران، عن ابن عباس، فذكره، وفيه زيادة. وعلي بن زيد: هو ابن جدعان، ضعيف.

6242- إسناده صحيح على شرط الصحيح. عبد الرحمن بن إبراهيم من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين غير شدَّاد، وهو ابن عبد الله، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (2276) في الفضائل: باب فضل نسب النبي - صلى الله عليه وسلم - والترمذي (3606) في المناقب: باب في فضل النبي - صلى الله عليه وسلم - من طريقين عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح غريب. وأخرجه أحمد 4/107، والترمذي (3605)، والطبراني في "الكبير" 22/161 من طرق عن الأوزاعي، به، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وانظر الحديث الآتي برقم: (6333) و (6475).

نہیں کہہ رہا بلکہ (قیامت کے دن) سب سے پہلے میرے لئے زمین کو شق کیا جائے گا اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّهُ مَا صُدِّقَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ أَحَدٌ مَا صُدِّقَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، کسی بھی نبی کی اتنی تصدیق کی گئی، جتنی تصدیق نبی اکرم ﷺ کی کی گئی

6243 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا صُدِّقَ نَبِيٌّ مَا صُدِّقْتُ، إِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کسی بھی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری تصدیق کی گئی۔ کچھ انبیاء تو ایسے تھے کہ ان کی اُمت میں سے صرف ایک شخص نے ان کی تصدیق کی۔"

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي سُرَّ فِيهِ جُمْلَةٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالْحِجَازِ

اس جگہ کا تذکرہ، جو حجاز میں ہے اور جہاں کئی انبیاء نے آرام کیا

6244 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): عَدَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا نَازِلٌ تَحْتَ سَرْحَةٍ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَقَالَ: مَا أَنْزَلَكَ تَحْتَ

6243- إسناده صحيح على شرط الصحيح. على ابن المديني من رجال البخاري، حسين بن علي: هو ابن الوليد الجعفي، وزائدة: هو ابن قدامة، والمختار بنُ فُلفُل، روى له مسلم، ووثقه أحمد وابن معين وأبو حاتم والعجلي والنسائي والمصنف وغيرهم؛ وقول المصنف عنه في "الثقات"5/429: "يخطىء كثيراً" لم يُتابعه عليه أحد، وكيف يصفه بكثرة الخطأ ثم يخرّج حديثه في "صحيحه"؟! وأخرجه ابن أبي شيبة 11/436، ومسلم (196) (332) في الإيمان: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "أنا أوّل الناس يشفع في الجنة، وأنا أكثر الأنبياء تبعاً"، وأبو عوانة1/109، وابن منده في "الإيمان" (887)، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 255 من طرق عن حسين بن علي، بهذا الإسناد . وزاد بعضهم في أوّل الحديث: "أنا أوّل شفيع في الجنة، وأنا أكثر الأنبياء تبعاً يوم القيامة."

6244- إسناده ضعيف. محمد بن عمران الأنصاري لم يوثقه غير المؤلف 7/385 وقال: هو محمد بن عمران بن عبد الله الأنصاري، وذكره البخاري 1/202، وابن أبي حاتم 8/40 ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلاً، وأبوه عمران لا يُعرف، وقال أبو عُمر ابن عبد البر في " التمهيد "13/64: لا أعرف محمد بن عمران هذا إلّا بهذا الحديث، وإن لم يكن أبوه عمران بن حبّان الأنصاري، أو عمران بن سوادة، فلا أدري من هو، وحديثه هذا مدني، وحسبك بذكر مالك له في كتابه. والحديث في "الموطأ"1/424 في الحج: باب جامع الحج. ومن طريق مالك أخرجه النسائي249-5/248 في الحج: باب ما ذكر في منى، والبيهقي5/139،

هٰذِهِ السَّرْحَةِ؟ فَقُلْتُ: اَرَدْتُ ظِلَّهَا، فَقَالَ: هَلْ غَيْرُ ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ: لَا، مَا اَنْزَلَنِيْ غَيْرُ ذٰلِكَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْاَخْشَبَيْنِ مِنْ مِنًى، وَنَفَخَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، فَإِنَّ هُنَاكَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ السُّرَرُ بِهٖ شَجَرَةٌ سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا

❀❀ محمد بن عمران انصاری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مڑ کر میری طرف دیکھا میں اس وقت مکہ کے راستے میں ایک بڑے درخت کے نیچے پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ انہوں نے دریافت کیا تم اس بڑے کے نیچے کیوں پڑاؤ کئے ہوئے ہو۔ میں نے کہا: میں اس کے سائے میں آنا چاہ رہا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ کوئی اور وجہ بھی ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں اس کے علاوہ کسی اور چیز نے مجھے پڑاؤ پر مجبور نہیں کیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جب تم منیٰ کے دو پہاڑوں کے درمیان ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: وہاں ایک وادی ہے' جس کا نام ''سر'' ہے۔ وہاں ایک درخت ہے' جس کے نیچے ستر **[70]** انبیاء نے پڑاؤ کیا۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا مِنَ الْاُمَمِ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے ہم سے پہلے کی امتیں ہلاکت کا شکار ہوئیں

6245 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، لَا تَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ، فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ السَّهْمِیُّ، فَقَالَ: مَنْ اَبِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَبُوْكَ حُذَافَةُ، فَرَجَعَ اِلٰى اُمِّهٖ فَقَالَتْ لَهٗ اُمُّهٗ: مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِیْ صَنَعْتَ؟ اِنَّا كُنَّا اَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَّاَعْمَالٍ قَبِيْحَةٍ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِاَدَعَ حَتّٰى اَعْرِفَ مَنْ كَانَ اَبِیْ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: وَكَانَ فِيْهِ دُعَابَةٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت (غیر ضروری) سوالات کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے' تو تم مجھ سے جس بھی چیز کے بارے میں دریافت کرو گے میں تمہیں اس کے بارے میں بتا دوں گا۔

6245- إسناده حسن. محمد بن عمرو -وهو ابنُ عَلقمه الليثيُّ- حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/503 حدثنا يزيد، أخبرنا محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وانظر حديث أبي هريرة المتقدم برقم (18) و (19) و (20)، وحديث أنس المتقدم برقم (106).

حضرت عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! میرا باپ کون ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہے وہ اپنی والدہ کے پاس واپس گئے۔ ان کی والدہ نے ان سے کہا تم نے ایسا کیوں کیا ہم لوگ زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھتے تھے اور برے کام کیا کرتے تھے (لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ تم اس طرح کے سوالات کرو) تو انہوں نے کہا: میں نے اس بارے میں ضرور معلوم کرنا تھا' تا کہ مجھے پتہ چل جائے میرا باپ کون ہے۔"

راوی کہتے ہیں: ان کے مزاج میں مذاق کا عنصر پایا جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ هُمُ الَّذِيْنَ ضَلُّوا وَغَضِبَ عَلَيْهِمْ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اہل کتاب وہ لوگ ہیں جو گمراہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان پر غضب کیا ہم ان دونوں قسم کے لوگوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

6246 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ حُبَيْشٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَغْضُوبُ عَلَيْهِمْ: الْيَهُودُ، وَالضَّالُّونَ: النَّصَارَى

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جن لوگوں پر غضب کیا گیا ان سے مراد یہودی ہیں اور گمراہ لوگوں سے مراد عیسائی ہیں۔"

ذِكْرُ افْتِرَاقِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فِرَقًا مُخْتَلِفَةً

یہودیوں اور عیسائیوں کا مختلف فرقوں میں تقسیم ہونے کا تذکرہ

6247 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَيْجٍ النَّقَّالُ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَافْتَرَقَتِ النَّصَارٰى عَلٰى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ

6246- حديث حسن لغيره، عباد بن حُبيش وإن لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف، ولم يرو عنه غير سماك بن حرب، قد تابعه الشعبي، ومُرَى بن قطرى عند الطبرى (193) و (209). وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين غير سماك، فمن رجال مسلم. وهو فى "مسند" احمد4/378-379، ومن طريقه أخرجه المزى فى "تهذيب الكمال" فى ترجمة عباد. وأخرجه الترمذى (2954) فى التفسير: باب ومن سورة الفاتحة، والطبرى (194) عن محمد بن المثنى، عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وسيرد عند المصنف بأطول مما هنا برقم (7206).

فِرْقَةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِينَ فِرْقَةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہودی 71 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ عیسائی 72 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے میری اُمت 73 فرقوں میں تقسیم ہو گی۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ سَفَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ دِمَاءَ هُمْ وَقَطَعُوا أَرْحَامَهُمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس سبب کے بارے میں ہے' جس کی وجہ سے بنی اسرائیل نے ایک دوسرے کا خون بہایا تھا اور رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا تھا

6248 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ هُوَ الظُّلُمَاتُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ، وَإِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ قَدْ دَعَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَسَفَكُوا دِمَاءَ هُمْ، وَقَطَعُوا أَرْحَامَهُمْ، وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''ظلم سے بچو' کیونکہ ظلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور بدزبانی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ بدزبانی اور فحش گفتگو کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور بخل سے بچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا انہوں نے ایک دوسرے کا خون بہایا اور رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا اور حرام قرار دی گئی چیزوں کو حلال قرار دیا''۔

6247- حديث حسن. الحارث بن سريج النقال سيأتي الكلام عليه في الحديث رقم (7140) وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير محمد بن عمرو، وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ، فقد روى له البخاري مقروناً ومسلم متابعة، وهو صدوق. والحديث في "مسند أبي يعلى" برقم (5910). وأخرجه أحمد 2/332، وأبو داود (4596) في السنّة: باب شرح السنّة، وابن ماجه (3991) في الفتن: باب افتراق الأمم، وأبو يعلى (5978) و (6117) من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي برقم (6731).

6248- إسناده حسن، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عجلان، فقد روى له مسلم متابعة، وهو صدوق. سفيان: هو ابن عيينة، وسعيد: هو ابن أبي سعيد المقبري. وأخرجه الحاكم 1/12 من طريقين عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (487) عن مسدد، حدثنا يحيى، عن ابن عجلان، عن سعيد، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه البيهقي في "الآداب" (108) من طريق الربيع بن سليمان عن عبد الله بن وهب، عن سليمان بن بلال، عن ثور، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (470) من طريق أبي رافع، عن سعيد، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/431 عن يحيى بن سعيد، عن عُبيد الله، عن سعيد، ثم أخرجه عن يحيى بن سعيد، عن عُبيد الله، عن سعيد، عن أبي هريرة.

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ بَنِی اِسْرَائِیْلَ کَانَتْ تَسُوسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء کرام کیا کرتے تھے

6249 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَیْرُوتَ، حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ سَیْفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا اَبِی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ اَبِی حَازِمٍ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ بَنِی اِسْرَائِیْلَ کَانَتْ تَسُوسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ، کُلَّمَا مَاتَ نَبِیٌّ قَامَ نَبِیٌّ، وَاِنَّهُ لَیْسَ بَعْدِی نَبِیٌّ، قَالُوا: فَمَا یَکُونُ بَعْدَکَ؟ قَالَ: اُمَرَاءُ وَیَکْثُرُونَ، قَالُوا: مَا تَاْمُرُنَا یَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَوْفُوا بِبَیْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ، وَاَدُّوا اِلَیْهِمُ الَّذِی لَهُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَنِ الَّذِی لَکُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بنی اسرائیل کی رہنمائی انبیاء کیا کرتے تھے۔ ان میں سے جب بھی کسی نبی کا انتقال ہوتا دوسرا نبی آ جاتا میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا آپ کے بعد کیا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکمران ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے لوگوں نے کہا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی بیعت پوری کرنا جس سے پہلے بیعت لی گئی ہو اور تم ان کے حقوق کو ادا کر دینا اللہ تعالیٰ ان سے تمہارے حقوق کے بارے میں سوال کرے گا (یعنی حساب لے گا)

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ بَنِی اِسْرَائِیْلَ کَانُوا یُسَمُّونَ فِی زَمَانِهِمْ بِاَسْمَاءِ الصَّالِحِینَ قَبْلَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اپنے زمانے میں بنی اسرائیل اپنے بچوں کے نام اپنے سے پہلے نیک لوگوں کے ناموں کے مطابق رکھتے تھے

6250 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، اَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِیبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیسَ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ الْمُغِیرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:

6249– إسناده صحيح، وقد تقدم تخريجه برقم (4555).

6250– إسناده حسن. نوح بن حبيب: ثقة روى له أبو داود والنسائي، وعبد الله بن إدريس: هو الأودي، وهو وأبوه ثقتان من رجال الشيخين، وسماك بن حرب وعلقمة بن وائل من رجال مسلم، وهما صدوقان. وأخرجه أحمد 4/252، ومسلم (2135) في الآداب: باب النهي عن التكنّي بأبي القاسم، والترمذي (3155) في التفسير: باب ومن سورة مريم، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/487، وابن جرير الطبري في "جامع البيان" 16/77-78، والطبراني في "المعجم الكبير" 20/(986)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 5/392، والبغوي في "معالم التنزيل" 3/194 من طرق عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث عبد الله بن إدريس. وأخرجه الطبري 16/78: حدثنا ابن حميد، قال: حدثنا الحكم بن بشر، قال: حدثنا عمرو، عن سماك، به.

(متن حدیث): بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَجْرَانَ، فَقَالَ لِي أَهْلُ نَجْرَانَ: أَلَسْتُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ: (يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا) (مریم: 28)، وَقَدْ عَرَفْتُمْ مَا بَيْنَ مُوسَى، وَعِيسَى؟ فَلَمْ أَدْرِ مَا أَرُدُّ عَلَيْهِمْ، حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي: أَفَلَا أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ؟

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نجران بھیجا اہل نجران نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ آیت نہیں پڑھتے ہو۔

''اے ہارون کی بہن! تمہارا والد برا آدمی نہیں تھا اور نہ ہی تمہاری ماں بری عورت تھی۔''

(اہل نجران نے کہا) آپ تو یہ بات جانتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کتنا طویل عرصہ ہوا ہے (تو بی بی مریم حضرت ہارون علیہ السلام کی بہن کیسے ہو سکتی ہیں) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے سمجھ نہیں آئی کہ میں کیا جواب دوں۔ میں مدینہ منورہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے انہیں یہ بات نہیں بتائی۔ وہ لوگ اپنے سے پہلے انبیاء اور نیک لوگوں کے ناموں پر (اپنے بچوں کا نام رکھتے تھے اس لئے سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کے بھائی کا نام بھی ہارون تھا)

ذِكْرُ مَا أُمِرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ بِاسْتِعْمَالِهِ عِنْدَ دُخُولِهِمُ الْأَبْوَابَ

اس بات کا تذکرہ کہ بنی اسرائیل کو دروازوں سے داخل ہونے کے وقت کس چیز پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا تھا

6251 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ (ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ) (البقرة: 58) نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ، وَقَالُوا: حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بنی اسرائیل سے کہا گیا:

6251- حديث صحيح، ابن أبي السري متابع، ومن فوقه على شرط الشيخين، والحديث في "صحيفة همام" برقم (116). وأخرجه أحمد 2/318، والبخاري (3403) في الأنبياء: رقم (28)، و (4641) في تفسير سورة البقرة: باب (وإذ قلنا ادخلوا هذه القرية فكلوا منها حيث شئتم رغدا "، ومسلم (3015) في التفسير، والترمذي (2956) في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والطبري في "جامع البيان" (1019)، والبغوي في "معالم التنزيل" 1/76 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (4479) في تفسير سورة الأعراف: باب قوله (حطة)، من طريق عبد الرحمن بن مهدي، عن ابن المبارك، عن معمر، به.

''تم لوگ دروازے میں سجدے کی حالت میں داخل ہو اور لفظ حطۃ''

ہم تمہاری غلطیاں معاف کر دیں گے'لیکن انہوں نے تبدیلی کی اور دروازے میں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور انہوں نے یہ کہا: حبة فی شعرة

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اَكْلَ الشُّحُومَ عَلٰى بَنِىْ اِسْرَائِيلَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لیے چربی کھانے کو حرام قرار دیا تھا

6252 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَالسِّخْتِيَانِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا يَبِيعُ الْخَمْرَ، اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ اَنْ يَّاْكُلُوهَا ثُمَّ بَاعُوْهَا

❁❁ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو برباد کرے جو شراب فروخت کرتا ہے اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ان (یہودیوں) پر چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو انہوں نے اسے فروخت کر دیا (اور اس کی قیمت کھانے لگے)

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودَ بِاسْتِعْمَالِهِمْ هٰذَا الْفِعْلَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ کہ انہوں نے اس فعل پر عمل کیا

6253 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، وَالْقَوَارِيرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

6252- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غيرَ عبد الله بن عمر الخطّابي، وهو عبد الله بن عمر بن عبد الرحمن بن عبد الحميد بن زيد بن الخطاب الخطابي، وهو ثقة روى له النسائي حديثاً واحداً. وأخرجه الخطيب في "تاريخه" 10/20، والمزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة عبد الله بن عمر الخطابي من طريقين

6253- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، والقواريري: هو عبيد الله بن عمر بن ميسرة، وسفيان: هو ابن عيينة. والحديث في "مسند أبي يعلى" (200). وأخرجه الشافعي 2/141، والحميدي (13)، وعبد الرزاق (14854)، وابن أبي شيبة 6/444، والدارمي 2/115، وأحمد 1/25، والبخاري (2223) في البيوع: باب لا يذاب شحم الميتة ولا يباع، و(3460) في الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ومسلم (1582) في المساقاة: باب تحريم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام، والنسائي 7/177 في الفرع والعتيرة: باب النهي عن الانتفاع بما حرم الله عزّ وجلّ، وابن الجارود (577)، والبيهقي 8/286، والبغوي (2041) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وانظر الحديث المتقدم برقم (4938).

(متن حدیث): بَاعَ سَمُرَةُ خَمْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ، اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سمرہ کو برباد کرے کیا وہ یہ بات نہیں جانتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے ان پر چربی حرام قرار دی گئی تو انہوں نے اسے پگھلا کر اسے فروخت کرنا شروع کر دیا۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّحَدِّثَ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَاَخْبَارِهِمْ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ بنی اسرائیل کے حوالے سے بات بیان کرسکتا ہے اوران کے واقعات بیان کرسکتا ہے

6254 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَحَدِّثُوْا عَنِّيْ وَلَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بنی اسرائیل کے حوالے سے روایات نقل کر دیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور میرے حوالے سے بھی روایات نقل کیا کرو البتہ میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کیا کرو۔''

6255 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ

6254– إسناده حسن . ومحمد بن عمرو -وهو ابن علقمة الليثي - روى له البخاري مقروناً وهو صدوق. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد 2/474 و 502، وأبو داود (3662) في العلم: باب الحديث عن بني إسرائيل، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (135) بتحقيقنا من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. دون قوله: "وحدثوا عنّي ..." وأخرج ابن ماجه (34) في المقدمة: باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من طريق محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: "من تقوّل عليَّ ما لم أقل فليتبوأ مقعده من النار ." وأخرجه ابن أبي شيبة 8/761، وأحمد 2/321 من طريقين عن أبي عثمان النهدي، عن أبي هريرة . وأخرجه البخاري (6197) في الأنبياء : باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ومسلم (3) في المقدمة: باب تغليظ الكذب على رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، من طريقين عن أبي عوانة، عن أبي حَصين، عن أبي صالح، عن أبي هريرة رفعه بلفظ: "من كذب عليّ ... ."

6255– إسناده صحيح على شرط مسلم . قتادة: هو ابن دعامة السدوسي، وأبو حسّان: هو مسلم بن عبد الله الأعرج. وأخرجه أبو داود (3663) عن محمد بن المثنى، حدثنا معاذ (هو ابن هشام الدستوائي) ، حدثني أبي، عن قتادة، بهذا الإسناد، إلّا أنّه قال: "ما يقوم إلّا إلى عُظْم الصلاة." وأخرجه بلفظ أبي داود أحمد 4/437 و 444، والطبراني في "الكبير" 18/ (510) ، والبزار (223) و (230) من طرق عن أبي هلال الراسبي، عن قتادة، عن أبي حسّان، عن عمران بن حصين.

الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ، عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث):لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا الْيَوْمَ وَاللَّيْلَةَ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ مَا يَقُوْمُ اِلَّا لِحَاجَةٍ *

مَا رَوَاهُ بَصَرِیٌّ عَنْ قَتَادَةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سارا دن اور رات بھر ہمیں بنی اسرائیل کے بارے میں بتاتے رہے۔ آپ اس دوران قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔

یہ روایت قتادہ کے حوالے سے بصری نے نقل نہیں کی۔

6256 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):بَلِّغُوا عَنِّیْ وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَوْلُهُ: بَلِّغُوا عَنِّیْ وَلَوْ آيَةً اَمْرٌ قَصَدَ بِهِ الصَّحَابَةَ، وَيَدْخُلُ فِیْ جُمْلَةِ هٰذَا الْخِطَابِ مَنْ كَانَ بِوَصْفِهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِیْ تَبْلِيْغِ مَنْ بَعْدَهُمْ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ اِذَا قَامَ الْبَعْضُ بِتَبْلِيْغِهِ سَقَطَ عَنِ الْاٰخَرِيْنَ فَرْضُهُ، وَاِنَّمَا يَلْزَمُ فَرْضِيَّتُهُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُ مَا يَعْلَمُ اَنَّهُ لَيْسَ عِنْدَ غَيْرِهِ، وَاَنَّهُ مَتٰى امْتَنَعَ عَنْ بَثِّهِ، خَانَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَحِيْنَئِذٍ يَلْزَمُهُ فَرْضُهُ.

وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَنْ اَنَّ السُّنَّةَ يَجُوْزُ اَنْ يُقَالَ لَهَا: الْاٰیُ، اِذْ لَوْ كَانَ الْخِطَابُ عَلَى الْكِتَابِ نَفْسِهِ دُوْنَ السُّنَنِ لَاسْتَحَالَ لِاشْتِمَالِهِمَا مَعًا عَلَى الْمَعْنَى الْوَاحِدِ.

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ اَمْرُ اِبَاحَةٍ لِهٰذَا الْفِعْلِ مِنْ غَيْرِ ارْتِكَابِ اِثْمٍ يَسْتَعْمِلُهُ، يُرِيْدُ بِهِ حَدِّثُوا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ مَا فِی الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ حَرَجٍ يَلْزَمُكُمْ فِيْهِ.

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا لَفْظَةُ خُوْطِبَ بِهَا الصَّحَابَةُ، وَالْمُرَادُ مِنْهُ غَيْرُهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا هُمْ، اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا نَزَّهَ اَقْدَارَ الصَّحَابَةِ عَنْ اَنْ يُتَوَهَّمَ عَلَيْهِمُ الْكَذِبُ، وَاِنَّمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا، لِاَنْ يَعْتَبِرَ مَنْ بَعْدَهُمْ، فَيَعُوا السُّنَنَ وَيَرْوُوهَا عَلٰى سُنَنِهَا حَذَرَ اِيجَابِ النَّارِ لِلْكَاذِبِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6256– إسناده صحيح على شرط البخاری . الوليد: هو ابن مسلم . وأخرجه أحمد 2/159، وأبو خيثمة فی "العلم" (45)، ومن طريقه أبو بكر الخطيب فی "تاريخه" 13/157 عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے حوالے سے تبلیغ کردو خواہ ایک ہی بات ہو بنی اسرائیل کے حوالے سے بھی روایات نقل کر دیا کرو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے اور جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے پر پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: میری طرف سے تبلیغ کردو خواہ ایک آیت ہو یہ ایک ایسا حکم ہے' جس سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں' تاہم اس کے عمومی حکم میں وہ تمام لوگ داخل ہوں گے جو قیامت تک آئیں گے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تبلیغ کریں گے' اور یہ چیز فرض کفایہ کی حیثیت رکھتی ہے' جب بعض لوگ تبلیغ کردیں گے' تو باقی لوگوں سے فرض ساقط ہو جائے گا اور اس کی فرضیت اس شخص پر لازم ہوتی ہے' جس کے پاس ایسا علم موجود ہو جو دوسرے کے پاس نہ ہو ایسا شخص جب اپنے علم کو پھیلانے سے رک جاتا ہے تو وہ مسلمانوں کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہوتا ہے اور اس صورت میں اس کا فرض اس پر لازم ہو جاتا ہے۔

اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ سنت کے لئے لفظ آیت استعمال ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر روایت کے الفاظ صرف کتاب کے حکم کے بارے میں ہوتے سنت کے بارے میں نہ ہوتے' تو ان دونوں کا ایک ہی معانی پر مشتمل ہونا ناممکن ہوتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: بنی اسرائیل کے حوالے سے روایات نقل کر دیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ امر کا صیغہ ہے لیکن اس فعل کو مباح قرار دینے کے لئے ہے' جب کہ اس کے ذریعے کسی گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے اور اس کے ذریعے مراد یہ ہے کہ تم اسرائیل کے حوالے سے وہ روایات نقل کر دیا کرو جن کا مضمون کتاب وسنت میں موجود ہے۔ اس صورت میں تم پر کوئی حرج لازم نہیں آئے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: جو شخص میری طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرے اس میں لفظی طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خطاب کیا گیا ہے' لیکن اس سے مراد قیامت تک آنے والے تمام لوگ ہیں۔ صرف صحابہ مراد نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس چیز سے محفوظ رکھا تھا کہ وہ غلط بیانی سے کام لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اسی لئے ارشاد فرمائی ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد کے لوگ سنت کا علم حاصل کرتے ہوئے اسے محفوظ کرتے ہوئے اسے روایت کرتے ہوئے اس کے مرتبہ ومقام کا خیال رکھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کے نتیجے میں جہنم کے لازم ہونے سے بچنے کی کوشش کریں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْنَا قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدِّثُوا عَنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہماری بیان کردہ تاویل صحیح ہے

جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں ہے ''بنی اسرائیل کے حوالے سے باتیں بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے''

6257 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ نَمْلَةَ بْنَ اَبِىْ نَمْلَةَ الْاَنْصَارِيَّ، حَدَّثَهُ،

(متنِ حدیث): اَنَّ اَبَا نَمْلَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ: هَلْ تَكَلَّمُ هٰذِهِ الْجِنَازَةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: اَنَا اَشْهَدُ اَنَّهَا تَتَكَلَّمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَدَّثَكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوْهُمْ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ، وَقُوْلُوْا: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ، فَاِنْ كَانَ حَقًّا لَمْ تُكَذِّبُوْهُمْ، وَاِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوْهُمْ وَقَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، لَقَدْ اُوْتُوْا عِلْمًا

❀❀ حضرت ابونملہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک یہودی آیا اور بولا کیا یہ میت گفتگو کرے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے۔ اس یہودی نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں یہ گفتگو کرتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل کتاب تمہیں جو بات بتائیں تم ان کی تصدیق بھی نہ کرو اور انہیں جھوٹا بھی قرار نہ دو لوگوں نے کہا: ہم اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اگر یہ بات سچ ہوگی' تو تم اسے جھٹلاؤ گے نہیں اور اگر جھوٹی ہوگی' تو تم اس کی تصدیق نہیں کرو گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے انہیں علم عطا کیا گیا' لیکن (وہ پھر بھی گمراہ رہے)

ذِكْرُ الْاُمَّةِ الَّتِىْ فُقِدَتْ فِىْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ الَّتِىْ لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ

اس امت کا تذکرہ' جو بنی اسرائیل میں سے گم ہوگئی تھی اور یہ پتہ نہیں چل سکا کہ اس کا کیا بنا

6258 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اَنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ فُقِدَتْ لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ، وَلَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ، اَلَا تَرَاهَا اِذَا

6257- إسناده قوی، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نملة، فقد روى عنه جمع، وذكره المؤلف فی "الثقات." يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه دون قوله: "قاتل الله اليهود ..." أحمد 4/136، والطبرانی فی "الكبير" 22/ (878)، والبيهقی 2/10 من طريقين عن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه كذلك، أی: دون قوله: "قاتل الله اليهود ..." عبد الرزاق (20059)، وأحمد 4/136، وأبو داود (3644) فی العلم: باب فی رواية حديث أهل الكتاب، والفسوی فی "المعرفة والتاريخ "1/380، والطبرانی 22/ (874) و (875) و (876) و (877) و (879)، وابن الأثير فی "أُسد الغابة" 6/315، والمزی فی "تهذيب الكمال" فی ترجمة أبی نملة، من طرق عن الزهری، به.

6258- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير وهب بن بقية، فمن رجال مسلم. خالد الأول: هو ابن عبد الله الطّحان، والثاني: هو ابن مهران الحذاء. وأخرجه أحمد 2/234، والبخاری (3305) فی بدء الخلق: باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، ومسلم (2997) فی الزهد: باب الفار وأنّه مَسْخ، وأبو يعلی (6031)، والبغوی (3271)

وَجَدْتَ اَلْبَانَ الْإِبِلِ، لَمْ تَشْرَبْهُ، وَإِذَا وَجَدْتَ اَلْبَانَ الْغَنَمِ شَرِبَتْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہوگیا یہ پتہ نہیں چلا کہ ان کا کیا بنا میرا یہ خیال ہے یہ چوہے بن گئے تھے کیا تم نے اسے دیکھا نہیں ہے کہ جب وہ اونٹنی کا دودھ پاتا ہے' تو اسے نہیں پیتا اور جب بکری کا دودھ پاتا ہے' تو اسے پی لیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَحَدَّثَ بِاَسْبَابِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَاَيَّامِهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ زمانہ جاہلیت کے واقعات اور حالات کے بارے میں بات چیت کرسکتا ہے

6259 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَكَانُوا يَجْلِسُونَ، فَيَتَحَدَّثُونَ، وَيَاْخُذُونَ فِيْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز ادا کر لینے کے بعد جائے نماز پر تشریف فرما رہتے تھے' یہاں تک کہ سورج نکل آتا اس دوران لوگ بھی بیٹھے رہتے تھے۔ وہ آپس میں بات چیت کرتے تھے اور زمانہ جاہلیت کے واقعات یاد کر کے ہنسا کرتے تھے جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اَوَّلِ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ زمانہ جاہلیت میں سب سے پہلے بتوں کے نام پر جانور کس نے مخصوص کیے تھے

6260 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُفْيَانَ النَّسَائِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ .

6259- حديث صحيح على شرط الصحيح . وهو في "الجعديات" (2755) . وانظر الحديث المتقدم برقم (2020) و (2021) و (5781) .

قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: السَّائِبَةُ الَّتِي كَانَتْ تُسَيَّبُ، فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ، وَالْبَحِيرَةُ: الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ، فَلَا يَحْتَلِبُهَا اَحَدٌ.

وَالْوَصِيلَةُ: النَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِي اَوَّلِ نِتَاجِ الْإِبِلِ بِاُنْثَى، ثُمَّ تُثَنِّي بِاُنْثَى، فَكَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِلطَّوَاغِيتِ، وَيَدْعُونَهَا الْوَصِيلَةَ، اَنْ وَصَلَتْ اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرَى.

وَالْحَامُ: فَحْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ الْعَشْرَ مِنَ الْإِبِلِ، فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ جَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ، وَاَعْفَوْهُ مِنَ الْحَمْلِ، فَلَمْ يَحْمِلُوا عَلَيْهِ شَيْئًا، وَسَمَّوْهُ الْحَامَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹ رہا تھا۔ یہ وہ پہلا شخص تھا جس نے بتوں کے نام پر جانور مخصوص کرنے کا آغاز کیا۔

سعید بن مسیب کہتے ہیں: سائبہ اس جانور کو کہتے ہیں' جس کو بت کے نام پر مخصوص کر دیا جائے اور اس پر وزن نہ لادا جائے۔

بحیرہ اس جانور کو کہتے ہیں' جس کا دودھ بتوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے کوئی آدمی اس کا دودھ نہیں دوہ سکتا۔

وصیلہ اس جوان اونٹنی کو کہتے ہیں' جس کے ہاں پہلی مرتبہ اونٹنی ہوتی ہے اور دوسری مرتبہ بھی اونٹنی ہوتی ہے۔ وہ اس اونٹنی کو بتوں کے لئے مخصوص کر دیتے تھے اور اسے وصیلہ کہتے تھے کیونکہ ان میں ایک دوسری کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی تھی (یعنی درمیان میں کوئی نر جانور نہیں ہوتا تھا)

حام سے مراد وہ نر اونٹ ہے' جسے دس مرتبہ جفتی کروائی گئی ہو جب وہ جفتی کا کام مکمل کر لیتا' تو وہ لوگ اسے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر سامان نہیں لادتے تھے وہ اس پر کوئی چیز نہیں لادتے تھے اور اس کا نام حام رکھتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَرْكِ الْقَصَصِ، وَلَا سِيَّمَا مَنْ لَا يُحْسِنُ الْعِلْمَ

قصہ گوئی کو ترک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ بطور خاص اس شخص کے لیے

6260- إسناده صحيح. أحمد بن سفيان النسائي روى له النسائي ووثقه هو وسلمة بن القاسم، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/28 وقال: كان ممن جمع وصنف، واستقام في أمر الحديث إلى أن مات، ومن فوقه من رجال الشيخين . ابن بكير: هو يحيى بن عبد الله بن بكير، وابن الهاد: هو يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهاد . وأخرجه أحمد 2/366، وابن أبي عاصم في "الأوائل" (44)، والطبري في "جامع البيان" (12819) و (12844)، والطبراني في "الأوائل" (19)، والبيهقي في "السنن" 10-10/9 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن مردويه كما في "الفتح" 8/285 من طريق خالد بن حميد المهدي، عن يزيد بن الهاد، به. وعلقه البخاري بإثر الحديث (4623)، فقال: ورواه ابن الهاد عن الزهري ... وأخرجه البخاري (3521) في المناقب: باب قصة خزاعة، و (4623) في تفسير سورة المائدة: باب (ما جعل الله من بحيرة ولا سائبة ولا وصيلة ولا حام)، وأحمد 2/275، ومسلم (2856) (51) في الجنة: باب النار يدخلها الجبّارون والجنة يدخلها الضعفاء، والطبري (12840)، والبغوي في "معالم التنزيل" 2/71 من طرق عن الزهري، به. وانظر الحديث الآتي برقم (7490).

جو اچھی طرح سے علم نہیں رکھتا

6261 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ يُقَصَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا اَبِي بَكْرٍ، وَلَا عُمَرَ، وَلَا عُثْمَانَ، اِنَّمَا كَانَ الْقَصَصُ زَمَنَ الْفِتْنَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قصہ گوئی نہیں ہوتی تھی۔ قصہ گوئی فتنوں کے زمانے میں شروع ہوئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بُطُونَ قُرَيْشٍ كُلَّهَا هُمْ قَرَابَةُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قریش کی تمام ذیلی شاخوں کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی نہ کسی حوالے سے رشتہ داری تھی

6262 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (قُلْ لَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى) (الشورىٰ: 23) فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: قُرْبٰى مُحَمَّدٍ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَجِلْتَ، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ: اِلَّا اَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ

❁❁ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا۔

6261- إسناده صحيح. محمد بن عبد الملك بن زنجويه ثقة روى له أصحاب السنن الأربعة، ومن فوقه ثقات على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/745-746 عن معاوية بن هشام، عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضاً 8/749 عن عَبْدَةَ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، به. وأخرجه ابن ماجة (3754) في الأدب: باب القصص، عن عليّ بن محمد، حدثنا وكيع، عن العمري، عن نافع بنحوه. وقال البوصيري في "الزوائد" 2/233: هذا الإسناد فيه العمري، وهو ضعيف، واسمُهُ عبد الله بن عمر. وذكره السيوطي في "تحذير الخواص" ص 245، ونسبه لابن أبي شيبة والمروزي.

6262- إسناده صحيح على شرط البخاري. مسدد من رجال البخاري، ومن فوقه من رجالهما. وأخرجه البخاري (3497) في المناقب: باب قول الله تعالى: (يَا أَيُّها النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وأنثى ...) عن مسدد بن مُسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/229 عن يحيى القطّان، به. وأخرجه أحمد 1/229، و 286، والبخاري (4818) في تفسير سورة الشورى: باب (إلا المودة في القربى)، والترمذي (3251) في التفسير: باب ومن سورة الشورى، والنسائي في التفسير من الكبرى كما في "التحفة" 5/18، والطبري في "جامع البيان" 25/13، والبغوي في "معالم التنزيل" 4/124-125 من طرق عن شعبة، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 7/345-346، وزاد نسبته لعبد بن حميد، وابن مردويه.

"تم یہ فرما دو کہ میں اس پر تم سے معاوضہ طلب نہیں کرتا صرف رشتہ داری کے حقوق کے حوالے سے محبت کا طلب گار ہوں۔"

تو سعید بن جبیر نے کہا: اس سے مراد نبی اکرم ﷺ کے قریبی رشتے دار ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے جلد بازی سے کام لیا ہے نبی اکرم ﷺ کا قریش کی ہر شاخ کے ساتھ کوئی نہ کوئی رشتہ تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے اور تمہارے درمیان جو رشتہ داری ہے تم اس کے حقوق کا خیال رکھو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّاسَ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ يَكُوْنُوْنَ تَبَعًا لِقُرَيْشٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ لوگ بھلائی اور برائی (ہر صورت میں) قریش کے پیروکار ہوں گے

6263 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

⊛⊛ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لوگ بھلائی اور برائی ہر معاملے میں قریش کے پیروکار ہیں۔"

ذِكْرُ وَصْفِ اتِّبَاعِ النَّاسِ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

بھلائی اور برائی میں لوگوں کے قریش کی پیروی کرنے کی صفت کا تذکرہ

6264 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

6263- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي سفيان، واسمه طلحة بن نافع، فمن رجال مسلم، وهو صدوق، وقد توبع. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة ".12/167 وأخرجه أحمد 3/379، وابن أبي عاصم في "السنة" (1510) عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/331، والبغوي (3847) من طريقين عن سفيان، عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 3/383، ومسلم (1819) في الإمارة: باب الناس تبع لقريش، والبيهقي 8/141 عن روح بن القاسم، حدثنا ابن جريج، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ... فذكره.

6264- حديث صحيح، حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين غير يزيد بن وديعة الأنصاري، فقد ذكره المؤلف في "الثقات"5/537، وترجم له ابن أبي حاتم 8/293، ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، ثم هو متابع. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/168، وأحمد 2/161، وابن أبي عاصم في "السنّة" (1511)، والبغوي (3845) من طريق محمد بن عمرو بن علقمة، عن أبي سلمة. وأخرجه دون قوله: "الأنصار أعفة صبر" الحميدي (1044)، والطيالسي (2380)، وأحمد 2/242-243، والبخاري (3495) في المناقب: باب قول الله تعالى: (يا أيها الناس إنّا خلقناكم من ذكر وأنثى ...)، ومسلم (1818) في الإمارة: باب الناس تبع لقريش، والبيهقي 8/141، والبغوي (3844) من طريق أبي الزناد، عن الأعرج. وأخرجه همام في "صحيفته" (129)، وعنه عبد الرزاق (19895)، وعن عبد الرزاق أحمد 2/319، ومسلم (1818)، والبغوي (3846). وأخرجه أحمد 2/395 من طريق خلاس، و 433 من طريق نافع بن جبير، خمستهم عن أبي هريرة.

اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ وَدِيعَةَ الْاَنْصَارِيُّ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): اَلْاَنْصَارُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ، وَاِنَّ النَّاسَ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الْاَمْرِ: مُؤْمِنُهُمْ تَبَعُ مُؤْمِنِهِمْ، وَفَاجِرُهُمْ تَبَعُ فَاجِرِهِمْ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''انصار (مانگنے سے) بچنے والے اور صبر کرنے والے لوگ ہیں۔ بیشک لوگ (اس حکومت) کے معاملے میں قریش کے پیروکار ہے۔ مومن لوگ قریش کے پیروکار ہیں اور گناہ گار (یعنی کافر لوگ) کفار قریش کے پیروکار ہیں۔''

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْقُرَشِيِّ مِنَ الرَّاْيِ مِثْلَ مَا يُعْطَى غَيْرُ الْقُرَشِيِّ مِنْهُ عَلَى الضِّعْفِ

اللہ تعالیٰ کا ایک قریشی کو ایسی سمجھ بوجھ عطا کرنے کا تذکرہ' جو غیر قریشی کی دی گئی سمجھ بوجھ سے دگنی ہوتی ہے

6265 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْهَرِ، اَوْ زَاهِرٍ، الشَّكُّ مِنْ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، وَالصَّوَابُ هُوَ الْاَزْهَرُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لِلْقُرَشِيِّ قُوَّةُ الرَّجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ.

فَسَاَلَ سَائِلٌ ابْنَ شِهَابٍ: مَا يَعْنِي بِذٰلِكَ؟ قَالَ: نُبْلُ الرَّاْيِ

❁❁ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک قریشی میں غیر قریشیوں کے دو آدمیوں جتنی قوت ہوتی ہے۔''

ایک شخص نے ابن شہاب سے سوال کیا اس سے مراد کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: رائے میں سمجھ بوجھ ہونا۔

6265- إسناده صحيح، عبد الرحمن بن الأزهر روى له أبو داود والنسائي، وهو صحابي صغير، وباقي رجاله رجال الشيخين غير طلحة بن عبد الله بن عوف، فمن رجال البخاري. ابن أبي ذئب: اسمه محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (1490)، وأبو نعيم في "الحلية" 9/64 من طريقين عن أحمد بن عبد الله بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/81 و 83، والطيالسي (951)، وابن أبي شيبة 12/168، وابن أبي عاصم في "السنّة" (1508)، وأبو يعلى 346/2، والطبراني (1490)، وأبو نعيم 9/64، والحاكم 4/72، والبيهقي 1/386، والبغوي (3850)، والخطيب في "تاريخه" 3/166 من طرق عن ابن أبي ذئب به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ وِلَايَةَ اَمْرِ الْمُسْلِمِينَ يَكُوْنَ فِيْ قُرَيْشٍ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسلمانوں کی حکومت کا معاملہ قیامت تک قریش میں رہے گا

6266 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ فِي النَّاسِ اثْنَانِ .

قَالَ عَاصِمٌ: وَحَرَّكَ اُصْبُعَيْهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ معاملہ (یعنی حکومت) مسلسل قریش میں رہے گی' جب تک لوگوں میں سے دو آدمی باقی ہیں''۔

عاصم نامی راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنی دو انگلیوں کو حرکت دے کر (یہ روایت بیان کی)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نِسَاءَ قُرَيْشٍ مِنْ خَيْرِ نِسَاءٍ رَكِبْتِ الرَّوَاحِلَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قریش کی خواتین ان خواتین میں سب سے بہتر ہیں جو اونٹوں پر سواری کرتی ہیں

6267 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ، اَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ، وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى اَثَرِ ذٰلِكَ: وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ

6266- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف" ابن أبي شيبة.12/171 وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنّة" (1122) عن ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/29، وأبو يعلى (5589) عن معاذ بن معاذ، به. وأخرجه أحمد 2/93 و 128، والطيالسي (1956) ، والبخاري (2195) في المناقب: باب مناقب قريش، و (7140) في الأحكام: باب الأمراء من قريش، ومسلم (1820) في أول كتاب الإمارة، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" (2195) ، والبيهقي في "السنن" 8/141، وفي "دلائل النبوّة" 6/520-521، وأبو محمد البغوي في "شرح السنّة" (3848) من طرق عن عاصم بن محمد، به. وسيأتي برقم (6655) .

6267- إسناده صحيح على شرط مسلم. حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم (2527) (201) في فضائل الصحابة: باب من فضائل نساء قريش، وابن حجر في "تغليق التعليق" 4/35 عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وعلّقه البخاري (3434) في الأنبياء : باب (إذ قالت الملائكة يا مريم ...) قال: وقال ابن وهب: أخبرني يونس، به . وقال بإثره: تابعه ابن أخي الزهري وإسحاق الكلبي عن الزهري.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قریش کی خواتین اونٹنیوں پر سوار ہونے والی (یعنی عرب خواتین) میں سب سے بہتر ہیں یہ اپنے بچوں پر بڑی مہربان ہوتی ہیں اور اپنے شوہر (کے گھر کا) بھرپور خیال رکھتی ہیں''۔

اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیدہ مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کبھی بھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئی تھیں۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی

6268 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اُمَّ هَانِیْءٍ بِنْتَ اَبِیْ طَالِبٍ، فَقَالَتْ: اِنِّیْ قَدْ كَبِرْتُ وَلِیْ عِيَالٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ، اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدِهٖ فِیْ صِغَرِهٖ، وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ يَدِهٖ، وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا کو شادی کا پیغام بھیجا۔ انہوں نے عرض کی: میری عمر بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ میں بال بچے دار بھی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹوں پر سوار ہونے والی خواتین (یعنی عرب خواتین) میں قریش کی خواتین سب سے بہتر ہیں جو اپنے بچوں کے لئے ان کی کم سنی میں بڑی مہربان ہوتی ہیں اور اپنے شوہر (کے گھربار کا) خیال رکھتی ہیں۔

(شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا) سیدہ مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئی تھیں۔

ذِكْرُ اِهَانَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ اَهَانَ غَيْرَ الْفَاسِقِ مِنْ قُرَيْشٍ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو ذلیل کرنے کا تذکرہ' جو قریش سے تعلق رکھنے والے کسی ایسے شخص کی توہین کرتا ہے' جو فاسق نہ ہو

6269 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالْقَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ مُحَمَّدَ بْنَ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّیْ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ مُوْسٰى، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

6268– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (20603) وعنه أخرجه أحمد 2/269 و 275، ومسلم (2527) (201) في فضائل الصحابة: باب من فضائل نساء قريش.

عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِي اَبِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ: اَيْ بُنَيَّ اِنْ وُلِّيتَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْئًا فَاَكْرِمْ قُرَيْشًا، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اَهَانَ قُرَيْشًا اَهَانَهُ اللّٰهُ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے اگر تم مسلمانوں کے کسی معاملے (یعنی حکومت یا سرکاری عہدے) کے نگران بنو تو قریش کی عزت افزائی کرنا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو شخص قریش کی توہین کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ذلت کا شکار کرے گا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَبَا طَالِبٍ كَانَ مُسْلِمًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے جناب ابوطالب مسلمان تھے

6270 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

6269- محمد بن حفص بن عمر، وعمّهُ عبيد الله بن عمر بن موسى لم يوثقهما غير المؤلف 9/71 و6/115، وقد لين الثاني الذهبي في "الميزان" 3/14، وقال العقيلي: لا يُتابع على حديثه، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 1/64 وفيه قصة، والبزار (2781)، والعقيلي في "الضعفاء" 3/124، والحاكم 4/74 من طريق عبيد الله بن محمد بن حفص، بهذا الإسناد. وقال البزار: لا نعلم يُروى عن النبي - صلى الله عليه وسلم - إلّا بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/27، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى في "الكبير" باختصار، والبزار بنحوه، ورجالهم ثقات! وله شاهد من حديث سعد بن أبي وقّاص عند أحمد 1/171 و183، وابن أبي شيبة 12/171، والبخاري في "التاريخ الكبير" 8/376، والتِّرمذي (3905)، والطبراني في "الكبير" (327)، والحاكم 4/174، والبغوي (3849). وفيه محمد بن العلاء بن أبي سفيان الثقفي وشيخه يوسف بن الحكم الثقفي لم يوثقهما غير المؤلف. وقال الترمذي: هذا حديث غريب. وأخرجه عبد الرزاق (19904) عن معمر، عن الزهري، عن عمر بن سعد بن أبي وقّاص، عن أبيه. وهذا سند رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمر بن سعد، وهو صدوق. وآخر من حديث أنس رواه الطبراني (753) في "الكبير"، "والأوسط"، والبزار (2782)، قال في "المجمع" 10/27: فيه محمد بن سليم أبو هلال، وقد وثقه جماعة وفيه ضعف، وبقية رجالهما رجال الصحيح.

6270- حديث صحيح، الحارث بن سريج وإن كان فيه كلامٌ قد تُوبِعَ، ومن فوقه من رجال الشيخين غير يزيد بن كيسان، فمن رجال مسلم. أبو حازم الأشجعي: اسمه سلمان. وأخرجه مسلم (25) (41) في الإيمان: باب الدليل على صحة إسلام من حضره الموت ما لم يشرع في النزع، وابن منده في "الإيمان" (39) من طرق عن مروان بن معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أَحمد 2/434 و441، ومسلم (25) (42)، والترمذي (3188) في التفسير: باب ومن سورة القصص، والطبري في "جامع البيان" 20/92، وابن منده (38)، والواحدي في "أسباب النزول" ص 228، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/344 و345-344، والبغوي في "معالم التنزيل" 2/331 من طرق عن يزيد بن كيسان، به. وانظر حديث المسيب بن حزم المتقدم برقم (984).

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي طَالِبٍ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ: قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْفَعُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي لَوْلَا اَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ لَاَقْرَرْتُ عَيْنَيْكَ بِهَا، فَنَزَلَتْ: (اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ) (القصص: 56)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب جناب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا آپ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لیجئے میں اس کی وجہ سے قیامت کے دن آپ کے حق میں شفاعت کروں گا' تو جناب ابوطالب نے فرمایا: اے میرے بھتیجے اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ قریش مجھے عار دلائیں گے' تو میں اس کلمے کے ذریعے تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیتا۔

(راوی کہتے ہیں:) اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک تم اسے ہدایت نہیں دیتے جسے تم پسند کرتے ہو۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَبَا طَالِبٍ كَانَ مُسْلِمًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے جناب ابوطالب مسلمان تھے

6271 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَبَّابٍ، حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ اَبُو طَالِبٍ، فَقَالَ: لَعَلَّهُ اَنْ تُصِيبَهُ شَفَاعَتِي فَتَجْعَلَهُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ تَبْلُغُ كَعْبَيْهِ، يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ کے سامنے آپ کے چچا جناب ابوطالب کا ذکر کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں میری شفاعت نصیب ہوگی' جس کے نتیجے میں ان کے ٹخنوں تک آگ پہنچے گی' لیکن اس کی وجہ سے ان کا دماغ کھول رہا ہوگا (یعنی ان کے باقی جسم تک آگ نہیں پہنچے گی)

6271- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن الهاد: هو يزيد بن عبد الله. وأخرجه أحمد 3/55، عن هارون بن معروف، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/9 و 50، والبخاري (3885) في مناقب الأنصار: باب ذكر قصة أبي طالب، و (6564) في الرقاق: باب صفة الجنّة والنار، ومسلم (210) في الإيمان: باب شفاعة النبي - صلى الله عليه وسلم - لأبي طالب والتخفيف عنه بسببه، وابن منده في "الإيمان" (968)، والبيهقي في "الدلائل" 2/347 من طرق عن يزيد ابن الهاد، به. الضحضاح: هو الماء القليل، أو ما يبلغ الكعبين منه. قال الحافظ في "الفتح" 7/196: في الحديث جواز زيارة القريب المشرك وعيادته، وأن التوبة مقبولة ولو في شدة مرض الموت حتى يصل إلى المعاينة فلا يقبل، لقوله تعالى: (فلم يَكُ ينفعهم إيمانهم لمّا رأوا بأسنا)، وأن الكافر إذا شهد شهادة الحق نجا من العذاب لأن الإسلام يجبُّ ما قبله، وأن عذاب الكفار متفاوت، والنفع الذي حصل لأبي طالب من خصائصه ببركة النبي - صلى الله عليه وسلم -.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى دِينِ قَوْمِهِ قَبْلَ اَنْ يُّوحَى اِلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

نبی اکرم ﷺ کی طرف وحی کیے جانے سے پہلے نبی اکرم ﷺ اپنی قوم کے دین پر کاربند تھے

6272 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متنِ حدیث): مَا هَمَمْتُ بِقَبِيحٍ مِمَّا يَهُمُّ بِهِ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ كِلْتَاهُمَا عَصَمَنِي اللّٰهُ مِنْهُمَا.

قُلْتُ لَيْلَةً لِفَتًى كَانَ مَعِي مِنْ قُرَيْشٍ بِاَعْلٰى مَكَّةَ فِي غَنَمٍ لِاَهْلِنَا نَرْعَاهَا: اَبْصِرْ لِي غَنَمِي حَتّٰى اَسْمُرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ بِمَكَّةَ كَمَا يَسْمُرُ الْفِتْيَانُ.

قَالَ: نَعَمْ، فَخَرَجْتُ، فَلَمَّا جِئْتُ اَدْنٰى دَارٍ مِنْ دُورِ مَكَّةَ سَمِعْتُ غِنَاءً، وَصَوْتَ دُفُوفٍ، وَمَزَامِيرَ.

قُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: فُلَانٌ تَزَوَّجَ فُلَانَةَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَهَوْتُ بِذٰلِكَ الْغِنَاءِ، وَبِذٰلِكَ الصَّوْتِ حَتّٰى غَلَبَتْنِي عَيْنِي، فَنِمْتُ فَمَا اَيْقَظَنِي اِلَّا مَسُّ الشَّمْسِ، فَرَجَعْتُ اِلٰى صَاحِبِي، فَقَالَ: مَا فَعَلْتَ؟ فَاَخْبَرْتُهُ، ثُمَّ فَعَلْتُ لَيْلَةً اُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، فَخَرَجْتُ، فَسَمِعْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقِيلَ لِي: مِثْلُ مَا قِيلَ لِي، فَسَمِعْتُ كَمَا سَمِعْتُ، حَتّٰى غَلَبَتْنِي عَيْنِي، فَمَا اَيْقَظَنِي اِلَّا مَسُّ الشَّمْسِ، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى صَاحِبِي، فَقَالَ لِي:

6272- إسناده حسن، محمد بن إسحاق روى له البخارى تعليقاً ومسلم متابعة وهو صدوق، وقد صرح بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه، وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح غير مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مخرمة فقد روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات"7/380 وله ترجمة عند ابن أبى حاتم 7/303، والبخارى فى "التاريخ الكبير "9/130، ولم يذكرا فيه جرحاً ولا تعديلاً. وذكر صاحب "الكمال" أن الشيخين أخرجا حديثه، وقال المزى فيما نقله عنه الإمام الذهبى والحافظ ابن حجر: لم أقف على رواية أحد منهما. قلت: ولم يرد له ذكر فى كتاب "رجال مسلم" لابن منجويه، ولا فى "الجمع بين رجال الصحيحين" لابن طاهر، ولا فى "رجال البخارى" للكلاباذى. وأخرجه أبو نعيم فى "دلائل النبوّة" (128) من طريق إسحاق بن راهويه، عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم4/245، وعنه البيهقى فى "الدلائل"2/33 من طريق يونس بن بكير، عن ابن إسحاق، به. وعلقه البخارى فى "تاريخه"1/130 باختصار، فقال: قال لى شهاب: حدثنا بكر بن سليمان، عن ابن إسحاق به، ووصله البزار (2403) حدثنا موسى بن عبد الله أبو طلحة الخزاعى، حدثنا بكر بن سليمان، عن ابن إسحاق. وذكره الهيثمى فى " المجمع "8/226، وقال: رواه البزار، ورجاله ثقات. وأورده السيوطى فى "الخصائص"89-1/88، ونقل عن ابن حجر قوله: إسناده حسن متصل، ورجاله ثقات.

مَا فَعَلْتَ؟ فَقُلْتُ: مَا فَعَلْتُ شَيْئًا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَوَاللّٰهِ، مَا هَمَمْتُ بَعْدَهُمَا بِسُوْءٍ مِمَّا يَعْمَلُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، حَتّٰى اَكْرَمَنِي اللّٰهُ بِنُبُوَّتِهِ

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں نے کبھی بھی کسی ایسی برائی کرنے کا ارادہ نہیں کیا جو زمانہ جاہلیت کے لوگ کیا کرتے تھے' البتہ دو مرتبہ ارادہ کیا دونوں مرتبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بچا لیا۔ (پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا) ایک مرتبہ میں ایک قریشی نوجوان کے ساتھ اپنے گھر والوں کی بکریاں مکہ کے بالائی حصے میں چرا رہا تھا۔ میں نے اپنے ساتھی نوجوان سے کہا تم نے آج میری بکریوں کا دھیان رکھنا ہے۔ آج رات میں مکہ میں یوں بسر کروں گا' جس طرح نوجوان گزارتے ہیں۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ میں وہاں سے روانہ ہوا جب میں مکہ کے آخری کونے میں موجود گھر کے پاس پہنچا' تو وہاں مجھے گانے اور دف بجانے اور موسیقی کے آلات کی آواز آئی۔ میں نے دریافت کیا یہ کیا ہے' تو لوگوں نے بتایا۔ فلاں شخص نے فلاں عورت کے ساتھ شادی کی ہے۔ انہوں نے قریش کے ایک شخص کی قریش کی ایک خاتون کے ساتھ شادی کرنے کے بارے میں بتایا میں اس گانے اور آواز کو سننے لگا۔ اسی دوران میری آنکھ لگ گئی۔ میں سو گیا مجھے دھوپ کی تپش نے بیدار کیا میں اپنے ساتھی کے پاس واپس آیا۔ اس نے دریافت کیا تم نے کیا کیا میں نے اسے اس بارے میں بتایا پھر دوسری رات بھی اسی طرح ہوا میں وہاں سے روانہ ہوا۔ میں نے اسی طرح کی آواز سنی۔ مجھے کہا گیا وہی بات جو پہلے کہی گئی تھی میں نے اسی طرح کی آواز سنی جس طرح پہلے سنی تھی' یہاں تک کہ میری آنکھ لگ گئی' تو پھر مجھے سورج کی تپش نے بیدار کیا میں پھر اپنے ساتھی کے پاس آیا۔ اس نے دریافت کیا تم نے کیا کیا میں نے کہا: میں نے کچھ نہیں کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے کبھی کسی برائی کا ارادہ نہیں کیا۔ ایسی برائی جو زمانہ جاہلیت کے لوگ کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نبوت کے ذریعے مجھے سرفراز کیا۔

ذِكْرُ اِحْصَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں کو شمار کرنا جنہوں نے ابتدائے اسلام میں اسلام قبول کر لیا تھا

6273 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَحْصُوا كُلَّ مَنْ كَانَ تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَخَافُ وَنَحْنُ بَيْنَ السِّتِّ مِائَةٍ اِلَى السَّبْعِ مِائَةٍ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُبْتَلَوْنَ، قَالَ: فَابْتُلِيْنَا حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لَا يُصَلِّيْ اِلَّا سِرًّا

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ ان لوگوں کی گنتی کرو جو اسلام قبول کر چکے ہیں راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو اندیشہ ہے' جب کہ ہماری

تعداد چھ سو سے لے کر سات سو تک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نہیں جانتے ہو ہوسکتا ہے تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: تو ہمیں آزمائش میں مبتلا کیا گیا۔ ہم میں سے ہر شخص صرف پوشیدہ طور پر نماز ادا کر سکتا تھا۔

ذِكْرُ وَصفِ بَيْعَةِ الْاَنْصَارِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ بِمِنًى

عقبہ کی رات منیٰ میں انصار کا نبی اکرم ﷺ کی بیعت کرنے کا تذکرہ

6274 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ سَبْعَ * سِنِيْنَ، يَتَتَبَّعُ النَّاسَ فِيْ مَنَازِلِهِمْ بِعُكَاظَ وَمَجَنَّةَ وَالْمَوَاسِمِ بِمِنًى، يَقُوْلُ: مَنْ يُّؤْوِيْنِيْ وَيَنْصُرَنِيْ حَتّٰى اُبَلِّغَ رِسَالَاتِ رَبِّيْ؟ ، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ اَوْ مِنْ مِصْرَ فَيَاْتِيهِ قَوْمُهُ، فَيَقُوْلُوْنَ: احْذَرْ غُلَامَ قُرَيْشٍ، لَا يَفْتِنُكَ، وَيَمْشِي بَيْنَ رِحَالِهِمْ وَهُمْ يُشِيْرُوْنَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ، حَتّٰى بَعَثَنَا اللّٰهُ مِنْ يَثْرِبَ، فَآوَيْنَاهُ وَصَدَّقْنَاهُ، فَيَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنَّا وَيُؤْمِنُ بِهٖ وَيُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ، وَيَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَيُسْلِمُوْنَ بِاِسْلَامِهٖ، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ دَارٌ مِّنْ دُوْرِ الْاَنْصَارِ اِلَّا فِيْهَا رَهْطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، يُظْهِرُوْنَ الْاِسْلَامَ، ثُمَّ اِنَّا اجْتَمَعْنَا، فَقُلْنَا: حَتّٰى مَتٰى نَتْرُكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْرَدُ فِيْ جِبَالِ مَكَّةَ وَيَخَافُ؟ ، فَرَحَلَ اِلَيْهِ مِنَّا سَبْعُوْنَ رَجُلًا، حَتّٰى قَدِمُوْا عَلَيْهِ فِي الْمَوْسِمِ فَوَاعَدْنَاهُ بَيْعَةَ الْعَقَبَةِ، فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَهَا مِنْ رَجُلٍ وَّرَجُلَيْنِ، حَتّٰى تَوَافَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: تُبَايِعُوْنِيْ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْكَسَلِ، وَالنَّفَقَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَعَلَى الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَاَنْ يَّقُوْلَهَا لَا

6273- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، والأعمش هو: سليمان بن مهران، وشقيق: هو ابن سلمة . وأخرجه ابن أبي شيبة 15/69، وأحمد 5/384، ومسلم (149) في الإيمان: باب الاستسرار بالإيمان للخائف، والنسائي في " الكبرى " كما في "التحفة" 3/38، وابن ماجه (4029) في الفتن: باب الصبر على البلاء ، وأبو عوانة 1/102، وابن منده في "الإيمان" (453) من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري (3060) في الجهاد: باب كتابة الإمام الناس، وابن منده (452) ، والبيهقي 6/363، والبغوي (2744) من طريقين عن سفيان الثوري، عن الأعمش، عن شقيق، عن حذيفة مرفوعاً بلفظ: "اكتبوا لي من تلفظ بالإسلام من الناس"، فكتبنا له ألفاً وخمس مئة رجل، فقلنا: نخاف ونحن ألف وخمس مئة؟ .. وأخرجه البخاري بإثره، قال: حدثنا عبدان، عن أبي حمزة، عن الأعمش فوجدناهم خمس مئة.

6274- إسناده صحيح على شرط مسلم . ابنُ خُثيم: هو عبد الله بن عثمان بن خُثيم، وأبو الزبير: هو محمد بن مسلم، وقد صرح بالتحديث عند البيهقي، فانتفت شبهة تدليسه . وأخرجه أحمد3/322-323، والبزار (1756) عن عبد الرزاق بهذا الإسناد. وقال البزار: قد رواه غير واحد عن ابن خُثيم، ولا نعلمه عن جابر إلّا بهذا الإسناد . وأخرجه البزار، والبيهقي في " الدلائل " 2/442-443، وفي " السنن "9/9 من طريقين عن ابنِ خُثيم، به . وذكره الهيثمي في "المجمع"6/46، وقال: رواه أحمد والبزار، ورجال أحمد رجال الصحيح. وسيأتي برقم (7012) .

يُبَالِي فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَعَلٰى اَنْ تَنْصُرُوْنِي، وَتَمْنَعُوْنِي اِذَا قَدِمْتُ عَلَيْكُمْ مِمَّا تَمْنَعُوْنَ مِنْهُ اَنْفُسَكُمْ وَاَزْوَاجَكُمْ وَاَبْنَاءَكُمْ، وَلَكُمُ الْجَنَّةُ، فَقُمْنَا اِلَيْهِ فَبَايَعْنَاهُ، وَاَخَذَ بِيَدِهٖ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَهُوَ مِنْ اَصْغَرِهِمْ، فَقَالَ: رُوَيْدًا يَا اَهْلَ يَثْرِبَ، فَاِنَّا لَمْ نَضْرِبْ اَكْبَادَ الْاِبِلِ اِلَّا وَنَحْنُ نَعْلَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّ اِخْرَاجَهُ الْيَوْمَ مُنَازَعَةُ الْعَرَبِ كَافَّةً، وَقَتْلُ خِيَارِكُمْ، وَاَنْ تَعَضَّكُمُ السُّيُوْفُ، فَاِمَّا اَنْ تَصْبِرُوْا عَلٰى ذٰلِكَ وَاَجْرُكُمْ عَلَى اللّٰهِ، وَاِمَّا اَنْتُمْ تَخَافُوْنَ مِنْ اَنْفُسِكُمْ جُبْنًا، فَبَيِّنُوْا ذٰلِكَ فَهُوَ اَعْذَرُ لَكُمْ، فَقَالُوْا: اَمِطْ عَنَّا فَوَاللّٰهِ لَا نَدَعُ هٰذِهِ الْبَيْعَةَ اَبَدًا، فَقُمْنَا اِلَيْهِ، فَبَايَعْنَاهُ، فَاَخَذَ عَلَيْنَا، وَشَرَطَ اَنْ يُعْطِيَنَا عَلٰى ذٰلِكَ الْجَنَّةَ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سات سال تک مکہ میں مقیم رہے۔ آپ عکاظ، مجنہ اور حج کے موقع پر منٰی میں موجود لوگوں کی رہائش گاہوں پر جاتے تھے۔ کون مجھے پناہ دے گا اور کون میری مدد کرے گا تا کہ میں اپنے پروردگار کے اس پیغام کی تبلیغ کر سکوں' یہاں تک کہ ایک شخص جس کا تعلق یمن یا شاید مصر سے تھا وہ نکلا اور اپنی قوم کے پاس آ کر بولا۔ قریش کے اس نوجوان سے بچو کہیں یہ تمہیں آزمائش میں مبتلا نہ کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی رہائش گاہوں کے درمیان چلتے اور وہ لوگ اپنی انگلیوں سے آپ کی طرف اشارہ کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یثرب سے بھیجا ہم نے آپ کو پناہ دی اور آپ کی تصدیق کی۔ ہم میں سے ایک شخص نکلا وہ آپ پر ایمان لایا آپ نے اسے قرآن کی تلاوت سکھائی۔ وہ شخص اپنے اہل خانہ کے پاس واپس گیا' تو اس کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے اہل خانہ نے بھی اسلام قبول کر لیا' یہاں تک کہ انصار کے ہر محلے میں کچھ نہ کچھ مسلمان ہو گئے۔ انہوں نے اسلام کو ظاہر کیا پھر ہم اکٹھے ہو گئے۔ ہم نے کہا: ہم کب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت میں رہنے دیں گے۔ کیا آپ مکہ کے پہاڑوں کے درمیان اِدھر اُدھر آتے جاتے رہیں اور پریشانی کا شکار رہیں' تو ہم میں سے ستر افراد آپ کی خدمت میں جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ وہ حج کے موقع پر آپ کی خدمت میں آئے۔ ہم نے آپ کے ساتھ طے کیا کہ ہم عقبہ (گھاٹی) کے پاس آ کر آپ سے بات کریں گے۔ ہم لوگ ایک ایک دو دو کر کے وہاں اکٹھے ہوئے' یہاں تک کہ جب ہماری تعداد پوری ہو گئی' تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم کس بات پر آپ کی بیعت کریں۔ آپ نے فرمایا: تم چاک و چوبند ہونے سست ہونے (ہر حالت میں) اطاعت فرمانبرداری کرنے، تنگی اور خوشحالی میں خرچ کرنے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے پر میری بیعت کرو اور آدمی یہ بھی کہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرے گا اور اس بات پر بیعت کرو کہ تم میری مدد کرو گے' اور جب میں تمہارے پاس آؤں گا تم میری مدد کرو گے۔ اسی طرح جس طرح تم اپنا خیال رکھتے ہو اپنی بیویوں اور بچوں کا خیال رکھتے ہو۔ اس کے عوض میں تمہیں جنت لے گی۔ ہم آپ کے سامنے آئے اور ہم نے آپ کی بیعت کر لی۔

حضرت اسعد بن زرارہ جوان تمام افراد میں کم سن تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور بولے: اے اہل یثرب آگے آؤ۔ ہم نے اونٹوں کے جگر پر نہیں مارا (یعنی سفر نہیں کیا) مگر یہ کہ ہم نے یہ بات جان لی ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔ اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا (مدینہ منورہ کی طرف) نکلنا تمام عربوں سے جھگڑا کرنے کا باعث بنے گا۔ اس کے نتیجے میں تمہارے بہترین

لوگ قتل ہو سکتے ہیں۔تلواریں تمہیں کاٹ سکتی ہیں‘ یا‘ تو یہ ہے کہ تم نے اس صورت حال پر صبر سے کام لینا تمہارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو جائے گا یا پھر یہ ہے کہ تم بزدلی دکھاتے ہوئے اپنی ذات کے حوالے سے اندیشے کا شکار ہو جانا (اگر تم نے ایسا کرنا ہے)‘ تو تم اس بات کو بیان کردو نبی اکرم ﷺ تم لوگوں کا عذر قبول کرلیں گے۔ان لوگوں نے کہا: تم ایک طرف ہو جاؤ‘ اللہ کی قسم! ہم اس بیعت کو کبھی ترک نہیں کریں گے پھر ہم نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے۔ہم نے آپ کی بیعت کی۔آپ نے ہم سے بیعت لی اور ساتھ یہ شرط عائد کی کہ آپ ایسا کرنے کی صورت میں ہمیں جنت عطا کریں گے۔

فَصْلٌ فِيْ هِجْرَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَكَيْفِيَّةِ اَحْوَالِهِ فِيْهَا

فصل: نبی اکرم ﷺ کا مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا اوراس دوران آپ ﷺ کی صورتحال کی کیفیت

6275 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، وَالْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ نَخْلٍ، فَذَهَبَ وَهْلِيْ اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ، فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ، يَثْرِبُ، وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهِ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ، فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ، فَاِذَا هُوَ مَا جَدَّدَ اللّٰهُ مِنَ الْمَغْنَمِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے خواب میں دیکھا میں مکہ سے ہجرت کر کے کھجوروں کی سرزمین کی طرف جارہا ہوں۔ میرا ذہن اس طرف گیا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہو سکتے ہیں' لیکن وہ مدینہ تھا یعنی یثرب تھا اور میں نے خواب میں دیکھا میں نے تلوار لہرائی' تو وہ ٹوٹ گئی۔ اس سے مراد غزوہ احد کے موقع پر مسلمانوں کو لاحق ہونے والا نقصان ہے پھر میں نے دوسری مرتبہ تلوار لہرائی' تو وہ پہلے سے زیادہ اچھی صورت میں آ گئی۔ اس سے مراد وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ مال غنیمت کی شکل میں عطا کرے گا اور اہل ایمان کا اجتماع (یعنی ان کی تعداد کا زیادہ ہونا) مراد ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا اَرَى اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعَ هِجْرَتِهِ فِيْ مَنَامِهِ

6275– إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمود بن غيلان ثقة من رجال الشيخين، والحسن بن حماد: هو الضبي، روى له النسائي وهو ثقة، وأبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وبُريد: هو ابن أبي بردة بن أبي موسى الأشعري. وأخرجه ابن ماجه (3921) في تعبير الرؤيا: باب تعبير الرؤيا، عن محمود بن غيلان، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارمي 2/129، ومسلم (2272) في الرؤيا: باب رؤيا النبي - صلى الله عليه وسلم -، من طريقين عن أبي أسامة، به. وانظر ما بعده.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کوخواب میں ہجرت کا مقام دکھادیا تھا

6276 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّي اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهْلِي اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ، وَهَجَرُ، فَاِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَاَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ اَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ، فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ اُحُدٍ، وَهَزَزْتُهُ مَرَّةً اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ، فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ہجرت کر کے ایسی سرزمین کی طرف جارہا ہوں۔ وہاں کھجوروں کے باغات ہیں۔ میرا ذہن اس طرف گیا یہ یمامہ یا ہجر ہو سکتے ہیں' لیکن یہ مدینہ یعنی یثرب تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار لہرائی' تو وہ ٹوٹ گئی۔ اس سے مراد غزوہ احد کے موقع پر لاحق ہونے والا نقصان ہے' پھر میں نے اسے دوسری مرتبہ لہرایا تو وہ پہلے سے زیادہ اچھی حالت میں آ گئی۔ اس کے ذریعے وہ فتح اور اہل ایمان کا اجتماع (یعنی ان کی تعداد میں اضافہ) مراد ہے' جو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ كَيْفِيَّةِ خُرُوجِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ لَمَّا صَعُبَ الْاَمْرُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ بِهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے نکلنے کی کیفیت کا تذکرہ جب وہاں معاملہ مسلمانوں کے لیے مشکل ہو گیا

6277 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

6276- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مسند" أبي يعلى ورقة 240/2، وهو مكرر ما قبله . وأخرج البخاري (3622) في مناقب الأنصار: باب علامات النبوّة في الإسلام، و (4081) في المغازي: باب من قتل من المسلمين يوم أُحُد، و (7035) في التعبير: باب إذا رأى بقراً تنحر، و (3041) باب: إذا هزَّ سيفاً في المنام، ومسلم (2272) في الرؤيا: باب رؤيا النبي - صلى الله عليه وسلم -، والبغوي (3296) عن محمد بن العلاء بن كريب، بهذا الإسناد.

6277- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (9743) . وأخرجه بأخصر مما هنا أحمد 6/198 عن عبد الرزاق بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (5807) في اللباس: باب التقنع، عن إبراهيم بن موسى، عن هشام، عن معمر، عن الزهري، عن عروة، به. وأخرجه مطولاً ومختصراً البخاري (476) في الصلاة: باب المسجد يكون بالطريق من غير ضرر الناس، و (2297) في الكفالة: باب جوار أبي بكر في عَهْدِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، و (3905) في المغازي: باب غزوة الرجيع ورعل وذكوان، والبيهقي في "الدلائل" 2/471-474، والبغوي في "معالم التنزيل" 2/293-294 من طريقين عن الليث، عن عُقيل، عن الزهري، به. وانظر (6280) و (6868) .

(متن حدیث): لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَیَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا یَدِینَانِ الدِّینَ، لَمْ یَمُرَّ عَلَیْنَا یَوْمٌ اِلَّا یَاْتِینَا فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، طَرَفَیِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِیًّا، فَلَمَّا ابْتُلِیَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِ مُهَاجِرًا قِبَلَ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَلَقِیَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ سَیِّدُ الْقَارَةِ، فَقَالَ: اَیْنَ یَا اَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ: اَخْرَجَنِیْ قَوْمِیْ فَاَسِیحُ فِی الْاَرْضِ، وَاَعْبُدُ رَبِّی، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ: اِنَّ مِثْلَكَ یَا اَبَا بَكْرٍ لَا یَخْرُجُ، وَلَا یُخْرَجُ، اِنَّكَ تُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَقْرِی الضَّیْفَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ، وَاَنَا لَكَ جَارٌ، فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ، وَرَجَعَ اَبُوْ بَكْرٍ مَعَهُ، فَقَالَ لَهُمْ، وَطَافَ فِیْ كُفَّارِ قُرَیْشٍ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، لَا یَخْرُجُ، وَلَا یُخْرَجُ مِثْلُهُ، اِنَّهُ یُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَیَصِلُ الرَّحِمَ، وَیَحْمِلُ الْكَلَّ، وَیَقْرِی الضَّیْفَ، وَیُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَاَنْفَذَتْ قُرَیْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ، فَاَمَّنُوا اَبَا بَكْرٍ، وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ: مُرْ اَبَا بَكْرٍ اَنْ یَّعْبُدَ رَبَّهُ فِیْ دَارِهٖ وَیُصَلِّیَ مَا شَاءَ، وَیَقْرَاَ مَا شَاءَ، وَلَا یُؤْذِیْنَا، وَلَا یَسْتَعْلِنْ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِیْ غَیْرِ دَارِهٖ، فَفَعَلَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ، ثُمَّ بَدَا لِاَبِیْ بَكْرٍ فَابْتَنٰی مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ، فَكَانَ یُصَلِّیْ فِیْهِ، وَیَقْرَاُ الْقُرْآنَ، فَیَقِفُ عَلَیْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِیْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ، فَیَعْجَبُوْنَ مِنْهُ، وَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ، وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلًا بَكَّاءً لَا یَمْلِكُ دَمْعَهُ اِذَا قَرَاَ الْقُرْآنَ، فَاَرْسَلُوا اِلَی ابْنِ الدَّغِنَةِ، فَقَدِمَ عَلَیْهِمْ، فَقَالُوا: اِنَّمَا اَجَرْنَا اَبَا بَكْرٍ اَنْ یَّعْبُدَ رَبَّهُ فِیْ دَارِهٖ، وَاِنَّهُ ابْتَنٰی مَسْجِدًا، وَاِنَّهُ اَعْلَنَ الصَّلَاةَ وَالْقِرَاءَةَ، وَاِنَّا خَشِینَا اَنْ یَّفْتِنَ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا، فَاْتِهٖ، فَقُلْ لَهُ: اَنْ یَّقْتَصِرَ عَلٰی اَنْ یَّعْبُدَ رَبَّهُ فِیْ دَارِهٖ، وَاِنْ اَبٰی اِلَّا اَنْ یُّعْلِنَ ذٰلِكَ فَلْیَرُدَّ عَلَیْنَا ذِمَّتَكَ، فَاِنَّا نَكْرَهُ اَنْ نُخْفِرَ ذِمَّتَكَ، وَلَسْنَا بِمُقِرِّیْنَ لِاَبِیْ بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ، فَاَتٰی ابْنُ الدَّغِنَةِ اَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ الَّذِیْ عَقَدْتُّ لَكَ عَلَیْهِ، فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰی ذٰلِكَ، وَاِمَّا اَنْ تُرْجِعَ اِلَیَّ ذِمَّتِیْ، فَاِنِّیْ لَا اُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّیْ اُخْفِرْتُ فِیْ عَقْدِ رَجُلٍ عَقَدْتُّ لَهُ.

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَاِنِّیْ اَرْضٰی بِجِوَارِ اللّٰهِ، وَجِوَارِ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِیْنَ: اُرِیتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، اُرِیتُ سَبَخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَیْنَ لَابَتَیْنِ، وَهُمَا حَرَّتَانِ .

فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِیْنَةِ حِیْنَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، وَرَجَعَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ اِلٰی اَرْضِ الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، وَتَجَهَّزَ اَبُوْ بَكْرٍ مُهَاجِرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰی رِسْلِكَ یَا اَبَا بَكْرٍ، فَاِنِّیْ اَرْجُو اَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ ، فَقَالَ: فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ اَوَ تَرْجُو ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، فَحَبَسَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نَفْسَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلِصَحَابَتِهٖ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَیْنِ كَانَتَا لَهُ وَرَقَ السَّمُرِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ.

قَالَ الزُّهْرِیُّ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: اِذْ قَائِلٌ یَقُوْلُ لِاَبِیْ بَكْرٍ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِیْ سَاعَةٍ لَمْ یَكُنْ یَاْتِینَا فِیْهَا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِدًی لَهُ اَبِیْ وَاُمِّیْ، اِنْ جَاءَ بِهٖ هٰذِهِ السَّاعَةَ لَاَمْرٌ،

فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هُمْ اَهْلُكَ، قَالَ: فَنَعَمْ ، قَالَ: قَدْ اُذِنَ لِي ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَالصُّحْبَةُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَخُذْ اِحْدٰى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ، فَقَالَ: نَعَمْ، بِالثَّمَنِ ، قَالَتْ: فَجَهَّزْنَاهُمَا اَحَثَّ الْجِهَازِ، وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِيْ جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ اَسْمَاءُ مِنْ نِطَاقِهَا، وَاَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ، فَلِذٰلِكَ كَانَتْ تُسَمّٰى: ذَاتَ النِّطَاقِ، فَلَحِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فِيْ جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: ثَوْرٌ، فَمَكَثَا فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سے میں نے ہوش سنبھالا میں نے اپنے والدین کو مسلمان دیکھا روزانہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں صبح وشام تشریف لایا کرتے تھے۔ جب مسلمانوں کو آزمائش کا شکار کیا جانے لگا' تو حضرت ابوبکر حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ ان کی ملاقات قارہ قبیلے کے سردار ابن دغنہ سے ہوئی۔ اس نے دریافت کیا: اے ابوبکر کہاں جارہے ہو۔ انہوں نے کہا: میری قوم نے مجھے نکلنے پر مجبور کردیا ہے۔ اب میں زمین میں سفر کروں گا اور اپنے پروردگار کی عبادت کروں گا۔ ابن دغنہ نے ان سے کہا: اے ابوبکر آپ جیسا شخص (اپنے علاقے سے) نہ تو نکل سکتا ہے اور نہ ہی اسے نکالا جاسکتا ہے۔ آپ ضرورت مند کی مدد کرتے ہیں رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، حق کے کاموں میں مدد کرتے ہیں، میں آپ کو پناہ دیتا ہوں پھر ابن دغنہ وہاں سے سوار ہو کر آئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ واپس آگئے۔ وہ کفار قریش کے پاس گیا اور اس نے ان سے کہا ابوبکر جیسا شخص (اپنے علاقے سے) نہ تو نکل سکتا ہے اور نہ اس جیسے شخص کو نکالا جاسکتا ہے۔ وہ ضرورت مند کی مدد کرتا ہے ان کا خیال رکھتا ہے، دوسروں کا وزن اٹھاتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا ہے، حق کے کاموں میں مدد کرتا ہے' تو قریش نے ابن دغنہ کی دی ہوئی پناہ کو برقرار رکھا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر کو امان دیدی۔ انہوں نے ابن دغنہ سے کہا کہ وہ ابوبکر سے کہے کہ وہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار کی عبادت کرے اور وہاں جتنی چاہے نماز ادا کرے اور جتنی چاہے تلاوت کرے' لیکن ہمیں تکلیف نہ پہنچائے۔ وہ اعلانیہ طور پر اپنے گھر سے باہر نماز ادا نہ کرے اور تلاوت نہ کرے۔ حضرت ابوبکر ایسا ہی کرتے رہے' پھر ان کو مناسب لگا' تو انہوں نے اپنے صحن میں مسجد بنالی۔ وہاں وہ نماز ادا کیا کرتے تھے اور قرآن کی تلاوت کرتے تھے' تو مشرکین کی خواتین اور بچے وہاں آجاتے اور حیران ہوتے تھے اور ان کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ حضرت ابوبکر بہت زیادہ رویا کرتے تھے جب قرآن کی تلاوت کرتے تھے' تو ان کی آنکھوں پر قابو نہیں رہتا تھا۔ قریش نے ابن دغنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ ان کے پاس آئے۔ قریش نے کہا: ہم نے ابوبکر کو اس شرط پر پناہ دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار کی عبادت کرے گا۔ اب اس نے مسجد بنالی ہے اور وہ اعلانیہ طور پر نماز پڑھتا ہے اور تلاوت کرتا ہے۔ ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ وہ ہمارے نوجوان بچوں کو آزمائش کا شکار کردے گا تم اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار کی عبادت کرنے پر اکتفاء کرے۔ اگر وہ نہیں مانتا اور اعلانیہ طور پر ایسا کرنا چاہتا ہے' تو پھر وہ تمہاری دی ہوئی پناہ واپس کر

دے کیونکہ ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہم تمہاری دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کریں اور ہم ابوبکر کو اعلانیہ طور پر ایسا کرنے کی اجازت بھی نہیں دے سکتے۔

ابن دغنہ ابوبکر کے پاس آیا اور بولا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ میں نے آپ کے بارے میں ایک بات کا ذمہ لیا تھایا' تو آپ اس پر اکتفاء کریں' یا پھر میری دی ہوئی پناہ مجھے واپس کر دیں کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ عرب یہ بات سنیں کہ میں نے ایک شخص کو پناہ دینے کے بعد اس سے واپس لے لی۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا: میں اللہ اور اس کے رسول کی پناہ سے راضی ہوں۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ مکہ میں مقیم تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا تمہارا ہجرت کا مقام مجھے (خواب میں) دکھایا گیا ہے۔ مجھے دکھایا گیا ہے کہ وہ ایک شور والی زمین ہے' جس میں کھجوروں کے باغات بہت ہیں اور اس کے دونوں کناروں پر پتھریلی زمین ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا تذکرہ کیا' تو جن لوگوں نے ہجرت کرنی تھی وہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر گئے اور حبشہ کی سرزمین کی طرف جن لوگوں نے ہجرت کی تھی ان میں سے کچھ لوگ مدینہ آ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کے لئے سازوسامان تیار کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر ابھی انتظار کرو مجھے یہ امید ہے کہ مجھے بھی اس کی اجازت مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ کو یہ امید ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دینے کے لئے خود کو روک لیا۔ وہ اپنی دو اونٹنیوں کو چارا کھلاتے رہے۔ وہ انہیں ببول کے پتے کھلایا کرتے تھے۔ ایسا چار ماہ تک ہوتا رہا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن کسی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا نبی اکرم ﷺ تشریف لائے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ منہ ڈھانپ کر تشریف لائے تھے اور یہ ایک ایسا وقت تھا جس میں آپ عام طور پر ہمارے ہاں نہیں آتے تھے۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر آپ اس وقت میں تشریف لائے ہیں' تو ضرور کسی اہم کام کے سلسلے میں آئے ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی آپ کی خدمت میں اجازت پیش کی گئی۔ نبی اکرم ﷺ اندر تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: اے ابوبکر اپنے پاس موجود لوگوں کو باہر نکال دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! صرف میرے اہل خانہ ہی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے پھر آپ نے بتایا مجھے اجازت دیدی گئی ہے حضرت ابوبکر نے عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں' یارسول اللہ (ﷺ)! کیا میں ساتھ دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میرے والد آپ پر قربان ہوں آپ ان دونوں میں سے ایک اونٹنی لے لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن یہ قیمت کے عوض میں ہوگی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے ان دونوں کے لئے بہترین زادہ راہ تیار کیا۔ ہم نے ان دونوں کے لئے چمڑے کے کھانے کا تھیلا تیار کیا۔ سیدہ اسماء نے اپنے ازار بند کو کاٹ کر اس کے ذریعے اس تھیلے کا منہ باندھا۔ اسی وجہ سے ان کا نام ذات نطاق ہے۔

نبی اکرم ﷺ ایک پہاڑ پر موجود غار تک پہنچ گئے۔ جس کا نام ثور تھا۔ آپ تین دن تک وہاں قیام پذیر رہے۔

ذِكْرُ مَا خَاطَبَ الصِّدِّيقُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا فِي الْغَارِ

اس بات کا تذکرہ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے کیا کہا تھا جب یہ دونوں حضرات غار میں موجود تھے

6278 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: لَوْ اَرَادَ اَحَدُهُمْ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى قَدَمَيْهِ لَاَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمِهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا؟

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو بتایا ہم جب غار میں موجود تھے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی اگر ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے پاؤں کی طرف دیکھ لے تو وہ اپنے پاؤں کے نیچے ہمیں دیکھ لے گا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسے دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے۔ جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَرُوحُ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمِنْحَةِ اَيَّامَ مُقَامِهِمَا فِي الْغَارِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غار میں قیام کے دوران کیسے کھانا ان تک پہنچتا تھا

6278- إسناده صحيح على شرط الشيخين. يعقوب الدورقي: هو ابن إبراهيم، وعفان: هو ابن مسلم بن عبد الله الباهلي، وهمام: هو ابن يحيى بن دينار، وثابت: هو ابن أسلم البناني. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/7، وأحمد 1/4، وابن سعد في "الطبقات" 3/173-174، والطبري في "جامع البيان" (16729)، والترمذي (3096) في التفسير: باب ومن سورة التوبة، وأبو يعلى (66)، وأبو بكر المروزي في "مسند أبي بكر" (72)، والبيهقي في "دلائل النبوّة" 2/480 من طريق عفان بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3653) في فضائل الصحابة: باب مناقب المهاجرين وفضلهم، و (3922): باب هجرة النبي - صلى الله عليه وسلم - إلى المدينة، و (4663) في تفسير سورة براءة: باب قوله: (ثانيَ اثنين إذ هما في الغار)، ومسلم: (2381) في فضائل الصحابة: باب فضائل أبي بكر رضي الله عنه، وأبو يعلى (67)، وأبو بكر المروزي (71)، والبيهقي 2/480-481، والبغوي في "معالم التنزيل" 2/293 من طرق عن همام بن يحيى، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب، إنما يعرف من حديث همام، وتفرد به. قلت: قد أخرجه أبو بكر المروزي (74)، وابن شاهين في "الأفراد" كما في "الفتح" 7/12 من طريق جعفر بن سليمان عن ثابت، وانظر الفتح 7/11-12 وسيأتي الحديث برقم (6869).

6279 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُرُوجِ مِنْ مَكَّةَ حِينَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْأَمْرُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْبِرْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَطْمَعُ أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَرْجُو، فَانْتَظَرَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ظُهْرًا، فَنَادَاهُ، فَقَالَ لَهُ: اخْرُجْ مَنْ عِنْدَكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

فَقَالَ: أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الصُّحْبَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصُّحْبَةُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي نَاقَتَانِ، قَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ.

قَالَتْ: فَأَعْطَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَاهُمَا وَهِيَ الْجَدْعَاءُ، فَرَكِبَا حَتَّى أَتَيَا الْغَارَ، وَهُوَ بِثَوْرٍ، فَتَوَارَيَا فِيهِ، وَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَخُو عَائِشَةَ لِأُمِّهَا، وَكَانَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْحَةٌ، فَكَانَ يَرُوحُ بِهَا وَيَغْدُو عَلَيْهِمْ، وَيُصْبِحُ فَيَدَّلِجُ إِلَيْهِمَا، ثُمَّ يَسْرَحُ، فَلَا يَفْطِنُ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّعَاءِ، فَلَمَّا خَرَجَا، خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهِ حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ سے چلے جانے کی اجازت مانگی۔ جب حالات خراب ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم صبر سے کام لو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو یہ توقع ہے کہ آپ کو بھی اجازت مل جائے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور ان سے فرمایا اپنے پاس موجود لوگوں کو باہر نکال دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! صرف میری دو بیٹیاں یہاں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں پتہ چلا کہ مجھے روانگی (ہجرت) کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا میں آپ کے ساتھ رہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساتھ رہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں۔ میں نے انہیں روانگی کے لئے تیار کیا

6279- إسناده صحيح. أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ القطان روى عنه جمع، وقال ابن أبي حاتم: كان صدوقاً، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/38-39، وقال: كان متقناً، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه البخاري (4093) في المغازي: باب غزوة الرجيع ورعل وذكوان، عن عبيد بن إسماعيل، حدثنا أبو أسامة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري مختصراً (2138) في البيوع: باب إذا اشترى متاعاً أو دابة، فوضعه عند البائع، من طريق علي بن مسهر، عن هشام به. وانظر (6277) و (6869). وقوله: "أخو عائشة" وفي رواية "أخي عائشة" وهما جائزتان، الأولى على القطع، والثانية على البدل، وفي قوله: "عبد الله بن الطفيل" نظر، وكأنه مقلوب، والصواب كما قال الدمياطي: الطفيل بن عبد الله بن سخبرة، وهو ازدي من بني زهران، وكان أبوه زوج أمِّ رومان والدة عائشة، فَقَدِمَا في الجاهلية مكة، فحالف أبا بكر، ومات وخلَّف الطفيل، فتزوج أبو بكر امرأته أم رومان، فولدت له عبد الرحمن وعائشة، فالطفيل أخوهما من أمهما، واشترى أبو بكر عامر بن فهيرة من الطفيل.

ہے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں میں سے ایک اونٹنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدی۔ وہ جدعاء تھی۔ یہ دونوں حضرات اس پر سوار ہو کر ایک غار میں آ گئے' جو ثور نامی پہاڑ میں تھا۔ دونوں حضرات اس میں چھپ گئے۔ عبداللہ بن طفیل کا غلام عامر بن فہیرہ جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا والدہ کی طرف سے بھائی تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زیر احسان تھا' تو چرواہوں میں سے کسی کو اس بارے میں اندازہ نہیں ہو سکا وہ صبح ان حضرات کے پاس جاتا' شام کو مکہ آ جاتا' اور پھر رات کے آخری حصے میں ان حضرات کے پاس آ جاتا۔ جب یہ دونوں حضرات وہاں سے روانہ ہوئے' تو وہ بھی ان دونوں کے ہمراہ تیزی سے چلتا ہوا آیا' یہاں تک کہ یہ لوگ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

ذِكْرُ مَا يَمْنَعُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا كَيْدَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصِّدِّيقِ، عِنْدَ خُرُوجِهِمَا مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِينَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مکہ سے نکل کر مدینہ منورہ کی طرف جاتے ہوئے ان دونوں حضرات سے کفار قریش کے فریب (یعنی ان کے برے ارادوں کو) روکے رکھا

6280 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ اُخْتِ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): جَاءَتْنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِمَنْ قَتَلَهُمَا اَوْ اَسَرَهُمَا، قَالَ: فَبَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهَا حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: يَا سُرَاقَةُ اِنِّي رَاَيْتُ آنِفًا اَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ لَا اُرَاهَا اِلَّا مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَهُ، قَالَ سُرَاقَةُ: فَعَرَفْتُ اَنَّهُمْ هُمْ، فَقُلْتُ: اِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ، وَلٰكِنَّكَ رَاَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا، انْطَلَقُوا بِنَا، ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً، ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ بَيْتِي فَاَمَرْتُ جَارِيَتِي اَنْ تُخْرِجَ لِي فَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ اَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ، وَاَخَذْتُ رُمْحِي، فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ، فَخَطَطْتُ بِهِ الْاَرْضَ فَاَخْفَضْتُ عَالِيَةَ الرُّمْحِ حَتّٰى اَتَيْتُ

6280– حديث صحيح، ابن أبي السري متابع، ومن فوقه شرط البخاري . وهو في "مصنف عبد الرزاق" (9743) . وأخرجه أحمد 4/175-176، والطبراني في "الكبير" عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3906) في مناقب الأنصار : باب هجرة النبي - صلى الله عليه وسلم - وأصحابه إلى المدينة، والبيهقي في "الدلائل" 2/485-487 من طريقين عن الليث، عن عقيل، عن الزهري، به . وأخرجه الطبراني (6602) ، والبيهقي 2/487، والمزي في "تهذيب الكمال " في ترجمة عبد الرحمن بن مالك المدلجي، من طريقين عن موسى بن عقبة. وأخرجه الطبراني (6603) من طريق صالح بن كيسان، كلاهما عن الزهري بنحوه، وفيه زيادة.

فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا، وَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتُ اَسْوِدَتَهُمْ، فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْ حَيْثُ يَسْمِعُهُمُ الصَّوْتُ عَثَرَ بِيْ فَرَسِي، فَخَرَرْتُ عَنْهَا، فَاَهْوَيْتُ بِيَدِيْ اِلٰى كِنَانَتِي، فَاسْتَخْرَجْتُ الْاَزْلَامَ، فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا فَخَرَجَ الَّذِيْ اَكْرَهُ، فَعَصَيْتُ الْاَزْلَامَ، وَرَكِبْتُ فَرَسِي، وَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِيْ حَتّٰى اِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُكْثِرُ الِالْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْاَرْضِ، حَتّٰى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ، فَخَرَرْتُ عَنْهَا، فَزَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ وَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا، فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً، اِذَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ، قَالَ: مَعْمَرٌ: قُلْتُ لِاَبِيْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ: مَا الْعُثَانُ؟ فَسَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: هُوَ الدُّخَانُ مِنْ غَيْرِ نَارٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْاَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِيْ اَكْرَهُ اَنْ لَا اَضُرَّهُمْ، فَنَادَيْتُهُمَا بِالْاَمَانِ، فَوَقَفَا، فَرَكِبْتُ فَرَسِي، حَتّٰى جِئْتُهُمْ، وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِي، حَتّٰى لَقِيْتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ اَنَّهُ سَيَظْهَرُ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ، وَاَخْبَرْتُهُمْ مِنْ اَخْبَارِ اَسْفَارِهِمْ وَمَا يُرِيْدُ النَّاسُ بِهِمْ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ، فَلَمْ يَرْزَءُ وْنِيْ، وَلَمْ يَسْاَلُوْنِيْ، اِلَّا اَنْ قَالُوا: اَخْفِ عَنَّا، فَسَاَلْتُهُ اَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ مُوَادَعَةٍ، فَاَمَرَ بِهِ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ، فَكَتَبَ لِي فِيْ رُقْعَةٍ مِنْ اَدَمٍ بَيْضَاءَ

✿✿ عبدالرحمٰن بن مالک جو حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کے بھانجے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے یہ بات بتائی ہے۔ انہوں نے حضرت سراقہ کو یہ بیان کرتے سنا کفار قریش کے پیغام رصاع ہمارے پاس آئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں کو قتل کرنے یا قید کرنے والے شخص کے لئے انعام مقرر کیا تھا۔ حضرت سراقہ بیان کرتے ہیں: میں اپنی قوم بنو مدلج کی محفل میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا اور ہمارے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کہا: اے سراقہ میں نے کچھ دیر پہلے ساحل کی طرف آدمیوں کا ہیولیٰ دیکھا ہے۔ میرا خیال ہے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ سراقہ کہتے ہیں: مجھے بھی اندازہ ہو گیا کہ وہ وہی ہوں گے۔ میں نے کہا: وہ لوگ وہ نہیں ہوں گے تم نے فلاں اور فلاں کو دیکھا ہوگا۔ وہ ہمارے پاس سے گئے ہیں پھر میں اس محفل میں تھوڑی دیر ٹھہرا رہا پھر میں اٹھا اپنے گھر میں آیا۔ میں نے اپنی کنیز سے کہا وہ میرا گھوڑا نکالے وہ ایک ٹیلے کے پیچھے تھا۔ وہ اس نے میرے لئے تیار کر کے رکھا میں نے اپنا نیزہ پکڑا اور گھر کے پیچھے کی طرف سے نکل گیا۔ میں نے اس کے ذریعے زمین پر لکیریں لگائیں۔ میں نے نیزے کے اوپر والے حصے کو نیچے کر دیا' یہاں تک کہ میں اپنے گھوڑے کے پاس آ کر اس پر سوار ہوا میں اپنا گھوڑا دوڑا تا رہا' یہاں تک کہ مجھے ان لوگوں کا ہیولیٰ نظر آیا۔ جب میں اتنا قریب ہوا کہ میری آواز ان تک جا سکتی تھی' تو میرے گھوڑے کو ٹھوکر لگی اور میں اس پر سے نیچے گر گیا۔ میں نے اپنا ہاتھ اپنی کمان کی طرف بڑھایا اور اس میں سے پانسے نکالنے والے تیر نکالے میں نے اس میں سے پانسے کا تیر نکالا' تو وہ چیز سامنے آئی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔ میں نے پانسے کے فیصلے کو نہیں مانا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا پھر میں نے ایڑھ لگائی' یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی آواز سنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر ادھر نہیں دیکھ رہے تھے' لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت زیادہ ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ میرے گھوڑے کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے' یہاں تک کہ وہ گھٹنوں تک زمین میں چلے گئے میں اس پر سے نیچے گر گیا۔ میں نے اسے ڈانٹا اور پھر میں

اٹھ گیا' لیکن اس کے دونوں پاؤں زمین سے نہیں نکلے پھر جب وہ سیدھا کھڑا ہوا' تو اسی دوران آسمان میں ایک چمک دار دھواں نظر آیا۔

معمر نامی راوی کہتے ہیں: انہوں نے ابوعمرو نامی راوی سے دریافت کیا یہاں لفظ عثان سے مراد کیا ہے وہ کچھ دیر خاموش رہے پھر وہ بولے: اس سے مراد وہ دھواں ہے' جو آگ کی وجہ سے نہ ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ میں نے پھر تیروں کے ذریعے پانسہ نکالا' تو وہ نتیجہ سامنے آیا جو میں پسند نہیں کرتا تھا وہ یہ کہ میں ان لوگوں کو نقصان نہ پہنچاؤں میں نے امان کے ہمراہ ان دونوں صاحبان کو پکارا' تو وہ دونوں صاحبان ٹھہر گئے۔ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا جب میں ان حضرات کے پاس پہنچنے سے رک گیا تھا (یعنی میرا گھوڑا آگے بڑھنے کے قابل نہیں رہا تھا)' تو میرے ذہن میں یہ خیال آ گیا تھا کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا معاملہ عنقریب غالب آ جائے گا۔ میں نے کہا: آپ کی قوم کے افراد نے آپ کے بارے میں انعام مقرر کیا ہے میں نے ان حضرات کو ان کے معاملے کے بارے میں بتایا اور لوگوں کا ان کے بارے میں جو ارادہ ہے وہ بھی بتایا اور انہیں زادِ سفر اور ساز و سامان کی پیش کش کی' لیکن انہوں نے اسے قبول نہیں کیا اور مجھ سے صرف یہ کہا ہمارے معاملے کو پوشیدہ رکھنا میں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ میرے لئے ایک تحریر لکھ دیں' جس میں انعام دینے کا وعدہ کیا گیا ہو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا' تو انہوں نے سفید چمڑے پر مجھے تحریر لکھ کر دیدی۔

ذِكْرُ وَصْفِ قُدُومِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ، عِنْدَ هِجْرَتِهِمْ اِلٰى يَثْرِبَ

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اصحاب کی مدینہ منورہ تشریف لانے کی صفت کا تذکرہ جب ان حضرات نے یثرب کی طرف ہجرت کی تھی

6281 - اَخْبَرَنِي الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْغُدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ

6281- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الله بن رجاء الغُداني من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه البيهقي في "الدلائل "2/484، والإسماعيلي في "المستخرج" كما في "الفتح" 7/11 عن الفضل بن الحباب الجمحي، بهذا الاسناد. وأخرجه البخاري مختصراً ومطولاً (2439) في اللقطة: باب من عرّف اللقطة ولم يدفعها للسلطان، و (3615) في فضائل الصحابة: باب مناقب المهاجرين وفضلهم، عن عبد الله بن رجاء الغداني، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 14/327، وأحمد 3-1/2، ومسلم (2009) في الزهد: باب حديث الهجرة، والفسوي في "المعرفة والتاريخ "241-1/239، وأبو بكر المروزي في "مسند أبي بكر" (62) و (65) من طرق عن إسرائيل بنحوه. وأخرجه ابنُ أبي شيبة 14/330، والبخاري (3615) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و (3908) و (3917) : باب هجرة النبي - صلى الله عليه وسلم - إلى المدينة، و (5607) في الأشربة: باب شرب اللبن، ومسلم (2009) ، والمروزي (63) و (64) ، والبيهقي في "دلائل النبوّة" 2/485 من طرق عن أبي إسحاق، به.

اَبِىْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):اِشْتَرَى اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعَازِبٍ: مُرِ الْبَرَاءَ فَلْيَحْمِلْهُ اِلٰى اَهْلِي، فَقَالَ لَهُ عَازِبٌ: لَا حَتّٰى تُحَدِّثَنِيْ كَيْفَ صَنَعْتَ اَنْتَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَكَّةَ، وَالْمُشْرِكُوْنَ يَطْلُبُوْنَكُمْ؟ فَقَالَ: ارْتَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ فَاَحْيَيْنَا لَيْلَتَنَا حَتّٰى اَظْهَرْنَا، وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، فَرَمَيْتُ بِبَصَرِي، هَلْ نَرَى ظِلًّا نَاْوِىْ اِلَيْهِ؟ فَاِذَا اَنَا بِصَخْرَةٍ، فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهَا، فَاِذَا بَقِيَّةُ ظِلِّهَا، فَسَوَّيْتُهُ، ثُمَّ فَرَشْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْتُ: اضْطَجِعْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاضْطَجَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ اَنْظُرُ، هَلْ اَرَى مِنَ الطَّلَبِ اَحَدًا؟ فَاِذَا اَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَّسُوقُ غَنَمَهُ اِلَى الصَّخْرَةِ، يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِىْ اُرِيْدُ - يَعْنِي الظِّلَّ - فَسَاَلْتُهُ، فَقُلْتُ: لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ؟ قَالَ الْغُلَامُ: لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَعَرَفْتُهُ، فَقُلْتُ: هَلْ فِيْ غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: هَلْ اَنْتَ حَالِبٌ لِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَمَرْتُهُ، فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، وَاَمَرْتُهُ اَنْ يَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ، ثُمَّ اَمَرْتُهُ اَنْ يَّنْفُضَ كَفَّيْهِ، فَقَالَ هٰكَذَا، وَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرَى، فَحَلَبَ لِي كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَقَدْ رَوَيْتُ مَعِي لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِدَاوَةً عَلٰى فَمِهَا خِرْقَةٌ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرُدَ اَسْفَلُهُ فَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَشَرِبَ، فَقُلْتُ: قَدْ آنَ الرَّحِيلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُوْنَنَا، فَلَمْ يُدْرِكْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ غَيْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ، فَقُلْتُ: هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا، فَلَمَّا دَنَا مِنَّا، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ قِيدُ رُمْحَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ، قُلْتُ: هٰذَا الطَّلَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ لَحِقَنَا، فَبَكَيْتُ، قَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟، قُلْتُ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا عَلٰى نَفْسِي اَبْكِي، وَلٰكِنْ اَبْكِي عَلَيْكَ، فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ، قَالَ: فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى بَطْنِهَا فَوَثَبَ عَنْهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ، فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّنَجِّيَنِيْ مِمَّا اَنَا فِيهِ، فَوَاللّٰهِ لَاُعَمِّيَنَّ عَلٰى مَنْ وَرَائِي مِنَ الطَّلَبِ، وَهٰذِهِ كِنَانَتِي، فَخُذْ مِنْهَا سَهْمًا، فَاِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلٰى اِبِلِي وَغَنَمِي فِيْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا، فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ اِبِلِكَ، وَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقَ رَاجِعًا اِلٰى اَصْحَابِهِ، وَمَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلًا، فَتَنَازَعَهُ الْقَوْمُ، اَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَنْزِلُ اللَّيْلَةَ عَلٰى بَنِي النَّجَّارِ اَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ، فَخَرَجَ النَّاسُ حِينَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي الطُّرُقِ، وَعَلَى الْبُيُوتِ مِنَ الْغِلْمَانِ وَالْخَدَمِ يَقُوْلُوْنَ جَاءَ مُحَمَّدٌ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ انْطَلَقَ، فَنَزَلَ حَيْثُ اُمِرَ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (البقرة: 144) قَالَ: وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ وَهُمُ الْيَهُودُ: (مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمِ الَّتِيْ كَانُوا عَلَيْهَا) (البقرة: 142) فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ) (البقرة: 142)، قَالَ: وَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَخَرَجَ بَعْدَمَا صَلّٰى فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَانْحَرَفَ الْقَوْمُ حَتّٰى تَوَجَّهُوا اِلَى الْكَعْبَةِ، قَالَ الْبَرَاءُ: وَكَانَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ اَخُو بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ بْنِ قُصَيٍّ، فَقُلْنَا لَهُ: مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: هُوَ مَكَانَهُ وَاَصْحَابُهُ عَلٰى اَثَرِيْ، ثُمَّ اَتٰى بَعْدَهُ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى اَخُو بَنِيْ فِهْرٍ، فَقُلْنَا: مَا فَعَلَ مَنْ وَرَاءَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ؟ قَالَ: هُمُ الْاٰنَ عَلٰى اَثَرِيْ، ثُمَّ اَتَانَا بَعْدَهُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَبِلَالٌ، ثُمَّ اَتَانَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِهٖ رَاكِبًا، ثُمَّ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُمْ، وَاَبُوْ بَكْرٍ مَعَهُ، قَالَ الْبَرَاءُ: فَلَمْ يَقْدَمْ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَرَاْتُ سُوَرًا مِنَ الْمُفَصَّلِ، ثُمَّ خَرَجْنَا نَلْقَى الْعِيْرَ، فَوَجَدْنَاهُمْ قَدْ حَذِرُوا

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (میرے والد سے) تیرہ درہم کے عوض میں ایک پالان خریدا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عازب رضی اللہ عنہ سے کہا آپ براء کو ہدایت کریں کہ وہ اسے اٹھا کر میرے گھر پہنچا دے' تو حضرت عازب نے ان سے کہا ایسا اس وقت تک نہیں ہوگا' جب تک آپ' ہمیں یہ نہیں بتاتے کہ جب آپ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے اور مشرکین آپ کی تلاش میں تھے' تو آپ کے ساتھ کیا صورت حال پیش آئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا ہم لوگ مکہ سے روانہ ہوئے۔ ہم رات بھر سفر کرتے رہے' یہاں تک کہ جب دن چڑھ گیا' تو میں نے اس بات کا جائزہ لیا کہ کیا ہمیں کوئی سایہ دار جگہ نظر آرہی ہے' جس کی پناہ میں ہم چلے جائیں۔ وہاں ایک چٹان موجود تھی۔ میں اس کے پاس آیا جس کا تھوڑا سا سایہ تھا۔ میں نے وہاں زمین کو درست کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بچھونا بچھا دیا' پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ لیٹ جائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے پھر میں نے اس بات کا جائزہ لیا کہ کیا مجھے کوئی ایسا شخص نظر آرہا ہے' جو ہماری تلاش میں ہو وہاں مجھے بکریوں کا ایک چرواہا نظر آیا جو اپنی بکریاں لے کر چٹان کی طرف آرہا تھا۔ وہ بھی چٹان سے وہی فائدہ حاصل کرنا چاہتا تھا جو میں چاہتا تھا یعنی سائے میں آنا چاہتا تھا میں نے اس سے دریافت کیا۔ میں نے کہا: تم کس کے (ملازم یا غلام) ہو نوجوان نے کہا: میں فلاں شخص کا (غلام ہوں) اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا جس سے میں واقف تھا میں نے دریافت کیا: کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: کیا تم میرے لئے اسے دوہ دو گے۔ اس نے کہا: جی ہاں میں نے اسے ہدایت کی' تو اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری لے لی۔ میں نے اسے ہدایت کی کہ وہ اس کے تھنوں سے غبار کو صاف کر دے'

پھر میں نے اسے ہدایت کی کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ جھاڑ لے پھر راوی نے اس طرح کر کے دکھایا یعنی ایک ہاتھ دوسرے پر مار کر دکھایا پھر اس نے دودھ کا ایک پیالہ مجھے دوہ کر دیا۔ میں اپنے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے لئے ایک برتن لے کر آیا تھا جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے وہ (پانی) دودھ پر انڈیلا' یہاں تک کہ اس کے نیچے کا حصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' تو میں نے آپ کو پایا کہ آپ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اسے پی لیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! روانگی کا وقت ہو گیا' پھر ہم لوگ روانہ ہوئے۔ لوگ ہماری تلاش میں تھے ان میں سے کوئی ہم تک نہیں پہنچ سکا۔ صرف سراقہ بن مالک اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ہم تک آ گیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ایک تلاش کرنے والا شخص ہم تک پہنچ چکا ہے' تو میں رو پڑا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غمگین نہ ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ جب وہ ہمارے قریب ہوا اور ہمارے اور اس کے درمیان دو یا تین نیزوں جتنا فاصلہ رہ گیا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! یہ تلاش میں آنے والا شخص ہمارے قریب پہنچ چکا ہے۔ میں پھر رو پڑا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تم کیوں رو رہے ہو۔ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں اپنی ذات کے حوالے سے نہیں رو رہا بلکہ میں آپ کی وجہ سے رو رہا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے دعائے ضرر کی آپ نے کہا: اے اللہ' تو اس کے حوالے سے ہمارے لئے جیسے' تو چاہے کافی ہو جا راوی کہتے ہیں:' تو اس شخص کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ وہ شخص اس سے اترا اور بولا: اے حضرت محمد ﷺ میں یہ بات جانتا ہوں کہ یہ آپ کا کام ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میں' جس مصیبت کا شکار ہوا ہوں وہ مجھے اس سے نجات عطا کر دے۔ اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے موجود آپ کی تلاش میں آنے والے لوگوں کو بھٹکا دوں گا یہ میرا ترکش ہے آپ اس میں سے ایک تیر لے لیجئے۔ آپ کا گزر فلاں مقام پر میرے اونٹوں اور بکریوں کے پاس سے ہو گا۔ وہاں آپ اپنی ضرورت کے مطابق چیزیں حاصل کر لیجئے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیں تمہارے اونٹوں کی ضرورت نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے حق میں دعا کی' تو وہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس چلا گیا اور نبی اکرم ﷺ آگے روانہ ہو گئے' یہاں تک کہ ہم رات کے وقت مدینہ منورہ پہنچے لوگوں کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ ان میں سے کس کے ہاں پڑاؤ کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج رات میں بنونجار کے ہاں پڑاؤ کروں گا۔ وہ جناب عبدالمطلب کے ننھیال ہیں۔ میں اس حوالے سے ان کی عزت افزائی کروں گا۔

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب ہم لوگ مدینہ منورہ پہنچے' تو لوگ راستوں میں نکل آئے۔ گھروں کے اوپر بچے اور خادم موجود تھے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے حضرت محمد ﷺ تشریف لے آئے۔ اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے نبی اکرم ﷺ چلتے رہے' یہاں تک کہ آپ نے اس جگہ پڑاؤ کیا جہاں آپ کو حکم دیا گیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ **16** یا شاید **17** ماہ تک بیت مقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے رہے۔ آپ کی یہ خواہش تھی کہ آپ کا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''ہم آسمان کی طرف تمہارے چہرے کا اٹھنا دیکھ رہے ہیں۔ ہم عنقریب تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے' جس

سے تم راضی ہو تو تم اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔''

راوی کہتے ہیں: کچھ بے وقوف لوگوں نے (راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہودی ہیں) یہ کہا: ان لوگوں کو اس قبلہ سے کس نے پھیر دیا جس پر یہ پہلے تھے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم یہ فرما دو مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت نصیب کرتا ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک شخص نے نماز ادا کی۔ وہ نماز ادا کرنے کے بعد وہاں سے نکلا۔ اس کا گزر کچھ انصاریوں کے پاس سے ہوا جو عصر کی نماز میں رکوع کی حالت میں بیت مقدس کی طرف رخ کئے ہوئے تھے۔ اس نے گواہی دیتے ہوئے یہ بات کہی۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے' تو وہ لوگ اسی وقت پلٹ پڑے۔ انہوں نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مہاجرین میں سے سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے جن کا تعلق بنو عبددار سے تھا۔ ہم نے ان سے دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' تو اپنی جگہ پر ہیں' البتہ آپ کے ساتھی میرے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمرو بن ام مکتوم نابینا رضی اللہ عنہ آئے جن کا تعلق بنو فہر سے تھا۔ ہم نے ان سے دریافت کیا۔ آپ کے پیچھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کا کیا حال ہے' تو انہوں نے بتایا: وہ میرے پیچھے آ رہے ہیں۔ اس کے بعد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے' پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے **20** ساتھیوں کے ہمراہ سوار ہو کر ہمارے پاس آئے' پھر ان کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ کی تشریف آوری سے پہلے میں مفصل سورتوں کا علم حاصل کر چکا تھا' پھر ہم (دشمن کے) قافلے کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلے' تو ہم نے انہیں ایسی حالت میں پایا' کہ وہ اپنا بچاؤ کر چکے تھے۔

ذِكْرُ مُوَاسَاةِ الْاَنْصَارِ، بِالْمُهَاجِرِينَ مِمَّا مَلَكُوا مِنْ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

انصار' اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا میں سے' جن چیزوں کے مالک تھے' ان چیزوں کے بارے میں ان کا مہاجرین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا تذکرہ

6282 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِينَةِ قَدِمُوا وَلَيْسَ بِاَيْدِيهِمْ شَيْءٌ، وَكَانَ الْاَنْصَارُ

اَهْلَ الْاَرْضِ وَالْعَقَارِ، قَالَ: فَقَاسَمَهُمُ الْاَنْصَارِ عَلٰى اَنْ يُّعْطُوهُمْ اَنْصَافَ ثِمَارِ اَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ، فَيَكْفُوهُمُ الْعَمَلَ، قَالَ: وَكَانَتْ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَعْطَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَاقًا لَهَا، فَاَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ اُمَّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ اَهْلِ خَيْبَرَ، وَانْصَرَفَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، رَدَّ الْمُهَاجِرُوْنَ اِلَى الْاَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِيْ كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ، قَالَ: فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُمِّي اَعْذَاقَهَا، وَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ مَكَانَهَا مِنْ حَائِطِهِ

۞۞ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب مہاجرین مکہ سے مدینہ منورہ آئے وہ ایسی حالت میں آئے کہ ان کے پاس کوئی بھی چیز نہیں تھی' جب کہ انصار کے پاس زمینیں بھی تھیں اور جائیدادیں بھی تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' تو انصار نے ان کے ساتھ یہ طے کیا کہ وہ ہر سال اپنی زمینوں کی پیداوار کا نصف پھل مہاجرین کو دیں گے' اور مہاجرین کی جگہ کام کاج کرلیا کریں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ نے اپنی کھجوروں کے کچھ خوشے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اپنی کنیز ام ایمن کو عطا کردیے جو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی والدہ تھی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اہل خیبر کی طرف سے فارغ ہوئے اور واپس مدینہ منورہ تشریف لائے' تو مہاجرین نے انصار کے عطیات انہیں واپس کر دیئے جو انہوں نے اپنے پھل وغیرہ انہیں عطیے کے طور پر دیئے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری والدہ کو ان کے کھجوروں کے خوشے بھی واپس کر دیئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اس کی جگہ اپنا باغ عطا کیا۔

ذِكْرُ عَدَدِ غَزَوَاتِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد کا تذکرہ

6283 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَابْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ النَّاسُ يَسْتَسْقُوْنَ وَفِيْهِمْ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ، مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ اِلَّا رَجُلٌ، قَالَ: قُلْتُ: كَمْ غَزَا؟ وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: يَا اَبَا عَمْرٍو كَمْ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: كَمْ

6282- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم (1771) في الجهاد: باب رد المهاجرين إلى الأنصار منائحهم من الشجر والتمر حين استغنوا، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (2630) في الهبة: باب فضل المنيحة، ومسلم والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/398، والبيهقي 6/116 من طرق عن ابن وهب، به. وعلقه البخاري بإثر حديث (2630) ، فقال: وقال أحمد بن شبيب: أخبرنا أبي، عن يونس، به . قلت: وصله البيهقي 6/116 من طريق محمد بن أيوب، أنبانا أحمد بن شبيب، بهذا الإسناد.

غَـزَوْتَ مَـعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: مَا اَوَّلُ مَا غَزَا؟ قَالَ: ذُو الْعُشَيْرَةِ اَوِ الْعُسَيْرَةِ، فَصَلَّى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: لوگ نماز استسقاء ادا کرنے کے لئے نکلے۔ ان میں حضرت زید بن ارقم بھی تھے۔ میرے اوران کے درمیان صرف ایک شخص تھا میں نے دریافت کیا آپ نے کتنے غزوات میں شرکت کی ہے۔

یہاں ابن کثیر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ اے ابوعمرو! نبی اکرم ﷺ نے کتنے غزوات میں شرکت کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: **19** غزوات میں' میں نے دریافت کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ کتنے غزوات میں شرکت کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: سترہ **[17]** میں' میں نے دریافت کیا سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا۔ انہوں نے بتایا ذوعشرہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) عسیرہ

پھر عبداللہ بن زید نے لوگوں کو دو رکعات نماز پڑھائی۔

6283- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وابن كثير: هو محمد بن كثير العبدي، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (5042) ، وأبو نعيم في "الحلية" 4/343 عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/373، والطيالسي (682) ، والبخاري (3949) في المغازي: باب غزوة العشيرة أو العسيرة، ومسلم ص 1447 في الجهاد: باب عدد غزوات النبي - صلى الله عليه وسلم -، والترمذي (1676) في فضائل الجهاد: باب ما جاء في غزوات النبي - صلى الله عليه وسلم - وكم غزا، وقال: حسن صحيح، والفسوي في "المعرفة والتاريخ" 2/629، والبيهقي في "الدلائل" 5/460، وفي "السنن" 3/348، والطبراني (5042) من طرق عن شعبة، به. ذكر بعضهم الاستسقاء وبعضهم لم يذكره . وأخرجه ابن أبي شيبة 351-1/350، وأحمد 4/368 و 370 و372-371، والبخاري (4404) في المغازي: باب حجة الوداع، (4471) : باب كم غزا النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم (1254) (218) في الحج: باب بيان عُمَر النبي - صلى الله عليه وسلم - وزمانهن، وص 1447، والبيهقي في "الدلائل" 5/453، والطبراني (5043) و (5044) و (5045) و (5046) و (5047) و (5048) من طرق عن أبي إسحاق، به. وأخرجه أحمد 4/374 عن غندر، حدثنا شعبة، عن ميمون أبي عبد الله، قال: سمعتُ زيد بن أرقم يقول: ... فذكره.

بَابُ مِنْ صِفَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَخْبَارِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کا تذکرہ

6284 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا الْحَوْضِيُّ، وَابْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوعًا، بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ، رَاَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانی قد کے مالک تھے۔ آپ کا سینہ چوڑا تھا، آپ کے بال کانوں کی لوتک آتے تھے۔ میں نے آپ کو سرخ حلے میں دیکھا ہے میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ قَامَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قامت کی صفت کا تذکرہ

6285 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا السِّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا، وَاَحْسَنَهُمْ خَلْقًا وَخُلُقًا لَيْسَ

6284- إسناده صحيح على شرط الشيخين . الحوضي: هو حفص بن عمر، وابن كثير: هو العبدي، واسمه محمد، وأبو إسحاق: هو السبيعي . وأخرجه البخاري (3551) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وأبو داود (4072) في اللباس: باب الرخصة في الحمرة، (4184) في الترجل: باب ما جاء في شعر النبي - صلى الله عليه وسلم -، عن حفص بن عمر الحوضي، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي (721) ، والبخاري (5848) في اللباس: باب الثوب الأحمر، ومسلم (2337) في الفضائل: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، والترمذي في "الشمائل" (3) ، والنسائي 8/183 في الزينة: باب اتخاذ الجمة، و8/203: باب لبس الحلل، وأبو يعلى (1714) ، وابن سعد في " الطبقات "1/427-428، والبيهقي في "الدلائل"1/222 و 240، وابن عساكر في "تاريخ دمشق" قسم السيرة النبوية ص 243 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/365 و 450، وأحمد 4/290 و 295 و 300 و 303، والبخاري (5901) في اللباس: باب الجعد، ومسلم (2337) ، والترمذي (3635) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي " الشمائل " (4) ، وأبو داود (4183) ، وابن ماجه (3599) في اللباس: باب لبس الأحمر للرجال، والنسائي 8/183، وأبو يعلى (1700) و (1705) ، وابن سعد 1/427 و 428، والبيهقي1/222-223، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 112، وابن عساكر ص 243 و 244 و 245 و 246 من طرق عن أبي اسحاق بنحوه.

بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ آپ اپنی شکل وصورت اور اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے تھے۔ آپ نہ بہت زیادہ لمبے تھے' نہ ہی چھوٹے قد کے مالک تھے۔

ذِكْرُ لَوْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت کا تذکرہ

6286 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ لَوْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَرَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ گندمی تھا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُشَبَّهُ بِهٖ وَجْهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو (نورانیت اور چمک میں) کس چیز سے تشبیہ دی جاتی تھی؟

6287 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ

6285- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو كريب: هو محمد بن العلاء . وأخرجه مسلم (2337) (93) في الفضائل: باب في صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن عساكر في "تاريخ دمشق" قسم السيرة النبوية ص 245 عن أبي كريب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3549) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن عساكر ص245-244 و 245 من طريقين عن إسحاق بن منصور، به. وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة"1/250 .

6286- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهب بن بقية من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . خالد: هو ابن عبد الله الطحان . وأخرجه أبو يعلى (3741) عن وهب بن بقية، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/258-259، والبزار (2388) ، والبيهقي في "الدلائل"1/203 من طرق عن خالد بن عبد الله، به . وذكره الهيثمي في "المجمع"8/272 وقال: رواه أحمد وأبو يعلى والبزار، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح، وصححه الحافظ في "الفتح"6/569، وزاد نسبته إلى ابن منده.

6287- إسناده صحيح على شرط الشيخين. زهير: هو ابن معاوية، ومع أنه سمع من أبي اسحاق بعد الاختلاط، فقد أخرج له الشيخان في "صحيحيهما" من روايته عنه، على أن الإمام الذهبي -رحمه الله- يرى أنه شاخ ونسي ولم يختلط . وأخرجه البخاري (3552) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، والدارمي 1/32، والبيهقي في "دلائل النبوة"1/195 عن الفضل بن دكين، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (727) ، وأحمد4/281، والترمذي (3636) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي (الشمائل) (10) ، والبيهقي في "الدلائل"1/195، وابن عساكر في "تاريخ دمشق" قسم السيرة النبوية ص 249 من طرق عن زهير بن معاوية، به.

بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ: كَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ مِثْلَ الْقَمَرِ

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی مانند (چمک دار تھا؟) انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ چاند کی مانند (چمکدار تھا)

ذِكْرُ وَصْفِ عَيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی صفت کا تذکرہ

6288 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ عَنْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَانَ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ، ضَلِيعَ الْفَمِ، مَنْهُوسَ الْعَقِبِ

سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سفید تھیں' جن میں سرخ ڈورے تھے' آپ کا منہ کشادہ تھا' آپ کی ایڑھیوں پر گوشت کم تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ، اَرَادَ بِهِ اَشْهَلَ الْعَيْنَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: اَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ اس سے مراد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سفید تھیں' جن میں سرخ ڈورے موجود تھے

6289 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

6288– إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سماك بن حرب، فمن رجال مسلم، ثم هو صدوق لا يرقى حديثه إلى رتبة الصحيح. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (1904) عن عبد الله بن أحمد بن حنبل وسليمان بن الحسن، حدثنا عبيد الله بن معاذ، بهذا الإسناد. وهو في "زوائد المسند" 5/97. وأخرجه أحمد 5/86 و 88 و 103، ومسلم (2339) في الفضائل: باب صفة فم النبي - صلى الله عليه وسلم -، وعينيه، وعقبيه، والترمذي (3646) و (3647) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي "الشمائل" (8)، والطبراني (1903)، والبيهقي في "الدلائل" 1/211، والبغوي (3634) من طرق عن شعبة، به. وجاء في رواية عند أحمد ومسلم والترمذي: قال شعبة: قلت لسماك: ما ضليع الفم؟ قال: عظيم الفم، قال: قلت: ما أشكل العين؟ قال: طويل شق العين، قال: قلت: ما منهوس العقب؟ قال: قليل لحم العقب.

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ، اَشْهَلَ الْعَيْنَيْنِ، مَنْهُوسَ الْكَعْبَيْنِ اَوِ الْقَدَمَيْنِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ کشادہ تھا' آپ کی آنکھیں سفید تھیں' جن میں کچھ سرخی ملی ہوئی تھی' آپ کے ٹخنوں پر (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) آپ کے قدموں پر گوشت کم تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سامنے کے دانتوں کے حوالے سے بھی سب سے زیادہ خوب صورت تھے

6290 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيدِ، اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ:

(متن حدیث): ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے آپ مسکراتے ہوئے سب سے زیادہ خوبصورت لگتے تھے۔

6289- إسناده على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 1/210 من طريق إبراهيم بن سرزوق، عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد، وعنده: "أشكل العينين." وأخرجه الطيالسي (765)، وعنه ابن سعد 1/416، والبيهقي في "الدلائل" 1/411 عن شعبة به، بلفظ "أشهل العينين." قال أبو عبيد في "غريب الحديث" 28-3/27: الشُّكلة: الحمرة تكونُ في بياض العين، والشُّهلة غير الشكلة، وهي حمرة في سواد العين.

6290- إسناده حسن على شرط مسلم. وهو قطعة من حديثٍ مطول تقدم تخريجه برقم (4188). 6291- إسناده صحيح على شرط مسلم، شيبان بن أبي شيبة: هو ابن فروخ، من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم (2338) (94) في الفضائل: باب صفة شعر النبي - صلى الله عليه وسلم -، والبيهقي في "دلائل النبوة" 1/220 عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/135 و203، والبخاري (5905) و (5906) في اللباس: باب الجعد، والترمذي في " الشمائل " (26)، وابن ماجه (3634) في اللباس: باب اتخاذ الجمة والذوائب، وابن سعد في " الطبقات "1/428، والبيهقي 1/219 من طرق عن جرير بن حازم، به. وأخرج أحمد 3/118، والبخاري (5903) و (5904) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم (2338) (95)، والنسائي 8/183 في الزينة: باب اتخاذ الجمة، وابن سعد 1/428، والبيهقي 221-1/220 من طرق عن هَمَّام، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ شعر رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم - يضرب منكبيه. وأخرج عبد الرزاق (20519)، ومسلم (2338) (96)، وأبو داود (4186) في الترجل: باب ما جاء في الشعر، والنسائي 8/183، وابن سعد 1/428 من طريقين عن أنس، قال: كَانَ شَعر رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم - أنصاف أذنيه. وأخرجه أحمد 3/135، وابن سعد 1/428 و 429-428 من طريقين عن أنس، قال: كان شعره لا يجاوز أذنيه. وأخرج أبو داود (4185)، وعنه البيهقي في "الدلائل" 1/421 من طريق عبد الرزّاق، عن معمر، عن ثابت، قال: كان شَعر رسول الله - صلى الله عليه وسلم - إلى شحمة أذنيه.

ذِكْرُ وَصْفِ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے بالوں کی صفت کا تذکرہ

6291 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: كَانَ شَعْرًا رَجِلًا، لَيْسَ بِالْجَعْدِ، وَلَا بِالسَّبِطِ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ نبی اکرم ﷺ کے بال کیسے تھے؟ انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ کے بال ہلکے سے گھنگھریالے تھے' نہ زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے' وہ کانوں اور کندھوں کے درمیان تک آتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الشَّعَرَاتِ الَّتِيْ شَابَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے ان بالوں کی صفت کا تذکرہ' جو سفید ہو گئے تھے

6292 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ قَالُوا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: هَلْ شَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا شَانَهُ اللّٰهُ بِشَيْبٍ، مَا كَانَ فِيْ رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ سِوَى سَبْعَ عَشْرَةَ اَوْ ثَمَانِ عَشْرَةَ شَعْرَةً

❀❀ ثابت بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ کے سفید بال آ گئے تھے' تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو سفید بالوں کے ذریعے (بوڑھا ظاہر) نہیں کیا۔ آپ کے سر اور داڑھی مبارک میں **17** یا **18** سے زیادہ سفید بال نہیں تھے۔

6292- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/254، وابن سعد في "الطبقات" 1/431-432 عن عفان، وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 1/231-232 من طريقين عن حجاج بن منهال، كلاهما عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرج مسلم (2341) (105) في الفضائل: باب شيبه - صلى الله عليه وسلم -، وابن سعد 1/431 من طريقين عن أنس أنه سئل عن شيب رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، فقال: ما شانه الله ببيضاء. وأخرج ابن ماجه (2629) في اللباس: باب من ترك الخضاب، من طريق حميد، قال: سئل أنس بن مالك: أخضب رسول الله - صلى الله عليه وسلم -؟ قال: إنه لم ير من الشيب إلا نحو سبعة عشر أوعشرين شعرة في مقدم لحيته. وقال البوصيري في "الزوائد" 225/2: هذا إسناد صحيح. وانظر الحديث التالي و (6387).

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ بَعْضَ النَّاسِ ضِدَّ مَا وَصَفْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے بعض لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا جو اس چیز کے برعکس ہے، جو ہم نے بیان کی ہے

6293 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا عَدَدْتُ فِي رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحْيَتِهِ اِلَّا اَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی میں صرف چودہ 14 سفید بال شمار کیے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَنَسٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَ ذٰلِكَ الْعَدَدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا وہ قول جو ہم نے ذکر کیا ہے اس کے ذریعے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں ہے

6294 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ، بِالْاُبُلَّةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف بیس بال سفید تھے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ كَانَ فِيْهِ تِلْكَ الشَّعَرَاتُ

اس مقام کا تذکرہ جہاں وہ (سفید) بال موجود تھے

6295 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ،

6293– إسناده صحيح، محمد بن عبد الملك بن زنجويه ثقة روى له أصحاب السنن، ومن فوقه من رجال الشيخين، وهو عند عبد الرزّاق في "المصنف" (20185) ، وعنه أخرجه أحمد 3/165 والترمذي في "الشمائل" (37) ، والبغوي (3653) .

6294– إسناده ضعيف. شريك: هو ابن عبد الله الكوفي القاضي، سيء الحفظ. وأخرجه ابن ماجه (3630) في اللباس: باب من ترك الخضاب، والترمذي في "الشمائل" (39) ، وفي "العلل الكبير "2/929، والبيهقي في "دلائل النبوة "1/239 عن محمد بن عمر الكندي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/90، ومن طريقه البغوي (3656) عن يحيى ابن آدم، به . وقال الترمذي في "العلل": سألت محمداً -يعني البخاري- عن هذا الحديث، فقال: لا أعلم أحداً روى هذا الحديث عن عبيد الله غير شريك. وذكره البوصيري في "زوائد ابن ماجه"225/2، وقال: إسناده صحيح ورجاله ثقات!

حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَأَيْتُ شَيْبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ فِي مُقَدِّمَتِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً بیس سال سفید دیکھے ہیں جو آگے کی طرف تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّعَرَاتِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا لَمْ تَكُنْ فِي لِحْيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ غَيْرِهَا مِنْ بَدَنِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ چند (سفید) بال جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے وہ نہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک میں تھے اور نہ ہی داڑھی کے علاوہ جسم کے کسی اور حصے پر تھے

6296 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ سَعِيْدٍ الضُّبَعِيُّ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ، اِنَّمَا كَانَ شَمَطٌ عِنْدَ الْعَنْفَقَةِ يَسِيْرًا، وَفِي الرَّاْسِ يَسِيْرًا، وَفِي الصُّدْغَيْنِ يَسِيْرًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہیں لگاتے تھے۔ آپ کے منہ اور ٹھوڑی کے درمیان میں تھوڑے سے بال سفید تھے۔ سر میں تھوڑے سے بال سفید تھے اور کنپٹیوں پر تھوڑے سے بال سفید تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّعَرَاتِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا كَانَ اِذَا مُشِّطْنَ وَدُهِنَّ لَمْ يَتَبَيَّنْ شَيْبُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ چند بال جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

6295- إسناده ضعيف، وهو مكرر ما قبله.

6296- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبد الصمد: هو ابن عبد الوراث. وأخرجه النسائي 7/141 في الزينة: باب الخضاب بالصفرة، عن محمد بن المثني، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 1/232 من طريق محمد بن أبي بكر، عن عبد الصمد بن عبد الوراث، به . وأخرجه مسلم (2341) (104) في الفضائل: باب شيبه - صلى الله عليه وسلم -، وابن سعد1/432 من طريقين عن المثني بن سعيد، به . وأخرج البخاري (3550) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، والنسائي141-8/140، وابن سعد 1/432، والترمذي في "الشمائل" (36) ، وعنه البغوي (3652) من طرق عن هَمَّام، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أنه سئل: هل خضب النبي - صلى الله عليه وسلم -؟ قال: لا، إنما كان شيء في صدغيه. وأخرج البخاري (5895) في اللباس: باب ما يذكر في الشيب، وأبو داود (4209) من طريقين عن حماد بن زيد، عن ثابت، قال: سئل أنس عن خضاب النبي - صلى الله عليه وسلم -، فقال: إنه لم يخضب، ولو شئت أن أعد شمطاته في لحيته . لفظ البخاري. وأخرج البخاري (5894) ، ومسلم (2341) ، والبيهقي في "الدلائل"230-1/229 و 230 عن المعلى بن أسد، حدثنا وهيب، عن أيوب،

جب ان میں کنگھی کردی جاتی اور تیل لگا دیا جاتا' تو ان کا سفید ہونا ظاہر نہیں ہوتا تھا

6297 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ سِمَاكٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِهِ وَلِحْيَتُهُ، وَاِذَا ادَّهَنَ وَمُشِّطَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ، وَاِذَا شَعِثَ رَاَيْتَهُ، وَكَانَ كَثِيْرَ الشَّعْرِ وَاللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ: وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ؟ ، قَالَ: لَا، كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُسْتَدِيْرِ، قَالَ: فَرَاَيْتُ خَاتَمَهُ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ النَّعَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے آگے کی طرف اور داڑھی مبارک کے کچھ بال سفید تھے۔ جب آپ تیل لگاتے تھے اور کنگھی کرتے تھے' تو وہ بھی نظر نہیں آتے تھے' لیکن جب آپ کے بال خشک ہوتے تھے' تو نظر آجاتے تھے آپ کے سر اور داڑھی کے بال بہت زیادہ تھے۔

ایک شخص نے دریافت کیا آپ کا چہرہ تلوار کی مانند (چمکدار تھا) انہوں نے جواب دیا: جی نہیں وہ سورج کی مانند اور گول (یعنی چودھویں کے) چاند کی مانند (چمکدار تھا)

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے کندھے کے قریب مہر نبوت دیکھی ہے' جو شتر مرغ کے انڈے کی مانند تھی اور آپ کے جسم مبارک سے مشابہت رکھتی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ مِثْلُ بَيْضَةِ النَّعَامَةِ وَهَمَ فِيْهِ اِسْرَائِيْلُ اِنَّمَا هُوَ مِثْلُ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ الفاظ ''شتر مرغ کے انڈے کی مانند'' اس میں اسرائیل نامی راوی کو وہم ہوا ہے اصل بات یہ ہے کہ کبوتر کے انڈے کی مانند تھے

6297- إسناده حسن. عبد الرحمن بن صالح: هو الأزدي العتكي الكوفي، وثقه المصنف وأحمد وابن معين، وقال مرة: لا بأس به، وقال أبو حاتم: صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين غير سماك، وهو ابن حرب، فمن رجال مسلم ثم هو صدوق. إسرائيل: هو ابن يونس بن إبي إسحاق السبيعي، وهو في "مسند أبي يعلى ".349/1 وأخرجه أحمد 5/102 و 107، ومسلم (2344) (109) في الفضائل: باب شيبه - صلى الله عليه وسلم -، وابن سعد في " الطبقات "1/425 و 433، والطبراني في "الكبير" (1918) ، والبيهقي في "دلائل النبوة "1/235 و 262، وابن عساكر في القسم الأول من السيرة النبوية في "تاريخ دمشق" ص 252 من طرق عن إسرائيل، بهذا الإسناد . وأخرج القسم الأول منه أحمد 5/86، وابن سعد 1/433 عن أبي داود الطيالسي، وأخرجه مسلم (2344) (108) ، والنسائي 8/150 في الزينة: باب الدهن، والترمذي في "الشمائل" (38) ، عن محمد بن المثنى، وأخرجه البيهقي 1/234 من طريق يونس بن حبيب، كلاهما عن أبي داود الطيالسي، عن شعبة . وأخرجه أحمد 5/90، والترمذي في "الشمائل" (43) ، والطبراني في "الكبير" (1963) ، والبيهقي 1/234، والبغوي (3654)

6298 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ الَّذِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَاَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامَةٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مہر نبوت کو دیکھا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر موجود تھی ۔راوی کہتے ہیں: وہ کبوتر کے انڈے کی مانند تھی۔

ذِكْرُ تَخْصِيصِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَاتَمِ الَّذِي جَعَلَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ

اللہ تعالیٰ کا مہر نبوت کی شکل میں اپنے محبوب کو یہ خصوصیت عطا کرنے کا تذکرہ جو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان بنائی تھی

6299 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ:

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبْصَرَ الْخَاتَمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان موجود مہر نبوت کی بھی زیارت کی ہے۔

6298- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سماك، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 5/90 و 95، وابنه عبد الله في "زوائد المسند" 5/98 ، ومسلم (2344) (110) في الفضائل: باب شيبه - صلى الله عليه وسلم -، وابن سعد في "الطبقات" 1/425، والطبراني في "الكبير" (1908) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2344) (110) ، وابن سعد 1/425، والطبراني (2008) ، والبيهقي في "الدلائل" 1/262-263 من طرق عن عبيد الله بن موسى، عن حسن بن صالح، وأخرجه الترمذي (3644) ، وفي "الشمائل" (16) ، ومن طريقه البغوي (3633) من طريق أيوب بن جابر، كلاهما عن سماك به، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وانظر الحديث رقم (6301) .

6299- إسناده صحيح، عد الله بن معاوية الجمحي ثقة روى له أبو داود والترمذي وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين غَيْرَ صحابيه، فمن رجال مسلم . عاصم الأحول: هو ابن سليمان. وأخرجه أحمد 5/182 من طريقين عن ثابت بن يزيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/82 و 83-82، ومسلم (2346) في الفضائل: باب إثبات خاتم النبوة، والترمذي في "الشمائل" (22) ، وابن سعد 1/426، وأبو يعلى (1563) ، والبيهقي في "الدلائل" 1/263 و 264، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" (2245) ، وأبو محمد البغوي في "شرح السنّة" (3634) من طرق عن عاصم الأحول، عن عبد الله بن سرجس بأطول مما هنا.

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَاتَمِ الَّذِیْ كَانَ بَيْنَ كَتِفَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مہر کی اس صفت کا تذکرہ' جو نبی اکرم ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی

6300 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَاصِمِ النَّبِيلُ، حَدَّثَنَا اَبِی، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ الْيَشْكُرِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْنُ مِنِّی فَامْسَحْ ظَهْرِی.

قَالَ: فَكَشَفْتُ عَنْ ظَهْرِهِ، وَجَعَلْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ اُصْبُعِی فَغَمَزْتُهَا، قِيلَ: وَمَا الْخَاتَمُ؟ قَالَ: شَعْرٌ مُجْتَمِعٌ عَلٰى كَتِفِهِ

❀❀ حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میرے قریب ہو کر میری کمر پر ہاتھ پھیرو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی کمر مبارک سے کپڑا ہٹایا' تو میں نے مہر نبوت کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان لے کر (معمولی سا) دبایا۔ ان سے دریافت کیا گیا: وہ مہر کیا چیز تھی؟ انہوں نے بتایا: کچھ بال تھے جو آپ کے کندھے (کے قریب) ایک جگہ پر اکٹھے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَبِیْ زَيْدٍ عَلٰى كَتِفِهِ اَرَادَ بِهٖ بَيْنَ كَتِفَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا "آپ ﷺ کے کندھے پر تھی" اور اس کے ذریعے ان کی مراد یہ تھی: دونوں کندھوں کے درمیان تھی

6301 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ الْخَاتَمَ الَّذِیْ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ لَوْنُهَا لَوْنُ جَسَدِهٖ

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی ہے'

6300– إسناده صحيح، عمرو بن أبي عاصم روى له ابن ماجه وهو ثقة، ومن فوقه من رجال مسلم . أبو زيد: هو عمرو بن أخطب رضي الله عنه. وهو في "مسند أبي يعلى" (6846) . وأخرجه أحمد 5/341، والترمذي في " الشمائل " (19) من طريق أبي عاصم النبيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/77، والطبراني في "الكبير" 17/ (44) من طريقين عن عزرة بن ثابت، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 8/281، ونسبه لأحمد والطبراني وأبي يعلى، وقال: أحدُ أسانيد أحمد رجال الصحيح.

6301– إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سماك بن حرب، فمن رجال مسلم . وقد تقدم تخريجه برقم (6298) .

جو کبوتری کے انڈے کی مانند تھی۔ اس کا رنگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کے رنگ جیسا تھا۔

ذِكُرُ حَقِيقَةِ الْخَاتَمِ الَّذِىُ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَجِزَةً لِنُبُوَّتِهِ

مہر نبوت کی اس حقیقت کا تذکرہ' جو مہر نبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا معجزہ تھی

6302 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ الْفَتْحِ بْنِ سَالِمٍ الْمُرَبَّعِيُّ الْعَابِدُ، بِسَمَرْقَنْدَ، حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُرَجًّى الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَاضِي سَمَرْقَنْدَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ فِي ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْبُنْدُقَةِ مِنْ لَحْمٍ عَلَيْهِ، مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مہر نبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر موجود تھی جو بندقہ (بیر کی طرح کے ایک پھل) کی مانند تھی۔ اس پہ "محمد رسول اللہ" لکھا ہوا تھا۔

ذِكُرُ وَصُفِ لِينِ يَدَىِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطِيبِ عَرَقِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں کی نرمی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کی خوشبو کی صفت کا تذکرہ

6303 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا قَطُّ، وَلَا دِيبَاجًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا شَمَمْتُ رِيحًا قَطُّ، وَلَا عَرَقًا اَطْيَبَ مِنْ رِيحِ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی کوئی ریشم اور دیباج ایسا نہیں چھوا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم ہو اور میں نے کبھی کوئی خوشبو یا پسینہ ایسا نہیں سونگھا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے سے زیادہ خوشبودار ہو۔

6302- ضعيف، علته إسحاق بن إبراهيم قاضي سمرقند، فإنه لم يوثقه غير المؤلف 8/109، وضعفه الحافظ ابن حجر كما وجد بخطه في هامش الأصل من " موارد الظمآن ." وأورده السيوطي في "الخصائص" 1/60، ونسبه لابن عساكر والحاكم في " تاريخ نيسابور ."

6303- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري (3561) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، عن سليمان بن حرب، بهذا الإسناد . وعنده: عَرْف بدل عَرَق، والعرف بفتح العين وسكون الراء : الريح، طيبة كانت أو منتنة، وأكثر ما يستعمل في الطيبة . وأخرجه مسلم (2330) (82) في الفضائل: باب طيب رائحة النبي - صلى الله عليه وسلم - ولين مسه، والبيهقي في "الدلائل" 1/254 من طريقين عن حماد بن زيد، به. وأخرجه أحمد 3/222 و 227 و 265 و 267، والدارمي 1/31، وابن سعد في "الطبقات" 1/413، ومسلم (2330)، والترمذي (2015) في البر والصلة: باب ما جاء في خلق النبي - صلى الله عليه وسلم -، والبيهقي 1/255، وابن عساكر في "السيرة النبوية" ص 240 و 241 من طرق عن ثابت البناني، به. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ وَصْفِ طِيبِ رِيحِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (جسم کی) مہک کی پاکیزگی کی صفت کا تذکرہ

6304 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَاشَمَمْتُ مِسْكَةً، وَلَا عَنْبَرَةً قَطُّ اَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کوئی مشک یا عنبر نہیں سونگھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَرَقَ صَفِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُجْمَعُ لِيُتَطَيَّبَ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کا پسینہ جمع کیا جاتا تھا تاکہ اسے خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاسکے

6305 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِي اُمَّ سُلَيْمٍ، فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلٰى نَطْعٍ، وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ، فَتَتَبَّعُ الْعَرَقَ مِنَ النَّطْعِ، فَتَجْعَلُهُ فِي قَوَارِيرَ مَعَ الطِّيبِ، وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لاتے تھے آپ ان کے ہاں بچھونے پر دوپہر کے وقت آرام کیا کرتے تھے۔ آپ کو پسینہ بہت زیادہ آتا تھا۔ سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا آپ کے بچھونے سے آپ کا پسینہ اکٹھا کر کے خوشبو میں ملا کے شیشی میں ڈال لیتی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

6304- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير وهب بن بقية، فمن رجال مسلم. خالد: هو ابن عبد الله الطحان الواسطي. وأخرجه أبو يعلى (3761) عن وهب بن بقية، بهذا الاسناد. وأخرجه ابن سعد في " الطبقات "414-413 و 414 من طرق عن خالد بن عبد الله، به. وأخرجه أحمد 3/107 و267، والبخاري (1973) في الصيام: باب ما يذكر من صوم النبي - صلى الله عليه وسلم -، وأبو يعلى (3866) ، والبغوي (3658) من طرق عن حميد الطويل، به.

6305- إسناده صحيح. إبراهيم بن الحجاج السامي روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهيب: هو ابن عجلان الباهلي، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السَّختياني. وهو في " مسند أبي يعلى " (2791). وأخرجه أبو يعلى (2795) عن عبد الأعلى، حدثنا وهيب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (2587) ، وأحمد 3/103 و 226 و 231 و 287، والبخاري (6281) في الاستئذان: باب من زار قوماً فَقَالَ عِنْدَهُمْ، ومسلم (2331) في الفضائل: باب طيب عرق النبي - صلى الله عليه وسلم - والتبرك به، والنسائي 8/218 في الزينة: باب ما جاء في الأنطاع، والبيهقي في "السنن" 2/421، وفي " الدلائل "1/257-258، والبغوي (3660) من طرق عن أنس بنحوه. وأخرج مسلم (2332) ، والبيهقي في "الدلائل" 1/258 و "السنن" 2/421 من طريقين عن عفان، عن وهيب، عن أيوب، عن أبي قِلابة، عن أنس، عن أم سُليم.

ذِكْرُ وَصْفِ حَيَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیا کی صفت کا تذکرہ

6306 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِىْ خِدْرِهَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پردے میں کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیا والے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ قَتَادَةَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ عُتْبَةَ

اس روایت کا تذکرہ ‘جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے‘ جو اس بات کا قائل ہے قتادہ نے یہ روایت عبداللہ بن ابوعتبہ سے نہیں سنی ہے

6307 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَبِيْرِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ بِالصُّغْدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِىْ خِدْرِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، عَنْ مِثْلِ هٰذَا فَاسْاَلْ، عَنْ مِثْلِ هٰذَا فَاسْاَلْ. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىْ عُتْبَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ

6306– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، ويحيى بن سعيد: هو القطان. وهو فى "مسند أبي يعلى " (1156) . وأخرجه البخارى (3562) فى المناقب: باب صفة النبى - صلى الله عليه وسلم -، وابن ماجة (4180) فى الزهد: باب الحياء، من طريقين عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 8/523-524، والطيالسى (2222) ، وابن سعد فى "الطبقات" 1/368، والبخارى فى "صحيحه" (6119) فى الأدب: باب الحياء، وفى " الأدب المفرد " (467) ، وأحمد 3/71 و 79 و 88 و 91 و 92، والترمذى فى "الشمائل" (351) ، وأبو القاسم البغوى فى "الجعديات" (1029) ، ومن طريقه أبو محمد البغوى فى "شرح السنة" (3693) ، والمزى فى " تهذيب الكمال " فى ترجمة عبد الله بن أبى عتبة، من طرق عن شعبة، به . وانظر ما بعده.

6307– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه مسلم (2320) فى الفضائل: باب كثرة حيائه - صلى الله عليه وسلم -، عن أحمد بن سنان القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى (3562) فى المناقب: باب صفة النبى - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم، وابن ماجة (4180) فى الزهد: باب الحياء، والبيهقى فى " السنن "10/192، وفى "دلائل النبوة " 1/316، وفى "الآداب" (200) من طرق عن عبد الرحمن بن مهدى، به. وانظر ما بعده.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا، وَكَانَ اِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ

احمد بن سنان بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے دریافت کیا میں نے کہا: اے ابوسعید نبی اکرم ﷺ پردے میں موجود کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیا والے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں اس نوعیت کے سوال کرو اس نوعیت کے سوال کرو شعبہ نے قتادہ کے حوالے سے عبداللہ بن ابوعتبہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

''نبی اکرم ﷺ پردے میں موجود کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیا والے تھے جب آپ کو کوئی چیز ناپسند آتی تھی' تو اس کا اثر ہمیں آپ کے چہرے پر محسوس ہو جاتا تھا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي عُتْبَةَ مَجْهُولٌ لَا يُعْرَفُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے: عبداللہ بن ابوعتبہ نامی راوی مجہول ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی

6308 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي عُتْبَةَ، مَوْلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا، اِذَا رَاَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَا ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پردے میں موجود کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیا والے تھے جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو ناپسند ہوتی' تو ہمیں اس کا اثر آپ کے چہرے پر محسوس ہو جاتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَشْيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰى مَعَ اَصْحَابِهِ

نبی اکرم ﷺ کے چلنے کے طریقے کا تذکرہ جب آپ ﷺ اپنے اصحاب کے ہمراہ چلتے تھے

6309 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا يُونُسَ، مَوْلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ:

6308- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبد الله: هو ابن المبارك . وأخرجه البخاري (6102) في الأدب: باب من لم يواجه الناس بالعتاب، عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الأسناد. وانظر الحديثين السابقين.

6309- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابو يونس مولى ابي هريرة اسمه: سُليم بن جُبير . وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 1/415 عن أحمد بن الحجاج، عن عبد الله بن المبارك، عن عمرو بن الحارث، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/380، والترمذي (3648) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي " الشمائل " (115) ، ومن طريقه البغوي (3649) عن قتيبة بن سعيد، وأخرجه أحمد 2/350 عن الحسن بن موسى الأشيب، كلاهما عن عبد الله بن لهيعة، عن أبي يونس، به.

(متن حدیث): مَا رَأَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَاَنَّمَا الشَّمْسُ تَجْرِى فِى وَجْهِهِ، وَمَا رَأَيْتُ اَسْرَعَ فِى مِشْيَتِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى لَهُ، اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا، وَاِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت ہو۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے سورج آپ کے چہرے میں چلتا ہے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز چلنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ یوں لگتا تھا جیسے آپ کے لئے زمین کو لپیٹ لیا گیا۔ ہم مشکل سے (اتنی تیز رفتاری سے) چلتے تھے اور آپ کسی تکلف کے بغیر (اتنی تیز رفتاری سے چلتے تھے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِشْيَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَكَفِّيًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چلنا ذرا سا آگے کی طرف جھک کے ہوتا تھا

6310 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ، اِذَا مَشٰى مَشٰى تَكَفِّيًا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ چمک دار تھا اور آپ کا پسینہ موتیوں جیسا تھا۔ جب آپ چلتے تھے تو تیز رفتاری سے اور ذرا سے آگے کی طرف جھک کے چلتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّكَفِّى الْمَذْكُوْرِ فِى خَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، الَّذِى ذَكَرْنَاهُ

جھک کے چلنے کی اس صفت کا تذکرہ جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں مذکور ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6311 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ عَظِيْمَ الْهَامَةِ، اَبْيَضَ مُشْرَبًا حُمْرَةً، عَظِيْمَ اللِّحْيَةِ، طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، اِذَا مَشٰى كَاَنَّهُ يَمْشِى فِىْ صَبَبٍ، لَمْ اَرَ مِثْلَهُ

6310- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/228 و 270، والدارمي 1/31، ومسلم (2330) (82) في الفضائل: باب طيب رائحة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن سعد 1/413، والبيهقي في " الدلائل "1/255 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرتے تھے تو یہ بیان کرتے تھے: آپ بھرپور جسم کے مالک تھے۔ آپ کا رنگ سفید تھا جس میں سرخی ملی ہوئی تھی آپ کی داڑھی گھنی تھی آپ کے سینے سے ناف تک بالوں کی پتلی سی لکیر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ دونوں پاؤں پر گوشت تھے۔ جب آپ چلتے تھے تو یوں محسوس ہوتا جیسے بلندی سے تیزی سے نیچے کی طرف آ رہے ہیں میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُسْتَعْمَلُ عِنْدَ مَشْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طُرُقِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم راستے میں چلتے ہوئے جس پر عمل کیا کرتے تھے

6312 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجُوْا مَعَهُ مَشَوْا اَمَامَهُ، وَتَرَكُوْا

6311– حديث صحيح، إسناده حسن لغيره، رجاله ثقات رجال الشيخين غير شريك القاضي، وهو سيء الحفظ، لكنه قد توبع. وهو في "مسند أبي يعلى" (369)، ومن طريقه أخرجه ابن عساكر في "السيرة" ص 219 و220-219 وأخرجه عبد الله بن أحمد في "زوائد المسند" 1/116، ومن طريقه ابن عساكر ص 220 عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/134، وابنه عبد الله في "زوائد المسند" 1/116، والبيهقي في "الدلائل" 1/245، وابن عساكر ص 216 من طرق عن شريك بن عبد الله، به. وأخرجه ابن عساكر ص 221 و222-221 من طريقين عن عبد الملك بن عمير، به. وأخرجه الطيالسي (171)، وأحمد 1/96 و127، وابنه عبد الله 1/116-117 و117، والترمذي (3637) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي "الشمائل" (5)، وأبو زرعة في "تاريخه" 1/160، والبيهقي 1/244، والبغوي (3641)، وابن عساكر ص 218-217 و219-218 و219 و222 و223 من طرق عن نافع بن جبير بن مطعم، به. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 1/101، وابن سعد في "الطبقات" 1/410، وأبو يعلى (370)، وابن عساكر ض 213 و214 من طريقين عن محمد ابن الحنفية، عن علي بنحوه. وانظر طرقاً أخرى للحديث عند الترمذي في "جامعه" (3638)، وفي "الشمائل" (6)، وابن سعد 1/410-413، وابن عساكر ص 227-214.

6312– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نبيح العنزي، فقد روى له أصحاب السنن، ووثقه أبو زرعة والعجلي والمؤلف، وصحح حديثه الترمذي وابن خزيمة والحاكم. سفيان: هو الثوري. وأخرجه أحمد 3/302، وابن ماجة (246) في المقدمة: باب من كره أن يوطأ عقباه، من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وقال البوصيري في "الزوائد" 19/2: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات، رواه أحمد بن منيع في "مسنده": حدثنا قبيصة، حدثنا سفيان، به بلفظ: مشوا خلف النبي - صلى الله عليه وسلم -، فقال: "امشوا أمامي، وخلفوا ظهري للملائكة." قلت: وأخرجه الحاكم 4/281 من طريق محمد بن علي بن عفان، حدثنا قبيصة بن عقبة، حدثنا سفيان، به بلفظ: كان رسول الله - صلى الله عليه وسلم - إذا خرج من بيته، مشينا قدامه وتركنا خلفه للملائكة. وأخرجه أحمد 3/232، حدثنا أبو أحمد (هو الزبيري محمد بن عبد الله بن الزبير) حدثنا سفيان، به، إلا أنه قال: وتركنا ظهره للملائكة. وأخرج أحمد 3/397-398، والدارمي 1/23-25 من طريقين عن أبي عوانة، عن الأسود، عن نبيح العنزي، عن جابر في حديث مطول، قال: وقام أصحابه، فخرجوا بين يديه، وكان يقول: "خلوا ظهري للملائكة."

ظَهْرَهُ لِلْمَلَائِكَةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب آپ کے ہمراہ کہیں جاتے تھے تو وہ آپ کے آگے چلا کرتے تھے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کو فرشتوں کے لئے چھوڑ دیتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ اَسَامِي الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (مختلف) ناموں کا تذکرہ

6313 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ لِي اَسْمَاءً: اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِهِ، وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ رَءُوْفًا رَحِيمًا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے کچھ نام ہیں میں محمد ہوں احمد ہوں میں ماحی (یعنی مٹانے والا) ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ نے کفر کو مٹا دیا ہے اور میں حاشر ہوں تمام لوگوں کا حشر جس کے قدموں پر کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔

(راوی کہتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رؤف اور رحیم بھی بیان کیا ہے۔

6313- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم، وأخرجه ابن عساكر في "السيرة النبوية." ص 18 من طريق الحسن بن قتيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (2354) (125) ، والبيهقي في "الدلائل" 1/154 عن حرملة بن يحيى، به . وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار "2/50، والطبراني في "الكبير" (1525) من طريقين عن ابن وهب، به . وأخرجه عبد الرزّاق (19657) ، والحميدي (555) ، وابن أبي شيبة11/457، وأحمد 4/80 و 84، والدارمي 2/317-318، وابن سعد في "الطبقات"1/105، والبخاري (3532) في المناقب: باب ما جاء في أسماء النبي - صلى الله عليه وسلم -، و (4896) في تفسير سورة الصف، ومسلم (2354) ، والترمذي (2840) في الأدب: باب ما جاء في أسماء النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي " الشمائل " (359) ، والآجري في "الشريعة" ص 462، والطبراني في " الكبير " (1520) و (1521) و (1522) و (1523) و (1524) و (1526) و (1527) و (1528) و (1529) و (1530) ، وأبو نعيم في "الدلائل" (19) ، والبيهقي في " الدلائل "153-1/152 و 153 و 154، والبغوي (3629) و (3630) ، وابن عساكر ص 12 و 13 و 14 و 15 و 16 من طرق عن الزهري، به . وأخرجه الطيالسي (924) ، وأحمد 14/81 و 84-83، وابن سعد 1/104 و 105، والبغوي في "الجعديات" (3445) ، والطحاوي 2/50، والطبراني (1563) ، والبيهقي 1/155 و156-155، والآجري في "الشريعة" ص 462-463، وابن عساكر ص 17 و 18 من طريقين عن نافع بن جبير، عن أبيه بنحوه، وفيه زيادة: "وأنا الخاتم."

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6314 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُسَمِّى لَنَا نَفْسَهُ اَسْمَاءً، فَقَالَ: اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّى، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِىُّ الرَّحْمَةِ، وَنَبِىُّ الْمَلْحَمَةِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اپنے کچھ اسماء بیان کئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں مقفی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں حاشر ہوں نبی الرحمہ ہوں نبی الملحمہ ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا وَصَفْنَا وَهُوَ فِىْ بَعْضِ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بات اس وقت ارشاد فرمائی تھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی کسی گلی میں موجود تھے

6315 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ

6314- إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد . وأبو عبيدة: هو ابن عبد الله بن مسعود. وأخرجه ابن عساكر في "السيرة النبوية " ص 19 من طريقين عن أبي يعلى، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (2355) في الفضائل: باب في أسمائه - صلى الله عليه وسلم -، والبيهقي في "الدلائل"157-1/156، وابن عساكر ص 20 من طريقين عن جرير بن عبد الحميد، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 11/457، وابن سعد في "الطبقات "105-1/104، وأحمد 4/395 و 404 و407، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار "2/51، والطبراني في "الصغير" (217) ، والحاكم 2/604، والبيهقي 1/156، وابن عساكر ص 19 و 20-19 من طرق عن عمرو بن مرة، به. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي!

6315- إسناده حسن من أجل عاصم بن أبي النجود، وباقي رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . روح: هو ابن عبادة. وأخرجه أحمد 5/405، ومن طريقه ابن عساكر في "السيرة النبوية" ص 20 عن روح بن عبادة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد5/405، وابن سعد1/104، والترمذي في " الشمائل " (360) ، وابن عساكر ص 20 من طرق عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة11/457، والبزار (2379) ، والآجري في "الشريعة" ص 462 من طريقين عن عاصم بن أبي النجود، به . وأخرجه أحمد 5/405، والبزار (2378) ، والآجري ص 462، والبغوي (3638) ، وابن عساكر ص 21 من طرق عن أبي بكر بن عياش، عن عاصم بن أبي النجود، عن أبي وائل شقيق بن سلمة، عن حذيفة. وزاد بعضهم: " وأنا نبي التوبة، وأنا نبي الملاحم ." وقال البزار: لا نعلم يُروى عن حذيفة إلا من حديث عاصم عن أبي وائل، وإنما أتى هذا الاختلاف من اضطراب عاصم، لأنه غيرُ حافظ . وذكره الهيثميُّ في "المجمع"8/284، وقال: رواه أحمد والبزار، ورجال أحمد رجال الصحيح غيرَ عاصم بن بهدلة، وهو ثقة، وفيه سوءُ حفظ!

الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سِكَّةٍ مِنْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ: اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ، وَالْحَاشِرُ، وَالْمُقَفِّي، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ

❀❀ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کی گلی میں یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''میں محمد ہوں، احمد ہوں میں حاشر ہوں مقفی ہوں اور نبی الرحمت ہوں''۔

ذِكْرُ وَصْفِ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کی تلاوت کرنے کی کیفیت کا تذکرہ

6316 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں دریافت کیا' توانہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آواز کو کھینچا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں جریر بن حازم نامی راوی منفرد ہے

6317 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ،

6316– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سفيان بن حرب، فمن رجال مسلم، وروى له البخارى تعليقاً. وأخرجه أحمد 3/119 و 131 و 192 و 289، والبخارى (5045) فى فضائل القرآن: باب مد القراءة، وأبو داود (1465) فى الصلاة: باب استحباب الترتيل فى القراءة، والنسائى 2/179 فى الصلاة: باب مد الصوت بالقراءة، وفى "فضائل القرآن" (84)، والترمذى فى "الشمائل" (308)، وابن سعد فى "الطبقات" 1/476، وابن ماجه (1353) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى القراءة فى صلاة الليل، وأبو يعلى (2906) و (3047)، وأبو الشيخ فى "أخلاق النبى - صلى الله عليه وسلم "- ص 184، والبيهقى 2/52 من طرق عن جرير بن حازم، بهذا الإسناد.

قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدًّا، يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کھینچ کر ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔ لفظ الرحمٰن کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔ لفظ رحیم کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ قِرَاءَةً اِذَا قَرَاَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تلاوت کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوب صورت تلاوت کرتے تھے

6318 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ الْقُطَيْعِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ، فَمَا سَمِعْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ قِرَاءَةً مِنْهُ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں سنی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ الْقُرْآنَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنات کے سامنے قرآن کی تلاوت کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6319 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بِتُّ اللَّيْلَةَ اَقْرَاُ عَلَى الْجِنِّ رُفَقَاءَ بِالْحَجُونِ.

6317- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عمرو بن عاصم: هو ابن عبيد الله الكلابي. وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 1/376 عن عمرو بن عاصم، وابن أبي داود كما في "الفتح" 9/91 عن يعقوب بن إسحاق، عن عمرو بن عاصم. وأخرجه البخاري (5046) في فضائل القرآن: باب مدّ القراءة، ومن طريقه البغوي (1214) عن عمرو بن عاصم، عن همام بن يحيى، عن قتادة، به . وأخرجه ابنُ سعد 1/467 عن: عفان، عن همام، به.

6318- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو معمر القطيعي: هو إسماعيل بن إبراهيم بن معمر الهذلي القطيعي الهروي، وسفيان: هو ابن عيينة، ومسعر: هو ابن كدام. وانظر تخريجه في الحديث رقم (1829) .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بِتُّ اللَّيْلَةَ اَقْرَاُ عَلَى الْجِنِّ بَيَانٌ وَّاضِحٌ بِاَنَّهُ لَمْ يَشْهَدْ لَيْلَةَ الْجِنِّ، اِذْ لَوْ كَانَ شَاهِدًا لَيْلَتَئِذٍ، لَمْ يَكُنْ بِحِكَايَتِهِ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَ تُهُ عَلَى الْجِنِّ مَعْنًى.
وَلَاَخْبَرَ اَنَّهُ شَهِدَهُ يَقْرَاُ عَلَيْهِمْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔
''میں نے گزشتہ رات حجون کے مقام پر کچھ جنات کے سامنے تلاوت کی جو ایک دوسرے کے ساتھی تھے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ''گزشتہ رات میں نے جنوں کے سامنے تلاوت کی''۔ یہ اس بات کا واضح بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس رات موجود نہیں تھے۔ اگر وہ اس رات موجود ہوتے' تو وہ اس واقعے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حکایت کے طور پر نقل نہ کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کے سامنے تلاوت کی تھی بلکہ وہ اس بات کی اطلاع دیتے کہ وہ اس وقت وہاں موجود تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کے سامنے تلاوت کی تھی۔

ذِكْرُ مَا اَبَانَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فَضِيلَةَ صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِرَاءَ تِهِ عَلَى الْجِنِّ الْقُرْآنَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی جنات کے سامنے قرآن کی تلاوت کرنے کی فضیلت کو کس طرح ظاہر کیا

6320 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ: هَلْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ اَحَدٌ؟ فَقَالَ: مَا صَحِبَهُ مِنَّا اَحَدٌ، وَلٰكِنَّا فَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمَكَّةَ، فَقُلْنَا: اغْتِيلَ اَوِ اسْتُطِيرَ، فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ السَّحَرِ - اَوْ قَالَ فِي الصُّبْحِ - اِذَا نَحْنُ بِهٖ يَجِيءُ مِنْ قِبَلِ حِرَاءَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِيْ كَانُوا فِيْهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ اَتَانِيْ دَاعِي الْجِنِّ، فَاَتَيْتُهُمْ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِمْ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرَانَا آثَارَهُمْ، وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ

6319- إسناده ضعيف لانقطاعه، فإن عُبيد الله بن عبد الله وهو ابن عتبة لم يسمع من ابن مسعود . وأخرجه أحمد 6/411، والطبري في " جامع البيان "26/33، وأبو يعلى (5062) من طريقين عن يونس، بهذا الإسناد.

6320- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله ثقات رجال الشيخين غيرَ داود بن أبي هند، فمن رجال مسلم . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وإسماعيل بن إبراهيم: هو ابن عُلية، وعلقمة: هو ابن قيس بن عبد الله النخعي. والحديث في "مسند أبي يعلى" (5237) ، وقد تقدم تخريجه برقم (1432) فانظره، وانظر الحديث الآتي برقم (6527) .

علقمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا جنات سے ملاقات کی رات آپ لوگوں میں سے کوئی ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ انہوں نے جواب دیا: ہم میں سے کوئی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھا۔ ایک رات ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں غیر موجود پایا' تو ہم نے سوچا: شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکے سے (شہید کر دیا گیا ہے) یا نقصان پہنچایا گیا ہے۔ وہ رات ہم نے ایسی حالت میں گزاری جو کسی بھی قوم نے بدترین حالت میں گزاری ہو جب سحری کا وقت ہوا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) صبح کا وقت ہوا' تو ہم اسی حالت میں تھے کہ آپ حرا پہاڑ کی طرف سے تشریف لائے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی حالت کا ذکر کیا جو ہم نے گزاری تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنات کا نمائندہ میرے پاس آیا تھا میں ان کے پاس چلا گیا۔ میں نے ان کے سامنے تلاوت کی۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان جنات کے اور ان کی آگ کے نشانات دکھائے۔

ذِكْرُ اِنْذَارِ الشَّجَرَةِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَتَئِذٍ

جنات سے ملاقات کی رات درخت کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرانے کی کوشش کرنے کا تذکرہ

6321 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ، بِطَرَسُوْسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، - وَكَانَ مِنْ مَعَادِنِ الصِّدْقِ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ:

(متن حدیث): اَنَّ الشَّجَرَةَ اَنْذَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ

عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبیدہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے مسروق کو یہ کہتے ہوئے سنا تمہارے والد نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

''جنوں سے ملاقات کی رات ایک درخت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنات کے ذریعے ڈرانے کی کوشش کی''۔

ذِكْرُ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125)

6321- إسناده صحيح، حامد بن يحيى البلخي ثقة، روى له أبو داود، ومن فوقه على شرطهما . سفيان: هو ابن عيينة، وأبو عبيدة: هو ابن عبد الله بن مسعود . وأخرج البخاري (3859) في مناقب الأنصار: باب ذكر الجن، ومسلم (450) (153) في الصلاة: باب الجهر بالقراء ة في الصبح والقراء ة على الجن، والبيهقي في "الدلائل" 2/229 من طريقين عن أبي أسامة، عن مسعر، عن معن بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قال: سمعت أبي، قال: سألت مسروقاً: من آذن النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِالْجِنِّ لَيْلَةَ استمعوا القرآن؟ فقال: حدثني أبوك -يعني ابن مسعود- أنه آذنته بهم شجرة.

نبی اکرم ﷺ کا یہ تلاوت کرنا ''تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو''

6322 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة: **125**)

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''تم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو۔''

ذِكْرُ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: **238**)

نبی اکرم ﷺ کا یہ تلاوت کرنا ''تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو بطور خاص درمیانی نماز کی''

6323 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ

6322– إسناده صحيح على شرط مسلم، وفضيل بن سليمان قد توبع . أبو كامل الجحدري: هو فضيل بن الحسين، وجعفر بن محمد: هو ابن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، الملقب بالصادق، وأبوه محمد بن علي: هو الملقب بالباقر . وأخرجه أبو عمر حفص بن عمر الدوري في "قراء ات النبي - صلى الله عليه وسلم "- (20) ، وأبو داود (3969) في فاتحة كتاب الحروف والقراء ات، والطبري في " جامع البيان " (1989) من طرق عن يحيى بن سعيد، عن جعفر بن محمد، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذي (856) في الحج: باب ما جاء كيف الطواف، و (862) : باب ما جاء أن يبدأ بالصفا قبل المروة، والنسائي 5/235 في الحج: باب القول بعد ركعتي الطواف، و5/236: باب القراء ة في ركعتي الطواف، وابن ماجه (1008) في إقامة الصلاة: باب القبلة، من طرق عن جعفر بن محمد بنحوه .وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وانظر الحديث المتقدم برقم (3932) .

6323– عمرو بن رافع روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/176 و178، وأورده البخاري في "تاريخه" 6/330 في ترجمة عمرو بن رافع، فقال: قال بعضهم: عمر بن رافع ولا يصح، وقال بعضهم: عمرو بن نافع، وباقي رجاله ثقات، وابن إسحاق قد صرح بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، ويعقوب بن إبراهيم بن سعد: هو ابن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف، ومحمد بن علي: هو ابن الحسين بن علي بن أبي طالب، الملقب بالباقر، تابعي ثقة مجمع عليه. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/172 عن علي بن معبد بن نوح، قال: حدثنا يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي 1/463، وابن أبي داود في "المصاحف" ص 97 من طريقين عن أحمد بن خالد، عن ابن إسحاق، به، وعند البيهقي: عمر بن رافع، وقال: إنما هو عمرو بن رافع . وأخرجه ابن أبي داود ص 97-96 من طريق عبد الرحمن بن عبد الله، عن نافع أن عمرو بن رافع، أو ابن نافع مولى ابن عمرو أخبره ... فذكر الحديث. وأخرج مالك 1/139 في الصلاة: باب الصلاة الوسطى، ومن طريقه النسائي في "مسند مالك"، والطحاوي 1/172، وأبو عبيد في "فضائل القرآن" ورقة 79/1، والبيهقي 1/462، وابن أبي داود ص 97، والمزي في " تهذيب الكمال " في ترجمة عمرو بن رافع، عن زيد بن أسلم، عن عمرو بن رافع أنه قال: كنت أكتب مصحفاً لحفصة أم المؤمنين، فقالت: إذا بلغت ... فذكره موقوفاً.

اِبْـرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، وَنَافِعٌ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ رَافِعٍ، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، حَدَّثَهُمَا

(متن حدیث): اَنَّـهُ كَـانَ يَـكْـتُـبُ الْـمَـصَـاحِفَ فِيْ عَهْـدِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَـاسْتَكْتَبَتْنِيْ حَفْصَةُ مُصْحَفًا، وَقَالَتْ: اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَا تَكْتُبْهَا حَتّٰى تَاْتِيَنِيْ بِهَا فَاُمِلَّهَا عَلَيْكَ كَمَا حَفِظْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَلَمَّا بَلَغْتُهَا جِئْتُهَا بِالْوَرَقَةِ الَّتِيْ اَكْتُبُهَا، فَقَالَتِ: اكْـتُـبْ: (حَـافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) (البقرة: 238) وَصَلَاةِ الْـعَصْرِ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) (البقرة: 238)

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اور نافع یہ بات بیان کرتے ہیں: عمرو بن نافع نے یہ بات بتائی۔ یہ صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے عہد میں قرآن کریم کی کتابت کیا کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے قرآن کریم لکھنے کی فرمائش کی۔ انہوں نے فرمایا: جب تم سورۃ البقرہ کی اس آیت تک پہنچو تو اسے اس وقت تک تحریر نہ کرنا' جب تک تم میرے پاس نہیں آتے میں تمہیں اسی طرح املاء کرواں گی' جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر اسے یاد رکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں: جب میں اس آیت پر پہنچا' تو میں وہ ورقہ لے کر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا جس پر میں قرآن لکھ رہا تھا' تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم یوں لکھو۔

''تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو اور بطور خاص درمیانی نماز کی جو عصر کی نماز ہے تم اللہ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ کھڑے رہو۔''

ذِكْرُ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ) (ابراهيم: 27)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تلاوت کرنا ''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں قول ثابت پر ثابت قدم رکھے گا''

6324 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ الـنَّـبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُؤْمِنُ اِذَا شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَعَرَفَ مُحَمَّدًا صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَبْرِهِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي

6324- إسناده صحيح على شرط البخاري. حفص بن عمر الحوضي من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما. وقد تقدم تخريجه برقم (206).

الْآخِرَةِ) (إبراهيم: 27)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مومن قبر میں اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ثابت قول پر دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قدم رکھے گا۔''

ذِكْرُ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا) (الكهف: 77)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تلاوت کرنا ''اگر آپ چاہتے تھے تو اس پر اجر لے سکتے تھے''

6325 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: (لَوْ شِئْتَ لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا) مُخَفَّفَةً

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تم چاہو تو اس پر اجر حاصل کر سکتے ہو۔''

یعنی اس میں لفظ کو تخفیف کے ساتھ پڑھا گیا۔

ذِكْرُ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِى) (الكهف: 76)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تلاوت کرنا ''اگر میں نے اس کے بعد آپ سے کوئی سوال کیا' تو آپ میرے ساتھ نہ رہیے گا''

6326 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ،

6325- إسناده صحيح على شرط الشيخين . سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه مسلم (2380) (173) في الفضائل: باب من فضائل الخضر عليه السلام، والحاكم 2/243 عن عمرو بن محمد الناقد، بهذا الإسناد . وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه في الحديث الطويل، ووافقه الذهبي!

6326- إسناده على شرط مسلم . أبو داود: هو سليمان بن داود الطيالسي، وحمزة: هو ابن حبيب الزيات المقرىء ، وأبو إسحاق: هو السبيعي عمرو بن عبد الله. وأخرجه حفص بن عمر في "قراء ات النبي - صلى الله عليه وسلم "- (76) ، والحاكم 2/243 من طريقين عن حمزة بن حبيب الزيات، بهذا الإسناد . عند الحاكم "مهموزين"، وصحح الحديث على شرط الشيخين ووافقه الذهبي ! مع أن حمزة الزيات لم يخرج له البخاري. وأورده السيوطي في "الدر المنثور "5/427، وزاد نسبته إلى ابن مردويه.

عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ حَمْزَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي) (الكهف: 76)- سَاَلْتُكَ هَمَزَ - (قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا) (الكهف: 76)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"(حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا) میں نے اس کے بعد آپ سے کوئی سوال کیا' تو آپ میرے ساتھ نہ رہیے گا۔"

اس میں لفظ ہمزہ کے ساتھ ہے "آپ کو میری طرف سے عذر پہنچ گیا ہے۔"

ذِكْرُ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) (القمر: 15)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تلاوت کرنا "تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے"

6327 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ: (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) (القمر: 15)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ تلاوت کرتے تھے:

فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6328 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ،

6327– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي. وأخرجه أحمد 413-2/411 و 437، وحفص الدوري في "قراء ات النبي - صلى الله عليه وسلم -" (110) و (111) و (112) و (113)، والبخاري (4869) و (4870) و (4872) و (4873) في تفسير سورة القمر، ومسلم (823) (281) في صلاة المسافرين: باب ما يتعلق بالقراء ات، وأبو داود (3994) في الحروف والقراء ات، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 7/12 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/401، والبخاري (3341) في الأنبياء: باب قول الله عز وجل: (ولقد أرسلنا نوحاً إلى قومه)، و (3345): باب قول الله عز وجل: (وأما عادٌ فأُهلكوا بريح صرصر عاتية)، و (4874)، والترمذي (2937) في القراء ات: باب ومن سورة القمر، وأبو يعلى (5327) من طريقين عن أبي إسحاق، به. وأخرج أحمد 1/431، والحاكم 250-2/249 عن وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بن يزيد، عن عبد الله قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم -: (هل من مذَّكر)، فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: (هَلْ من مدّكر) بالدال.

قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ وَهُوَ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ كَيْفَ تَقْرَاُ: (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) (القمر: 15)، دَالًا اَوْ ذَالًا؟ فَقَالَ: بَلْ دَالًا، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) (القمر: 15)، دَالًا

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں ایک شخص کو اسود بن یزید سے سوال کرتے ہوئے سنا وہ اس وقت مسجد میں قرآن کی تعلیم دے رہے تھے۔ (سوال یہ تھا) آپ یہ آیت کیسے پڑھتے ہیں؟

(فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) اس میں دال پڑھتے ہیں یا ذال پڑھتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: دال پڑھتا ہوں کیونکہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ تلاوت کی یعنی دال کے ساتھ پڑھا۔

ذِكْرُ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تلاوت کرنا ''بے شک میں رزق عطا کرنے والا ہوں اور زبردست قوت کا مالک ہوں''

6329 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مجھے یوں پڑھنا سکھائی۔

''اِنِّي اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ''

6328- إسناده صحيح على شرط الشيخين. زهير: هو ابن معاوية. وأخرجه أحمد 1/461، والبخاري (4871) في تفسير سورة القمر، ومسلم (823) في صلاة المسافرين: باب ما يتعلق بالقراءات، والبغوي في " معالم التنزيل " من طرق عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وأخرج أحمد 1/395 عن حجاج، حدثنا اسرائيل، عن أبي إسحاق، عن الأسود، عن ابن مسعود قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (وَلَقَدْ يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر) ، فقال رجل: يا أبا عبد الرحمن، مدكر أو مذكر؟ قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم -: (مدكر) .

6329- إسناده صحيح على شرط البخاري. رَوْح بن عبد المؤمن من شيوخ البخاري، ومن فوقه على شرطهما . علي بن نصر: هو ابن علي الجهضمي. وأخرجه أحمد1/394 و418، وحفص الدوري في "قراءات النبي - صلى الله عليه وسلم "- (108) ، وأبو داود (3993) في الحروف والقراءات، والترمذي (2940) في القراءات: باب ومن سورة الذاريات، والنسائي في "الكبرى" كما في " التحفة "7/86، وأبو يعلى (5333) ، والحاكم 2/234 و249، والبيهقي في "الأسماء والصفات"1/85 و 121 من طرق عن إسرائيل، عن أبي إسحاق عبد الرحمن بن يزيد النخعي، عن عبد الله بن مسعود . قال الترمذي: حسن صحيح، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

ذِكْرُ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى) (الليل: 2)

نبی اکرم ﷺ کا یہ تلاوت کرنا ''اور رات کی قسم جب وہ چھا جائے اور دن کی قسم جب وہ روشن ہو جائے''

6330 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بِنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَلْقَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْتُ الشَّامَ فَاُخْبِرَ اَبُو الدَّرْدَاءِ، فَاَتَانَا، فَقَالَ: اَيُّكُمْ يَقْرَاُ عَلٰى قِرَاءَةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ؟، قَالَ: قُلْنَا: كُلُّنَا نَقْرَاُ، قَالَ: اَيُّكُمْ اَقْرَاُ؟، قَالَ: فَاَشَارَ اَصْحَابِي اِلَيَّ، قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: اَحَفِظْتَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَيْفَ كَانَ يَقْرَاُ: (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى) (الليل: 1)؟، قُلْتُ: وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى، فَقَالَ: اَنْتَ حَفِظْتَهَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَاَنَا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ هٰكَذَا سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰؤُلَاءِ يُرِيدُونَ وَاللّٰهِ لَا اُتَابِعُهُمْ اَبَدًا

علقمہ بیان کرتے ہیں: میں شام آیا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ملی تو وہ ہمارے پاس تشریف لے آئے تو انہوں نے دریافت کیا: تم میں سے کون شخص میرے سامنے ''ابن ام عبد'' کے طریقے کے مطابق تلاوت کر سکتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے جواب دیا: ہم سب کر سکتے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا تم میں قرأت کا سب سے زیادہ علم کس کو ہے؟ راوی کہتے ہیں: میرے ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا۔ حضرت ابودرداء نے دریافت کیا تمہیں یاد ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں انہوں نے دریافت کیا حضرت عبداللہ سورۃ الیل کیسے پڑھتے تھے۔ میں نے کہا: یوں پڑھتے تھے:

وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى

انہوں نے فرمایا: کیا تمہیں یہ الفاظ حضرت عبداللہ کی زبانی یاد ہیں۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ میں نے بھی یہ الفاظ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی زبانی سیکھے ہیں لیکن یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں (دوسرے الفاظ کے ذریعے تلاوت کروں) اللہ کی قسم! میں تو ان کی بات کبھی نہیں مانوں گا۔

6330- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إبراهيم: هو ابن يزيد بن قيس النخعي، وعلقمة: هو ابن قيس النخعي. وأخرجه أحمد 6/451، والبخاري (4943) في تفسير سورة الليل: باب (والنهار إذا تجلّى)، و (4944) باب (وما خلق الذكر والأنثى)، ومسلم (824) في صلاة المسافرين: باب ما يتعلق بالقراءات، والترمذي (2939) في القراءات: باب ومن سورة الليل، والطبري في "جامع البيان" 30/217-218 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/448-449، وحفص بن عمر الدوري في قراءات النبي - صلى الله عليه وسلم - (132)، ومسلم (824) (284)، والطبري 30/217، وابن مردويه كما في "الفتح" 8/707 من طرق عن داود بن أبي هند، عن عامر الشعبي، عن علقمة بنحوه.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اِبْرَاهِيمُ عَنِ الْاَعْمَشِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اعمش کے حوالے سے اس روایت کونقل کرنے میں ابراہیم نامی راوی منفرد ہے

6331 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): ذَهَبَ عَلْقَمَةُ اِلَى الشَّامِ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ جَلِيسًا صَالِحًا، فَقَعَدَ اِلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ ، قَالَ: مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: اَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ كَانَ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ حُذَيْفَةُ؟ ، اَلَيْسَ فِيكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ؟ اَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السَّوَادِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ؟ وَقَالَ: كَيْفَ تَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلَّى) (الليل: 2) ، فَقُلْتُ: وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى، قَالَ: فَمَا زَالَ هٰؤُلَاءِ كَادُوْا يُشَكِّكُوْنِيْ وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابراہیم بیان کرتے ہیں: علقمہ شام گئے وہ وہاں مسجد میں آئے وہاں انہوں نے دو رکعات ادا کی پھر دعا کی: اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین عطا کر پھر وہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دریافت کیا تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو انہوں نے جواب دیا: کوفہ سے انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص راز دان موجود نہیں ہیں کہ اس راز کا ان کے علاوہ کسی کو پتا نہیں ہوتا تھا اور وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیا تمہارے درمیان وہ صاحب موجود نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زبانی شیطان سے محفوظ قرار دیا اور وہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیا تمہارے درمیان سیاہی والے شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نہیں ہیں۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تم یہ آیت کیسے پڑھتے ہو: وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلَّى) ، میں نے کہا: وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى،

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لوگ مسلسل مجھے اس بارے میں شبہ کا شکار کرتے رہے ہیں حالانکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

6331- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حفص بن عمر الحوضي فمن رجال البخاري. مغيرة: هو ابن مقسم الضبي، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وعلقمة: هو ابن قيس. وأخرجه مختصراً ومطولاً أحمد 6/449 و 451، والبخاري (3287) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، و (3742) في فضائل الصحابة: باب مناقب عمار وحذيفة رضي الله عنهما، و (6278) في الاستئذان: باب من ألقى وسادة، والنسائي في "فضائل الصحابة" (194) ، وفي التفسير كما في " التحفة "8/229، والطبري في "جامع البيان "30/217 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/450، والبخاري (3287) و (3742) و (3761) ، ومسلم (824) (283) في صلاة المسافرين: باب ما يتعلق بالقراء ات، والطبري 30/218 من طرق عن مغيرة، به. وانظر (7127) .

کی زبانی خود یہ آیت (اسی طرح) سنی ہے۔

ذِكْرُ قِرَاءَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ) (الهمزة: 3)

نبی اکرم ﷺ کا یہ آیت تلاوت کرنا ”وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ رکھے گا“

6332 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هِشَامٍ الذِّمَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ: (يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ) (الهمزة: 3)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

”وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ رکھے گا“۔

ذِكْرُ اصْطِفَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے منتخب کر لینے کا تذکرہ

6333 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ شَدَّادٍ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفٰى مِنْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ

6332- إسناده حسن، عبد الملك بن هشام، ويقال: ابن عبد الرحمن، قال أبو حاتم: شيخ. وذكره المؤلف في "الثقات"، وثقه عمرو بن علي، وقال فيه أحمد، فيما حكاه الساجي: كان يصحف ولا يحسن يقرأ كتابه، روى له أبو داود والنسائي، وباقي رجاله رجال الشيخين غير نوح بن حبيب، فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. سفيان بن سعيد: هو الثوري. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة"، والحاكم2/256، والخطيب في "تاريخ بغداد"3/315 من طرق عن نوح بن حبيب، بهذا الإسناد. زاد الحاكم فيه "بكسر السين"، وصححه على شرط الشيخين، وتعقبه الذهبي بقوله: عبد الملك ضعيف. وأخرجه أبو داود (3995) في الحروف والقراء ات، عن أحمد بن صالح، عن عبد الملك بن هشام الذماري، به.

6333- إسناده صحيح على شرط مسلم. شداد: هو ابن عبد الله القرشي، أبو عمار الدمشقي. وقد تقدم برقم (6242)، وهو في "مسند أبي يعلى".1/350 وأخرجه مسلم (2276) في الفضائل: باب فضل نسب النبي - صلى الله عليه وسلم -، عن محمد بن مِهران الرازي ومحمد بن عبد الرحمن بن سهم، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي برقم (6475).

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا۔ قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا''۔

ذِكْرُ شَقِّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَدْرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صِبَاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کو شق کرنے کا تذکرہ

6334 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ قَلْبَهُ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً، فَقَالَ: هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِيْ طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَاَمَهُ، ثُمَّ اَعَادَهُ فِيْ مَكَانِهِ، وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهِ - يَعْنِيْ ظِئْرَهُ - فَقَالُوا: اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ مُنْتَقِعَ اللَّوْنِ، قَالَ اَنَسٌ: قَدْ كُنْتُ اَرٰى اَثَرَ ذٰلِكَ الْمِخْيَطِ فِيْ صَدْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: شُقَّ صَدْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَبِيٌّ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، وَاُخْرِجَ مِنْهُ الْعَلَقَةُ، وَلَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْاِسْرَاءَ بِهِ اَمَرَ جِبْرِيلَ بِشَقِّ صَدْرِهِ ثَانِيًا، وَاَخْرَجَ قَلْبَهُ فَغَسَلَهُ، ثُمَّ اَعَادَهُ مَكَانَهُ مَرَّتَيْنِ فِيْ مَوْضِعَيْنِ، وَهُمَا غَيْرُ مُتَضَادَّيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ (یعنی یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کا واقعہ ہے) انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لٹایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو چیرا اور اس میں سے جما ہوا خون نکالا اور بولے: یہ آپ کے اندر شیطان کا حصہ تھا' پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک سونے سے بنے ہوئے طشت میں رکھ کر آبِ زم زم کے ذریعے دھویا' پھر اسے واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ بچے دوڑتے ہوئے آپ کی والدہ یعنی آپ کی دائی اماں کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا گیا وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' تو آپ کی رنگت تبدیل ہو چکی تھی'

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک میں' سیے جانے کا نشان دیکھا ہے۔

6334- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "مسند أبي يعلى" (3374)، ومن طريقه أخرجه ابن عساكر في "السيرة النبوية" ص 370. وأخرجه مسلم (162) (261) في الإيمان: باب الْإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وأبو نعيم في "الدلائل" (168)، والبيهقي 1/146 في "دلائل النبوة"، وابن عساكر ص 371-370 من طرق عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/123 و149 و288، وأبو يعلى (3507)، وأبو عوانة في "مسنده" 1/125، وأبو نعيم (168)، والبغوي (3708)، وابن عساكر ص 370 و 371 من طرق عن حماد بن سلمة، به.

(امام ابن حبان بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کوشق کرنے کا واقعہ (پہلی مرتبہ) اس وقت ہوا' جب آپ بچے تھے اور بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ تو آپ کے اندر سے جما ہوا خون نکالا گیا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج پر لے جانے کا ارادہ کیا' تو اس نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا انہوں نے دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شق صدر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو نکال کر دوبارہ اسے دھویا اور پھر اسے اس کی جگہ پر رکھ دیا' تو ایسا دو مرتبہ ہوا اور دو مختلف موقعوں پر ہوا۔ ان دونوں روایات میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

6335 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ جَهْمِ بْنِ اَبِيْ جَهْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ،

(متن حدیث): عَنْ حَلِيمَةَ اُمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعْدِيَّةِ الَّتِي اَرْضَعَتْهُ قَالَتْ: خَرَجْتُ فِي نِسْوَةٍ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ نَلْتَمِسُ الرُّضَعَاءَ بِمَكَّةَ عَلٰى اَتَانٍ لِي قَمْرَاءَ فِي سَنَةٍ شَهْبَاءَ لَمْ تُبْقِ شَيْئًا، وَمَعِي زَوْجِي، وَمَعَنَا شَارِفٌ لَنَا، وَاللّٰهِ مَا اِنْ يَبِضُّ عَلَيْنَا بِقَطْرَةٍ مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِي صَبِيٌّ لِي اِنْ نَنَامُ لَيْلَتَنَا مِنْ بُكَائِهِ مَا فِي ثَدْيَيَّ مَا يُغْنِيهِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ لَمْ تَبْقَ مِنَّا امْرَاَةٌ اِلَّا عُرِضَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَاْبَاهُ، وَاِنَّمَا كُنَّا نَرْجُو كَرَامَةَ الرَّضَاعَةِ مِنْ وَالِدِ الْمَوْلُودِ، وَكَانَ يَتِيمًا، وَكُنَّا نَقُولُ: يَتِيمًا مَا عَسَى اَنْ تَصْنَعَ اُمُّهُ بِهِ، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ صَوَاحِبِي امْرَاَةٌ اِلَّا اَخَذَتْ صَبِيًّا غَيْرِي، فَكَرِهْتُ اَنْ اَرْجِعَ وَلَمْ اَجِدْ شَيْئًا وَقَدْ اَخَذَ صَوَاحِبِي، فَقُلْتُ لِزَوْجِي: وَاللّٰهِ لَاَرْجِعَنَّ اِلٰى ذٰلِكَ الْيَتِيمِ فَلَاٰخُذَنَّهُ، فَاَتَيْتُهُ، فَاَخَذْتُهُ وَرَجَعْتُ اِلٰى رَحْلِي، فَقَالَ زَوْجِي: قَدْ

6335- في سنده انقطاع بين عبد الله بن جعفر -وهو ابن أبي طالب- وبين حليمة. وقول الحافظ في "الإصابة" 4/266: إن أبا يعلى وابن حبان صرّحا بالتحديث بين عبد الله وحليمة، فيه ما فيه، فليس يوجد التصريح بالسماع في الأصل الخطي الذي بين أيدينا من "مسند أبي يعلى"، ولا في الأصول التي روت الحديث من طريق أبي يعلى كابنِ حبان وابن عساكر . نعم ورد التصريحُ بالتحديث عند الطبراني في "معجمه الكبير"، إلا أن أبا نعيم الحافظ روى الحديث في "دلائل النبوة" عن الطبراني بالعنعنة ولم يصرح فيه بالتحديث . وجَهم بن أبي جهم: ذكره المؤلف في "الثقات" 4/113، فقال: يروي عن عبد الله بن جعفر، وعن المِسور بن مَخرَمَة، وهو مولى الحارث بن حاطب القرشي، روى عنه محمد بن إسحاق وعبد الله العمري، والوليد بن عبد الله بن جميع، وذكره البخاري 2/229، وابن أبي حاتم 2/521، فلم يذكرا فيه جرحاً ولا تعديلا، ومسروق بن المرزبان، وإن قال فيه أبو حاتم: ليس بالقوي، قد توبع، ومحمد بن إسحاق قد صرح بالتحديث عند المصنف في السند الذي ذكره باثره، وباقي رجاله ثقات . وهو في "مسند أبي يعلى "1/333-2/332، ومن طريقه أخرجه ابن عساكر في "السيرة النبوية" ص.76-74 وأخرجه الطبراني 24/ (545) ، وعنه أبو نعيم في "دلائل النبوة" (94) عن محمد بن عبد الله الحضرمي، عن مسروق بن المرزبان، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبري 2/158-160، والطبراني من طرق عن ابن إسحاق، به . وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد "8/220-221، ونسبه لأبي يعلى والطبراني، وقال: رجالهما ثقات. وهو في "مسيرة ابن إسحاق 1/171-175 حدثني جهم بن أبي جهم مولى الحارث بن حاطب الجمحي، عن عبد الله بن جعفر بن أبي طالب، أو عمن حدثه قال: كانت حليمة تحدث أنها خرجت ... فذكره. وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة"1/132-136، وابن عساكر ص79-77، وابن الأثير في "أسد الغابة "7/68، وابن كثير في "البداية والنهاية"2/254-256، عن محمد بن إسحاق، قال: حدثني جهم بن أبي جهم، حدثني من سمع عبد الله بن جعفر يقول: حُدِّثت عن حليمة بنت الحارث ..

اَخَذْتِيهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ وَاللّٰهِ، وَذَاكَ اَنِّیْ لَمْ اَجِدْ غَيْرَهُ، فَقَالَ: قَدْ اَصَبْتِ، فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ فِيهِ خَيْرًا، قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ جَعَلْتُهُ فِیْ حِجْرِی اَقْبَلَ عَلَيْهِ ثَدْيِي بِمَا شَاءَ اللّٰهُ مِنَ اللَّبَنِ، فَشَرِبَ حَتّٰى رَوِیَ، وَشَرِبَ اَخُوهُ - يَعْنِیْ ابْنَهَا - حَتّٰى رَوِیَ، وَقَامَ زَوْجِی اِلٰی شَارِفِنَا مِنَ اللَّيْلِ، فَاِذَا بِهَا حَافِلٌ فَحَلَبَهَا مِنَ اللَّبَنِ مَا شِئْنَا، وَشَرِبَ حَتّٰى رَوِیَ، وَشَرِبْتُ حَتّٰى رَوِيتُ، وَبِتْنَا لَيْلَتَنَا تِلْكَ شِبَاعًا رِوَاءً، وَقَدْ نَامَ صِبْيَانُنَا، يَقُوْلُ اَبُوْهُ يَعْنِی زَوْجَهَا: وَاللّٰهِ يَا حَلِيمَةُ مَا اُرَاكِ اِلَّا قَدْ اَصَبْتِ نَسَمَةً مُبَارَكَةً، قَدْ نَامَ صَبِيُّنَا، وَرَوِیَ، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجْنَا، فَوَاللّٰهِ لَخَرَجَتْ اَتَانِیْ اَمَامَ الرَّكْبِ، حَتّٰى اِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ: وَيْحَكِ كُفِّی عَنَّا، اَلَيْسَتْ هٰذِهِ بِاَتَانِكِ الَّتِیْ خَرَجْتِ عَلَيْهَا؟ فَاَقُوْلُ: بَلٰی وَاللّٰهِ، وَهِیَ قُدَّامُنَا حَتّٰى قَدِمْنَا مَنَازِلَنَا مِنْ حَاضِرِ بَنِیْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، فَقَدِمْنَا عَلٰی اَجْدَبِ اَرْضِ اللّٰهِ، فَوَالَّذِیْ نَفْسُ حَلِيمَةَ بِيَدِهِ اِنْ كَانُوا لَيَسَرِّحُونَ اَغْنَامَهُمْ اِذَا اَصْبَحُوا، وَيَسْرَحُ رَاعِی غَنَمِی فَتَرُوحُ بِطَانًا لَبَنًا حُفَّلًا، وَتَرُوحُ اَغْنَامُهُمْ جِيَاعًا هَالِكَةً، مَا لَهَا مِنْ لَبَنٍ، قَالَتْ: فَنَشْرَبُ مَا شِئْنَا مِنَ اللَّبَنِ، وَمَا مِنَ الْحَاضِرِ اَحَدٌ يَحْلُبُ قَطْرَةً وَلَا يَجِدُهَا، فَيَقُوْلُوْنَ لِرِعَائِهِمْ: وَيْلَكُمْ اَلَا تَسْرَحُونَ حَيْثُ يَسْرَحُ رَاعِی حَلِيمَةَ، فَيَسْرَحُونَ فِی الشِّعْبِ الَّذِیْ تَسْرَحُ فِيهِ، فَتَرُوحُ اَغْنَامُهُمْ جِيَاعًا مَا بِهَا مِنْ لَبَنٍ، وَتَرُوحُ غَنَمِی لَبَنًا حُفَّلًا، وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِبُّ فِی الْيَوْمِ شَبَابَ الصَّبِیِّ فِیْ شَهْرٍ، وَيَشِبُّ فِی الشَّهْرِ شَبَابَ الصَّبِیِّ فِیْ سَنَةٍ، فَبَلَغَ سَنَةً وَهُوَ غُلَامٌ جَفْرٌ، قَالَتْ: فَقَدِمْنَا عَلٰی اُمِّهِ، فَقُلْتُ لَهَا، وَقَالَ لَهَا اَبُوْهُ: رُدِّی عَلَيْنَا ابْنِیْ، فَلْنَرْجِعْ بِهِ، فَاِنَّا نَخْشَى عَلَيْهِ وَبَاءَ مَكَّةَ قَالَتْ: وَنَحْنُ اَضَنُّ شَیْءٍ بِهِ مِمَّا رَاَيْنَا مِنْ بَرَكَتِهِ، قَالَتْ: فَلَمْ نَزَلْ حَتّٰى قَالَتِ: ارْجِعَا بِهِ، فَرَجَعْنَا بِهِ، فَمَكَثَ عِنْدَنَا شَهْرَيْنِ، قَالَتْ: فَبَيْنَا هُوَ يَلْعَبُ وَاَخُوهُ يَوْمًا خَلْفَ الْبُيُوتِ يَرْعَيَانِ بَهْمًا لَنَا، اِذْ جَاءَنَا اَخُوهُ يَشْتَدُّ، فَقَالَ لِی وَلِاَبِيهِ: اَدْرِكَا اَخِی الْقُرَشِیَّ، قَدْ جَاءَهُ رَجُلَانِ، فَاَضْجَعَاهُ، وَشَقَّا بَطْنَهُ، فَخَرَجْنَا نَشْتَدُّ، فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ مُنْتَقِعٌ لَوْنُهُ، فَاعْتَنَقَهُ اَبُوْهُ وَاعْتَنَقْتُهُ، ثُمَّ قُلْنَا: مَا لَكَ اَیْ بُنَیَّ؟ قَالَ: اَتَانِیْ رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ، فَاَضْجَعَانِیْ، ثُمَّ شَقَّا بَطْنِیْ، فَوَاللّٰهِ، مَا اَدْرِی مَا صَنَعَا ، قَالَتْ: فَاحْتَمَلْنَاهُ، وَرَجَعْنَا بِهِ، قَالَتْ: يَقُوْلُ اَبُوْهُ: يَا حَلِيمَةُ مَا اَرَى هٰذَا الْغُلَامَ اِلَّا قَدْ اُصِيبَ، فَانْطَلِقِی، فَلْنَرُدَّهُ اِلٰی اَهْلِهِ قَبْلَ اَنْ يَّظْهَرَ بِهِ مَا نَتَخَوَّفُ، قَالَتْ: فَرَجَعْنَا بِهِ، فَقَالَتْ: مَا يَرُدُّكُمَا بِهِ، فَقَدْ كُنْتُمَا حَرِيصَيْنِ عَلَيْهِ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ، اِلَّا اَنَّا كَفَلْنَاهُ، وَاَدَّيْنَا الْحَقَّ الَّذِیْ يَجِبُ عَلَيْنَا، ثُمَّ تَخَوَّفْنَا الْاَحْدَاثَ عَلَيْهِ، فَقُلْنَا: يَكُوْنُ فِیْ اَهْلِهِ، فَقَالَتْ اُمُّهُ: وَاللّٰهِ مَا ذَاكَ بِكُمَا، فَاَخْبِرَانِیْ خَبَرَكُمَا وَخَبَرَهُ، فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ بِنَا حَتّٰى اَخْبَرْنَاهَا خَبَرَهُ، قَالَتْ: فَتَخَوَّفْتُمَا عَلَيْهِ، كَلَّا وَاللّٰهِ، اِنَّ لِابْنِیْ هٰذَا شَاْنًا، اَلَا اُخْبِرُكُمَا عَنْهُ اِنِّی حَمَلْتُ بِهِ، فَلَمْ اَحْمِلْ حَمْلًا قَطُّ، كَانَ اَخَفَّ عَلَیَّ، وَلَا اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ، ثُمَّ رَاَيْتُ نُورًا كَاَنَّهُ شِهَابٌ خَرَجَ مِنِّی حِينَ وَضَعْتُهُ، اَضَاءَتْ لَهُ اَعْنَاقُ الْاِبِلِ بِبُصْرَى، ثُمَّ وَضَعْتُهُ، فَمَا وَقَعَ كَمَا يَقَعُ الصِّبْيَانُ، وَقَعَ وَاضِعًا يَدَهُ بِالْاَرْضِ، رَافِعًا رَاْسَهُ اِلَی السَّمَاءِ، دَعَاهُ وَالْحَقَا بِشَاْنِكُمَا.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَالَ وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا

جَهْمُ بْنُ اَبِي جَهْمٍ نَحْوَهُ، حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ

عبداللہ بن جعفر سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں تھیں۔ وہ بیان کرتی ہیں: میں بنوسعد بن بکر کی کچھ خواتین کے ہمراہ مکہ آئی تا کہ دودھ پلانے کے لئے کوئی بچہ حاصل کروں میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر آئی تھی جو کہ قحط سالی کی وجہ سے انتہائی کمزور ہو چکی تھی۔ میرے ساتھ میرا شوہر بھی تھا۔ ہمارے ساتھ ہماری ایک اونٹنی بھی تھی اللہ کی قسم! اس کا دودھ بہت کم نکلتا تھا۔ میرے ساتھ میرا چھوٹا سا بچہ بھی تھا۔ اس کے رونے کی وجہ سے ہم رات کو سو نہیں پاتے تھے کیونکہ میرے سینے میں اتنا دودھ نہیں تھا جو اس کی کفایت کر سکے جب ہم لوگ مکہ آئے' تو ہم میں سے ہر عورت کو پیش کش کی گئی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے کے لئے لے جائے' لیکن کسی بھی عورت نے اسے قبول نہیں کیا کیونکہ خواتین کو یہ لالچ ہوتا تھا کہ دودھ پلانے کا معاوضہ بچے کے باپ سے وصول کریں گی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یتیم تھے ہم لوگ یہ کہا کرتے تھے۔ کسی یتیم کے بارے میں اس کی ماں کیا کر سکتی ہے۔ میرے ساتھ آنے والی خواتین میں سے ہر ایک نے کوئی نہ کوئی بچہ گود میں لے لیا۔ مجھے یہ بات پسند نہیں تھی کہ میں ایسی حالت میں واپس جاؤں کہ مجھے کوئی بچہ نہ ملا ہو جب کہ میری ساتھی خواتین بچہ لے چکی ہوں۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا اللہ کی قسم! میں اس یتیم بچے کو لے کر چلی جاؤں گی ہم اسے ضرور حاصل کریں گے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئی میں نے آپ کو حاصل کر لیا۔ میں اپنی رہائشی جگہ پر واپس آئی' تو میرے شوہر نے کہا: تم نے اسے حاصل کر لیا ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اللہ کی قسم! اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے ان کے علاوہ اور کوئی بچہ نہیں ملا۔ شوہر نے کہا: تم نے ٹھیک کیا ہے ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں ہمارے لئے کوئی بھلائی رکھ دے۔

سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تھے کہ اسی دوران میری چھاتی میں اللہ تعالیٰ نے اتنا دودھ پیدا کر دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا اور سیر ہو کر پیا۔ آپ کے رضاعی بھائی نے بھی اسے پی لیا یعنی سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے نے بھی اسے پی لیا' یہاں تک کہ وہ بھی سیر ہو گیا۔ رات کے وقت میرا شوہر ہماری اونٹنی کے پاس گیا' تو اس کا بھی دودھ اترا ہوا تھا۔ میرے شوہر نے اس کا اتنا دودھ دوہ لیا جتنا ہم چاہتے تھے۔ اس نے پیا اور سیر ہو کر پیا میں نے بھی پیا اور سیر ہو گئی۔ اس رات ہم نے پیٹ بھر کر اور سیر ہو کر رات گزاری۔ ہمارے بچے بھی سوتے رہے۔ بچے کے باپ یعنی سیدہ حلیمہ کے شوہر نے کہا: اللہ کی قسم! اے حلیمہ میرا یہ خیال ہے کہ تمہیں ایک مبارک وجود ملا ہے۔ ہمارے بچے آرام سے سو رہے ہیں اور وہ سیر ہیں۔

سیدہ حلیمہ بیان کرتی ہیں: پھر ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے اللہ کی قسم! میری گدھی سب سے زیادہ آگے چل رہی تھی' یہاں تک کہ میرے ساتھی یہ کہتے تھے کہ تمہارا ستیاناس ہو تم اس کو آرام سے لے کر چلو کیا یہ تمہاری وہی گدھی نہیں ہے' جس پر سوار ہو کر تم آئی تھی' تو میں جواب دیتی جی ہاں اللہ کی قسم! (وہی ہے)' لیکن وہ بدستور آگے چلتی رہی' یہاں تک کہ ہم بنوسعد بن بکر کے علاقے میں اپنے گھر آ گئے۔ ہم ایک ایسی جگہ پر آئے تھے جو سب سے زیادہ خشک تھی۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں حلیمہ کی جان ہے دوسرے لوگ صبح کے وقت اپنی بکریوں کو چرنے کے لئے بھیج دیتے تھے اور میری بکریوں کا چرواہا بھی میری بکریاں لے جاتا تھا' تو میری بکریاں جب شام کو واپس آتی تھیں' تو دودھ سے بھری ہوئی ہوتی تھیں جبکہ ان کی بکریاں جب واپس آتی تھیں' تو

بھوکی ہوتی تھیں۔ ہلاکت کے قریب ہوتی تھیں ان میں دودھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ سیدہ حلیمہ بیان کرتی ہیں۔ ہم جتنا چاہتے تھے دودھ پی لیتے تھے جبکہ باقی قبیلے میں کسی کو ایک قطرہ بھی دودھ دوہنے کے لئے اور پینے کے لئے نہیں ملتا تھا' تو وہ لوگ اپنے چرواہوں سے یہ کہتے تھے تمہارا ستیاناس ہو کیا تم اپنی بکریاں اس جگہ نہیں چراتے جہاں حلیمہ کا چرواہا چراتا ہے' پھر وہ لوگ بھی اپنی بکریاں اسی گھاٹی میں چراتے تھے جس میں میری بکریاں چرتی تھیں' لیکن اس کے باوجود ان کی بکریاں بھوکی آتی تھیں۔ ان میں دودھ نہیں ہوتا تھا' جبکہ میری بکریاں دودھ سے بھری ہوئی آتی تھیں۔

نبی اکرم ﷺ کی نشوونما ایک دن میں اتنی ہو رہی تھی جتنی کسی عام بچے کی ایک مہینے میں ہوتی ہے اور آپ کی نشوونما ایک ماہ میں اتنی ہو گئی جتنی کسی بچے کی ایک سال میں ہوتی ہے' جب آپ کی عمر ایک سال ہوئی' تو آپ بھرپور صحت مند لگتے تھے۔

سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی والدہ کی خدمت میں آئے۔ میں نے ان سے یہ درخواست کی اور میرے شوہر نے بھی ان سے یہ درخواست کی کہ آپ اس بچے کو ہمیں دیدیں تاکہ ہم اسے واپس لے جائیں کیونکہ ہمیں اس کے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ یہ مکہ میں وباء کا شکار نہ ہو جائے۔ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی جو برکت دیکھی تھی۔ ہمیں اس کا لالچ تھا' تو ہم مسلسل ان کے ساتھ بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ انہوں نے یہ فرمایا: تم اسے ساتھ لے جاؤ۔ ہم نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر واپس آ گئے نبی اکرم ﷺ دو ماہ ہمارے پاس ٹھہرے رہے۔ ایک مرتبہ آپ اپنے بھائی کے ساتھ گھروں کے پیچھے کھیل رہے تھے وہ دونوں ہماری بکری کے بچے کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ کا رضاعی بھائی تیزی سے دوڑتا ہوا ہمارے پاس آیا اور مجھ سے اور اپنے والد سے بولا میرے قریشی بھائی کے پاس جائیں۔ اس کے پاس دو آدمی آئے ہیں انہوں نے اسے لٹا دیا ہے اور اس کا پیٹ چیر دیا ہے۔ (سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) ہم لوگ دوڑتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' تو آپ کھڑے ہوئے تھے۔ آپ کے چہرے کی رنگت تبدیل تھی۔ آپ کے والد نے آپ کو گلے سے لگا لیا۔ میں نے بھی آپ کو گلے سے لگا لیا پھر ہم نے دریافت کیا: اے میرے بیٹے تمہیں کیا ہوا ہے۔ آپ نے بتایا میرے پاس دو آدمی آئے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھے لٹا لیا پھر انہوں نے میرے پیٹ کو چیر دیا۔ اللہ کی قسم! مجھے اندازہ نہیں ہوا کہ انہوں نے کیا کیا سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ہم نے آپ کو گود میں اٹھا لیا اور آپ کو لے کر واپس آ گئے سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ آپ کے رضاعی والد نے کہا: اے حلیمہ مجھے لگتا ہے اس لڑکے کے ساتھ کوئی نہ کوئی خاص معاملہ ہے تم چلو ہم اسے اس کے گھر والوں کے سپرد کر آتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ اس کی طرف سے کوئی ایسی صورت حال سامنے آئے جس کا ہمیں اندیشہ ہے سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ہم آپ کو لے کر واپس آئے' تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا تم لوگ اسے واپس لے کر کیوں آ گئے ہو تم' تو اسے اپنے پاس رکھنا چاہ رہے تھے۔

سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی: جی نہیں اللہ کی قسم! ہم نے اس کی کفالت کر لی ہے اور ہمارے ذمے جو حق لازم تھا وہ ہم نے ادا کر دیا ہے پھر ہمیں اس کے بعد کسی مشکل پیش آنے کا اندیشہ ہوا (تو ہم نے یہ سوچا کہ یہ اپنے گھر میں ہی ٹھیک رہے گا۔) سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا ہے۔ اللہ کی قسم!! تم دونوں مجھے بتاؤ۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا مسلسل

ہمارے ساتھ اصرار کرتی رہیں' یہاں تک کہ ہم نے انہیں اصل واقعہ بتا دیا۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا تمہیں اس کے بارے میں خوف ہے۔ ہرگز نہیں میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہوگی میں تمہیں اس بارے میں بتاتی ہوں جب مجھے اس کا حمل ہوا' تو مجھے حمل کی کوئی پریشانی محسوس نہیں ہوئی۔ یہ میرے لئے انتہائی آسان اور زیادہ برکت والی صورت حال تھی' پھر مجھے ایک نور دکھائی دیا جو انتہائی چمکدار تھا' جب میں نے اسے جنم دیا' تو وہ نور میرے اندر سے نکلا اور اس نور کی وجہ سے بصریٰ میں موجود اونٹوں کی گردنیں میرے سامنے روشن ہوگئیں (یعنی مجھے نظر آنے لگی) پھر میں نے اسے جنم دیا' تو یہ اس طرح باہر نہیں آیا جس طرح عام طور پر بچے باہر آتے ہیں بلکہ جب یہ باہر آیا' تو اس نے اپنے ہاتھ زمین پر رکھے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور دعا مانگی' تو تم (اس واقعہ کو) اپنے والے واقعے کے ساتھ ملا کر دیکھ لو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وہب بن جریر نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے اور عبداللہ بن محمد نے بھی یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ذِكْرُ شَقِّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَدْرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صِبَاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن' میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کو شق کرنے کا تذکرہ

6336 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَاَخَذَهُ، فَصَرَعَهُ، فَشَقَّ قَلْبَهُ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً، فَقَالَ: هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِيْ طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ اَعَادَهُ فِيْ مَكَانِهِ، فَجَاءَهُ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهِ - يَعْنِيْ ظِئْرَهُ - فَقَالَ: اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ، فَاسْتَقْبَلُوْهُ مُنْتَقِعَ اللَّوْنِ.

قَالَ اَنَسٌ: كُنْتُ اَرٰى اَثَرَ ذٰلِكَ الْمِخْيَطِ فِيْ صَدْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کی بات ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا آپ کو لٹایا۔ آپ کے قلب مبارک کو چیر دیا۔ اس میں سے کوئی لوتھڑا نکالا اور بولے: یہ آپ کے اندر شیطان کا حصہ تھا' پھر انہوں نے سونے کے بنے ہوئے طشت میں آبِ زم زم کے ذریعے آپ کے قلب مبارک کو دھویا اور پھر اسے دوبارہ اس کی جگہ رکھ دیا۔ بچے دوڑتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ یعنی دائی ماں کے پاس آئے اور بولے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' تو آپ کے چہرے کی رنگت بدلی ہوئی تھی۔

6336– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر (6334).

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک میں اس سینے کا نشان میں نے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ مَا خَصَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا رَسُوْلَهُ دُوْنَ الْبَشَرِ بِمَا كَانَ يَرَى خَلْفَهُ كَمَا كَانَ يَرَى اَمَامَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ خصوصیت عطا کی جو کسی اور بشر کو عطا نہیں کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھ لیتے تھے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے دیکھ لیتے تھے

6337 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هَا هُنَا؟ فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ، وَاِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا تم سمجھتے ہو کہ میری توجہ صرف قبلہ کی طرف ہوتی ہے۔ اللہ کی قسم! تمہارا خشوع اور تمہارا رکوع کرنا مجھ سے مخفی نہیں رہتا۔ میں اپنی پشت کے پیچھے بھی تمہیں دیکھ لیتا ہوں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرَى مِنْ خَلْفِهٖ كَمَا يَرَى بَيْنَ يَدَيْهِ فَرْقًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اُمَّتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھ لیتے تھے

جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے دیکھتے تھے اس حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے درمیان فرق ہے

6338 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ عَجْلَانَ، عَنْ

6337- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ"1/167 في قصر الصلاة: باب العمل في جامع الصلاة . ومن طريق مالك أخرجه أحمد-3752/303، والبخاري (418) في الصلاة: باب عظة الإمام الناس في إتمام الصلاة، و (741) في الأذان: باب الخشوع في الصلاة، ومسلم (424) في الصلاة: باب الأمر بتحسين الصلاة، والبيهقي في "دلائل النبوة"6/73، والبغوي (3712) . وأخرجه أحمد3/365 من طريق سفيان بن عيينة، عن أبي الزناد، به. وأنظر ما بعده.

6338- إسناده حسن . عجلان وهو المدني مولى المُشْمَعِلّ، قال النسائي: ليس به بأس، وذكره ابن حبان في "الثقات"، وقال الدارقطني: يُعتبر به، وباقي رجاله رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخاري . ابن أبي ذئب: اسمه محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة . والحديث في "مسند علي بن الجعد " (2897) . وأخرجه أحمد2/234 عن عمرو بن الهيثم، عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد أيضاً2/379 عن قتيبة بن سعيد، عن لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هريرة.

اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلٰى مَا وَرَائِي كَمَا أَنْظُرُ إِلٰى مَا بَيْنَ يَدَيَّ، فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، وَحَسِّنُوا رُكُوعَكُمْ وَسُجُودَكُمْ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھ لیتا ہوں' جس طرح میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں تم لوگ اپنی صفیں درست رکھواور رکوع وسجود اچھے طریقے سے کرو۔''

ذِكْرُ بَعْضِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَتَاَمَّلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ مِنْهُمْ ذٰلِكَ

اس ایک علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے موجود افراد کا جائزہ لیتے تھے

6339 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُصُّوا صُفُوفَكُمْ، وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا، وَحَاذُوا بِالْاَعْنَاقِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنِّي لَاَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصُّفُوفِ، كَاَنَّهَا الْحَذَفُ.

قَالَ مُسْلِمٌ: اَلْحَذَفُ: النَّقَدُ الصِّغَارُ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنی صفیں ملا کر رکھو ایک دوسرے کے قریب رہو گردنیں سیدھی رکھو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ صفوں کے درمیان خالی جگہ میں یوں داخل ہوتا ہے جیسے وہ بھیڑ کا بچہ ہو۔''

مسلم نامی راوی کہتے ہیں: حزف سے مراد بھیڑ کے بچے ہیں۔

ذِكْرُ مَا عَرَّفَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَنْ صَفِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْبَابَ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ اِظْهَارِ الرِّسَالَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے رسالت کے اظہار کے آغاز میں اپنے محبوب کو اس فنا اور زائل ہو جانے والی (دنیا) کے اسباب میں سے کیا عطا کیا تھا

6339- إسناده صحيح على شرط الشيخين، هو في "صحيح ابن خزيمة" (1545)، وقد تقدم تخريجه برقم (2157). وانظر (2164).

6340 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟.

لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کیا تم لوگ آج طرح طرح کے کھانے اور مشروبات نہیں پیتے؟ جیسے تم چاہتے ہو حالانکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ کو ہلکی قسم کی کھجوریں اتنی بھی نہیں ملتی تھیں کہ آپ ان کے ذریعے آپ اپنا پیٹ بھر لیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هٰذِهِ الْحَالَةَ كَانَتْ بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اعْتِرَاضِ حَالَةِ الْاِضْطِرَارِ وَالْاِخْتِبَارِ لَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ صورت حال اس وقت درپیش ہوتی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اضطرار لاحق ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے طرز عمل) کو ظاہر کیا جاتا

6341 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ، وَهُوَ جَائِعٌ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھوکے ہوتے تھے تو آپ کو ہلکی قسم کی کھجوریں اتنی بھی نہیں ملتی تھیں کہ آپ اپنا پیٹ بھر لیں۔

6340- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سماك، وهو ابن حرب، فمن رجال مسلم، وهو صدوق حسن الحديث . أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي . وأخرجه مسلم (2977) في أول الزهد، والترمذي (2372) في الزهد: باب في معيشة النبي - صلى الله عليه وسلم -، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث صحيح . وأخرجه هناد بن السري في "الزهد" (727) ، وابن أبي شيبة 13/224، وعنه مسلم، عن وكيع، عن أبي الأحوص، به . وأخرجه أحمد 4/268، وابن سعد في "الطبقات" 1/406، ومسلم (2977) (35) من طريق زهير وإسرائيل، عن سماك به، وزاد زهير: "وما ترضون دون ألوان التمر والزبد." وانظر ما بعده.

6341- إسناده حسن عل شرط مسلم كسابقه. أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 275 من طريقين عن أبي عوانة، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: بإثر حديث رقم (2372) : وروى أبو عوانة وغير واحد عن سماك بن حرب نحو حديث أبي الأحوص.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ سماک بن حرب نے یہ روایت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

6342 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، يَخْطُبُ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ عُمَرُ - وَذَكَرَ مَا اَصَابَ النَّاسَ مِنَ الدُّنْيَا -: لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَوِیْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بَطْنَهُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ذکر کی کہ لوگوں کو اب طرح طرح کی دنیاوی نعمتیں حاصل ہو گئی ہیں' حالانکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ بھوکے ہوتے تھے' تو آپ کو ہلکی قسم کی کھجوریں اتنی بھی نہیں ملتی تھیں کہ آپ اس کے ذریعے اپنا پیٹ بھر لیں۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا اَنْ تَعْزُبَ الدُّنْيَا عَنْ آلِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگنے کا تذکرہ کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل سے دنیا کو دور رکھے

6343 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ، يُحَدِّثُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ كَفَافًا

6342- إسناده حسن وهو مكرر ما قبله. اسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهوية، وأبو عامر العقدي: هو عبد الملك بن عمرو القيسي. وأخرجه أحمد في "المسند" 1/24، وفي "الزهد" ص 30، وابن سعد 1/405-406، ومسلم (2978) في أول الزهد، وابن ماجه (4146) في الزهد: باب معيشة النبي - صلى الله عليه وسلم -، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وقال الترمذي بإثر الحديث (2372): وروى شعبة هذا الحديث عن سماك، عن النعمان بن بشير، عن عمر.

6343- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير. وأخرجه النسائي في الرقائق من "الكبرى" كما في "التحفة" 10/442 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1055) (19) ص 2281 في الزهد، والبيهقي في "السنن الكبرى" 2/150 و7/46، وفي "دلائل النبوة" 1/339 و6/87، وأبو الشيخ في "أخلاق - صلى الله عليه وسلم -" ص268-267 من طرق عن أبي أسامة، به. ولفظ البيهقي: "قوتاً." وانظر ما بعده.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اے اللہ! محمد کے گھر والوں کو گزارہ کرنے جتنا رزق عطا کر۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفَافًا، اَرَادَ بِهٖ قُوتًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "گزارے لائق" اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ضروری خوراک ہے

6344 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ ابْنِ اَخِي ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے اللہ! محمد کے گھر والوں کو (ضروری) خوراک جتنا رزق عطا کر۔"

ذِكْرُ مَا عَزَبَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الشِّبَعَ مِنْ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ عَنْ آلِ صَفِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامًا مَعْلُومَةً

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی آل کو متعین مدت تک اس فنا ہو جانے والی (دنیا) سے سیراب ہونے سے دور رکھا

6344- إسناده حسن، العباس بن عبد العظيم: هو العنبري ثقة روى له مسلم والأربعة وعلّق له البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين غير محاضر بن المورع، روى له أصحاب السنن، وعلّق له البخاري، وروى له مسلم حديثاً واحداً متابعة، وهو حسن الحديث . ابن أخي ابن شبرمة: هو عمارة بن القعقاع، وعمه هو عبد الله بن شبرمة. وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة" 6/87 من طريق العباس بن محمد الدوري، عن محاضر بن المورع، بهذا الإسناد . وأخرجه وكيع في "الزهد" (119) عن الأعمش، به . ومن طريق وكيع أخرجه أحمد في "المسند" 2/446 و 481، وفي "الزهد" ص 8، وابن أبي شيبة 13/240-241، ومسلم (1055) (126) في الزكاة: باب الكفاف والقناعة، وص 2281 في الزهد، والترمذي (2361) في الزهد: باب ما جاء في معيشة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن ماجه (4139) في الزهد: باب القناعة، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح . وأخرجه أحمد 2/232، والبخاري (6460) في الرقاق: باب كيف كان عيش النبي - صلى الله عليه وسلم -، وأبو الشيخ في " أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم - " ص 268 من طريق محمد بن فضيل بن غزوان، عن أبيه، عن عمارة بن القعقاع به . ولفظ البخاري: "اللّهم ارزق آل محمد قوتاً." ولفظ أحمد: "اللّهم اجعل رزق آل بيتي قوتاً." ولفظ أبي الشيخ: "اللّهم اجعل عيش آل محمد قوتاً."

6345 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ وَّاحِدٍ ثَلَاثًا حَتّٰى قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاَسْوَدَيْنِ: التَّمْرَ وَالْمَاءَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے کبھی بھی تین دن تک پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا آپ کی خوراک صرف دو سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَالَةَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا كَانَتِ اخْتِيَارًا مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِهِ، دُوْنَ اَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ حَالَةً اضْطِرَارِيَّةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ حالت جسے ہم نے ذکر کیا ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اپنے اہل خانہ کے لیے اختیار کے طور پر تھی یہ اضطراری حالت نہیں تھی

6346 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا اَشْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک اپنے گھر والوں کو گندم کی روٹی پیٹ بھر کے نہیں کھلائی' یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

6345- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو حازم: هو سلمان الأشجعي . وأخرجه دون قوله: إلا الأسودين ... البخاري (5374) في الأطعمة: باب قول الله تعالى: (كلوا من طيبات ما رزقناكم) عن يوسف بن عيسى، حدثنا محمد بن فضيل، عن أبيه، بهذا الإسناد. وأخرج وكيع في الزهد (107) عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللّٰه عليه وسلم - من طعام بُرٍّ حتى قبضه.

6346- إسناده على شرط مسلم . المحاربي: هو عبد الرحمن بن محمد. وهو في "مسند أبي يعلى ".2/285 وأخرجه الترمذي (2358) في الزهد: باب ما جاء في معيشة النبي - صلى الله عليه وسلم -، عن أبي كريب، عن عبد الرحمن المحاربي، بهذا الإسناد، وقال: حديث صحيح حسن غريب من هذا الوجه . وأخرجه أحمد 2/434، ومسلم (2976) في الزهد، وابن ماجة (3343) في الأطعمة: باب خبز البر، من طرق عن يزيد بن كيسان، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ‘ جس نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کی متضاد ہے‘ جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6347 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِیَّ، فَقُلْتُ: هَلْ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ؟ فَقَالَ سَهْلٌ: مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ مِنْ حِينِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ كَانَ لَكُمْ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ؟ قَالَ: مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِينِ ابْتَعَثَهُ حَتّٰى قَبَضَهُ قُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ، فَنَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِیَ ثَرَّيْنَاهُ، فَاَكَلْنَاهُ

ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کھاتے تھے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بتایا جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا ہے اس وقت سے لے کر آپ کے وصال تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہیں کھائی۔ میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں آپ لوگوں کے پاس چھلنیاں نہیں ہوتی تھیں۔ انہوں نے فرمایا: جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اس وقت سے لے کر اپنے وصال تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی چھلنی نہیں دیکھی میں نے دریافت کیا‘ تو آپ چھانے بغیر جَو کیسے کھا لیتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ہم لوگ اسے پیس کر اس میں پھونک مارتے تھے جو چیز اڑنی ہوتی تھی وہ اڑ جاتی تھی جو باقی بچ جاتی تھی ہم اسے پکا کر کھا لیتے تھے۔

ذِكْرُ مَا كَانَ فِيْهِ آلُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَدَمِ الْوَقُوْدِ فِیْ دُوْرِهِمْ بَيْنَ اَشْهُرٍ مُتَوَالِيَةٍ

6347- إسناده صحيح على شرط الشيخين. يعقوب بن عبد الرحمن: هو ابن محمد بن عبد الله بن عبد القاري المدني، وأبو حازم: هو سلمة بن دينار. وأخرجه البخاري (5413) في الأطعمة: باب ما كَانَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وأصحابه يأكلون، والنسائي في الرقاق من "الكبرى" كما في "التحفة" 4/121، والطبراني في "الكبير" (5999)، والبغوي (2845) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/332، والبخاري (5410) في الأطعمة: باب النفخ في الشعير، والترمذي (2364) في الزهد: باب ما جاء في معيشة النبي - صلى الله عليه وسلم - وأهله، وابن ماجة (3335) في الأطعمة: باب الحوّاري، والطبراني (1796) و (5846) و (5889) من طرق عن أبي حازم، به.

اس بات کا تذکرہ کہ بعض اوقات نبی اکرم ﷺ کے گھر والے کئی ماہ تک (کھانا پکانے کے لیے) آگ نہیں جلا پاتے تھے

6348 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ، ثُمَّ الْهِلَالِ، ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا اُوقِدَتْ فِي بُيُوتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ قُلْتُ: يَا خَالَةُ فِيمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ؟ قَالَتْ: الْاَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ، اِلَّا اَنَّهُ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانَ مِنَ الْاَنْصَارِ - نِعْمَ الْجِيرَانُ - كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ، فَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِهَا، فَكَانَ يَسْتَقِينَا مِنْهُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ پہلی کا ایک چاند دیکھ لیتے تھے پھر اگلی پہلی کا چاند دیکھ لیتے تھے پھر اگلی پہلی کا چاند دیکھ لیتے تھے یعنی دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے تھے لیکن اس دوران نبی اکرم ﷺ کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: خالہ جان آپ لوگوں کا گزارا کیسے ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا دو سیاہ چیزوں پر کھجوروں اور پانی پر البتہ نبی اکرم ﷺ کے کچھ انصاری پڑوسی تھے جو بہت اچھے پڑوسی تھے۔ ان لوگوں کے پاس دودھ دینے والے جانور تھے وہ ان کا دودھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفے کے طور پر بھجوا دیتے تھے تو ہم وہ پی لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ آلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُوْنُوا يَدَّخِرُوْنَ الشَّيْءَ الْكَثِيْرَ لِمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ مِنَ الْاَيَّامِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے گھر والے آگے آنے والے دنوں کے لیے زیادہ چیز کو ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے تھے

6348- إسناده صحيح، محمد بن الصباح الجرجرائي وثقه المصنف، وأبو زرعة، ومحمد بن عبد الله الحضرمي، وقال أبو حاتم: صالح الحديث، وقال ابن معين: ليس به بأس، روى له أبو داود، وابن ماجة، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو حازم: هو سلمة بن دينار. وأخرجه البخاري (2567) في أول كتاب الهبة، و (6459) في الرقائق: باب كيف كان عيش النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم (2972) (28) في الزهد من طريقين عن عبد العزيز بن أبي حازم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 274 من طريق هشام بن سعد، عن أبي حازم، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 13/249 عن أبي خالد الأحمر، عن ابن عجلان، عن القعقاع، عن القاسم، عن عائشة بنحوه. وقد تقدم برقم (729)، وسيأتي برقم (6361) و (6372).

6349 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا اَبَانُ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: مَا اَصْبَحَ فِیْ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ، وَلَا صَاعُ تَمْرٍ .

وَاِنَّ لَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعَ نِسْوَةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (آج) محمد کے گھر میں نہ تو گندم کا ایک صاع ہے اور نہ ہی کھجوروں کا ایک صاع ہے۔

راوی کہتے ہیں: اس زمانے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج تھیں۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَتَمَنَّى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِقْلَالِ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی آرزو کی: اس فنا اور زائل ہو جانے والی دنیا میں سے تھوڑی سی چیز (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے)

6350 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ عِنْدِیْ اُحُدٌ ذَهَبًا، لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَا يَاْتِیَ عَلَیَّ ثَلَاثٌ وَّعِنْدِیْ مِنْهُ دِيْنَارٌ لَا اَجِدُ مَنْ يَّتَقَبَّلُهٗ مِنِّیْ، لَيْسَ شَیْءٌ اَرْصُدُهٗ لِدَيْنٍ عَلَیَّ

6349- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد في "الزهد" ص 4 عن عبد الصمد، عن أبان بن يزيد العطار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/133 و 208، والبخاري (2069) في البيوع: باب شراء النبي - صلى الله عليه وسلم - بالنسيئة، و (2508) في أول الرهن، والترمذي (1215) في البيوع: باب ما جاء في الرخصة في الشراء إلى أجل، من طرق عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالك، أنه مشى إلى النبي - صلى الله عليه وسلم - بخبزٍ وإهالة سَنِخَة، ولقد رهن النبي - صلى الله عليه وسلم - درعاً له بالمدينة عند يهودي، وأخذ منه الشعير لأهله، ولقد سمعتُه يقول: "ما أمسى عندَ آل محمد - صلى الله عليه وسلم - صاع بُرٌّ ولا صاع حَبٌّ"، وإن عنده لتسعَ نسوة. وأخرجه أحمد 3/238، وابن ماجه (4147) في الزهد: باب معيشة آل محمد - صلى الله عليه وسلم -، وأبو يعلى (3059) من طريق الحسن بن موسى، عن شيبان، عن قتادة، به. وأورده البوصيري في "مصباح الزجاجة" 262/2، وقال: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات، رواه ابن حبان في "صحيحه" من طريق أبان العطار، عن قتادة به، وأصله في "صحيح" البخاري والترمذي والنسائي من حديث أنس بغير هذا السياق، ورواه الإمام أحمد في "مسنده" من حديث أنس بن مالك أيضاً كما رواه ابن ماجة.

6350- حديث صحيح، ابن أبي السري -وهو محمد بن المتوكل- متابع، ومن فوقه على شرطهما. وهو في "صحيفة همام" (83). وأخرجه أحمد 2/316، والبخاري (7228) في التمني: باب تمني الخير، والبغوي (1653) من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (3214) من طريق آخر عن أبي هريرة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند ہو گی کہ تین گزرنے سے پہلے میرے پاس ان میں سے ایک دینار بھی باقی نہ رہے سوائے اس دینار کے جسے میں نے قرض کی ادائیگی کے لئے سنبھال کر رکھا ہو''۔

6351 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ حَدَّثَنِي اَخِي زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لُحَيٍّ الْهَوْزَنِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقِيتُ بِلَالًا مُؤَذِّنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا بِلَالُ اَخْبِرْنِي كَيْفَ كَانَتْ نَفَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا كَانَ لَهُ مِنْ شَيْءٍ، وَكُنْتُ اَنَا الَّذِي اِلَى ذٰلِكَ مُنْذُ بَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ اِذَا اَتَاهُ الْاِنْسَانُ الْمُسْلِمُ فَرَآهُ عَارِيًا، يَاْمُرُنِي، فَاَنْطَلِقُ، فَاَسْتَقْرِضُ، فَاَشْتَرِي الْبُرْدَةَ اَوِ النَّمِرَةَ، فَاَكْسُوهُ، وَاُطْعِمُهُ، حَتّٰى اعْتَرَضَنِي رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: يَا بِلَالُ اِنَّ عِنْدِي سَعَةً، فَلَا تَسْتَقْرِضْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مِنِّي، فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ، تَوَضَّاْتُ، ثُمَّ قُمْتُ اُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ، فَاِذَا الْمُشْرِكُ فِي عِصَابَةٍ مِنَ التُّجَّارِ، فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: يَا حَبَشِيُّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا لَبَّيْهُ، فَتَجَهَّمَنِي، وَقَالَ لِي قَوْلًا غَلِيظًا، وَقَالَ: اَتَدْرِي كَمْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الشَّهْرِ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَرِيبٌ، قَالَ لِي: اِنَّمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ اَرْبَعٌ، فَآخُذُكَ بِالَّذِي عَلَيْكَ، فَاِنِّي لَمْ اُعْطِكَ الَّذِي اَعْطَيْتُكَ مِنْ كَرَامَتِكَ عَلَيَّ، وَلَا كَرَامَةِ صَاحِبِكَ، وَلٰكِنِّي اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَ لِتَجِبَ لِي عَبْدًا، فَاَرُدُّكَ تَرْعَى الْغَنَمَ كَمَا كُنْتَ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَاَخَذَ فِي نَفْسِي مَا يَاْخُذُ النَّاسَ، فَانْطَلَقْتُ، ثُمَّ اَذَّنْتُ بِالصَّلَاةِ، حَتّٰى اِذَا صَلَّيْتُ الْعَتَمَةَ رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِهِ، فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ اِنَّ الْمُشْرِكَ الَّذِي ذَكَرْتُ لَكَ اَنِّي كُنْتُ اَتَدَيَّنُ مِنْهُ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، وَلَيْسَ عِنْدَكَ مَا تَقْضِي عَنِّي، وَلَا عِنْدِي، وَهُوَ فَاضِحِي، فَاْذَنْ لِي اَنُوءُ اِلٰى بَعْضِ هٰؤُلَاءِ الْاَحْيَاءِ الَّذِينَ اَسْلَمُوا حَتّٰى يَرْزُقَ اللّٰهُ رَسُولَهُ مَا يَقْضِي عَنِّي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شِئْتَ اعْتَمَدْتَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ حَتّٰى آتِيَ مَنْزِلِي، فَجَعَلْتُ سَيْفِي وَجُعْبَتِي وَمِجَنِّي وَنَعْلِي عِنْدَ رَاْسِي، وَاسْتَقْبَلْتُ بِوَجْهِي

6351– حديث صحيح . محمد بن خلف الدارى: روى عنه جمع، وأورده ابن أبي حاتم 7/245، ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، ومعمر بن يعمر ذكره المصنف في "الثقات" 9/192، وقال: يُغرب، قلت: وكلاهما قد توبع، ومن فوقهما ثقات من رجال مسلم غير عبد الله الهوزني، فقد روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وهو ثقة. وأخرجه أبو داود (3055) في الخراج: باب في الإمام يقبل هدايا المشركين، والطبراني في "الكبير" (1119)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 351-1/348 من طريق أبي توبة الربيع بن نافع، وأخرجه أبو داود (3056) عن محمود بن خالد، حدثنا مروان بن محمد، كلاهما عن معاوية بن صالح بهذا الإسناد .

وقول بلال: "يا لبيه": هو من التلبية، وهي إجابة المنادى، يقال: لبيك ولبيه، قال الفراء: معنى "لبيك": إجابة بعد إجابة، ونصبه على المصدر.

الْأُفُقَ، فَكُلَّمَا نِمْتُ سَاعَةً اسْتَنْبَهْتُ، فَإِذَا رَأَيْتُ عَلَيَّ لَيْلًا نِمْتُ حَتَّى أَسْفَرَ الصُّبْحُ الْأَوَّلُ، أَرَدْتُ أَنْ أَنْطَلِقَ، فَإِذَا إِنْسَانٌ يَسْعَى يَدْعُو: يَا بِلَالُ أَجِبْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ، فَإِذَا أَرْبَعُ رَكَائِبَ مُنَاخَاتٌ عَلَيْهِنَّ أَحْمَالُهُنَّ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذَنْتُهُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْشِرْ، فَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِقَضَائِكَ، فَحَمِدْتُ اللّٰهَ، وَقَالَ: أَلَمْ تَمُرَّ عَلَى الرَّكَائِبِ الْمُنَاخَاتِ الْأَرْبَعِ؟، فَقُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ: إِنَّ لَكَ رِقَابَهُنَّ، وَمَا عَلَيْهِنَّ كِسْوَةٌ وَّطَعَامٌ أَهْدَاهُنَّ إِلَيَّ عَظِيمُ فَدَكَ، فَاقْبِضْهُنَّ، ثُمَّ اقْضِ دَيْنَكَ قَالَ: فَفَعَلْتُ، فَحَطَطْتُ عَنْهُنَّ أَحْمَالَهُنَّ، ثُمَّ عَقَلْتُهُنَّ، ثُمَّ عَمَدْتُ إِلَى تَأْذِينِ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتَّى إِذَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ لِلْبَقِيعِ، فَجَعَلْتُ أُصْبُعَيَّ فِي أُذُنِي، فَنَادَيْتُ: مَنْ كَانَ يَطْلُبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنًا فَلْيَحْضُرْ، فَمَازِلْتُ أَبِيعُ وَأَقْضِي، وَأَعْرِضُ فَأَقْضِي، حَتَّى إِذَا فَضَلَ فِي يَدَيَّ أُوقِيَّتَانِ أَوْ أُوقِيَّةٌ وَّنِصْفٌ، انْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَقَدْ ذَهَبَ عَامَّةُ النَّهَارِ، فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ مَا قِبَلَكَ؟، فَقُلْتُ: قَدْ قَضَى اللّٰهُ كُلَّ شَيْءٍ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَضَلَ شَيْءٌ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: انْظُرْ أَنْ تُرِيحَنِي مِنْهَا، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ دَعَانِي، فَقَالَ: مَا فَعَلَ مِمَّا قِبَلَكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: هُوَ مَعِي لَمْ يَأْتِنَا أَحَدٌ، فَبَاتَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَصْبَحَ، فَظَلَّ فِي الْمَسْجِدِ الْيَوْمَ الثَّانِيَ، حَتَّى كَانَ فِي آخِرِ النَّهَارِ جَاءَ رَاكِبَانِ، فَانْطَلَقْتُ بِهِمَا فَكَسَوْتُهُمَا وَأَطْعَمْتُهُمَا، حَتَّى إِذَا صَلَّى الْعَتَمَةَ دَعَانِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فَعَلَ الَّذِي قِبَلَكَ؟، فَقُلْتُ: قَدْ أَرَاحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ شَفَقًا أَنْ يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ وَعِنْدَهُ ذٰلِكَ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ حَتَّى جَاءَ أَزْوَاجَهُ فَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ امْرَأَةٍ، حَتَّى أَتَى مَبِيتَهُ، فَهٰذَا الَّذِي سَأَلْتَنِي عَنْهُ

❁❁ عبداللہ ہوزنی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات نبی اکرم ﷺ کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے کہا: اے بلال آپ مجھے بتائیے کہ نبی اکرم ﷺ کا خرچ کیسے چلتا تھا' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم ﷺ کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تھی' جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا اس دن سے آپ کے وصال تک میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہا ہوں جب کوئی مسلمان آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ دیکھتے کہ اس کے پاس مناسب کپڑے نہیں ہیں' تو آپ مجھے حکم دیتے میں جاتا آپ کے نام پر قرض لیتا۔ اس کے ذریعے کپڑا یا چادر خریدتا اور اس شخص کو پہننے کے لئے دیدیتا اور اس شخص کو کھانا کھلا دیتا' یہاں تک کہ ایک مشرک شخص میرے پاس آیا اور بولا: اے بلال میرے پاس گنجائش ہے تم صرف مجھ سے قرض لیا کرو میں نے ایسا ہی کیا۔ ایک دن میں نے وضو کیا میں نماز کے لئے اذان دینے کے لئے اٹھنے لگا' تو وہ مشرک شخص کچھ تاجروں کے ساتھ آیا جب اس نے مجھے دیکھا' تو بولا: اے حبشی میں نے کہا: کیا ہے' تو اس نے مجھے برا بھلا کہا اور میرے بارے میں سختی سے کام لیا۔ اس نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ مہینہ ختم ہونے میں کتنے دن رہ گئے ہیں۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں تھوڑا ہی وقت ہے۔ اس نے مجھ سے کہا

مہینہ ختم ہونے میں چار دن باقی رہ گئے ہیں' پھر میں نے تم سے وہ وصولی کر لینی ہے' جو تمہارے ذمے لازم ہے میں نے تمہیں قرض اس لئے نہیں دیا تھا کہ تم میرے نزدیک معزز ہو یا تمہارے آقا میرے نزدیک معزز ہیں۔ میں نے تمہیں قرض اس لئے دیا تھا' تا کہ مجھے (قرض وصول نہ ہونے کی صورت میں) غلام حاصل ہو جائے' تو میں تم سے بکریاں چرواؤں گا' جس طرح تم پہلے چرایا کرتے تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بھی پریشان ہو گیا جس طرح لوگ پریشان ہوتے ہیں۔ خیر میں گیا میں نے نماز کے لئے اذان دی' یہاں تک کہ جب میں نے عشاء کی نماز ادا کر لی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر واپس تشریف لے گئے' تو میں نے آپ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے مجھے اجازت عطا کی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے والد آپ پر قربان ہوں۔ وہ مشرک جس کا میں نے آپ کے سامنے ذکر کیا تھا کہ میں اس سے قرض لیتا ہوں۔ اس نے مجھے اس اس طرح کی باتیں کی ہیں اور آپ کے پاس کوئی ایسی چیز بھی نہیں ہے' جو آپ میری طرف سے ادا کر دیں اور میرے پاس بھی نہیں ہے اور وہ شخص مجھے رسوا کر دے گا۔ آپ مجھے اجازت دیجئے تا کہ میں ان قبائل کی طرف جاؤں جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے' تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو اتنا رزق عطا کر دے کہ وہ میرا قرض ادا کر دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم یہ چاہتے ہو' تو ایسا کر لو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں وہاں سے نکل کر اپنے گھر آیا۔ میں نے اپنی تلوار' اپنا ترکش اپنی ڈھال اپنے جوتے اپنے سرہانے رکھ لئے۔ میں نے اپنا رُخ اُفق کی طرف کیا۔ میں جب بھی تھوڑی دیر کے لئے سوتا تھا' تو فوراً بیدار ہو جاتا تھا' لیکن اس رات میں ایسا سویا کہ صبح صادق ہو گئی۔ میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا اسی دوران ایک شخص دوڑتا ہوا آیا وہ کہہ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ میں اٹھا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہاں چار سواریاں موجود تھیں جن پر ان کے پالان وغیرہ بندھے ہوئے تھے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا تمہارے لئے خوشخبری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے قرض کی ادائیگی کا بندوبست کر دیا ہے' تو میں نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارا گزر ان چار سواریوں کے پاس نہیں ہوا جو باندھی ہوئی تھیں۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سواریاں اور ان پر موجود کپڑے اور کھانا تمہارے ہوئے' یہ سب چیزیں مجھے فدک کے امیر نے تحفے کے طور پر بھیجی ہیں۔ تم انہیں حاصل کر لو اور اپنا قرض ادا کر دو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا۔ میں نے ان کے اوپر سے پالان اتار لی اور پھر انہیں باندھ دیا پھر میں صبح کی نماز کے لئے اذان دینے گیا' یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی' تو میں نکل کر بقیع کے میدان میں آیا۔ میں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں دیں اور بلند آواز میں اعلان کیا جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض واپس لینا تھا وہ آ جائے اس کے بعد میں خرید و فروخت کرتا رہا اور قرض ادا کرتا رہا' یہاں تک کہ میرے ہاتھ میں دو اوقیہ یا ڈیڑھ اوقیہ باقی بچ گئے۔ میں مسجد کی طرف آیا دن کا زیادہ حصہ رخصت ہو چکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اکیلے تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تمہاری کیا صورت حال ہے۔ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے ہر وہ چیز ادا کروا دی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے لازم تھی کوئی بھی چیز (یعنی قرض) باقی نہیں رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی چیز باقی بچی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دیکھو کہ اس کے ذریعے مجھے آرام پہنچانا پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کر لی' تو آپ نے مجھے

بلایا آپ نے دریافت کیا تمہاری کیا صورت حال ہے۔ میں نے عرض کی: وہ چیز میرے پاس ہے۔ ہمارے پاس کوئی بھی نہیں آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رات مسجد میں گزاری' یہاں تک کہ صبح ہوگئی آپ اگلا دن بھی مسجد میں رہے' یہاں تک کہ دن کا آخری حصہ آگیا' تو دو سوار آئے۔ میں ان دونوں کو ساتھ لے کر گیا۔ میں نے ان دونوں کو پہننے کے لئے کپڑے لے کر دیئے۔ انہیں کھانا کھلایا' یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کر لی' تو آپ نے مجھے بلایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا صورت حال ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس چیز کی طرف سے راحت پہنچادی ہے (یعنی وہ بقیہ مال بھی اللہ کی راہ میں خرچ ہوگیا ہے)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کی اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی' اس اندیشے کے تحت کہ آپ کو کہیں ایسی حالت میں موت نہ آجائے کہ وہ مال آپ کے پاس موجود ہو' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا ہوا آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے ہر ایک زوجہ محترمہ کو سلام کیا۔ یہاں تک آپ اس گھر میں آئے جہاں آپ نے رات بسر کرنی تھی۔

(حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا) یہ وہ صورت حال تھی جس کے بارے میں تم نے مجھ سے دریافت کیا تھا۔

ذِكْرُ مَا مَثَّلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ وَالدُّنْيَا بِمِثْلِ مَا مَثَّلَ بِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات اور دنیا (کے باہمی تعلق) کے بارے میں کیا مثال بیان کی ہے

6352 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَحْطَبَةَ، بِفَمِ الصِّلْحِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى حَصِيْرٍ قَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ فِرَاشًا اَوْثَرَ مِنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: يَا عُمَرُ مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا، وَمَا لِلدُّنْيَا وَلِيْ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ سَارَ فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ، فَاسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ سَاعَةً مِنْ

6352- إسناده قوى. هلال بن خباب روى له الأربعة ووثقه أحمد وابن معين والفسوى، وغيرهم، وقول يحيى بن القطان: إنه تغير قبل موته واختلط، ردَّهُ يحيى بنُ معين فيما رواه عنه إبراهيم بن عبد الله بن الجنيد كما فى "تاريخ بغداد" 14/73-74، وذكره المصنف فى "المجروحين" 3/87، ورماه بالاختلاط، ثم ذكره فى "الثقات" 7/574، وقال: يخطء ويخالف، وباقى رجاله ثقات. وأخرجه أبو الشيخ فى "الأمثال" (298) عن عبد الله بن محمد بن قحطبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم فى "الحلية" 3/342 عن الحسن بن محمد بن كيسان، حدثنا موسى بن هارون، عن عبد الله بن معاوية، به. وقال أبو نعيم: هذا حديث ثابت من غير وجه، وهو من حديث عكرمة غريب، تفرد به عنه هلال. وأخرجه أحمد فى "المسند" 1/301، وفى "الزهد" ص 13، والطبرانى فى "الكبير" (11898)، والحاكم 4/309-310 من طرق عن ثابت بن يزيد به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى. وأورده الهيثمى فى "المجمع" 10/326، ونسبه لأحمد، وقال: رجاله رجال الصحيح غيرَ هلال بن خبّاب، وهو ثقة. وانظر الحديث المتقدم برقم (4268).

نَهَارٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ اس وقت چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔جس کا نشان آپ کے پہلو پر لگ چکا تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ اس سے زیادہ نرم بچھونا استعمال کرتے (تو یہ مناسب ہوتا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا دنیا سے کیا واسطہ اور دنیا کا مجھ سے کیا واسطہ؟ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔میری اور دنیا کی مثال یوں ہے جیسے کوئی سوار شخص تیز گرم دن میں سفر کرتے ہوئے' گھڑی بھر کے لئے' کسی درخت کے سائے میں آئے اور پھر وہ اسے وہیں چھوڑ کر آگے روانہ ہوجائے۔

6353 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى فَاطِمَةَ، فَرَاٰى عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا، فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا، قَالَ: وَقَلَّمَا كَانَ يَدْخُلُ اِلَّا بَدَاَ بِهَا، فَجَاءَ عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَرَآهَا مُهْتَمَّةً، فَقَالَ: مَا لَكِ؟ فَقَالَتْ: جَاءَ نَبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَدْخُلْ، فَاَتَاهُ عَلِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَاطِمَةَ اشْتَدَّ عَلَيْهَا اَنَّكَ جِئْتَهَا وَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنَا وَالدُّنْيَا، وَمَا اَنَا وَالرَّقْمُ، فَذَهَبَ اِلٰى فَاطِمَةَ، فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: فَقُلْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا تَاْمُرُنِي؟ قَالَ: قُلْ لَهَا، فَلْتُرْسِلْ بِهِ اِلٰى بَنِي فُلَانٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے آپ نے ان کے دروازے پر پردہ لٹکا ہوا دیکھا' تو گھر کے اندر تشریف نہیں لائے۔آپ جب بھی گھر میں تشریف لاتے تھے' تو سب سے پہلے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر آئے اور انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پریشان دیکھا' تو دریافت کیا: کیا ہوا؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' لیکن آپ گھر کے اندر نہیں آئے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! فاطمہ اس بات پر پریشان ہیں کہ آپ ان کے ہاں آئے' لیکن گھر کے اندر تشریف نہیں لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا اور دنیا کا کیا واسطہ میرا اور نقش ونگار کا کیا واسطہ؟ حضرت علی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں بتایا' تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیجئے کہ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے کہو کہ اس (پردے کو) بنو فلاں کو بھجوادے۔

6353- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه ابن أبي شيبة 13/239، وأحمد 2/21، وأبو داود (4149) في اللباس: باب في الفرش، عن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (2613) في الهبة: باب هدية ما يكره لبسها، وأبو داود (4150) من طريقين عن محمد بن فضيل بن غزوان، عن أبيه، به. وانظر الحديث المتقدم برقم (696).

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اسْتِعْمَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا، لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِبَيْتِ فَاطِمَةَ دُوْنَ غَيْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اس چیز پر عمل کیا جس کی صفت ہم نے بیان کی' یہ ایسا عمل نہیں تھا' جو صرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے ساتھ مخصوص ہو' کسی اور گھر کے ساتھ مخصوص نہ ہو

6354 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا مَرْقُوْمًا

❀❀ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے جہاں نقش ونگار بنے ہوئے ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجَانِبُ اتِّخَاذَ الْاَسْبَابِ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ اِلَّا اَنْ تَعْتَرِيَهُ اَحْوَالٌ لَا يَكُوْنُ مِنْهُ الْقَصْدُ فِيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کھانے پینے کے حوالے سے عام طور پر اسباب حاصل کرنے سے اجتناب کرتے تھے' البتہ بعض اوقات آپ ﷺ کو ایسی صورت حال پیش آجاتی تھی جس کا آپ ﷺ نے قصد نہیں کیا ہوتا تھا

6355 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ،

6354- إسناده حسن، سعيد بن جمهان فيه كلام يُنزله عن رتبة الصحيح، الربيع بن سليمان: هو المرادي، صاحب الإمام الشافعي، وأسد بن موسى: هو المعروف بأسد السنّة، وأخرجه الحاكم 2/186 عن محمد بن يعقوب

6355- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مسند أبي يعلى" (2890) . وأخرجه البخاري (5421) في الأطعمة: باب شاة مسموطة والكتف والجنب، و (6457) في الرقاق: باب كيف كان عيش النبي - صلى الله عليه وسلم - وتخليهم عن الدنيا، والبيهقي في "دلائل النبوة "1/342 من طريق هدبة بن خالد، بهذا الاسناد . وأخرجه أحمد 3/128 و 134 و 250، والبخاري (5385) في الأطعمة: باب الخبز المرقق والأكل، وابن ماجة (3309) في الأطعمة: باب الشواء ، و (3339) باب الرقاق، وابن سعد في "الطبقات"1/404، والبغوي (2844) من طرق عن همام، به. وأخرج البخاري (6450) في الرقاق: باب فضل الفقر، والترمذي (2363) في الزهد: باب ما جاء في معيشة النبي - صلى الله عليه وسلم - وأهله، وفي "الشمائل" (152) ، والنسائي في " الكبرى " كما في "التحفة"1/308 من طريق أبي معمر عبد الله بن عمر.

(متن حدیث):قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّخَبَّازُهُ قَائِمٌ، فَقَالَ: كُلُوا، فَمَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا، وَلَا شَاةً سَمِيطَةً بِعَيْنِهِ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ

قتادہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ان کا نانبائی کھڑا ہوا (روٹیاں لگا رہا تھا) حضرت انس نے فرمایا: تم لوگ کھانا کھاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی پتلی (یعنی چھنے ہوئے آٹے کی) روٹی کھاتے ہوئے اور بھنی ہوئی بکری کھاتے ہوئے نہیں دیکھا' یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا كَانَ تَعْتَرِضُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَحْوَالُ الَّتِي وَصَفْنَاهَا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کی صورت حال کا سامنا کرتے تھے جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

6356 - (سند حدیث):أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ فِي عِدَّةٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ:

(متن حدیث):أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ الْمُتَبَحِّرَ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ أَنَسٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت رکھتا ہے

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے متضاد ہے جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

6357 - (سند حدیث):أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ:

6356– إسناده على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير جعفر بن سليمان –وهو الضبعي- فمن رجال مسلم، وثقه ابنُ سعد، وابنُ معين، وقال أحمد: لا بأس به، وقال المؤلف في " الثقات ": كان جعفر من الثقات المتقنين في الروايات غير أنه كان ينتحل الميلَ إلى أهل البيت، ولم يكن بداعيةٍ إلى مذهبه، وليس بين أهل الحديث من أئمتنا خلاف أن الصدوق المتقن إذا كانت فيه بدعة ولم يكن يدعو إليها أن الاحتجاج بخبره جائز، وقال البزار: لم نسمع أحداً يطعن عليه في الحديث، ولا في خطأ فيه، إنما ذكرت عنه شيعيته، وأما حديثه فمستقيم. وأخرجه الترمذي (2362) في الزهد: باب معيشة النبي - صلى الله عليه وسلم - وأهله، وابن عدي في "الكامل" 2/572، والخطيب في " تاريخه " 7/98 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ اَمْوَالَ بَنِی النَّضِیرِ کَانَتْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ یُوجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَیْہِ بِخَیْلٍ وَّلَا رِکَابٍ، فَکَانَتْ لَہٗ خَالِصَۃٌ، فَکَانَ یُنْفِقُ عَلٰی اَھْلِہٖ مِنْھَا نَفَقَۃَ سَنَتِہٖ، وَمَا بَقِیَ جَعَلَہٗ فِی الْکُرَاعِ وَالسِّلَاحِ فِیْ سَبِیلِ اللّٰہِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنو نضیر کی زمینیں وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مال فے کے طور پر عطا کی تھی۔ مسلمانوں نے ان کے حصول کے لئے گھوڑے اور سواریاں نہیں دوڑائے تھے تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص تھیں آپ ان میں سے اپنے اہل خانہ کے سال بھر کا خرچ حاصل کرتے تھے اور جو باقی بچ جاتا تھا وہ اللہ کی راہ میں ساز و سامان اور اسلحے کے لئے استعمال کرتے تھے۔

ذِکْرُ مَا کَانَ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَفْسِہٖ یَتَنَکَّبُ الشِّبَعَ فِی الْیَوْمِ الْوَاحِدِ اَکْثَرَ مِنْ مَرَّۃٍ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی دن میں ایک سے زیادہ مرتبہ سیر ہو کر کھانے سے گریز کرتے تھے

6358 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْھَمْدَانِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاھِرِ بْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ، اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ صَخْرٍ، عَنِ ابْنِ قُسَیْطٍ، عَنْ عُرْوَۃَ، عَنْ عَائِشَۃَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَقَدْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَّزَیْتٍ فِیْ یَوْمٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ نے کبھی بھی ایک ہی دن میں دو مرتبہ روٹی اور زیتون کا تیل سیر ہو کر نہیں کھایا۔

ذِکْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰی اَنَّ ھٰذِہِ الْحَالَۃَ لِلْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ حَالَۃَ اخْتِیَارٍ لَا اضْطِرَارٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

6357- إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار: هو الرمادي، روى له أبو داود والترمذي، وهو حافظ، ومن فوقه على شرط الشيخين غير مُسَدَّد، فمن رجال البخاري: سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد 1/25 عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/48، والبخاري (2904) في الجهاد: باب المجن ومن يتترس بترس صاحبه، و (4885) في تفسير سورة الحشر: باب قوله تعالى: (ما أفاء الله على رسوله) ومسلم (1757) في الجهاد: باب حكم الفيء وأبو داود (2965) في الخراج والإمارة: باب في صفايا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من الأموال، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/102 من طرق عن سفيان، عن عمرو بن دينار، عن الزهري، به. وسيأتي عند المصنف ضمن حديث مطول برقم (6608).

یہ صورتحال اختیاری حالت تھی، اضطراری حالت نہیں تھی

6359 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُجْمَعْ لَهُ غِذَاءٌ وَّلَا عِشَاءٌ مِّنْ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کبھی بھی صبح اور شام کے کھانے میں روٹی اور گوشت اکٹھے نہیں ہوئے، البتہ ماسوائے اس صورت کے، کہ آپ لوگوں کے ساتھ کھا رہے ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْوُجُوْدِ، كَانَ يَتَنَكَّبُ السَّرَفَ فِيْ اَسْبَابِ الْاَكْلِ، وَكَذٰلِكَ يَاْمُرُ اَهْلَهُ

6358- إسناده قوى على شرط مسلم . أبو صخر -وهو حميد بن زياد- وثقه المصنف والدارقطني، وقال أحمد: ليس به بأس، وقال ابن معين: ضعيف، وفي رواية ة ليس به بأس، وقال ابن عدى: هو عندى صالح الحديث، إنما أنكر عليه حديثان، قلت: ليس هذا منهما، وباقي رجاله ثقات . أبو الطاهر: هو أحمد بن عمرو بن عبد الله، وابن قسيط: هو يزيد بن عبد الله بن قسيط. وأخرجه مسلم (2974) في الزهد، عن أبي الطاهر، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 1/405 عن خالد بن خداش، عن عبد الله بن وهب، به. وفي الباب عن عائشة، قالت: ما شبع آل محمد - صلى الله عليه وسلم - منذ قدم المدينة من طعام بُر ثلاث ليال تباعاً حتى قبض. أخرجه وكيع (108) و (109)، وهناد بن السرى (725) و (728) في "الزهد"، وأحمد 6/156 و 255، والبخارى (5416) و (6454)، ومسلم (2970)، وابن سعد 1/402 و 403 من طرق عنها . وعنها قالت: ما أكل آل محمد - صلى الله عليه وسلم - أكلتين في يوم واحد إلا إحداهما تمر. أخرجه وكيع (110)، والبخارى (6455)، ومسلم (2971)، وأبو الشيخ في " أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم - " ص204-203 من طريقين عن عروة، عنها. وعنها أيضاً قالت: لم يشبع رَسُولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَرَّتَيْنِ (وفي رواية لابن سعد: ثلاثة أيام) من خبز الشعير . أخرجه الطيالسي (1389)، وابن سعد 1/401 و454، ومسلم (2970) (22)، والترمذى (2357)، وفي " الشمائل " (145) و (151)، والبغوى (4072) و (4573) من طريقين عنها. وأخرج الترمذى (2356)، وفي " الشمائل " (150) عن أحمد بن منيع، حدثنا عَبَّادُ بْنُ عُبادة، عن مجالد، عن الشعبي، عن مسروق، قال: دخلت على عائشة، فدعت لي بطعام، وقالت: ما أشبع من طعام فأشاء أن أبكي إلا بكيت. قال: قلت: لم؟ قالت: أذكر الحال التي فارق عليها رسول الله - صلى الله عليه وسلم - الدنيا، واللّٰهِ ما شبع من خبز ولحم مرتين في يوم . وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح . وعنها قالت: ما شبع آل محمد - صلى الله عليه وسلم - من غداء وعشاء حتى قبض . أخرجه عبد الرزاق (26020) عن معمر، عن أبي إسحاق، عن عبد الرحمن بن الأسود بن يزيد عنها.

6359- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مسند أبي يعلى" برقم (3108) . وأخرجه أحمد 3/270، والترمذى في " الشمائل " (138) عن عفان، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن سعد في " الطبقات "1/404 عن مسلم بن إبراهيم، عن أبان بن يزيد، به. وأخرجه أبو الشيخ في " أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم - " ص 287 عن محمد بن عبد اللّٰه، حدثنا أبو ايوب، حدثنا عبد الوارث، حدثنا سعيد، عن قتادة به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 5/20 ونسبه لأحمد وأبي يعلى، وقال: رجالهما رجال الصحيح.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ (ساز وسامان) میسر ہونے کے باوجود کھانے پینے میں اسراف سے گریز کرتے تھے اور آپ ﷺ اپنے اہل خانہ کو بھی اس بات کا حکم دیتے تھے

6360 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ: هَلْ اَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ؟ فَقَالَ سَهْلٌ: مَا رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِينِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ، فَقُلْتُ: هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: مَا رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِينِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ قَالَ: قُلْتُ: فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَاْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ مِنْهُ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ، فَاَكَلْنَاهُ

ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے کبھی چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کھائی ہے؟ تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا' اس وقت سے لے کر آپ کے وصال تک نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہیں دیکھی (یعنی نہیں کھائی) میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں آپ لوگوں کے پاس چھاننیاں ہوتی تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا۔ اس وقت سے لے کر آپ ﷺ کے وصال تک آپ نے چھاننی کبھی نہیں دیکھی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا' تو پھر آپ چھانے بغیر جو کیسے کھالیتے تھے۔ انہوں نے کہا: ہاں! ہم اس میں پھونک مارتے تھے جو چیز اڑنی ہوتی تھی وہ اڑ جاتی تھی جو باقی بچتی تھی۔ اسے ہم گوندھ لیتے تھے اور کھالیتے تھے۔

ذِكْرُ مَا كَانَ ضِجَاعُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا بستر کیسا تھا؟

6361 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ اَخِي الْحَجَّاجِ بْنِ الْمِنْهَالِ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ ضِجَاعُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ، قَالَتْ: وَكَانَ يَاْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نَسْتَوْقِدُ نَارًا، اِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَى اَنْ يَبْعَثَ اِلَيْنَا جِيرَانٌ لَنَا بِغَزِيرَةِ شَاتِهِمْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا بستر چمڑے کا بنا ہوا تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے

6360- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الطاهر بن السرح -وهو أحمد بن عمرو- فمن رجال مسلم. أبو حازم: هو سلمة بن دينار، وقد تقدم تخريج الحديث برقم (6347).

ہوتے تھے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات ہم پہ ایسا مہینہ بھی آجاتا کہ ہم پورا مہینہ آگ نہیں جلا پاتے تھے۔ ہماری خوراک صرف دوسیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی ہوتا تھا' البتہ بعض اوقات ہمارے پڑوسی اپنی بکریوں کا دودھ ہمیں بھیج دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ تُؤَثِّرُ خُشُونَةُ ضِجَاعِهٖ فِيْ جَنْبِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے کی سختی کا نشان بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر لگ جاتا تھا

6362 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى سَرِيْرٍ وَّهُوَ مُرْمَلٌ بِشَرِيْطٍ، قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، وَدَخَلَ عُمَرُ، فَانْحَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا الشَّرِيْطُ قَدْ اَثَّرَ بِجَنْبِهٖ، فَبَكٰى عُمَرُ، وَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّكَ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ كِسْرٰى، وَقَيْصَرَ، وَهُمَا يَعِيْثَانِ فِيْمَا يَعِيْثَانِ فِيْهِ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمَا الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَسَكَتَ

6361- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه مطولاً ومفرقاً ابن أبي شيبة13/218-219، وعبد الرزاق (20625) ، وأحمد في "المسند"6/48 و50 و56 و108 و207 و212، وفي "الزهد" ص 5، وهناد (730) ، ووكيع (112) كلاهما في "الزهد"، والمروزي في زيادات "الزهد" لابن المبارك (1000)، والبخاري (6456) و (6458) في الرقاق: باب كيف كان عيش النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم (2972) في الزهد، وابن سعد في "الطبقات"1/464، وأبو داود (4146) و (4147) في اللباس، والترمذي (1761) في اللباس: باب ما جاء في فراش النبي - صلى الله عليه وسلم -، و (2469) و (2471) في الزهد: باب ما جاء في معيشة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن ماجه (4144) في الزهد: باب معيشة آل محمد - صلى الله عليه وسلم -، و (4151) باب ضجاع آل @محمد - صلى الله عليه وسلم -، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم - ص 162، والبغوي (3122) و (3123) و (4074) من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/71 و 86، وأبو الشيخ ص274-273 من طرق عن عروة، به.

6362- موسى بن محمد بن حيان، ذكره المؤلف في " الثقات "9/161، وقال: حدثنا عنه أبو يعلى، ربما خالف، وقال الذهبي في " الميزان "4/221: روى عنه أبو يعلى وغيره، ضعفه أبو زرعة ولم يترك. قلت: قال ابن أبي حاتم في " الجرح والتعديل "8/161: ترك أبو زرعة حديثه، ولم يقرأ علينا. ومبارك بن فضالة والحسن -وهو البصري- قد عنعنا. والحديث عند أبي يعلى في "مسنده" (2783) . وأخرجه أحمد 140-3/139 عن أبي النضر، وأبو يعلى (2782) ، وعنه أبو الشيخ في " أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم - "، ص163-162 من طريق مؤمل بن إسماعيل، وأبو الشيخ ص 163 من طريق كامل بن طلحة، ثلاثتهم عن مبارك بن فضالة، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع"10/326، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى، ورجال أحمد رجال الصحيح غير مبارك بن فضالة، وقد وثقه جماعة وضعفه جماعة. وانظر (6352) ...

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار پائی پر آرام فرما تھے وہ کھجور کی بٹی ہوئی رسی سے بنائی گئی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اندر آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہلو بدلا' تو اس بان کا نشان آپ کے پہلو پر موجود تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم یہ بات جانتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسریٰ اور قیصر سے زیادہ معزز ہیں' لیکن وہ دونوں عیش وعشرت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ یہ چیزیں ان دونوں کے لئے دنیا میں ہوں اور ہمارے لئے آخرت میں ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں راوی کہتے ہیں: پھر وہ خاموش ہو گئے۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ كُلِّهَا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو تمام زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی تھیں

6363 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ، فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ.

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا *

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے جامع کلمات کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے۔''

6363- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (523) (6) في المساجد في فاتحته، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم، والنسائي 4-6/3 في الجهاد: باب وجوب الجهاد، والبيقي في "دلائل النبوة" 471-5/470 من طرق عن ابن وهب، به. وأخرجه النسائي 4/6 من طريق القاسم بن مبرور، عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه أحمد 2/264 و455، والبخاري (2977) في الجهاد: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "نصرت بالرعب مسيرة شهر"، و (7013) في التعبير: باب المفاتيح في اليد، و (7273) في الاعتصام: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "بعثت بجوامع الكلم"، من طريقين عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/268، ومسلم (523) (6)، والنسائي 6/4، والبيهقي في "السنن" 7/48، وفي "الدلائل" 5/470 و471 من طريقين عن الزهري، عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن ابي شيبة 11/433، واحمد502-2/501، والبغوي (3618) من طريقين عن محمد بن عمرو، وأبو نعيم في "الدلائل" (30) من طريق عمر بن أبي سلمة، كلاهما عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم (523) (7)، والبيهقي في "الدلائل" 5/471 من طريقين عن ابن وهب، عن عمرو بن الحارث، عن أبي يونس مولى أبي هريرة، عنه. ولم يذكر قول أبي هريرة. وأخرجه البخاري (6998) في التعبير: باب رؤيا الليل، من طريق محمد بن سيرين، عن أبي هريرة. وأخرج أحمد 2/314، ومسلم (523) (8)، والبيهقي في "الدلائل" 5/145 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة يرفعه "نصرت بالرعب، وأوتيت جوامع الكلم"، وهو في "صحيفة همام" برقم (38). وانظر الحديث الآتي برقم (6401) و (6403).

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مجھے جامع کلمات کے ہمراہ مبعوث کیا گیا"

میری مدد کی گئی ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا' تو میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم 'تو (دنیا سے) تشریف لے گئے اور تم لوگ وہ چیزیں حاصل کر رہے ہو۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ حَيْثُ اُتِيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَوْمِهِ

زمین کے خزانوں کی چابیوں کی صفت کا تذکرہ' جو نیند میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تھیں

6364 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رِزْمَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُتِيتُ بِمَقَالِيدِ الدُّنْيَا عَلٰى فَرَسٍ اَبْلَقَ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ مِّنْ سُنْدُسٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دنیا کی چابیاں میرے پاس ایک ابلق گھوڑے پر لاد کر لائی گئیں' جس پر ریشم کی بنی ہوئی چادر موجود تھی"۔

6365 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَلَسَ جِبْرِيلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ، فَاِذَا مَلَكٌ يَنْزِلُ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: هٰذَا الْمَلَكُ مَا نَزَلَ مُنْذُ خُلِقَ قَبْلَ السَّاعَةِ، فَلَمَّا نَزَلَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ رَبُّكَ اَمَلَكًا

6364- إسناده على شرط الصحيح، إلّا أن فيه تدليس أبي الزبير. وأخرجه ابن الجوزي في "العلل المتناهية" (277) من طريق علي بن الحسين، قال: حدثني أبي، عن أبي الزبير، بهذا الإسناد. وقال ابن الجوزي: هذا حديث لا يصح، وعلي بن الحسين مجهول! قلت: وليس كما قال، فإن علي بن الحسين: هو ابن واقد المروزي، روى عنه جمع كثير، وذكره ابن حبان في "الثقات"، وقال النسائي: ليس به بأس، وقال أبو حاتم: ضعيف الحديث، ثم هو لم ينفرد به، فقد تابعه اثنان كلاهما ثقة. وأخرجه أحمد 3/327-328 عن زيد، حدثنا حصين، عن أبي الزبير، عن جابر، وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/20، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح. قلت: وصححه الحافظ السيوطي في "الجامع الصغير"، وزاد نسبته للضياء المقدسي.

6365- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو معمر: هو إسماعيل بن إبراهيم بن معمر القطيعي، وابن فُضَيْلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير. والحديث في "مسند أبي يعلى" 282/2. وأخرجه أحمد 2/231 عن محمد بن فضيل، والبزار (2462) عن عبد الله بن سعيد، عن محمد بن فضيل، بهذا الإسناد. وقال البزار: لا نعلمه يروى عن أبي هريرة إلا بهذا الإسناد. وأورده الحافظ الهيثمي في "مجمع الزوائد" 9/19-20، وقال: رواه أحمد والبزار وأبو يعلى، ورجال الأولين رجال الصحيح.!

جَعَلَكَ لَهُمْ اَمْ عَبْدًا رَسُولًا؟ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: تَوَاضَعْ لِرَبِّكَ يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَلْ عَبْدًا رَسُولًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا جس سے ایک فرشتہ نازل ہوا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی بھی نازل نہیں ہوا' تو وہ نیچے آ گیا۔ اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا ہے کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بادشاہ بنا دے یا بندے اور رسول رہنا چاہتے ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں تواضع اختیار کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ میں بندہ اور رسول رہنا چاہتا ہوں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ اَصْحَابَ الْحَدِيْثِ يُصَحِّحُونَ مِنَ الْاَخْبَارِ مَا لَا يَعْقِلُوْنَ مَعْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ محدثین ایسی روایات کو صحیح قرار دیتے ہیں جس کے مفہوم کی انہیں سمجھ نہیں ہوتی

6366 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى حَلَّ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرِّمَ عَلَيْهِ النِّسَاءُ مُدَّةً، ثُمَّ اُحِلَّ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ قَبْلَ مَوْتِهِ تَفَضُّلًا تُفُضِّلَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرِ وَالْكِتَابِ تَضَادٌّ، وَلَا تَهَاتُرٌ، وَالَّذِي يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا قَوْلُ عَائِشَةَ: مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى حَلَّ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ.

اَرَادَتْ بِذٰلِكَ: اِبَاحَةً بَعْدَ حَظْرٍ مُتَقَدِّمٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس وقت تک وصال نہیں ہوا' جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

6366- إسناده صحيح على شرط مسلم. عطاء : هو ابن أبي رباح، وعبيد بن عمير: هو ابن قتادة الليثي . وأخرجه النسائي 6/56 في النكاح: باب ما افترض الله عز وجل على رسوله -عليه السلام- وحرمه على خلقه، وفي التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 11/487، والطبري في "جامع البيان" 22/32، والحاكم 2/437، وعنه البيهقي 7/54 من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذي (3216) في التفسير: باب ومن سورة الأحزاب، والنسائي 6/56، والطبري 22/32 من طرق عن سفيان، والطبري من طريق ابن جريج، كلاهما عن عطاء، عن عائشة. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 6/637، وزاد نسبته لعبد الرزاق، وسعيد بن منصور، وعبد بن حميد، وأبي داود في "ناسخه"، وابن المنذر، وابن مردويه.

یہ چیز حلال قرار نہیں دی گئی کہ آپ ﷺ جتنی چاہیں شادیاں کر سکتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے کہ پہلے نبی اکرم ﷺ کے لئے مخصوص تعداد سے زیادہ خواتین کے ساتھ شادی کرنے کو ممنوع قرار دیا گیا ہو اور پھر آپ کے وصال سے پہلے (کسی بھی متعین تعداد کے بغیر) خواتین کے ساتھ شادی کرنا حلال قرار دیدیا گیا ہو۔ یہ آپ ﷺ پر کیا جانے والا خصوصی فضل تھا۔ اس صورت میں حدیث اور کتاب اللہ کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف باقی نہیں رہے گا اور اس بات پر دلالت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال اس وقت تک نہیں ہوا' جب تک آپ کے لئے (کسی متعین تعداد کے بغیر) خواتین (کے ساتھ شادی کرنا) حلال قرار نہیں دیدیا گیا' تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اس کے ذریعے مراد یہ ہے: یہ ایک ایسی اباحت تھی جو اس سے پہلے موجود ممنوعیت کے بعد آئی جیسا کہ ہم پہلے ذکر چکے ہیں۔

6367 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَقُوْلُ: تَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا؟، فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ: (تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ) (الأحزاب: 51) قَالَتْ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا اَرَى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے ان خواتین پر بڑا غصہ آتا تھا جو خود کو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شادی کے لیے پیش کر دیتی تھی میں یہ سوچا کرتی تھی کیا کوئی عورت بھی اپنے ساتھ شادی کی پیشکش کر سکتی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ (الأحزاب: 51)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے دیکھا ہے کہ آپ کا پروردگار آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی کرتا ہے۔

6367- إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابو أسامة: هو حماد بن أسامة . وأخرجه مسلم (1464) (49) في الرضاع: باب جواز هبتها نوبتها لضرتها، عن محمد بن العلاء بن كريب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (4788) في تفسير سورة الأحزاب: باب قوله: (ترجي من تشاء منهن)، والنسائي 6/54 في النكاح: باب ذكر أَمْرَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - في النكاح وأزواجه، والبيهقي 7/55 من طرق عن ابي أسامة، به . وأخرج أحمد 6/158، والبخاري (5113) في النكاح: باب هل للمرأة أن تهب نفسها لأحد، ومسلم (1464) (50) ، وابن ماجه (2000) في النكاح: باب التي وهبت نفسها للنبي - صلى الله عليه وسلم -، والطبري في "جامع البيان" 22/26، والحاكم 2/436، والبغوي في "معالم التنزيل" 3/538 من طرق عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عائشة قالت: أما تستحي المرأة أن تهب نفسها للرجل؟ فأنزل الله ... وأخرج أحمد 6/134 و 261 عن حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عائشة، قالت: لما نزلت هذه الآية: (ترجي من تشاء منهن ...) قالت عائشة: فقلت: يا رسول الله، مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ.

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰی خَرَجَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْیَا الْفَانِیَةِ الزَّائِلَةِ اِلٰی مَا وَعَدَهُ رَبُّهُ مِنَ الثَّوَابِ، وَهُوَ صِفْرُ الْیَدَیْنِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم ﷺ اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی

دنیا سے تشریف لے گئے اور اس چیز کی طرف چلے گئے جس ثواب کا آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ ﷺ کے ساتھ وعدہ کیا تھا اس وقت نبی اکرم ﷺ کے دونوں ہاتھ خالی تھے

6368 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِیْدٍ السَّعْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا شَیْبَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَاَلَهَا رَجُلٌ عَنْ مِیْرَاثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اَعَنْ مِیْرَاثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسَاَلُنِیْ لَا اَبَا لَكَ؟ وَاللّٰهِ مَا وَرِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِیْنَارًا، وَلَا دِرْهَمًا، وَلَا عَبْدًا، وَلَا اَمَةً، وَلَا شَاةً، وَلَا بَعِیْرًا

❀❀ حزر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نبی اکرم ﷺ کی وراثت کے بارے میں مجھ سے سوال کر رہے ہو؟ تمہارا باپ نہ رہے' اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے وراثت میں کوئی دینار یا درہم یا غلام یا کنیز یا بکری یا اونٹ نہیں چھوڑا تھا۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ اَجْوَدِ النَّاسِ وَاَشْجَعِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے

6368- إسناده حسن، إبراهيم بن هانء هو أبو إسحاق النيسابوري: ذكره المؤلف في "الثقات" 8/83، وقال: سكن بغداد، يروي عن يزيد بن هارون، وأبي عاصم وعبيد الله بن موسى، روى عنه البغداديون، كان من إخوان أحمد بن حنبل، ممن جالسه على الحديث والدين، وترجم له الخطيب في "تاريخه" 6/204-206، وذكر أنه روى عن جمع، وروى عنه جمع، ونقل عن أحمد توثيقه، وقوله فيه: إن كان ببغداد رجل من الأبدال، فأبو إسحاق النيسابوري، وقال الدارقطني عنه: ثقة فاضل، وقال ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 2/144: سمعت منه ببغداد، وهو ثقة صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عاصم، وهو ابن أبي النجود، فقد روى له الشيخان مقروناً، وهو صدوق حسن الحديث . شيبان: هو ابن عبد الرحمن التميمي، وزر: هو ابن حبيش. وأخرجه الترمذي في " الشمائل " (387) عن محمد بن بشار، عن عبد الرحمن بن مهدي، عن سفيان، عن عاصم بن أبي النجود، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1635) في الوصية: باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه، وأبو داود (2863) في الوصايا: باب ما جاء في ما يؤمر به من الوصية، والنسائي 6/240 في الوصايا: باب هل أوصى النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن ماجة (2695) في الوصايا: باب هل أوصى النبي - صلى الله عليه وسلم -؟ وابن سعد في "الطبقات" 2/260، والبيهقي في " السنن " 6/266، وفي " الدلائل " 7/273، والبغوي (3836) و (3837) من طرق عن الأعمش، عن أبي وائل شقيق بن سلمة، عن عائشة. وأخرجه النسائي من طريق حسن بن عيّاش، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة. وانظر الحديث الآتي برقم (6606)

6369 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث):اَنَّهُ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَانَ خَيْرَ النَّاسِ، وَكَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ، فَانْطَلَقُوا قِبَلَ الصَّوْتِ، فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَهُمْ اِلَى الصَّوْتِ، وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ، وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ، وَهُوَ يَقُولُ لِلنَّاسِ: لَمْ تُرَاعُوا يَرُدُّهُمْ، ثُمَّ قَالَ لِلْفَرَسِ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا وَاِنَّهُ لَبَحْرٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بتائی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بہتر تھے۔سب سے زیادہ سخی تھے۔سب سے زیادہ بہادر تھے۔ایک مرتبہ اہل مدینہ خوف کا شکار ہوئے لوگ آواز کی سمت گئے تو ان کی ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے پہلے ہی آواز کی طرف چلے گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔اس پر زین موجود نہ تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن میں تلوار تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: تم لوگ گھبراؤ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو واپس کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھوڑے کے بارے میں فرمایا: ہم نے اسے سمندر پایا بے شک یہ سمندر ہے (یعنی یہ انتہائی تیز رفتار ہے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مَا كَانَ يَسْتَعْمِلُ الْجُوْدَ مِمَّا يَمْلِكُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَوْ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں سب سے زیادہ جود و کرم کیا کرتے تھے' یا اس وقت کرتے تھے' جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے

6370 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

6369- إسناده صحيح على شرط مسلم، محمد بن عبيد بن حساب من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وقد تقدم تخريجه برقم (5798).

6370- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. يونس: هو ابن يزيد الأيلي، وعبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي، وقد تقدم تخريجه برقم (3440) من طريق آخر عن الزهري. وأخرجه النسائي 4/125 في الصيام: باب الفضل والجود في شهر رمضان، وفي فضائل القرآن من "السنن الكبرى" كما في "تحفة الأشراف" 5/64 عن سليمان بن داود، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/288، والبخاري (6) في بدء الوحي: باب رقم (5)، و(3220) في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، و(3554) في المناقب: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم (2308) في الفضائل: باب كان النبي - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ من الريح المرسلة، والبيهقي في "الدلائل" 1/326 من طرق عن عبد الله بن المبارك، عن يونس، به.

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَحِينَ يَلْقَى جِبْرِيلَ، وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان کے مہینے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ہوتی تھی حضرت جبرائیل علیہ السلام روزانہ رات کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کا دور کیا کرتے تھے' جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (قرآن کا دور کرنے کے لئے) حاضر ہوتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَبْذُلُ مَا وَصَفْنَاهُ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَعَ مَا يَعْزِفُ نَفْسَهُ عَنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں بعض اوقات اس طرح سے خرچ کرتے تھے جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے نیز اس کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو دنیا سے محفوظ رکھتے تھے

6371 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، اَنَّ عَائِشَةَ، اَخْبَرَتْ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَشْبَعْ شَبْعَتَيْنِ فِي يَوْمٍ حَتّٰى مَاتَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال تک کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَالَةَ الَّتِي وَصَفْنَاهَا كَانَ يَسْتَوِي فِيهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ عَلَى السَّبِيلِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ حالت جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

6371- إسناده حسن، موسى بن يعقوب: هو الزمعي المدني مختلف فيه، وثقه ابن معين، وابن القطان، والمؤلف، وقال أبو داود: صالح، وقال ابن عدي: لا بأس به عندي ولا برواياته، وضعفه ابن المديني، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال أحمد: لا يعجبني حديثه، وباقي رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن ابراهيم، فمن رجال البخاري. ابن أبي فديك: هو محمد بن اسماعيل بن مسلم، وأبو حازم: هو الأعرج سلمة بن دينار. وانظر الحديث المتقدم برقم (6358).

اور آپ ﷺ کے اہل خانہ کی صورتحال بالکل ایک جیسی ہوتی تھی' جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

6372 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَقَدْ كَانَ يَاْتِيْ عَلٰى اَهْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرٌ مَا يُخْبَزُ فِيْهِ قُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا كَانَ يَاْكُلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: كَانَ لَنَا جِيرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ جَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا كَانَ لَهُمْ لَبَنٌ يُهْدُوْنَ مِنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت محمد ﷺ کے گھر والوں کا بعض اوقات کوئی ایسا مہینہ بھی گزرتا کہ اس میں انہیں روٹی نہیں ملتی تھی۔

راوی نے عرض کی: اے ام المومنین نبی اکرم ﷺ کیا کھایا کرتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہمارے کچھ انصاری پڑوسی تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے ان کے پاس دودھ ہوتا تھا وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفے کے طور پر بھیج دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَكْثِرُ الْكَثِيْرَ مِنَ الدُّنْيَا اِذَا وَهَبَهَا لِمَنْ لَا يُؤْبَهُ لَهُ احْتِقَارًا لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ دنیا میں سے زیادہ چیزیں حاصل نہیں کرنا چاہتے تھے اور جو شخص اس کا خواہش مند ہوتا تھا آپ ﷺ دنیاوی ساز و سامان اسے ہبہ کر دیتے تھے آپ ﷺ دنیا کو حقیر سمجھتے ہوئے ایسا کرتے تھے

6373 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَاَتَى الرَّجُلُ قَوْمَهُ،

6372- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير الحسن بن محمد بن الصباح، فمن رجال البخاري. وأخرجه أبو الشيخ في " أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم - " ص 274 عن أحمد بن محمد بن يعقوب، حدثنا حمدان بن عمر، حدثنا روح بن عبادة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "الزهد" ص 5 عن حرب بن ميمون، عن هشام بن حسان، به.

6373- إسناده قوي، عبد الواحد بن غياث، وثقه الخطيب والمؤلف، وقال أبو زرعة: صدوق، وقال صالح بن محمد: لا بأس به، وحديثه عند أبي داود، ومن فوقه من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وقد تقدم برقم (4502). والحديث عند أبي يعلى في "مسنده" (3302)، وعنه أخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 50، ومن طريق أبي الشيخ أخرجه البغوي (3691). وانظر ما بعده.

فَقَالَ: اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوا، فَوَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي عَطَاءَ رَجُلٍ مَا يَخَافُ الْفَاقَةَ، وَاِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَاتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُرِيْدُ اِلَّا دُنْيَا يُصِيْبُهَا، فَمَا يُمْسِي حَتّٰى يَكُوْنَ دِيْنُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان موجود بکریاں عطا کر دیں، وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا اور بولا: اے میری قوم! اسلام قبول کر لو اللہ کی قسم! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آدمی کو اتنا کچھ عطا کر دیتے ہیں کہ پھر اسے فاقہ کا خوف نہیں رہتا۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) بعض اوقات کوئی شخص (اسلام قبول کرنے کے لیے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ اس کا مقصد صرف دنیاوی فائدے کا حصول ہوتا تھا' لیکن پھر یوں ہوتا کہ اس کا دین اس کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو ثابت کے حوالے سے نقل کرنے میں معاذ بن سلمہ نامی راوی منفرد ہے

6374 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ لَهٗ بِشَاءٍ بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهٖ، فَقَالَ: اَسْلِمُوا، فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي عَطَاءَ رَجُلٍ لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان موجود تمام بکریاں دینے کا حکم دیا' وہ اپنی قوم کے پاس واپس جا کر بولا: تم لوگ اسلام قبول کر لو۔ کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آدمی کو اتنا عطا کر دیتے ہیں کہ اسے فاقہ کا خوف نہیں رہتا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُعْطِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَهٗ مِنْ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الرَّاحِلَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص اس فنا ہو جانے والی دنیا کی کوئی چیز مانگتا تھا وہ چیز اسے عطا کر دیتے تھے

6374- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن عبد الأعلى الصنعاني من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما. وانظر الحديث السابق.

6375 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْمَسْجِدَ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظٌ، فَقَالَ لَهُ اَعْرَابِيٌّ مِّنْ خَلْفِهٖ، وَاَخَذَ بِجَانِبِ رِدَائِهٖ، فَاجْتَبَذَهٗ حَتّٰى اَثَّرَتِ الصَّنِفَةُ فِيْ صَفْحِ عُنُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اَعْطِنَا مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ. فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ، وَتَبَسَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: مُرُوْا لَهٗ

✿✿ حضرت بن مالک انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے' آپ نے موٹی نجانی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ ایک دیہاتی آپ کے پیچھے سے آیا۔ اس نے آپ کی چادر کا کنارہ پکڑا' اور اسے کھینچا' تو اس چادر کا نشان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن پر بن گیا' اس نے کہا: اے حضرت محمد! آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کا جو مال ہے' اس میں سے ہمیں بھی عطا کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف رخ کیا' آپ مسکرائے اور فرمایا: اسے کچھ دے دو!

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَّمْنَعُ اَحَدًا يَسْاَلُهٗ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کسی شخص کو منع نہیں کرتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی (دنیا) کی کوئی چیز مانگتا تھا

6376 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، بِمَكَّةَ وَعَبَّادَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

6375- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه أحمد 3/224، ومسلم (1057) عن أبي المغيرة عبد القدوس بن الحجاج، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/153 و 210، والبخاري (3149) في فرض الخمس: باب مَا كَانَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم الخمس ونحوه، و (5809) في اللباس: باب البرود والحبر والشملة، و (6088) في الأدب: باب التبسم والضحك، وابن ماجة (1553) في اللباس: باب لباس النبي - صلى الله عليه وسلم -، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 80، والبيهقي في "الدلائل" 1/318 من طرق عن إسحاق بن عبد الله، به.

6376- إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (298) عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2311) في الفضائل: باب ما سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عن شيء، فقال: لا، وابن سعد في "الطبقات" 1/368 من طرق عن سفيان، به. وأخرجه الحميدي (1228)، والطيالسي (1720)، والبخاري (6034) في الأدب: باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، وفي "الأدب المفرد" (279)، ومسلم، والترمذي في "الشمائل" (345)، وابن سعد 1/368، والدارمي 1/34، وأبو يعلى (2001)، والبيهقي في "الدلائل" 1/325-326، والبغوي (3685) و (3686) من طرق عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، به. وانظر ما بعده.

(متن حدیث): مَا سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ فَاَبٰی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی' تو آپ نے کبھی انکار نہیں کیا۔

ذِکْرُ خَبَرٍ ثَانٍ یُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَکَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6377 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ یُوسُفَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ، اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، یَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ قَطُّ، فَقَالَ: لَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی' تو آپ نے ''نہ'' نہیں کی۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ خُلُقَ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ قَطْعَ الْقَلْبِ عَنْ هٰذِهِ الدُّنْیَا وَتَرْكَ الِادِّخَارِ بِشَیْءٍ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق میں یہ بات شامل تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دل کو دنیا سے لاتعلق رکھا ہوا تھا اور آپ دنیا کی کوئی بھی چیز ذخیرہ نہیں کرتے تھے

6378 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیمَ، حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ الضُّبَعِیُّ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے تھے۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ اَزْهَدِ النَّاسِ فِی الدُّنْیَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے' سب سے زیادہ بے رغبت تھے

6379 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ اَبِیْ هَانِءٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَلِیَّ بْنَ رَبَاحٍ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، یَخْطُبُ النَّاسَ یَقُوْلُ:

6377- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو مكرر ما قبله.

6378- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر (6356).

(متن حدیث): اَیُّهَا النَّاسُ کَانَ نَبِیُّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَدَ النَّاسِ فِی الدُّنْیَا، وَاَصْبَحْتُمْ اَرْغَبَ النَّاسِ فِیْهَا

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے بیان کیا:

''اے لوگو! تمہارے نبی دنیا سے سب سے زیادہ بے رغبت تھے اور اب تم دنیا کی طرف سب سے زیادہ راغب ہو''۔

ذِکْرُ قَبُوْلِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْهَدَایَا مِنْ اُمَّتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کی طرف سے تحائف قبول کر لیتے تھے

6380 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ الْمَقَابِرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَتْ مَعِی اُمُّ سُلَیْمٍ بِشَیْءٍ مِنْ رُطَبٍ فِیْ مِکْتَلٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ اَجِدْهُ فِیْ بَیْتِهٖ، قَالُوْا: ذَهَبَ قَرِیْبًا، فَاِذَا هُوَ عِنْدَ خَیَّاطٍ مَوْلٰی لَهٗ صَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فِیْهِ لَحْمٌ وَّدُبَّاءٌ، قَالَ: فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُهُ الدُّبَّاءَ فَجَعَلْتُ اَضَعُهُ بَیْنَ یَدَیْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ اِلٰی بَیْتِهٖ، فَوَضَعْتُ الْمِکْتَلَ بَیْنَ یَدَیْهِ، فَمَازَالَ یَاْکُلُ، وَیَقْسِمُ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ فِی الْمِکْتَلِ شَیْءٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے میرے ذریعے ایک برتن میں کچھ تازہ کھجوریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھجوائیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں نہیں پایا۔ لوگوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قریب ہی تشریف لے

6379- إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو يزيد بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال مسلم. أبو هانء: هو حميد بن هانء الخولاني. وأخرج أحمد 4/203 عن عبد الرحمن بن مهدي، قال: حدثنا مُوسَى بْنِ عُلَي عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سمعتُ عمرو بنَ العاص يقول: ما أبعد هديكم من هدى نبيكم - صلى الله عليه وسلم -، أما هو، فكان ازهد الناس في الدنيا، وانتم أرغبُ الناس فيها. وأخرج أحمد 4/204 عن يحيى بن إسحاق، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عُلَي بن رباح، قال: سمعتُ عمرو بنَ العاص يقولُ: لقد أصبحتم وأمسيتم ترغبون فيما كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - سيزهد فيه، أصبحتم ترغبون في الدنيا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يزهد فيها، واللهِ ما أتت عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ليلة من دهره إلَّا كان الذي عليه أكثر مما له. قال: فقال له بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: قد رأينا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - يستسلف. قال الحافظ الهيثمي في " المجمع " 10/315: رواه أحمد، والطبراني روى حديث عمرو فقط، ورجال أحمد رجال الصحيح.

6380- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/108 و 264، وابن ماجة (3303) في الأطعمة: باب الدباء، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 213 من طرق عن حميد، بهذا الإسناد. وقال البوصيري في "زوائد ابن ماجة" 204/2: هذا إسناد صحيح، رواه الشيخان في "صحيحهما"، ومالك في "الموطأ"، وأحمد في "مسنده"، وأبو داود، والترمذي من طريق أنس أيضاً بلفظ ... ثم ذكر الحديث المتقدم عند المصنف برقم (4539) و (5269).

گئے ہیں' تو آپ ایک درزی کے ہاں تھے' جو آپ کا آزاد کردہ غلام تھا' اس نے آپ کے لیے کھانا تیار کیا تھا' جس میں کدو اور گوشت تھا' راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو اچھے لگے ہیں' تو میں نے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کرنا شروع کر دیے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر واپس تشریف لائے' تو میں نے وہ برتن آپ کے آگے رکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کھاتے بھی رہے اور تقسیم بھی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اس برتن میں کوئی چیز باقی نہیں رہی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ مِمَّنْ اَهْدَاهَا لَهُ، وَلَمْ يَكُنْ يَّقْبَلُ الصَّدَقَةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی طرف سے تحفہ قبول کر لیتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفہ پیش کرتا تھا' البتہ صدقہ قبول نہیں کرتے تھے

6381 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ، وَلَا يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول کر لیتے تھے' البتہ صدقہ قبول نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُتِیَ بِصَدَقَةٍ اَمَرَ اَصْحَابَهُ بِاَكْلِهَا، وَامْتَنَعَ بِنَفْسِهِ عَنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب صدقہ پیش کیا جاتا تو اپنے اصحاب کو اسے کھانے کا حکم دیدیتے اور خود اسے استعمال نہیں کرتے تھے

6382 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

6381- حديث صحيح، محمد بن عمرو، هو ابن علقمة الليثي، روى له البخاري مقروناً بغيره ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي رجاله رجال الشيخين غير وهب بن بقية فمن رجال مسلم. خالد بن عبد الله: هو الطحان الواسطي. وأخرجه بأطول مما هنا أبو داود (4512) في الديات: باب فيمن سقى رجلاً سمًّا أو أطعمه فمات، أيقاد منه؟ عن وهب بن بقية، بهذا الإسناد. ثم أخرجه عن وهب بن بقية، عن خالد بن عبد الله، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة مرسلاً. وقال المنذري في "مختصره" 6/308: منقطع، والخطابي في "معالم السنن" 4/7: ليس بمتصل.

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِ سَأَلَ عَنْهُ، فَإِنْ قِيلَ: هَدِيَّةٌ أَكَلَ، وَإِنْ قِيلَ: صَدَقَةٌ قَالَ: كُلُوا ، وَلَمْ يَأْكُلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کسی دوسرے کے گھر سے کوئی کھانا آتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں دریافت کرلیتے تھے اگر یہ بتایا جاتا کہ یہ تحفہ ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھالیتے تھے اور اگر یہ بتایا جاتا کہ یہ صدقہ ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: تم لوگ اسے کھالو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود اسے نہیں کھاتے تھے۔

ذِكْرُ إِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكَ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ إِلَّا عَنْ قَبَائِلَ مَعْرُوْفَةٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کا ارادہ کرنے کا تذکرہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے تحفہ قبول نہیں کریں' البتہ چند مخصوص قبائل (کے لوگوں سے تحفہ قبول کرلیں گے)

6383 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے یہ طے کیا ہے کہ اب میں کوئی تحفہ قبول نہیں کروں گا۔صرف کسی قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی شخص (کا تحفہ قبول

6382- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. عفان: هو ابن مسلم الباهلي . وأخرجه أحمد 2/406، وابن سعد 1/389 عن عفان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/302 و 305 و 338 و 492 من طرق عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه البخاري (2576) في الهبة: باب قبول الهدية، ومسلم (1077) في الزكاة: باب قبول النبي - صلى الله عليه وسلم - الهدية ورده الصدقة، والبغوي (1608) ، والبيهقي 7/33-34 من طريقين عن محمد بن زياد، به.

6383- إسناده حسن، محمد بن عمرو حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين غير يحيى بن سعيد الأموي، فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 2/292 عن يزيد . وأخرجه كذلك الترمذي (3945) في المناقب: باب في مناقب ثقيف وبني حنيفة، عن أحمد بن منيع، حدثنا يزيد بن هارون، أخبرني أيوب، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وقال الترمذي: هذا حديث قد روي من غير وجه عن أبي هريرة، ويزيد بن هارون يروي عن أيوب أبي العلاء ، وهو أيوب بن مسكين، ويقال: ابن أبي مسكين، ولعل هذا الحديث الذي روى عن أيوب، عن سعيد المقبري؛ هو أيوب أبو العلاء ، وهو أيوب بن مسكين. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (596) ، وعنه الترمذي (3946) : حدثنا أحمد بن خالد الحمصي، حدثنا محمد بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ... وقال: هذا حديث حسن، وهو أصحُّ من حديث يزيد بن هارون عن أيوب. وأخرجه -مختصراً- أبو داود (3537) في البيوع: باب في قبول الهدايا، عن محمد بن عمرو الرازي، حدثنا سلمة بن الفضل، حدثني محمد بن إسحاق، به. وأخرجه مختصراً أيضاً كما عند المصنف عبد الرزاق (16522) ، ومن طريقه النسائي 6/279-280 في العمرى: باب عطية المرأة بغير إذن زوجها، عن معمر، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق، وأحمد 2/247 عن سفيان بن عيينة، وأخرجه البيهقي 6/180 من طريق أبي عاصم النبيل، كلاهما عن ابن عجلان، به. وانظر الحديث الآتي.

کروں گا)

6384 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِيًّا وَهَبَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَثَابَهُ عَلَيْهَا، فَقَالَ: رَضِيتَ؟ ، قَالَ: لَا، فَزَادَهُ، وَقَالَ: رَضِيتَ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَتَّهِبَ اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے کے طور پر کوئی چیز دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بدلے کے طور پر کوئی چیز اسے دیدی اور دریافت کیا: کیا تم راضی ہو۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مزید عطا کیا اور دریافت کیا: کیا تم راضی ہو اس نے جواب دیا: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے طے کیا ہے اب میں صرف قریشی یا انصاری یا ثقفی شخص سے تحفہ قبول کروں گا۔

ذِكْرُ مَا خَصَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِهِ صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اُمَّتِهِ بِاَنَّ قَلْبَهُ كَانَ لَا يَنَامُ اِذَا نَامَتْ عَيْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ خصوصیت عطا کی تھی اور اس بارے

میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے درمیان فرق کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں جب سو جاتی تھیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل نہیں سوتا تھا

6385 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - اِعْظَامًا لِلْوِتْرِ: تَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ؟ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامُ وَلَا يَنَامُ

6384– إسناده صحيح. رجاله رجال الشيخين غير محمد بن إسماعيل بن عُلية، وهو ثقة روى له النسائي. وأخرجه أحمد 1/295، والطبراني في "الكبير" (10897)، والبزار (1938) من طريق يونس بن محمد، بهذا الإسناد. وقال البزار: لا نعلم أحداً وصله إلَّا حماد. ثم أخرجه البزار (1939) عن أحمد بن عبدة، عن ابن عيينة، عن عمرو، عن طاووس، عن النبي - صلى الله عليه وسلم - مرسلاً. وقال: ولا يروى عن ابن عباس إلَّا من هذا الوجه. قلت: وأخرجه عبد الرزاق (16521) عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ ... فذكره مرسلاً أيضاً. وأورده الهيثمي في "المجمع" 4/148، وقال: رواه أحمد والبزار والطبراني في "الكبير"، ورجال أحمد رجال الصحيح.

6385– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير محرز بن عون، فمن رجال مسلم. وقد تقدم تخريجه برقم (2430).

قَلْبِي

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ وتر ادا کیے بغیر سونے لگے ہیں؟ میں نے وتر کی اہمیت کا اظہار کرتے ہوئے یہ سوال کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں سوجاتی ہیں' لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نَامَ لَمْ يَنَمْ قَلْبُهُ كَمَا تَنَامُ قُلُوبُ غَيْرِهِ مِنْ اُمَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سو جاتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل نہیں سوتا تھا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے تعلق رکھنے والے دوسرے افراد کا دل سو جاتا ہے

6386 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيَ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری آنکھیں سوجاتی ہیں' لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ سِنِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کی صفت کا تذکرہ

6386– إسناده حسن على شرط مسلم. ابن عجلان: هو محمد بن عجلان مولى فاطمة بنت عتبة، علّق له البخاري، وروى له مسلم في الشواهد والمتابعات، وهو حسن الحديث . وأخرجه أحمد 2/251 و 438 عن يحيى بن سعيد بهذا الإسناد. وذكره السيوطي في "الخصائص" 1/69، ونسبه لأبي نعيم.

6387– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/919 في صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -: باب ما جاء في صفة النبيّ - صلى الله عليه وسلم -. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/240، والبخاري (3548) في مناقب الأنصار: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم (2347) في الفضائل: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، والترمذي (3623) في المناقب: باب رقم (4) ، وابن سعد في " الطبقات " 1/413، والبيهقي في " الدلائل " 7/236، والبغوي (3635) . وأخرجه مفرقاً البخاري (3547) ، و (5900) في اللباس: باب الجعد، ومسلم، وابن سعد 1/190 و 224 و 413 و 432 و 2/308، والطبري في "تاريخه" 2/291، والآجري في " الشريعة " ص 438، والبيهقي 1/201 و 229 من طرق عن ربيعة بن عبد الرحمن، به.

6387 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ، بِمَنْبِج، وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ بْنِ الْمُبَارَكِ الْاَنْصَارِيُّ بِهَرَاةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالْاٰدَمِ، وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ، وَلَا السَّبْطِ، بَعَثَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً، وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نہ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ ہی بہت زیادہ چھوٹے قد کے تھے۔ آپ ﷺ نہ تو زیادہ گورے تھے اور نہ گندمی رنگت کے تھے۔ آپ کے بال نہ تو بالکل گنگھر یالے تھے اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس برس کی عمر میں مبعوث کیا۔ آپ ﷺ نے دس سال مکہ میں گزارے اور دس سال مدینہ منورہ میں گزارے ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ اس وقت آپ کے سر مبارک میں اور داڑھی مبارک میں بیس سفید بال بھی نہ تھے۔ (یعنی ان سے کم تھے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورِ فِيْ خَبَرِ اَنَسٍ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت میں مذکور اس عدد سے مراد اس کے علاوہ کی نفی نہیں ہے

6388 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر 63 برس تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6388- حديث صحيح إسناده على شرط البخاري، محمد بن فليح قد توبع . وأخرجه أحمد 6/93، والبخاري (3536) في مناقب الأنصار، و (4466) في المغازي: باب وفاة النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم (2349) في الفضائل: باب كم سن النبي - صلى الله عليه وسلم - يوم قبض؟ والترمذي (3654) في المناقب: باب في سن النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن كم حين مات، وابن سعد 2/309، والبيهقي في " الدلائل " 7/238 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد.

6389 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ زُنَيْجٌ، حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زَائِدَةَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَقُبِضَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَقُبِضَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر **63** سال تھی' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا' تو ان کی عمر بھی **63** سال تھی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا' تو ان کی عمر بھی **63** سال تھی۔

ذِكْرُ تَفْصِيلِ هٰذَا الْعَدَدِ الَّذِىْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس عدد کی تفصیل کا تذکرہ' جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

6390 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَدَعَا النَّاسَ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فِي الْقِتَالِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَكَانَتِ الْهِجْرَةُ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

6389- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيحه" (2348) في الفضائل: باب كم سن النبيّ - صلى الله عليه وسلم - يوم قبض، عن محمد بن عمرو الرازي، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 238-7/237 من طريق محمد بن إسماعيل السلمي، عن محمد بن عمرو، به.

6390- إسناده على شرط الصحيح. جعفر بن سليمان: هو الضُّبعي، وهشام: هو ابن حسان. وأخرجه عبد الرزاق (6784)، ومن طريقه الطبراني في "الكبير" (12870) عن إسماعيل بن عبد الله، عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/249 و364 و 370 و 371، والبخاري (3851) في مناقب الأنصار: باب مبعث النبي - صلى الله عليه وسلم -، و (3902) و (3903) باب هجرة النبي - صلى الله عليه وسلم - وأصحابه إلى المدينة، ومسلم (2351) في الفضائل: باب كم أقام النبيُّ - صلى الله عليه وسلم - بمكة والمدينة؟ والترمذي (3652) في المناقب: باب سن النبي - صلى الله عليه وسلم - وابن كم حين مات، وابن سعد 2/309، والبيهقي في "الدلائل" 7/238 و 239، والبغوي (3840) من طرق عن ابن عباس بنحوه دونَ ذكر عدم الإذن في القتال ثلاث عشرة سنة. وأخرج أحمد 1/223 و 267 و 279 و 290 و 294 و 359، ومسلم (2353)، والترمذي (3651)، وابن سعد 2/310، والبيهقي 7/240 من رواية عمار بن أبي عمار مولى بني هاشم، عن ابنِ عباس أن رسول الله توفي وهو ابنُ خمس وستين. وأخرج أحمد 2/228 عن يحيى، عن هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عباس، قال: أنزل على النبي - صلى الله عليه وسلم - وهو ابنُ ثلاث وأربعين، فمكث بمكة عشراً، وبالمدينة عشراً، وقبض وهو ابنُ ثلاث وستين. وأخرج البخاري (4464) و (4465) في المغازي: باب وفاة النبي - صلى الله عليه وسلم -، و (4978 و 4979) من طريقين عن شيبان بن عبد الرحمن، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن عائشة، وابن عباس رضي الله عنهما أن النبيَّ - صلى الله عليه وسلم - بمكة عشر سنين ينزل عليه القرآنُ، وبالمدينة عشراً. وانظر التعليق على الحديث (6387).

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا' تو آپ کی عمر 40 برس تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دی' لیکن تیرہ سال تک آپ کو جنگ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی' پھر ہجرت کے بعد 10 سال ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 63 سال تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ خَاتَمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی صفت کا تذکرہ

6391 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی بنی ہوئی تھی۔ اس کا نگینہ بھی اسی کا تھا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اتَّخَذَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَاتَمَ مِنْ فِضَّةٍ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی بنی ہوئی انگوٹھی بنوائی تھی

6392 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ:

6391- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه . وأخرجه البخاري (5870) في اللباس: باب فص الخاتم، ومن طريقه البغوي (3139) عن ابن راهويه، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 8/174 عن أبي بكر بن علي، حدثنا أمية بن بسطام، عن معتمر بن سليمان، به. وأخرجه أحمد 3/266، وأبو داود (4217) في الخاتم: باب ما جاء في اتخاذ الخاتم، والترمذي (1740) في اللباس: باب ما جاء في اتخاذ الخاتم، وفي "الشمائل" (84) ، والنسائي 8/174 في الزينة: باب صفة خاتم النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن سعد 1/472، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 130 من طرق عن زهير بن معاوية. وأخرجه النسائي 174-8/173، وأبو الشيخ ص 130 من طريقين عن الحسن بن صالح، عن عاصم الأحول، كلاهما -زهير بن معاوية وعاصم الأحول- عن حميد الطويل، به.

6392- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير علي بن خشرم، فمن رجال مسلم. عيسى بن يونس: هو ابن أبي إسحاق السَّبيعي، وسعيد: هو ابنُ أبي عروبة، وقد احتَّج مسلم برواية عيسى بنِ يونس عنه . وأخرجه أبو داود (4214) في الخاتم: باب ما جاء في اتخاذ الخاتم، عن عبد الرحيم بن مطرف الرؤاسي، عن عيسى بنِ يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاريُّ (5872) في اللباس: باب نقش الخاتم، من طريق يزيد بن زريع، وأبو داود (4215) من طريق خالد بن عبد الله، وابن سعد 1/471 عن محمد بن عبد الله الأنصاري، وعبد الوهّاب بن عطاء العجلي، و 1/475 عن أبي عاصم النبيل، جميعهم عن سعيد بن أبي عروبة، به. وأخرجه أحمد 181-3/180 و 223 و 275، والبخاري (5875) في اللباس: باب اتخاذ الخاتم ليختم به الشيء أو ليكتب به إلى أهل الكتاب، والترمذي (2718) في الاستئذان: باب ما جاء في خاتم الكتاب، وفي " الشمائل " (85) و (87) ، والنسائي 8/174 في الزينة: باب صفة خاتم النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن سعد 1/471، وأبو الشيخ ص 131، والبغوي (3131) و (3132) من طرق عن قتادة، به.

اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الْاَعَاجِمِ، فَقَالُوا لَهُ: اَنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فِيْهِ نَقْشٌ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَاتَمٍ فِضَّةٍ، فَنَقَشَ فِيْهِ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمی (حکمرانوں) کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا' تو لوگوں نے آپ کو بتایا: وہ لوگ صرف اس خط کو پڑھتے ہیں' جس پر کوئی ایسی مہر لگی ہو جو نقش ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت چاندی کی انگوٹھی بنائی گئی۔ اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کیا گیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ نَقْشِ مَا وَصَفْنَا فِيْ خَاتَمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جس انگوٹھی کا ذکر کیا ہے اس کے نقش کی صفت کا تذکرہ

6393 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَرْعَرَةُ بْنُ الْبِرِنْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ، وَاللّٰهُ سَطْرٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا۔ لفظ محمد ایک سطر میں' لفظ رسول ایک سطر میں اور لفظ اللہ ایک سطر میں تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ خَاتَمَانِ لَا خَاتَمٌ وَّاحِدٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو انگوٹھیاں تھیں ایک انگوٹھی نہیں تھی

6394 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ،

6393– حديث صحيح إسناده حسن، والد أبي خليفة: اسمه الحباب بن محمد بن صخر بن عبد الرحمن الجمحي ذكره المؤلف في " الثقات " 8/217، فقال: من أهل البصرة. وقد تقدم تخريج الحديث برقم (5496) .

6394– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين. إسماعيل بن أبي أويس قد توبع . وأخرجه مسلم (2094) في اللباس والزينة. باب في خاتم الورق فصُّه حبشي، وابن ماجة (3646) في اللباس: باب من جعل فص خاتمه مما يلي كفه، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 125، ومن طريقه البغوي (3145) من طرق عن إسماعيل بن أبي أويس، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/463، وأحمد 3/209، وابن سعد 1/472، ومسلم، وأبو داود (4216) في الخاتم: باب ما جاء في اتخاذ الخاتم، والترمذي (1739) في اللباس: باب ما جاء في خاتم الفضة، وفي " الشمائل " (82) ، والنسائي 173-8/172 و 173 في الزينة: باب صفة خاتم النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن ماجة (3641) في اللباس: باب نقش الخاتم، وأبو الشيخ ص 129 و 130-129، والبغوي (3140) و (3141) من طرق عن يونس بن يزيد، به.

قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ الْاَيْلِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ، فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ فِي يَمِينِهِ، كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ بَاطِنَ كَفِّهِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی بنی ہوئی انگوٹھی پہنی تھی۔ اس میں حبشی نگینہ لگا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی کو پہنا اور آپ نے اس کے نگینے کا رُخ ہتھیلی کی طرف رکھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرَّائِحَةَ الطَّيِّبَةَ قَدْ كَانَتْ تُعْجِبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ پاکیزہ خوشبو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند آتی تھی

6395 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ بُرْدَةً سَوْدَاءَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا اَحْسَنَهَا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَشُوبُ بَيَاضُكَ سَوَادَهَا، وَيَشُوبُ سَوَادُهَا بَيَاضَكَ، فَبَانَ مِنْهَا رِيحٌ، فَاَلْقَاهَا، وَكَانَ يُعْجِبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کالی چادر پہنی' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ آپ پر کتنی خوب صورت لگ رہی ہے۔ آپ کی سفید (رنگت) اس کی سیاہی کے ساتھ نمایاں ہو رہی ہے اور اس کی سیاہی آپ کی سفید (رنگت کے ساتھ) نمایاں ہو رہی ہے' پھر آپ کو اس چادر میں سے بو محسوس ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پاکیزہ خوشبو پسند تھی۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُحِبُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الثِّيَابِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کون سے کپڑے پسند کرتے تھے؟

6396 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَاَبُوْ يَعْلٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ،

6395– إسناده صحيح على شرط الشيخين . مطرف: هو ابن عبد الله بن الشخير . وأخرجه أحمد 6/144، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 114-113 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/132 و 219، وأبو داود (4074) في اللباس: باب السواد، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/328 من طرق عن همام، به . وأخرجه ابن عساكر في "السيرة النبوية" ص 267-266 من طريق شعبة، عن قتادة به، ولم يرد عنده: "كان يعجبه الريح الطيبة." وأخرجه النسائي من طريق مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عن مطرف مرسلًا.

(متن حدیث): قَالَ: قُلْنَا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَىُّ اللِّبَاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: الْحِبَرَةُ.

قَالَ اَبُوْ يَعْلٰى: اَىُّ اللِّبَاسِ كَانَ اَعْجَبَ

قتادہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا لباس زیادہ پسند تھا؟ انہوں نے جواب دیا: حبرہ (یعنی مخصوص قسم کی یمنی چادر)

ابویعلی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کون سا لباس زیادہ اچھا لگتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ تَعْمِيمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ باندھنے کی صفت کا تذکرہ

6397 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِىُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَاَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: وَرَاَيْتُ الْقَاسِمَ، وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ

6396- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى "مسند أبى يعلى" (2873)، ومن طريقه أخرجه أبو الشيخ فى "أخلاق النبى - صلى الله عليه وسلم "- ص 113، وعنه البغوى (3067). وأخرجه مسلم (2079) فى اللباس: باب فضل لباس ثياب الحبرة، وأبو داود (4060) فى اللباس: باب فى لبس الحبرة، والبيهقى 3/245 عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/134 و 184 و 251، والبخارى (5813) فى اللباس: باب البرود والحبر والشملة، وابن سعد فى "الطبقات" 1/456، وأبو يعلى (3090)، والبيهقى 3/245 من طرق عن همام بن يحيى، به. وأخرجه أحمد 3/291، والبخارى (5813)، ومسلم (2079)، والترمذى (1787) فى اللباس: باب ما جاء فى أحب الثياب إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وفى "الشمائل" (60)، والنسائى 8/203 فى الزينة: باب لبس الحبرة، والبغوى (3066) من طرق عن مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، به.

6397- إسناده قوى: مصعب بن عبد الله الزبيرى، روى له ابن ماجه والنسائى ووثقه المصنف، والدارقطنى، ومسلمة بن القاسم، وابن مردويه، والذهبى، وقال أحمد: ثبت، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عبد العزيز بن محمد، وهو الدراوردى، فمن رجال مسلم، وأخرج له البخارى مقروناً ومتابعة، وحديثه لا يرقى إلى درجة الصحة. وأخرجه أبو الشيخ فى "أخلاق النبى - صلى الله عليه وسلم "- ص 117، ومن طريقه البغوى (3110) عن سعيد بن سلمة التَّوَّزى (وثقه الخطيب 9/103)، عن أبى مصعب الزبيرى، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذى (1736) فى اللباس: باب فى سدل العمامة بين الكتفين، وفى "الشمائل" (110)، ومن طريقه البغوى (3109) عن هارون بن إسحاق، عن يحيى بن محمد المدنى، وأخرجه أبو الشيخ ص 117 من طريق يحيى بن الفضل، كلاهما عن عبد العزيز الدراوردى به ولم يذكر أبو الشيخ قول نافع فى ابن عمر، ولا قول عُبيد الله فى نافع وسالم. وقال الترمذى: هذا حديث حسن غريب. وأخرج ابن أبى شيبة 8/427 عن أبى أُسَامَةَ، عَنْ عُبيد اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، قال: كان ابنُ عمر يَعْتَمُّ، وُيرخيها بين كتفيه.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمامے کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

عبیداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم اور سالم کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِیْ فُضِّلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَلٰى غَيْرِهٖ

ان فضائل کا تذکرہ جن کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسروں پر فضیلت عطا کی گئی

6398 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِیُّ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيرُ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِی: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا، وَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ، وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِی، وَاُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِیُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً، وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینے کے فاصلے سے (طاری ہونے والے) رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی۔ میرے لئے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا۔ میری اُمت کے جس بھی فرد کو نماز کا وقت ہو جائے وہ (وہیں) نماز ادا کرلے۔ میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا۔ جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال قرار نہیں دیا گیا تھا اور مجھے شفاعت عطا کی گئی اور ہر نبی کو اپنی مخصوص قوم کی طرف مبعوث کیا گیا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔

6398– إسناده صحيح. محمد بن عبد الرحيم: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِیُّ يُنسب إلى جده، ثقة، روى له أبو داود والنسائي، وعلي بن معبد: هو ابن شداد العبدي الرقي نزيل مصر، روى له أبو داود والنسائي أيضاً، وهو ثقة فقيه، ومَن فوقه ثقات مِن رجال الشيخين، وقد صرح هُشيم -وهو ابن بشير بن القاسم السلمي- بالتحديث عن الشيخين وغيرهما. سيار هو أبو الحكم العنزي، ويزيد الفقير: هو ابنُ صهيب الكوفي. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/432، وأحمد 3/304، والدارمي -322/1 323، والبخاري (335) في التيمم: باب التيمم، و (438) في الصلاة: باب قول النبي -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: "جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مسجداً وطهوراً"، و (3122) في الجهاد: باب قول النبي -صلى الله عليه وسلم-: "أحلت لكم الغنائم"، ومسلم (521) في المساجد في فاتحته، والنسائي 1/209-211 في الغسل: باب التيمم بالصعيد، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1439)، والبيهقي في "السنن" 1/212 و 2/329 و 433 و 6/291 و 9/4، وفي "الدلائل" -5/472 473، والبغوي (3616) من طرق عن هشيم بن بشير، بهذا الإسناد.

6399 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ* بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهِبٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِيْنَاءَ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اُعْطِيتُ اَرْبَعًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ كَانَ قَبْلَنَا، وَسَاَلْتُ رَبِّى الْخَامِسَةَ فَاَعْطَانِيهَا، كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَرْيَتِهِ وَلَا يَعْدُوهَا وَبُعِثْتُ كَافَّةً اِلَى النَّاسِ، وَاُرْهِبَ مِنَّا عَدُوُّنَا مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسَاجِدَ، وَاُحِلَّ لَنَا الْخُمُسُ وَلَمْ يَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلَنَا، وَسَاَلْتُ رَبِّى الْخَامِسَةَ، فَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يَلْقَاهُ عَبْدٌ مِنْ اُمَّتِىْ يُوَحِّدُهُ اِلَّا اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ فَاَعْطَانِيهَا

✿✿ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے چار ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو ہم سے پہلے کسی کو بھی نہیں عطا کی گئیں۔ میں نے اپنے پروردگار سے پانچویں چیز کی درخواست کی' تو اس نے مجھے وہ بھی عطا کر دی پہلے کسی نبی کو اس کی مخصوص بستی کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا۔ وہ اس بستی سے آگے نہیں جاتا تھا' لیکن مجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کیا گیا اور ہمارا دشمن ایک ماہ کی مسافت کے فاصلے سے بھی ہم سے مرعوب ہو جاتا ہے اور میرے لیے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز قرار دیا گیا اور ہمارے لئے خمس کو حلال قرار دیا گیا ہے' جو ہم سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا اور میں نے اپنے پروردگار سے پانچویں چیز یہ مانگی میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ میری اُمت کا جو فرد اس کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہو کہ وہ اس کی وحدانیت کا اعتراف کرتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز بھی مجھے عطا کر دی۔

ذِكْرُ مَا فُضِّلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْ قَبْلَهُ مِنَ الْخِصَالِ الْمَعْدُودَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ کن مخصوص خصوصیات کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے افراد پر فضیلت عطا کی گئی

6400 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الشَّهِيدِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6399- عبيد الله بن عبد الرحمن: هو ابنُ عبد الله بن موهب، روى له البخاري في "الأدب المفرد" وأبو داود والنسائي، ووثقه ابنُ معين في رواية إسحاق بن منصور، وضعفه في رواية الدوري، ووثقه العجلي، وقال أبو حاتم: صالح، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال النسائي: ليس بذاك القوي، وقال ابن عدي: حسن الحديث يُكتب حديثه، وعباس بن عبد الرحمن بن ميناء الأشجعي روى له ابن ماجه، وأبو داود في "المراسيل"، ووثقه المصنف، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات، ابن أبي فديك: هو محمد بن إسماعيل بن مسلم، وهذا الحديث لم أجده عند غير المصنف.

(متن حدیث): فُضِّلْتُ عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَ تُرَابُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ، وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَأُوتِيتُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِثْلَهُ اَحَدٌ قَبْلِي وَلَا اَحَدٌ بَعْدِي

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے لوگوں پر تین حوالے سے فضیلت دی گئی ہے۔ ہمارے لئے تمام روئے زمین کو جائے نماز قرار دیا گیا ہے اور اس کی مٹی کو ہمارے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا' جب ہمیں پانی نہیں ملتا اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند قرار دیا گیا اور مجھے سورۂ بقرہ کی آخری آیات عرش کے نیچے موجود خزانے سے عطا کی گئی ہیں اس جیسی آیات مجھ سے پہلے اور میرے بعد کسی کو عطا نہیں کی جائیں گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورِ فِي خَبَرِ حُذَيْفَةَ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت میں مذکور عدد سے یہ مراد نہیں کہ اس کے علاوہ کی نفی کی جائے

6401 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: اُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے دیگر انبیاء پر چھ حوالوں سے فضیلت عطا کی گئی۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی۔ میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا۔ میرے لئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز بنایا گیا اور مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور میرے ذریعے انبیاء کے سلسلے کو ختم کر دیا گیا''۔

6400- إسناده صحيح، إسحاق بن إبراهيم الشهيدي: هو ابن حبيب بن الشهيد، روى له الترمذي، والنسائي، وابن ماجة، وأبو داود في " المراسيل "، ومَنْ فوقه ثقات من رجال الشيخين غيرَ أبي مالك الأشجعي -واسمه سعدُ بن طارق- فمن رجال مسلم، وعلّق له البخاري . ابنُ فُضَيْلٍ: هُوَ محمدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان، وربعي: هو ابن حراش . وهو في "صحيح ابن خزيمة" (264)، وقد تقدم تخريجه برقم (1695) .

6401- إسناده صحيح على شرط مسلم . العلاء بن عبد الرحمن: هو ابن يعقوب الحرقي . وهو مكرر (2313) ، وسيأتي برقم (6403) .

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ

اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب کو جامع کلمات اور اختتامی کلمات عطا کرنے کا تذکرہ

6402 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُوتِيَ فَوَاتِحَ الْكَلَامِ وَخَوَاتِمَهُ، اَوْ جَوَامِعَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ، وَاِنَّا كُنَّا لَا نَدْرِي مَا يَقُولُ اِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلَاةِ حَتّٰى عَلَّمَنَا، فَقَالَ: قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت محمد ﷺ کو کلام کا آغاز کرنے والے اور اس کا اختتام کرنے والے (یعنی جامع ومانع) کلمات عطا کئے گئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بھلائی کی جامع اور اختتامی باتیں عطا کی گئی۔

ہمیں یہ بات معلوم نہیں تھی کہ جب ہم نماز کے دوران بیٹھے ہوئے ہوں' تو ہمیں کیا پڑھنا چاہئے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات کی تعلیم دی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلَ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ عَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کو جامع کلمات کے ذریعے دیگر تمام انبیاء پر فضیلت عطا کی گئی

6403 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

6402- حديث صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأحوص، واسمه عوف بن مالك بن نضلة، فمن رجال مسلم، وزهير بن معاوية أخرج له الشيخان من روايته عن أبي إسحاق -وهو السبيعي- وقد توبع، وانظر تخريجه في (1950) .

6403- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر (2313) و (6401) .

اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: اُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے دیگر انبیاء پر چھ حوالوں سے فضیلت عطا کی گئی ہے۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔ میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے۔ میرے لئے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز قرار دیا گیا ہے' مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور میرے ذریعے انبیاء کے سلسلے کو ختم کیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کے طور پر نوٹ کر لیا ہے

6404 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ هِلَالٍ السُّلَمِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ الْفَزَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنِّی عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوبٌ بِخَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِينَتِهٖ، وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ ذٰلِكَ: دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِيْمَ، وَبِشَارَةُ عِيْسٰى، وَرُؤْيَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ حِينَ وَضَعَتْنِیْ اَنَّهٗ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ اَضَاءَتْ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ

6404- حديث صحيح لغيره، سعيد بن سويد: هو الكلبي، ذكره المؤلف في " الثقات " 6/361، وقال: من أهل الشام، يروى عن عبيدة الأملوكي، وعن عبد الأعلى بن هلال، عن العرباض، روى عنه معاوية بن صالح، وترجم له البخاري وابن أبي حاتم، ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلاً، وقال البزار: سعيد بن سويد شامي لا بأس به. وعبد الأعلى بن هلال السلمي ويقال: عبد الله بن هلال السلمي ذكره المؤلف في " الثقات" 5/128، وقال: كنيته أبو النضر، يروى عن العرباض بن سارية وأبي أمامة، روى عنه خالد بن معدان وسعيد بن سويد، وترجم له البخاري في " تاريخه " 6/68، وأخرج حديثه هذا، ولم يذكر فيه شيئاً، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الطبري في "جامع البيان " 28/87 عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/127، والبخاري في "التاريخ الكبير" 6/68، والطبراني (2072) و (2073) و 18/ (629) و (630) ، والبيهقي في "الدلائل" 1/80 و 2/130، والآجري في "الشريعة" ص 421 من طرق عن معاوية بن صالح بن حُدَير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/128، وابن أبي عاصم في "السنّة" (409) ،

حضرت عرباض بن ساریہ فزاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس وقت بھی خاتم النبیین لکھ دیا گیا تھا' جب حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر تیار ہو رہا تھا۔ اور میں عنقریب تمہیں اس کے آغاز کے بارے میں بتاؤں گا (میں) اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کے دیکھے ہوئے اس خواب (کا نتیجہ) ہوں جو انہوں نے اس وقت دیکھا تھا' جب انہوں نے مجھے جنم دیا تھا کہ ان کے جسم سے ایک نور نکلا جس کے ذریعے شام کے محلات روشن ہو گئے تھے''۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيِّينَ قَبْلَهُ مَعَهُ بِمَا مَثَّلَ بِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے سے پہلے کے انبیاء اور اپنی مثال بیان کرنا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی

6405 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهُ، وَكَمَّلَهُ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعْجَبُونَ، وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وَضَعْتَ هٰذِهِ اللَّبِنَةَ؟ قَالَ: فَاَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اور مجھ سے پہلے والے انبیاء کی مثال ایک ایسے شخص کی مانند ہے' جو ایک عمارت تعمیر کرتا ہے اور بہت عمدہ تعمیر کرتا ہے وہ اسے مکمل کر دیتا ہے' لیکن ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دیتا ہے لوگ اس عمارت کا چکر لگاتے ہیں اس کو پسند کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں وہ اینٹ ہوں میں انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں''۔ اللہ تعالیٰ ان پر درود نازل کرے۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْاَنْبِيَاءِ بِالْقَصْرِ الْمَبْنِيِّ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیگر انبیاء کے ساتھ (اپنی مثال کو) ایک عمارت کے ساتھ تشبیہ دینا

6405- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم (2286) (22) في الفضائل: باب ذكر كونه - صلى الله عليه وسلم - خاتم النبيين، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/398، والبخاري (3535) في مناقب الأنصار: باب خاتم النبيين - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم، والبغوي (3621)، والآجري في " الشريعة " ص 456، والبيهقي في "الدلائل" 1/366 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به . وأخرجه أحمد 2/312، ومسلم، والبغوي (3619) من طريق عبد الرزّاق، عن معمر، عن همّام، عن أبي هريرة. وهو في "صحيفة همّام" برقم (2) . وأخرجه أحمد 2/256-257 عن يزيد، عن محمد بن إسحاق، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وانظر ما بعده.

6406 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، الْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ، وَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ

قَالَ: فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْيَانُهُ، وَتُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ نُظَّارٌ، فَتَعَجَّبُوْا مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ، لَا يَعِيْبُوْنَ غَيْرَهَا، فَكُنْتُ اَنَا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ، خُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ ابن مریم کے قریب ہوں۔ تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں' لیکن میرے اور ان کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے۔''

راوی کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بھی بیان کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی مانند ہے' جس کی تعمیر عمدہ کی گئی ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو دیکھنے والے لوگ اس کا چکر لگائیں اور اس کی عمدہ تعمیر پر حیران ہوں' لیکن اس ایک اینٹ کی جگہ خالی رہنے پر (حیران ہوتے ہوں) وہ اس کے علاوہ اس عمارت میں کوئی اور عیب نہ نکال سکیں' تو میں اس ایک اینٹ کی جگہ ہوں' میرے ذریعے رسولوں (کی بعثت) کے سلسلے کو ختم کر دیا گیا''۔

ذِكْرُ مَا مَثَّلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ مَعَ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کو دیگر انبیاء کے ساتھ کس طرح تشبیہ دی؟

اللہ تعالیٰ کا درود ان سب حضرات پر نازل ہو

6407 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6406- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. وأخرجه البغوي (3620) من طريق يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وقد تقدم تخريجُ القسم الأول من الحديث برقم (6194) و (6195)، وأخرج القسم الثاني منه الآجري في "الشريعة" ص 456 من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الآجري أيضاً من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، به. وانظر ما بعده.

(متن حدیث): إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا اَحْسَنَهُ وَاَجْمَلَهُ وَاَكْمَلَهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ، فَيَقُوْلُوْنَ: مَا رَاَيْنَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِلَّا مَوْضِعَ ذِي اللَّبِنَةِ قَالَ: فَكُنْتُ اَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری اور مجھ سے پہلے کے دیگر انبیاء کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو کوئی عمارت تعمیر کرتے ہوئے اسے خوبصورت بہترین اور مکمل تعمیر کرتا ہے لوگ اس کا چکر لگاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: ہم نے اس سے زیادہ خوبصورت عمارت اور کوئی نہیں دیکھی' لیکن یہ ایک اینٹ کی جگہ رہ گئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں وہ اینٹ ہوں۔

ذِكْرُ مَا مَثَّلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ وَاُمَّتَهُ بِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اور اپنی امت کی مثال کس طرح بیان کی؟

6408 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ اَقْبَلَ خَشَاشُ الْاَرْضِ وَفَرَاشُهَا، وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقْتَحِمُ فِي النَّارِ، فَتَقْتَحِمُ فِيْهَا، وَهُوَ يَذُبُّهَا عَنْهَا، فَاَنَا الْيَوْمَ آخِذٌ بِحُجَزِ النَّاسِ: هَلُمُّوا اِلَى الْجَنَّةِ، هَلُمُّوا عَنِ النَّارِ، فَهُمْ يَقْتَحِمُوْنَ فِيْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اور لوگوں کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو آگ جلاتا ہے' جب اس کے اردگرد کی جگہ روشن ہو جاتی ہے' تو اس میں کیڑے مکوڑے اور پتنگے گرنا شروع ہوتے ہیں' تو یہ وہ مکوڑے ہیں جو آگ میں جانا چاہتے ہیں وہ اس میں جانا

6407- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: اسمه عبد الرحمن بن هرمز، وسفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه مسلم (2286) (20) في الفضائل: باب ذكر كونه - صلى الله عليه وسلم - خاتم النبيين، والرامهرمزي في " الأمثال " ص 6 من طريقين عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد . وأخرجه الآجري في "الشريعة" ص 456-457 من طريقين عن أبي الزناد، به.

6408- إسناده حسن، يزيد ابنُ موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة روى له أبو داود والنسائي وابن ماجة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير محمد بن عجلان، فمن رجال مسلم متابعة وهو صدوق . وأخرجه البخاري (3426) في الأنبياء : باب قوله تعالى: (ووهبنا لداود سليمان) ، و (6483) في الرقاق: باب الانتهاء عن المعاصي، ومسلم (2284) في الفضائل: باب شفقته - صلى الله عليه وسلم - على أمته، والترمذي (2874) في الأمثال : باب رقم (7) من طرق عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح . وأخرجه أحمد 2/312، ومسلم (2284) (18) ، والبغوي (98) من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. وهو في "صحيفة همام " برقم (4) . وأخرجه أحمد 2/539-540 عن كثير، حدثنا جعفر، حدثنا يزيد بن الأصم، عن أبي هريرة. وأخرجه الرامهرمزي في " الأمثال " ص 20 من طريق الفضيل بن سليمان، عن موسى بن عقبة، عن أبي حازم التمار، عن أبي هريرة.

چاہتے ہیں۔ وہ شخص انہیں اس میں داخل ہونے سے روکتا ہے تو آج میں لوگوں کے پہلو پکڑ کر (یہ کہتا ہوں) جنت کی طرف آ جاؤ اور جہنم سے بچو لیکن وہ اس میں گرنے کی کوشش کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے

6409 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ، فَسَاَلَهٗ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ، فَلَمْ يُجِبْهُ بِشَيْءٍ، ثُمَّ سَاَلَهٗ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَاَلَهٗ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ عُمَرُ، نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُجِيْبُكَ، قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيْرِيْ حَتّٰى قَدَّمْتُهٗ اَمَامَ النَّاسِ، وَخَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِيْ، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَرَاَ: (اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ) (الفتح: 2)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر آپ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہیں کوئی جواب نہیں دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوچا: اے عمر! تمہاری ماں تمہیں روئے' تم نے تین مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہر مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی اور لوگوں کے آگے آ کر چلنے لگا۔ مجھے اس بات کا اندیشہ تھا کہ کہیں میرے بارے میں قرآن کا کوئی حکم نازل نہ ہو جائے۔ ابھی میں اسی حالت میں تھا کہ میں نے کسی کو سنا جو بلند آواز میں مجھے بلا رہا تھا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے' جو میرے نزدیک ہر اس چیز سے زیادہ پسندیدہ ہے' جس پر سورج

6409- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 204-1/203 في القرآن: باب ما جاء في القرآن، وما بين حاصرتين منه. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 1/31، والبخاري، (4177) في المغازي: باب غزوة الحديبية، و (4833) في تفسير سورة الفتح: باب (إنا فتحنا لك فتحاً مبيناً)، و (5012) في فضائل القرآن: باب فضل سورة الفتح، والترمذي (3262) في التفسير: باب ومن سورة الفتح، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 8/6، والبيهقي في " الدلائل " 4/154، والبغوي في "معالم التنزيل" .188-4/187

طلوع ہوتا ہے۔(یعنی پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہے) پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''بے شک ہم نے تمہیں واضح فتح عطا کی تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دے۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوْبِ صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ مِنْهَا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے

6410 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ) (الفتح: 2) مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ، فَقَرَاَهَا عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: هَنِيئًا مَرِيئًا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَاذَا يَفْعَلُ بِكَ، فَمَا يَفْعَلُ بِنَا؟ فَنَزَلَ عَلَيْهِ: (لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ) (الفتح: 5)، حَتّٰى (فَوْزًا عَظِيمًا) (النساء: 73)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

''تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دے۔''

یہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیبیہ سے واپسی کے موقع پر نازل ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو میرے نزدیک روئے زمین پر موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت لوگوں کے سامنے تلاوت کی تو لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے یہ بات بیان کر دی ہے کہ وہ آپ کے ساتھ کیا کرے گا لیکن وہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا (یہ نہیں پتہ چلا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

''تا کہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن خواتین کو ان جنتوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔''

یہ آیت یہاں تک ہے۔''بڑی کامیابی''

ذِكْرُ الْعِلْمِ الَّذِيْ جَعَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الَّذِيْ اِذَا ظَهَرَ لَهُ يَجِبُ اَنْ يُّسَبِّحَهُ وَيَحْمَدَهُ وَيَسْتَغْفِرَهُ

اس نشانی کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو عطا کیا جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ظاہر ہوا

6410- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 3/197، والترمذي (3263) في التفسير: باب ومن سورة الفتح، عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/215، والبخاري (4172) في تفسير سورة الفتح: باب (إنا فتحنا لك فتحاً مبيناً)، ومسلم (1786) في الجهاد: باب صلح الحديبية، والطبري في "جامع البيان" 26/69، والواحدي في "أسباب النزول" ص 255 و 256، والبيهقي في "الدلائل" 4/158، والبغوي في "معالم التنزيل" 4/198 من طرق عن قتادة بنحوه.

تو یہ بات لازم ہوئی کہ آپ ﷺ پروردگار کی تسبیح بیان کریں اور اس کی حمد بیان کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں

6411 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ قَبْلَ مَوْتِهِ اَنْ يَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، وَاَتُوبُ اِلَيْهِ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ لَتُكْثِرَ مِنْ دُعَاءٍ، لَمْ تَكُنْ تَدْعُو بِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اِنَّ رَبِّي جَلَّ وَعَلَا اَخْبَرَنِي اَنَّهُ سَيُرِينِي عِلْمًا فِي اُمَّتِي، فَاَمَرَنِي اِذَا رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْعِلْمَ اَنْ اُسَبِّحَهُ، وَاَحْمَدَهُ، وَاَسْتَغْفِرَهُ، وَاِنِّي قَدْ رَاَيْتُهُ (اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) (النصر: 1)، فَتْحُ مَكَّةَ

✿✿ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا صدیقہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے وصال سے کچھ عرصہ پہلے بکثرت سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، وَاَتُوبُ اِلَيْهِ پڑھا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ یہ دعا بکثرت پڑھتے ہیں' حالانکہ اس سے پہلے آپ یہ دعا نہیں پڑھا کرتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے یہ بتایا ہے کہ وہ عنقریب مجھے میری اُمت کے بارے میں نشانی دکھادے گا۔ اس نے مجھے یہ حکم دیا کہ جب میں یہ نشانی دیکھ لوں' تو اس کی تسبیح بیان کروں۔ اس کی حمد بیان کروں اور اس سے مغفرت طلب کروں' تو میں نے وہ چیز دیکھ لی ہے۔ (وہ یہ آیت ہے)

''جب اللہ کی مدد اور آ گئی''

اس سے مراد فتح مکہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بَعْدَ نُزُوْلِ مَا وَصَفْنَا، عِنْدَ الصَّلَوَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس چیز کے نزول کے بعد' جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے، نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے

6412 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ،

6411- إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد بن عبد الله: هو الواسطي الطحان . وأخرجه الطبري في " جامع البيان " 30/333 عن إسحاق بن شاهين، عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (484) (218) في الصلاة: باب ما يقال في الركوع والسجود، والطبري 333-30/332 و 333، والبغوي في "معالم التنزيل " 4/542 من طرق عن داود بن أبي هند، به . وانظر ما بعده.

عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَـمَّا نَزَلَتْ: (اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) (النصر: 1) اِلٰى آخِرِهَا مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةً اِلَّا قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''جب اللہ کی مدد اور فتح آ گئی''۔

یہ سورت کے آخر تک ہے' تو اس کے بعد میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جب بھی نماز ادا کرتے تھے' تو یہ ضرور پڑھتے تھے۔

''تو پاک ہے اللہ حمد تیرے لئے مخصوص ہے' اے اللہ' تو میری مغفرت کر دے۔''

ذِكْرُ مَا خَصَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِطْعَامِهِ وَسَقْيِهِ عِنْدَ وِصَالِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خصوصیت عطا کی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صوم وصال رکھنے کے وقت' اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلاتا تھا اور پلاتا تھا

6413 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَاصَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصِّيَامِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّاسَ، فَوَاصَلُوْا، فَنَهَاهُمْ، وَقَالَ: اِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ، وَيَسْقِيْنِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھنا شروع کئے جب اس بات کی اطلاع لوگوں کو ملی' تو انہوں نے بھی صوم وصال رکھنا شروع کر دیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں۔ میں ایسی حالت میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور مجھے پلا دیتا ہے۔

6412- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن نمير: هو عبد الله. ومسلم: هو ابن صبيح، أبو الضحى الكوفي العطار. وقد تقدم تخريجه برقم (1921) من طريق آخر عن أبي الضحى.

6413- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مُسَدَّدٍ، فمن رجال البخاري، وقد تقدم تخريجه برقم (3575) و (3576).

ذِكْرُ مَا خَصَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْوِصَالِ بِالسَّقْيِ وَالْإِطْعَامِ دُوْنَ أُمَّتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ خصوصیت عطا کی کہ آپ ﷺ کے صوم وصال رکھنے کے وقت آپ ﷺ کو کھلایا اور پلایا جاتا تھا یہ چیز آپ ﷺ کی امت کو عطا نہیں کی گئی

6414 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ، فَوَاصَلَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: لَوْ مُدَّ لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ، إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے رمضان میں صوم وصال رکھنا شروع کیے۔ آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے بھی صوم وصال رکھنا شروع کر دیے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ مہینہ اور طویل ہوتا' تو میں اتنا عرصہ صوم وصال رکھتا رہتا کہ شدت کرنے والے لوگ اپنی شدت کو ترک کر دیتے۔ میں ایسے وقت گزارتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور مجھے پلا دیتا ہے۔

ذِكْرُ مَا بَارَكَ اللّٰهُ فِي الْيَسِيرِ مِنْ بَرَكَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کی برکت کی وجہ سے' تھوڑی چیز میں برکت پیدا کر دیتا تھا

6415 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

6414– إسناده صحيح على شرط مسلم من طريق عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ حياث، روى له أبو داود، وباقي رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/124 و 193 و 200 و 253، والبخاري (7241) في التمني: باب ما يجوز من اللو، ومسلم (1104) في الصوم: باب النهي عن الوصال في الصوم، من طرق عن ثابت، عن أنس. وانظر (3574) و (3579).

6415– إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابنُ راهويه وأبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير. وأخرجه هناد بنُ السري في "الزهد" (736)، وعنه الترمذي (2467) في صفة القيامة: باب رقم (31) عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3097) في الخمس: باب نفقة نساء النبي - صلى الله عليه وسلم - بعد وفاته، و (6451) في الرقاق: باب فضل الفقر، وابن ماجة (3345) في الأطعمة: باب خبز الشعير، عن أبي بكر بن أبي شيبة. وأخرجه مسلم (2973) في الزهد، عن أبي كريب، كلاهما عن أبي أسامة. وأخرجه أحمد 6/108 عن سريج، عن ابن أبي الزناد، كلاهما عن هشام بن عروة، به.

(متن حدیث): تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ عِنْدَنَا شَيْئًا مِنْ شَعِيرٍ، فَمَازِلْنَا نَأْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى كَالَتْهُ الْجَارِيَةُ، فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ فَنِيَ، وَلَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَرَجَوْتُ اَنْ يَبْقَى اَكْثَرَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو آپ نے ہمارے ہاں تھوڑے سے جَو چھوڑے ہم انہیں کھاتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ کنیز نے انہیں ماپ لیا' تو اس کے بعد وہ جلدی ختم ہو گئے۔ اگر وہ کنیز انہیں نہ ماپتی' تو مجھے یہ امید ہے کہ وہ زیادہ عرصہ باقی رہتے۔

ذِكْرُ مَعُوْنَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشَّيْطَانِ حَتّٰى كَانَ يَسْلَمُ مِنْهُ

اللہ تعالیٰ کا شیطان کے خلاف اپنے رسول کی مدد کرنے کا تذکرہ' یہاں تک کہ وہ شیطان مسلمان ہو گیا

6416 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ طَارِقٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَلَهُ شَيْطَانٌ، قَالُوا: وَلَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَلِي، اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰكَذَا قَالَهُ بِالنَّصْبِ

❁❁ حضرت شریک بن طارق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ اس کا مخصوص شیطان ہوتا ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ بھی ہے' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کی اور وہ مسلمان ہو گیا۔''

6416- إسناده قوى. بشر بن معاذ العقدى روى له أصحابُ السنن إلا أبا داود، وذكره المؤلف فى "الثقات"، ووثقه النسائى فى " أسماء شيوخه "، وقال أبو حاتم: صالح الحديث صدوق، وقال مسلمة بن قاسم: بصرى ثقة صالح، ومن فوقه من رجال الشيخين غير صحابيه شريك بن طارق -وهو ابن سفيان الحنظلي - فلم يخرجا له ولا أحد من أصحاب السنن، وقد ذكره الواقدى وخليفة بن خياط وابن سعد فيمن نزل الكوفة من الصحابة، وليس له مسند غير هذا الحديث فيما ذكره البغوى . وأخرجه البزار (2439) عن بشر بن معاذ العقدى، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" (7223) عن أحمد بن عمرو والقطرانى، حدثنا كامل بن طلحة، عن أبى عوانة، به . وأخرجه البخارى فى "التاريخ الكبير" 4/239، والطبرانى (7222) من طريقين عن شيبان، عن زياد بن علاقة، به . وذكره الهيثمى فى " المجمع " 8/225، وقال: رواه الطبرانى والبزار، ورجال البزار رجال الصحيح . وانظر ما بعده. وزاد الحافظ نسبته فى "الإصابة" 2/148 إلى حسين بن محمد القبانى فى "الوحدان"، والبغوى، وأبى يعلى، والباوردى، وابن قانع.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) راوی نے یہ لفظ اسی طرح نصب کے ساتھ بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَبَرِ شَرِيكِ بْنِ طَارِقٍ: اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ اَرَادَ بِقَوْلِهِ: فَاَسْلَمَ بِالنَّصْبِ لَا بِالرَّفْعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت شریک بن طارق کی نقل کردہ روایت میں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ''مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کی' تو وہ مسلمان ہوگیا'' اس میں لفظ اسلم نصب کے ساتھ ہے (یعنی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے) رفع کے ساتھ نہیں ہے (یعنی واحد متکلم فعل مضارع کا صیغہ نہیں ہے)

6417 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِلَ بِهٖ قَرِيْنُهُ مِنَ الْجِنِّ، قَالُوْا: وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاِيَّايَ، اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ، فَلَا يَاْمُرُنِي اِلَّا بِخَيْرٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ شَيْطَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ حَتّٰى لَمْ يَاْمُرْهُ اِلَّا بِخَيْرٍ، لَا اَنَّهٗ كَانَ يَسْلَمُ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ كَافِرًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے ہر شخص کو اس کے ساتھی جن کے سپرد کر دیا گیا ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو بھی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی' لیکن اللہ تعالیٰ اس کے خلاف میری مدد کی اور وہ مسلمان ہو گیا اب وہ مجھے صرف بھلائی کے لئے کہتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص شیطان مسلمان ہو گیا تھا۔ یہاں تک وہ آپ کو صرف بھلائی کے لئے کہتا تھا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شیطان کی طرف سے محفوظ ہو گئے تھے خواہ وہ شیطان کافر ہی رہتا۔

6417- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الجعد، واسمه رافع، فمن رجال مسلم . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد. وهو في "مسند أبي يعلى" (5143). وأخرجه مسلم (2814) في صفات المنافقين: باب تحريش الشيطان وبعثه سراياه لفتنة الناس، والبغوي (4211)، والمزي في "تهذيب الكمال" 9/39 من طريقين عن جرير، بهذا الاسناد. وأخرجه أحمد 1/385 و 397 و 401 و 460، والدارمي 2/306، ومسلم، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (109)، والبيهقي في "الدلائل" 7/100 و 101، والطبراني (10522) و (10523) و (10524) من طرق عن منصور، به.

ذِكْرُ خَنْقِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانَ الَّذِىْ كَانَ يُؤْذِيهِ فِىْ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اس شیطان کا گلا دبا دیا تھا جو آپ ﷺ کی نماز کے دوران آپ ﷺ کو تکلیف دینے کے لیے آیا تھا

6418 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِعْتَرَضَ لِي الشَّيْطَانُ فِىْ مُصَلَّایَ هٰذَا فَاَخَذْتُهُ فَخَنَقْتُهُ حَتّٰى اِنِّى لَاَجِدُ بُرْدَ لِسَانِهٖ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّي، فَلَوْلَا دَعْوَةُ اَخِي سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مَرْبُوطًا تَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اس نماز کے دوران شیطان میرے سامنے آیا۔ میں نے اسے پکڑ کر اس کا گلا دبایا۔ یہاں تک اس کی زبان کی ٹھنڈک مجھے اپنی ہتھیلی کی پشت پر محسوس ہوئی اگر میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا' تو وہ شیطان صبح بندھا ہوا ہوتا اور تم لوگ اسے دیکھ لیتے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ دَعْوَةِ سُلَيْمَانَ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الشَّيْطَانَ

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کی صفت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے شیطان کو چھوڑ دیا تھا

6419 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ جَعَلَ يَاْتِى الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَاتِي، فَاَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَاَرَدْتُّ اَنْ آخُذَهُ فَاَرْبِطَهُ اِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوا فَتَنْظُرُوا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ، قَالَ: ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ اَخِي سُلَيْمَانَ: (رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِي) (ص: 35)، قَالَ: فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِئًا

6418- إسناده حسن. محمد بن عمرو -وهو ابن علقمه الليثي- روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي رجاله رجال الشيخين غير وهب بن بقية، فمن رجال مسلم. خالد: هو ابن عبد الله الطحان. وقد تقدم تخريجه برقم (2349). وانظر الحديث الآتي.

6419- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وانظر (2349).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنات میں سے ایک عفریت گزشتہ رات میرے پاس آیا تا کہ میری نماز کو خراب کرے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دیدیا۔ پہلے میں نے یہ ارادہ کیا میں اسے پکڑ کر مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیتا ہوں' یہاں تک کہ تم سب لوگ اسے دیکھ لو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر مجھے اپنا بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ قول یاد آیا۔

''اے میرے پروردگار' تو میری مغفرت کر دے اور مجھے ایسا ملک عطا کر جو میرے بعد کسی اور کو نہ مل سکے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو سرنگوں کر کے واپس کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدِ اسْتَجَابَ دَعْوَتَهُ الَّتِي سَاَلَ رَبَّهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی (یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کی) دعا کو قبول کر لیا تھا' جو دعا انہوں نے اپنے پروردگار سے مانگی تھی

6420 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ سَاَلَ اللّٰهَ ثَلَاثًا اَعْطَاهُ اثْنَتَيْنِ، وَاَرْجُو اَنْ يَكُونَ قَدْ اَعْطَاهُ الثَّالِثَةَ، سَاَلَهُ: مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، وَسَاَلَهُ حُكْمًا يُوَاطِءُ حُكْمَهُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، وَسَاَلَهُ مَنْ اَتٰى هٰذَا الْبَيْتَ - يُرِيدُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ - لَا يُرِيدُ اِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ اَنْ يَخْرُجَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَرْجُو اَنْ يَكُونَ قَدْ اَعْطَاهُ الثَّالِثَةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں۔ اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں انہیں عطا کر دیں اور مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیسری چیز بھی انہیں عطا کر دی ہوگی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایسی بادشاہی مانگی جو ان کے بعد کسی اور کو نہ مل سکے' تو اللہ تعالیٰ نے وہ انہیں عطا کر دی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایسا فیصلہ کرنے کی صلاحیت مانگی جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ چیز بھی انہیں عطا کر دی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ جو شخص اس گھر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد بیت المقدس تھا) تک آئے اس کا ارادہ صرف وہاں نماز ادا کرنے کا ہو' تو وہ شخص اپنے گناہوں سے یوں نکل آئے جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تیسری چیز بھی انہیں عطا کر دی ہوگی۔

6420- إسناده صحيح، وهو مكرر (1634).

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّصْرَ عَلٰى اَعْدَائِهِ عِنْدَ الصَّبَا اِذَا هَبَّتْ

اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول کو ان کے دشمنوں کے خلاف مدد عطا کرنے کا تذکرہ جو ہوا چلنے کے وقت (عطا کی گئی تھی)

6421 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَاُهْلِكَتْ عَادُ بِالدَّبُوْرِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صباء کے ذریعے میری مدد کی گئی اور قوم عاد کو ''دبور'' (یعنی تیز ہوا) کے ذریعے ہلاکت کا شکار کیا گیا''۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِيْ كَانَ يُوَاظِبُ عَلَيْهَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان خصائل کا تذکرہ، جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدگی سے سرانجام دیتے تھے

6422 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا

6421– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مُسَدَّدٍ، فمن رجال البخاري. يحيى: هو ابن سعيد القطان، والحكم: هو ابن عتيبة الكوفي. وأخرجه البخاري (4105) في المغازي: باب غزوة الخندق، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/228 عن يحيى، به. وأخرجه أحمد 1/324 و341 و355، والطيالسي (2641)، والبخاري (1035) في الاستسقاء: باب قول النبيِّ - صلى الله عليه وسلم -: "نصرت بالصَّبا"، و(3205) في بدء الخلق: باب ما جاء في قوله: (وهو الذي يرسل الرياح بشراً بين يَدَيْ رحمته)، و(3343) في الأنبياء: باب قوله تعالى: (وإلى عادٍ أخاهم هوداً)، ومسلم (900) في الاستسقاء: باب في ريح الصبا والدبور، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 5/215، والطبراني في "الكبير" (11044)، والبيهقي في "السنن" 3/364، والبغوي (1149)، والقضاعي (573) من طرق عن شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/433-434، وأحمد 1/223 و373، ومسلم، وأبو يعلى (2563) و(2680)، والطبراني (12424)، والبيهقي في "السنن" 3/364، وفي "الدلائل" 3/448، والقضاعي (572) من طرق عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. الصَّبا: هي الريح الشرقية، والدبور مقابلها. قال الحافظ في "الفتح" 2/521: الصبا: يقال لها: القَبول -بفتح القاف- لأنها تقابل باب الكعبة، إذ مهبها من مشرق الشمس، وضدها الدبور، وهي التي أُهلكت بها قوم عاد، ومن لطيف المناسبة كون القبول نصرت أهل القبول، وكون الدبور أهلكت أهل الإدبار، وأن الدبور أشد من الصبا.

6422– إسناده ضعيف لجهالة الأشجعي، وهو أبو إسحاق: قال الذهبي في "الميزان" 4/489: ما علمت أحداً روى عنه غير أبي النضر هاشم، يعني: ابن القاسم، وباقي رجاله ثقات: وهو في "مسند أبي يعلى" (7041). وأخرجه الطبراني في "الكبير" 23/ (496) عن عبيد بن غنام، عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/287 عن هاشم بن القاسم، والنسائي 4/220 في الصيام: باب كيف يصوم ثلاثة أيام من كل شهر، والطبراني 23/ (354) من طريقين عن هاشم بن القاسم، به.

الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ، عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدِ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِيَامَ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، وَالْعَشْرَ، وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: چار چیزیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ترک نہیں کرتے تھے۔ عاشورہ کے دن روزہ رکھنا اور (دس دن کے روزے) ہر مہینے کے تین روزے اور صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعات (سنتیں)

ذِكْرُ خِصَالٍ كَانَ يَسْتَعْمِلُهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحَبُّ لِاُمَّتِهِ الِاقْتِدَاءُ بِهِ فِيهَا

ان خصائل کا تذکرہ جن پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا مستحب قرار دیا گیا ہے

6423 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ، وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَاْنَفُ اَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ اَوِ الْمِسْكِينِ، فَيَقْضِيَ حَاجَتَهُ

حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کثرت سے کرتے تھے۔ آپ فضول گفتگو نہیں کرتے تھے۔ آپ طویل نماز ادا کرتے تھے۔ اور مختصر خطبہ دیتے تھے۔ آپ اس چیز میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے کہ آپ کسی بیوہ عورت یا غریب کے ساتھ چل کر جائیں اور اس کی حاجت کو پورا کر دیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ يَحْيَى بْنَ عَقِيلٍ لَمْ يَرَ اَحَدًا مِنَ الصَّحَابَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے یحییٰ بن عقیل نامی راوی نے کسی بھی صحابی کی زیارت نہیں کی ہے

6424 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي اَوْفٰى، يَقُولُ:

6423– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الدارمي 1/35، والنسائي 3/108-109 في الجمعة: باب ما يستحب من تقصير الخطبة، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم -" ص 34 من طرق عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 2/614، وعنه البيهقي في "الدلائل" 1/329 من طريق علي بن الحسين بن واقد، عن أبيه به، وقال: صحيح على شرط الشيخين! ولم يخرجاه.

6424– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله.

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيْلُ الصَّلَاةَ، وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَاْنَفُ وَلَا يَسْتَكْبِرُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ حَاجَتَهُ

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کثرت سے کرتے تھے لغویات نہیں کرتے تھے۔ طویل نماز ادا کرتے تھے مختصر خطبہ دیتے تھے اور آپ اس چیز میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے یا اس چیز کو بڑا نہیں سمجھتے تھے کہ آپ کسی بیوہ عورت یا مسکین کے ساتھ چل کر جائیں اور اس کی ضرورت کو پورا کر دیں۔

ذِكْرُ اتِّخَاذِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِيْلًا كَاتِّخَاذِهِ اِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ خَلِيْلًا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو خلیل صلی اللہ علیہ وسلم بنایا ہے جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا

6425 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَمِيْلٍ النَّجْرَانِيِّ، عَنْ جُنْدُبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّتَوَفّٰى بِخَمْسٍ لَيَالٍ خَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيْكُمْ اِخْوَةٌ وَّاَصْدِقَاءُ، وَاِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ اَتَّخِذَ مِنْكُمْ خَلِيْلًا، وَلَوْ اَنِّيْ اتَّخَذْتُ مِنْ اُمَّتِيْ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا، اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ، فَلَا تَتَّخِذُوْا قُبُوْرَهُمْ مَسَاجِدَ، فَاِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ

حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پانچ دن پہلے آپ کو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا:

''اے لوگو! پہلے تمہارے درمیان بھائی چارہ اور دوستی تھی اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس چیز سے بری ذمہ ہوتا ہوں کہ میں نے تم میں سے کسی کو خلیل بنایا ہو اگر میں نے اپنی اُمت میں سے کسی کو خلیل بنانا ہوتا' تو ابوبکر کو خلیل بناتا'

6425– حديث صحيح . محمد بن وهب بن أبي كريمة صدوق، أخرج له النسائي، ومن فوقه من رجال مسلم غير جميل النجراني، فقد ذكره المؤلف في "الثقات" 4/108، وقال: يروي عن حذيفة بن اليمان، روى عنه عبد الله بن الحارث، أبو عبد الرحيم: اسمه خالد بن أبي يزيد الحراني، وعبد الله بن الحارث، هو الزبيدي النجراني . وأخرجه مسلم (532) في المساجد: باب النهي عن بناء المساجد على القبور، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/443، وابن سعد في "الطبقات" 2/240، وأبو عوانة 1/401، والطبراني في "الكبير" (1686)، والبيهقي في "الدلائل" 177-7/176 من طرق عن عُبيد الله بن عمرو، عن زيد بن أبي أنيسة، عن عمرو بنِ مُرة، عن عبد الله بن الحارث النجراني، قال: حدثني جندب ... بإسقاط جميل النجراني.

بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے (اپنا) خلیل بنایا ہے جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (اپنا) خلیل بنایا ہے تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد بنا لیتے تھے تو تم لوگ ان کی قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تم لوگوں کو اس سے منع کرتا ہوں"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا جَمِيلٌ النَّجْرَانِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے یہ روایت صرف جمیل نجرانی نے روایت کی ہے

6426 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ رِبْعِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تمہارے آقا اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں"۔

ذِكْرُ رُؤْيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ بِاَجْنِحَتِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کے پروں سمیت دیکھنے کا تذکرہ

6427 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ

6426– حديث صحيح، رجاله رجال الشيخين غير خالد بن ربعي، فقد ذكره المصنف في "الثقات" 4/199، ونقل ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 3/329 عن علي ابن المديني أنه قال: خالد بن ربعي لا يروى عنه غير حديث واحد عن ابن مسعود، وذكر هذا الحديث. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه أحمد 1/395 عن أبي الوليد، بهذا الاسناد. وأخرجه أحمد 1/395 و 410 عن عفان، عن أبي عوانة، به. وأخرجه أحمد 1/395، والطبراني في "الكبير" (10546) من طريقين عن عبد الملك بن عمير، به، وانظر الحديث الآتي برقم (6855) و (6856).

6427– إسناده صحيح على شرط الشيخين. الشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (9055) عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (358)، ومسلم (174) (282) في الإيمان: باب ذكر سدرة المنتهى، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 203، والطبراني (9055)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/371، والبغوي في "معالم التنزيل" 4/249 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه البخاري (3232) في الأنبياء: باب إذا قال أحدكم آمين ... و (4856) في تفسير سورة النجم: باب قوله تعالى: (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى)، و (4857) باب (فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى)، ومسلم (174)، والترمذي (3277) في التفسير: باب ومن سورة النجم، وأبو يعلى (5337)، والبغوي 4/245-246 من طرق عن أبي إسحاق الشيباني، به. وفيه أن الآية المسؤول عنها عندهم (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى).

الشَّيْبَانِيّ، قَالَ:

(متن حدیث):سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: (لَقَدْ رَاٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى) (النجم: 18) ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: رَاٰى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ

❀❀ شیبانی بیان کرتے ہیں: میں نے زر بن حبیش سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا۔

''تحقیق اس نے اپنے پروردگار کی بڑی نشانیوں میں سے کچھ دیکھیں''

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل وصورت میں دیکھا تھا ان کے 600 پر تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے

6428 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):رَاَيْتُ جِبْرِيلَ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَعَلَيْهِ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ يُنْثَرُ مِنْ رِيشِهِ تَهَاوِيلَ الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے جبرائیل کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا ان کے 600 پر تھے۔انہوں نے اپنے ایک پر کو پھیلایا ہوا تھا جس میں سے موتی اور یاقوت کے مختلف رنگ نکل رہے تھے''۔

6428- إسناده حسن. عاصم -وهو ابن أبي النجود- روى له أصحاب السنن، وحديثه في "الصحيحين" مقرون، وهو حسنُ الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. القواريري: هو عبيد الله بن عمر. وهو في "مسند أبي يعلى" (4993). وأخرجه ابنُ خُزيمة في "التوحيد" ص 204 عن محمد بن بشار، عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/412 و 460، والطبري في "جامع البيان" 27/49، وابن خزيمة ص 203، والبيهقي في "الدلائل" 2/372 من طرق عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه الطبراني (9054) من طريق قيس بن الربيع، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قال: رأى محمد - صلى الله عليه وسلم - جبريل في صورته له ست مئة جناح، ما منها جناح إلا قد سد ما بين المشرق والمغرب. وأخرجه أحمد 1/395، والطبري "جامع البيان" 27/49، والطبراني (10423)

ذِكْرُ عَرْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنت اور جہنم کو ظاہر کیا تھا

6429 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ حَتّٰى اَحْفَوْهُ بِالْمَسْاَلَةِ، فَقَالَ: سَلُوْنِيْ، فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ قَالَ: فَاَرَمَّ الْقَوْمُ، وَخَشُوا اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ يَدَيْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ، قَالَ اَنَسٌ: فَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَلَا اَرٰى كُلَّ رَجُلٍ اِلَّا قَدْ دَسَّ رَاْسَهُ فِيْ ثَوْبِهٖ يَبْكِيْ، وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سَلُوْنِيْ، فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ؟ قَالَ: اَبُوْكَ حُذَافَةُ ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَاَيْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ، اِنَّهَا صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَاَبْصَرْتُهُمَا دُوْنَ ذٰلِكَ الْحَائِطِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کئے گئے' یہاں تک کہ سوالات کر کے آپ کو پریشان کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے سوال کرو اللہ کی قسم! تم مجھ سے جس بھی چیز کے بارے میں سوال کرو گے میں اسے تمہارے سامنے بیان کردوں گا راوی کہتے ہیں: تو لوگ رُک گئے۔ انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں کوئی بڑا واقعہ رونما نہ ہو جائے' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا ہمیں جو بھی شخص نظر آیا اس نے اپنا سر اپنے کپڑے میں ڈالا ہوا تھا اور وہ رو رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے: تم لوگ مجھ سے سوال کرو۔ اللہ کی قسم! تم مجھ سے جس بھی چیز کے بارے میں سوال کرو گے میں تمہارے سامنے اسے بیان کردوں گا۔ مسجد کے کونے میں ایک شخص کھڑا ہوا اس نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! میرا باپ کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے راضی ہیں۔ (یعنی اس پر ایمان رکھتے ہیں) اور ہم فتنوں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے آج کے دن کی طرح کبھی بھی بھلائی اور برائی ایک ساتھ نہیں دیکھی۔ ابھی میرے سامنے جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا''۔ میں نے اس دیوار کے پرے ان دونوں کو دیکھ لیا۔

6429– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عاصم بن النضر، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" (2359) (137) في الفضائل: باب توقيره - صلى الله عليه وسلم - وترك إكثار سؤاله عمّا لا ضرورة إليه، عن عاصم بن النضر، بهذا الإسناد. وانظر (106).

ذِكْرُ عَرْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاُمَمَ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے دوسری امتوں کو ظاہر کیا تھا

6430 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوَيْهِ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ لَنَا: اَيُّكُمْ رَاَى الْكَوْكَبَ الَّذِي انْقَضَّ الْبَارِحَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَنَا، اَمَا اِنِّي لَمْ اَكُنْ فِي الصَّلَاةِ، وَلٰكِنِّي لُدِغْتُ، قَالَ: فَمَا فَعَلْتَ؟ قُلْتُ: اسْتَرْقَيْتُ، قَالَ: وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: حَدِيثٌ حَدَّثَنَاهُ الشَّعْبِيُّ، قَالَ: وَمَا يُحَدِّثُكُمُ الشَّعْبِيُّ؟ قَالَ: قُلْتُ: حَدَّثَنَا عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ حَصِيبٍ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهُ قَالَ: لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ

قَالَ: فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ رَهْطٌ، وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ رَجُلٌ، وَالنَّبِيَّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ، اِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقُلْتُ: هٰذِهِ اُمَّتِي؟ فَقِيلَ: هٰذَا مُوسٰى وَقَوْمُهُ، وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ، فَنَظَرْتُ، فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ اِلٰى هٰذَا الْجَانِبِ الْاٰخَرِ، فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقِيلَ لِي: اُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ اَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ، ثُمَّ نَهَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ، فَخَاضَ الْقَوْمُ فِي ذٰلِكَ، وَقَالُوا: مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ؟ فَقَالَ: بَعْضُهُمْ لَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْاِسْلَامِ، وَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللّٰهِ قَطُّ، وَذَكَرُوا اَشْيَاءَ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ تَخُوضُونَ فِيهِ؟ ، فَاَخْبَرُوهُ بِمَقَالَتِهِمْ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيُّ، فَقَالَ: اَنَا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَنْتَ مِنْهُمْ ، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ: اَنَا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

6430– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير زحمويه، وهو لقب زكريا بن يحيى بن صبيح الواسطي، فقد ذكره المؤلف في " الثقات " 8/253، وقال: من أهل واسط، يروى عن هشيم وخالد، حدثنا عنه شيوخنا الحسن بن سفيان وغيره، وكان من المتقنين في الروايات، مات سنة خمس وثلاثين ومئتين.. وأخرجه ابن منده في "الإيمان" (982) عن محمد بن يعقوب الشيباني، حدثنا محمد بن محمد بن رجاء السندي، حدثنا زكريا بن يحيى بن صبيح، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/271، والبخاري (6541) في الرقاق: باب يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ومسلم (220) (374) في الإيمان: باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، من طرق عن هشيم، به، وقد صرح هشيم بالتحدث عند مسلم. وأخرجه مطولاً ومختصراً البخاري (3410) في الأنبياء: باب وفاة موسى، و (5705) في الطب: باب من اكتوى أو كوى غيره، و (5752) باب من لم يرق، و (6472) في الرقاق: باب (وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ)، ومسلم (220) (375)، والترمذي (2446) في صفة القيامة: باب رقم (16)، وابن منده (983) و (984)، والبغوي (4322) من طرق عن حصين بن عبد الرحمن، به.

حصین بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں سعید بن جبیر کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے ہم سے دریافت کیا تم میں سے کس نے وہ ستارہ دیکھا ہے جو گزشتہ رات ٹوٹا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے جواب دیا: میں نے۔ میں اس وقت نماز کی حالت میں نہیں تھا بلکہ مجھے کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا پھر تم نے کیا کیا۔ میں نے جواب دیا: میں نے دم کیا۔ انہوں نے دریافت کیا تم نے ایسا کیوں کیا۔ میں نے جواب دیا: اس حدیث کی وجہ سے جو امام شعبی نے ہمیں بیان کی ہے انہوں نے دریافت کیا شعبی نے تمہیں کیا حدیث بیان کی ہے میں نے کہا: انہوں نے حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی انہوں نے یہ فرمایا: دم صرف نظر لگنے یا بخار کی صورت میں ہوتا ہے۔

تو سعید بن جبیر نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بتایا ہے:

''میرے سامنے مختلف امتوں کو پیش کیا گیا میں نے کسی نبی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ کچھ افراد تھے۔ کسی نبی کو دیکھا اس کے ساتھ ایک فرد تھا۔ کسی نبی کو دیکھا اس کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ اسی دوران بہت سارے لوگ میرے سامنے آئے تو میں نے سوچا شاید یہ میری امت ہوگی لیکن بتایا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کے لوگ ہیں۔ اب آپ افق کی طرف دیکھئے جب میں نے اس طرف دیکھا تو وہاں ایک بہت بڑی تعداد تھی پھر مجھ سے کہا گیا کہ آپ دوسری طرف دیکھئے تو وہاں بھی بہت بڑی تعداد تھی تو مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ہمراہ ستر ہزار ایسے لوگ ہیں جو کسی حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ لوگ اس بارے میں غور وفکر کرتے رہے۔ انہوں نے یہ کہا کہ یہ کون لوگ ہوں گے جو بغیر کسی حساب کے جنت میں داخل ہوں گے تو ان میں سے بعض حضرات نے یہ کہا کہ شاید یہ وہ لوگ ہیں جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی۔ بعض نے کہا: شاید اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمان گھرانوں میں پیدا ہوئے انہوں نے کبھی کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرایا۔ اس طرح لوگوں نے مختلف آراء کا ذکر کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم لوگ کس بارے میں غور وفکر کر رہے ہو۔ لوگوں نے اپنی گفتگو کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو (علاج کے طور پر) داغ نہیں لگاتے ہوں گے (غیر شرعی الفاظ کے ذریعے) دم نہیں کرتے ہوں گے۔ اور فال نہیں نکالتے ہوں گے اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہوں گے۔

حضرت عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیجئے) کہ میں ان لوگوں میں شامل ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان میں شامل ہو پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے (یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیجئے) کہ میں ان میں شامل ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا ہے۔

6431 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعِ السِّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): تَحَدَّثْنَا عِنْدَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى اَكْرَيْنَا الْحَدِيْثَ، ثُمَّ تَرَاجَعْنَا اِلَى الْبَيْتِ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا غَدَوْنَا اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ اللَّيْلَةَ بِاَتْبَاعِهَا مِنْ اُمَّتِهَا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ يَجِيءُ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ مِنْ قَوْمِهِ، وَالنَّبِيُّ يَجِيءُ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ مِنْ قَوْمِهِ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ النَّفَرُ مِنْ قَوْمِهِ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ مِنْ قَوْمِهِ اَحَدٌ، حَتّٰى اَتٰى عَلَيَّ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ اَعْجَبُوْنِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰذَا اَخُوكَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ، قَالَ: وَاِذَا ظِرَابٌ مِّنْ ظِرَابِ مَكَّةَ قَدْ سَدَّ وُجُوهَ الرِّجَالِ، قُلْتُ: رَبِّ، مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: اُمَّتُكَ، قَالَ: فَقِيلَ لِي: رَضِيتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: رَبِّ رَضِيتُ، رَبِّ رَضِيتُ، قَالَ: ثُمَّ قِيلَ لِي: اِنَّ مَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعِيْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ ، قَالَ: فَاَنْشَاَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اَخُو بَنِيْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، ادْعُ رَبَّكَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: اللّٰهُمَّ، اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ، قَالَ: ثُمَّ اَنْشَاَ رَجُلٌ اٰخَرُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، ادْعُ رَبَّكَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ.

فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ قَالَ: ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِدَاكُمْ اَبِيْ وَاُمِّيْ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَكُوْنُوا مِنَ السَّبْعِيْنَ، فَكُوْنُوا فَاِنْ عَجَزْتُمْ وَقَصَّرْتُمْ فَكُوْنُوا مِنْ اَهْلِ الظِّرَابِ، فَاِنْ عَجَزْتُمْ وَقَصَّرْتُمْ فَكُوْنُوا مِنْ اَهْلِ الْاُفُقِ، فَاِنِّيْ رَاَيْتُ ثَمَّ اُنَاسًا يَتَهَرَّشُونَ كَثِيْرًا ، قَالَ: فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ لَاَرْجُو اَنْ يَّكُوْنَ مَنْ تَبِعَنِيْ مِنْ اُمَّتِيْ رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، قَالَ: فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: اِنِّيْ لَاَرْجُو اَنْ يَّكُوْنُوا الثُّلُثَ ، قَالَ: فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: اِنِّيْ لَاَرْجُو اَنْ يَّكُوْنُوا الشَّطْرَ ، قَالَ: فَكَبَّرْنَا، فَتَلَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ) (الواقعة: 40).

قَالَ: فَتَرَاجَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ السَّبْعِيْنَ، فَقَالُوا: نَرَاهُمْ اُنَاسًا وُلِدُوْا فِي الْاِسْلَامِ، ثُمَّ لَمْ يَزَالُوا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ حَتّٰى مَاتُوا عَلَيْهِ، قَالَ: فَنَمَى حَدِيْثُهُمْ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ كَذٰلِكَ، وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ .

قَالَ الشَّيْخُ: اَكْرَيْنَا: اَخَّرْنَا

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے بات چیت کررہے تھے' یہاں تک کہ ہماری بات چیت طویل ہوگئی' پھر ہم اپنے گھر واپس آگئے۔ اگلے دن صبح جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے گزشتہ رات انبیاء اوران کی

6431- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير العلاء بن زياد متابع الحسن البصري، فقد روى له النسائي، وابن ماجه، وعلق له البخاري، وهو ثقة . ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم، وسعيد هو: ابن أبي عروبة، وهو أثبت الناس في قتادة، وقد روى له الشيخان من رواية ابن أبي عدي عنه . وأخرجه الطبراني (9768) ، والبزار (3538) عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد، وأخرجه الطبراني (9769) من طريق يزيد بن زريع، عن سعيد بن أبي عروبة، به. وانظر الحديث الآتي برقم (7302) .

امت سے تعلق رکھنے والے پیروکارلوگوں کو پیش کیا گیا' تو کوئی ایک نبی آیا' اس کے ساتھ اس کی قوم کے تین افراد تھے۔ایک نبی آئے ان کے ساتھ ان کی قوم کا ایک گروہ تھا۔ایک نبی آئے ان کے ساتھ ان کی قوم کے کچھ لوگ تھے۔ایک نبی آئے ان کے ساتھ ان کی قوم کا کوئی بھی فرد نہیں تھا' یہاں تک کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام بنی اسرائیل کے ہجوم میں میرے سامنے آئے جب میں نے ان لوگوں کو دیکھا' تو (ان کی کثرت) مجھے اچھی لگی میں نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون لوگ ہیں؟ تو پروردگار نے فرمایا: یہ تمہارے بھائی موسیٰ بن عمران ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اسی دوران مکہ کا ایک چھوٹا پہاڑ لوگوں کے چہروں سے بھر گیا۔میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ اے میرے پروردگار! اس نے فرمایا: یہ تمہاری امت ہے۔ مجھ سے دریافت کیا گیا کہ کیا تم راضی ہو' تو میں نے جواب دیا: اے میرے پروردگار میں راضی ہوں۔اے میرے پروردگار میں راضی ہوں پھر مجھے بتایا: ان لوگوں کے ہمراہ ستر ہزار ایسے لوگ بھی جنت میں داخل ہوں گے جن سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں:' تو اسی دوران بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھنے والے حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ اسے ان میں شامل کرلے۔راوی کہتے ہیں: پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا۔اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل کرلے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ اس حوالے سے تم سے آگے نکل گیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں اگر تم اس بات کی استطاعت رکھتے ہو کہ تم ان ستر ہزار لوگوں میں شامل ہو' تو تم ایسا کرلو اور اگر تم اس حوالے سے عاجز آجاتے ہو اور کوتاہی کے مرتکب ہوتے ہو' تو کم از کم تم چھوٹے پہاڑ پر موجود افراد میں شامل ہوجانا (جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے) کیونکہ میں نے وہاں ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جو ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ میری امت سے تعلق رکھنے والے میرے پیروکار اہل جنت کا ایک چوتھائی حصہ ہوں گے۔راوی کہتے ہیں: ہم نے اللہ اکبر کہا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ وہ لوگ ایک تہائی حصہ ہوں گے۔راوی کہتے ہیں: ہم نے تکبیر کہی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ وہ لوگ نصف ہوں گے' تو ہم نے تکبیر کہی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''پہلے والوں میں سے بھی بہت سے لوگ اور بعد والوں میں سے بھی بہت سے لوگ۔''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر مسلمانوں نے ان ستر ہزار لوگوں کے بارے میں گفتگو شروع کی۔انہوں نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں اس سے مراد وہ لوگ ہوں گے جو زمانہ اسلام میں پیدا ہوئے اور ساری زندگی اسلام کے احکام پر عمل کرتے رہے' یہاں تک کہ مسلمان ہونے کے عالم میں فوت ہوئے۔راوی کہتے ہیں: ان لوگوں کی بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا نہیں ہے بلکہ یہ وہ لوگ ہیں (جو غیر شرعی الفاظ کے ذریعے) دم نہیں کرتے (علاج کے طور پر) داغ نہیں لگواتے، فال نہیں نکالتے اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ اکرینا کا مطلب ہے ہم نے مؤخر کر دیا۔

ذِكْرُ عَرْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَعَدَ اُمَّتَهُ فِي الْاٰخِرَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس چیز کو ظاہر کیا تھا جس کا وعدہ اس نے نبی اکرم ﷺ کی امت کے بارے میں آخرت میں کیا ہے

6432 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ هُوَ ابْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، - وَذَكَرَ ابْنُ سَلْمٍ اٰخَرَ مَعَهُ - عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَاَطَالَ الْقِيَامَ، وَكَانَ اِذَا صَلّٰى لَنَا خَفَّفَ، ثُمَّ لَا نَسْمَعُ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهُ يَقُوْلُ: رَبِّ، وَاَنَا فِيْهِمْ ثُمَّ رَاَيْتُهُ اَهْوٰى بِيَدِهٖ لِيَتَنَاوَلَ شَيْئًا، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ اَسْرَعَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهُ رَاعَكُمْ طُوْلُ صَلَاتِيْ وَقِيَامِي قُلْنَا: اَجَلْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَسَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ: رَبِّ، وَاَنَا فِيْهِمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا مِنْ شَيْءٍ وُعِدْتُّمُوْهُ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَدْ عُرِضَ عَلَيَّ فِيْ مَقَامِي هٰذَا حَتّٰى لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَاَقْبَلَ اِلَيَّ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى دَنَا بِمَكَانِيْ هٰذَا، فَخَشِيْتُ اَنْ تَغْشَاكُمْ، فَقُلْتُ: رَبِّ وَاَنَا فِيْهِمْ، فَصَرَفَهَا عَنْكُمْ، فَاَدْبَرَتْ قِطَعًا كَاَنَّهَا الزَّرَابِيُّ، فَنَظَرْتُ اِلَيْهَا نَظْرَةً، فَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ حُرْثَانَ اَخَا بَنِيْ غِفَارٍ مُتَّكِئًا فِيْ جَهَنَّمَ عَلٰى قَوْسِهٖ، وَاِذَا فِيْهَا الْحِمْيَرِيَّةُ صَاحِبَةُ الْقِطَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا، فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نبی اکرم ﷺ نے طویل قیام کیا' حالانکہ آپ ﷺ جب ہمیں نماز پڑھاتے تھے' تو مختصر پڑھاتے تھے ہم نے آپ ﷺ کو صرف یہ کہتے ہوئے سنا۔ اے میرے پروردگار میں بھی ان میں ہوں' پھر ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے کوئی چیز پکڑنے کے لیے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا' پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے تیزی سے نماز ادا کی۔ جب

6432- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطبراني في "الكبير" 17/ (872) : حدثنا أحمد ابن رشدين، حدثنا أحمد بن صالح، حدثنا ابن وهب، بهذا الإسناد . وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/88، وقال: رواه الطبراني في "الكبير"، ورجاله رجال الصحيح خلا شيخ الطبراني أحمد بن محمد بن رشدين. وأورده أيضاً 10/386، وقال: رواه الطبراني في "الأوسط" وفي "الكبير"، وفيه ابن لهيعة، وهو ضعيف وقد وثق، وكذلك بكر بن سهل، وبقية رجاله ثقات . قلت: وقد تقدم نحوه من حديث عبد الله بن عمرو بن العاص برقم (2838) و (5622) ، ومن حديث ابن عباس برقم (2832) و (2853) ، ومن حديث عائشة برقم (2841) .

نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر لیا' تو آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے ہم بھی آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ مجھے اس بات کا اندازہ ہے کہ میری نماز اور قیام کی طوالت نے تمہیں گھبراہٹ کا شکار کیا ہے۔ ہم نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ ﷺ۔ ہم نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ اے میرے پروردگار میں ان میں موجود ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے آخرت کے حوالے سے تمہارے ساتھ جس بھی چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ ابھی میرے اس جگہ قیام کے دوران میرے سامنے پیش کی گئی ہے' یہاں تک کہ جہنم میرے سامنے پیش کی گئی اس کا کچھ حصہ میری طرف آیا' یہاں تک کہ میری اس جگہ کے قریب ہو گیا' تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے' تو میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار میں ان لوگوں میں موجود ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے تم لوگوں سے پھیر دیا' پھر اس کے ٹکڑے مڑ گئے' جیسے وغالیچے ہوں' میں نے اس کی طرف دیکھا' تو بنو غفار سے تعلق رکھنے والا عمرو بن حرثان جہنم میں اپنی کمان سے ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ اور جہنم میں ایک حمیری عورت بھی تھی جو بلی کی مالکن تھی۔ اس نے بلی کو باندھ دیا تھا۔ اور وہ اسے کھانے کے لیے کچھ دیتی بھی نہیں تھی اور اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَجْلِسِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ قَصَدَهُ

نبی اکرم ﷺ کی مجلس کی صفت کا تذکرہ کہ جو شخص وہاں آنا چاہتا تھا (وہ کہاں اور کیسے بیٹھتا تھا)

6433 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے' تو کوئی شخص وہاں بیٹھتا تھا جہاں آخری فرد بیٹھا ہوتا تھا (یعنی کوئی لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہیں جاتا تھا)

ذِكْرُ مَا كَانَ يَحْفَظُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ مِنْ اَذَى الْمُسْلِمِيْنَ مَعَ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ اُمَّتِهِ وَنَفْسِهِ فِيْ اِقَامَةِ الْحَقِّ

6433– شريك -وهو ابن عبد الله النخعي القاضي - سيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات . زكريا بن يحيي: هو ابن صبيح الواسطي، وسماك: هو ابن حرب . وأخرجه الطبراني في "الكبير" (1951) عن محمد بن أحمد الواسطي، عن زكريا بن يحيي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/98، والطيالسي (780) ، والبخاري في "الأدب المفرد" (1141) ، وأبو داود (4825) في الأدب: باب في التحلق، والترمذي (2725) في الاستئذان: باب رقم (29)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/256، والطبراني، والبيهقي 3/231 من طرق عن شريك، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب ! وفي الباب: عن شيبة بن عثمان بن طلحة الحجبي عند الطبراني في "الكبير" (7197) رفعه: "إذا انتهى أحدكم إلى المجلس، فإن وسع له، فليجلس، وإلّا فلينظر إلى أوسع مكان يرى فليجلس"، وحسن إسناده الهيثمي في "المجمع" 8/59.

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ اپنے آپ کو مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے سے کس طرح بچا کر رکھتے تھے نیز حق کو قائم کرنے میں آپ ﷺ اپنی امت اور اپنے درمیان برابری رکھتے تھے

6434 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُسَافِعٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ شَيْئًا، اَقْبَلَ رَجُلٌ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ مَعَهُ، فَجُرِحَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَالَ فَاسْتَقِدْ، فَقَالَ: قَدْ عَفَوْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کوئی چیز تقسیم کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص آگے بڑھا اور آپ ﷺ پر جھک آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی اسے ماری' جو اس کے چہرے پر لگی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا۔ تم آؤ اور بدلہ لے لو۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے معاف کیا۔

ذِكْرُ مَا يَسْتَعْمِلُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ التَّاَنِّىْ فِى الْعِشْرَةِ مَعَ اُمَّتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ اپنی امت کے ساتھ تعلق میں کس طرح اچھا سلوک کیا کرتے تھے

6435 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَذْرَمِىُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ رَجُلًا قَطُّ اَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتْرُكُ يَدَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِىْ يَتْرُكُ يَدَهُ

6434– عبيدة بن مسافع: ذكره المؤلف فى "ثقاته" 7/163، وروى عنه ابنه مالك وبكير بن الأشج، وباقى رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 3/28، وأبو داود (4536) فى الديات: باب القود من الضربة وقص الأمير من نفسه، والنسائى 8/32 فى القسامة: باب القود فى الطعنة، والبيهقى 8/43 و 48، والمزى فى ترجمة عبيدة بن مسافع من "تهذيب الكمال" من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى عن أحمد بن سعيد الرباطى، عن وهب بن جرير،

6435– مبارك بن فضالة، مدلس وقد عنعن وباقي رجاله ثقات، أبو قطن: هو عمرو بن الهيثم . وهو فى "مسند أبى يعلى" (3471) . وأخرجه أبو الشيخ فى "أخلاق النبى - صلى الله عليه وسلم "- ص 31 عن أبى يعلى، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داود (4794) فى الأدب: باب فى حسن العشرة، وأبو الشيخ، والبيهقى فى "الدلائل" 321-1/320 من طرق عن أبى قطن، به . وأخرجه ابن المبارك فى "الزهد" (392) ، وعلى بن الجعد (3568) ، والترمذى (2490) فى صفة القيامة: باب رقم (46) ، وابن ماجة (3716) فى الأدب: باب إكرام الرجل جليسه، والبيهقى فى "الدلائل" 1/320، والبغوى (3680) من طريقين عن زيد العمى، عن أنس . وقال الترمذى والبغوى: حديث غريب، وقال البوصيرى فى "زوائد ابن ماجة" 2/230: مدار الحديث على زيد العمى وهو ضعيف.

ؓ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک پکڑا ہو تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا ہو یہاں تک کہ وہ شخص ہی نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک (پہلے چھوڑتا تھا)

ذِکْرُ مَا کَانَ یَسْتَعْمِلُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَمَا کَانَ یُقَدَّمُ اِلَیْهِ الْمَاکُولُ وَالْمَشْرُوْبُ

اس بات کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھانے پینے کی چیز پیش کی جاتی تھی تو نبی اکرم ﷺ کیا کرتے تھے

6436 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِیُّ، حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، اِذَا اشْتَهٰی اَکَلَ، وَاِلَّا تَرَکَ

ؓ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی کسی کھانے کی چیز میں عیب نہیں نکالا۔ اگر آپ ﷺ کو اس کی خواہش ہوتی تھی تو آپ ﷺ اس کو کھا لیتے تھے۔ اگر نہیں ہوتی تھی تو نہیں کھاتے تھے۔

ذِکْرُ خَبَرٍ ثَانٍ یُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَکَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6437 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، اِنِ اشْتَهَاهُ اَکَلَهُ، وَاِنْ کَرِهَهُ تَرَکَهُ

6436– حديث صحيح، عبد الرحمن بن عمرو البجلي: وثقه المؤلف 8/380، وسئل عنه أبو زرعة، فقال: شيخ، وقد توبع ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. أبو حازم: هو سلمان الأشجعي. وأخرجه مسلم (2064) في الأشربة: باب لا يعيب الطعام، عن أحمد بن يونس، حدثنا زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3563) في مناقب الأنصار: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم، وعليّ بن الجعد (762)، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 190، والبيهقي في "السنن" 7/279، وفي "الدلائل" 1/321، والبغوي (2843) من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه مسلم (2064) (188)، وابن ماجة (3259) في الأطعمة: باب النهي أن يعاب الطعام، وأبو الشيخ ص 189 و 190 و 191 من طرق عن أبي هريرة. وانظر ما بعده.

6437– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو مكرر ما قبله. وأخرجه البخاري (5409) في الأطعمة: باب ما عاب النبي - صلى الله عليه وسلم - طعاماً، وأبو داود (3763) في الأطعمة: باب كراهية ذم الطعام، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 189، والبيهقي 7/279 عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2064) (187) في الأشربة: باب لا يعيب الطعام، والترمذي (2031) في البر والصلة: باب ما جاء في ترك عيب الطعام، وابن ماجة (3259) في الأطعمة: باب النهي أن يعاب الطعام، من طرق عن سفيان، به.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کی چیز میں عیب نہیں نکالا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خواہش ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کھا لیتے تھے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں آتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو چھوڑ دیتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ تَعْرِيسِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَرَّسَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت پڑاؤ کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑاؤ کرنے کی کیفیت کا تذکرہ

6438 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ:

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَرَّسَ بِاللَّيْلِ تَوَسَّدَ يَمِينَهُ، وَاِذَا عَرَّسَ بَعْدَ الصُّبْحِ نَصَبَ سَاعِدَهُ نَصْبًا، وَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (سفر کے دوران) رات کے وقت پڑاؤ کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ کو تکیہ بنا لیتے تھے۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے بعد پڑاؤ کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کلائی کو کھڑا کر لیتے تھے۔ اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ الَّتِيْ بِهَا كَانَ يُعْلَمُ اهْتِمَامُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ

اس علامت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی چیز کے بارے میں اہتمام کرنا معلوم ہو جاتا تھا

6439 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا هَمَّهُ شَيْءٌ اَخَذَ بِلِحْيَتِهِ هٰكَذَا، وَقَبَضَ ابْنُ مُسْهِرٍ

6438– إسناده صحيح. إبراهيم بن الحجاج السامي ثقة روى له النسائي، ومن فوقه ثقات على شرط مسلم. حميد: هو ابن أبي حميد الطويل. وأخرجه عبد الله بن أحمد في "زوائد المسند" 5/298 عن إبراهيم بن الحجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/298، ومسلم (683) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، والترمذي في "الشمائل" (257) من طرق عن حماد بن سلمة، به.

6439– حديث حسن صحيح. محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي، روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق، وأبوه عمرو بن علقمة ذكره المؤلف في "الثقات" 5/174، وصحح له الترمذي حديثاً تقدم عند المؤلف برقم (280)، وصحح له ابن خزيمة أيضاً حديثاً آخر غير هذا. وانظر (7028). وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم -" ص 71 عن عمر بن حسن الحلبي.

عَلٰی لِحْیَتِهٖ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہوتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی شریف کو اس طرح پکڑ لیتے تھے۔

ابن مسہر نامی راوی نے اپنی داڑھی کو مٹھی میں لے کر یہ روایت بیان کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ، عِنْدَ دُخُوْلِهٖ بَيْتَهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تشریف لانے کے بعد گھر کے کام کاج کرلیا کرتے تھے

6440 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَاَلَهَا رَجُلٌ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهٗ، وَيَخِيطُ ثَوْبَهٗ، وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کام کاج کیا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتے خود گانٹھ لیا کرتے تھے۔ اپنے کپڑے خود سی لیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے وہ تمام کام کاج کرتے تھے جو کوئی بھی شخص اپنے گھر میں کرتا ہے۔

ذِكْرُ مَا كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُضُّ عَمَّنْ اَسْمَعَهٗ مَا كَرِهَ اَوِ ارْتَكَبَ مِنْهُ حَالَةً مَكْرُوْهٍ لَهٗ

6440– حديث صحيح. ابن أبي السرى متابع، ومن فوقه على شرط الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق " (20492). ومن طريقه أخرجه أحمد 6/167، والبيهقي في "دلائل النبوة" 1/328، والبغوي (3675). وأخرجه أحمد 6/121 و 260، وابن سعد في "الطبقات" 1/366، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم "- ص 21 و 62 من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/49 و126 و 256، وابن سعد 1/365 و 366، والبخاري (676) في الأذان: باب من كان في حاجة أهله فأقيمت الصلاة، و (5363) في النفقات: باب خدمة الرجل في أهله، و (6039) في الأدب: باب كيف يكون الرجل في أهله، والترمذي (2489) في صفة القيامة: باب رقم (45)، وفي " الشمائل " (335)، والبيهقي 1/327 و 328، وأبو الشيخ ص 20، والبغوي (3676) و (3678) من طرق عن عائشة بنحوه.

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کوئی ناپسندیدہ بات سن کر یا اپنے ساتھ کسی ناپسندیدہ رویے کو دیکھ کر کس طرح چشم پوشی کرتے تھے

6441 - حَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُودِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهِمْتُهَا، فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: قَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ یہودی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے کہا: السام علیکم (یعنی آپ کو موت آئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علیکم (یعنی تمہیں بھی آئے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ان لوگوں کی بات سمجھ لی۔ میں نے کہا: تمہیں موت آئے اور تم پر لعنت بھی ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! آرام سے اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا آپ ﷺ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے بھی علیکم کہہ دیا ہے (یعنی تمہیں بھی آئے)

ذِكْرُ نَفْيِ الْفُحْشِ وَالتَّفَحُّشِ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ بداخلاقی اور بدزبانی کا مظاہرہ نہیں کرتے تھے

6441- حديث صحيح، ابن أبي السرى متابع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (19460)، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/199، ومسلم (2165) في السلام: باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، والبيهقي في "السنن" 9/203، والبغوي (3314). وأخرجه أحمد 6/37، والبخاري (6024) في الأدب: باب الرفق في الأمر كله، و (6256) في الاستئذان: باب كيف يرد على أهل الذمة السلام، و (6395) في الدعوات: باب الدعاء على المشركين، وفي "الأدب المفرد" (412)، ومسلم، والترمذي (2701) في الاستئذان: باب ما جاء في التسليم على أهل الذمة، والبيهقي في "الآداب" (286) من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/85، والدارمي 2/323، وابن ماجه (3688) في الأدب: باب الرفق، من طريق الأوزاعي عن الزهري مختصراً دون قصة سلام اليهود. وأخرجه البخاري (2935) في الجهاد: باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، و (6030) في الأدب: باب لم يكن النبي - صلى الله عليه وسلم - فاحشاً ولا متفحشاً، و (6401) في الدعوات: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "يُستجاب لنا في اليهود ولا يستجاب لهم فينا"، وفي "الأدب المفرد" (311)، والبغوي (3313) من طريقين عن أيوب، عن عبد الله بن أبي مليكة، ومسلم (2165) (11) من طريق مسروق، كلاهما عن عائشة بنحوه.

6442 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو:

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا، وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُوْلُ: خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدزبان اور بداخلاق نہیں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔

ذِكْرُ خِصَالٍ يُسْتَحَبُّ مُجَانَبَتُهَا لِمَنْ اَحَبَّ الْاِقْتِدَاءِ بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان خصائل کا تذکرہ جن سے اجتناب کرنا اس شخص کے لیے مستحب ہے

جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کو پسند کرتا ہے

6443 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَ خُلُقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَهْلِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا، لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا، وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَلَا سَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ

❀❀ ابوعبداللہ جدلی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ گھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اچھے اخلاق کے مالک تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدزبانی نہیں کرتے تھے۔ بداخلاقی نہیں کرتے تھے۔ بازار میں چیخ کر نہیں بولتے تھے۔ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے۔ بلکہ معاف کر دیتے تھے۔ اور درگزر کرتے تھے۔

6442- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم تخريجه برقم (477). ونزيد هنا أنه أخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (271)، والبغوي (3666) عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/514، والطيالسي (2246)، وابن سعد في "الطبقات" 1/365، والبيهقي في "دلائل النبوة" 314-1/313 من طرق عن الأعمش، به.

6443- إسناده صحيح. رجاله رجال الشيخين غير أبي عبد الله الجدلي، واسمه عبد بن عبد، ويقال: عبد الرحمن بن عبد، وهو ثقة. أبو إسحاق: هو السبيعي، وقد أخرج له الشيخان من رواية زكريا بن أبي زائدة، عنه. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/514، وأحمد 6/236 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/246، والطيالسي (1520)، والترمذي (2016) في البر والصلة: باب ما جاء في خُلُق النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي "الشمائل" (340)، والبيهقي في "الدلائل" 1/315، والبغوي (3668) من طرق عن شعبة، عن أبي إسحاق، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، قلت: وهو كما قال، فسماع شعبة من أبي إسحاق قديم.

ذِكْرُ مَا كَانَ يَسْتَعْمِلُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَرْكِ ضَرْبِ اَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِنَفْسِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معمول اختیار کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود کبھی کسی مسلمان کو نہیں مارا

6444 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ شَيْئًا قَطُّ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَا ضَرَبَ امْرَاَةً قَطُّ، وَلَا خَادِمًا قَطُّ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے کبھی کسی چیز کو نہیں مارا' البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہوتے تھے (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں پر حملہ کیا ہے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہلیہ کو یا اپنے کسی خادم کو کبھی نہیں مارا۔

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

باب! حوض کوثر اور شفاعت کا تذکرہ

6445 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ

❀❀ حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں حوض (کوثر) پر تم لوگوں کا پیش رو ہوں گا۔''

6444– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم تخريجه برقم (488) .

6445– إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير ابن أبي الشوارب، فمن رجال مسلم . أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري . وأخرجه الطبراني في "الكبير" (1690) عن معاذ بن المثنى، عن مسدد، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدي (787) ، وابن أبي شيبة 11/440، وأحمد 4/313، والبخاري (6589) في الرقاق: باب في الحوض، ومسلم (2289) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، والطبراني (1688) و (1689) و (18691) و (1692) و (1693) و (1694) من طرق عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، به .

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6446 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اِسْمَاعِيلَ بْنَ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنِ الصُّنَابِحِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلَا اِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَاِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ، فَلَا تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِي

حضرت صنابح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خبردار میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں دیگر امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا' تو میرے بعد تم ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فَرَطَ اُمَّتِهِ عَلٰى حَوْضِهِ بِفَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا بِالشُّرْبِ مِنْهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حوض کوثر پر اپنی امت کے پیش رو ہوں گے اللہ تعالیٰ ہم پر یہ فضل کرے کہ ہم بھی اس میں سے پئیں

6447 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الصُّنَابِحِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلَا اِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَاِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ، فَلَا تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِي

حضرت صنابح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خبردار میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا' تو تم لوگ میرے بعد ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا''

6446- إسناده صحيح، محمد بن عبد الأعلى من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين غير صحابيه، فقد روى له ابن ماجه هذا الحديث، وقد تقدم تخريجه برقم (5985) . وانظر ما بعده.

6447- إسناده صحيح وهو مكرر ما قبله.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الطُّوْلِ الَّذِیْ يَكُوْنُ بَيْنَ حَافَتَیْ حَوْضِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقِيَامَةِ اَوْرَدَنَا اللّٰهُ اِيَّاهُ بِفَضْلِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو اس طوالت کی صفت کے بارے میں ہے جو نبی اکرم ﷺ کے حوض کے دو کناروں کے درمیان قیامت کے دن ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت ہمیں وہاں پہنچائے

6448 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ يُحَدِّثُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا بَيْنَ نَاحِيَتَیْ حَوْضِی كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ، وَالْمَدِيْنَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6449 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَنَا فَرَطُكُمْ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ، فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْنِیْ فَاَنَا عَلَى الْحَوْضِ مَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلٰى مَكَّةَ، وَسَيَاْتِیْ رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ بِآنِيَةٍ وَّقِرَبٍ ثُمَّ لَا يَذُوقُونَ مِنْهُ شَيْئًا .

6448– إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير هُريم بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَعَاصِمُ بْنُ النَّضرِ، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" (2303) (41) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، عن عاصم بن النضر التَّيمي وهُرَيْم بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي في "البعث والنشور" (119) من طريق محمد بن بشر، عن هُريم ومن طريق الحسن بن سفيان عن عاصم بن النضر. وانظر الحديث رقم (6451) و (6452) و (6459) .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَسَيَأْتِي رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ بِآنِيَةٍ وَّقِرَبٍ ثُمَّ لَا يَذُوقُونَ مِنْهُ شَيْئًا اُرِيْدَ بِهِ: مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ الَّذِيْنَ قَدْ غُفِرَ لَهُمْ، يَجِيءُ وْنَ بِاَوَانِي لِيَسْتَقُوا بِهَا مِنَ الْحَوْضِ، فَلَا يُسْقَوْنَ مِنْهُ لِاَنَّ الْحَوْضَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ خَاصٌّ دُوْنَ سَائِرِ الْاُمَمِ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ يَّقْدِرَ الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ عَلٰى حَمْلِ الْاَوَانِي وَالْقِرَبِ فِي الْقِيَامَةِ، لِاَنَّهُمْ يُسَاقُوْنَ اِلَى النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں تمہارے آگے تمہارا پیش رو ہوں گا اگر تم مجھے نہ پاؤ' تو میں حوض (کوثر) کے پاس موجود ہوں گا' جو ایلہ سے لے کر مکہ تک کے فاصلے جتنا بڑا ہے۔ عنقریب کچھ مرد اور عورتیں برتن اور مشکیزے لے کر آئیں گے' لیکن وہ اس حوض میں سے کچھ بھی چکھ نہیں سکیں گے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: عنقریب کچھ مرد اور کچھ عورتیں برتن اور مشکیزے لے کر آئیں گے' اور پھر وہ اس میں سے کچھ بھی چکھ نہیں سکیں گے۔ اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے دیگر امتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ آئیں گے ان کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔ وہ برتن لے کر آئیں گے تا کہ وہ اس حوض سے سیراب ہوں' لیکن وہ اس سے سیراب نہیں ہوں گے کیونکہ وہ حوض اس امت کے لیے مخصوص ہے۔ دیگر امتوں کے لیے نہیں ہے۔ یہ بات ناممکن ہے کہ کوئی کافر یا منافق شخص قیامت کے دن برتن اور مشکیزے حاصل کرنے پر قادر ہو جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کو تو قیامت کے دن جہنم کی طرف ہانک کر لے جایا جائے گا ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَظَانِّهٖ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس تیسری روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ان دو روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر

6449- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وقد صَرَّحَ هو وابنُ جريج بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسهما وأخرجه البزار (3481) عن محمد بن معمر، بهذا الإسناد، وقال: لا نعلمه يُروى بهذا اللفظ إلا عن جابر، وإنما يُعرف هذا من حديث حجاج عن ابن جريج. قلت: رواية حجاج أخرجها الطبراني في " الأوسط " (753) حدثنا أحمدُ ابن بشير الطيالسي، قال: حدثنا يحيى بنُ معين، قال: حدثنا حجاجٌ، عن ابن جريج، فذكره. وقال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن ابن جريج إلا حجاج. قلت: بل تابعه أبو عاصم عند المصنف كما ترى. وأخرجه الآجري في "الشريعة" ص 357 من طريق حماد بن الحسن الورّاق، عن أبي عاصم، به. وأخرجه أحمد 3/284 عن روح، عن ابن جريج به موقوفاً ولم يرفعه جابر. وأخرجه أحمد 3/345، والآجري في "الشريعة" ص 357 من طريقين عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير به. وأورده الهيثمي في " المجمع " 10/364، وقال: رواه أحمد مرفوعاً وموقوفاً، وفي إسناد المرفوع ابن لهيعة، ورجال الموقوف رجال الصحيح، ورواه الطبراني في "الأوسط" مرفوعاً، وفيه ابن لهيعة، ورواه باختصار قوله: "فلا يطعمون منه شيئاً" برجال الصحيح، ورواه البزار كذلك.

چکے ہیں

6450 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ مَكْحُولٌ بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَخِي زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ زَيْدٍ الْبِكَالِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدٍ السُّلَمِيَّ، يَقُولُ:

(متن حدیث): قَامَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا حَوْضُكَ الَّذِي تُحَدِّثُ عَنْهُ؟ فَقَالَ: هُوَ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ اِلٰى بُصْرٰى، ثُمَّ يُمِدُّنِي اللّٰهُ فِيهِ بِكُرَاعٍ لَا يَدْرِي بَشَرٌ مِمَّنْ خُلِقَ اَيُّ طَرَفَيْهِ، قَالَ: فَكَبَّرَ عُمَرُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا الْحَوْضُ فَيَزْدَحِمُ عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ يُقْتَلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَيَمُوتُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاَرْجُو اَنْ يُورِدَنِي اللّٰهُ الْكُرَاعَ فَاَشْرَبَ مِنْهُ

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا۔ اس نے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حوض کتنا بڑا ہے۔ جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کررہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اتنا بڑا ہے جتنا صنعاء اور بصریٰ کے درمیان فاصلہ ہے پھر اللہ تعالیٰ میرے لیے اس کی گہرائی کو بڑھا دے گا اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے اور اس کا دوسرا کنارا کہاں ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک حوض کا تعلق ہے' تو غریب مہاجرین کا اس پر ہجوم ہوگا' جنہیں اللہ کی راہ میں شہید کیا گیا اور جو اللہ کی راہ میں (کوشش کرتے ہوئے) انتقال کر گئے مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے پاس لے جائے گا۔ اور میں اس میں سے پانی پیوں گا۔

6450– محمد بن خلف الداری: هو محمد بن خلف بن طارق بن كيسان الداری، أبو عبد الله الشامی، سكن بيروت . روى عنه أبو داود وأبو مُسْهِر، وأبو حاتِم الرازی، وأبو بكر بنُ أبی داود، وابنُ جوصا، وذكره القاضی عبد الجبار الخولانی فی "تاريخ داريا"، ومعمر بن يعمر ذكره المؤلف فی " الثقات " 9/192، وقال: يُغرب، وروى عنه جمع، وقد توبع هو ومحمد بن خلف. وعامر بن زيد البكالی: ترجم له الحافظ فی "تعجيل المنفعة" ص 204، فقال: عامر بن زيد البِكالیُّ، عن عتبة بن عبدٍ السلمی، وعنه يحيى بن أبی كثيرٍ ليس بالمشهور، قلت (القائل الحافظ ابن حجر) : بل هو معروف، ذكره البخاری، فقال: سمع عتبة بن عبد، روى عنه أبو سلام حديثه فی الشاميين، ولم يذكر فيه جرحاً، وتبعه ابن أبی حاتم، وأخرج ابن حبان فی "صحيحه" من طريق أبی سلام عنه أحاديث، ومقتضاه أنه عنده ثقة، ولم أر له ذكراً فی النسخة التی عندی من "الثقات" فما أدری هل أغفله أو سقط من نسختی، ولا ترجم له ابن عساكر فی " تاريخ دمشق "، قلت: هو مترجم فی "الثقات" 5/191، فالظاهر أنه سقط من نسخة الحافظ التی عنده . وأخرجه ضمن حديث مطول الطبرانی فی "الكبير" 17/ (312) ، و "الأوسط" (404) ، والفسوی فی "المعرفة" 342-2/341، والبيهقی فی "البعث" (274) عن أبی توبة الربيع بن نافع، حدثنا معاويةُ بنُ سلام، بهذا الإسناد . وذكره الهيثمی فی "المجمع" 10/413-414، وقال: رواه الطبرانی فی "الأوسط" و "الكبير"، وفيه عامر بن زيد البكالی، وقد ذكره ابن أبی حاتم، ولم يخرجه، ولم يوثقه، وبقية رجاله ثقات.

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ قَدْ يُوهِمُ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِينَ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الثَّلَاثِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے احادیث کا سماع

کیا (لیکن وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ان تینوں روایات کے برخلاف ہے، جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

6451 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ، وَصَنْعَاءَ، اَوْ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ، وَعَمَّانَ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ الْاَخْبَارُ الْاَرْبَعُ قَدْ تُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّهَا مُتَضَادَّةٌ، اَوْ بَيْنَهَا تَهَاتُرٌ، لِاَنَّ فِي خَبَرِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ: مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ، وَالْمَدِينَةِ وَفِي خَبَرِ جَابِرٍ: مَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلٰى مَكَّةَ، وَفِي خَبَرِ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ اِلٰى بُصْرَى، وَفِي خَبَرِ قَتَادَةَ: مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ، وَلَيْسَ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ تَضَادٌّ، وَلَا تَهَاتُرٌ، لِاَنَّهَا اَجْوِبَةٌ خَرَجَتْ عَلٰى اَسْئِلَةٍ ذَكَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي كُلِّ خَبَرٍ مِمَّا ذَكَرْنَا جَانِبًا مِنْ جَوَانِبِ حَوْضِهِ اَنَّ مَسِيرَةَ كُلِّ جَانِبٍ مِنْ حَوْضِهِ مَسِيرَةُ شَهْرٍ، فَمِنْ صَنْعَاءَ اِلَى الْمَدِينَةِ مَسِيرَةُ شَهْرٍ لِغَيْرِ الْمُسْرِعِ، وَمِنْ اَيْلَةَ اِلٰى مَكَّةَ كَذٰلِكَ، وَمِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى بُصْرَى كَذٰلِكَ، وَمِنَ الْمَدِينَةِ اِلٰى عَمَّانَ، الشَّامِ كَذٰلِكَ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے۔ جتنا مدینہ اور صنعاء کے درمیان ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مدینہ اور عمان کے درمیان ہے۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ چار روایات اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہیں جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ یہ سمجھتا ہے) کہ ان میں تضاد پایا جاتا ہے یا ان میں اختلاف پایا جاتا ہے، تو سلیمان تیمی کی نقل کردہ روایات میں یہ الفاظ ہیں۔ جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ جتنا ایلہ سے لے کر مکہ کے درمیان تک فاصلہ ہے۔ عتبہ بن عبد کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ جتنا صنعاء اور بصری کے درمیان فاصلہ ہے۔ قتادہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ جتنا مدینہ اور عمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

حالانکہ ان روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ یہ سوالات کے جوابات ہیں، جو سوالات کے مطابق

6451- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 3/133 و 216 و 219، والطيالسي (1993)، ومسلم (2303) (42) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، وابن ماجه (4304) في الزهد: باب ذكر الحوض، والآجري في "الشريعة" ص 354 من طرق عن هشام، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم عن أبي الوليد الطيالسي، عن أبي عوانة، عن قتادة، به. وانظر الحديث المتقدم برقم (6448)، والآتي برقم (6459) .

نبی اکرم ﷺ نے ذکر کیے ہیں۔ ہم نے جو روایات ذکر کی ہیں۔ ان سب روایات میں حوض کوثر کے کناروں میں سے کسی ایک کنارے کا ذکر ہے کہ اس حوض کے ہر طرف کا کنارہ ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے' تو صنعاء سے لے کر مدینہ منورہ تک ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے۔ جبکہ آدمی تیز رفتاری سے نہ چل رہا ہو۔ ایلہ سے لے کر مکہ تک کا سفر بھی اتنا ہے۔ صنعاء سے لے کر بصریٰ تک کا سفر بھی اتنا ہی ہے۔ اور مدینہ سے لے کر عمان یا شام تک کا فاصلہ بھی اتنا ہی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ لَيْسَ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا تَضَادٌّ وَّلَا تَهَاتِرٌ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہم نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں پایا جاتا

6452 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُهَيْرٍ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَ: ابْنُ عَمْرٍو، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): حَوْضِىْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ، زَوَايَاهُ سَوَاءٌ، مَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ، وَاَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، آنِيَتُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَا يَظْمَاُ بَعْدَهُ اَبَدًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے۔ اس کے کنارے برابر ہیں۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید، مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی طرح (بے شمار ہیں) جو شخص اس میں سے پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِىْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ان تمام روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

6453 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

6452- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غيرَ داود بن عمرو الضبي، فمن رجال مسلم، وهو من كبار شيوخه. وأخرجه عنه في " صحيحه " (2292) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -. وأخرجه ابن منده في " الإيمان " (1076)، والبيهقي في " البعث والنشور " (140) من طريقين عن داود بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (6579) في الرقاق: باب ذكر الحوض، وابن أبي عاصم في "السنة" (728)، وابن منده (1067) من طريقين عن نافع بن عمر الجمحي، به.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ، وَأَذْرُحَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْمَسَافَةُ بَيْنَ جَرْبَاءَ، وَأَذْرُحَ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ، وَمَكَّةَ وَأَيْلَةَ، وَصَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ، وَصَنْعَاءَ وَبُصْرَى سَوَاءً، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ تَضَادٌّ، أَوْ تَهَاتُرٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہارے آگے (قیامت میں) ایک ایسا حوض ہوگا' جو جرباء اور اذرح کے درمیان فاصلے جتنا بڑا ہوگا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جرباء اور اذرح کے درمیان کتنا فاصلہ ہے جتنا مدینہ اور عمان کے درمیان یا مکہ اور ایلہ کے درمیان یا صنعاء اور مدینہ کے درمیان یا صنعاء اور بصری کے درمیان ہے' تو اس حوالے سے ان روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں پایا جاتا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْأَوَانِي الَّتِي تَكُونُ فِي حَوْضِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان برتنوں کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر ہوں گے

6454 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ، أَوْ أَكْثَرَ.

يَعْنِي: الْحَوْضَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہیں اس میں سونے اور چاندی کے بنے ہوئے پیالے ملیں گے جو آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے ہوں گے یا اس

6453- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد بن بشر: هو العبدى. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/440، وعنه مسلم (2299) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، عن محمد بن بشر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/21، والبخاري (6577)، ومسلم، وابن منده في "الإيمان" (1073)، والبيهقي في "البعث والنشور" (139) من طرق عن يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عمر، به. وأخرجه أحمد 2/125 و 134، ومسلم، وأبو داود (4745) في السنّة: باب في الحوض، من طرق، عن نافع، به.

6454- إسناده صحيح على شرط الشيخين. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وقد سمع منه يزيد بن زريع قبل اختلاطه. وأخرجه مسلم (2303) (43) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، وابن ماجه (4305) في الزهد: باب ذكر الحوض، وهناد في "الزهد" (137) من طريقين عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/238، ومسلم من طريق الحسن بن موسى، عن شيبان، عن قتادة، به. إلا أنه زاد: "أو أكثر من عدد النجوم."

سے بھی زیادہ ہوں گے"۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد حوض کوثر تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنِ الْكُرَاعَ الَّذِىْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ حَيْثُ يُنْصَبُ اِلَى الْحَوْضِ يُمَدُّ مَاؤُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ کُراع جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں، جسے حوض پر نصب کیا جائے گا وہ جنت سے پانی کو کھینچے گا

6455 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَنَا عِنْدَ عُقْرِ حَوْضِىْ اَذُوْدُ عَنْهُ النَّاسَ، اِنِّىْ لَاَضْرِبُهُمْ بِعَصَاىَ حَتّٰى يَرْفَضَّ قَالَ: وَسُئِلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَعَةِ الْحَوْضِ، فَقَالَ: مِثْلُ مَقَامِىْ هٰذَا اِلٰى عَمَّانَ مَا بَيْنَهُمَا شَهْرٌ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابِهٖ، فَقَالَ: اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، يَنْبَعِثُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِدَادُهُمَا الْجَنَّةُ اَحَدُهُمَا دُرٌّ وَّالْاٰخَرُ ذَهَبٌ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میں اپنے حوض کے پاس کھڑا ہو کر کچھ لوگوں کو اس سے دور کروں گا میں ان لوگوں کو اپنے عصا کے ذریعے ماروں گا تاکہ وہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے اس حوض کی وسعت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میری (اس) جگہ سے لے کر عمان جتنا ہے۔ ان دونوں کے درمیان ایک ماہ کا یا اس سے قریب کا فاصلہ ہے۔"

6455- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير معدان بن أبي طلحة، فمن رجال مسلم. محمد بن بكر: هو ابن عثمان البرساني البصري، وقد احتج مسلم بروايته عن سعيد بن أبي عروبة. والحديث عند ابن أبي شيبة في "المصنف" 11/443 و 13/146 عن محمد بن بشر، عن سعيد بن أبي عروبة. وكذا رواه عنه أبو يعلى كما في "النهاية" لابن كثير 1/382. وأخرجه أحمد 5/283، وهناد في "الزهد" (137)، وابن أبي عاصم في "السنّة" (708) و (709)، والآجري في "الشريعة" ص 352-353، والبيهقي في "البعث والنشور" (131) من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (20853)، وأحمد 5/280 و 281 و 282، ومسلم (2301) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، وابن منده في "الإيمان" (1075)، والبيهقي (132) و (133)، والبغوي (3342) من طرق عن قتادة، به. وأخرجه الآجري ص 353 عن محمد بن فضيل، عن الأعمش، عن عمرو بن مرة، عن سالم بن أبي الجعد، عن ثوبان، ولم يذكر معدان بن أبي طلحة. وأخرجه أحمد 5/275-276، والطيالسي (995)، والترمذي (2444) في صفة القيامة: باب ما جاء في صفة أواني الحوض، وابن ماجه (4303) في الزهد: باب الحوض، والحاكم 4/184، وصححه ووافقه الذهبي، والبيهقي في "البعث والنشور" (135) و (136)

نبی اکرم ﷺ سے اس حوض کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اس میں دو پرنالے ہوں گے جن میں جنت سے پانی آئے گا۔ ان میں سے ایک موتی کا بنا ہوا ہوگا اور دوسرا سونے کا ہوگا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6456 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنِّي لَبِعُقْرِ حَوْضِي اَذُودُ عَنْهُ لِاَهْلِ الْيَمَنِ، اَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتّٰى يَرْفَضَّ، فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهِ، فَقَالَ: مِنْ مَقَامِي هٰذَا اِلٰى عَمَّانَ، وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ، فَقَالَ: اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، فِيهِ مِيزَابَانِ يُمَدَّانِ مِنَ الْجَنَّةِ، اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ، وَالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ

قَالَ بُنْدَارٌ: فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ: هٰذَا حَدِيثُ اَبِي عَوَانَةَ؟ فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِي عَوَانَةَ اَيْضًا، فَقُلْتُ: انْظُرْ لِي فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ، فَنَظَرَ فِيهِ، فَحَدَّثَنِي بِهِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اپنے حوض کے قریب کھڑے ہو کر اس سے (کچھ) اہل یمن کو پرے کروں گا۔ میں اپنے عصا کے ذریعے انہیں ماروں گا تاکہ وہ پیچھے ہٹ جائیں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ سے اس حوض کی چوڑائی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے کھڑے ہونے کی جگہ سے لے کر عمان تک (جتنا فاصلہ ہے وہ اتنا چوڑا ہوگا)

نبی اکرم ﷺ سے اس کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مشروب دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اس حوض میں دو پرنالے ہوں گے جو جنت سے آرہے ہوں گے۔ ان میں سے ایک سونے کا بنا ہوا ہوگا اور ایک چاندی کا بنا ہوگا۔

بندار نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن حماد سے کہا: کیا یہ ابوعوانہ کی نقل کردہ روایت ہے' تو انہوں نے بتایا میں نے یہ روایت ابوعوانہ سے ہی سنی ہے۔ میں نے کہا: آپ میرے لیے شعبہ کی نقل کردہ روایت کا جائزہ لے لیجئے۔ انہوں نے اس میں اس روایت کو تلاش کیا اور پھر یہ حدیث بیان کی۔

6456- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه في "صحيحه" (2301) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، عن محمد بن بشار بندار، بهذا الإسناد وانظر ما قبله

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ مَنْ شَرِبَ مِنْ حَوْضِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنَ تَسْوِيدَ الْوَجْهِ بَعْدَهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ کے حوض سے پانی پی لے گا

وہ اس کے بعد چہرے کے سیاہ ہونے سے محفوظ ہوگا (کیونکہ قرآن میں ذکر ہے کہ قیامت کے دن کچھ لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے، اور کچھ لوگوں کے سیاہ ہوں گے)

6457 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، وَأَبِي الْيَمَانِ الْهَوْزَنِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْأَخْنَسِ السُّلَمِيَّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا سَعَةُ حَوْضِكَ؟ قَالَ: كَمَا بَيْنَ عَدَنٍ إِلَى عَمَّانَ، وَأَنَّ فِيهِ مَثْعَبَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ قَالَ: فَمَا حَوْضُكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلٰى مَذَاقَةً مِنَ الْعَسَلِ، وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، وَلَمْ يَسْوَدَّ وَجْهُهُ أَبَدًا .

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي هٰذَا الْخَبَرِ: مَثْعَبَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ ، وَفِي خَبَرِ ثَوْبَانَ الَّذِي ذَكَرْنَا: مِيزَابَانِ أَحَدُهُمَا دُرٌّ وَالْآخَرُ ذَهَبٌ ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا تَضَادٌّ، لِأَنَّ أَحَدَ الْمَثْعَبَيْنِ يَكُونُ مِنْ ذَهَبٍ، وَالْآخَرُ مِنْ فِضَّةٍ قَدْ رُكِّبَ عَلَيْهِ الدُّرُّ حَتّٰى لَا يَكُونَ بَيْنَهُمَا تَضَادٌّ

✿✿ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ کے حوض کی وسعت کتنی ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جتنا عدن اور عمان کے درمیان فاصلہ ہے اور اس میں دو پرنالے ہیں، جو سونے اور چاندی کے بنے ہوئے ہیں۔

6457- إسناده صحيح. عمرو بن عثمان الحمصي روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجه، وهو ثقه وثقه النسائي وأبو داود والمؤلف ومسلمة بن القاسم، وقال أبو حاتم: صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح غير أبي اليمان الهوزني متابع سليم بن عامر، فقد روى له أبو داود في "المراسيل"، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/188، وقال: من أهل الشام، يروى عن سلمان وصفوان بن أمية، روى عنه أبو عبد الرحمن الحبلي والشاميون. وأخرجه أحمد 5/250-251، وابن أبي عاصم في "السنّة" (729)، والطبراني في "الكبير" (7672) من طريقين عن صفوان بن عمرو، بهذا الإسناد. وقال عبد الله بن أحمد بإثر رواية أبيه: وجدت هذا الحديث في كتاب أبي بخط يده وقد ضرب عليه، فظننت أنه قد ضرب عليه لأنه خطأ، إنما هو عن زيد، عن أبي سلام، عن أبي أمامة.
قلت: هذه الرواية أخرجها الطبراني في "الكبير" (7546) : حدثنا جعفر بن محمد الفريابي، حدثنا الحسن بن سهل الخياط، حدثنا مصعب بن سلام، عن عبد الله بن العلاء، عن زيد بن سلام، عن أبي سلام، عن أبي أمامة. وذكر الهيثمي هذه الرواية في "المجمع" 10/366، وقال: رجاله وثقوا على ضعف فيهم. وأخرجه الطبراني (7665) ، والبيهقي في "البعث والنشور" (134) من طريقين عن عبد الله بن صالح، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عامر، عن أبي أمامة.

انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی آپ ﷺ کے حوض (کا مشروب) کیسا ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔ اور چکھنے میں شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوگی' جو شخص اس میں سے پی لے گا۔ وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ اور اس کا چہرہ کبھی سیاہ نہیں ہوگا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ اس کے دو پرنالے سونے اور چاندی کے بنے ہوئے ہیں جبکہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہماری ذکر کردہ روایت میں یہ بات مذکور ہے۔ کہ اس کے دو پرنالے ہیں۔ جن میں سے ایک موتی سے بنا ہوا ہے۔ اور ایک سونے سے بنا ہوا ہے' تو ان دونوں روایات میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ کیونکہ ان دو پرنالوں میں سے ایک سونے کا بنا ہوا ہوگا۔ اور دوسرے کے بارے میں ہوسکتا ہے کہ وہ چاندی سے بنا ہوا اور اس پر موتی لگا دیئے ہوں۔ اس طرح ان دونوں روایات میں تضاد باقی نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعْطَائِهِ الْحَوْضَ لِيَسْقِيَ مِنْهُ أُمَّتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِمَنِّهِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پر یہ فضل کیا ہے کہ آپ ﷺ کو حوض کوثر عطا کیا ہے' تاکہ آپ ﷺ قیامت کے دن اس میں سے اپنی امت کو پانی پلائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کرے

6458 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، زَاجُ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْوَازِعِ جَابِرَ بْنَ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بَرْزَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلٰى صَنْعَاءَ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، عَرْضُهُ كَطُوْلِهٖ، فِيْهَا مِزْرَابَانِ يَنْثَعِبَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ وَرِقٍ وَّذَهَبٍ، اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، وَاَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، فِيْهِ اَبَارِيْقُ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

6458- إسناده حسن. أبو برزة رضي الله عنه: اسمه نضلة بن عبيد الأسلمي. وأخرجه البيهقي في "البعث والنشور" (156) عن أبي طاهر الفقيه، حدثنا أبو حامد بن بلال، عن أحمد بن منصور، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنّة" (722) عن عبدة بن عبد الرحيم، حدثنا النضر بن شميل به. وأخرجه الحاكم 1/76 من طريق روح بن أسلم، عن شداد، به، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، فقد احتج بحديثين عن أبي طحة الراسبي، عن أبي الوازع، عن أبي برزة. وأخرجه عبد الرزاق (20852)، وأحمد 4/424، وأبو داود (4749) في السنة: باب في الحوض، وابن أبي عاصم (720) من طرق عن أبي برزة بنحوه.

"میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ایلہ سے لے کر صنعاء تک کا فاصلہ ہے' جو ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے۔اس حوض کی چوڑائی اس حوض کی لمبائی جتنی ہے اس میں دو پرنالے ہیں' جو جنت سے آتے ہیں۔ چاندی اور سونے کے بنے ہوئے ہیں (اس کا مشروب یا پانی) دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے۔اس حوض کے پاس آسمان کے ستاروں جتنے کوزے ہیں۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلٰى صَنْعَاءَ : اَرَادَ بِهِ صَنْعَاءَ الْيَمَنِ دُوْنَ صَنْعَاءَ الشَّامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: "جتنا فاصلہ ایلہ اور صنعاء کے درمیان ہے" اس سے آپ ﷺ کی مراد یمن کا شہر صنعاء ہے شام کا شہر صنعاء مراد نہیں ہے

6459 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلٰى صَنْعَاءَ، وَاِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک میرا حوض ایلہ سے لے کر صنعاء کے فاصلے جتنا ہے اور اس کے پاس آسمان کے ستاروں کی تعداد میں کوزے ہیں۔"

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الشَّفَاعَةَ هِيَ الدَّعْوَةُ الَّتِيْ اَخَّرَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِهِ فِي الْعُقْبٰى

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ شفاعت سے مراد وہ دعا ہے' جسے نبی اکرم ﷺ نے آخرت میں (اپنی امت کی شفاعت کے لیے) مؤخر کیا ہے

6460 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

6459- إسناده صحيح. رجاله رجال الشيخين غير يزيد ابن مَوْهَب، وهو ثقة روى له أصحاب السنن إلا الترمذي. وأخرجه البخاري (6580) في الرقاق: باب في الحوض، ومسلم (2303) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، والبيهقي في "البعث والنشور" (121) من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/225، والترمذي (2442) في صفة القيامة: باب ما جاء في صفة الحوض، وابن أبي عاصم في "السنّة" (711) و (712) من طرق عن الزهري، به. وقال الترمذي: حسن صحيح غريب. وأخرجه ابن أبي عاصم (713) عن البخاري، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا أَخِي، عَنْ سليمان بن بلال، عن عُبيد الله بن عمر، عن رفاعة بن رافع الزرقي، عن أنس بن مالك.

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فِيْ أُمَّتِهٖ، وَاِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِأُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے' جس کے ذریعے وہ اپنی امت کے بارے میں دعا مانگتا ہے میں نے اپنی مخصوص دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے سنبھال کر رکھ لیا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ دَعْوَتَهُ الَّتِيْ اسْتُجِيبَتْ لَهٗ شَفَاعَةً لِأُمَّتِهٖ فِي الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مستجاب دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے مخصوص کیا ہے

6461 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوْ بِهَا، وَاِنِّيْ اَخَّرْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِأُمَّتِيْ فِي الْآخِرَةِ

6460- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو عاصم: هو النبيل الضحاك بن مخلد. وأخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" ص 260 من طريق زيد بن أخزم، عن أبي عاصم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/384، ومسلم (201) في الإيمان: باب اختباء النبي - صلى الله عليه وسلم - دعوة الشفاعة لأمته، وابن منده في "الإيمان" (919)، وأبو يعلى (2237)، وأبو عوانة 1/91 من طرق عن روح بن عبادة، وأخرجه أبو عوانة من طريق حجاج وإسحاق بن إبراهيم قاضي خوارزم، ثلاثتهم عن ابن جريج به. وأخرجه أحمد 3/396، وابن خزيمة ص 263-262 من طريقين عن هشام بن حسان، عن الحسن البصري، عن جابر.

6461- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 1/212 في القرآن: باب ما جاء في الدعاء. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/486، والبخاري (6304) في الدعوات: باب لكل نبي دعوة، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 257، وابن منده في "الإيمان" (901)، والبغوي (1236). وأخرجه ابن منده في "الإيمان" (902) من طريق شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، به. وأخرجه ابن منده (953)، والقضاعي (1041) من طريقين عن الأعرج، به. وأخرجه عبد الرزاق (20864)، وأحمد 2/275 و313 و381 و396، والدارمي 1/328، والبخاري (7474) في التوحيد: باب المشيئة والإرادة، ومسلم (198) في الإيمان: باب اختباء النبي - صلى الله عليه وسلم - دعوته شفاعة لأمته، وابن خزيمة ص 257 و258 و259، والآجري في "الشريعة" ص 341 و342، وأبو عوانة 1/90، والطبراني في "الأوسط" (1748)، وابن منده في "الإيمان" (892) ... (900) و(907) ... (911)، والقضاعي في "مسند الشهاب" (1039) و(1040) و(1042) و(1045)، والبغوي (1235) من طرق عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/426، ومسلم (199)، والترمذي (3602) في الدعوات: باب رقم (131)، وابن ماجه (4307) في الزهد: باب ذكر الشفاعة، وأبو عوانة 1/90، وابن منده (912) و(913) من طرق عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وزاد في آخره: "وهي نائلة -إن شاء الله- من مات لا يشرك بالله شيئاً."

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے' جو وہ مانگتا ہے میں نے اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لیے مؤخر کردیا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَفَاعَتِي لِاُمَّتِي، اَرَادَ بِهِ: مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ دُوْنَ مَنْ اَشْرَكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''میری شفاعت میری امت کے لیے ہوگی''

اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ ان میں سے جو شخص شرک نہیں کرتا (اس کے لیے ہوگی) جو شرک کرتا ہے وہ اس میں شامل نہیں ہے

6462 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِي: بُعِثْتُ اِلَى الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمَ، وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِي، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، فَيُرْعَبُ الْعَدُوُّ مِنْ مَسِيْرَةِ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَقِيلَ لِي: سَلْ تُعْطَهُ، وَاخْتَبَاْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي فِي الْقِيَامَةِ، وَهِيَ نَائِلَةٌ - اِنْ شَاءَ اللّٰهُ - لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں' جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں۔ مجھے سرخ و سیاہ (یعنی تمام بنی نوع انسان) کی طرف مبعوث کیا گیا۔ میرے لیے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا تھا۔ میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی دشمن ایک ماہ کی مسافت سے مرعوب ہو جاتا ہے میرے لیے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز قرار دیا گیا۔ اور مجھ سے یہ کہا گیا تم مانگو تمہیں دیا جائے گا' تو میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے سنبھال کر رکھ لیا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا' تو یہ دعا ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا۔''

6462- حديث صحيح، حماد بن يحيى ذكره المصنف في "الثقات" 8/205، وقال: يروي عن أبيه وأبي الوليد وأهل البصرة، روى عنه إسحاق بن إبراهيم الشهيد، وهو متابع، ومن فوقه من رجال الشيخين . أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري، وسليمان: هو الأعمش. وأخرجه أحمد 5/ 148عن عفان، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرطهما 2/424 من طريق أبي كريب، عن الأعمش به، وأورده الهيثمي في "المجمع" 8/259، ونسبه إلى أحمد، وقال: ورجاله رجال الصحيح.

ذِكْرُ اِيجَابِ الشَّفَاعَةِ لِمَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

ایسے شخص کے لیے شفاعت کے لازم ہونے کا تذکرہ' جو نبی اکرم ﷺ کی امت سے تعلق رکھتا ہو اور وہ ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو

6463 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَرَّسَ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَرَشَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهِ، قَالَ: فَانْتَبَهْتُ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ، فَإِذَا نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ قُدَّامَهَا اَحَدٌ، فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ قَائِمَانِ، فَقُلْتُ: اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَا: لَا نَدْرِي غَيْرَ اَنَّا سَمِعْنَا صَوْتًا بِاَعْلَى الْوَادِي، فَإِذَا مِثْلُ هَدِيرِ الرَّحَى، قَالَ: فَلَبِثْنَا يَسِيرًا، ثُمَّ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّهُ اَتَانِي مِنْ رَبِّي آتٍ، فَخَيَّرَنِي بِاَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، وَاِنِّي اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ وَالصُّحْبَةِ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِكَ، قَالَ: فَاَنْتُمْ مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِي قَالَ: فَلَمَّا رَكِبُوا، قَالَ: فَاِنِّي اُشْهِدُ مَنْ حَضَرَ اَنَّ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِنْ اُمَّتِي

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے ہمارے ساتھ پڑاؤ کیا ہر شخص نے اپنی سواری کے بازو کو بچھا دیا۔ راوی کہتے ہیں: رات کے کسی حصے میں' میں بیدار ہوا' تو نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کے آگے کوئی موجود نہیں تھا (یعنی نبی اکرم ﷺ غیر موجود تھے) میں نبی اکرم ﷺ کی تلاش میں نکلا' تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ بھی وہاں کھڑے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ اللہ کے رسول کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں نہیں پتہ' البتہ ہم نے وادی کے بالائی حصہ سے آواز سنی ہے' جو چکی چلنے کی طرح کی آواز تھی۔ راوی کہتے ہیں: ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے بتایا: میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے ایک قاصد آیا اور اس نے مجھے اس بات کا اختیار دیا کہ یا' تو میری امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے یا شفاعت (کو میں اختیار کرلوں) تو میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہم آپ ﷺ کو اللہ کا واسطہ دیتے ہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ اپنے تعلق کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ﷺ ہمیں ان لوگوں میں شامل کیجئے' جن کو آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہو گی۔

6463- إسناده صحيح. وهو مكرر (211). وانظر الحديث الآتي برقم (6470) و (7180).

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: جب وہ لوگ سوار ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام حاضرین کو اس بات کا گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میری امت کا جو بھی فرد ایسی حالت میں فوت ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔

ذِكُرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَشْفَعُ فِي الْقِيَامَةِ، عِنْدَ عَجْزِ الْاَنْبِيَاءِ عَنْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس وقت شفاعت کریں گے جب انبیاء شفاعت نہیں کرسکیں گے

6464 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، وَالْفُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُجْمَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُلْهَمُوْنَ لِذٰلِكَ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا كَيْ يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا، قَالَ: فَيَاْتُوْنَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: اَنْتَ آدَمُ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَهَا، فَيَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّهِ مِنْهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ، فَيَاْتُوْنَهُ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ

6464- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري . وأخرجه ابن منده في "الإيمان" (864) : أنبأنا حسان بن محمد، حدثنا الحسن بن عامر، حدثنا محمد بن عبيد بن حساب وأبو كامل الجحدري وعبد الواحد بن غياث، بهذا الإسناد . ولم يسُق لفظه . وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنّة" (805) و (806) ، ومسلم (193) في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، عن أبي كامل فضيل بن حسين الجحدري ومحمد بن عبيد الغبري، قالا: حدثنا أبو عوانة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن منده (864) من طريق موسى بن إسحاق، عن أبي كامل، به. وأخرجه البخاري (6565) في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، عن مسدد، عن أبي عوانة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/450-451، والطيالسي (2010) ، وأحمد 3/116، والبخاري (4476) في تفسير سورة البقرة: باب قول الله تعالى: (وعلم آدم الأسماء كلها) ، و (7410) في التوحيد: باب قول الله تعالى: (لما خلقت بيدي) ، و (7516) : باب قول الله تعالى: (وكلم الله موسى تكليماً) ، ومسلم، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 248-247 و 248 و250-249، وأبو عوانة 179-1/178 و 180-179 و 180، والبغوي (4334) ، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 191 و 315، وفي "الاعتقاد" ص 89 و 194-192، واللالكائي في "شرح أصول الاعتقاد" (835) ، وابن منده في "الإيمان" (861) و (862) و (863) من طرق عن قتادة، به . وأخرجه أحمد 3/244، وابن أبي عاصم في "السنّة" (804) و (807) و (808) و (809) و (810) ، والبخاري (7510) في التوحيد: باب كلام الرب تعالى يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، ومسلم، وابن خزيمة ص 253 -254، و 299، وابن منده (866) ، والبغوي (4333) من طرق عن أنس بنحوه.

هُنَاكُم، وَيُذْكَرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي اَصَابَ، فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا اِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيلًا، قَالَ: فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيمَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُم، وَيُذْكَرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي اَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوْسَى الَّذِي خَلَقَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ، قَالَ: فَيَاْتُوْنَ مُوسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُم، وَيُذْكَرُ خَطِيئَتَهُ، فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُم، وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَا تَاَخَّرَ، قَالَ: فَيَاْتُوْنِي، فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّي، فَيَاْذَنُ لِي، فَاِذَا اَنَا رَاَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، قَالَ: فَاَرْفَعُ رَاْسِي، فَاَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ اَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ اَعُوْدُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَهْ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَرْفَعُ رَاْسِي، وَاَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ اَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ اَضَعُ رَاْسِي، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ لِي: ارْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَهْ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَرْفَعُ رَاْسِي، فَاَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

قَالَ اَبُوْ عَوَانَةَ: فَلَا اَدْرِي قَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ، فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ، مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، اَوْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ.

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰكَذَا اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوْسَى الَّذِي خَلَقَهُ اللّٰهُ، وَاِنَّمَا هُوَ: الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن لوگوں کو (میدان محشر میں) اکٹھا کیا جائے گا۔ انہیں یہ بات الہام کی جائے گی' تو وہ کہیں گے اگر کوئی ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے تاکہ ہمیں اس صورتحال سے نجات ملے' تو یہ بہتر ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور کہیں گے آپ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں' جنہیں اللہ نے اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا۔ آپ میں اپنی روح کو پھونکا اس نے فرشتوں کو حکم دیا' تو فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے تاکہ ہمیں اس صورتحال سے نجال ملے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: میں یہ نہیں کرسکتا وہ اپنی اس خطا کا ذکر کریں گے جس کے وہ مرتکب ہوئے تھے۔ اور اس خطا کی وجہ سے انہیں اپنے پروردگار سے حیا آئے گی۔ وہ کہیں گے کہ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا۔

لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ یہ کہیں گے میں یہ نہیں کرسکتا وہ اپنی اس خطا کا ذکر کریں گے جس کے وہ مرتکب ہوئے تھے۔ اس خطا کی وجہ سے انہیں اپنے پروردگار سے حیا آئے گی (وہ یہ کہیں گے) تم لوگ حضرت

ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ یہ کہیں گے میں یہ نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جس کے وہ مرتکب ہوئے تھے۔ انہیں اس وجہ سے اپنے پروردگار سے حیا آتی ہوگی (وہ یہ کہیں گے) تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ' جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور انہیں توریت عطا کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ یہ کہیں گے میں یہ نہیں کر سکتا۔ انہیں اپنی وہ خطا یاد آئے گی' جس کی وجہ سے وہ اپنے پروردگار سے حیا کریں گے (تو وہ یہ کہیں گے) تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ کہیں گے۔ میں یہ نہیں کر سکتا تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ ایک ایسے بندے ہیں جن کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت اللہ تعالیٰ نے کر دی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں اپنے پروردگار سے اجازت مانگوں گا۔ وہ مجھے اجازت عطا کرے گا' تو میں سجدے میں چلا جاؤں گا۔ جتنی دیر اللہ کو منظور ہوگا میں سجدے میں رہوں گا' پھر یہ کہا جائے گا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (سجدے سے) سر کو اٹھاؤ۔ بولو سنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو شفاعت قبول ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا۔ اور اپنے پروردگار کی ایسے الفاظ کے ہمراہ حمد بیان کروں گا جن کی وہ مجھے تعلیم دے گا' پھر میں شفاعت کروں گا' تو میرے لیے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ میں ان لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروا دوں گا' پھر میں دوبارہ سجدے میں چلا جاؤں گا۔ جتنی دیر اللہ کو منظور ہوگا وہ مجھے (سجدے کی حالت میں) رہنے دے گا' پھر یہ کہا جائے گا محمد! سجدے سے سر کو اٹھاؤ۔ بولو سنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی' تو میں اپنے سر کو اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی ایسے الفاظ کے ہمراہ حمد بیان کروں گا' جن کی وہ مجھے تعلیم دے گا' پھر میں شفاعت کروں گا' تو میرے لیے حد مقرر کی جائے گی۔ میں ان لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا' پھر میں اپنا سر (سجدے میں) رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ کو جتنا منظور ہوگا۔ وہ اتنی دیر (مجھے سجدے میں رہنے دے گا) پھر مجھ سے کہا جائے گا (سجدے سے) اپنے سر کو اٹھاؤ بولو سنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی' تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا۔ اور ان الفاظ کے ذریعے اپنے پروردگار کی حمد بیان کروں گا' جن کی وہ مجھے تعلیم دے گا پھر میں شفاعت کروں گا' تو میرے لیے حد مقرر کی جائے گی۔ میں ان لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔"

ابوعوانہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا چوتھی مرتبہ یہ فرمایا میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار اب جہنم میں صرف وہ لوگ باقی رہ گئے ہیں جو قرآن (کے حکم) کی وجہ سے رکے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جن کا جہنم میں ہمیشہ رہنا طے ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حسن بن سفیان نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں "تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے" حالانکہ اصل الفاظ یہ ہیں "جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے۔"

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا لَا يَشْفَعُ الْاَنْبِيَاءُ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے قیامت کے دن انبیاء کرام اس وقت میں لوگوں کی شفاعت نہیں کرسکیں گے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6465 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَضَعْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةً مِنْ ثَرِيْدٍ وَّلَحْمٍ، فَتَنَاوَلَ الذِّرَاعَ، وَكَانَ اَحَبَّ الشَّاةِ اِلَيْهِ، فَنَهَسَ نَهْسَةً، فَقَالَ: اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ نَهَسَ اُخْرٰى، فَقَالَ: اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ نَهَسَ اُخْرٰى، فَقَالَ: اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَمَّا رَاٰى اَصْحَابَهُ لَا يَسْاَلُوْنَهُ، قَالَ: اَلَا تَقُوْلُوْنَ: كَيْفَ؟، قَالُوا: كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْ رُءُوْسِهِمْ، فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِمْ حَرُّهَا، وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ دُنُوُّهَا مِنْهُمْ، فَيَنْطَلِقُوْنَ مِنَ الْجَزَعِ وَالضَّجَرِ مِمَّا هُمْ فِيْهِ، فَيَاْتُوْنَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا آدَمُ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ، وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنَ الشَّرِّ؟، فَيَقُوْلُ: آدَمُ اِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَاِنَّهُ كَانَ اَمَرَنِيْ بِاَمْرٍ فَعَصَيْتُهُ، فَاَخَافُ اَنْ يَّطْرَحَنِيْ فِي النَّارِ، انْطَلِقُوا اِلٰى غَيْرِيْ، نَفْسِيْ نَفْسِيْ.

فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى نُوْحٍ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نُوْحُ اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ، وَاَوَّلُ مَنْ اَرْسَلَ، فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنَ الشَّرِّ؟، فَيَقُوْلُ نُوْحٌ: اِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَاِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ فَدَعَوْتُ بِهَا عَلٰى قَوْمِيْ، فَاُهْلِكُوا، وَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّطْرَحَنِيْ فِي النَّارِ، انْطَلِقُوا اِلٰى

6465- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير . وأخرجه مسلم (194) في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، عن زهير بن حرب، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن منده في "الإيمان" (882) من طريق إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الحميد، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/444، وأحمد 2/435-436، والبخاري (3340) في الأنبياء: باب قول الله عز وجل: (ولقد أرسلنا نوحاً إلى قومه)، و (3361): باب قول الله تعالى: (واتخذ الله إبراهيم خليلاً)، و (4712) في تفسير سورة بني إسرائيل: باب (ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبداً شكوراً)، ومسلم، والترمذي (2434) في صفة القيامة: باب ما جاء في الشفاعة، وابن أبي عاصم في "السنة" (811)، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 242-244، وابن منده (879) و (880) و (881) وأبو عوانة 1/170 173- و173 و174، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 315، والبغوي (4332) من طرق عن أبي حيان يحيى بن سعيد، عن أبي زرعة، به.

غَيْرِى، نَفْسِى نَفْسِى.

فَيَنْطَلِقُونَ اِلٰى اِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُونَ: يَا اِبْرَاهِيمُ اَنْتَ خَلِيلُ اللّٰهِ، قَدْ سَمِعَ بِخُلَّتِكُمَا اَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الشَّرِّ؟، فَيَقُولُ: اِنَّ رَبِّى قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَذَكَرَ قَوْلَهُ فِى الْكَوَاكِبِ: (هٰذَا رَبِّى) (الأنعام: 76) ، وَقَوْلَهُ لِاٰلِهَتِهِمْ: (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا) (الأنبياء : 63) ، وَقَوْلَهُ: (اِنِّى سَقِيمٌ) (الصافات: 89) ، وَاِنِّى اَخَافُ اَنْ يَّطْرَحَنِىْ فِى النَّارِ، انْطَلِقُوا اِلٰى غَيْرِى، نَفْسِى نَفْسِى.

فَيَنْطَلِقُونَ اِلٰى مُوسٰى، فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى اَنْتَ نَبِىٌّ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهٖ، وَكَلَّمَكَ تَكْلِيمًا، فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الشَّرِّ؟، فَيَقُولُ مُوسَى: اِنَّ رَبِّى قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَاِنِّى قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا، وَلَمْ اُوْمَرْ بِهَا، فَاَخَافُ اَنْ يَّطْرَحَنِىْ فِى النَّارِ، انْطَلِقُوا اِلٰى غَيْرِى، نَفْسِى نَفْسِى.

فَيَنْطَلِقُونَ اِلٰى عِيسٰى، فَيَقُولُونَ: يَا عِيسَى اَنْتَ نَبِىُّ اللّٰهِ، وَكَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوحُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِّنْهُ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الشَّرِّ؟ فَيَقُولُ: اِنَّ رَبِّى قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَاَخَافُ اَنْ يَّطْرَحَنِىْ فِى النَّارِ، انْطَلِقُوا اِلٰى غَيْرِى، نَفْسِى نَفْسِى قَالَ عُمَارَةُ: وَلَا اَعْلَمُهُ ذَكَرَ ذَنْبًا، فَيَاْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُونَ: اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، فَاَنْطَلِقُ فَآتِى الْعَرْشَ؛ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّى، فَيُقِيمُنِى رَبُّ الْعَالَمِينَ مِنْهُ مَقَامًا لَمْ يُقِمْهُ اَحَدًا قَبْلِى، وَلَمْ يُقِمْهُ اَحَدًا بَعْدِى، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنْ اُمَّتِكَ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِى الْاَبْوَابِ الْاُخَرِ، وَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ اِلٰى مَا بَيْنَ عِضَادَتِىِ الْبَابِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ، وَهَجَرَ، اَوْ هَجَرَ وَمَكَّةَ ، قَالَ: لَا اَدْرِى اَىَّ ذٰلِكَ قَالَ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ثرید اور گوشت کا پیالہ رکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے دستی اٹھائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بکرے کے گوشت میں وہ سب سے زیادہ پسند تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دانت کے ذریعے نوچ کر کھایا اور فرمایا قیامت کے دن میں تمام انسانوں کا سردار ہوں گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوسری مرتبہ کھایا اور فرمایا میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تیسری مرتبہ کھایا اور فرمایا: میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں گا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سوال نہیں کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ ایسا کیسے ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کیسے ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے دن) تمام لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے۔ بلانے والا اپنی آواز

ان تک پہنچا سکے گا۔ نگاہ انہیں دیکھ سکے گی۔ اور سورج ان کے سر کے قریب ہوگا۔ اس کی تپش ان کے لیے شدید دشواری کا باعث ہو گی۔ اور سورج کا ان کے قریب ہونا ان کے لیے مشقت کا باعث ہوگا۔ وہ لوگ اپنی صورتحال کی وجہ سے گریہ وزاری اور آہ و بکا کرتے ہوئے جائیں گے اور حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ اور کہیں گے اے حضرت آدم علیہ السلام آپ انسانوں کے جدامجد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا۔ اس نے فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمارہے کہ ہم کیسی بری صورتحال کا شکار ہیں تو حضرت آدم علیہ السلام یہ کہیں گے میرا پروردگار آج جتنا غضب میں ہے اس سے پہلے اتنا غضب میں نہیں آیا۔ اور اس کے بعد اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ اس نے مجھے ایک بات کا حکم دیا تھا۔ میں نے اس کی بات نہیں مانی۔ اب مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ مجھے بھی جہنم میں نہ ڈال دے۔ تم میرے بجائے کسی دوسرے کے پاس جاؤ (اب) مجھے اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔

وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے حضرت نوح علیہ السلام آپ اللہ کے نبی ہیں۔ آپ پہلے شخص ہیں جسے رسول بنا کر بھیجا گیا۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں کر رہے ہم کیسی بری صورتحال کا شکار ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا۔ اور اس کے بعد بھی کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کی تھی جس کے نتیجے میں وہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے۔ اب مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھے جہنم میں نہ ڈال دے۔ اس لئے تم میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ مجھے صرف اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔

وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ اللہ کے خلیل ہیں آپ دونوں کی خلت کے بارے میں تمام آسمانوں والوں اور زمین والوں نے سن رکھا ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں کر رہے کہ ہم کیسی مشکل کا شکار ہیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا پھر وہ ستاروں کے بارے میں اپنے قول کا ذکر کریں گے ”یہ میرا پروردگار ہے“ اور ان لوگوں کے بتوں کے بارے میں اپنے اس قول کا ذکر کریں گے ”بلکہ ان میں سے بڑے نے ایسا کیا ہے“ اور اپنے اس قول کا ذکر کریں گے ”میں بیمار ہوں۔“

(پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے) کہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھے جہنم میں نہ ڈال دے تم میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ۔ ابھی مجھے صرف اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔

وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو کہیں گے: اے حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ ایسے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا۔ اس نے آپ کے ساتھ کلام کیا۔ آپ پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمارہے کہ ہم کیسی مشکل کا شکار ہیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ کہیں گے۔ میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے۔ اس سے پہلے اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد اتنا غضب ناک نہیں ہوگا میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا حالانکہ مجھے اس کا حکم نہیں دیا گیا

تھا، تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھے جہنم میں داخل نہ کر دے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ۔ ابھی مجھے صرف اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔

تو وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں آپ اس کا کلمہ ہیں۔ اس کی روح ہیں، جو اس نے حضرت مریم کی طرف القاء کی تھی۔ اس کی طرف سے آنے والی روح ہیں۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں کر رہے ہے کہ ہم کس مشکل کا شکار ہیں، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے وہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھے جہنم میں نہ ڈال دے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ۔ مجھے صرف اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے۔

عمارہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق (روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں) کہ انہوں نے کسی ذنب کا ذکر کیا ہو۔

پھر لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے۔ اور یہ کہیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں وہاں سے چلوں گا اور عرش کے پاس آ جاؤں گا۔ میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدہ میں چلا جاؤں گا، تو تمام جہانوں کا پروردگار اپنی بارگاہ میں مجھے ایسے مقام پر فائز کرے گا کہ اس نے مجھ سے پہلے کسی کو اس مقام پر فائز نہیں کیا اور میرے بعد بھی کسی کو اس مقام پر فائز نہیں کرے گا۔ وہ یہ فرمائے گا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم اپنی امت کو دائیں طرف والے دروازے سے (جنت میں) داخل کرو۔ ان لوگوں کو، جن سے حساب نہیں لیا جائے گا، حالانکہ وہ لوگ دوسرے دروازوں سے دیگر لوگوں کے ساتھ بھی اندر داخل ہو سکتے ہیں۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے جنت کا ایک دروازہ اتنا چوڑا ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جتنا ہجر اور مکہ کے درمیان فاصلہ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ روایت میں کون سے لفظ کا ذکر پہلے ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ تَلْحَقُهُمْ شَفَاعَةُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُقْبٰى

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جو ان لوگوں کی صفت کے بارے میں ہے جنہیں آخرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی

6466 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ سَالِمٍ

الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ الْهُذَلِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا رَدَّ اِلَيْكَ رَبُّكَ فِي الشَّفَاعَةِ؟ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَقَدْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَوَّلُ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ عَنْ ذٰلِكَ مِنْ اُمَّتِي، لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْعِلْمِ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَا يُهِمُّنِيْ مِنَ انْقِصَافِهِمْ عَلٰى اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اَهَمُّ عِنْدِيْ مِنْ تَمَامِ شَفَاعَتِيْ لَهُمْ، وَشَفَاعَتِيْ لِمَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ لِسَانُهُ قَلْبَهُ وَقَلْبُهُ لِسَانَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے شفاعت کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا عطا کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' مجھے یہ اندازہ تھا کہ میری امت میں سب سے پہلے تم مجھ سے اس بارے میں سوال کرو گے کیونکہ میں نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ تمہیں علم حاصل کرنے کا بہت شوق ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے ان لوگوں کا جنت کے دروازوں پر یکے بعد دیگرے آنا میرے نزدیک ان کے لیے اپنی شفاعت مکمل ہونے سے زیادہ ضروری ہے۔ میری شفاعت ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو پورے اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کرے اور اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرے۔

6466- حديث حسن . حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين غير معاوية بن معتب، ويقال: ابن مغيث، ويقال: ابن عتبة، يروى عن أبى هريرة و كان فى حجره، ترجم له البخارى 7/331، وابن أبى حاتم 8/379، ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلاً، وذكره المؤلف فى " ثقاته " 5/413، فقال: عداده فى أهل البصرة روى عنه سالم بنُ أبى الجعد. كذا قال، وهو خطأ، والصوابُ أن عداده فى أهل مصر، وأن الراوى عنه سالم بن أبى سالم الجيشانى، كذا ذكره البخارى، وابن أبى حاتم، وابن يونس، نَبَّه على ذلك الحافظ العراقى فى نسخته من الثقات، ونقله عنه ابن حجر فى "تعجيل المنفعة" ص 307، وذكر ابن يونس فيما نقله عنه الحافظ راوياً آخر عن معاوية بن معتب هو بشير بن عمر الأسلمى. أبو الخير: هو مرثد بن عبد الله اليزنى. وأخرجه أحمد 2/307، والحاكم 1/70 من طرق عن الليث، عن يزيد بن أبى حبيب، عن سالم الجيشانى، بهذا الإسناد، ولم يذكرا أبا الخير اليزنى. وأخرجه أحمد مختصراً 2/158 عن عثمان بن عمر، حدثنا عبدُ الحميد بن جعفر، عن يزيد بن أبى حبيب، عن معاوية بن مغيث أو معتب، به . ولم يذكر أبا الخير ولا سالماً الجيشانى. وأورده الهيثمى فى "المجمع" 10/404، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح غير معاوية بن معتب، وهو ثقة! وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى، وقال الحاكم: فإن معاوية بن معتب مصرى من التابعين، وقد أخرج البخارى حديث عمرو بن أبى عمرو مولى المطلب، عن سعيد بن أبى سعيد، عن أبى هُريرة، قال: قلتُ: يا رسول الله، من أسعدُ الناس بشفاعتك؟ الحديث بغير هذا اللفظ، والمعنى قريب منه . قلت: الحديثُ بتمامه عند البخارى (99) و (6570)، وأحمد 2/307، وابن منده فى " الإيمان " (904) و (905) و (906) من طريق عمرو بن أبى عمرو، عن سعيد بن أبى سعيد المقبرى، عن أبى هريرة، قال: قلت: يا رسول الله، من أسعد الناس بشفاعتك يوم القيامة؟ قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: "لقد ظننت يا أبا هريرة أن لا يسألنى عن هذا الحديث أحد أول منك لِمَا رأيتُ من حرصك على الحديث، أسعد الناس بشفاعتى يوم القيامة من قال: لا إله إلا الله خالصاً من قلبه أو نفسه."

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّفَاعَةَ فِي الْقِيَامَةِ اِنَّمَا تَكُوْنُ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت میں شفاعت اس امت سے تعلق رکھنے والے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کو نصیب ہوگی

6467 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَاَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ

❀❀ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے‘ حضرت جابر رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والے لوگوں کے لیے ہے۔“

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ فِي الْقِيَامَةِ لِمَنْ يُكْثِرُ الْكَبَائِرَ فِي الدُّنْيَا

قیامت میں ایسے شخص کے لیے شفاعت کے اثبات کا تذکرہ‘ جو دنیا میں بکثرت کبیرہ گناہ کرتا رہا ہو

6468 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، - وَكَانَ مِنَ الْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِيْنَ، وَاَهْلِ الْفِقْهِ فِي الدِّيْنِ - قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ، وَاَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ .

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6467– حديث صحيح، رجاله رجال الصحيح . محمد بن يحيى: هو الذهلي، وأحمد بن يوسف السلمي: هو ابن خالد الأزدي، وعمرو بن أبي سلمة: هو التنيسي الدمشقي، وزهير بن محمد التميمي العنبري -وإن كانت رواية أهل الشام عنه ضعيفة وهذه منها- قد توبع، وجعفر بن محمد: هو ابن عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالب. وأخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" ص 271 عن أحمد بن يوسف السلمي، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/69 من طريق أحمد بن عيسى التنيسي، عن عمرو بن أبي سلمة، به. وأخرجه ابن ماجه (4310) في الزهد: باب ذكر الشفاعة، من طريق الوليد بن مسلم، عن زهير بن محمد العنبري، به . وأخرجه الترمذي (2436) في صفة القيامة: باب ما جاء في الشفاعة، والآجري في "الشريعة" ص 338، والحاكم 1/69، وأبو نعيم في "الحلية" 3/200-210 من طرق عن أبي داود الطيالسي، عن محمد بن ثابت البناني، عن جعفر بن محمد، به. وعندهم زيادة: فقال لي جابر: يا محمد، من لم يكن من أهل الكبائر فما له وللشفاعة؟ وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه، يستغرب من حديث جعفر بن محمد، وانظر الحديث الآتي.

"میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبْطَلَ شَفَاعَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِهٖ فِي الْقِيَامَةِ زَعَمَ اَنَّ الشَّفَاعَةَ هُوَ اسْتِغْفَارُهٗ لِاُمَّتِهٖ فِي الدُّنْيَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے قیامت کے دن

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی امت کی شفاعت کرنے کو باطل قرار دیا ہے اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ شفاعت سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں اپنی امت کے لیے دعائے مغفرت کرنا ہے

6469 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَاهَا فِيْ اُمَّتِهٖ، وَاِنِّي اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے' جو وہ اپنی امت کے لیے کرتا ہے۔ میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے سنبھال کے رکھ لیا ہے۔"

ذِكْرُ تَخْيِيرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ اَنْ يَّدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِهِ الْجَنَّةَ

6468- إسناده صحيح على شرط مسلم. أحمد بن الأزهر روى له النسائي وابن ماجه، وهو حسن الحديث، وأحمد بن يوسف السلمي ثقة من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجال الشيخين . وأخرجه الترمذي (2435) في صفة القيامة: باب ما جاء في الشفاعة، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 270، والحاكم 1/69 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه، وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين، وأقره الذهبي . وأخرجه الطيالسي (2026) ، ومن طريقه ابن خزيمة في "التوحيد" ص 271، والبزار (3469) عن الخزرج بن عثمان، عن ثابت به . قال الهيثمي في "المجمع" 1/378: وفيه الخزرج بن عثمان وثقه ابن حبان، وقال ابن معين: صالح، وضعفه غير واحد . قلت: وقد تحرف اسمه في "مسند أبي داود" إلى: الحكم أبو عثمان، وفي ابن خزيمة إلى: الحكم بن خزرج، وفي البزار إلى: الجراح بن عثمان . وأخرجه أحمد 3/213، وأبو داود (4739) في السنّة: باب في الشفاعة، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 271، والآجري في "الشريعة" ص 338، والطبراني في "الصغير" (438) و (1101) ، والحاكم 3/213، وأبو نعيم 7/261 من طرق عن أنس. وفي الباب عن ابن عباس عند الطبراني في "الكبير" (11454) وعن ابن عمر عند الخطيب في "تاريخه" 8/11.

6469- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر (6460) .

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ اختیار دیا تھا کہ وہ شفاعت کو اختیار کریں' یا پھر آپ ﷺ کی امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے

6470 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): عَرَّسَ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَرَشَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهِ، فَانْتَبَهْتُ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ، فَإِذَا نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ قُدَّامَهَا اَحَدٌ، فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ قَائِمَانِ، قَالَ: قُلْتُ: اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَا: مَا نَدْرِي، غَيْرَ اَنَّا سَمِعْنَا صَوْتًا بِاَعْلَى الْوَادِي، فَإِذَا مِثْلُ هَدِيرِ الرَّحَى، فَلَمْ نَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّهُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، وَاِنِّي اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَنْشُدُكَ اللّٰهَ وَالصُّحْبَةَ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِكَ، قَالَ: فَاِنَّكُمْ مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِيْ قَالَ: فَاَقْبَلْنَا اِلَى النَّاسِ، فَإِذَا هُمْ فَزِعُوا، وَفَقَدُوْا نَبِيَّهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ اَتَانِيَ اللَّيْلَةَ آتٍ، فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، وَاِنِّي اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَنْشُدُكَ اللّٰهَ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: اِنِّي اُشْهِدُ مَنْ حَضَرَ اَنَّ شَفَاعَتِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِنْ اُمَّتِي

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے ہمارے ساتھ پڑاؤ کیا ہر شخص نے اپنی سواری کو بٹھا دیا۔ رات کے کسی حصے میں' میں بیدار ہوا' تو نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کے آگے کوئی موجود نہیں تھا (یعنی نبی اکرم ﷺ موجود نہیں تھے) میں نبی اکرم ﷺ کو تلاش کرنے کے لیے چل پڑا' تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ بھی کھڑے نظر آئے میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں نہیں معلوم' البتہ ہم نے وادی کے بالائی حصے کی طرف سے ایک آواز سنی ہے' جو چکی کے چلنے جیسی آواز ہے۔ راوی کہتے ہیں: تھوڑی ہی دیر بعد نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار کی طرف سے ایک قاصد میرے پاس آیا۔ اس نے مجھے اس بات کا اختیار دیا' یا تو میری امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے یا پھر میں شفاعت کروں (خواہ وہ کتنے ہی لوگوں کی کیوں نہ ہو)' تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم آپ ﷺ کو اللہ کا اور اپنے ساتھ کا واسطہ دے کر یہ کہتے ہیں: آپ ﷺ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کریں' جنہیں آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان لوگوں میں شامل ہو' جن کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم لوگ لوگوں کی طرف آئے' تو وہ گھبرائے ہوئے تھے۔

6470– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري، وأبو المليح: هو ابن أسامة بن عمير. وقد تقدم تخريجه برقم (211)، وانظر الحديث المتقدم برقم (6463)، والحديث الآتي برقم (7180).

انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو غیر موجود پایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس اس رات (میرے پروردگار کا) قاصد آیا' تو اس نے مجھے اس بات کا اختیار دیا کہ یا' تو میری امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے یا میں شفاعت کو اختیار کروں' تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا۔ لوگوں نے عرض کی: ہم آپ ﷺ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتے ہیں: آپ ﷺ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کیجئے' جن کو آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمام حاضرین کو اس بات کا گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میری شفاعت میری امت کے ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو ایسی حالت میں فوت ہوتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْكَوْثَرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کوثر کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عطا کیا

6471 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: قَرَأَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: (إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ) (الكوثر: 1) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ يَجْرِي عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ، حَافَّتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضَرَبْتُ بِيَدِي فَإِذَا طِينُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ، وَإِذَا حَصْبَاؤُهُ اللُّؤْلُؤُ

ثابت بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی "بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا کی۔"
حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"کوثر جنت میں موجود ایک نہر ہے' جو (جنت کی زمین پر بہتی ہے' اس کے دونوں کناروں پر موتیوں سے بنے ہوئے خیمے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنا ہاتھ مارا' تو جنت کی مٹی کی خوشبو مشک کی طرح کی تھی۔ اور اس کی کنکریاں موتیوں کی طرح کی تھیں"۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَرَ الَّذِي خَصَّهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِإِعْطَائِهِ إِيَّاهُ فِي الْجَنَّةِ

نبی اکرم ﷺ کا کوثر نامی (نہر کی) صفت بیان کرنے کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں بطور خاص آپ ﷺ کو عطا کی

6472 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ،

6471– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/152 و 247 من طريقين عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده.

حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَاِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَّتَاهُ مِنَ اللُّؤْلُؤِ، فَضَرَبْتُ بِيَدِي مَجْرَى الْمَاءِ، فَاِذَا مِسْكٌ اَذْفَرُ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَا هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ، اَوْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں جنت میں داخل ہوا' تو وہاں ایک نہر موجود تھی۔ جس کے کناروں پر موتی تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ پانی کے بہاؤ پر مارا' تو اس کی خوشبو مشک کی طرح تھی۔ میں نے کہا: اے جبرائیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا یہ وہ کوثر ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ بَيَاضِ مَاءِ الْكَوْثَرِ وَحَلَاوَتِهِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ

اس کوثر کے پانی کی سفیدی اور اس کی مٹھاس کی صفت کا تذکرہ' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6473 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَاِذَا اَنَا بِنَهَرٍ يَجْرِي، بَيَاضُهُ بَيَاضُ اللَّبَنِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، وَحَافَّتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ، فَضَرَبْتُ بِيَدِي، فَاِذَا الثَّرٰى مِسْكٌ اَذْفَرُ، فَقُلْتُ لِجِبْرِيلَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں جنت میں داخل ہوا' تو وہاں ایک نہر بہہ رہی تھی جس کا پانی دودھ کی طرح سفید تھا۔ اور وہ شہد سے زیادہ میٹھا تھا۔ اس کے دونوں کناروں پر موتیوں سے بنے ہوئے خیمے موجود تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ لگایا' تو وہاں کی مٹی مشک کی طرح تھی۔ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کیا ہے انہوں نے بتایا یہ وہ کوثر ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے۔''

6472– إسناده صحيح على شرط البخاري . رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/437 و 13/147، وأحمد 3/103، وهناد بن السري في "الزهد" (134) ، والطبري في "جامع البيان" 30/323، وأبو نعيم في "صفة الجنة " (327) ، والبغوي في "شرح السنّة " (4343) ، وفي " معالم التنزيل " 4/335 من طرقٍ عن حميد الطويل، بهذا الإسناد. وانظر الحديث التالي.

6473– إسناده صحيح على شرط مسلم، يحيى بن أيوب المقابري من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . وانظر الحديث السابق.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَافَّتَاهُ مِنَ اللُّؤْلُؤِ، اَرَادَ بِهِ: قِبَابَ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''اس کے دونوں کنارے موتیوں کے ہیں'' اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ وہ گنبد ہیں جو اندر سے خالی موتیوں سے بنے ہوئے ہیں

6474 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ، قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذْ عَرَضَ لِي نَهَرٌ، حَافَّتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ، فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِيْ مَعَهُ: اَتَدْرِي مَا هٰذَا؟ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ، وَضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلٰى اَرْضِهٖ، فَاَخْرَجَ مِنْ طِيْنِهِ الْمِسْكَ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں جنت میں جا رہا تھا۔ اسی دوران میرے سامنے ایک نہر آئی۔ جس کے دونوں کناروں پر اندر سے خالی موتیوں کے بنے ہوئے خیمے تھے، تو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود فرشتے نے کہا: کیا آپ ﷺ یہ بات جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ یہ وہ کوثر ہے، جو آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ ﷺ کو عطا کی ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک زمین سے لگایا اور آپ ﷺ نے اس کی مٹی کو اٹھایا، تو وہ مشک کی طرح کی تھی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ، وَاَوَّلَ شَافِعٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ وہ پہلے شخص ہوں گے جن کے لیے زمین کو شق کیا جائے گا اور آپ ﷺ سب سے پہلے شفاعت کریں گے

6474- إسناده صحيح على شرط الشيخين . سعيد: هو ابن أبي عروبة، وقد روى عنه يزيد بن زريع قبل الاختلاط . وأخرجه الطبرى فى "جامع البيان" 30/333، والآجرى فى "الشريعة" ص 396-395 من طريقين عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 232-3/231 عن عبد الوهاب بن عطاء الخفاف، عن سعيد بن أبى عروبة، به. وأخرجه أحمد 3/164 و 191 و 207 و 289، والبخارى (4964) فى تفسير سورة (إنا أعطيناك الكوثر) ، و (6581) فى الرقاق: باب الحوض، والترمذى (3359) و (3360) فى التفسير: باب ومن سورة (إنا أعطيناك الكوثر) ، وأبو داود (4748) فى السنة: باب فى الحوض، والطبرى فى "جامع البيان" 324-30/323 من طرق عن قتادة، به.

6475 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى بَنِي هَاشِمٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَأَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ

❁❁ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا۔ کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا۔ قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا۔ بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا۔ میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں میں یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا۔ سب سے پہلے میرے لیے زمین کو شق کیا جائے گا۔ سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔''

ذِكْرُ وَصْفِ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی صفت کا تذکرہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہوں گے' اور وہ سب سے پہلے فرد ہوں گے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی''

6476 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

6475- إسناده صحيح على شرط الصحيح، عبد الرحمن بن إبراهيم من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين غير شداد فمن رجال مسلم. وهو مكرر الحديث رقم (6242)، وانظر الحديث رقم (6333).

6476- إسناده جيد. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهوية، وأبو نعامة العدوي: هو عمرو بن عيسى بن سويد بن هبيرة البصري، وثقه المصنف وابن معين والنسائي واحتج به مسلم في " صحيحه "، وقال الإمام الذهبي في "الكاشف": ثقة، قيل: تغير قبل موته بأخرة، وأبو هنيدة البراء بن نوفل: روى عنه جمع، ووثقه ابن معين كما في "الجرح والتعديل " 2/40، والمصنف، وقال ابن سعد في "الطبقات" 7/226: كان معروفاً قليل الحديث، ووالان العدوي: هو والان بن بهيس أو ابن قرفة، وثقه ابن معين والمصنف، وقول ابن الجوزي في "العلل المتناهية" 2/922: قال أبو حاتم الرازي: والان مجهول، وهم منه رحمه الله، فإن أبا حاتم قال هذا في حق والان أبي عروة المرادي كما نقله عنه ابنه عبد الرحمن في "الجرح والتعديل " 9/43-44، أما والان العدوي فقد نقل ابن أبي حاتم عن يحيى بن معين القول بتوثيقه، وقول الدارقطني في "العلل" 1/190-191: ووالان غير مشهور إلاّ في هذا الحديث، والحديث غير ثابت، متعقب بما في "اللسان" 6/216: كذا قال، وقد قال يحيى بن معين: بصري ثقة، وذكره ابن حبان في "الثقات" وأخرج حديثه في "صحيحه"، وكذا أخرجه أبو عوانة وهو من زياداته على مسلم. وأخرجه مختصراً الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (1556) بتحقيقي، والدارمي في "الرد على الجهمية" ص 57 و 88 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه مطولاً ومختصراً أحمد 1/4-5، والدولابي في "الكنى" 2/155-156، وابن أبي عاصم في "السنّة" (751) و (812)، وأبو يعلى (56)، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 312-310، وأبو بكر المروزي في "مسند أبي بكر" (15) بتحقيقي، وأبو عوانة 1/175-178، والبزار (3465)، وابن الجوزي في "العلل المتناهية" (1539)

حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هُنَيْدَةَ الْبَرَاءُ بْنُ نَوْفَلٍ، عَنْ وَالَانَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَصَلَّى الْغَدَاةَ، ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنَ الضُّحٰى ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَلَسَ مَكَانَهُ حَتّٰى صَلَّى الْاُوْلٰى وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ، حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى اَهْلِهِ، فَقَالَ النَّاسُ لِاَبِيْ بَكْرٍ: سَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُهُ؟ صَنَعَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ يَصْنَعْهُ قَطُّ، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، عُرِضَ عَلَيَّ مَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، فَجُمِعَ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ بِصَعِيْدٍ وَّاحِدٍ حَتّٰى انْطَلَقُوا اِلٰى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالْعَرَقُ يَكَادُ يُلْجِمُهُمْ، فَقَالُوا: يَا آدَمُ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، فَقَالَ: لَقَدْ لَقِيتُ مِثْلَ الَّذِيْ لَقِيتُمْ، فَانْطَلِقُوا اِلٰى اَبِيكُمْ بَعْدَ اَبِيكُمْ، اِلٰى نُوحٍ (اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ اِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ) (آل عمران: 33) ، فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى نُوْحٍ، فَيَقُوْلُوْنَ: اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّهُ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ، وَاسْتَجَابَ لَكَ فِيْ دُعَائِكَ، فَلَمْ يَدَعْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا، فَيَقُوْلُ: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، فَانْطَلِقُوا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ، فَاِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَهُ خَلِيْلًا، فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيمَ، فَيَقُوْلُ: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، فَانْطَلِقُوا اِلٰى مُوْسٰى، فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا، فَيَقُوْلُ مُوْسٰى: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، وَلٰكِنِ انْطَلِقُوا اِلٰى عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَاِنَّهُ يُبْرِءُ الْاَكْمَهَ، وَالْاَبْرَصَ، وَيُحْيِي الْمَوْتٰى، فَيَقُوْلُ عِيْسٰى: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، وَلٰكِنِ انْطَلِقُوا اِلٰى سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ، فَاِنَّهُ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، انْطَلِقُوا اِلٰى مُحَمَّدٍ، فَلْيَشْفَعْ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ.

قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ وَآتِيْ جِبْرِيلَ، فَيَاْتِيْ جِبْرِيلُ رَبَّهُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ.

قَالَ: فَيَنْطَلِقُ بِهِ جِبْرِيلُ، فَيَخِرُّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَيَرْفَعُ رَاْسَهُ، فَاِذَا نَظَرَ اِلٰى رَبِّهِ خَرَّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ اُخْرٰى، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَيَذْهَبُ لِيَقَعَ سَاجِدًا، فَيَاْخُذُ جِبْرِيلُ بِضَبْعَيْهِ، وَيَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الدُّعَاءِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى بَشَرٍ قَطُّ، فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ جَعَلْتَنِيْ سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَاَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، حَتّٰى اِنَّهُ لَيَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَاَيْلَةَ.

ثُمَّ يُقَالُ: ادْعُ الصِّدِّيقِينَ فَيَشْفَعُوْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: ادْعُ الْاَنْبِيَاءَ فَيَجِيءُ النَّبِيُّ مَعَهُ الْعِصَابَةُ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ، ثُمَّ يُقَالُ: ادْعُ الشُّهَدَاءَ فَيَشْفَعُوْنَ لِمَنْ اَرَادُوا، فَاِذَا فَعَلَتِ الشُّهَدَاءُ ذٰلِكَ يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: اَنَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، اَدْخِلُوا جَنَّتِيْ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: انْظُرُوا فِي النَّارِ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَحَدٍ عَمِلَ خَيْرًا قَطُّ، فَيَجِدُوْنَ فِي النَّارِ رَجُلًا، فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ، فَيَقُوْلُ: لَا غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ اُسَامِحُ النَّاسَ فِي الْبَيْعِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اسْمَحُوا لِعَبْدِيْ كَاِسْمَاحِهِ

اِلٰى عَبِيدِى، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اٰخَرُ يُقَالُ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ، فَيَقُوْلُ: لَا، غَيْرَ اَنِّى كُنْتُ اَمَرْتُ وَلَدِى، اِذَا مِتُّ فَاحْرِقُوْنِىْ فِى النَّارِ، ثُمَّ اطْحَنُوْنِىْ، حَتّٰى اِذَا كُنْتُ مِثْلَ الْكُحْلِ، فَاذْهَبُوْا بِىْ اِلَى الْبَحْرِ، فَذُرُّوْنِىْ فِى الرِّيحِ، فَقَالَ اللّٰهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مِنْ مَخَافَتِكَ، فَيَقُوْلُ: انْظُرُوا اِلٰى مُلْكِ اَعْظَمِ مُلْكٍ، فَاِنَّ لَكَ مِثْلَهُ وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهِ، فَيَقُوْلُ: لِمَ تَسْخَرُ بِى، وَاَنْتَ الْمَلِكُ؟ فَذٰلِكَ الَّذِىْ ضَحِكْتُ مِنْهُ مِنَ الضُّحَى .

قَالَ اِسْحَاقُ: هٰذَا مِنْ اَشْرَفِ الْحَدِيْثِ، وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ عِدَّةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا، مِنْهُمْ: حُذَيْفَةُ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَغَيْرُهُمْ.

اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَعَامَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هُنَيْدَةَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ

✿✿ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت فجر کی نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ جب چاشت کا وقت ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر تشریف فرما رہے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کی نماز نمازیں ادا کرلیں۔ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے ساتھ بات چیت نہیں کی' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرلی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے۔ لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ اللہ کے رسول سے دریافت کریں کیا معاملہ ہے آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا طرز عمل اختیار کیا ہے کہ ایسا پہلے کبھی نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں میرے سامنے وہ تمام چیزیں پیش کی گئیں جو دنیا اور آخرت کے اعتبار سے آگے ہوں گی تمام پہلے اور بعد والے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا جائے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ لوگ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے وہ یہ کہیں گے اے حضرت آدم علیہ السلام آپ انسانوں کے جد امجد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا۔ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے' تو حضرت آدم علیہ السلام یہ کہیں گے مجھے بھی اسی طرح کی صورتحال درپیش ہے' جو تم کو درپیش ہے۔ تم لوگ اپنے ایک باپ کے بعد والے دوسرے باپ (یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی طرف جاؤ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو تمام جہانوں میں منتخب کرلیا ہے۔''

تو لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے' اور یہ کہیں گے کہ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا تھا۔ اس نے آپ کی دعا کو مستجاب بھی کیا تھا' یہاں تک کہ زمین پر کوئی بھی کافر بستا ہوا نہیں رہا تھا' تو حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے میں یہ نہیں کرسکتا۔ تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا خلیل بنایا تھا' تو لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے' تو وہ یہ کہیں گے کہ میں یہ نہیں کرسکتا تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کلام کا شرف عطا کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں یہ نہیں کرسکتا تم لوگ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ پیدائشی اندھے اور برص کے مریض کو ٹھیک کردیا کرتے تھے۔ وہ مردوں کو زندہ کردیا کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی

یہی کہیں گے میں یہ نہیں کرسکتا۔ تم لوگ ان کے پاس جاؤ جو تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلے انہی کے لیے زمین کوشق کیا گیا۔ تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ تا کہ وہ تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کریں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ لوگ (میری طرف) آئیں گے۔ میں جبرائیل کے پاس جاؤں گا۔ جبرائیل اپنے پروردگار کے پاس جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے (نبی اکرم ﷺ کو) اجازت دو اور اسے جنت کی خوش خبری دو۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر جائیں گے نبی اکرم ﷺ سجدے میں چلے جائیں گے جو تقریباً ایک ہفتے جتنا ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا محمد اپنے سر کو اٹھاؤ۔ تم بولو سنا جائے گا۔ شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی۔ نبی اکرم ﷺ اپنا سر اٹھائیں گے جب وہ اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے' تو دوبارہ سجدے میں چلے جائیں گے جو پورے ایک ہفتے جتنا طویل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھاؤ بولو سنا جائے گا شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی۔ نبی اکرم ﷺ پھر سجدے میں جانے لگیں گے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو پہلو سے پکڑ لیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کو دعا کے جیسے کلمات القاء کرے گا۔ اس نے اس سے پہلے کسی انسان کو وہ القاء نہیں کئے' تو نبی اکرم ﷺ عرض کریں گے اے میرے پروردگار' تو نے مجھے تمام اولاد آدم کا سردار بنایا ہے۔ میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔ قیامت کے دن سب سے پہلے میرے لیے زمین کو شق کیا گیا۔ میں یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ قیامت کے دن حوض کوثر کے پاس آئیں گے۔ وہ صنعاء اور ایلہ کے درمیان جگہ سے زیادہ بڑا ہے پھر یہ کہا جائے گا صدیق کو بلاؤ تا کہ وہ شفاعت کرے' پھر یہ کہا جائے گا انبیاء کو بلاؤ' تو کوئی ایک نبی آئے گا۔ ان کے ساتھ کچھ لوگ ہوں گے کوئی ایک نبی آئے گا ان کے ساتھ پانچ یا چھ افراد ہوں گے۔ کسی نبی کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہوگا پھر یہ کہا جائے گا شہداء کو بلاؤ تا کہ وہ جس کی چاہے شفاعت کریں۔ جب شہداء ایسا کرلیں گے' تو اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں تم میری جنت میں ہر اس شخص کو داخل کر دو جو کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہنم میں جائزہ لو کیا وہاں کوئی ایسا شخص ہے' جس نے کبھی کوئی بھلائی کی ہو' تو فرشتوں کو جہنم میں ایک شخص ملے گا۔ اس سے دریافت کیا جائے گا کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کی ہے۔ وہ بولے گا: جی نہیں' البتہ میں خرید وفروخت کرتے ہوئے لوگوں سے نرمی سے کام لیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے اس بندے کے ساتھ نرمی کرو۔ جس طرح اس نے میرے بندوں کے ساتھ نرمی کی تھی' پھر ایک اور شخص کو جہنم سے نکالا جائے گا۔ اس سے دریافت کیا جائے گا' تم نے کبھی کوئی بھلائی کی۔ وہ جواب دے گا۔ جی نہیں' البتہ میں نے اپنی اولاد کو یہ حکم دیا تھا کہ جب میں مر جاؤں' تو تم لوگ مجھے آگ میں جلا دینا اور پھر مجھے پیس دینا' یہاں تک کہ جب میں سرمہ بن جاؤں' تو مجھے دریا میں بہا دینا اور اسے ہوا میں اڑا دینا' تو اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ عرض کرے گا: تیرے خوف کی وجہ سے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم دیکھو جو سب سے بڑا ملک ہے تمہیں اس جتنا اور اس جتنا مزید دس گنا علاقہ دیا جاتا ہے بندہ عرض کرے گا' تو میرے ساتھ کیوں مذاق کر رہا ہے' جبکہ تو بادشاہ ہے۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) اس بات پر میں چاشت کے وقت ہنس پڑا تھا۔

اسحاق نامی راوی کہتے ہیں: یہ سب سے بہترین حدیث ہے یہ روایت متعدد افراد نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی

مانند نقل کی ہے جن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتَهٗ يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ فِى الْقِيَامَةِ

اس بات کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت دیگر تمام امتوں پر گواہ ہوں گے

6477 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُدْعٰى نُوحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ لِاُمَّتِهٖ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: مَا اَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ، فَيَقَالُ: مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاُمَّتُهٗ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَيَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ، وَيَكُوْنُ الرَّسُوْلُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا، فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ: (وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَسَطًا لِتَكُوْنُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا) (البقرة: 143) وَالْوَسَطُ: الْعَدْلُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا' تو وہ عرض کریں گے اے میرے پروردگار میں حاضر ہوں۔ پروردگار دریافت کرے گا۔ کیا تم نے تبلیغ کر دی تھی۔ وہ جواب دیں گے۔ جی ہاں اے میرے پروردگار' تو پروردگار ان کی امت سے دریافت کرے گا۔ کیا اس نے تم لوگوں کو تبلیغ کر دی تھی' تو لوگ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا' تو پروردگار (حضرت نوح علیہ السلام سے) دریافت کرے گا تمہارے حق میں گواہی کون دے گا۔ حضرت نوں علیہ السلام عرض کریں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو (میری امت کے افراد) یہ گواہی دیں گے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے تبلیغ کر دی تھی۔ اور رسول (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں پر گواہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''اسی طرح ہم نے تمہیں عادل امت بنایا ہے' تا کہ تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ اور رسول تم لوگوں پر گواہ ہو۔''

لفظ وسط سے مراد عادل ہے۔

6477- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وأبو صالح: هو ذكوان السمان . وهو في "مسند أبي يعلى " (1173) . وانظر تخريجه في الحديث الآتي برقم (7216) .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْأَنْبِيَاءَ أَوَّلَهُمْ وَآخِرَهُمْ يَكُونُونَ فِي الْقِيَامَةِ تَحْتَ لِوَاءِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ قیامت کے دن تمام پہلے والے اور بعد والے انبیاء نبی اکرم ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے

6478 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْكِلَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوبَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ، وَاَوَّلُ شَافِعٍ، وَمُشَفَّعٍ، بِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ، تَحْتِيْ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔ اور یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا۔ اور سب سے پہلے میرے لیے زمین کو شق کیا جائے گا اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا۔ اور میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میرے ہاتھ میں ''لواء الحمد'' ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ سب لوگ میرے نیچے (یعنی اس جھنڈے کے نیچے) ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ الَّذِي وَعَدَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَّغَهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ بِفَضْلِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو مقامِ محمود کی صفت کے بارے میں ہے' جس کا اللہ تعالیٰ نے

6478- حديث صحيح لغيره، إسناده ضعيف، عمرو بن عثمان الكلابي تركه النسائي، ولينه العقيلي، وقال أبو حاتم: يتكلمون فيه يحدث من حفظه بمناكير، وقال ابن عدي: روى عنه ثقات، وهو ممن يكتب حديثه، وباقي رجاله رجال الشيخين غير بشر بن شغاف، فقد روى له أبو داود والترمذي والنسائي، وهو ثقة . عبد الله: هو ابن سلام رضي الله عنه . والحديث في "مسند أبي يعلى" 350/1. وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" (793) عن عمر بن الخطاب السجستاني، حدثنا عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد، وأخطأ الشيخ ناصر الدين الألباني، فصحح إسناده هنا وفي "الصحيحة" 101-4/100. وذكره الهيثمي في "المجمع" 8/254، وقال: رواه أبو يعلى والطبراني، وفيه عمرو بن عثمان الكلابي، وثقه ابن حبان على ضعفه. قلت: لكن يشهد له حديث أبي سعيد الخدري عند أحمد 3/2، والترمذي (3615) وابن ماجه (4308) وفيه علي بن زيد بن جدعان وفيه ضعف، وحديثه حسن في الشواهد، وهذا منها، ولذا قال الترمذي: حديث حسن، وآخر من حديث أبي هريرة عند مسلم (2278) في أول الفضائل.

اپنے محبوب کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے فضل کے تحت آپ ﷺ کو اس مقام پر فائز کرے گا

6479 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَاَكُوْنُ اَنَا وَاُمَّتِيْ عَلٰى تَلٍّ، فَيَكْسُوْنِيْ رَبِّيْ حُلَّةً خَضْرَاءَ، فَاَقُوْلُ: مَا شَاءَ اللهُ اَنْ اَقُوْلَ، فَذٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن لوگوں کو زندہ کیا جائے گا۔ سب سے پہلے میں اور میری امت ایک ٹیلے پر آئیں گے۔ میرا پروردگار مجھے سبز حلہ پہنائے گا' تو جو اللہ کو منظور ہوگا میں اس وقت (اللہ تعالیٰ کی حمد کے طور پر کلمات) کہوں گا۔ یہی مقام محمود ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ هُوَ الْمَقَامُ الَّذِيْ يَشْفَعُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُمَّتِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ مقام محمود وہ مقام ہے' جس پر (فائز ہونے کے بعد) آپ ﷺ اپنی امت کی شفاعت کریں گے

6480 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ حَبِيبٍ اللَّيْثِيُّ اَبُوْ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6479- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير كثير بن عبيد، وهو ابن نمير الحمصي، فقد روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة. محمد بن حرب: هو الخولاني الحمصي، والزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر. وأخرجه أحمد 3/456، والطبري في "جامع البيان" 15/147، والطبراني في "الكبير" /19 (142)، والحاكم 2/363 من طرق عن محمد بن حرب، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبري 15/146، والطبراني من طريقين عن بقية بن الوليد، عن الزبيدي، به. وذكره الهيثمي في " المجمع " 7/51، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح. ثم ذكره 10/377، ونسبه للطبراني في "الكبير" و " الأوسط "، وقال: وأحد إسنادي الكبير رجاله رجال الصحيح.

6480- إسناده حسن، كثير بن حبيب الليثي ذكره المؤلف في "الثقات" 7/354، وقال أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه في " الجرح والتعديل " 7/150: لا بأس به، وباقي رجاله رجال الشيخين غير علي ابن المديني، فمن رجال البخاري. وأخرجه الذهبي في "ميزان الاعتدال" 3/403 من طريق أبي خليفة بهذا الإسناد، ونسبه لأبي نعيم في كتاب "الرؤية"، وقال: هذا حديث غريب جداً. وأخرجه البخاري (7510)، ومسلم (193) (326)، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 299 من طرق عن حماد بن زيد، عن معبد بن هلال العنزي، عن أنس بن مالك. وانظر (6464).

(متن حدیث): إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنبَرًا مِنْ نُورٍ، وَإِنِّي لَعَلَى أَطْوَلِهَا وَأَنْوَرِهَا، فَيَجِيءُ مُنَادٍ، فَيُنَادِي: أَيْنَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ؟ قَالَ: فَيَقُولُ الْأَنْبِيَاءُ: كُلُّنَا نَبِيٌّ أُمِّيٌّ، فَإِلَى أَيِّنَا أُرْسِلَ؟ فَيَرْجِعُ الثَّانِيَةَ، فَيَقُولُ: أَيْنَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ الْعَرَبِيُّ؟ قَالَ: فَيَنْزِلُ مُحَمَّدٌ حَتَّى يَأْتِيَ بَابَ الْجَنَّةِ، فَيَقْرَعُهُ، فَيَقُولُ: مَنْ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ أَوْ أَحْمَدُ، فَيُقَالُ: أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُ، فَيَدْخُلُ، فَيَتَجَلَّى لَهُ الرَّبُّ، وَلَا يَتَجَلَّى لِنَبِيٍّ قَبْلَهُ، فَيَخِرُّ لِلَّهِ سَاجِدًا، وَيَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَمْ يَحْمَدْهُ أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَهُ وَلَنْ يَحْمَدَهُ أَحَدٌ بِهَا مِمَّنْ كَانَ بَعْدَهُ، فَيُقَالُ لَهُ: مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، تَكَلَّمْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: أَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ، ثُمَّ يَرْجِعُ الثَّانِيَةَ فَيَخِرُّ لِلَّهِ سَاجِدًا وَيَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَمْ يَحْمَدْهُ أَحَدٌ كَانَ قَبْلَهُ، وَلَنْ يَحْمَدَهُ بِهَا أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ بَعْدَهُ، فَيُقَالُ لَهُ: مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، تَكَلَّمْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، فَيُقَالُ لَهُ: أَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ بُرَّةٍ، ثُمَّ يَرْجِعُ الثَّالِثَةَ، فَيَخِرُّ لِلَّهِ سَاجِدًا، وَيَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَمْ يَحْمَدْهُ بِهَا أَحَدٌ كَانَ قَبْلَهُ، وَلَنْ يَحْمَدَهُ أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ بَعْدَهُ، فَيُقَالُ لَهُ: أَخْرِجْ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ، ثُمَّ يَرْجِعُ، فَيَخِرُّ سَاجِدًا، وَيَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَمْ يَحْمَدْهُ بِهَا أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَهُ، وَلَنْ يَحْمَدَهُ بِهَا أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ بَعْدَهُ، فَيُقَالُ لَهُ: مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، تَكَلَّمْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيُقَالُ لَهُ: مُحَمَّدُ لَسْتَ هُنَاكَ، تِلْكَ لِي، وَأَنَا الْيَوْمَ أَجْزِي بِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن ہر نبی کے لیے نور کا منبر ہوگا اور میں سب سے زیادہ اونچے اور سب سے زیادہ نورانی منبر پر ہوں گا' پھر ایک منادی آ کر یہ اعلان کرے گا۔ اُمی نبی کہاں ہیں؟ تو انبیاء جواب دیں گے کہ ہم میں سے ہر ایک اُمی نبی ہے۔ ہم میں کسے بلایا گیا ہے وہ دوسری مرتبہ واپس آئے گا اور دریافت کرے گا۔ اُمی عربی نبی کہاں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ممبر سے نیچے اتریں گے' اور جنت کے دروازے پر آ کر اس کو کھٹکھٹائیں گے۔

(اندر سے) داروغہ پوچھے گا کون ہے' تو آپ جواب دیں گے محمد' (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) احمد۔ دریافت کیا جائے گا کیا انہیں بلایا گیا ہے' تو وہ جواب دیں گے جی ہاں' تو ان کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا۔ وہ اس کے اندر داخل ہوں گے' تو ان کا پروردگار ان کے سامنے تجلی کرے گا۔ ان سے پہلے کسی اور نبی کے لیے پروردگار نے تجلی نہیں کی ہوگی' تو وہ اللہ کی بارگاہ میں سجدے میں چلے جائیں گے۔ اور ایسے کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے کہ ان سے پہلے اور ان کے بعد کسی نے بھی ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی ہوگی۔ ان سے کہا جائے گا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنا سر اٹھاؤ تم بات کرو اسے سنا جائے گا۔ تم شفاعت کرو اسے قبول کیا جائے گا۔ مانگو وہ دیا جائے گا۔ وہ عرض کریں گے: اے پروردگار میری امت، میری امت' تو ان سے کہا جائے گا۔ تم ہر اس شخص کو (جہنم سے) نکال لو۔ جس کے دل میں جو کے وزن جتنا (ایمان ہو) پھر وہ دوبارہ آ کر اللہ کی بارگاہ میں سجدے میں چلے جائیں گے۔ اور ایسے کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے کہ ان سے پہلے کسی نے بھی ان کلمات

کے ذریعے حمد بیان نہیں کی ہوگی۔اوران کے بعد بھی کوئی ان کلمات کے ذریعے اس حمد کو بیان نہیں کرے گا' تو ان سے کہا جائے گا محمد اپنا سر اٹھاؤ۔بات کرو اسے سنا جائے گا شفاعت کرو اسے قبول کیا جائے گا۔مانگو وہ دیا جائے گا' پھر ان سے کہا جائے گا تم ایسے ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لو جس کے دل میں گندم کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہو' پھر وہ تیسری مرتبہ آئیں گے' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدے میں چلے جائیں گے۔اور ایسے کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے کہ ان سے پہلے کسی نے ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی ہوگی اور ان کے بعد بھی کوئی ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرے گا' تو ان سے کہا جائے گا جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لو جس کے دل میں رائی جتنا ایمان ہو۔نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لا کر سجدے میں چلے جائیں گے' اور اللہ تعالیٰ کی ایسے کلمات کے ذریعے حمد بیان کریں گے کہ ان کلمات کے ذریعے آپ ﷺ سے پہلے کسی نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی ہوگی اور آپ ﷺ کے بعد بھی کوئی ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرے گا' تو آپ ﷺ سے یہ کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھاؤ۔بات کرو اسے سنا جائے گا۔شفاعت کرو اسے قبول کیا جائے گا۔مانگو وہ دیا جائے گا' تو نبی اکرم ﷺ عرض کریں گے اے میرے پروردگار جس شخص نے لَا اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہو (اسے بھی جہنم سے نکلنے کا حکم دیا جائے)' تو آپ ﷺ سے یہ کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ) اس کے ساتھ تمہارا واسطہ نہیں ہے یہ میرے ساتھ مخصوص ہے اور آج میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ فِي الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن جنت کے دروازے کو سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کھٹکھٹائیں گے

6481 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے پہلے میں جنت کے دروازے کو کھٹکھٹاؤں گا۔''

6481- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير المختار بن فلفل، فمن رجال مسلم. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وسفيان: هو الثوري . وأخرجه ابن أبي شيبة 11/503، ومسلم (196) (331) في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، وأبو يعلى (3964) ، وأبو عوانة 1/109، وابن منده (888) ، وابن أبي عاصم (6) ، والطبراني (5) في " الأوائل "، من طرق عن معاوية بن هشام، عن سفيان، بهذا الاسناد.

بَابُ الْمُعْجِزَاتِ

باب! معجزات کا تذکرہ

6482 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُولِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنِّي لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِذْ بُعِثْتُ، اِنِّي لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں مکہ میں موجود اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھے اس وقت سلام کیا کرتا تھا۔ جب مجھے مبعوث کیا گیا تھا۔ میں آج بھی اس کو پہچانتا ہوں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبْطَلَ وُجُوْدَ الْمُعْجِزَاتِ فِي الْاَوْلِيَاءِ دُوْنَ الْاَنْبِيَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے اولیاء میں کرامات کے وجود کا انکار کیا ہے' انبیاء (کے معجزات کا انکار) نہیں کیا

6483 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): رُبَّ اَشْعَثَ ذِي طِمْرَيْنِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ

6482- إسناده حسن. محمد بن إسماعيل: هو الإمام البخاري صاحب " الصحيح "، ومن فوقه من رجال الشيخين غير سماك بن حرب، فمن رجال مسلم، وحديثه لا يرقى إلى الصحة. وأخرجه أحمد 5/89 و 95، وابن أبي شيبة 11/464، والدارمي 1/21 ومسلم (2277) في الفضائل: باب نسب النبي - صلى الله عليه وسلم - وتسليم الحجر عليه قبل النبوة، والبيهقي في " الدلائل " 2/153، والبغوي (3709) من طرق عن يحيى بن أبي بكير، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (1995) عن علي بن عبد العزيز، حدثنا أبو حذيفة (وهو موسى بن مسعود النهدي)، وحدثنا إبراهيم بن طهمان، به. وأخرجه الطيالسي (1907) ، وأحمد 5/105، والترمذي (3624) في المناقب: باب رقم (5) ، والطبراني في "الكبير" (1907) و (1961) ، (2028) ، وفي " الأوسط " (2033) ، وفي "الصغير" (167) ، وأبو نعيم (300) و (301) ، والبيهقي 2/153 كلاهما في "دلائل النبوة " من طرق عن سماك بن حرب، به.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بکھرے ہوئے بالوں اور پرانے کپڑوں والے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھالیں' تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ فِي تَأْوِيلِهِ جَمَاعَةٌ لَمْ يُحْكِمُوا صِنَاعَةَ الْعِلْمِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کی تاویل کرنے میں ایک جماعت کو غلط فہمی ہوئی جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتی تھی

6484 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): ذَبَحْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ، فَنَاوَلْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ، فَنَاوَلْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ قَالَ: اَمَا اِنَّكَ لَوِ ابْتَغَيْتَهُ لَوَجَدْتَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (بکری) ذبح کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دستی مجھے پکڑا دو۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے دستی پکڑا دو۔ میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا مجھے دستی پکڑا دو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بکری میں دو ہی دستیاں ہوتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم حاصل کرنا چاہتے' تو اسے بھی پالیتے۔

6483- إسناده صحيح، يزيد ابن موهب: هو ابن خالد، روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين غير العلاء بن عبد الرحمن، وهو ابن يعقوب الحرقي، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم (2622) في البر والصلة: باب فضل الضعفاء والخاملين، و (2846) في صفة الجنة ونعيم أهلها: باب النار يدخلها الجبارون، والجنة يدخلها الضعفاء ، ومن طريقه البغوي (4069) عن سويد بن سعيد، عن حفص بن ميسرة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 1/292، والحاكم 4/328 من طريقين عن إبراهيم بن حمزة، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ كثير بن يزيد، عن المطلب بن عبد الله، عن أبي هريرة رفعه، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

6484- إسناده حسن . رجاله رجال مسلم غير محمد بن عجلان المدني مولى فاطمة، فقد روى له مسلم متابعة . عقبة بن مكرم: هو العمي . وأخرجه أحمد 2/517 عن الضحاك -وهو أبو عاصم النبيل- عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد . وفي الباب عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عِنْدَ أحمد 6/8 و 392، والطبراني في "الكبير" و "الأوسط" كما في "المجمع" 8/311، وقال الهيثمي: وأحد إسنادي أحمد حسن . وعن سلمى زوجة أبي رافع عند الطبراني في "الكبير" /24 (763) . قال الهيثمي: رجاله ثقات . وعن أبي عبيد مَوْلَى رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عِنْدَ أحمد 3/484-485، والدارمي 1/22، والترمذي في "الشمائل" (170) ، والطبراني /22 (842) . وقال الهيثمي: رواه أحمد والطبراني ورجالهما رجال الصحيح غير شهر بن حوشب، وقد وثقه غير واحد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبْطَلَ وُجُوْدَ الْمُعْجِزَاتِ فِي الْاَوْلِيَاءِ دُوْنَ الْاَنْبِيَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے اولیاء میں کرامات کے وجود کو باطل قرار دیا ہے جب کہ انبیاء (کے معجزات کا انکار) نہیں کیا

6485 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً، فَاَرَادَ اَنْ يَرْكَبَهَا، فَالْتَفَتَتْ اِلَيْهِ، فَقَالَتْ: اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِيُحْرَثَ عَلَيْنَا، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمَّ، قَالَ: وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِيْ غَنَمٍ لَهُ فَاَخَذَ الذِّئْبُ الشَّاةَ، فَتَبِعَهُ الرَّاعِي، فَلَفَظَهَا، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ لَكَ بِيَوْمِ السِّبَاعِ حَيْثُ لَا يَكُوْنُ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمَّ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک مرتبہ ایک شخص گائے کو لے کر جا رہا تھا۔ اس نے اس پر سوار ہونے کا ارادہ کیا' تو گائے نے اس کی طرف توجہ کر کے کہا ہمیں اس کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ہمیں اس لیے پیدا کیا گیا ہے' تاکہ ہمارے ذریعہ کھیتی باڑی کی جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود افراد نے سبحان اللہ کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں۔ ابوبکر اور عمر بھی اس بات پر یقین رکھتے ہیں (کہ گائے کلام کر سکتی ہے)' حالانکہ یہ دونوں صاحبان وہاں موجود نہیں تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ایک مرتبہ ایک شخص اپنی بکریاں لے کر جا رہا تھا۔ بھیڑیے نے ایک بکری کو پکڑا۔ چرواہا بھیڑیے کے پیچھے گیا۔ اس نے اس بکری کو اس سے چھڑوا لیا' تو بھیڑیے نے کہا۔ اس دن تم کیا کرو گے جو درندوں کی حکومت کا دن ہوگا۔ اس دن ان بکریوں کا نگران میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود افراد نے سبحان

6485- إسناده صحيح. أحمد بن سليمان بن أبي شيبة: هو أحمد بن سليمان بن عبد الملك بن أبي شيبة أبو الحسين الرهاوي، ثقة روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبي داود الحفري: واسمه عمر بن سعد بن عبيد، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (2388) في فضائل الصحابة: باب من فضائل أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ محمد بن رافع، عن أبي داود الحفري، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (1054)، ومن طريقه البغوي (3889) عن سفيان، به. وأخرجه أحمد في "المسند" 2/245-246، وفي "فضائل الصحابة" (183)، والبخاري (3471) في الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ومسلم، من طريق سفيان بن عيينة، عن أبي الزناد، به. وأخرجه أحمد في "فضائل الصحابة" (643) عن قتيبة بن سعيد، عن ابن لهيعة، عن الأعرج، به. وأخرجه البخاري (3663) في فضائل الصحابة: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "لو كنت متخذاً خليلاً" عن أبي اليمان، عن شعيب، عن الزهري، عن أبي سلمة، به. وانظر الحديث التالي.

اللہ کہا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ابوبکر اور عمر بھی اس بات پر یقین رکھتے ہیں (کہ بھیڑیا کلام کرسکتا ہے) حالانکہ یہ دونوں صاحبان وہاں موجود نہیں تھے۔"

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6486 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى بَقَرَةٍ، الْتَفَتَتْ اِلَيْهِ، فَقَالَتْ: اِنِّي لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ، قَالَ: آمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَاَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً، فَتَبِعَهَا الرَّاعِي، فَقَالَ الذِّئْبُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي، فَقَالَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ

قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ایک مرتبہ ایک شخص گائے پر سوار ہوا تو گائے نے اس کی طرف رخ کر کے کہا۔ مجھے اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا مجھے کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں، ابوبکر اور عمر اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔

ایک مرتبہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ چرواہا اس کے پیچھے آیا۔ بھیڑیے نے کہا: درندوں کے مخصوص دن میں کون اس کا محافظ ہوگا۔ جب ان کا نگران میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہوگا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں، ابوبکر اور عمر اس پر ایمان رکھتے ہیں (یعنی یقین رکھتے ہیں)"

ابوسلمہ نامی راوی کہتے ہیں: اس دن یہ دونوں صاحبان حاضرین میں موجود نہیں تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِثْبَاتِ كَوْنِ الْمُعْجِزَاتِ فِي الْاَوْلِيَاءِ دُوْنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلٰى حَسَبِ نِيَّاتِهِمْ وَصِحَّةِ ضَمَائِرِهِمْ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَالِقِهِمْ

6486- إسناده صحيح على شرط الشيخين . بندار: هو لقب محمد بن بشار، وسعد بن إبراهيم: هو ابن عبد الرحمن بن عوف.وأخرجه البخاري (2324) في الحرث والمزارعة: باب استعمال البقر للحراثة ومسلم (2388) في فضائل الصحابة: باب فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه، والترمذي (3677) في المناقب: باب رقم (17)، و (3695) باب مناقب عمر، ثلاثتهم عن بندار بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 2/382، ومسلم من طريق محمد بن جعفر، به. وأخرجه الطيالسي (2354)، ومن طريقه الترمذي (3677) و (3695) عن شعبة، به.وأخرجه البخاري (3471) في الأنبياء : باب ما ذكر عن بني اسرائيل، ومسلم من طريقين عن سفيان بن عيينة، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبراهيم، به .وأخرجه مسلم، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 4/168 من طرق عن ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أبي هريرة، رفعه.

اس روایت کا تذکرہ‘ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اولیاء میں کرامات پائی جاتی ہیں

جو ان کے اور ان کے خالق کے درمیان معاملے کے حوالے سے ان کی نیتوں اور ان کے پوشیدہ معاملات کی صحت کے حوالے سے ہوتی ہیں

6487 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، حَدَّثَنَا الْمَخْزُوْمِیُّ الْمُغِیْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ یُسْلِفُ النَّاسَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: یَا فُلَانُ، اَسْلِفْنِیْ سِتَّ مِائَةِ دِیْنَارٍ، قَالَ: نَعَمْ، اِنْ اٰتَیْتَنِیْ بِوَكِیْلٍ، قَالَ: اللّٰهُ وَكِیْلِیْ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، نَعَمْ، قَدْ قَبِلْتُ اللّٰهَ وَكِیْلًا، فَاَعْطَاهُ سِتَّ مِائَةِ دِیْنَارٍ، وَضَرَبَ لَهُ اَجَلًا، فَرَكِبَ الْبَحْرَ بِالْمَالِ لِیَتَّجِرَ فِیْهِ، وَقَدَّرَ اللّٰهُ اَنْ حَلَّ الْاَجَلُ، وَارْتَجَّ الْبَحْرُ بَیْنَهُمَا، وَجَعَلَ رَبُّ الْمَالِ یَاْتِی السَّاحِلَ یَسْاَلُ عَنْهُ، فَیَقُوْلُ الَّذِیْ یَسْاَلُهُمْ عَنْهُ: تَرَكْنَاهُ بِمَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا، فَیَقُوْلُ رَبُّ الْمَالِ: اللّٰهُمَّ اخْلُفْنِیْ فِیْ فُلَانٍ بِمَا اَعْطَیْتُهُ بِكَ، قَالَ: وَیَنْطَلِقُ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْمَالُ، فَیَنْحَتُ خَشَبَةً، وَیَجْعَلُ الْمَالَ فِیْ جَوْفِهَا، ثُمَّ كَتَبَ صَحِیْفَةً مِنْ فُلَانٍ اِلٰی فُلَانٍ، اِنِّیْ دَفَعْتُ مَالَكَ اِلٰی وَكِیْلِیْ، ثُمَّ سَدَّ عَلٰی فَمِ الْخَشَبَةِ، فَرَمٰی بِهَا فِیْ عُرْضِ الْبَحْرِ، فَجَعَلَ یَهْوِیْ بِهَا حَتّٰی رَمٰی بِهَا اِلَی السَّاحِلِ، وَیَذْهَبُ رَبُّ الْمَالِ اِلَی السَّاحِلِ، فَیَسْاَلُ، فَیَجِدُ الْخَشَبَةَ، فَحَمَلَهَا، فَذَهَبَ بِهَا اِلٰی اَهْلِهٖ، وَقَالَ: اَوْقِدُوْا بِهٰذِهٖ، فَكَسَرُوْهَا، فَانْتَثَرَتِ الدَّنَانِیْرُ، وَالصَّحِیْفَةُ، فَاَخَذَهَا، فَقَرَاَهَا، فَعَرَفَ، وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُ، فَقَالَ لَهُ رَبُّ الْمَالِ: مَالِیْ، فَقَالَ: قَدْ دَفَعْتُ مَالِیْ اِلٰی وَكِیْلِیْ، اِلٰی مُوَكِّلٍ بِیْ، فَقَالَ لَهُ: اَوْفَانِیْ وَكِیْلُكَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ: فَلَقَدْ رَاَیْتُنَا یَكْثُرُ مِرَاؤُنَا وَلَغَطُنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَنَا اَیُّهُمَا اٰمَنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6487- إسناده حسن. عمر بن أبي سلمة: هو ابن عبد الرحمن بن عوف، مختلف فيه، وهو كما قال ابن عدي: حسن الحديث لا بأس به، وباقي رجاله رجال الشيخين غير المغيرة بن سلمة المخزومي، فمن رجال مسلم. أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (1128) ، عن موسى بن إسماعيل، عن أبي عوانة، بهذا الأسناد. وأخرجه الحافظ في "تغليق التعليق " 5/127 من طريق أبي سلمة المنقري، ومن طريق يحيى بن حماد، كلاهما عن أبي عوانة، به. وعلقه البخاري (6261) في الاستئذان: باب بمن يبدأ في الكتاب، قال: وقال عمر بن أبي سلمة ... فذكره مختصراً. وأخرجه أحمد 349-3/348، عن يونس بن محمد، والبخاري (2063) في البيوع: باب التجارة في البحر، عن عبد الله بن صالح، كلاهما عن الليث، حَدَّثَنِي جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هرمز، عن أبي هريرة، رفعه. وعلقه البخاري (1498) في الزكاة: باب ما يستخرج من البحر، و (2063) ، و (2291) في الكفالة: باب الكفالة في القرض والديون بالأبدان وغيرها، و (2404) في الاستقراض: باب إذا أقرضه إلى أجل مسمى أو أجّله في البيع، و (2430) في اللقطة: باب إذا وجد خشبة في البحر أو سوطاً أو نحوه، و (2734) في الشروط: باب الشروط في القروض، و (6261) ، قال: وقال الليث: ... فذكره بالإسناد المتقدم.

''بنی اسرائیل میں ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک شخص اس کے پاس آیا اور بولا: اے فلاں تم مجھے 600 دینار قرض دے دو۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ اگر تم میرے پاس کوئی ضمانتی لے آؤ (تو میں ایسا کر دیتا ہوں) اس نے کہا: اللہ تعالیٰ میرا ضامن ہے۔ اس شخص نے کہا: سبحان اللہ ٹھیک ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کو ضامن کے طور پر قبول کرتا ہوں۔ اس شخص نے اسے 600 دینار دیدیئے اس نے اس کے ساتھ ایک مدت طے کی' پھر وہ دوسرا شخص سمندر پر سوار ہو کر مال لے کر گیا۔ تاکہ اس کے ذریعے تجارت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ طے کر دیا ہوا تھا کہ وہ مخصوص مدت گزر جائے' تو وہ گزر گئی' لیکن سمندر ان دونوں آدمیوں کے درمیان رکاوٹ تھا۔ مال کا مالک شخص ساحل پر آتا۔ اور اس کے بارے میں دریافت کرتا۔ جن لوگوں سے اس نے اس دوسرے شخص کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے یہ ہی بتایا: ہم نے اسے فلاں فلاں جگہ پر چھوڑا تھا' تو مال کا مالک شخص یہ کہتا۔ اے اللہ فلاں شخص کے معاملے میں' تو ہی میرا نگران ہے۔ میں نے تیری ضمانت پر وہ چیز اسے دی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ شخص جس کے ذمے رقم کی ادائیگی تھی وہ گیا اس نے ایک لکڑی لی اور اس کے اندر وہ مال رکھ دیا' پھر اس نے ایک صحیفہ تحریر کیا کہ یہ مال فلاں کی طرف سے فلاں کے لیے ہے۔ میں تمہارا مال اپنے ضامن کے سپرد کر رہا ہوں پھر اس نے لکڑی کے منہ کو بند کر دیا اور اس لکڑی کو سمندر میں ڈال دیا۔ وہ لکڑی سمندر میں تیرتی ہوئی ساحل تک آ گئی۔ اس مال کا مالک شخص ساحل پر آیا تاکہ اس بارے میں دریافت کرے۔ وہاں اسے لکڑی ملی اس نے اس لکڑی کو اٹھایا اور اسے لے کر اپنے گھر چلا گیا۔ اس نے اس لکڑی کو کاٹا تو اس میں سے دینار اور خط نکلا۔ اس شخص نے وہ خط لے کر اسے پڑھا' تو وہ جان گیا (کہ یہ' تو میرے ہی پیسے ہیں) پھر دوسرا شخص بھی آ گیا۔ مال کے مالک نے اس سے دریافت کیا میرا مال' تو دوسرے شخص نے کہا: میں نے اپنا مال اپنے وکیل کے سپرد کر دیا تھا۔ جسے میں نے ضامن بنایا تھا' تو پہلے شخص نے کہا: تمہارے وکیل نے مجھے پوری ادائیگی کر دی۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یاد ہے۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اسی دوران شور شرابہ زیادہ ہو گیا کہ ان دونوں میں سے کون شخص زیادہ ایماندار ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبْطَلَ وُجُوْدَ الْمُعْجِزَاتِ اِلَّا فِي الْاَنْبِيَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے انبیاء کے علاوہ کسی (ولی) میں معجزات کے وجود کو باطل قرار دیا ہے

6488 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا امْرَاَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَّهِيَ تُرْضِعُهُ، فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ لَا تُمِتِ ابْنِي حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ هٰذَا، قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الثَّدْيِ، فَمَرَّ بِامْرَاَةٍ تُلْعَنُ، فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، اَمَّا الرَّاكِبُ، فَكَانَ كَافِرًا، وَاَمَّا الْمَرْاَةُ، فَيَقُولُونَ لَهَا: اِنَّهَا تَزْنِي، فَتَقُولُ: حَسْبِيَ اللّٰهُ، وَيَقُولُونَ: تَسْرِقُ، وَتَقُولُ: حَسْبِيَ اللّٰهُ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ اس کے دودھ پلانے کے دوران ایک سوار اس کے پاس سے گزرا۔ اس عورت نے دعا کی: اے اللہ! تو میرے بیٹے کو اس وقت تک موت نہ دینا' جب تک وہ اس شخص کی مانند (امیر کبیر) نہیں ہو جاتا۔ بچے نے کہا: اے اللہ مجھے اس کی مانند نہ کرنا پھر وہ دوبارہ چھاتی کی طرف گیا (اور دودھ پینے لگا) پھر وہاں سے ایک عورت گزری جس پر لعنت کی گئی تھی۔ اس عورت نے دعا کی: اے اللہ! تو میرے بیٹے کو اس عورت کی مانند نہ کرنا' تو اس بچے نے دعا کی' تو مجھے اس کی مانند کر دینا۔

جہاں تک سوار کا معاملہ تھا' تو وہ شخص کافر تھا۔ جہاں تک اس عورت کا معاملہ تھا' تو لوگوں نے اس کے بارے میں یہ کہا تھا کہ اس نے زنا کیا ہے' تو وہ عورت یہ کہہ رہی تھی میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔ لوگ یہ کہتے تھے کہ اس نے چوری کی ہے' تو وہ عورت یہ کہتی تھی کہ میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ غَيْرَ الْاَنْبِيَاءِ قَدْ يُوجَدُ لَهُمْ اَحْوَالٌ تُؤَدِّي اِلَى الْمُعْجِزَاتِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ غیر انبیاء میں بعض اوقات ایسی حالت پائی جاتی ہے' جو معجزات کی طرف لے جاتی ہے

6489 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُظْهِرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ثَابِتٍ، بِوَاسِطَ الشَّيْخُ الصَّالِحُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ كَانَ فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: جُرَيْجٌ، فَاَنْشَا صَوْمَعَةً، فَجَعَلَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فِيهَا فَاَتَتْهُ اُمُّهُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَنَادَتْهُ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا، ثُمَّ اَتَتْهُ يَوْمًا ثَانِيًا فَنَادَتْهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا، ثُمَّ اَتَتْهُ يَوْمًا ثَالِثًا، فَقَالَ: صَلَاتِي وَاُمِّي، فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ اَوْ يَنْظُرَ فِي وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ، قَالَ: فَتَذَاكَرَ بَنُو اِسْرَائِيلَ يَوْمًا جُرَيْجًا، فَقَالَتْ بَغِيٌّ مِّنْ بَغَايَا بَنِي اِسْرَائِيلَ: اِنْ شِئْتُمْ اَنْ

6488- إسناده صحيح على شرط الشيخين، ورقاء: هو ابن عمر اليشكري، شبابة: هو ابن سوار. وأخرجه البخاري (3466) في الأنبياء: باب رقم (54)، وأبو يعلى 2/290 من طريقين عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/395 عن هوذة، قال: حدثنا عوف، عن خلاس بن عمرو الهجري، عن أبي هريرة بنحوه. وانظر الحديث الآتي.

اَفْتِنَـهُ فَتَنْتُهُ، قَالُوا: قَدْ شِئْنَا، قَالَ: فَانْطَلَقَتْ فَتَعَرَّضَتْ لِجُرَيْجٍ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا، فَاَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِىْ اِلٰى صَوْمَعَةِ جُرَيْجٍ بِغَنَمِهِ فَاَمْكَنَتْهُ نَفْسَهَا فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ، فَوَثَبَ عَلَيْهِ قَوْمٌ مِّنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ فَضَرَبُوْهُ، وَشَتَمُوْهُ، وَهَدُّوا صَوْمَعَتَهُ، فَقَالَ لَهُمْ: مَا شَاْنُكُمْ؟ قَالُوا: زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ، فَوَلَدَتْ غُلَامًا، قَالَ: وَاَيْنَ الْغُلَامُ؟ قَالُوا: هُوَ ذَا.

قَالَ: فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَتَى الْغُلَامَ فَضَرَبَهُ بِاِصْبَعِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا غُلَامُ، مَنْ اَبُوْكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ الرَّاعِى، قَالَ: فَوَثَبُوْا يُقَبِّلُوْنَ رَاْسَهُ، قَالُوا لَهُ: نَبْنِىْ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لِىْ فِىْ ذٰلِكَ ابْنُوهَا مِنْ طِيْنٍ كَمَا كَانَتْ، قَالَ: وَبَيْنَمَا امْرَاَةٌ فِىْ حِجْرِهَا ابْنٌ تُرْضِعُهُ اِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ، فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِىْ مِثْلَ هٰذَا الرَّاكِبِ، فَتَرَكَ الصَّبِىُّ ثَدْىَ اُمِّهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِىْ مِثْلَ هٰذَا الرَّاكِبِ، ثُمَّ مَرَّ بِامْرَاَةٍ تُرْجَمُ، فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِىْ مِثْلَ هٰذِهِ الْاَمَةِ فَتَرَكَ الصَّبِىُّ اُمَّهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْاَمَةِ يَنْظُرُ اِلَيْهَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِثْلَ هٰذِهِ الْاَمَةِ، فَقَالَتِ: الْمَرْاَةُ يَا بُنَىَّ مَرَّ رَاكِبٌ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِىْ مِثْلَ هٰذَا الرَّاكِبِ، فَقُلْتَ: اللّٰهُمَّ، لَا تَجْعَلْنِىْ مِثْلَهُ، وَمَرَرْتُ بِهٰذِهِ الْاَمَةِ تُرْجَمُ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِىْ مِثْلَ هٰذِهِ الْاَمَةِ، فَقُلْتَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِثْلَهَا، قَالَ: يَا اُمَّاهُ اِنَّ الرَّاكِبَ جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ، وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَمَةَ يَقُوْلُوْنَ: سَرَقَتْ وَلَمْ تَسْرِقْ، وَيَقُوْلُوْنَ: زَنَتْ وَلَمْ تَزْنِ، وَهِىَ تَقُوْلُ: حَسْبِىَ اللّٰهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جھولے میں صرف تین بچوں نے گفتگو کی ہے ایک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے، جریج کے واقعے والے لڑکے نے' بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کا نام جریج تھا۔ اس نے ایک عبادت گاہ بنائی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگا۔ ایک دن اس کی ماں اس کے پاس آئی اور اسے بلند آواز میں پکارا' تو اس نے اپنی ماں کی بات کی طرف توجہ نہیں کی پھر وہ دوسرے دن اس کے پاس آئی' اس نے اسے بلند آواز میں پکارا' تو اس نے پھر اس کی طرف توجہ نہیں کی' پھر وہ تیسرے دن اس کی طرف آئی' تو اس نے سوچا ایک طرف میری نماز ہے ایک طرف میری ماں ہے' تو اس کی ماں نے کہا: اے اللہ! تو اسے اس وقت تک موت نہ دینا' جب تک یہ فاحشہ عورت کا منہ نہیں دیکھ لیتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ایک دن بنی اسرائیل جریج کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ اسی دوران بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے کہا: اگر تم لوگ چاہو' تو میں اسے آزمائش کا شکار کر سکتی ہوں۔ ان لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے ہم تیار ہیں۔ وہ گئی اس نے جریج کو گناہ کی پیشکش کی۔ جریج نے اس کی طرف توجہ نہیں کی' پھر وہ عورت ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کی والدہ کے پاس اپنی بکریاں لے کر آیا ہوا تھا۔ اس عورت نے اس چرواہے کے ساتھ گناہ کیا' پھر حاملہ ہو گئی۔ اس نے ایک بچے کو جنم دیا۔ اور یہ کہا کہ یہ جریج کی اولاد ہے۔ اس بات پر بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے جریج پر حملہ کر دیا۔ اس کی پٹائی کرنے لگے' اور اسے برا کہنے لگے۔ انہوں نے اس کے عبادت خانے کو منہدم کر دیا۔ جریج

نے ان سے دریافت کیا تمہیں کیا ہوا ہے' تو لوگوں نے کہا: تم نے ایک فاحشہ عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اس عورت نے ایک بچے کو جنم دیا ہے۔ جریج نے دریافت کیا وہ بچہ کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا: وہ یہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جریج نے دو رکعت نماز ادا کی' پھر وہ بچے کے پاس آیا اور اپنی انگلی اسے لگا کر اسے کہا۔ اے بچے تمہارا باپ کون ہے۔ اس نے کہا: فلاں چرواہا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو لوگ جریج کے سر کو بوسہ دینے لگے' اور انہوں نے کہا: ہم تمہارا عبادت خانہ سونے سے بنائیں گے۔ جریج نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے تم اسے مٹی سے بنا دو جیسے یہ پہلے تھا۔"

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک عورت کی گود میں ایک بچہ تھا جسے وہ دودھ پلا رہی تھی۔ اسی دوران ایک سوار اس کے پاس سے گزرا' تو اس عورت نے دعا کی: اے اللہ' تو میرے بیٹے کو اس سوار کی مانند (امیر کبیر) بنا دینا۔ بچے نے اپنی ماں کی چھاتی کو چھوڑا اور سوار کی طرف رخ کر کے اسے دیکھنے لگا' پھر وہ کہنے لگا: اے اللہ مجھے اس سوار کی مانند نہ بنانا' پھر وہاں سے ایک عورت گزری جسے سنگسار کیا جاتا تھا۔ اس عورت (یعنی بچے کی ماں) نے یہ کہا: اے اللہ' تو میرے بیٹے کو اس کنیز کی مانند نہ بنانا۔ اس بچے نے اپنی ماں کو چھوڑا اس کنیز کی طرف دیکھا اور بولا: اے اللہ' تو مجھے اس کنیز کی مانند (مومن اور ایماندار) کر دینا۔ اس عورت نے کہا: اے میرے بیٹے پہلے ایک سوار گزرا' تو میں نے کہا: اے اللہ میرے بیٹے کو اس سوار کی مانند کر دینا' تو تم نے کہا: مجھے اس کی مانند نہ کرنا پھر ایک کنیز گزری اسے سنگسار کیا جاتا تھا' تو میں نے کہا: اے اللہ میرے بیٹے کو اس کنیز کی مانند نہ کرنا۔ اور تم یہ کہہ رہے ہو اے اللہ مجھے اس کی مانند کر دینا۔ اس لڑکے نے کہا: اے امی جان یہ سوار شخص ایک ظالم شخص ہے اور یہ کنیز جس کے بارے میں لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس نے چوری کی ہے اس نے چوری نہیں کی اور لوگ یہ کہتے ہیں: اس نے زنا کیا ہے' حالانکہ اس نے زنا نہیں کیا وہ عورت یہی کہتی ہے: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَنْكَرَ وُجُوْدَ الْمُعْجِزَاتِ فِي الْاَوْلِيَاءِ دُوْنَ الْاَنْبِيَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

6489- إسناده صحيح، إسحاق بن عبد الله، روى له ابن ماجه، ووثقه المصنف، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم (2550) (8) في البر والصلة: باب تقديم بر الوالدين على التطوع بالصلاة وغيرها، حدثنا زهير بن حرب، حدثنا يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/307-308 و 308، والبخاري (2482) في المظالم: باب إذا هدم حائطاً فليبن مثله، و (3436) في الأنبياء: باب قول الله: (وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا) من طريقين عن جرير بن حازم، به. وأخرجه أحمد 2/433-434، ومسلم من طريقين عن سليمان بن المغيرة، حدثنا حميد بن هلال، عن أبي رافع بنحوه. وأخرجه أحمد 2/434 عن أبي سعيد مولى بني هاشم، قال: حدثنا أبو عوانة، عن عمر بن أبي سلمة، عن أبيه، عن أبي هريرة أن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - قال: "كان رجل في بني اسرائيل تاجراً، وكان ينقص مرة ويزيد أخرى، قال: ما في هذه التجارة خير، التمس تجارة هي خير من هذه، فبنى صومعة وترهب فيها، وكان يقال له: جريج" فذكر نحوه. وعلقه البخاري (1206) في العمل في الصلاة: باب إذا دعت الأم ولدها في الصلاة، قال: قال الليث: حدثني جعفر، عن عبد الرحمن بن هرمز: قال: قال أبو هريرة رضي الله عنه: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم - ... فذكره مختصراً.

جس نے اولیاء میں معجزات کے وجود کا انکار کیا ہے

6490 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالیں' تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6491 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اُخْتَ الرُّبَيِّعِ اُمَّ حَارِثَةَ، جَرَحَتْ اِنْسَانًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ ، فَقَالَتْ اُمُّ الرَّبِيعِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ؟ لَا وَاللّٰهِ لَا تَقْتَصُّ مِنْهَا، فَلَمْ يَزَالُوا بِهِمْ

6490– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله رجال الشيخين غير زياد بن أيوب، فمن رجال البخارى. وأخرجه الطحاوى فى "شرح مشكل الآثار" 1/293، والقضاعى فى "مسند الشهاب" (1002) و (1003) و (1004) من طريقين عن حميد، بهذا الإسناد.

6491– إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج ثقة روى له النسائى، ومن فوقه من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم، وهو فى "مسند أبى يعلى" (3396) . وأخرجه أحمد 3/284، ومسلم (1675) فى القسامة: باب إثبات القصاص فى الأسنان وما فى معناها، والنسائى 27-8/26 فى القسامة: باب القصاص فى السن، وأبو يعلى (3519) ، والبيهقى 8/64 من طرق عن عفان، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/128 و 167، والبخارى (2806) فى الجهاد: باب قول الله عز وجل: (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ) ، و (4500) فى تفسير سورة البقرة: باب (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى) ، و (4611) فى تفسير سورة المائدة: باب قوله (وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ) ، وأبو داود (4595) فى الديات: باب القصاص من السن، وابن ماجة (2649) فى الديات: باب القصاص فى السن، والنسائى 8/27 و 28-27 فى القسامة: باب القصاص من الثنية، والطبرانى فى "الكبير"، (768) و 24/ (664) والبغوى (2529) من طرق عن حميد، عن أنس أن الرُّبيع عمة أنس كسرت ثنية جارية، فطلبوا إليها العفو، فأبوا، فعرضوا الأرش، فأبوا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وأبوا إلا القصاص، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بالقصاص، فقال أنس بن النضر: يا رسول الله، أتكسر ثنية الرُّبيع؟ ! لا والذى بعثك بالحق، لا تكسر ثنيتها، فقال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: "يا أنس كتاب الله القصاص" فرضى القوم، فعفوا، فقال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: "إن من عباد الله من لو أقسم على الله لأبره."

حَتّٰی رَضُوا بِالدِّیَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ربیعہ کی بہن ام حارثہ نے ایک شخص کو زخمی کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قصاص دلوایا جائے گا قصاص دلوایا جائے گا' تو ام ربیعہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا فلاں عورت سے قصاص دلوایا جائے گا؟ جی نہیں اللہ کی قسم! اس سے قصاص نہیں دلوایا جائے گا' پھر دوسرے طریقے سے بات چیت ہوتی رہی' یہاں تک کہ وہ لوگ دیت لینے پر رضامند ہوگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھائیں' تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادیتا ہے۔

ذِكْرُ ارْتِجَاجِ اُحُدٍ تَحْتَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے احد پہاڑ کے حرکت کرنے کا تذکرہ

6492 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ:

(متن حدیث): اَنَّ اُحُدًا ارْتَجَّ وَعَلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ اُحُدُ، فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِیٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ.

قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِمِثْلِهِ

❁❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ احد پہاڑ نے حرکت کی اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے احد! اپنی جگہ پر رہو۔ تمہارے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

معمر کہتے ہیں: میں نے قتادہ کو اس کی مانند حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاَشْيَاءَ اِذَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ ذَوَاتِ الْاَرْوَاحِ غَيْرُ جَائِزٍ مِنْهَا النُّطْقُ

6492– إسناده صحيح على شرط البخاري. رجاله رجال الصحيح غير علي ابن المديني، فمن رجال البخاري. أبو حازم: هو سلمان الأشجعي، وهو في " مصنف عبد الرزاق " (20401) .وعلقه البخاري في "التاريخ الكبير" 4/78، قال: وقال لنا أحمد (يعني ابن حنبل) وعلي (يعني ابن المديني) : حدثنا عبد الرزاق بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد في "المسند" 5/331، وفي "فضائل الصحابة" (247) ، وأبو يعلى 351/1، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/351، والبغوي (3902) من طريق عبد الرزاق، به. وذكره الحافظ في " الفتح " 7/38 من رواية أبي يعلى وصححه. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/55، وقال: رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح.

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے جب کوئی چیز روح والی نہ ہو' تو اس کی طرف سے گویائی کا صدور نا ممکن ہے

6493 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاَعْيَنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَدَعَا بِالطَّعَامِ، وَكَانَ الطَّعَامُ يُسَبِّحُ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا منگوایا' تو کھانا تسبیح پڑھ رہا تھا۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الذِّئْبِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صِدْقِ رِسَالَتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ ایک بھیڑیے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی سچائی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں گواہی دی

6494 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ

6493– إسناده قوى، أبو بكر الأعين: واسمه محمد بن أبى عتاب، روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال أحمد: مات ولا يعرف إلّا الحديث، ولم يكن صاحب كلام، وإنى لأغبطه. وقول ابن معين فيه: لَيس هو من أصحاب الحديث، فسّره الخطيب، فقال: يعنى لم يكن بالحافظ للطرق والعلل، وأما الصدق والضبط، فلم يكن مدفوعاً عنه. قلت: ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. إسرائيل: هو ابن يونس بن أبى إسحاق السبيعى، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعى، وعلقمة: هو ابن قيس بن عبد اللّٰه النخعى، والأسود: هو ابن يزيد النخعى. وأخرجه الدارمى 1/14-15 عن عبيد اللّٰه بن موسى، بهذا الإسناد، لكن أسقط منه الأسود متابع علقمة. وأخرجه أحمد 1/460 عن الوليد بن القاسم بن الوليد. وأخرجه البخارى (3579) فى مناقب الأنصار: باب علامات النبوة بعد الإسلام، والترمذى (3633) فى المناقب: باب رقم (6)، والبيهقى فى "دلائل النبوة " 4/129، والبغوى (3713) من طريقين عن أبى أحمد الزبيرى، كلاهما عن إسرائيل، به.

6494– إسناده صحيح على شرط مسلم. الجريرى: هو سعيد بن إياس، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطعة. وأخرجه أبو نعيم فى "دلائل النبوة" (270) من طريق هشام بن على السيرافى، قال: حدثنا هدبة بن خالد، بهذا الإسناد، ولم يذكر الجريرى. وأخرجه أحمد 3/83-84، والبزار (2431)، والحاكم 4/467-468، والبيهقى فى "دلائل النبوة" 6/41-42 و 42 من طرق عن القاسم بن الفضل، به. ولم يُذكر الجريرى عندهم أيضاً، وصححه الحاكم والبيهقى. وأخرجه الترمذى (2181) فى الفتن: باب ما جاء فى كلام السباع، والحاكم 4/467 من طريقين عن وكيع، عن القاسم بن الفضل، به، مختصراً دون قصة الذئب، وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبى، وقال الترمذى: وهذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث القاسم بن الفضل، والقاسم بن الفضل ثقة مأمون عند أهل الحديث، وثقه يحيى بن سعيد القطان وعبد الرحمن بن مهدى. وقال البزار: لا نعلم رواه هكذا إلا القاسم، وهو بصرى مشهور، وقد رواه عن أبى سعيد شهر بن حوشب، وزاد فيه عن أبى نضرة. وذكره الهيثمى فى "المجمع" 8/291 ونسبه لأحمد والبزار، وقال: ورجال أحد إسنادى أحمد رجال الصحيح.

الْحُدَّانِیُّ، حَدَّثَنَا الْجُرَیْرِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، قَالَ:

(متنِ حدیث): بَیْنَا رَاعٍ یَرْعٰی بِالْحَرَّةِ اِذْ عَرَضَ ذِئْبٌ لِشَاةٍ مِنْ شَائِهٖ، فَجَاءَ الرَّاعِی یَسْعٰی فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ، فَقَالَ لِلرَّاعِی: اَلَا تَتَّقِی اللّٰهَ، تَحُولُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رِزْقٍ سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَیَّ؟ قَالَ الرَّاعِی: الْعَجَبُ لِلذِّئْبِ - وَالذِّئْبُ مُقْعٍ عَلٰی ذَنَبِهٖ - یُكَلِّمُنِیْ بِكَلَامِ الْاِنْسِ، قَالَ الذِّئْبُ لِلرَّاعِی: اَلَا اُحَدِّثُكَ بِاَعْجَبَ مِنْ هٰذَا، هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ، یُحَدِّثُ النَّاسَ بِاَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ، فَسَاقَ الرَّاعِی شَاءَهٗ اِلَی الْمَدِیْنَةِ، فَزَوَاهَا فِیْ زَاوِیَةٍ مِنْ زَوَایَاهَا، ثُمَّ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهٗ مَا قَالَ الذِّئْبُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ لِلرَّاعِی: قُمْ فَاَخْبِرْ، فَاَخْبَرَ النَّاسَ بِمَا قَالَ الذِّئْبُ، وَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ الرَّاعِی، اَلَا مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ كَلَامُ السِّبَاعِ الْاِنْسَ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ، وَیُكَلِّمَ الرَّجُلُ نَعْلَهٗ، وَعَذَبَةَ سَوْطِهٖ، وَیُخْبِرَهٗ فَخِذُهٗ بِحَدِیْثِ اَهْلِهٖ بَعْدَهٗ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک چرواہا پتھریلی زمین پر بکریاں چرا رہا تھا۔ اسی دوران ایک بھیڑیا اس کی بکری کے پاس آیا۔ وہ چرواہا دوڑتا ہوا آیا اس نے اس بکری کو بھیڑیے سے چھڑا لیا۔ اس بھیڑیے نے چرواہے سے کہا تم اللہ سے ڈرتے نہیں ہو تم میرے اور اس رزق کے درمیان رکاوٹ بن گئے ہو جو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے بھیجا تھا۔ اس چرواہے نے کہا: بھیڑیے پر حیرانگی ہے وہ بھیڑیا جس کی شکل وصورت بھیڑیے جیسی ہے وہ انسانوں کی طرح میرے ساتھ بات چیت کر رہا ہے۔ اس بھیڑیے نے اس چرواہے سے کہا: کیا میں تم کو اس سے زیادہ حیران کن بات نہ بتاؤں۔ یہ دو طرف کی پتھریلی زمین کے درمیان (مدینہ منورہ میں) اللہ کے رسول ہیں جو لوگوں کو ان باتوں کے بارے میں بتاتے ہیں جو پہلے گزر چکی ہیں' پھر وہ چرواہا اپنی بکریوں کو لے کر مدینہ منورہ آ گیا۔ اس نے وہاں کے گوشے میں ان کو کھڑا کیا اور خود نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کو بھیڑیے کی گفتگو کے بارے میں بتایا۔ نبی اکرم ﷺ (گھر سے) باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اس چرواہے سے کہا تم کھڑے ہو۔ اور لوگوں کو بتاؤ۔ اس نے لوگوں کو بتایا جو بھیڑیے نے کہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس چرواہے نے سچ کہا ہے۔ خبردار قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ درندے انسانوں کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک درندے انسانوں کے ساتھ بات چیت نہیں کریں گے۔ اور آدمی اپنے جوتے کے ساتھ اور اپنے کوڑے کے کنارے کے ساتھ کلام نہیں کرے گا۔ اس کا زانو اس کو اس بارے میں بتائے گا کہ اس کے بعد اس کی اہلیہ نے کیا کیا تھا۔

ذِكْرُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْيِ الرِّيَبِ عَنْ خَلَدِ الْمُشْرِكِينَ بِهِ

نبی اکرم ﷺ کے لیے چاند کے دو ٹکڑے ہو جانے کا تذکرہ تا کہ اس بارے میں مشرکین کے شک کی نفی ہو جائے

6495 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): انْشَقَّ الْقَمَرُ، وَكُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى، حَتّٰى ذَهَبَتْ فِلْقَةٌ خَلْفَ الْجَبَلِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدُوا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چاند دو ٹکڑے ہو گیا' اس وقت ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں موجود تھے' یہاں تک کہ چاند کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے چلا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گواہ ہو جاؤ۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ اِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے ابو معمر کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں ابراہیم نخعی نامی راوی منفرد ہے

6496 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

6495- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخارى. أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعى، وأبو معمر: هو عبد الله بن سخبرة، وعبد الله: هو ابن مسعود رضى الله عنه .وأخرجه مسلم (2800) (44) فى صفات المنافقين: باب انشقاق القمر، من طرق عن أبى معاوية، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/447، والبخارى (3869) و (3871) فى مناقب الأنصار: باب انشقاق القمر، و (4864) فى تفسير سورة (اقتربت الساعة) ، ومسلم، والترمذى (3285) فى التفسير: باب ومن سورة القمر، والطبرى فى "جامع البيان" 27/85، والطبرانى فى "الكبير" (9996) ، والبيهقى فى "الدلائل" 2/265 و 266-265 من طرق عن الأعمش، به.وأخرجه أحمد 1/377، والبخارى (3636) فى المناقب: باب سؤال المشركين أن يريهم النبى - صلى الله عليه وسلم - آية فأراهم انشقاق القمر، و (4865) ، ومسلم، والترمذى (3287) ، وأبو يعلى (4968) ، والبيهقى 2/264 من طرق عن سفيان بن عيينة، عن ابن أبى نجيح، عن مجاهد، عن أبى معمر، به.

(متن حدیث): اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

ذِكْرُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا تذکرہ

6497 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ اَبُوْ يَعْلٰى، بِالْاُبُلَّةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ

حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مکہ میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ مَصَارِعِ مَنْ قُتِلَ بِبَدْرٍ مِنْ قُرَيْشٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جو بدر میں قریش کے مقتولین کے قتل ہونے کی جگہ کے بارے میں ہے

6498 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَرَدَ بَدْرًا اَوْمَاَ فِيْهَا اِلَى الْاَرْضِ، فَقَالَ: هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ، وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ، فَوَاللّٰهِ مَا اَمَاطَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ عَنْ مَصْرَعِهِ، وَتَرَكَ قَتْلٰى بَدْرٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَتَاهُمْ،

6496- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن أبى عدى: هو محمد بن إبراهيم، وسليمان: هو الأعمش. وأخرجه مسلم (2801) فى صفة المنافقين: باب انشقاق القمر، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى (1891)، ومسلم (2801)، والترمذى (3288) فى التفسير: باب ومن سورة القمر، والطبرانى فى " الكبير " (13473) من طرق عن شعبة، به. وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح.

6497- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابْنُ فُضَيْلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان، وحصين: هو ابن عبد الرحمن السلمى. وأخرجه الطبرى فى " جامع البيان " 27/86، وابن أبى حاتم فى "التفسير" كما فى " النكت الظراف " 2/415 من طريقين عن ابن فضيل، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" (1561) عن العباس بن حمدان الحنفى، حدثنا على بن المنذر الطريفى، حدثنا محمد بن فضيل، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ محمد بن جبير، عن أبيه ... وأخرجه الطبرى 27/86 عن ابن حميد، قال: حدثنا مهران، عن خارجة، عن الحصين بن عبد الرحمن، به، بإسقاط سالم بن أبى الجعد. وأخرجه أحمد 4/81-82، والترمذى (3289) فى التفسير: باب ومن سورة القمر، والطبرانى (1559)، والبيهقى فى "دلائل النبوة" 2/268 من طريق محمد بن كثير، عن سليمان بن كثير، عن حصين، به. وقال الترمذى: وقد روى بعضهم هذا الحديث عن حصين، عن جبير بن محمد بن جبير بن مطعم، عن أبيه، عن جده جبير بن مطعم نحوه. قلت: هذه الرواية أخرجها الطبرانى (1560)، والبيهقى 2/265 من طرق عن محمد بن جبير بن مطعم، به.

فَقَامَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، يَا اُمَيَّةُ بْنَ خَلَفٍ، يَا عُتْبَةُ بْنَ رَبِيعَةَ، يَا شَيْبَةُ بْنَ رَبِيعَةَ، اَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَاِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَ رَبِّي حَقًّا قَالَ: فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَسْمَعُوْنَ قَوْلَكَ اَوْ يُجِيبُوْنَ وَقَدْ جَيَّفُوا؟ فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ، وَلٰكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُّجِيبُوْا ، ثُمَّ اَمَرَ بِهِمْ، فَسُحِبُوا، فَاُلْقُوا فِيْ قَلِيبِ بَدْرٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ فلاں شخص کے مرنے کی جگہ ہے یہ فلاں شخص کے مرنے کی جگہ ہے' تو اللہ کی قسم! ان میں سے کوئی بھی شخص اپنی مخصوص جگہ سے ذرا بھی نہیں ہٹا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے (کفار) مقتولین کو تین دن تک ایسے ہی رہنے دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوجہل بن ہشام! اے امیہ بن خلف! اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! تمہارے پروردگار نے جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے سچ نہیں پایا۔ میرے پروردگار نے جو وعدہ کیا تھا میں نے' تو اسے سچ پالیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا: تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات ان لوگوں کو سنا رہے ہیں جو مردار ہو چکے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں تم اس بات کو ان لوگوں سے زیادہ اچھے طور پر نہیں سن رہے' لیکن وہ لوگ جواب دینے کی قدرت نہیں رکھتے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان لوگوں کو گھسیٹ کر بدر کے ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ كِتْبَةِ حَاطِبِ بْنِ اَبِىْ بَلْتَعَةَ بِالْكِتَابِ اِلٰى قُرَيْشٍ يُخْبِرُهُمْ بِخُرُوجِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ حضرت حاطب بن ابوبلتعہ رضی اللہ عنہ نے قریش کی طرف

ایک خط لکھا تھا جس میں انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان لوگوں (کی طرف جنگ کے لیے) آنے کے بارے میں اطلاع دی تھی

6499 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ رَافِعٍ، وَهُوَ كَاتِبُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ:

6498– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه في "صحيحه" (2874) في الجنة وصفة نعيمها وأهلها: باب عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه، عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث المتقدم برقم (4722)، والحديث الآتي برقم (6525).

(متن حدیث): بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ، فَقَالَ: انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ، فَخُذُوهُ مِنْهَا، فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا، حَتّٰى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، فَقُلْنَا لَهَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ، فَقَالَتْ: مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا: آللهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا؟، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ، يَحْمُونَ قَرَابَتَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي قَرَابَةٌ أَحْمِي بِهَا أَهْلِي، فَأَحْبَبْتُ إِنْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَأَهْلِي، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، مَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي، وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هٰذَا قَدْ صَدَقَكُمْ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَكُونَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ، وَأَنْزَلَ فِيهِ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ) (الممتحنة: 1) الْآيَةَ

✿✿ عبیداللہ بن ابورافع حضرت علی رضی اللہ عنہ کے معتمد خصوصی تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور خاخ نامی باغ میں پہنچو۔ وہاں ایک عورت ہوگی اس کے پاس ایک خط ہوگا وہ تم اس سے لے لینا۔ ہم لوگ اپنے گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے اس باغ تک آئے وہاں ایک عورت موجود تھی۔ ہم نے اسے کہا تم خط نکالو۔ اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! یا تو تم خط نکالو گی یا ہم تمہاری جامہ تلاشی لیں گے تو اس نے اپنے بالوں کے جوڑے میں سے خط نکال دیا۔ ہم وہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ خط حاطب بن ابوبلتعہ کی طرف سے مکہ

6499– إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء، فهو من رجال مسلم. سفيان: هو ابن عيينة، وعمرو: هو ابن دينار، والحسن بن محمد: هو ابن علي بن أبي طالب. وأخرجه الحميدي (49)، وأحمد 1/79، والبخاري (3007) في الجهاد: باب الجاسوس، و (4274) في المغازي: باب غزوة الفتح وما بعث به حاطب إلى أهل مكة يخبرهم بغزو النبي - صلى الله عليه وسلم -، و (4890) في التفسير: باب: (لا تتخذوا عدوي وعدوكم أولياء)، ومسلم (2494) في فضائل الصحابة: باب من فضائل أهل بدر، وأبو داود (2650) في الجهاد: باب في حكم الجاسوس إذا كان مسلماً، والترمذي (3305) في التفسير: باب ومن سورة الممتحنة، والطبري في "جامع البيان" 28/58، وأبو يعلى (394) و (398)، والبيهقي في "السنن" 9/146، وفي "دلائل النبوة" 5/17، والواحدي في "أسباب النزول" ص 283، والبغوي في "معالم التنزيل" 4/328، وابن الأثير في "أسد الغابة" 1/432 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي برقم (7119).

میں رہنے والے کچھ مشرکین کے نام تھا۔ اس خط میں حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادوں کے بارے میں بتایا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حاطب یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں جلدی نہ کیجئے۔ میں ایک ایسا شخص ہوں جو قریش کے ساتھ ملا ہوا ہوں لیکن میں قریش کا حصہ نہیں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو دیگر مہاجرین ہیں۔ ان کے مکہ میں رشتہ دار موجود ہیں جس کی وجہ سے ان کے رشتہ دار اور اہل خانہ محفوظ ہیں لیکن میری مکہ میں کسی کے ساتھ رشتہ داری نہیں ہے جس کی وجہ سے میں اپنے اہل خانہ کو محفوظ کرلوں۔ اس لیے میں یہ چاہتا تھا کہ اگر نسبی طور پر میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر میں ان پر کوئی احسان کر دوں جس کی وجہ سے وہ میرے قرابت داروں اور میرے گھر والوں کا خیال رکھیں۔ اللہ کی قسم! یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے اپنے دین سے مرتد ہوتے ہوئے یا اسلام قبول کرنے کے بعد کفر سے راضی ہوتے ہوئے ایسا نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ سچ بولا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بدر میں شریک ہوا ہے۔ تمہیں کیا پتہ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف متوجہ ہو کر کہا ہو۔ تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الرِّيحِ الشَّدِيدَةِ الَّتِي هَبَّتْ لِمَوْتِ بَعْضِ الْمُنَافِقِينَ

اس تیز چلنے والی ہوا کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو ایک منافق کے مرنے پر چلی تھی

6500 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةً بَيْنَ مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةِ، فَهَاجَتْ عَلَيْهِمْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، حَتّٰى وَقَعَتِ الرِّحَالُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا لِمَوْتِ مُنَافِقٍ، قَالَ: فَرَجَعْنَا اِلَى الْمَدِينَةِ، فَوَجَدْنَا مُنَافِقًا عَظِيمَ النِّفَاقِ مَاتَ يَوْمَئِذٍ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک غزوہ میں شرکت کی تو ان لوگوں پر انتہائی تیز ہوا چلی یہاں تک کہ پالان گرنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کسی منافق کی موت (کی نشانی ہے)

راوی کہتے ہیں: جب ہم لوگ مدینہ منورہ واپس آئے تو وہاں آ کر ہمیں پتہ چلا اس دن ایک بڑے منافق کا انتقال ہو گیا تھا۔

6500- حديث صحيح إسناده قوي، وانظر التعليق على الحديث المتقدم برقم (6187)، وأخرجه أحمد 3/135، ومسلم (2782) في أول كتاب صفات المنافقين، والبيهقي في "دلائل النبوة" 4/61 من طريق الأعمش، عن أبي سفيان طلحة بن نافع، عن جابر. وأخرجه أحمد 3/341 عن حسن (هو ابن موسى الأشيب)، و 3/346

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ هُبُوبِ رِيحٍ شَدِيدَةٍ قَبْلَ اَنْ تَهُبَّ

تیز ہوا کے چلنے کے بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ' جو اس کے (چلنے سے پہلے) دی گئی ہو

6501 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيّ، عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى تَبُوكَ حَتّٰى اَتٰى وَادِىَ الْقُرٰى، فَاِذَا امْرَاَةٌ فِىْ حَدِيقَةٍ لَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْرُصُوا ، فَخَرَصَ الْقَوْمُ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ، وَقَالَ لِلْمَرْاَةِ: اَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكِ ، فَسَارَ حَتّٰى اَتٰى تَبُوكَ، فَقَالَ: اِنَّهُ سَيَاْتِيكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلَا يَقُومَنَّ فِيهَا اَحَدٌ، وَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيُوثِقْ عِقَالَهُ فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلَمْ يَقُمْ فِيهَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ فَاَلْقَتْهُ فِىْ جَبَلِ طَيِّءٍ، قَالَ: فَاَتَاهُ مَلِكُ اَيْلَةَ، وَاَهْدٰى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى وَادِىَ الْقُرٰى، فَقَالَ لِلْمَرْاَةِ: كَمْ جَاءَتْ حَدِيقَتُكِ؟ ، قَالَتْ: عَشَرَةُ اَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي مُسْتَعْجِلٌ، مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَفْعَلْ ، فَسَارَ حَتّٰى اِذَا اَوْفٰى عَلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: هٰذِهِ طَيْبَةُ اَوْ طَابَةُ ، فَلَمَّا رَاٰى اُحُدًا قَالَ: هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْاَنْصَارِ؟ ، قَالُوا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: خَيْرُ دُورِ الْاَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ؟ ، قَالُوا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: بَنُو سَاعِدَةَ، وَبَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ

✿✿ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تبوک کی طرف روانہ ہوئے جب

6501- إسناده صحيح. محمد بن منصور الطوسي وأحمد بن إسحاق روى لهما أصحاب السنن، وهما ثقتان ومن فوقهما على شرط الشيخين. وهيب: هو ابن خالد بن عجلان. وأخرجه ابن أبي شيبة 14/539-540، وأحمد 5/424-425، ومسلم ص 1786 (12) في "الفضائل: باب معجزات النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن خزيمة (2314) عن عفان. وأخرجه البخاري (1481) في الزكاة: باب خرص التمر، و(3161) في الجزية: باب إذا وادع الإمام ملك القرية هل يكون لبقيتهم، وأبو داود (3079) في الخراج والإمارة: باب في إقطاع الأرضين، والبيهقي في "الدلائل" 5/239 عن سهل بن بكار. وأخرجه مسلم (1392) ص 1786 عن المغيرة بن سلمة المخزومي، ثلاثتهم عن وهيب بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1872) في فضائل المدينة: باب المدينة طابة، و(3791) في مناقب الأنصار: باب فضل دور الأنصار، و(4422) في المغازي: باب نزول النبي - صلى الله عليه وسلم - الحجر، ومسلم (1392) في الحج: باب "أحد جبل يحبنا ونحبه"، وص 1768، والبيهقي في "السنن" 4/122، و"دلائل النبوة" 5/238 من طرق عن عمرو بن يحيى، به.

نبی اکرم ﷺ وادی قریٰ میں پہنچے تو وہاں ایک عورت اپنے باغ میں موجود تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (تم اس باغ کی پیداوار) کا اندازہ لگاؤ تو لوگوں نے اندازہ لگایا کہ اس کی پیداوار دس وسق ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا اس کی جو پیداوار ہوگی تم اسے شمار کر لینا ہم واپس تمہارے پاس آئیں گے۔ پھر نبی اکرم ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ تبوک تشریف لے آئے آپ نے ارشاد فرمایا: آج رات تم پر تیز ہوا چلے گی۔ اس ہوا میں کوئی شخص کھڑا ہرگز نہ ہو' جس شخص کا اونٹ ہے وہ اس کی رسی کو باندھ دے' تیز ہوا چلی تو کوئی شخص اس میں کھڑا نہیں ہوا۔ صرف ایک شخص کھڑا ہوا تھا۔ ہوا نے اسے جبل طے کے اوپر پھینک دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہاں ایلہ کا حکمران نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے ایک سفید خچر آپ کو تحفے کے طور پر پیش کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر اسے پہننے کے لئے دی جب نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے اور آپ وادی قریٰ پہنچے تو آپ نے اس خاتون سے دریافت کیا۔ تمہارے باغ میں کتنی پیداوار ہوئی۔ اس نے جواب دیا: دس وسق۔ یہ نبی اکرم ﷺ کے اندازے کے بالکل مطابق تھی پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں جلدی جانا چاہتا ہوں تم میں سے جو شخص میرے ساتھ جلدی جانا چاہتا ہو وہ ایسا کرلے پھر نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب آپ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ طیبہ ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ طابہ ہے جب نبی اکرم ﷺ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھرانوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار کا سب سے بہتر گھرانہ بنونجار ہیں۔ کیا میں تمہیں ان کے بعد والوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (ان کے بعد) بنوساعدہ اور بنوحارث بن خزرج ہیں۔

ذِكْرُ مَا حَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بَيْنَ صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ فِيمَا قَصَدُوهُ بِهِ

اس بات کا تذکرہ' جب مشرکین نے نبی اکرم ﷺ (کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اور مشرکین کے درمیان کیا چیز حائل کر دی تھی

6502 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اجْتَمَعُوا فِي الْحِجْرِ، فَتَعَاقَدُوا بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَمَنَاةَ الثَّالِثَةِ الْاُخْرٰى وَنَائِلَةَ، وَاِسَافٍ: لَوْ قَدْ رَاَيْنَا مُحَمَّدًا لَقُمْنَا اِلَيْهِ قِيَامَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ، فَلَمْ نُفَارِقْهُ حَتّٰى نَقْتُلَهُ، فَاَقْبَلَتِ ابْنَتُهُ فَاطِمَةُ تَبْكِي حَتّٰى دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: هٰؤُلَاءِ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِكَ قَدْ تَعَاقَدُوا عَلَيْكَ لَوْ قَدْ

رَاَوْكَ قَامُوا اِلَيْكَ، فَقَتَلُوكَ، فَلَيْسَ مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا عَرَفَ نَصِيبَهُ مِنْ دَمِكَ، قَالَ: يَا بُنَيَّةُ اِيتِينِي بِوَضُوءٍ، فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوا: هَا هُوَ ذَا، هَا هُوَ ذَا، فَخَفَضُوا اَبْصَارَهُمْ، وَسَقَطَتْ اَذْقَانُهُمْ فِي صُدُورِهِمْ، فَلَمْ يَرْفَعُوا اِلَيْهِ بَصَرًا، وَلَمْ يَقُمْ اِلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلٌ، فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَامَ عَلٰى رُءُ وْسِهِمْ، فَاَخَذَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ، وَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوهُ، ثُمَّ حَصَبَهُمْ، فَمَا اَصَابَ رَجُلًا مِنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ الْحَصَى حَصَاةٌ اِلَّا قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قریش کے کچھ لوگ حطیم میں اکٹھے ہوئے اور انہوں نے لات، عزیٰ مناہ، نائلہ اور اساف (نامی بتوں) کے نام پر قسم اٹھا کر یہ معاہدہ کیا اگر ہم نے حضرت محمد کو دیکھا تو ہم ایک ساتھ ہو کر ان کے سامنے آئیں گے' اور ان سے اس وقت تک الگ نہیں ہوں گے جب تک انہیں شہید نہیں کر دیتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا روتی ہوئی آئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے عرض کی: آپ کی قوم کے ان لوگوں نے آپ کے خلاف یہ طے کیا ہے کہ جب وہ آپ کو دیکھیں گے' تو آپ کے مدمقابل کھڑے ہوں گے' اور آپ کو شہید کر دیں گے۔ اس طرح ان میں سے ہر ایک فرد آپ کے خون میں سے اپنے حصے کو حاصل کر لے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میری بیٹی تم میرے پاس وضو کے لئے پانی لے کر آؤ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسجد (حرام یعنی خانہ کعبہ کے قریب) تشریف لائے جب ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ بولے یہ وہی ہیں یہ وہی ہیں پھر انہوں نے اپنی نگاہیں جھکا دیں اور ان کی ٹھوڑیاں ان کے سینوں سے لگ گئیں۔ ان میں سے کسی نے بھی نگاہ اٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہیں دیکھا اور ان میں سے کوئی بھی شخص اٹھ کر آپ کے سامنے نہیں آیا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ ان کے پاس آ کر کھڑے ہوئے۔ آپ نے ایک مٹھی میں مٹی لی اور فرمایا (ان لوگوں کے) چہرے بگڑ جائیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی ان پر پھینکی تو اس مٹی کی جو بھی کنکری ان میں سے جس بھی شخص تک پہنچی وہ غزوہ بدر کے دن مارا گیا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَدْفَعُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَنْ صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكِيدَةَ الْمُشْرِكِينَ اِيَّاهُ مِنَ الشَّتْمِ وَاللَّعْنِ وَمَا اَشْبَهَهُمَا

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے مشرکین کے' ان کے بارے میں کئے گئے' مکروفریب، برا بھلا کہنے' لعنت اور ان جیسی دیگر چیزوں کو کیسے دور کیا

6502– حديث صحيح، رجاله رجال الشيخين غير مسلم بن خالد -وهو الزنجي- روى له أبو داود وابن ماجة، وهو وإن كان سيء الحفظ قد توبع. ابن خثيم: هو عبد الله بن عثمان. وأخرجه أبو نعيم في "دلائل النبوة" (139) من طريق محمد بن عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بن حماد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/303 و 368، والحاكم 3/157 وصححه، والبيهقي في "الدلائل" 6/240 من طرق عن ابن خثيم، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 8/228، وقال: رواه أحمد بإسنادين، ورجال أحدهما رجال الصحيح. قلت: بل رجال الإسنادين رجال الصحيح.

6503 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا عِبَادَ اللّٰهِ انْظُرُوا كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّي شَتْمَهُمْ وَلَعْنَهُمْ ، يَعْنِيْ قُرَيْشًا، قَالُوا: كَيْفَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا، وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا، وَاَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ کے بندو! تم لوگ اس بات کا جائزہ لو کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے برا کہنے اور لعنت کرنے کو مجھ سے کیسے پھیر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد قریش تھے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ ایسا کیسے ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ مذمم کو برا کہتے ہیں۔ مذمم پر لعنت کرتے ہیں (یعنی کفار قریش دشمنی کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد کی بجائے مذمم کہتے تھے تو وہ لعنت اور برا بھلا مذمم پر واقع ہوتا تھا) میں تو محمد ہوں''۔

ذِكْرُ ظُهُوْرِ اللَّبَنِ مِنَ الضَّرْعِ الْحَائِلِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایسے تھن سے دودھ ظاہر ہونے کا تذکرہ' جس سے دودھ نہیں اتر سکتا

6504 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ

6503– حديث صحيح، إسناده على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير ابن أبي ذباب، واسمه الحارث بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سعد فمن رجال مسلم، قال أبو زرعة: ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال الذهبي في " الميزان": ثقة. وقال أبو حاتم: يروي عن الدراوردي أحاديث منكرة ليس بالقوي، وفي "التقريب": صدوق يهم. ابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة .وأخرجه الحميدي (1136) ، وأحمد 2/244، والبخاري (3533) في المناقب: باب ما جاء في أسماء رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، وأبو نعيم (142) ، والبيهقي 1/52 في "دلائل النبوة " من طريق سفيان بن عيينة، وأخرجه أحمد 2/369 عن ورقاء ، والنسائي 6/159 في الطلاق: باب الابانة والافصاح بالكلمة الملفوظ بها إذا قصد بها لما لا يحتمل معناها لم توجب شيئاً، ولم تثبت حكماً، عن شعيب، ثلاثتهم عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هريرة.وأخرجه أحمد 2/340

6504– إسناده حسن، المعلى بن مهدي: هو ابن رستم الموصلي، ذكره المصنف في " الثقات " 9/182-183، وقال: يروي عن حماد بن زيد وجعفر بن سليمان الضبعي، حدثنا عنه إبراهيم بن عبد العزيز العمري بالموصل وغيره، وذكره ابن أبي حاتم في " الجرح والتعديل " 8/335، وقال: روى عن أبي عوانة وجعفر بن سليمان، روى عنه علي بن الحسين بن الجنيد وعلي بن حرب، وسألت أبي عنه، فقال: شيخ موصلي أدركته ولم أسمع منه، يحدث أحياناً بالحديث المنكر .قلت: ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عاصم ابن بهدلة، وهو حسن الحديث. أبو عوانة: هو الوضاح اليشكري، وزر: هو ابن حبيش.والحديث عند أبي يعلى في " مسنده " (4985) .وأخرجه الطبراني في "الكبير" (8456) عن خلف بن عمرو العكبري، حدثنا المعلى بن مهدي، بهذا الإسناد.وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة" 6/84 من طريق أبي الوليد الطيالسي، عن أبي عوانة، به.وأخرجه مطولاً ومختصراً ابن أبي شيبة 11/510، وأحمد 1/379 و 453 و 457 و 462، والطيالسي (353) ، والطبراني في " الكبير " (8455) ، وأبو نعيم في "الحلية" 1/125، وفي "دلائل النبوة" (233) من طريق حماد بن سلمة، وأخرجه الطبراني في "الصغير" (513)

عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ يَافِعًا فِي غَنَمٍ لِعُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ اَرْعَاهَا، فَاَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ هَلْ مَعَكَ مِنْ لَبَنٍ؟، فَقُلْتُ: نَعَمْ، وَلٰكِنِّي مُؤْتَمَنٌ، قَالَ: ائْتِنِيْ بِشَاةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ، فَاَتَيْتُهُ بِعَنَاقٍ، فَاعْتَقَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ الضَّرْعَ، وَيَدْعُو حَتّٰى اَنْزَلَتْ، فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَاحْتَلَبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ: اشْرَبْ، فَشَرِبَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ، ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ: اقْلِصْ، فَقَلَصَ، فَعَادَ كَمَا كَانَ، قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ اَوْ مِنْ هٰذَا الْقُرْآنِ، فَمَسَحَ رَاْسِيْ، وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ قَالَ: فَلَقَدْ اَخَذْتُ مِنْ فِيْهِ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً، مَا نَازَعَنِيْ فِيْهَا بَشَرٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں جوانی میں عقبہ بن ابومعیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے دریافت کیا: اے لڑکے کیا تمہارے پاس دودھ ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں لیکن میں امین ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس کوئی ایسی بکری لے کر آؤ جس کے ساتھ کسی بکرے نے جفتی نہ کی ہو تو میں ایک سال کا بکری کا بچہ لے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑا پھر آپ نے اس کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی' یہاں تک کہ اس کا دودھ اترنے لگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی چیز لے کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں دودھ دوہ لیا پھر آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم پیو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے پی لیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے پی لیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تھن سے یہ کہا تم خشک ہو جاؤ تو وہ خشک ہو گیا اور اس طرح ہو گیا جس طرح پہلے تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے بھی یہ کلام (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس قرآن کی تعلیم دیجئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک ایسے لڑکے ہو جو سمجھ بوجھ رکھتا ہے (یا جسے تعلیم دی جائے گی) راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ستر سورتیں سیکھی ہیں۔ اس بارے میں کوئی شخص میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الشَّجَرِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ

(ایک) درخت کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینے کا تذکرہ

6505 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ، قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟، قَالَ: إِلٰى أَهْلِي، قَالَ: هَلْ لَكَ إِلٰى خَيْرٍ؟، قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: هَلْ مِنْ شَاهِدٍ عَلٰى مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ السَّمُرَةُ، فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِشَاطِءِ الْوَادِي، فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ خَدًّا حَتّٰى كَانَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا، فَشَهِدَتْ أَنَّهُ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَنْبِتِهَا، وَرَجَعَ الْأَعْرَابِيُّ إِلٰى قَوْمِهِ، وَقَالَ: إِنْ يَّتَّبِعُوْنِيْ أَتَيْتُكَ بِهِمْ، وَإِلَّا رَجَعْتُ إِلَيْكَ فَكُنْتُ مَعَكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک دیہاتی آیا جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو۔ اس نے کہا: اپنے گھر والوں کی طرف۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں بھلائی میں کوئی دلچسپی ہے۔ اس نے جواب دیا: وہ کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس نے دریافت کیا: آپ جو بات کہہ رہے ہیں کیا اس کا کوئی گواہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ببول کا درخت ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت کو بلوایا۔ وہ اس وادی کے کنارے پر موجود تھا تو زمین کو چیرتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے تین مرتبہ کلمہ شہادت پڑھا اور اس بات کی گواہی دی کہ ایسا ہی ہے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے پھر وہ اس جگہ واپس چلا گیا جہاں وہ اُگا تھا جب وہ دیہاتی اپنی قوم کے پاس واپس جانے لگا تو وہ بولا: اگر ان لوگوں نے میری بات مان لی تو میں ان کو لے کر آپ کی خدمت میں آؤں گا ورنہ میں خود آپ کے پاس واپس آ جاؤں گا اور آپ کے ساتھ رہوں گا۔

6505- رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الله بن عمر الجعفي، فمن رجال مسلم، وهو حسن الحديث . ابْنُ فُضَيْلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان، وأبو حيان: هو يحيى بن سعيد التيمي .وقد أعله أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه في " العلل " 1/293 بأن أبا حيان لم يسمع من عطاء ولم يرو عنه، وليس هذا الحديث من حديث عطاء .وأخرجه البيهقي في " دلائل النبوة " 6/14-15 عن أبي عبد الله الحاكم، أخبرنا أبو بكر محمد بن عبد الله الوراق، أخبرنا الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد .وأورده الحافظ ابن كثير في "الشمائل" ص 238 من طريق الحاكم، وقال: هذا إسناد جيد ولم يخرجوه، ولا رواه الإمام أحمد، والله أعلم. وأخرجه الدارمي 1/9-10 عن محمد بن طريف، حدثنا محمد بن فضيل، به .وأخرجه الطبراني في "الكبير" (13582) عن أبي الفضل بن أبي روح البصري، والبزار (2411) عن علي بن المنذر، كلاهما عن عبد الله بن عمر الجعفي، به.وقال البزار: لا نعلم رواه عن ابن عمر بهذا اللفظ وهذا الإسناد، إلَّا محمد بن فضيل، ولا نعلم أسند أبو حيان عن عطاء إلَّا هذا الحديث.وأخرجه أبو يعلى (5662) عن أبي هشام الرفاعي، عن محمد بن فضيل، به . وأورده الهيثمي في " المجمع " 8/292، وقال: رواه الطبراني رجاله رجال الصحيح، ورواه أبو يعلى أيضاً والبزار.قلت: وفي الباب عن ابن عباس، وسيرد عند المصنف برقم (6523) وعن أنس عند أحمد 3/113:وهذا إسناد على شرط مسلم، وأخرجه ابن ماجه (4028) في الفتن: باب الصبر على البلاء، عن محمد بن طريف، عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وعن جابر، وسيأتي عند المصنف برقم (6524) .

ذِكْرُ حَنِيْنِ الْجِذْعِ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ عَلَيْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَارَقَهُ

کھجور کے اس تنے کا نبی اکرم ﷺ کی جدائی میں رونے کا تذکرہ جس کے ساتھ ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے

6506 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى التَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ الْمِصِّيْصِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ اِلٰى جِذْعٍ، فَيَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاَنَّهُ لَمَّا صَنَعَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ اِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ، فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسَحَهُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر جمعے کا خطبہ دیا کرتے تھے جب آپ نے منبر بنوایا اور آپ اس منبر کی طرف منتقل ہو گئے تو وہ تنا رونے لگا۔ نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اپنا دست مبارک اس پر پھیرا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِذْعَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ اِنَّمَا سَكَنَ عَنْ حَنِيْنِهِ بِاحْتِضَانِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کھجور کا وہ تنا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کا رونا اس وقت ختم ہوا تھا جب نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا

6507 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ،

6506– إسناده صحيح. أبو عبيدة الحداد: اسمه عبد الواحد بن واصل. وأخرجه الدارمي 1/15، والترمذي (505) في الصلاة: باب ما جاء في الخطبة على المنبر، والبيهقي في " السنن " 3/196، وفي " الدلائل " 2/556 و 557 و 558-557 من طريق عثمان بن عمر، عن معاذ بن العلاء، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري بإثر حديث (3583) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، فقال: وقال عبد الحميد: أخبرنا عثمان بن عمر ...وأخرجه البخاري (3583)

6507– حديث صحيح، رجاله ثقات، لكن فيه عنعنة الحسن. وهو في "مسند أبي يعلى" (2756). وأخرجه أحمد 3/226، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" (3341)، وابن خزيمة (1776)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/559 من طرق عن مبارك بن فضالة، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/19، والترمذي (3631) في المناقب: باب حنين الجذع له - صلى الله عليه وسلم -، وابن خزيمة من طرق عن عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ ابي طلحة، عن أنس بنحوه. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه. قلت: وهذا إسناد رجاله رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار، فمن رجال مسلم، وهو حسن الحديث. وأخرجه الدارمي 1/367، وابن ماجه (1415) في الإقامة: باب ما جاء في بدء شأن المنبر، وأبو يعلى (3384)، والبزار كما في "الشمائل" ص 240 لابن كثير من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس. وهذا إسناد صحيح على شرط مسلم.

قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلٰى جَنْبِ خَشَبَةٍ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ اِلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ، قَالَ: ابْنُوا لِي مِنْبَرًا ، فَبَنَوْا لَهُ مِنْبَرًا عَتَبَتَانِ، فَلَمَّا قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ لِيَخْطُبَ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَنَسٌ: وَاَنَا فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعْتُ الْخَشَبَةَ حَنَّتْ حَنِيْنَ الْوَلَدِ، فَمَا زَالَتْ تَحِنُّ حَتّٰى نَزَلَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاحْتَضَنَهَا، فَسَكَنَتْ ، قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بَكٰى، ثُمَّ قَالَ: يَا عِبَادَ اللّٰهِ الْخَشَبَةُ تَحِنُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَوْقًا اِلَيْهِ لِمَكَانِهِ مِنَ اللّٰهِ، فَاَنْتُمْ اَحَقُّ اَنْ تَشْتَاقُوْا اِلٰى لِقَائِهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ایک لکڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ آپ اپنی پشت اس کے ساتھ لگا لیتے تھے جب لوگوں کا ہجوم زیادہ ہو گیا تو آپ نے فرمایا: میرے لئے منبر بنا دو تو لوگوں نے آپ کے لئے دو سیڑھیوں والا منبر بنا دیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے منبر پر کھڑے ہوئے تو وہ لکڑی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں رونے لگی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت مسجد میں موجود تھا۔ میں نے اس لکڑی کی آواز سنی یوں جیسے کوئی بچہ روتا ہے اور وہ اس وقت تک روتی رہی جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتر کر اس کے پاس تشریف نہیں لے گئے اور آپ نے اسے اپنے ساتھ نہیں لگا لیا (جب آپ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا) تو وہ پرسکون ہوئی۔

راوی کہتے ہیں: جب حسن بصری یہ روایت بیان کرتے تھے تو وہ رونے لگ پڑتے تھے اور بولتے تھے اے اللہ کے بندو! ایک لکڑی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں روتی ہے۔ اس مرتبے اور مقام کی وجہ سے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی بارگاہ میں حاصل ہے تو تم لوگ اس بات کے زیادہ حق دار ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے مشتاق رہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ اَنَسٌ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

6508 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ اِلٰى جَنْبِ شَجَرَةٍ اَوْ جِذْعٍ اَوْ خَشَبَةٍ اَوْ شَيْءٍ يَسْتَنِدُ اِلَيْهِ يَخْطُبُ، ثُمَّ اتَّخَذَ مِنْبَرًا، فَكَانَ يَقُوْمُ عَلَيْهِ فَحَنَّتْ تِلْكَ الَّتِيْ كَانَ يَقُوْمُ عِنْدَهَا حَنِيْنًا سَمِعَهُ اَهْلُ الْمَسْجِدِ، فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِمَّا قَالَ: مَسَحَهَا، وَاِمَّا قَالَ: فَاَمْسَكَهَا، فَسَكَنَتْ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پہلو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک تنے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک لکڑی (یا شاید یہ الفاظ ہیں) کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر بنوالیا تو آپ اس پر کھڑے ہوئے تو وہ چیز رونے لگی جس کے قریب کھڑے ہو کر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے) اس کے رونے کی آواز کو تمام اہل مسجد نے سنا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے (راوی کو شک ہے) شاید یہاں انہوں نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہاتھ پھیرا (یا پھر شاید یہ الفاظ استعمال کئے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑلیا تو اسے سکون آیا۔

ذِكْرُ بُرْءِ رِجْلِ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْمَقْطُوعَةِ عِنْدَ تَفْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن لگانے کی وجہ سے

حضرت عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ کی کٹی ہوئی ٹانگ ٹھیک ہوگئی تھی

6509 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ الرَّیَّانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَیْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ، یَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَلَ فِیْ رِجْلِ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ حِیْنَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ، فَبَرَاَ

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں جب حضرت عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ٹانگ کٹ گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا لعاب دہن ڈالا تو وہ ٹھیک ہو گئے۔

6508- إسناده صحيح على شرط البخاري، أحمد بن المقدم العجلي روى له البخاري، ومن فوقه على شرط الشيخين. أبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطعة .وأخرجه أحمد 3/306، وابن ماجه (1417) في الإقامة: باب ما جاء في بدء شأن المنبر، عن محمد بن أبي عدي، عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 1/142-143، وعبد الرزاق (5254) ، وابن أبي شيبة 11/485-486، وأحمد 293/3 و 295 و 300 و 324، والدارمي 1/16-17 و 17 و 366، والبخاري (918) في الجمعة: باب الخطبة على المنبر، و (3584) و (3585) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، والنسائي 3/102 في الجمعة: باب مقام الإمام في الخطبة، وأبو نعيم في "دلائل النبوة" (353) ، والبيهقي في "السنن" 3/195، وفي "الدلائل" 2/556 و 560 و 561 و 562 و 563، والبغوي (3724) من طرق عن جابر بنحوه.

6509- إسناده حسن، علي بن الحسين بن واقد روى له البخاري في "الأدب المفرد" ومسلم في المقدمة وأصحاب السنن، وهو صدوق، وباقي رجاله رجال الشيخين غير الحسين بن واقد، فمن رجال مسلم .وأخرجه أبو نعيم في "معرفة الصحابة" فيما نقله عنه الحافظ في "الإصابة" 3/18 من طريق الحسن بن سفيان، عن أبي عمار الحسين بن حريث، بهذا الإسناد .وأخرجه الروياني في "مسنده"، والضياء في "المختارة" كما في "الإصابة" من طريق محمد بن حميد الرازي، عن زيد بن الحباب، عن الحسين بن واقد، به. وعمرو بن معاذ: قيل: هو ابن الجموح، وقيل: هو أخو سعد بن معاذ، استشهد يوم أحد، قتله زيد بن الخطاب خطأ.

ذِكْرُ بُرْءِ رِجْلِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ مِنَ الضَّرْبَةِ الَّتِىْ اَصَابَتْهَا حِينَ تَفَلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا

اس بات کا تذکرہ' حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی ٹانگ پر لگنے والی ضرب' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن ڈالنے کی وجہ سے ٹھیک ہوگئی تھی

6510 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنَ اَبِىْ عُبَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِىْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هٰذِهِ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِىْ يَوْمَ حُنَيْنٍ، قَالَ النَّاسُ: اُصِيبَ سَلَمَةُ، اُصِيبَ سَلَمَةُ، قَالَ: فَاُتِىَ بِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهَا ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ

✿✿ یزید بن ابوعبید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر کسی ضرب کا نشان دیکھا تو میں نے دریافت کیا: اے ابومسلم یہ ضرب کس چیز کی ہے انہوں نے فرمایا: یہ ضرب مجھے غزوہ حنین کے دن لگی تھی۔ لوگوں نے یہ کہا کہ اب سلمہ شہید ہو جائے گا۔ اب سلمہ شہید ہو جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تین مرتبہ اپنا لعاب دہن ڈالا تو اس کے بعد آج تک مجھے اس میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

ذِكْرُ مَا سَتَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَيْنِ مَنْ قَصَدَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِاَذًى

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اس مشرک کی نظر سے اوجھل کر دیا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانا چاہتا تھا

6511 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوسِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ: (تَبَّتْ يَدَا اَبِىْ لَهَبٍ) (المسد: 1) جَاءَتِ امْرَاَةُ اَبِىْ لَهَبٍ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، فَلَمَّا رَآهَا اَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا امْرَاَةٌ بَذِيئَةٌ، وَاَخَافُ اَنْ تُؤْذِيَكَ، فَلَوْ

6510- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخارى (4206) فى المغازى: باب غزوة خيبر، وأبو داود (3894) فى الطب: باب كيف الرقى؟ والبيهقى فى " الدلائل " 4/251 من طريق مكى بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

قُمْتَ، قَالَ: اِنَّهَا لَنْ تَرَانِیْ، فَجَاءَتْ، فَقَالَتْ: یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّ صَاحِبَكَ هَجَانِیْ، قَالَ: لَا، وَمَا یَقُوْلُ الشِّعْرَ، قَالَتْ: اَنْتَ عِنْدِیْ مُصَدَّقٌ، وَانْصَرَفَتْ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ تَرَكَ، قَالَ: لَا، لَمْ یَزَلْ مَلَكٌ یَسْتُرُنِیْ عَنْهَا بِجَنَاحِهِ *

33/33

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''ابولہب کے دونوں ہاتھ برباد ہو جائیں'' تو ابولہب کی بیوی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو دیکھا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عورت بڑی بدزبان ہے۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ آپ کو اذیت پہنچائے گی اگر آپ تشریف لے جائیں (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجھے نہیں دیکھ سکے گی۔ وہ عورت آئی اس نے کہا: اے ابوبکر تمہارے آقا نے میری ہجو بیان کی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں وہ شعر تو کہتے ہی نہیں ہیں۔ اس عورت نے کہا: تم میرے نزدیک سچے آدمی ہو پھر وہ عورت چلی گئی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے آپ کو دیکھا ہی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں ایک فرشتے نے اپنے پروں کے ذریعے مجھے اس سے چھپایا ہوا تھا''۔

ذِكْرُ مَا اسْتَجَابَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِیِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا دَعَا عَلٰی بَعْضِ الْمُشْرِكِیْنَ فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی اس دعا کو مستجاب کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض حالات میں بعض مشرکین کے خلاف کی تھی

6512 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اِیَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، قَالَ:

6511– حديث صحيح بشواهده. محمد بن منصور الطوسی: ثقة روى له أبو داود والنسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين غير عطاء بن السائب، فقد روى له البخاري مقروناً وأصحاب السنن، وقد حدث عنه عبد السلام بن حرب بعد الاختلاط. وهو في "مسند أبي يعلى" (25) و (2358) .وأخرجه أبو نعيم في "الدلائل" (141) حدثنا إسحاق بن أحمد، قال: حدثنا إبراهيم بن يوسف، قال: حدثنا محمد بن منصور الطوسي، بهذا الإسناد.وأخرجه البزار (2294) و (2295) من طريقين عن أبي أحمد محمد بن عبد الله بن الزبير الزبيري، به.وقال البزار: وهذا أحسن الإسناد، ويدخل في مسند أبي بكر .وأورده الهيثمي في " المجمع " 7/144، ونسبه لأبي يعلى والبزار، وقال: وقال البزار: إنه حسن الإسناد. قلت (القائل الهيثمي) : فيه عطاء بن السائب وقد اختلط.

6512– إسناده على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار، فمن رجال مسلم، وهو حسن الحديث.وأخرجه الطبراني في "الكبير" (6235) ، وعنه أبو نعيم في "معرفة الصحابة" (1206) عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/97، والطبراني، والبيهقي في " السنن " 7/277، وفي " الدلائل " 6/238 من طريق أبي الوليد الطيالسي، به.

(متن حدیث): اَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: بُسْرُ بْنُ رَاعِي الْعِيرِ يَاْكُلُ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ: لَا اَسْتَطِيعُ، قَالَ: لَا اسْتَطَعْتَ قَالَ: فَمَا نَالَتْ يَدُهُ اِلٰى فِيهِ بَعْدُ.

ایاس بن سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا نام بسر بن راعی العیر تھا۔ وہ بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں یہ نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کر بھی نہیں سکو گے۔ راوی کہتے ہیں: تو پھر اس کے بعد اس کا (دایاں ہاتھ) کبھی اس کے منہ تک نہیں پہنچا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6513 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ الْاَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيهِ:

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْكُلُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ: لَا اَسْتَطِيعُ، فَقَالَ النَّبِيُّ: لَا اسْتَطَعْتَ، فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيهِ

ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ کر بائیں ہاتھ سے کھانے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا تم اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں یہ نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کر بھی نہیں سکو گے۔ اس کے بعد وہ شخص اپنا (دایاں ہاتھ) کبھی اپنے منہ تک نہیں اٹھا سکا۔

ذِكْرُ مَا جَعَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا دَعْوَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا بِاَهْلٍ وَّقُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی اس شخص کے خلاف کی گئی دعا' جو اس کا اہل نہ ہو، اس دعا کو اپنی بارگاہ میں قربت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا ہے

6514 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ

6513- إسناده حسن كالذى قبله، رجاله رجال الصحيح. عبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه الطبراني (6236) من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 46-4/45 و 46 و 50، ومسلم (2021) في الأشربة: باب آداب الطعام، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/238 من طرق عن عكرمة، به.

مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ، فَرَآهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَنْتِ هِيَ؟ لَقَدْ كَبِرْتِ، لَا كَبِرَ سِنُّكِ، فَرَجَعَتِ الْيَتِيمَةُ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: مَا لَكِ يَا بُنَيَّةُ؟ قَالَتِ الْجَارِيَةُ: دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنِّي، فَالْآنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّي أَبَدًا أَوْ قَالَتْ: قَرْنِي، فَخَرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوثُ خِمَارَهَا حَتَّى لَقِيَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَالَكِ؟، قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ أَدَعَوْتَ عَلَى يَتِيمَتِي؟، قَالَ: وَمَا ذَاكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟، قَالَتْ: زَعَمَتْ أَنَّكَ دَعَوْتَ عَلَيْهَا أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنُّهَا، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ أَمَا تَعْلَمِينَ شَرْطِي عَلَى رَبِّي؟ إِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي، فَقُلْتُ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ، وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ، فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا أَهْلٌ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَزَكَاةً وَقُرْبَةً يُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک یتیم لڑکی تھی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا کیا یہ تم ہو تمہاری عمر زیادہ ہو جائے گی لیکن تمہارے دانتوں کی عمر زیادہ نہیں ہوگی تو وہ یتیم لڑکی روتی ہوئی سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گئی۔ سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اے لڑکی تمہیں کیا ہوا ہے۔ اس لڑکی نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے خلاف دعا کی ہے کہ میرے دانت بڑے نہ ہوں۔ اب تو میرے دانت کبھی بڑے نہیں ہوں گے۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) میرے بال (بڑے نہیں ہوں گے) سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا تیزی سے اپنی چادر لپیٹ کر نکلی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: اے اُمّ سلیم! کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی کیا آپ نے میری یتیم لڑکی کے خلاف دعا کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے اُمّ سلیم! وہ کیسے؟ سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس لڑکی نے یہ بات بیان کی ہے کہ آپ نے اس کے خلاف یہ دعا کی ہے کہ اس کے دانت بڑے نہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ آپ نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! تم یہ بات نہیں جانتی کہ میں نے پروردگار کے ساتھ کیا طے کیا ہے۔ میں نے اپنے پروردگار کے ساتھ یہ طے کیا ہے۔ میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں ایک انسان ہوں میں بھی اسی طرح راضی ہوتا ہوں جیسے دوسرے لوگ راضی ہوتے ہیں اور اسی طرح غصے میں آجاتا ہوں جیسے دوسرے لوگ غصے میں آتے ہیں تو اپنی اُمت کے جس بھی شخص کے خلاف میں کوئی ایسی دعا کروں جس کا وہ اہل نہ ہو تو پروردگار اسے اس شخص کے حق میں طہارت کے حصول اور پاکیزگی کے حصول کا اور قربت کے حصول کا ذریعہ بنا دے جس کے ذریعے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرے۔

6514- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار، فمن رجال مسلم، وهو حسن الحديث .وأخرجه مسلم (2603) في البر والصلة: باب من لعنه النبي - صلى الله عليه وسلم - أو سبه ... عن زهير بن حرب أبي خيثمة وأبي معن الرقاشي، قالا: حدثنا عمر بن يونس، بهذا الإسناد.

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ بڑے رحم دل تھے۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْعَلَ سِبَابَهٗ لِاُمَّتِهٖ قُرْبَةً لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

نبی اکرم ﷺ کا اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگنا کہ وہ آپ ﷺ کے اپنی امت کو برا کہنے کو قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے قربت کے حصول کا ذریعہ بنادے

6515 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں جس بھی مومن بندے کو برا کہوں تو اس چیز کو تو قیامت کے دن اپنی بارگاہ میں قربت کے حصول کا ذریعہ بنادے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا وَرَاءَ السِّبَابِ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِهٖ اِنَّمَا سَاَلَ اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ قُرْبَةً لَّهُمْ، وَصَدَقَةً عَلَيْهِمْ فِيْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کو برا کہنے کے علاوہ جو کچھ کہنا ہے

اس کے بارے میں آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ ان سب چیزوں کو ان لوگوں کے لیے قیامت کے دن قربت کے حصول کا ذریعہ بنادے اور ان کے لیے صدقہ بنادے

6516 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

6515- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه مسلم (2601) (92) في البر والصلة: باب من لعنه النبي - صلى الله عليه وسلم - أو سبه ... عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (6361) في الدعوات: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "من آذيته فاجعله له زكاة ورحمة"، عن أحمد بن صالح، حدثنا ابن وهب، به. وأخرجه مسلم (2601) (93) من طريق يعقوب بن إبراهيم، عن ابن أخي الزهري، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/449 و 488 و 493 و 496، ومسلم من طرق عن أبي هريرة بنحوه، وانظر ما بعده.

6516- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "صحيفة همام" (87). وأخرجه أحمد 2/316-317، والبغوي (1239) عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وقوله: "صلاة" أي: رحمة، والصلاة من الله مفسرة بالرحمة، وقوله: "زكاة" يحتمل أن يراد ترقية لنفسه، ويحتمل أن يراد الزيادة في الأجر، كما عبر عنها في الرواية الأخرى بالأجر. وفي هذا الحديث بيان ما اتصف به - صلى الله عليه وسلم - من شفقته على أمته واعتنائه بمصالحهم، وجميل خلقه، وكرم ذاته، حيث قصد مقابلة ما وقع منه بالجبر والتكريم.

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَهُ، وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ آذَیْتُهُ اَوْ شَتَمْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! میں نے تجھ سے یہ عہد لیا ہے جس کی تو خلاف ورزی نہیں کرے گا کہ میں ایک انسان ہوں جس مومن کو میں اذیت پہنچاؤں یا اسے برا کہوں یا اسے کوڑا ماروں یا اس پر لعنت کروں تو' تو اسی چیز کو اس شخص کے حق میں رحمت، پاکیزگی اور قربت کے حصول کا ذریعہ بنا دے جس کے ذریعے وہ قیامت کے دن تیرا قرب حاصل کرے''۔

ذِكْرُ مَا اسْتَجَابَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَاحِلَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

اس بات کا تذکرہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی سواری کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی دعا کو مستجاب کیا تھا

6517 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاَعْیَا جَمَلِیْ، فَتَخَلَّفْتُ عَلَیْهِ اَسُوْقُهُ، قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَةٍ مُتَخَلِّفًا، فَلَحِقَنِیْ، فَقَالَ لِیْ: مَا لَكَ مُتَخَلِّفًا؟ ، قَالَ: قُلْتُ: لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِلَّا اَنَّ جَمَلِیَ ظَالِعٌ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَلْحَقَهُ بِالْقَوْمِ، قَالَ: فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذَنَبِهٖ، فَضَرَبَهُ، ثُمَّ زَجَرَهُ، فَقَالَ: ارْكَبْ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَیْتُنِیْ بَعْدُ، وَاِنِّیْ لَاُكُفُّهُ عَنِ الْقَوْمِ، قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا دُوْنَ الْمَدِیْنَةِ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَتَعَجَّلَ اِلٰی اَهْلِیْ، فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَاْتِ اَهْلَكَ طُرُوْقًا قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: فَمَا تَزَوَّجْتَ؟ ، قُلْتُ: امْرَاَةً ثَیِّبًا، قَالَ: فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟ ، قَالَ: فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ تُوُفِّیَ اَوِ اسْتُشْهِدَ، وَتَرَكَ جَوَارِیَ، فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ عَلَیْهِنَّ مِثْلَهُنَّ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَقُلْ: اَحْسَنْتَ وَلَا اَسَاْتَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِعْنِیْ جَمَلَكَ هٰذَا قَالَ: قُلْتُ: لَا بَلْ هُوَ لَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا بَلْ بِعْنِیْهِ، قَالَ: قُلْتُ: هُوَ لَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا بَلْ بِعْنِیْهِ، قُلْتُ: اَجَلْ عَلٰی اُوْقِیَّةِ ذَهَبٍ، فَهُوَ لَكَ بِهَا، قَالَ: قَدْ

6517- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مسند أبي يعلى" (1898)، وقد تقدم مختصراً من طريق عثمان بن أبي شيبة عن جرير بهذا الإسناد، وانظر ما بعده، والحديث الآتي برقم (7143).

اَخَذْتُهُ، فَتَبَلَّغَ عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ: اَعْطِهِ اُوقِيَّةَ ذَهَبٍ، وَزِدْهُ، قَالَ: فَاَعْطَانِي اُوقِيَّةَ ذَهَبٍ، وَزَادَنِي قِيرَاطًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَانَ فِي كِيسٍ لِي، فَاَخَذَهُ اَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف آ رہے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرا اونٹ تھک چکا تھا۔ میں اسے پیچھے لے کر چل رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کے سلسلے میں پیچھے رہ گئے۔ آپ مجھے آ کر ملے تو آپ نے مجھ سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے تم پیچھے کیوں چل رہے ہو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: جی نہیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا اونٹ تھک گیا ہے ورنہ میرا تو ارادہ ہے میں لوگوں کے ساتھ چلوں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے والے حصے پر مارا اور اسے ڈانٹا پھر آپ نے فرمایا: تم سوار ہو جاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کے بعد میں نے خود کو دیکھا کہ میں اسے روک روک کر لوگوں کے ساتھ چل رہا تھا۔ (یعنی وہ لوگوں سے آگے نکلا جا رہا تھا) راوی کہتے ہیں: مدینہ منورہ سے پہلے ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا میں نے اپنے گھر جلدی جانے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس نہ جاؤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کس کے ساتھ شادی کی ہے۔ میں نے عرض کی: ایک ثیبہ عورت کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کنواری کے ساتھ کیوں نہیں کی تاکہ تم اس کے ساتھ خوش فعلیاں کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کرتی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (میرے والد) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) شہید ہو گئے۔ انہوں نے کچھ بیٹیاں (پسماندگان میں) چھوڑی تھیں تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ شادی کر کے ان کے پاس ایسی لڑکی لے آؤں جو ان کی مانند ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا: تم نے اچھا کیا یا تم نے برا کیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا یہ اونٹ مجھے فروخت کر دو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ویسے ہی آپ کا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ تم اسے مجھے فروخت کرو میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ کا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں بلکہ تم اسے مجھے فروخت کرو۔ میں نے عرض کی: ٹھیک ہے۔ سونے کے ایک اوقیہ کے عوض میں (میں آپ کو فروخت کرتا ہوں) یہ آپ کا ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے یہ لے لیا تم اس پر سوار ہو کر مدینہ تک جا سکتے ہو جب میں مدینہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اسے سونے کا ایک اوقیہ دے دو اور (ایک اوقیہ سے) زیادہ دینا۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے مجھے سونے کا ایک اوقیہ اور ایک قیراط دیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہ طے کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی گئی اضافی ادائیگی مجھ سے کبھی جدا نہیں ہو گی۔ راوی کہتے ہیں: وہ میرے پاس ایک تھیلی میں موجود رہی، یہاں تک واقعہ حرہ کے موقع پر اہل شام نے اسے چھین لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الرَّاحِلَةَ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بَعْدَ اَنْ اَوْفَاهُ ثَمَنَهَا هِبَةً لَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ان کے اونٹ کی پوری قیمت ادا کرنے کے بعد ان کی سواری ہبہ کے طور پر انہیں واپس کردی تھی

6518 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْخَلِيلِ ابْنِ بِنْتِ تَمِيمِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ الْبَزَّارُ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ، فَاَبْطَاَ بِيْ جَمَلِي، فَتَخَلَّفْتُ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَجَنَهُ بِمِحْجَنِهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: ارْكَبْ، فَرَكِبْتُهُ، فَلَقَدْ رَاَيْتُنِي اَكُفُّهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَتَزَوَّجْتَ؟، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا؟، فَقُلْتُ: بَلْ، ثَيِّبًا قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ، فَقُلْتُ: اِنَّ لِي اَخَوَاتٍ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَاَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ، فَاِذَا قَدِمْتَ، فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ: اَتَبِيعُ جَمَلَكَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِاُوقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي، وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ، فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ، فَوَجَدْتُهُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: الْآنَ حِينَ قَدِمْتَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَعْ جَمَلَكَ، وَادْخُلْ، فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ: فَدَخَلْتُ، فَصَلَّيْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ، وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَزِنَ لِي اُوقِيَّةً، قَالَ: فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ، فَاَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ، قَالَ: ادْعُ لِي جَابِرًا، فَدُعِيتُ، فَقُلْتُ: الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْهُ، قَالَ: جَمَلُكَ وَثَمَنُهُ لَكَ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں شرکت کے لئے روانہ ہوا۔ میرا اونٹ سست ہو گیا تھا۔ اس لئے میں لوگوں سے پیچھے رہ گیا (راستے میں کسی جگہ) نبی اکرم ﷺ اپنی سواری سے نیچے اترے آپ نے اپنی چھڑی کے ذریعے میرے اونٹ کو مارا اور پھر مجھ سے فرمایا تم اس پر سوار ہو جاؤ جب میں اس پر سوار ہوا تو میں نے خود کو دیکھا میں اس اونٹ کو نبی اکرم ﷺ سے آگے نکلنے سے روک رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے شادی کر لی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کنواری کے ساتھ یا ثیبہ کے ساتھ میں نے عرض کی: بلکہ ثیبہ کے ساتھ؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کسی کنواری کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی کہ تم اس کے خوش فعلیاں کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کرتی۔ میں نے عرض

6518- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو موسى: هو محمد بن المثنى بن عبيد العنزي. وانظر الحديث الآتي برقم (7143).

کی: میری بہنیں ہیں۔ مجھے یہ اچھا لگا کہ میں کسی ایسی عورت کے ساتھ شادی کروں جوان کا خیال رکھے۔ان کی کنگھی کرے ان کی نگرانی کرے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب تم (اپنے گھر) جانے لگے ہو۔ جب تم جاؤ تو عقل مندی کا مظاہرہ کرنا عقلمندی کا مظاہرہ کرنا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اپنا اونٹ فروخت کرو گے میں نے عرض کی: جی ہاں تو نبی اکرم ﷺ نے ایک اوقیہ کے عوض میں وہ مجھ سے خرید لیا پھر نبی اکرم ﷺ مجھ سے پہلے (مدینہ منورہ) تشریف لے آئے۔ میں اگلے دن آیا میں مسجد میں آیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد کے دروازے پر پایا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اب آئے ہو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے اونٹ کو چھوڑ دو اور (مسجد کے اندر) جا کر دو رکعات ادا کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں اندر آیا میں نے نماز ادا کی جب میں واپس آیا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ مجھے وزن کر کے ایک اوقیہ دیدیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مجھے وزن کر کے دیا اور میزان میں (میرے پلڑے کو) وزنی رکھا۔ راوی کہتے ہیں: جب میں وہاں سے روانہ ہوا اور مڑ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جابر کو میرے پاس بلا کر لاؤ مجھے بلایا گیا تو میں نے اندازہ لگا لیا کہ اب نبی اکرم ﷺ وہ اونٹ مجھے واپس کر دیں گے مجھے یہ بات سب سے زیادہ ناپسند تھی لیکن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اونٹ بھی تمہارا ہوا اور قیمت بھی تمہاری ہوئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اسْتَثْنَى حُمْلَانَ رَاحِلَتِهِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا اِلٰى الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الْبَيْعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے اپنی اس سواری پر' مدینہ منورہ تک سوار رہنے کا استثناء کیا تھا' جس سواری کی صفت ہم نے بیان کی ہے اور یہ استثناء سودا ہو جانے کے بعد تھا

6519 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ قَدْ اَعْيٰى، فَاَرَادَ اَنْ يُّسَيِّبَهُ، قَالَ: فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا لَهُ وَضَرَبَهُ، فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ، وَقَالَ: بِعْنِيهِ بِاُوقِيَّةٍ، فَقُلْتُ: لَا، ثُمَّ قَالَ: بِعْنِيهِ بِاُوقِيَّةٍ، فَقُلْتُ: لَا، ثُمَّ قَالَ: بِعْنِيهِ بِاُوقِيَّةٍ، فَبِعْتُهُ بِاُوقِيَّةٍ، وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ اِلٰى اَهْلِي، فَلَمَّا بَلَغْتُ اَتَيْتُهُ، فَقَالَ لِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُرَانِيْ مَا كَسْتُكَ لِآخُذَ جَمَلَكَ وَدَرَاهِمَكَ؟ فَهُمَا لَكَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ اپنے اونٹ پر سفر کر رہے تھے جو تھک چکا تھا۔ انہوں نے اس اونٹ کو ویسے ہی چھوڑ دینے کا ارادہ کر لیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹ کے لئے دعا کی۔ آپ نے اسے مارا تو وہ اتنی تیزی سے چلنے لگا کہ وہ پہلے کبھی اتنا تیز نہیں چلتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

6519- إسناده صحيح على شرط مسلم، علي بن خشرم من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. عيسى بن يونس: هو ابن أبي إسحاق السبيعي، وزكريا: هو ابن أبي زائدة، وعامر: هو الشعبي. وانظر الحديث المتقدم برقم (4912).

ایک اوقیہ کے عوض میں اسے مجھے فروخت کر دو۔ میں نے عرض کی: جی نہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک اوقیہ کے عوض میں اسے مجھے فروخت کر دو میں نے عرض کی: جی نہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک اوقیہ کے عوض میں اسے مجھے فروخت کر دو تو میں نے ایک اوقیہ کے عوض میں اسے فروخت کر دیا۔ میں نے اس سودے میں یہ استثناء کیا کہ میں اس پر سوار ہو کر اپنے گھر تک جاؤں گا جب میں (مدینہ منورہ) پہنچا تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تم یہ سمجھ رہے تھے کہ میں نے تمہارے اونٹ اور درہموں کی وجہ سے تمہارے ساتھ یہ سودا کیا۔ یہ دونوں تمہارے ہوئے۔

ذِكْرُ مَا اَكْرَمَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَزِيمَةِ الْمُشْرِكِينَ عَنْهُ عَنْ قَبْضَةِ تُرَابٍ رَمَاهُمْ بِهَا

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ عزت عطا کی کہ آپ ﷺ کے مٹھی بھر مٹی پھینکنے کی وجہ سے' مشرکین کو پسپا کر دیا گیا' جب وہ مٹی آپ ﷺ نے ان کی طرف پھینکی تھی

6520 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِي، قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا، قَالَ فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ، تَقَدَّمْتُ، فَاَعْلُو ثَنِيَّةً، فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَجُلٌ مِّنَ الْعَدُوِّ، فَاَرْمِيهِ بِسَهْمٍ، فَتَوَارَى عَنِّي، فَمَا دَرَيْتُ مَا اصْنَعُ، ثُمَّ نَظَرْتُ اِلَى الْقَوْمِ، فَاِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوْا مِنْ ثَنِيَّةٍ اُخْرَى، فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَلَّى صَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَرْجِعُ مُنْهَزِمًا، وَعَلَيَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِاِحْدَاهُمَا، مُرْتَدِيًا بِالْاُخْرَى، قَالَ: فَانْطَلَقَ رِدَائِي، فَجَمَعْتُهُ، وَمَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْهَزِمًا، وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَاٰى ابْنُ الْاَكْوَعِ فَزَعًا، فَلَمَّا غَشُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْاَرْضِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوهَهُمْ، فَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوهُ، فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَاَ اللّٰهُ عَيْنَهُ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ، فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ، فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ، وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

۞۞ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں۔ میرے والد نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے ہم نے

6520– إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة، فمن رجال مسلم، وهو حسن الحديث. وابن سلمة بن الأكوع: هو إياس. وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة" 5/140 عن أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1777) في الجهاد والسير: باب في غزوة حنين، عن أبي خيثمة زهير بن معاوية، به. وقوله: "منهزماً" حال من ابن الأكوع كما صرح أولاً بانهزامه، وكما يدل عليه قوله - صلى الله عليه وسلم - بعده: "لقد رأى الأكوع فزعاً"، وانظر "شرح مسلم" 12/122 للنووي.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ حنین میں شرکت کی۔ راوی کہتے ہیں: جب ہم دشمن کے مدمقابل آئے تو میں آگے بڑھا اور میں ایک ٹیلے پر چڑھ گیا دشمن کا ایک شخص میرے مدمقابل آیا تو میں نے اسے تیر مارا۔ وہ میری نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔ مجھے اندازہ نہیں ہوا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔ جب میں نے لوگوں کی صورت حال کا جائزہ لیا تو دشمن دوسری گھاٹی سے نمودار ہو رہا تھا۔ اس کا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا سامنا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ منہ پھیر کر پیچھے ہٹ گئے میں بھی پسپا ہو کر پیچھے ہٹا۔ میرے جسم پر دو چادریں تھیں جن میں سے ایک کو میں نے تہبند کے طور پر باندھا ہوا تھا اور دوسری کو جسم پر لپیٹا ہوا تھا۔ میری وہ والی چادر گر گئی تو میں نے اسے اٹھایا اور لپیٹا میرا گزر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا جو پسپا ہونے کی صورت حال میں تھے۔ آپ اس وقت اپنے سفید خچر پر سوار تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن اکوع نے گھبراہٹ دیکھ لی ہے جب دشمن نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر سے نیچے اترے۔ آپ نے زمین سے مٹھی بھر مٹی لی اور اسے ان لوگوں کی طرف پھینک دیا۔ آپ نے فرمایا: ان کے چہرے بگڑ جائیں تو ان میں سے جو بھی شخص تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ کو مٹی سے بھر دیا جو اس مٹھی (میں سے ان کی طرف آئی تھی) تو وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پسپا کر دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا مال غنیمت مسلمانوں کے درمیان تقسیم کیا۔

ذِكْرُ تَكْبِيرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ رُؤْيَتِهِ اَهْلَ حُنَيْنٍ فِي الْحَالِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل حنین کو ایسی حالت میں دیکھ کر تکبیر کہنے کا تذکرہ، جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

6521 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اشْتَدَّ الْقِتَالُ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَكُنْتُ رَدِيفَ اَبِيْ طَلْحَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ

قَالَ: فَمَا لَبِثْتُ اَنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر لڑائی شدید ہوگئی میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر خیبر برباد ہوگیا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی حالت بری ہوتی ہے۔ جنہیں ڈرایا گیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: اس کے کچھ ہی دیر بعد اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح عطا کر دی۔

6521– حديث صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير مبارك بن فضالة، فقد روى له أصحاب السنن، وهو مدلس، وقد عنعن. وقد تقدم الحديث من طريق آخر صحيح برقم (4725) و (4726)، وسيأتي أيضاً برقم (7212).

ذِكْرُ سُقُوطِ الْاَصْنَامِ الَّتِيْ فِي الْكَعْبَةِ بِاِشَارَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا دُوْنَ مَسِّهَا بِشَيْءٍ مِنْهُ

خانہ کعبہ میں موجود بتوں کا' نبی اکرم ﷺ کے ان کی طرف اشارہ کرنے کی وجہ سے گر جانے کا تذکرہ' حالانکہ آپ ﷺ نے انہیں چھوا نہیں تھا

6522 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ وَجَدَ بِهَا ثَلَاثَ مِائَةٍ وَّسِتِّيْنَ صَنَمًا، فَاَشَارَ بِعَصًا اِلٰى كُلِّ صَنَمٍ، وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا، فَسَقَطَ الصَّنَمُ، وَلَمْ يَمَسَّهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے وہاں تین سو ساٹھ بت پائے۔ آپ عصا کے ذریعے ان میں سے ہر ایک بت کی طرف اشارہ کرتے اور یہ کہتے تھے: ''حق آ گیا اور باطل رخصت ہو گیا۔ بے شک باطل نے رخصت ہی ہونا تھا' تو وہ بت گر جاتا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان بتوں کو چھوا نہیں۔

ذِكْرُ مَا اَبَانَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ دَلَائِلِ صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صِحَّةِ نُبُوَّتِهِ مِنْ طَاعَةِ الْاَشْجَارِ لَهُ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی نبوت کے صحیح ہونے کی دلیل کے طور یہ چیز ظاہر کی کہ درخت آپ ﷺ کی فرمانبرداری کرتے تھے

6522- إسناده ضعيف، عاصم بن عمر: هو العمري، ضعفه أحمد وابن معين وغيرهم، وقال البخاري: منكر الحديث، وقال الترمذي: متروك . وذكره المؤلف في " المجروحين " 2/127، وقال: منكر الحديث جداً، يروي عن الثقات ما لا يشبه حديث الأثبات، لا يجوز الاحتجاج به إلا فيما وافق الأثبات، ثم ذكره في " الثقات " 7/259، وقال: يخطء ويخالف.وأخرجه الطبراني (13643) عن محمد بن نصر الصائغ البغدادي، حدثنا محمد بن إسحاق المسيبي، بهذا الإسناد.وذكره الهيثمي في " المجمع " 6/176 فقال: رواه الطبراني في " الأوسط " و"الكبير"، وفيه عاصم بن عمر العمري، وهو متروك، ووثقه ابن حبان، وقال: يخطء ويخالف.وأخرجه البيهقي في " الدلائل " 5/72 من طريق القاسم بن عبد الله العمري، عن عبد الله بن دينار، به.وهذا إسناد ضعيف جداً، القاسم هذا اتهمه الإمام أحمد بالكذب والوضع.وقال البيهقي: هذا الإسناد وإن كان ضعيفاً، فالذي قبله يؤكده. وذكر حديثاً عن ابن عباس بنحوه، ورواه الطبراني أيضاً، وقال عنه الهيثمي في " المجمع " 6/176: رجاله ثقات . قلت: ويشهد له حديث ابن مسعود المتقدم عند المصنف برقم (5862) .

6523 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَامِرٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهُ يُدَاوِي وَيُعَالِجُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ تَقُولُ اَشْيَاءَ، هَلْ لَكَ اَنْ اُدَاوِيَكَ؟ قَالَ: فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَكَ اَنْ اُرِيَكَ آيَةً وَعِنْدَهُ نَخْلٌ وَّشَجَرٌ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذْقًا مِنْهَا، فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ وَهُوَ يَسْجُدُ وَيَرْفَعُ رَاْسَهُ، وَيَسْجُدُ وَيَرْفَعُ رَاْسَهُ حَتّٰى انْتَهَى اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ اِلَى مَكَانِكَ، فَقَالَ الْعَامِرِيُّ: وَاللّٰهِ، لَا اُكَذِّبُكَ بِشَيْءٍ تَقُولُهُ اَبَدًا، ثُمَّ قَالَ: يَا آلَ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَاللّٰهِ لَا اُكَذِّبُهُ بِشَيْءٍ.

قَالَ: وَالْعِذْقُ: النَّخْلَةُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بنو عامر سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ شخص دوا دیا کرتا تھا اور علاج کرتا تھا۔ اس نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے کچھ نظریات ہیں کیا آپ کو اس بارے میں دلچسپی ہے کہ میں آپ کو کوئی دوائی دوں۔ (یعنی آپ کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں تو میں آپ کو اس کی دوا دیتا ہوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات میں دلچسپی ہے کہ میں تمہیں کوئی نشانی دکھاؤں۔ اس وقت اس شخص کے پاس ایک کھجور کا درخت تھا اور ایک دوسرا درخت تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے درخت کو اپنے پاس بلایا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کبھی سجدہ کرتا ہوا کبھی سر کو اٹھاتا ہوا کبھی سجدہ کرتا ہوا کبھی اپنے سر کو اٹھاتا ہوا آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا اور آ کے آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم اپنی جگہ پر واپس چلے جاؤ تو بنو عامر قبیلے سے تعلق رکھنے والے اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اب میں کبھی بھی آپ کو کسی بھی ایسی بات کے حوالے سے جھوٹا قرار نہیں دوں گا' جو بات آپ بیان کریں گے پھر اس شخص نے کہا: اے عامر بن صعصعہ کی اولاد اللہ کی قسم! میں ان کی کسی بھی بات کو جھٹلاؤں گا نہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ عذق سے مراد کھجور کا درخت ہے۔

6523- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم السامي، فقد روى له النسائي، وهو ثقة. وأخرجه أبو يعلى (2350) عن إبراهيم بن الحجاج السامي، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني في "الكبير" (12595) ، وأبو نعيم (297) ، والبيهقي 6/16-17 كلاهما في "دلائل النبوة" من طريقين عن عبد الواحد بن زياد، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 9/10 ونسبه لأبي يعلى فقط، وقال: رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج السامي، وهو ثقة . وأخرجه البخاري في "التاريخ الكبير" 3/3، والترمذي (3628) في المناقب: باب رقم (6) ، وقال: حسن غريب صحيح، والطبراني في "الكبير" (12622) ، والحاكم 2/620 وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبي، والبيهقي في "الدلائل" 6/15 من طريق محمد بن سعيد ابن الأصبهاني، حدثنا شريك القاضي، عن سماك، حدثنا أبو ظبيان حصين بن جندب، عن ابن عباس بنحوه، وزاد فيه قول الأعرابي: أشهد أنك رسول الله، وآمن.

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيهِ دَلَائِلُ مَعْلُومَةٌ عَلٰى صِحَّةِ مَا اَصَّلْنَاهُ مِنْ اِثْبَاتِ الْاَشْيَاءِ الْمُعْجِزَةِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روایت کا تذکرہ، جس میں اس بات کے متعین دلائل موجود ہیں جو ہماری بیان کردہ اصل کے صحیح ہونے (پر دلالت کرتے ہیں) کہ نبی اکرم ﷺ کے کچھ معجزات ثابت ہیں

6524 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، فِيْ كِتَابِهٖ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ الْكِلَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ اَبُوْ حَزْرَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ، فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ، وَاتَّبَعْتُهُ بِاِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرَ شَيْئًا لِيَسْتَتِرَ بِهٖ، فَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اِحْدَاهُمَا، فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا، فَقَالَ: انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى، فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا، فَقَالَ: انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ النِّصْفُ جَمَعَهُمَا، فَقَالَ: الْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَالْتَامَتَا، قَالَ جَابِرٌ: فَخَرَجْتُ اُحْضِرُ مَخَافَةَ اَنْ يُحِسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُرْبِيْ فَيَتَبَاعَدَ، فَجَلَسْتُ، فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ، فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلٌ، وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا، فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ، فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ وَقْفَةً، فَقَالَ بِرَاْسِهٖ هٰكَذَا يَمِيْنًا وَيَسَارًا، ثُمَّ اَقْبَلَ، فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَيَّ، قَالَ: يَا جَابِرُ هَلْ رَاَيْتَ مَقَامِي؟، قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَانْطَلِقْ اِلَى الشَّجَرَتَيْنِ، فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا، فَاَقْبِلْ بِهِمَا، حَتّٰى اِذَا قُمْتَ مَقَامِي اَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ قَالَ جَابِرٌ: فَاَخَذْتُ حَجَرًا، فَكَسَرْتُهٗ، فَاَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ، فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا، ثُمَّ اَقْبَلْتُ اَجُرُّهُمَا، حَتّٰى اِذَا قُمْتُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِيْ، وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي، ثُمَّ لَحِقْتُهٗ، فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَعَمَّ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: اِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ، فَاَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِيْ اَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ فَاَتَيْنَا الْعَسْكَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوْءٍ،

6524– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يعقوب بن مجاهد، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم (3012) في الزهد: باب حديث جابر الطويل، والبيهقي في "دلائل النبوة" 10-6/7 عن هارون بن معروف ومحمد بن عباد قالا: حدثنا حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد.

فَقُلْتُ: اَلَا وَضُوءَ اَلَا وَضُوءَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ، وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْجَابٍ لَهُ، فَقَالَ: انْطَلِقْ اِلٰى فُلَانِ الْاَنْصَارِيِّ، فَانْظُرْ هَلْ فِيْ اَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ؟، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِ، فَنَظَرْتُ فِيهَا، فَلَمْ اَجِدْ فِيهَا اِلَّا قَطْرَةً فِيْ عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا، لَوْ اَنِّي اُفْرِغُهُ مَا كَانَتْ شَرْبَةً، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَجِدْ فِيهَا اِلَّا قَطْرَةً فِيْ عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ اَنِّي اُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ.

قَالَ: اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِهِ، فَاَخَذَهُ بِيَدِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا اَدْرِي مَا هُوَ، وَيَغْمِزُهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ اَعْطَانِيهِ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ نَادِ بِجَفْنَةٍ، فَقُلْتُ: يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ، قَالَ: فَاَتَيْتُ بِهَا تُحْمَلُ، فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا، وَبَسَطَ يَدَهُ فِيْ وَسَطِ الْجَفْنَةِ، وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ، وَقَالَ: خُذْ يَا جَابِرُ، وَصُبَّ عَلَيَّ، وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى امْتَلَاَتْ، قَالَ: يَا جَابِرُ، نَادِ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ: فَاَتَى النَّاسُ، فَاسْتَقَوْا حَتّٰى رَوُوا، قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ بَقِيَ اَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ؟ قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْاٰى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے' یہاں تک کہ ہم نے وادی افیح میں پڑاؤ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا جائزہ لیا تو آپ کو ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی جس کے ذریعے آپ رکاوٹ بنالیں۔ وادی کے کنارے پر دو درخت موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے اس کی ایک ٹہنی کو پکڑا اور فرمایا اللہ کے حکم کے تحت میرے ساتھ چلو تو وہ درخت ایک فرمانبردار اونٹ کی طرح آپ کے ساتھ چل پڑا جو اونٹ اپنے ساتھ لے کر چلنے والے کے حکم کے مطابق عمل کرتا ہے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے درخت کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اس کی بھی ایک ٹہنی کو پکڑا اور فرمایا اللہ کے حکم کے تحت میرے ساتھ چلو تو وہ بھی آپ کے ساتھ اسی طرح چل پڑا' یہاں تک کہ (ان دونوں کے) درمیان میں آ کر وہ دونوں ایک دوسرے سے مل گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کے حکم کے تحت تم میرے لئے ایک دوسرے کے ساتھ رہنا تو وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہو گئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے کچھ پیچھے ہٹ گیا۔ اس اندیشے کے تحت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا قریب ہونا محسوس ہو گیا تو شاید آپ زیادہ دور تشریف لے جائیں۔ میں وہاں بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر گزرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے وہ درخت ایک دوسرے سے الگ ہو چکے تھے۔ ان میں سے ہر ایک اپنی پنڈلی پر کھڑا تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذرا سی دیر کے لئے رُکے اور آپ نے اپنے سر کو بائیں اور دائیں طرف گھمایا پھر آپ تشریف لے آئے جب آپ میرے پاس پہنچے تو آپ نے دریافت کیا: اے جابر کیا تم نے مجھے دیکھ لیا تھا۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور ان میں سے ہر ایک کی ٹہنی توڑ کر انہیں میری طرف لے آؤ' یہاں تک کہ جب تم اس مقام پر پہنچو جہاں تم نے مجھے کھڑے ہوئے دیکھا تھا تو ایک ٹہنی اپنے دائیں طرف چھوڑ دینا اور ایک بائیں طرف چھوڑ دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک پتھر لے کر اس کے دو ٹکڑے کیے۔ پھر میں ان دو درختوں کے پاس آیا میں نے ان میں سے ہر ایک کی ٹہنی توڑ لی پھر میں انہیں گھسیٹتا ہوا آیا' یہاں تک کہ اس جگہ پر آ کر کھڑا ہو گیا جہاں نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے تھے تو میں نے ایک ٹہنی کو اپنے دائیں طرف اور ایک ٹہنی کو اپنے بائیں طرف چھوڑ دیا پھر میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے ایسا کر لیا ہے۔ آپ نے ایسا کیوں کروایا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا جنہیں عذاب دیا جا رہا تھا تو میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میری شفاعت کے ذریعے ان دونوں کے عذاب میں اس وقت تک تخفیف ہو جائے جب تک وہ دونوں ٹہنیاں تر رہتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم لشکر کے پاس آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جابر! وضو کے پانی کے لئے اعلان کر دو تو میں نے اعلان کیا خبردار وضو کا پانی ہے خبردار وضو کا پانی ہے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے تو لشکر میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ملا۔ (راوی کہتے ہیں:) انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جو اپنے ڈول میں نبی اکرم ﷺ کے لئے ٹھنڈا پانی رکھتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم فلاں انصاری کے پاس جاؤ اور دیکھو کہ کیا اس کے ڈول میں کوئی پانی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں اس شخص کے پاس گیا میں نے اس ڈول کا جائزہ لیا تو مجھے اس ڈول کے سرے پر صرف ایک پانی کا قطرہ دکھائی دیا اگر میں اسے انڈیل لیتا تو وہ پینے کے قابل نہ رہتا۔ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اس ڈول میں صرف ایک قطرہ ملا جو اس کے سرے پر موجود تھا اگر میں اسے انڈیل لیتا تو اس کے خشک حصے نے اسے جذب کر لینا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے میرے پاس لے کر آؤ۔ نبی اکرم ﷺ نے وہ قطرہ اپنے دست مبارک پر ڈالا اور کچھ پڑھنا شروع کیا۔ مجھے نہیں معلوم وہ کیا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اسے ٹٹولنا شروع کیا پھر آپ نے مجھے وہ عطا کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جابر پیالے کے لئے اعلان کرو تو میں نے کہا: کوئی پیالہ لے کر آئے۔ راوی کہتے ہیں: میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے اسے نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اس طرح کیا یعنی پیالے کے درمیان میں اپنا ہاتھ بڑھایا اپنی انگلیوں کو کشادہ کیا۔ آپ نے فرمایا: اے جابر! اسے حاصل کرو اور اسے میرے اوپر انڈیل دو اور بسم اللہ پڑھ لینا۔ میں نے اسے نبی اکرم ﷺ پر انڈیل دیا اور میں نے بسم اللہ پڑھ لی تو میں نے پانی کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پھوٹ رہا تھا' یہاں تک کہ وہ برتن بھر گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جابر یہ اعلان کرو کہ جس شخص کو بھی پانی کی ضرورت ہو (وہ آ جائے) راوی کہتے ہیں: تو لوگ آ گئے۔ انہوں نے پانی پی لیا' یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے اعلان کیا کیا کوئی ایسا شخص ہے جسے (پانی کی) ضرورت ہو۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اس پیالے سے اپنا دست مبارک اٹھایا تو وہ پیالہ بھرا ہوا تھا۔

ذِكْرُ إِسْمَاعِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا أَهْلَ الْقَلِيبِ مِنْ بَدْرٍ كَلَامَ صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخِطَابَهُ إِيَّاهُ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے' بدر کے گڑھے میں پڑے ہوئے لوگوں کو اپنے محبوب کا کلام اوران سے کیا گیا خطاب سنوادیا تھا

6525 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعَ الْمُسْلِمُونَ نِدَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ وَهُوَ عَلَى بِئْرِ بَدْرٍ يُنَادِي: يَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَيَا عُتْبَةُ بْنَ رَبِيعَةَ، وَيَا شَيْبَةُ بْنَ رَبِيعَةَ، وَيَا أُمَيَّةُ بْنَ خَلَفٍ، أَلَا هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُنَادِي قَوْمًا قَدْ جَيَّفُوا؟، فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُجِيبُونِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نصف رات کے وقت مسلمانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار سنی۔ آپ اس وقت بدر کے کنویں کے پاس موجود تھے اور بلند آواز میں فرمارہے تھے۔ اے ابوجہل بن ہشام اے عتبہ بن ربیعہ اے شیبہ بن ربیعہ اے اُمیہ بن خلف تمہارے پروردگار نے تمہارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے سچ پالیا ہے۔ مسلمانوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ ایسی قوم کو مخاطب کررہے ہیں جو مردار ہو چکے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جو کہہ رہا ہوں تم لوگ ان سے زیادہ اسے نہیں سن رہے' البتہ وہ لوگ اس بات کی استطاعت نہیں رکھتے کہ مجھے جواب دیں۔

ذِكْرُ مَا حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَإِرْسَالِ الشُّهُبِ عَلَيْهِمْ عِنْدَ إِظْهَارِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ

اس بات کا تذکرہ' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا اظہار کیا' تو شیاطین اور آسمان کی خبروں کے درمیان کیا چیز رکاوٹ بن گئی تھی اوران پر کس طرح شہاب ثاقب چھوڑے جانے لگے تھے

6526 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

6525– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/104 و 182 و 263، وأبو يعلى (3808) و (3809) و (3857) من طرق عن حميد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم (4722) و (6498).

(متن حدیث): مَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ، وَمَا رَآهُمْ، انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوْا: مَا لَكُمْ؟ قَالُوْا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ.

قَالُوْا: مَا ذَاكَ اِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ، فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِيْنَ اَخَذُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ - وَهُوَ بِنَخْلَةَ - وَهُمْ عَامِدُوْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَّهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ، قَالُوْا: هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَرَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوْا: (اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا) (الجن: 2)، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ) (الجن: 1)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کے سامنے کوئی تلاوت نہیں کی اور نہ ہی آپ نے انہیں دیکھا۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے کچھ اصحاب عکاظ کے بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ وہ وقت تھا۔ جب شیاطین اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ آ چکی تھی اور ان پر شہاب ثاقب بھیجے جاتے تھے تو شیاطین اپنی قوم کی طرف واپس آئے اور ان لوگوں نے کہا: تم لوگوں کا کیا معاملہ ہے انہوں نے جواب دیا: ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ پڑ چکی ہے اور اب ہمارے اوپر شہاب ثاقب بھیجے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ کسی ایسی وجہ سے ہوا ہوگا' جو نئی رونما ہوئی ہے تم لوگ زمین کے مشرقی حصوں اور مغربی حصوں کا جائزہ لو اور اس بات کا جائزہ لو کہ وہ کون سی ایسی چیز ہے' جو ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ بن گئی ہے تو وہ لوگ زمین کے مشرقی اور مغربی حصوں کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ ان میں سے کچھ لوگوں کا گزر تہامہ کی طرف سے ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک کھجور کے باغ میں موجود تھے۔ یہ لوگ عکاظ کے بازار کی طرف جاتے ہوئے راستے میں (کھجور کے اس باغ میں تھے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں فجر کی نماز پڑھا رہے تھے جب ان جنات نے قرآن کی تلاوت سنی تو انہوں نے کہا: یہ وہ چیز ہے' جو ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ بن گئی ہے تو وہ لوگ اپنی قوم کے پاس

6526- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير شيبان بن فروخ فمن رجال مسلم. أبو عوانة: هو الوضاح اليشكرى، وأبو بشر: هو جعفر بن إياس بن أبى وحشية. وأخرجه مسلم (449) فى الصلاة: باب الجهر بالقراءة فى الصبح، عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى (773) فى الأذان: باب الجهر بقراءة صلاة الفجر، و (4921) فى تفسير سورة الجن، والترمذى (3323) فى التفسير: باب ومن سورة الجن، والطبرى فى " جامع البيان " 29/102، والطبرانى (12449)، والحاكم 2/503، والبيهقى فى "دلائل النبوة" 2/225-226، والبغوى فى "معالم التنزيل" 4/173 من طرق عن أبى عوانة به. وقال الحاكم: هذا إسناد صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه! تنبيه: روى البخارى الحديث دون قوله: "ما قرأ رسول الله - صلى الله عليه وسلم - على الجن وما رآهم." قال الحافظ فى " الفتح " 8/670: أخرجه أبو نعيم فى " المستخرج " عن الطبرانى، عن معاذ بن المثنى، عن مسدد شيخ البخارى فيه، فزاد فى

واپس گئے اور انہوں نے یہ کہا۔

''ہم نے قرآن کو سنا ہے وہ بڑی حیران کن چیز ہے وہ ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اب ہم کسی کو اپنے پروردگار کا شریک قرار نہیں دیں گے۔''

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی طرف یہ بات وحی کی۔

''تم یہ فرمادو کہ جب جنات کے ایک گروہ نے اسے غور سے سنا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے منقول اس روایت کی متضاد ہے، جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6527 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ: هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ: فَقَالَ: سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ: هَلْ شَهِدَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّا كُنَّا مَعَهُ لَيْلَةً، فَفَقَدْنَاهُ، فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا هُوَ جَاءَ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ، فَقَالَ: اِنَّهُ قَدْ اَتَانِيْ دَاعِي الْجِنِّ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ، فَقَرَاْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَرَانَا نِيرَانَهُمْ وَآثَارَهُمْ، فَسَاَلُوْهُ عَنِ الزَّادِ، فَقَالَ: لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ طَعَامٍ يُذْكَرُ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِيْ اَيْدِيكُمْ اَوْفَرَ مَا يَكُوْنُ لَحْمًا، وَكُلُّ بَعْرٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا، فَاِنَّهُمَا طَعَامُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ بن قیس سے دریافت کیا: کیا جنات سے ملاقات کی رات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو علقمہ نے جواب دیا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا کیا آپ (یعنی صحابہ کرام) میں سے کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب جنات سے ملاقات ہوئی تھی تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم نے آپ کو غیر موجود پایا تو ہم نے وہ رات بدترین حالت میں گزاری۔ صبح کے قریب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا کی طرف سے تشریف لائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جنات کا پیغام رساں میرے پاس آیا تو میں اس کے ساتھ چلا گیا۔ میں نے ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے پھر آپ نے ہمیں جنات کے آگ جلانے اور

6527– إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، وعبد الأعلى: هو ابن حماد النرسي . وقد تقدم برقم (1432) و (6320) .

دیگر چیزوں کے نشانات ہمیں دکھائے۔ ان جنات نے نبی اکرم ﷺ سے زادِ راہ کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ کھانا جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کی ہر ہڈی جب تمہارے ہاتھ میں آئے گی تو اس پر پہلے سے زیادہ گوشت لگا ہوا ہو گا اور ہر مینگنی تمہاری جانوروں کا چارا ہو گی۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان دو چیزوں سے استنجاء نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے جنات بھائیوں کی خوراک ہے۔

ذِكْرُ مَا بَارَكَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَسِيْرِ مِنْ اَسْبَابِهِ الَّتِيْ فَرَّقَ بِهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ غَيْرِهِ مِنْ اُمَّتِهِ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ برکت عطا کی جو ساز و سامان میں سے

تھوڑی چیز کے بارے میں تھی (یعنی وہ چیز زیادہ ہو گئی تھی) تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اور آپ ﷺ کی امت سے تعلق رکھنے والے دیگر افراد کے درمیان فرق کیا

6528 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ دُكَيْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمُزَنِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْبٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، فَقَالَ لِعُمَرَ: انْطَلِقْ فَجَهِّزْهُمْ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ هِيَ اِلَّا آصُعٌ مِّنْ تَمْرٍ، فَانْطَلَقَ، فَاَخْرَجَ مِفْتَاحًا مِنْ حُزْتِهِ فَفَتَحَ الْبَابَ، فَاِذَا شِبْهُ الْفَصِيْلِ الرَّابِضِ مِنَ التَّمْرِ، فَاَخَذْنَا مِنْهُ حَاجَتَنَا، قَالَ: فَلَقَدِ الْتَفَتُّ اِلَيْهِ، وَاِنِّيْ لَمِنْ آخِرِ اَصْحَابِيْ كَاَنَّا لَمْ نَرْزَاْهُ تَمْرَةً

❀❀ حضرت دکین بن سعید مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں قبیلے کے کچھ سواروں کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم جاؤ اور ان کے لئے ساز و سامان کا بندوبست کرو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! صرف کھجوروں کے چند صاع ہیں پھر وہ چلے گئے۔ انہوں نے اپنے ڈب میں سے چابی نکال کر دروازہ کھولا تو وہ ڈھیر سارے کھجوریں تھیں۔ ہم نے اس میں سے اپنی ضرورت کے مطابق کھجوریں لے لیں۔ راوی کہتے ہیں: جب میں نے مڑ کر اس

6528- إسناده صحيح، علي بن مسلم: هو ابن سعيد الطوسي، ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير صحابيه، فقد روى له أبو داود حديثه هذا . ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا. وأخرجه الحميدي (893)، وأحمد 4/174 و 174-175، والبخاري في "التاريخ الكبير" 3/255-256، وأبو داود (5238) في الأدب: باب في اتخاذ الغرف، والطبراني (4207) ... (4210) وأبو نعيم في "الحلية" 1/365، وفي "الدلائل" (333)، وابن الأثير في "أسد الغابة" 2/161-162، والمزي في "تهذيب الكمال" 8/492-493 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 8/304-305، وقال: روى أبو داود طرفاً منه، ورواه أحمد والطبراني، ورجالهما رجال الصحيح.

کمرے کی طرف دیکھا تو میں وہاں سے نکلنے والا آخری فرد تھا لیکن یوں لگتا تھا جیسے ہم نے وہاں سے ایک بھی کھجور نہیں لی۔

ذِكْرُ مَا بَارَكَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِي الشَّيْءِ الْيَسِيْرِ مِنَ الطَّعَامِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَكَلَ مِنْهُ عَالَمٌ مِّنَ النَّاسِ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے لیے تھوڑے سے کھانے میں اتنی برکت رکھی کہ بہت سے لوگوں نے اسے کھالیا تھا

6529 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ، فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ، فَتَعَاقَبُوْهَا اِلَى الظُّهْرِ مِنْ غُدْوَةٍ، يَقُوْمُ قَوْمٌ وَيَجْلِسُ اٰخَرُوْنَ، فَقَالَ رَجُلٌ لِسَمُرَةَ: اَكَانَ يُمَدُّ؟ فَقَالَ سَمُرَةُ: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَتَعَجَّبُ؟ مَا كَانَ يُمَدُّ اِلَّا مِنْ هَا هُنَا، وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى السَّمَاءِ.

✿✿ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ثرید کا پیالہ پیش کیا گیا وہ لوگوں کے سامنے رکھا گیا تو لوگ صبح سے لے کر دوپہر تک یکے بعد دیگرے اس کے پاس آتے رہے۔ کچھ لوگ اٹھتے تو دوسرے آ کر بیٹھ جاتے۔

ایک شخص نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا وہ بڑھ رہا تھا؟ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کس بات پر حیرانگی ہو رہی ہے۔ وہ صرف اس طرف سے بڑھ رہا تھا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے آسمان کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِنَحْوِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6530 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَوْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، شَكَّ الْاَعْمَشُ، قَالَ:

6529– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو العلاء بن الشخير : وهو يزيد بن عبد الله .وأخرجه الدارمي 1/30 عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 11/366، وأحمد 5/12 و 18، والترمذي (3625) في المناقب : باب في آيات إثبات نبوة النبي - صلى الله عليه وسلم -، والطبراني في " الكبير " (6967) ، والفريابي (14) ، وأبو نعيم (335) ، والبيهقي 6/93 ثلاثتهم في "دلائل النبوة" من طريق يزيد بن هارون، به . وصححه الترمذي والبيهقي.وأخرجه أحمد 5/12، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 4/85، والحاكم 2/618، والفريابي (15) و (46) ، والبيهقي 6/93 من طريقين عن سليمان التيمي، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ تَبُوكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا، فَاَكَلْنَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْعَلُوا، فَجَاءَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوا قَلَّ الظُّهْرُ، وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوِدَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ فِيْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَطْعٍ، فَبَسَطْتُهُ، ثُمَّ دَعَاهُمْ بِفَضْلِ اَزْوِدَتِهِمْ، قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ الذُّرَةِ، وَالْاٰخَرُ بِكَفِّ التَّمْرِ، وَالْاٰخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطْعِ مِنْ ذٰلِكَ يَسِيْرٌ، قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: خُذُوا فِيْ اَوْعِيَتِكُمْ، فَاَخَذُوا فِيْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَءُوْهُ، وَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَ مِنْهُ فَضْلَةٌ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّيْ رَسُولُ اللّٰهِ، لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (اعمش نامی راوی کو شک ہے شاید) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر لوگوں کو بھوک لاحق ہوگئی تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اپنے اونٹ قربان کر کے انہیں کھالیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم لوگ ایسا کرلو حضرت عمر رضی اللہ عنہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر لوگوں نے ایسا کرلیا تو ان کے پاس سواری کے جانور کم ہو جائیں گے۔ آپ انہیں کہیں کہ وہ اضافی بچ جانے والا ساز وسامان لے کر آئیں اور پھر آپ اس سامان پر برکت کی دعا کریں۔ شاید اللہ تعالیٰ اس میں کوئی بہتری کی صورت پیدا کردے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دسترخوان منگوایا وہ پھیلا دیا گیا۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بچ جانے والا (کھانے پینے کا) سامان لانے کے لئے کہا۔ راوی کہتے ہیں: تو کوئی شخص مٹھی بھر جو لے آیا۔ دوسرا شخص مٹھی بھر کھجوریں لے آیا۔ کوئی اور روٹی کا ٹکڑا لے آیا' یہاں تک کہ دسترخوان پر تھوڑا سا سامان اکٹھا ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے برتنوں میں ڈالنا شروع کرو۔ لوگوں نے اپنے برتنوں میں ڈالنا شروع کیا' یہاں تک کہ انہوں نے لشکر میں موجود ہر برتن کو بھرلیا۔ انہوں نے کھایا اور سیر ہو کر کھایا پھر بھی باقی رہ گیا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی

6530- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وأبو صالح: هو ذكوان السمان . وهو في "مسند أبي يعلى" (1199) .وأخرجه أحمد 3/11، ومسلم (27) (45) في الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعاً، والبيهقي في "دلائل النبوة" 5/229-230، وابن منده في "الإيمان" (36) من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن منده مختصراً (35) من طريق وكيع، عن الأعمش، به.وأخرجه مسلم (227) (44) ، والبيهقي 5/228-229 و 6/120، وابن منده (90) عن أبي بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عبيد الله ابن الأشجعي، عن مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 1/421، وابن منده (36) و (89) عن فليح بن سليمان، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عن أبي هريرة.

معبود نہیں ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں جو شخص ان دونوں باتوں کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہو کہ وہ اس میں شک نہ کرتا ہو وہ جنت میں جائے گا۔

ذِكْرُ مَا بَارَكَ اللّٰهُ مَا فَضَلَ مِنْ اَزْوَادِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے زادراہ میں جو کچھ بچ گیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس میں کیا برکت رکھی

6531 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حديث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ مَرَّ الظَّهْرَانَ حِينَ صَالَحَ قُرَيْشًا بَلَغَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ قُرَيْشًا تَقُوْلُ: اِنَّمَا يُبَايِعُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْفًا وَهَزْلًا، فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، لَوْ نَحَرْنَا مِنْ ظَهْرِنَا فَاَكَلْنَا مِنْ لُحُومِهَا وَشُحُومِهَا، وَحَسَوْنَا مِنَ الْمَرَقِ اَصْبَحْنَا غَدًا اِذَا غَدَوْنَا عَلَيْهِمْ وَبِنَا جَمَامٌ، قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اِيتُوْنِي بِمَا فَضَلَ مِنْ اَزْوَادِكُمْ، فَبَسَطُوا اَنْطَاعًا، ثُمَّ صَبُّوا عَلَيْهَا مَا فَضَلَ مِنْ اَزْوَادِهِمْ، فَدَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ، فَاَكَلُوا حَتّٰى تَضَلَّعُوْا شِبَعًا، ثُمَّ كَفَءُوْا مَا فَضَلَ مِنْ اَزْوَادِهِمْ فِي جُرُبِهِمْ، ثُمَّ غَدَوْا عَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَرَيْنَ غَمِيزَةً، فَاضْطَبَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ، فَرَمَلُوا ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ، وَمَشَوْا اَرْبَعًا، وَالْمُشْرِكُوْنَ فِي الْحِجْرِ، وَعِنْدَ دَارِ النَّدْوَةِ، وَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَغَيَّبُوْا مِنْهُمْ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْاَسْوَدِ مَشَوْا، ثُمَّ يَطْلُعُوْنَ عَلَيْهِمْ، فَتَقُوْلُ قُرَيْشٌ: وَاللّٰهِ لَكَاَنَّهُمُ الْغِزْلَانُ، فَكَانَتْ سُنَّةً

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے قریش سے صلح کر لی (اور آپ عمرہ کرنے کے لئے مکہ کی طرف روانہ ہوئے) تو جب آپ ''مرالظہران'' کے مقام پر پہنچے تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو یہ اطلاع ملی کہ قریش یہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ پر ان کے ایسے اصحاب نے بیعت کی ہے' جو کمزور ہیں تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: اے اللہ کے نبی اگر ہم اپنی سواریوں کو قربان کر کے ان کا گوشت اور چربی کھائیں اور ان کا شوربا پئیں تو کل جب ہم ان کے سامنے جائیں گے' تو ہماری حالت ایسی ہو گی کہ ہم طاقتور محسوس ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں تم لوگ میرے پاس اپنا بچ جانے والا (کھانے پینے کا) سامان لے کر آؤ ان لوگوں نے دسترخوان بچھا دیئے اور اس پر اپنا بچ جانے والا (کھانے پینے کا) سامان ڈال دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی۔ ان لوگوں نے اسے کھایا' یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے اور

6531– حديث صحيح رجاله رجال الصحيح، وقد تقدم تخريجه برقم (3812) .

بچ جانے والا کھانے پینے کا سامان انہوں نے اپنے تھیلوں میں ڈال لیا پھر وہ اگلے دن (کفار قریش) کے سامنے آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمادیا وہ لوگ (تمہارے اندر) کوئی کمزوری نہ دیکھیں پھر نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے اضطباع (کے طور پر احرام کی چادر کو) لپیٹا ان حضرات نے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے مشرکین اس وقت حطیم میں اور دار الندوہ کے قریب موجود تھے جب نبی اکرم ﷺ کے اصحاب ان کے دوسری طرف رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان آتے تو عام رفتار سے چلتے پھر جب ان کے سامنے آتے (تو دوڑنے لگتے) تو قریش نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو ہرنوں کی طرح ہیں۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:) تو یہ طریقہ سنت قرار پایا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ‘ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6532 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُهَاجِرٍ اَبِي مَخْلَدٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ قَدْ صَفَفْتُهُنَّ فِي يَدَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَدَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، وَقَالَ: اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَاْخُذَ شَيْئًا فَاَدْخِلْ يَدَكَ، وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَحَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا وَسْقًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَكُنَّا نَطْعَمُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ فِي حِقْوِي حَتّٰى انْقَطَعَ مِنِّي لَيَالِيَ عُثْمَانَ

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں چند کھجوریں لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے انہیں اپنے دونوں ہاتھوں میں رکھا ہوا تھا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ان میں میرے لئے برکت کی دعا کر دیں تو نبی اکرم ﷺ نے میرے لئے ان میں برکت کی دعا کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے کوئی چیز لینی ہو تو اپنا ہاتھ ان کے اندر داخل کرنا انہیں مکمل طور پر نہ ختم کر دینا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ان کھجوروں میں سے اتنے‘ اتنے وسق اللہ کی راہ میں خیرات کئے ہم خود بھی ان میں سے کھاتے تھے اور دوسروں کو بھی کھلایا کرتے تھے۔ وہ میرے ڈب میں موجود رہتی تھی‘ یہاں تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کے خلاف بغاوت) کے دنوں میں وہ مجھ سے گر گئی۔

6532- إسناده حسن في الشواهد، رجاله رجال الشيخين، غير أبي مخلد مهاجر بن مخلد، فقد روى له أصحاب السنن، ووثقه المصنف، ولينه أبو حاتم، وقال ابن معين: صالح .وأخرجه أحمد 2/352، والترمذي (3839) في المناقب: باب مناقب أبي هريرة، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/110 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.وأخرجه أبو نعيم في "الدلائل" (341) من طريق حاتم بن وردان، عن أيوب السختياني، عن أبي مخلد،

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

6533 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ، بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ لَمْ اَطْعَمْ فِيْهَا طَعَامًا، فَجِئْتُ اُرِيْدُ الصُّفَّةَ، فَجَعَلْتُ اَسْقُطُ فَجَعَلَ الصِّبْيَانُ يُنَادُوْنَ: جُنَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: فَجَعَلْتُ اُنَادِيْهِمْ، وَاَقُوْلُ: بَلْ اَنْتُمُ الْمَجَانِيْنُ حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلَى الصُّفَّةِ، فَوَافَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ، فَدَعَا عَلَيْهَا اَهْلَ الصُّفَّةِ وَهُمْ يَاْكُلُوْنَ مِنْهَا، فَجَعَلْتُ اَتَطَاوَلُ كَيْ يَدْعُوَنِيْ، حَتّٰى قَامَ الْقَوْمُ وَلَيْسَ فِي الْقَصْعَةِ اِلَّا شَيْءٌ فِيْ نَوَاحِي الْقَصْعَةِ، فَجَمَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَتْ لُقْمَةً، فَوَضَعَهَا عَلٰى اَصَابِعِهِ، ثُمَّ قَالَ لِيْ: كُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا زِلْتُ آكُلُ مِنْهَا حَتّٰى شَبِعْتُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھ پر تین ایسے دن آئے جن میں، میں نے کچھ نہیں کھایا میں صفہ (کے چبوترے) پر آنا چاہ رہا تھا لیکن گر گیا۔ بچوں نے بلند آواز میں کہنا شروع کر دیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دیوانہ ہو گیا ہے۔ تو میں نے انہیں بلند آواز میں جواب دینا شروع کیا۔ میں نے کہا: بلکہ تم لوگ پاگل ہو یہاں تک کہ ہم لوگ (اسی عالم میں) صفہ تک آ گئے۔ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ثرید کا پیالہ پیش کیا گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھانے کے لئے اہل صفہ کو بلوایا تھا اور وہ لوگ اسے کھا رہے تھے۔ میں نے خود کو سیدھا کرنے کی کوشش کی تاکہ وہ لوگ مجھے بھی دعوت دیں (لیکن کچھ نہیں ہوا) یہاں تک کہ وہ لوگ (کھانا کھا کر) اٹھ گئے۔ اس پیالے میں صرف وہ چیز باقی رہ گئی جو پیالے کے کناروں پر موجود ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اکٹھا کیا تو وہ ایک لقمہ بنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ اپنی انگلیوں میں رکھا اور پھر مجھ سے فرمایا اللہ کا نام لے کر اسے کھا لو (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں اس ایک لقمے کو اتنی دیر کھاتا رہا کہ میں سیر ہو گیا۔

ذِكْرُ بَرَكَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الشَّيْءِ الْيَسِيْرِ مِنَ الْخَيْرِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَكَلَ مِنْهُ الْفِئَامُ مِنَ النَّاسِ

6533- روح بن حاتم المقرء ذكره المؤلف في "الثقات" 8/244 فقال: روح بن حاتم أبو غسان، من أهل الكوفة، يروي عن وكيع، حدثنا عنه عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ وغيره، مستقيم الحديث، وفي نسخة من "الثقات": وكان يقرء الناس بالكوفة. وروى عنه أبو حاتم، وقال: صدوق، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح غير حيان -وهو ابن بسطام الهذلي- فلم يُوثِّقهُ غير المؤلف، ولم يَروِ عنه غيرُ ابنه سليمُ بن حيان، وحديثه عند ابن ماجه. ونقله الحافظ في "الفتح" 11/289 عن المصنف، وسكت عليه. وانظر الحديث الآتي برقم (6535).

بھلائی (یعنی کھانے) میں سے تھوڑی سی چیز میں اللہ تعالیٰ کا نبی اکرم ﷺ کے لیے برکت پیدا کرنے کا تذکرہ یہاں تک کہ بہت سے لوگوں نے اسے کھالیا

6534 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُو طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا اَعْرِفُ مِنْهُ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدَيَّ، وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ اَرْسَلَتْنِي اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْسَلَكَ اَبُو طَلْحَةَ؟ ، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لِلطَّعَامِ؟ ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: قُومُوا ، قَالَ: فَانْطَلَقُوا، وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتِ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ اَبُو طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي مَا عِنْدَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ ، فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ، فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ، فَاَذِنَ لَهُمْ، فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ، فَاَذِنَ لَهُمْ، فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ، فَاَذِنَ لَهُمْ، فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ، حَتّٰى اَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا اَوْ ثَمَانُونَ

6534- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 928-2/927 في صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -: باب ما جاء في الطعام والشراب. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (422) في الصلاة: باب من دعا لطعام في المسجد، و (3587) في الأنبياء: باب علامات النبوة في الإسلام، و (5381) في الأطعمة: باب من أكل حتى شبع، و (6688) في الأيمان والنذور: باب إذا حلف ألا يأتدم فأكل تمراً بخبز، ومسلم (2040) في الأشربة: باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه، والنسائي في الوليمة من "السنن الكبرى" كما في "التحفة" 1/88، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1483)، والفريابي (6) و (7)، وأبو نعيم (322) كلاهما في "دلائل النبوة"، والبيهقي في "السنن" 7/273، وفي "الدلائل" 6/88-89، وفي "الاعتقاد" ص 280، والبغوي (3721). وأخرجه أحمد 3/218 و 232 و 242، والبخاري (5450) في الأطعمة: باب من أدخل الضيفان عشرة عشرة، ومسلم، والترمذي (3630) في المناقب: باب رقم (6)، والفريابي (8) و (10)، وأبو نعيم (323)، والبيهقي 6/90 و 91 ثلاثتهم في "دلائل النبوة"، من طرق عن أنس بنحوه. وقد تقدم برقم (5285) من طريق هدبة بن خالد، عن مبارك بن فضالة، عن بكر بن عبد الله المزني وثابت، عن أنس بنحوه. وأخرجه الفريابي في "دلائل النبوة" (11) عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی اہلیہ) سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نقاہت محسوس کی ہے جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ آپ کو بھوک لگی ہے تو کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے (جو کھانے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کریں) اس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں اس خاتون نے جو کی چند ٹکیاں نکالیں پھر انہوں نے اپنا دوپٹہ لیا اور روٹیاں اس کے کچھ حصے میں لپیٹ دیں اور میری بغل میں دیدیا۔ اس کا کچھ حصہ انہوں نے مجھے اوڑھا دیا اور پھر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہ لے کر چلا گیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں تشریف فرما پایا۔ آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے۔ میں ان لوگوں کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کھانے کے لئے میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس موجود افراد سے فرمایا اٹھو۔ راوی کہتے ہیں: یہ سب حضرات روانہ ہو گئے۔ میں ان حضرات کے آگے چلتا ہوا۔ حضرت ابوطلحہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت ابوطلحہ نے فرمایا: اے اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ ہمارے پاس تو اتنا کچھ نہیں ہے کہ ہم انہیں کھانا کھلا سکیں تو سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابوطلحہ تشریف لے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تشریف لائے' یہاں تک کہ یہ دونوں حضرات گھر میں داخل ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہے اسے پیش کرو تو سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا وہ روٹیاں لے آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان کے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے اس پر وہ کپی نچوڑ دی جس میں گھی تھا وہ اس کا سالن بن گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر جو اللہ کو منظور تھا وہ پڑھا پھر آپ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کی اجازت دو۔ حضرت ابوطلحہ نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی۔ ان لوگوں نے کھانا کھایا' یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے پھر چلے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کی اجازت دو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دی۔ ان لوگوں نے بھی کھانا کھایا' یہاں تک کہ جب وہ سیر ہو گئے تو چلے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی اجازت دی۔ ان لوگوں نے بھی کھانا کھایا' یہاں تک کہ جب وہ سیر ہو گئے تو چلے گئے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو' یہاں تک کہ ان سب لوگوں نے کھانا کھا لیا اور سیر ہو کر کھایا ان لوگوں کی تعداد ستر یا شاید اسی تھی۔

ذِكْرُ بَرَكَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي اللَّبَنِ الْيَسِيرِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَوِيَ مِنْهُ الْفِئَامُ مِنَ النَّاسِ

اللہ تعالیٰ کا تھوڑے سے دودھ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برکت رکھنے کا تذکرہ' یہاں تک کہ بہت سے لوگ (اسے پی کر) سیراب ہو گئے

6535 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ

بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِیْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِیْ يَخْرُجُونَ فِيْهِ، فَمَرَّ بِیْ اَبُوْ بَكْرٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ، مَا سَاَلْتُهُ اِلَّا لِيُشْبِعَنِیْ، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، وَمَرَّ بِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، مَا سَاَلْتُهُ اِلَّا لِيُشْبِعَنِیْ، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، حَتّٰى مَرَّ بِیْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَاٰى مَا بِوَجْهِی، وَمَا فِیْ نَفْسِی، قَالَ: اَبَا هِرٍّ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: الْحَقْ، فَلَحِقْتُهُ، فَدَخَلَ اِلٰى اَهْلِهِ، فَاَذِنَ، فَدَخَلْتُ، فَاِذَا هُوَ بِلَبَنٍ فِیْ قَدَحٍ، فَقَالَ لِاَهْلِهِ: مِنْ اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا؟، قَالَ: هَدِيَّةُ فُلَانٍ، اَوْ قَالَ: فُلَانٌ، فَقَالَ: اَبَا هِرٍّ الْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ، فَادْعُهُمْ، وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافٌ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ، لَا يَاْوُونَ اِلٰى اَهْلٍ اَوْ مَالٍ، اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ، وَلَمْ يُشْرِكْهُمْ فِيْهَا، وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَشَرَكَهُمْ فِيْهَا، وَاَصَابَ مِنْهَا، فَسَاءَنِیْ وَاللّٰهِ ذٰلِكَ، قُلْتُ: اَيْنَ يَقَعُ هٰذَا اللَّبَنُ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَانْطَلَقْتُ فَدَعَوْتُهُمْ، فَاَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوا وَاَخَذَ الْقَوْمُ مَجَالِسَهُمْ، قَالَ: اَبَا هِرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: خُذْ، فَنَاوِلْهُمْ، قَالَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُ رَجُلًا رَجُلًا، فَيَشْرَبُ، فَاِذَا رَوِیَ اَخَذْتُهُ، فَنَاوَلْتُ الْآخَرَ حَتّٰى رَوِیَ الْقَوْمُ جَمِيْعًا، ثُمَّ انْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ، فَتَبَسَّمَ، وَقَالَ: اَبَا هِرٍّ، اَنَا وَاَنْتَ، قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: خُذْ، فَاشْرَبْ، فَمَا زَالَ يَقُوْلُ: اشْرَبْ، حَتّٰى قُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا اَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، قَالَ: فَاَرِنِی الْاِنَاءَ، فَاَعْطَيْتُهُ الْاِنَاءَ، فَشَرِبَ الْبَقِيَّةَ، وَحَمِدَ رَبَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ (بعض اوقات) میرا یہ عالم ہوتا تھا کہ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنا کلیجہ زمین کے ساتھ لگا لیا کرتا تھا۔ ایک دن میں لوگوں کے راستے میں بیٹھ گیا جہاں سے وہ گزرا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے ان سے اللہ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے ان سے صرف اس لئے سوال کیا تھا' تاکہ وہ مجھے کھانا کھلا دیں لیکن وہ

6535– إسناده صحيح، عبد الغفار بن عبد الله الزبيری: ذكره المؤلف فی " الثقات " 8/421، وقال: من أهل الموصل، كنيته أبو نصر، يروی عن علی بن مسهر، حدثنا عنه الحسين بن إدريس الأنصاری والمواصلة، مات سنة أربعين ومئتين أو قبلها أو بعدها بقليل .وذكره ابن أبی حاتم فی " الجرح والتعديل " 6/54، فقال: روی عن علی بن مسهر وعبد الله بن عطارد الطائی المغربی، روی عنه إبراهيم بن يوسف الهسنجانی، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عمر بن ذر، فمن رجال البخاری . وأخرجه أحمد 2/515، والبخاری (6246) فی الاستئذان: باب إذا دعی الرجل فجاء : هل يستأذن؟ و (6452) فی الرقاق: باب كيف كان عيش النبی - صلى الله عليه وسلم - وأصحابه وتخليهم عن الدنيا، والترمذی (2477) فی صفة القيامة: باب رقم (36) ، وهناد فی "الزهد" (764) ، والفريابی فی "دلائل النبوة " (16) ، وأبو نعيم فی "الحلية" 1/338-339 و 377، والحاكم 3/15-16، والبيهقی فی "دلائل النبوة " 6/101-102، وأبو الشيخ فی "أخلاق النبی - صلى الله عليه وسلم - " ص 78-77، والبغوی (3321) ، وابن حجر فی "تغليق التعليق" 5/169-170 من طرق عن عمر بن ذر، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتی برقم (7151)

تشریف لے گئے۔ انہوں نے کچھ نہیں کیا پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے ان سے بھی اللہ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے ان سے صرف اس لئے یہ سوال کیا تھا' تا کہ وہ مجھے کھانا کھلا دیں لیکن وہ چلے گئے۔ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پھر میرے پاس سے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے جب آپ نے میرے چہرے کو دیکھا اور جو کچھ میرے من میں تھا ملاحظہ کیا تو آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ آؤ۔ میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے۔ آپ نے (مجھے اندر آنے کی) اجازت دی تو میں اندر آیا۔ وہاں ایک پیالے میں دودھ موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہلیہ سے دریافت کیا: یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ فلاں نے ہدیہ بھیجا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) فلاں نے بھیجا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بلا لاؤ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے۔ ان کا کوئی گھر بار کوئی مال منال نہیں تھا جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی صدقہ آتا تھا تو آپ وہ ان لوگوں کی طرف بھجوا دیتے تھے۔ آپ اس صدقے میں حصہ دار نہیں بنتے تھے لیکن جب آپ کی خدمت میں کوئی تحفہ آتا تو آپ وہ ان کی طرف بھجوایا کرتے تھے اور اس تحفے میں ان کے ساتھ حصہ دار ہوتے تھے۔ آپ اس میں سے خود وہ چیز استعمال کر لیتے تھے۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) اللہ کی قسم! مجھے یہ بات بہت بری لگی میں نے سوچا بھلا اتنا سا دودھ اہل صفہ کے اور میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (کیا کام آئے گا) لیکن میں چلا گیا میں ان لوگوں کو بلا لایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی وہ لوگ اندر آ گئے۔ تمام لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (دودھ کا پیالہ) لو اور اسے ان لوگوں کو پکڑاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے (وہ پیالہ) ایک ایک شخص کی طرف بڑھانا شروع کیا۔ وہ شخص اسے لیتا جب وہ سیر ہو جاتا تو میں اس سے واپس لے لیتا اور دوسرے شخص کی طرف بڑھا دیتا' یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور آپ مسکرا دیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! اب میں اور تم (باقی رہ گئے ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے سچ فرمایا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے لو اور اسے پی لو اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہی کہتے رہے "اور" پیو یہاں تک کہ میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ مجھے اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ملتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ برتن مجھے دکھاؤ۔ میں نے وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی رہ جانے والا (دودھ) پی لیا اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کی۔

ذِكْرُ مَا بَارَكَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْ تَمْرِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ لِدُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا بِالْبَرَكَةِ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی کھجوروں میں برکت کی دعا کرنے کی وجہ سے ان کی کھجوروں میں کتنی برکت رکھی تھی

6536 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْخَلِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ بِنْتِ تَمِيْمِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهِ اَنْ يَّاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ، فَاَبَوْا، وَلَمْ يَرَوْا اَنَّ فِيْهِ وَفَاءً، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ، فَآذِنِّيْ، فَلَمَّا جَدَدْتُهُ، وَوَضَعْتُهُ فِي الْمِرْبَدِ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ غُرَمَاءَكَ، فَاَوْفِهِمْ، قَالَ: فَمَا تَرَكْتُ اَحَدًا لَهُ عَلٰى اَبِيْ دَيْنٌ اِلَّا قَضَيْتُهُ، وَفَضَلَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا سَبْعَةٌ عَجْوَةٌ، وَسِتَّةٌ لَوْنٌ، فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَضَحِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: ائْتِ اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، فَاَخْبِرْهُمَا ذٰلِكَ، فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، فَاَخْبَرْتُهُمَا، فَقَالَا: اِذْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ قَدْ عَلِمْنَا اَنَّهُ سَيَكُوْنُ ذٰلِكَ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد کا انتقال ہوگیا۔ ان کے ذمے قرض تھا میں نے ان قرض خواہوں

6536– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه النسائي 247-6/246 في الوصايا: باب قضاء الدين قبل الميراث، والفريابي في "دلائل النبوة" (48) عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (2709) في الصلح: باب الصلح بين الغرماء وأصحاب الميراث والمجازفة في ذلك، عن محمد بن بشار بندار، عن عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي، به. وأخرجه البخاري (2396) في البيوع: باب إذا قاصَّ أو جازفه في الدين تمراً بتمرٍ أو غيره، وأبو داود (2884) في الوصايا: باب ما جاء في الرجل يموت وعليه دين له وفاء، وابن ماجه (2432) في الصدقات: باب أداء الدين عن الميت، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/150 من طريقين عن وهب بن كيسان، به. وأخرجه أحمد 3/365، وابن أبي شيبة 11/469، والبخاري (2127) في البيوع: باب الكيل على البائع والمعطي، و (2395) في الاستقراض: باب إذا قضى دون حقه أو حلله فهو جائز، و (2405) باب الشفاعة في وضع الدين، و (2601) في الهبة: باب إذا وهب ديناً على رجل، و (2781) في الوصايا: باب قضاء الوصي دين الميت بغير محضر من الورثة، و (3580) في المناقب: باب علامات النبوة في الاسلام، و (4053) في المغازي: باب ﴿إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾، والنسائي 6/245 و 246، والفريابي (49)، وأبو نعيم (345)، والبيهقي 6/149 ثلاثتهم في "دلائل النبوة"، والبيهقي أيضاً في "الاعتقاد" ص 279، والبغوي (3722) من طرق عن جابر، بنحوه. وانظر الحديث الآتي برقم (7139).

کے سامنے یہ پیشکش کی کہ میرے والد کے ذمے جو قرض تھا اس کے عوض میں وہ کھجوریں حاصل کر لیں لیکن انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ ان کے خیال میں اس طرح پوری ادائیگی نہیں ہو پاتی۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کھجوریں اتار کر انہیں گودام میں رکھو تو مجھے اطلاع دینا (راوی کہتے ہیں:) جب میں نے ان کو اتار کر انہیں گودام میں (یا سکھانے کی جگہ پر) رکھا تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (آپ کو اس بارے میں بتایا) تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ (کھجوروں کے اس ڈھیر) کے پاس تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے برکت کی دعا کی پھر آپ نے فرمایا: اپنے قرض خواہوں کو بلا لو اور انہیں پوری ادائیگی کر دو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد کے ذمے واجب الادا تمام قرض ادا کر دیا پھر بھی (کھجوروں کے) تیرہ وسق باقی رہ گئے۔ سات وسق عجوہ کھجوروں کے تھے اور چھ وسق لون کھجوروں کے تھے۔ میں نے مغرب کی نماز نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ادا کی اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے۔ آپ نے فرمایا: ابوبکر اور عمر کے پاس جاؤ اور انہیں اس بارے میں بتاؤ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان دونوں حضرات کو اس بارے میں بتایا تو ان دونوں نے فرمایا: جب نبی اکرم ﷺ نے وہ عمل کیا تھا۔ اسی وقت ہمیں اندازہ ہو گیا تھا کہ ایسا ہی ہو گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ بِاَنَّ الْمَاءَ الْمَغْسُوْلَ بِهٖ اَعْضَاءَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنْ وَضُوْئِهٖ

اس روایت کا تذکرہ وہ پانی جس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کے اعضاء دھوئے گئے آپ ﷺ کے وضو کرنے کے بعد وہ پانی زیادہ ہو گیا تھا

6537 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، بِمَنْبِجَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ،

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، قَالَ: فَاَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، ثُمَّ خَرَجَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّكُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ، فَاِنَّكُمْ لَنْ تَاْتُوْهَا حَتّٰى يَضْحَى النَّهَارُ، فَمَنْ جَاءَهَا فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ، قَالَ: فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَ اِلَيْهَا رَجُلَانِ، وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ، فَسَاَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَسِسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا؟، فَقَالَا: نَعَمْ، فَسَبَّهُمَا، وَقَالَ لَهُمَا مَا

6537- إسناده صحيح، وهو مكرر الحديث رقم (1595). ونزيد هنا أنه أخرجه الفريابي (25) في "دلائل النبوة"، وكذا أبو نعيم (450) من طريق مالك، بهذا الإسناد.

شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ، ثُمَّ غَرَفُوا مِنَ الْعَيْنِ بِاَيْدِيهِمْ قَلِيلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ، ثُمَّ غَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ اَعَادَهَا فِيهَا، فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ كَثِيرٍ، فَاسْتَقَى النَّاسُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ يَا مُعَاذُ اِنْ طَالَتْ بِكَ الْحَيَاةُ اَنْ تَرَى مَا هَاهُنَا قَدْ مُلِءَ جِنَانًا

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز جبکہ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے رہے۔ راوی کہتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مؤخر کیا پھر آپ (اپنی قیام گاہ سے) باہر تشریف لائے۔ آپ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی پھر آپ (قیام گاہ کے اندر تشریف لے گئے پھر آپ باہر تشریف لے آئے) پھر آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو کل تم لوگ تبوک کے چشمے تک پہنچ جاؤ گے تم اس کے پاس اس وقت پہنچو گے جب دن چڑھ چکا ہوگا' جو شخص وہاں آئے وہ اس کے پانی میں سے اس وقت تک کچھ حاصل نہ کرے جب تک میں نہیں آجاتا۔ راوی کہتے ہیں: جب ہم وہاں پہنچے تو دو آدمی وہاں پہلے پہنچ چکے تھے۔ وہ چشمہ تسمے کی طرح (باریک) تھا جس میں سے تھوڑا سا پانی نکل رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے دریافت کیا: تم نے اس کے پانی کو استعمال کیا ہے۔ ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں پر ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ ان دونوں سے کہا پھر لوگوں نے اپنے ہاتھوں کے ذریعے اس چشمے میں سے تھوڑا سا پانی حاصل کیا' یہاں تک کہ وہ پانی کسی چیز میں اکٹھا ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر آپ نے وہ پانی دوبارہ اس چشمے میں ڈال دیا تو اس سے بہت سا پانی جاری ہوگیا اور لوگوں نے وہ پانی پیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ عنقریب تمہاری زندگی لمبی ہوگی اور تم دیکھو گے (کہ اس پانی کی وجہ سے) یہاں بہت سے باغات ہوں گے۔

ذِكْرُ بَرَكَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْمَاءِ الْيَسِيرِ حَتّٰى انْتَفَعَ بِهِ الْخَلْقُ الْكَثِيرُ بِدُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے تھوڑے سے پانی میں برکت پیدا کرنے کا تذکرہ' یہاں تک کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع حاصل کیا

6538 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

6538– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة" 4/117 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1856) (74) في الإمارة: باب استحباب مبايعة الإمام بجيش عند إرادة القتال، عن عثمان بن أبي شيبة، به. وأخرجه البخاري (5639) في الأشربة: باب شرب البركة والماء المبارك، ومسلم، من طريقين عن جرير بن عبد الحميد، به. وانظر الحديث الآتي برقم (6541) و (6542) .

(متن حدیث): لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرُ فَضْلَةٍ، فَجُعِلَ فِي إِنَاءٍ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَدْخَلَ يَدَهُ، وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَقَالَ: حَيَّ عَلَى الْوَضُوءِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ اللّٰهِ، قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْفَجِرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَتَوَضَّأَ نَاسٌ، وَشَرِبُوا، قَالَ: فَجَعَلْتُ لَا آلُو مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ، وَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ، قَالَ: فَقُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَلْفٌ وَّأَرْبَعُ مِائَةٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا عصر کی نماز کا وقت ہوگیا۔ ہمارے پاس پانی نہیں تھا صرف بچا ہوا (تھوڑا سا) پانی تھا۔ اسے ایک برتن میں ڈال دیا گیا پھر وہ برتن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کے اندر داخل کیا۔ آپ نے اپنی انگلیوں کو کشادہ کیا اور ارشاد فرمایا: وضو کے پانی کی طرف آ جاؤ۔ برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کو پھوٹتے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے وضو کیا اور انہوں نے پانی پیا بھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کی بھرپور کوشش کی کہ وہ پانی زیادہ سے زیادہ اپنے پیٹ میں ڈال سکوں کیونکہ مجھے اس بات کا علم تھا کہ یہ برکت والا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس دن آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی۔ انہوں نے جواب دیا۔ ایک ہزار چار سو (افراد تھے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ سَالِمٌ عَنْ جَابِرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرنے میں سالم نامی راوی منفرد ہے

6539 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ

6539- إسناده صحيح على شرط الشيخين. القعنبي: اسمه عبد الله بن مسلمة بن قعنب، وهو في "الموطا" 1/32 في الطهارة: باب جامع الوضوء . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/186، وأحمد 3/132، والبخاري (169) في الوضوء : باب التماس الوضوء إذا حانت الصلاة، (3573) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم (2279) (5) في الفضائل: باب معجزات النبي - صلى الله عليه وسلم -، والترمذي (3631) في المناقب: باب رقم (6) ، والنسائي 1/60 في الطهارة: باب الوضوء من الإناء ، والفريابي في "دلائل النبوة" (19) و (20) .وأخرجه البخاري (3574) ، وأبو يعلى (2795) من طرق عن حزم بن مهران، قال: سمعت الحسن قال: حدثنا أنس بن مالك ... فذكره بنحوه، وانظر الأحاديث الآتية برقم (6542) - (6547) .

فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ، فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَّتَوَضَّءُوا مِنْهُ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّءُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا اور لوگ وضو کے لئے پانی تلاش کر رہے تھے لیکن انہیں پانی نہیں ملا پھر وضو کا کچھ پانی لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس برتن میں رکھا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس سے وضو کرنا شروع کریں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے نیچے سے پانی کو پھوٹتے ہوئے دیکھا۔ لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ ان سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَاءَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ كَانَ ذٰلِكَ فِي تَوْرٍ حَيْثُ بُورِكَ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ پانی جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے وہ پتھر کے پیالے میں تھا اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برکت رکھ دی گئی تھی

6540 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): ثُمَّ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً، فَأُتِيَ بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَأَدْخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِيهِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْفَجِرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَقُولُ: حَيَّ عَلٰى أَهْلِ الطَّهُوْرِ، وَالْبَرَكَةِ مِنَ اللّٰهِ.

قَالَ الْأَعْمَشُ: فَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: أَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ لوگوں کو پانی نہیں ملا

6540– إسناده صحيح على شرط الشيخين. إبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وعلقمة: هو ابن قيس النخعي. وأخرجه النسائي 1/60-61، والبيهقي في "دلائل النبوة" 4/129-130 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/15، وأبو نعيم في "الدلائل" (311) من طريق ابن نمير، حدثنا أبو الجواب (هو أحوص بن جواب) عن عمارة بن رزيق، عن سليمان الأعمش، به. وهذا إسناد على شرط مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/474، وأحمد 1/460، والدارمي 1/14-15، والبخاري (3579) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، والترمذي (3633) في المناقب: باب رقم (6)، والفريابي (31)، وأبو نعيم (312) في "دلائل النبوة"، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1479)، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 272 من طرق عن إسرائيل، عن منصور، عن إبراهيم بن يزيد، به. وانظر الحديث المتقدم برقم (6493)، وحديث الأعمش عن سالم بن أبي الجعد تقدم برقم (6538)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَاءَ الَّذِیْ ذَكَرْنَا حَيْثُ بُورِكَ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ كَانَ ذٰلِكَ فِیْ رَكْوَةٍ لَا فِیْ تَوْرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، وہ پانی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، جس میں نبی اکرم ﷺ کے لیے برکت رکھی گئی تھی، وہ چمڑے کے برتن میں تھا پتھر کے برتن میں نہیں تھا

6542 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ يَتَوَضَّاُ مِنْهَا، اِذَا جَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ ، فَقَالُوا: مَا لَنَا لَا نَتَوَضَّاُ بِهِ، وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَيْهِ فِی الرَّكْوَةِ، وَدَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْعُوَ، قَالَ: فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْثَالَ الْعُيُوْنِ، قَالَ: فَشَرِبْنَا، وَتَوَضَّاْنَا، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَلَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حدیبیہ کے موقع پر لوگ پیاس کا شکار ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک پیالہ رکھا تھا جس سے آپ وضو کرتے تھے۔ جب لوگوں نے آپ کی خدمت میں گزارش کی تو آپ نے فرمایا: تمہارا کیا معاملہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ہمارے پاس وضو کرنے کے لئے (پانی) نہیں ہے اور پینے کے لئے بھی نہیں ہے۔ صرف وہ پانی ہے، جو آپ کے سامنے ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اس پیالے پر رکھے اور پھر جو اللہ کو منظور تھا وہ دعا کی راوی کہتے ہیں: تو پھر نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی مانند پانی پھوٹنا شروع ہوا۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم نے اسے پیا بھی اور اس سے وضو بھی کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی۔ انہوں نے فرمایا: ہم پندرہ سو لوگ تھے لیکن اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ ہمارے لئے کافی ہوتا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور

6542- إسناده صحيح على شرط الشيخين. يعقوب الدورقي: هو ابن إبراهيم بن كثير بن أفلح، وهشيم: هو ابن القاسم بن دينار السلمي، وقد صرح بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه. والحديث في "صحيح ابن خزيمة" (125) . وانظر الحديث السابق.

وہ اس بات کا قائل ہے) یہ ان روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں

6543 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَعَاجِيبِ لَا نُحَدِّثُهُ عَنْ غَيْرِكَ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ، ثُمَّ اَتَى الْمَقَاعِدَ الَّتِي كَانَ يَاْتِيهِ عَلَيْهَا جِبْرِيلُ، فَقَعَدَ عَلَيْهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ بِلَالٌ، فَنَادٰى بِالْعَصْرِ، فَقَامَ مَنْ لَهُ اَهْلٌ بِالْمَدِينَةِ، فَتَوَضَّئُوا، وَقَضَوْا حَوَائِجَهُمْ، وَبَقِيَ رِجَالٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَا اَهْلَ لَهُمْ بِالْمَدِينَةِ، فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ اَصَابِعَهُ فِي الْقَدَحِ، فَمَا وَسِعَ اَصَابِعَهُ كُلَّهَا، فَوَضَعَ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةَ، وَقَالَ: هَلُمُّوا فَتَوَضَّئُوا اَجْمَعِينَ قُلْتُ لِاَنَسٍ: كَمْ تُرَاهُمْ؟ قَالَ: مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ اِلَى الثَّمَانِينَ .

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْجَمْعُ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي اَرْبَعِ مَوَاضِعَ مُخْتَلِفَةٍ، مَرَّةً كَانَ الْقَوْمُ مَا بَيْنَ اَلْفٍ وَّاَرْبَعِ مِائَةٍ اِلَى اَلْفٍ وَّخَمْسِ مِائَةٍ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْمَاءُ فِي تَوْرٍ، وَالْمَرَّةُ الثَّانِيَةُ كَانَ الْقَوْمُ مَا بَيْنَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً اِلَى خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَكَانَ ذٰلِكَ الْمَاءُ فِي رَكْوَةٍ، وَالْمَرَّةُ الثَّالِثَةُ كَانَ الْقَوْمُ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ اِلَى الثَّمَانِينَ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْمَاءُ فِي قَدَحٍ رَحْرَاحٍ، وَالْمَرَّةُ الرَّابِعَةُ كَانَ الْقَوْمُ ثَلَاثَ مِائَةٍ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْمَاءُ فِي قَعْبٍ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهَا تَضَادٌّ اَوْ تَهَاتُرٌ

ثابت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا آپ ہمیں کسی ایسی حیران کن چیز کے بارے میں بتائیے جسے ہم آپ کے علاوہ کسی اور کے حوالے سے روایت نہ کر سکیں تو حضرت انس نے بتایا ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ اس جگہ تشریف لے آئے۔ جہاں حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما ہوئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے عصر کے لئے اذان دی تو جس بھی شخص کا مدینہ منورہ میں گھر بار تھا وہ گھر گیا۔ اس نے قضائے حاجت کی مہاجرین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ باقی رہ گئے جن کے اہل خانہ مدینہ میں نہیں تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ لایا گیا جس میں پانی موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں اس پیالے میں داخل کیں تو آپ کی تمام انگلیاں اس پیالے میں نہیں آسکیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چار انگلیاں اس پیالے میں رکھیں اور پھر فرمایا آ گے آؤ اور تم سب لوگ وضو کرلو۔

6543– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سليمان بن المغيرة، فمن رجال مسلم، وأخرج له البخاري مقروناً وتعليقاً، وهو في "مسند أبي يعلى" (3327) . وأخرجه أحمد 3/139، وابن سعد 1/177-178، والفريابي في "دلائل النبوة" (23) من طريقين عن سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد. وانظر الأحاديث الآتية، والحديث المتقدم برقم (6539) .

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کے خیال میں ان لوگوں کی تعداد کتنی تھی تو انہوں نے جواب دیا: ستر سے لے کر اسی تک تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان تمام روایات میں اس طرح مطابقت ہوسکتی ہے کہ یہ معجزہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی مرتبہ صادر ہوا۔ یہ آپ سے چار مرتبہ مختلف موقعوں پر صادر ہوا۔ ایک مرتبہ لوگوں کی تعداد چودہ سو سے لے کر پندرہ سو تک تھی اور اس وقت پانی (پتھر کے بنے ہوئے پیالے میں تھا) دوسری مرتبہ لوگوں کی چودہ سو سے لے کر پندرہ سو تک تھی اس وقت پانی رکابی میں تھا۔ تیسری مرتبہ لوگوں کی تعداد ساٹھ سے لے کر اسی تک تھی۔ اس وقت پانی گہرے پیالے میں تھا۔ چوتھی مرتبہ لوگوں کی تعداد تین سو تھی۔ اس وقت پانی بڑے پیالے میں تھا۔ اس طرح ان روایات کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف باقی نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى اللّٰهَ فِي الْوُضُوءِ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وضو (کے آغاز) میں اللہ کا نام لیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6544 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَقَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): طَلَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِنْكُمْ مَاءٌ؟، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ، ثُمَّ قَالَ: تَوَضَّئُوا بِاسْمِ اللّٰهِ، فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَجْرِي مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَوَضَّئُوا حَتّٰى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

قَالَ ثَابِتٌ لِاَنَسٍ: كَمْ تُرَاهُمْ؟ قَالَ: نَحْوًا مِنْ سَبْعِيْنَ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا (وہ انہیں نہیں ملا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس پانی میں رکھا اور پھر فرمایا اللہ کا نام لے کر وضو کرنا شروع کرو۔ (راوی کہتے ہیں:) تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کو جاری ہوتے ہوئے دیکھا ان لوگوں نے وضو کرلیا' یہاں تک کہ وہاں موجود ہر فرد نے وضو کرلیا۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا ان لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تقریباً ستر لوگ تھے۔

6544– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في " مصنف عبد الرزاق " (20535) . ومن طريقه أخرجه أحمد 3/165، والنسائي 1/61 في الطهارة: باب الوضوء من الإناء ، وأبو يعلى (3036) ، وابن خزيمة (144) .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْمَاءَ كَانَ فِيْ مِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ پانی پتھر سے بنے ہوئے برتن میں تھا

6545 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ اِلٰى اَهْلِهِ، فَتَوَضَّاَ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ عَنْ اَنْ يُمْلَاَ فِيْهِ كَفُّهُ، فَضَمَّ اَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ، فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا، فَقُلْنَا: كَمْ كَانُوْا؟ قَالَ: ثَمَانِيْنَ رَجُلًا

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز کا وقت ہوگیا جس شخص کا گھر وہاں قریب تھا اس نے (اپنے گھر جا کر) وضو کرلیا کچھ لوگ باقی رہ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھر کا بنا ہوا ایک برتن لایا گیا جس میں پانی موجود تھا۔ اس برتن میں اتنا پانی بھی نہیں تھا کہ وہ ہتھیلی بھر کر آ سکے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ملائیں اور اس پیالے میں رکھ دیں تو وہاں موجود تمام لوگوں نے وضو کرلیا۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے دریافت کیا: ان کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: 80 افراد تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَاءَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ كَانَ فِيْ قَدَحٍ رَحْرَاحٍ وَّاسِعِ الْاَعْلٰى ضَيِّقِ الْاَسْفَلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ پانی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ایسے گہرے برتن میں تھا جس کا اوپر والا حصہ کشادہ ہوتا ہے اور نیچے والا حصہ تنگ ہوتا ہے

6546 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَاءٍ، فَاُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ، فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُوْنَ، فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ.

6545- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه ابن أبي شيبة 11/475، وأحمد 3/106، والبخاري (3575) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، والفريابي في "دلائل النبوة" (24) من طريق يزيد بن هارون عن حميد، بهذا الإسناد.

6546- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داود العتكي. وهو في "مسند أبي يعلى" (3329). وأخرجه مسلم (2279) (4) في الفضائل: باب في معجزات النبي - صلى الله عليه وسلم -، عن أبي الربيع الزهراني، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/147، وابن سعد 1/178، والبخاري (2000) في الوضوء: باب الوضوء من التور، وابن خزيمة (124)، والفريابي في "دلائل النبوة" (22)، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 274-273، من طرق عن حماد بن زيد، به.

قَالَ: فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا تو ایک گہرے پیالے میں پانی لایا گیا۔لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا' میں نے انہیں شمار کیا تو ان کی تعداد 60 سے لے کر 80 تک تھی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ پانی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت ان روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں

6547 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَصْحَابِهٖ بِالْمَدِينَةِ اَوْ بِالزَّوْرَاءِ، فَاَرَادَ الْوَضُوءَ، فَاُتِيَ بِقَعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يَسِيرٌ، فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى الْقَعْبِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَضَّاَ الْقَوْمُ.

قَالَ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ اپنے اصحاب کے ہمراہ مدینہ منورہ میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زوراء میں موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو آپ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی اس پیالے پر رکھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی پھوٹنے لگا' یہاں تک کہ تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔

راوی نے دریافت کیا: آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔300 کے لگ بھگ تھی۔

6547- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الفريابي في "دلائل النبوة" (21)، وأبو يعلى (2895)، ومن طريقه أبو نعيم في "دلائل النبوة" ((317عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/289 عن بهز، عن همام بن يحيى، به. وأخرجه أحمد 3/170 و 215، والبخاري (3572) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم (2279) في الفضائل: باب في معجزات النبي - صلى الله عليه وسلم -، وأبو يعلى (3172) و (3193)، والبغوي (3714)، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1480)، من طرق عن قتادة بنحوه.

بَابُ تَبْلِيغِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّسَالَةَ، وَمَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ

باب! نبی اکرم ﷺ کا رسالت کی تبلیغ کرنا اور آپ ﷺ کو اپنی قوم کی طرف سے پیش آنے والی مشکلات کا تذکرہ

6548 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ: (وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ) (الشعراء: 214)، قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، سَلُوْنِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی:

"اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ"

تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے محمد ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا اے عبدالمطلب کی صاحبزادی صفیہ اے عبدالمطلب کی اولاد میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں' البتہ تم میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو۔

6549 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ:

6548- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير على ابن المديني، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 6/187، ومسلم (205) في الإيمان: باب قوله تعالى: (وأنذر عشيرتك الأقربين)، والطبري في "جامع البيان" 19/118، وابن منده في "الإيمان" (945) و (946) و (947) من طرق عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (3184) في التفسير: باب من سورة الشعراء، والنسائي 6/250 في الوصايا: باب إذا أوصى لعشيرته الأقربين، والطبري 19/118، وابن منده (947) و (948)، من طرق عن هشام بن عروة، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، ... روى بعضهم عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ النبي - صلى الله عليه وسلم - مرسلاً، لم يذكر فيه عائشة. قلت: الرواية المرسلة رواها الطبري 19/119 عن ابن حميد، قال: حدثنا عنبسة، و 19/122-123 عن عبد الرزاق، عن معمر، كلاهما عن هشام بن عروة، عن أبيه، فذكره مرسلاً.

6549- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وقد تقدم تخريجه برقم (646).

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ: (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ) (الشعراء: 214)، قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

سعید بن میتب اور ابوسلمہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قریش اللہ تعالیٰ سے اپنی جانیں خرید لو میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ اے بنوعبدالمطلب میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ اے اللہ کے رسول کی پھوپھی صفیہ میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کسی کام نہیں آسکتا۔ اے محمد کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا تم جو چاہو مجھ سے مانگ لو لیکن میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْذَارَ عَشِيْرَتِهٖ بِمَا مَثَّلَ بِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے خاندان والوں کو ڈراتے ہوئے ایک مثال بیان کرنے کا تذکرہ

6550 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ) (الشعراء: 214) وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ، قَالَ: وَهُنَّ فِيْ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ، خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الصَّفَا، فَصَعِدَ عَلَيْهَا، ثُمَّ نَادٰى: يَا صَبَاحَاهُ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ اِلَيْهِ فَبَيْنَ رَجُلٍ يَجِيْءُ، وَبَيْنَ رَجُلٍ يَبْعَثُ رَسُوْلَهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا بَنِيْ فِهْرٍ، يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ، يَا بَنِيْ، يَا بَنِيْ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا

6550- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه البخاري (4971) في تفسير سورة: (تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ)، ومسلم (208) في الإيمان: باب قول الله تعالى: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ)، والطبري في "جامع البيان" 19/121، وابن منده في "الإيمان" (949) و (950)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 182-2/181، والبغوي في "شرح السنّة" (3742)، وفي "معالم التنزيل" 401-3/400 من طرق عن أبي أسامة، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه دون قوله: "ورهطك منهم المخلصين" أحمد 1/281 و 307، والبخاري (1394) في الجنائز: باب ذكر شرار الموتى، و (3525) في الأنبياء: باب من انتسب إلى آبائه في الإسلام والجاهلية، و (4770) في تفسير سورة الشعراء، و (4801) في تفسير سورة سبأ، و (4972) و (4973) في تفسير سورة تبّت، والترمذي (3363) في التفسير: باب ومن سورة تبت، والطبري 121-19/120، وابن منده (950) و (951)، والبيهقي 2/182، والبغوي 3/401 و 4/453 من طرق عن الأعمش، به.

بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ اَصَدَّقْتُمُوْنِي؟ ، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَیْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ، فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، اَمَا دَعَوْتُمُوْنَا اِلَّا لِهٰذَا، ثُمَّ قَامَ، فَنَزَلَتْ: (تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ) (المسد: 1) ، وَقَدْ تَبَّ، وَقَالُوا: مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اورتم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یہ الفاظ بھی ہیں ''اوران میں سے اپنے مخلص گروہ کو (ڈراؤ)''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپ صفا پہاڑ کے پاس آئے۔ آپ اوپر چڑھ گئے پھر آپ نے پکارا ''خطرہ ہے''۔ لوگ آپ کے اردگرد اکٹھے ہو گئے۔ کوئی شخص خود آ گیا۔ کسی نے اپنے قاصد کو بھیج دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب اے بنو فہر! اے بنو عبد مناف! اے بنو (فلاں)! اے بنو (فلاں)! تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں اس بات کی اطلاع دوں کہ اس پہاڑ کے دوسری طرف ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو میں شدید عذاب سے پہلے تمہیں ڈرا رہا ہوں۔ اس پر ابولہب نے کہا: تم ہمیشہ کے لئے برباد ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں صرف اس کام کے لئے بلایا تھا پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ (اور چلا گیا) اور اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''ابولہب کے دونوں ہاتھ برباد ہو جائیں۔''

تو وہ برباد ہو گیا۔

البتہ دوسرے لوگوں نے یہ کہا تھا ہمیں آپ کی طرف سے کبھی جھوٹ کا تجربہ نہیں ہوا۔

ذِكْرُ اِدْخَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصْبُعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ، وَرَفْعِهِ صَوْتَهُ عِنْدَمَا وَصَفْنَاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں داخل کرنے کا تذکرہ اور اپنی آواز کو بلند کرنے کا تذکرہ اس وقت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6551 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ ابْنِ بِنْتِ اَزْهَرَ السَّمَّانُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: قَالَ الْاَشْعَرِيُّ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ) (الشعراء: 214) ، وَضَعَ اُصْبُعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ، وَقَالَ: يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ، ثُمَّ سَاقَ الْخَبَرَ *

حضرت اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔''

تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں رکھیں اور بلند آواز میں کہا اے بنو عبد مناف۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے۔

ذِكْرُ تَفْرِيقِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ بِالرِّسَالَةِ

نبی اکرم ﷺ کا حق اور باطل کے درمیان رسالت کے ذریعے فرق کرنے کا تذکرہ

6552 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَلَسْنَا اِلَى الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ يَوْمًا فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ، فَقَالَ: طُوْبٰى لِهَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَاَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهِ لَوَدِدْنَا اَنَّا رَاَيْنَا مَا رَاَيْتَ، وَشَهِدْنَا مَا شَهِدْتَّ، فَاسْتُغْضِبَ، فَجَعَلْتُ اَعْجَبُ، مَا قَالَ اِلَّا خَيْرًا، ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا يَحْمِلُ الرَّجُلَ عَلٰى اَنْ يَّتَمَنّٰى مُحْضَرًا غَيَّبَهُ اللّٰهُ عَنْهُ، لَا يَدْرِيْ لَوْ شَهِدَهٗ كَيْفَ كَانَ يَكُوْنُ فِيْهِ، وَاللّٰهِ، لَقَدْ حَضَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَقْوَامٌ اَكَبَّهُمُ اللّٰهُ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِيْ جَهَنَّمَ لَمْ يُجِيْبُوْهُ، وَلَمْ يُصَدِّقُوْهُ، اَوَلَا تَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ، اِذْ اَخْرَجَكُمْ تَعْرِفُوْنَ رَبَّكُمْ، مُصَدِّقِيْنَ لِمَا جَاءَ بِهٖ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ كُفِيْتُمُ الْبَلَاءَ بِغَيْرِكُمْ؟ وَاللّٰهِ، لَقَدْ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَشَدِّ حَالٍ بُعِثَ عَلَيْهَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ، وَفَتْرَةٍ وَّجَاهِلِيَّةٍ مَا يَرَوْنَ اَنَّ دِيْنًا اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ، فَجَاءَ بِفُرْقَانٍ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَفَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهٖ حَتّٰى اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَرٰى وَلَدَهٗ اَوْ وَالِدَهٗ اَوْ

6551- بشر بن آدم: هو ابن يزيد البصرى، صدوق فيه لين، وهو متابع، ومن فوقه ثقات، وأبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد النبيل، وعوف: هو ابن أبى جميلة الأعرابى العبدى. وأخرجه الطبرى فى "جامع البيان" 19/120: حدثنى أبو عاصم، قال: حدثنا عوف، عن قسامة بن زهير، قال: أظنه عن الأشعرى، عن النبى - صلى الله عليه وسلم - ... وأخرجه الترمذى (3186) فى التفسير: باب ومن سورة الشعراء، والطبرى 19/120 كلاهما عن عبد الله بن أبى زياد، قال: حدثنا أبو زيد الأنصارى سعد بن أوس، عن عوف، به. وقال الترمذى: هذا حديث غريب من هذا الوجه من حديث أبى موسى، وقد رواه بعضهم عن عوف، عن قسامة بن زهير، عن النبى - صلى الله عليه وسلم - مرسلاً، ولم يذكروا فيه "عن أبى موسى"، وهو أصح. ذاكرتُ به محمد بن إسماعيل، فلم يعرفه من حديث أبى موسى. قلت: رواه مرسلاً الطبرى 19/120: حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوهّاب ومحمد بن جعفر، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: بلغنى انه لما نزل عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) جاء فوضع أصبعه فى أذنه، ورفع من صوته، وقال: "يا بنى عبد مناف، واصباحاه."

6552- إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الله: هو ابن المبارك المروزى. وأخرجه أحمد 3-6/2، والبخارى فى "الأدب المفرد" (87)، والطبرانى فى "الكبير" 20/ (600)، والطبرى فى "جامع البيان" 19/53، وأبو نعيم فى "حلية الأولياء" 1/175-176 من طرق عن عبد الله بن المبارك بهذا الإسناد. وأورده ابن كثير فى "التفسير" 3/342 من رواية الإمام أحمد، وقال: هذا إسناد صحيح ولم يخرجوه. وأورده أيضاً السيوطى فى "الدر المنثور" 6/285، وزاد نسبته الى ابن أبى حاتم، وابن مردويه.

اَخَاهُ كَافِرًا، وَقَدْ فَتَحَ اللّٰهُ قُفُلَ قَلْبِهٖ لِلْإِيمَانِ يَعْلَمُ اَنَّهُ اِنْ هَلَكَ دَخَلَ النَّارَ، فَلَا تَقَرُّ عَيْنُهُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ حَبِيبَهُ فِي النَّارِ، وَاَنَّهَا الَّتِي قَالَ اللّٰهُ: (اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ) (الفرقان: 74) الْاٰيَةَ

عبدالرحمٰن بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ایک دن ہم لوگ حضرت مقداد بن اسود کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص ان کے پاس سے گزرا اور بولا ان دو آنکھوں کے لئے مبارک ہے جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے اللہ کی قسم! ہماری تو یہ خواہش ہے کہ جن کی زیارت آپ نے کی ہے ہم نے بھی ان کی زیارت کی ہوتی جن کے ساتھ آپ رہے ہیں ہم بھی ان کے ساتھ رہے ہوتے تو اس پر وہ غصے میں آ گئے۔ میں اس پر بہت حیران ہوا کیونکہ اس شخص نے تو اچھی بات کہی تھی۔ حضرت مقداد بن اسود اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے کسی شخص کو کون سی بات اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ وہ اس صورت حال کے رونما ہونے کی آرزو کرے جسے اللہ تعالیٰ نے اس سے پوشیدہ رکھا ہے۔ یہ شخص نہیں جانتا کہ اگر یہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود ہوتا تو اس کی کیا صورت حال ہوتی۔ اللہ کی قسم! کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے لیکن اللہ تعالیٰ انہیں نتھنوں کے بل جہنم میں داخل کرے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی دعوت کو قبول نہیں کیا۔ آپ کی تصدیق نہیں کی۔ کیا تم لوگ اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرتے کہ اس نے جب تمہیں پیدا کیا تو تم اپنے پروردگار کی معرفت رکھتے ہو۔ تمہارے نبی جو کچھ لے کے آئے تم لوگ اس کی تصدیق کرتے ہو اور تمہارے علاوہ دوسرے لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا۔ اللہ کی قسم! جب نبی اکرم ﷺ کو مبعوث کیا گیا تو کسی بھی نبی کو ایسی شدید صورت حال میں مبعوث نہیں کیا گیا جیسی صورت حال میں آپ کو کیا گیا۔ (انبیاء کی آمد کے درمیان) وقفہ آ چکا تھا۔ جاہلیت کا زمانہ تھا لوگ یہ سمجھتے تھے کہ بتوں کی عبادت کرنے سے بہتر دین اور کوئی نہیں ہے پھر فرق کرنے والی (کتاب یا اسلام) آیا جس نے حق اور باطل کے درمیان فرق کیا۔ اس نے باپ اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کروا دی' یہاں تک کہ ایک شخص اپنی اولاد یا اپنے والد یا اپنے بھائی کو کافر سمجھتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کو ایمان کے لئے کھول دیا تھا۔ وہ یہ بات جانتا تھا کہ اگر (اس کا قریبی رشتہ دار) ہلاکت کا شکار ہوا تو جہنم میں جائے گا۔ اس بات پر اس کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوئی تھی جب کہ وہ یہ بات جانتا تھا کہ اس کی محبوب ہستی جہنم میں جائے گی۔ یہی وہ چیز ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا۔

''وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک رکھ دے۔''

بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے مکتوبات کا بیان

6553 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الطَّاحِيُّ الْعَابِدُ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ اَخِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ:

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى، وَقَيْصَرَ، وَاُكَيْدِرَ دُومَةَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور دومہ (کے حکمران) اکیدر کو مکتوبات بھجوائے۔ آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف (آنے کی) دعوت دی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں خالد بن قیس نامی راوی منفرد ہے

6554 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا

6553– إسناده على شرط مسلم. نصر بن علي: هو الجهضمي، ونوح بن قيس: هو ابن رباح الأزدي الحداني، وأخوه: اسمه خالد بن قيس .وأخرجه مسلم (2092) (58) في اللباس: باب في اتخاذ النبي - صلى الله عليه وسلم - خاتماً لما أراد أن يكتب للعجم، والترمذي في "الشمائل" (87) كلاهما عن نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قيس، عن خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم - كتب إلى كسرى وقيصر والنجاشي، فقيل له: إنهم لا يقبلون كتاباً إلا بخاتم، فصاغ رسول الله - صلى الله عليه وسلم - خاتماً حلقته فضة ونقش فيه: "محمد رسول الله ."وأخرجه مسلم (1774) في الجهاد: باب كتب النبي - صلى الله عليه وسلم - إلى ملوك الكفار يدعوهم إلى الله عز وجل، والبيهقي 9/107 عن نصر بن علي، عن أبيه، عن خالد بن قيس، عن قتادة، عن أنس أن نبي الله - صلى الله عليه وسلم - كتب إلى كسرى وإلى قيصر وإلى النجاشي وإلى كل جبار يدعوهم إلى الله تعالى . وأخرجه مسلم، والترمذي (2716) في الاستئذان: باب مكاتبة المشركين من طريقين عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، به . وزاد: وإلى كل جبار، وإلى النجاشي وليس بالنجاشي الذى صلى عليه النبي - صلى الله عليه وسلم -، وقال الترمذي: وهذا حديث صحيح غريب. وانظر ما بعده.

6554– إسناده حسن. رجاله رجال الشيخين غير عمران القطان، وهو عمران بن داور، فقد أخرج له البخاري تعليقاً وأصحاب السنن وهو حسن الحديث. وانظر ما قبله.

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى، وَقَيْصَرَ، وَأُكَيْدِرَ دُومَةَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، قیصر اور دومہ (کے حکمران) اکیدر کو خط لکھے۔ آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کی دعوت دی۔

ذِكْرُ وَصْفِ كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات کی صفت کا تذکرہ

6555 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ، جَاءَ بِهِ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ، فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ، فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هَا هُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ، فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا، فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي، ثُمَّ دَعَا تُرْجُمَانَهُ، فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا الرَّجُلَ عَنْ

6555– حديث صحيح . ابن أبي السري -وهو محمد بن المتوكل- قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" (9724) .ومن طريقه أخرجه أحمد 1/263، والبخاري (4553) في تفسير سورة آل عمران: باب (قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ) ، ومسلم (1773) في الجهاد: باب كتاب النبي - صلى الله عليه وسلم - إلى هرقل يدعوه إلى الإسلام، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1457) ، والبيهقي في "دلائل النبوة" 4/380-381. وأخرجه مطوّلاً ومختصراً البخاري (7) في بدء الوحي، و (51) في الإيمان: باب سؤال جبريل النبي - صلى الله عليه وسلم - عن الإيمان والإسلام والإحسان، و (2681) في الشهادات: باب من أمر بإنجاز الوعد، و (2941) في الجهاد: باب دعاء النبي - صلى الله عليه وسلم - إلى الإسلام والنبوة، و (2978) باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "نصرت بالرعب مسيرة شهر"، و (3174) في الجزية والموادعة: باب فضل الوفاء بالعهد، و (5980) في الأدب: باب صلة المرأة أمها ولها زوج، و (6260) في الاستئذان: باب كيف يكتب إلى أهل الكتاب، و (7196) في الأحكام: باب ترجمة الحكام، ومسلم، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 4/159، والترمذي (2717) في الاستئذان: باب ما جاء كيف يكتب لأهل الشرك، وابن منده في "الإيمان" (143) ، والبيهقي في "الدلائل" 4/381-383 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/262-263 و263، والبخاري (2936) في الجهاد: باب هل يرشد المسلم أهل الكتاب أو يعلمهم؟ و (2940) باب دعاء النبي - صلى الله عليه وسلم - إلى الإسلام والنبوة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 5/68، والبيهقي في "دلائل النبوة" 4/377-380 من طريقين عن الزهري، به، ولم يذكر أبا سفيان.

هٰذَا الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَّبَنِي فَكَذِّبُوهُ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَاللّٰهِ، لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَنِّي الْكَذِبَ لَكَذَبْتُهُ، ثُمَّ قَالَ لِتُرْجُمَانِهِ: سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ أَنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: مَنْ تَبِعَهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، قَالَ: فَهَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ يَزِيدُونَ، قَالَ: فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: تَكُونُ الْحَرْبُ سِجَالًا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، يُصِيبُ مِنَّا، وَنُصِيبُ مِنْهُ، قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ أَوْ قَالَ: هُدْنَةٍ، لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا، مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ، قَالَ: فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، ثُمَّ قَالَ لِتُرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ، فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ، قُلْتُ: رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ، وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ: أَضُعَفَاءُ النَّاسِ أَمْ أَشْرَافُهُمْ؟ فَقُلْتَ: بَلْ، ضُعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ فَزَعَمْتَ: أَنْ لَا، وَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَهُ سَخْطَةً لَهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَهُ بَشَاشَةُ الْقُلُوبِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالٌ، تَنَالُونَ مِنْهُ، وَيَنَالُ مِنْكَ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى، ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَغْدِرُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ: رَجُلٌ يَأْتَمُّ بِقَوْلٍ قَبْلَ قَوْلِهِ، قَالَ: ثُمَّ مَا يَأْمُرُكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ، قَالَ: إِنْ يَكُنْ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا، فَإِنَّهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، وَلَمْ أَظُنَّ أَنَّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ، قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَأَ فَإِذَا فِيهِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ: (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ) (آل عمران: 64) إِلٰى قَوْلِهِ: اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ، وَكَثُرَ اللَّغَطُ، فَأَمَرَ بِنَا، فَأُخْرِجْنَا، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا: لَقَدْ جَلَّ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسفیان بن حرب بذات خود مجھے یہ بات بتائی۔ وہ کہتے ہیں' جس عرصے میں ہمارے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح کا معاہدہ چل رہا تھا۔ اس دوران میں شام گیا۔ ابھی میں شام میں موجود تھا کہ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب (وہاں کے حکمران) ہرقل کے نام آیا دحیہ کلبی وہ مکتوب لے کر آئے تھے۔ انہوں نے وہ مکتوب بصریٰ کے گورنر کے سپرد کیا۔ بصریٰ کے گورنر نے وہ خط حرقل کو بھجوا دیا حرقل نے دریافت کیا: کیا یہاں ان صاحب کی قوم سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص موجود ہے' جو یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں (ابوسفیان کہتے ہیں:) تو مجھے قریش کے کچھ افراد سمیت بلا لیا گیا جب ہم لوگ حرقل کے پاس آئے تو اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا۔ اس نے دریافت کیا: یہ صاحب جو یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں' تم میں سے نسبی طور پر کون ان کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ حضرت ابوسفیان کہتے ہیں میں نے جواب دیا: میں' تو اس نے مجھے اپنے سامنے بٹھا لیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا پھر اس نے اپنے ترجمان کو بلوایا اور کہا تم ان سے کہہ دو کہ میں اس شخص سے ان صاحب کے بارے میں دریافت کرنے لگا ہوں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں اگر یہ شخص میرے ساتھ غلط بیانی کرے تو تم لوگ اسے جھوٹا قرار دے دینا۔ ابوسفیان کہتے ہیں اللہ کی قسم! اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میری کسی بات کو جھٹلایا جا سکتا ہے تو میں وہاں غلط بیانی کر دیتا پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا تم اس شخص سے دریافت کرو کہ تمہارے درمیان ان صاحب کا حسب کیسا ہے۔ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے جواب دیا: وہ ہمارے درمیان صاحب حسب شمار ہوتے ہیں۔ قیصر نے دریافت کیا: کیا ان کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے۔ میں نے جواب دیا: جی نہیں اس نے دریافت کیا: ان صاحب کے یہ دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے کبھی ان پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس نے دریافت کیا: ان کے پیروکار کون لوگ ہیں۔ معزز افراد ہیں یا کمزور لوگ ہیں میں نے جواب دیا: بلکہ کمزور لوگ ہیں۔ اس نے دریافت کیا: کیا ان میں اضافہ ہو رہا ہے یا کمی ہو رہی ہے؟ میں نے کہا: ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس نے دریافت کیا: کیا ان لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے دین کو چھوڑ کر مرتد بھی ہوا یعنی اس میں داخل ہونے کے بعد اس سے ناراض ہو کر (اس نے اپنے دین کو چھوڑا ہو) ابوسفیان کہتے ہیں میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ قیصر نے دریافت کیا: کیا تم نے ان کے ساتھ کوئی جنگ بھی کی ہوئی ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں اس نے دریافت کیا: تمہاری ان کے ساتھ جنگ کا نتیجہ کیا رہا۔ میں نے کہا: جنگ ہمارے اور ان کے درمیان برابر رہی۔ انہیں ہماری طرف سے نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ ہمیں ان کی طرف سے نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ قیصر نے دریافت کیا: کیا انہوں نے معاہدے کی خلاف ورزی کی۔ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ ہمارا اور ان کا طے شدہ مدت تک معاہدہ ہے ہمیں نہیں معلوم وہ آگے چل کر اس بارے میں کیا کریں گے۔ (حضرت ابوسفیان کہتے ہیں:) صرف میں یہ کلمہ غلط بیانی کے طور پر شامل کر سکا۔ قیصر نے دریافت کیا: کیا ان سے پہلے کسی اور شخص نے بھی اس بات کا دعویٰ کیا۔ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔

پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا تم اس سے کہو کہ میں نے تم سے ان صاحب کے حسب کے بارے میں دریافت کیا: وہ تمہارے درمیان کیسا ہے تو تم نے یہ بیان کیا کہ وہ تمہارے درمیان صاحب حسب شمار ہوتے ہیں۔ رسول اسی طرح ہوتے ہیں۔

انہیں اپنی قوم کے صاحب حسب لوگوں میں مبعوث کیا جاتا ہے۔ میں نے تم سے سوال کیا کہ کیا ان کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے۔ تو تم نے جواب دیا: جی نہیں تو میں نے اندازہ لگایا کہ اگر ان کے آباؤ اجداد میں اگر کوئی بادشاہ گزرا ہوتا تو پھر میں یہ کہہ سکتا تھا یہ صاحب اپنے آباؤ اجداد کی بادشاہت حاصل کرنا چاہتے ہیں پھر میں نے تم سے ان کے پیروکاروں کے بارے میں دریافت کیا: کیا وہ کمزور لوگ ہیں یا معزز افراد ہیں تو تم نے کہا: وہ کمزور لوگ ہیں۔ رسولوں کے پیروکار ایسے ہی ہوتے ہیں میں نے تم سے سوال کیا ان کے یہ دعویٰ کرنے سے پہلے کیا تم نے ان پر (جھوٹا ہونے کا) الزام عائد کیا تو تم نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس سے مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ جو شخص لوگوں کے ساتھ جھوٹ نہیں بولتا وہ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کیسے غلط بیانی کر سکتا ہے پھر میں نے تم سے سوال کیا کیا کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس سے ناراض ہو کر ان کے دین کو چھوڑ کر مرتد بھی ہوا تم نے جواب دیا: جی نہیں۔ ایمان ایسا ہی ہوتا ہے جب اس کے اندر دل کی بشاشت مل جائے (یا اس کی بشاشت دل میں گھر کر جائے) میں نے تم سے سوال کیا کیا ان لوگوں میں اضافہ ہو رہا ہے یا کمی ہو رہی ہے تو تم نے جواب دیا: اضافہ ہو رہا ہے۔ ایمان اسی طرح ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ مکمل ہو جاتا ہے۔ میں نے تم سے سوال کیا کیا تم لوگوں نے ان کے ساتھ کوئی جنگ بھی کی تو تم نے جواب دیا: تمہارے اور ان کے درمیان جنگ کا نتیجہ برابر برابر رہا۔ تمہیں ان کی طرف سے نقصان کا سامنا کرنا پڑا اور انہیں تمہاری طرف سے نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ رسولوں کو اسی طرح آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے لیکن انجام کار انہی کے حق میں (صورت حال ہوتی ہے) میں نے تم سے سوال کیا کہ کیا انہوں نے کبھی معاہدے کی خلاف ورزی کی تو تم نے جواب دیا: جی نہیں انبیاء اسی طرح ہوئے ہیں۔ وہ معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ میں نے تم سے سوال کیا کیا ان سے پہلے بھی کسی شخص نے یہ دعویٰ کیا تو تم نے جواب دیا: جی نہیں میں نے سوچا اگر ان سے پہلے کسی اور شخص نے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو میں یہ کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص کسی دوسرے کے قول کی پیروی کر رہا ہے پھر قیصر نے دریافت کیا: وہ تمہیں کیا حکم دیتے ہیں تو میں نے جواب دیا: وہ ہمیں نماز پڑھنے کا زکوٰۃ ادا کرنے کا رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھنے کا اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

قیصر نے کہا: تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا ہے اگر تو یہ واقعی سچ ہے تو پھر وہ واقعی نبی ہیں۔ مجھے اس بات کا علم تھا کہ ان کا ظہور ہونے والا ہے لیکن مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ ان کا ظہور تم میں ہوگا اگر مجھے اس بات کا علم ہوتا کہ میں ان تک پہنچ سکتا ہوں' تو میں ان سے ملاقات کو پسند کرتا اور اگر میں ان کے پاس موجود ہوتا تو میں ان کے پاؤں دھوتا کیونکہ عنقریب ان کی بادشاہی میرے ان پاؤں کے نیچے تک پہنچ جائے گی۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب منگوایا اور اسے پڑھا تو اس میں یہ تحریر تھا۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہیں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے روم کے حکمران حرقل کے نام ہے۔ وہ شخص سلامت رہے' جو ہدایت کی پیروی کر لے۔ اما بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں تم اسلام قبول کر لو تم سلامت رہو گے تم اسلام قبول کر لو اللہ تعالیٰ تمہیں دگنا اجر عطا کرے گا اور اگر تم منہ موڑ لیتے ہو تو اریسیوں گناہ بھی تمہارے سر ہوگا۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اے اہل کتاب آ گے آؤ! اس بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں گے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ ہم مسلمان ہیں''

جب قیصر وہ مکتوب پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے آس پاس آوازیں بلند ہو گئیں اور شور شرابہ ہوا۔ اس کے حکم کے تحت ہمیں وہاں سے نکال دیا گیا جب ہم وہاں سے باہر آئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابن ابوکبشہ (یعنی نبی اکرم ﷺ) کا معاملہ اتنا زبردست ہو گیا ہے کہ بنو اصفر کا حکمران بھی ان سے خوف کھاتا ہے۔

حضرت ابوسفیان بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے معاملے میں مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اسے غالب کر دے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی دولت سے نوازا۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حَبْرِ تَيْمَاءَ

نبی اکرم ﷺ کا تیماء کے بڑے عالم کی طرف مکتوب بھیجنے کا تذکرہ

6556 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي سُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سِوَارٍ، حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى حَبْرِ تَيْمَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تیماء کے یہودی عالم کی طرف خط لکھا (اور اس خط میں) اسے سلام بھیجا۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَهُ اِلٰى بَنِي زُهَيْرٍ

نبی اکرم ﷺ کا اپنے مکتوب کو بنو زہیر کی طرف بھیجنے کا تذکرہ

6557 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا

6556- إسناده على شرط البخاري. أحمد بن أبي سريج من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين، إلا أن في حديث ورقاء -وهو ابن عمر اليَشْكُرِي- عن منصور -وهو ابن المعتمر- ليناً، ولم يخرج له الشيخان من روايته عن منصور شيئاً، وهذا الحديث لم نظفر به عند غير المصنف. وتيماء: بلدة تقع شمال المدينة المنورة قريبة من تبوك تبعد عنها 150 ميلاً.

6557- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه، وقد أخرج حديثه هذا أبو داود والنسائي ولم يسمياه. وأخرجه دون حديث الصوم: أبو داود (2999) في الخراج: باب ما جاء في سهم الصفي، وعنه البيهقي 7/58 عن مسلم بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/78 عن روح بن عبادة، و 5/363 عن وكيع، كلاهما عن قرة بن خالد، به. وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 1/279، وأحمد 78-5/77 و 78، والنسائي 7/134 في الفيء، وأبو عبيد في "الأموال" ص 19، وابن الأثير في "أسد الغابة" 5/358 من طريقين، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، به.

اَبُو الْعَلَاءِ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا بِالْمِرْبَدِ، فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ أَشْعَثَ الرَّأْسِ بِيَدِهِ قِطْعَةُ أَدِيمٍ، فَقُلْنَا لَهُ: كَأَنَّكَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ؟ قَالَ: أَجَلْ، فَقُلْنَا لَهُ: نَاوِلْنَا هٰذِهِ الْقِطْعَةَ الْأَدِيمِ الَّتِي فِي يَدِكَ، فَأَخَذْنَاهَا، فَقَرَأْنَا مَا فِيهَا، فَإِذَا فِيهَا: مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَى بَنِي زُهَيْرٍ، أَعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَسَهْمَ النَّبِيِّ وَالصَّفِيِّ وَأَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَأَمَانِ رَسُولِهِ قَالَ: فَقُلْنَا: مَنْ كَتَبَ لَكَ هٰذَا؟ قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْنَا: مَا سَمِعْتَ مِنْهُ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبْنَ وَحَرَ الصُّدُورِ فَقُلْنَا لَهُ: أَسَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: أَلَا أَرَاكُمْ تَتَّهِمُونِي، فَوَاللّٰهِ لَا أُحَدِّثُكُمْ بِشَيْءٍ، ثُمَّ ذَهَبَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: هٰذَا النَّمِرُ بْنُ تَوْلَبٍ الشَّاعِرُ

❁❁ حضرت یزید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ کھجور سکھانے کی جگہ پر موجود تھے۔ وہاں ایک شخص آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا۔ ہم نے اس سے کہا تم کوئی دیہاتی محسوس ہوتے ہو۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں ہم نے اس سے کہا یہ چمڑے کا ٹکڑا ہمیں پکڑاؤ جو تمہارے ہاتھ میں ہے۔ ہم نے اسے حاصل کیا اور اس میں موجود عبارت کو پڑھا تو اس میں یہ تحریر تھا۔

"(یہ مکتوب) اللہ کے رسول حضرت محمد کی طرف سے بنوزہیر کی طرف ہے تم لوگ مال غنیمت میں سے خمس ادا کرو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مخصوص حصہ اور خاص حصہ ادا کرو' تم لوگ اللہ اور اس کے رسول کی امان کے مطابق امن میں رہو گے۔"

راوی کہتے ہیں: ہم نے (اس دیہاتی سے) دریافت کیا: یہ خط تمہیں کس نے لکھ کر دیا تھا؟ اس نے جواب دیا: اللہ کے رسول نے' ہم نے دریافت کیا: کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی بھی کوئی بات سنی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"صبر کے مہینے (یعنی رمضان کے مہینے) کے روزے رکھنا اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' سینوں کے غضب (یا کینے) کو رخصت کر دیتا ہے۔"

ہم نے اس شخص سے دریافت کیا: کیا تم نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔ اس نے کہا: تم لوگوں کے بارے میں' میں یہ گمان نہیں کر رہا تھا کہ تم مجھ پر الزام عائد کرو گے۔ اللہ کی قسم! اب میں تمہیں کوئی حدیث نہیں سناؤں گا پھر وہ شخص چلا گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وہ شخص نمر بن تولب تھا جو شاعر تھا۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَهُ اِلٰى بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ

نبی اکرم ﷺ کا بکر بن وائل کی طرف مکتوب لکھنے کا تذکرہ

6558 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدِ الطَّاحِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ اَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ: مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ اَنْ اَسْلِمُوا تَسْلَمُوا قَالَ: فَمَا قَرَاَهُ اِلَّا رَجُلٌ مِّنْهُمْ مِنْ بَنِي ضُبَيْعَةَ، فَهُمْ يُسَمَّوْنَ بَنِي الْكَاتِبِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بکر بن وائل کو خط لکھا۔

''محمد جو اللہ کے رسول ہیں ان کی طرف سے بکر بن وائل کی طرف (یہ خط ہے) تم لوگ اسلام قبول کرلو تم لوگ سلامت رہو گے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: تو یہ خط ان میں سے ایک شخص نے پڑھا جس کا تعلق بنوضبیعہ سے تھا۔ اسی لئے ان کا نام بنوکاتب ہے (یعنی وہ پڑھنا لکھنا جانتے تھے)

ذِكْرُ كِتْبَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَهُ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ

نبی اکرم ﷺ کا اہل یمن کی طرف مکتوب لکھنے کا تذکرہ

6559 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَاَبُوْ يَعْلٰى، وَحَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ فِيْ اٰخَرِيْنَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ، وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقُرِئَتْ عَلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ، وَهٰذِهِ نُسْخَتُهَا:

(بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، قِيلَ ذِيْ رُعَيْنٍ وَّمَعَافِرَ وَهَمْدَانَ: اَمَّا بَعْدُ، فَقَدْ رَجَعَ رَسُوْلُكُمْ، وَاُعْطِيتُمْ مِنَ الْغَنَائِمِ خُمُسَ اللّٰهِ،

6558- إسناده على شرط مسلم. وأخرجه الطبراني في "الصغير" (307) عن بكر بن أحمد الطاحي بهذا الإسناد، وقال: لم يروه عن قتادة إلا خالد بن قيس. وأخرجه أبو يعلى (2947)، والبزار (1670) عن نصر بن علي، به. وقال البزار: لا نعلمه بهذا اللفظ إلا بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في " المجمع " 5/305، وقال: رواه أبو يعلى والبزار والطبراني في " الصغير "، ورجال الأولين رجال الصحيح. وأخرج أحمد في "المسند" 5/68 ومن طريقه ابن الأثير في "أسد الغابة" 5/136 من طريقين.

وَمَا كَتَبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْعُشْرِ فِي الْعَقَارِ، وَمَا سَقَتِ السَّمَاءُ اَوْ كَانَ سَيْحًا اَوْ بَعْلًا، فَفِيهِ الْعُشْرُ اِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ، وَمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ، وَالدَّالِيَةِ، فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ اِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ سَائِمَةً شَاةٌ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ اَرْبَعًا وَعِشْرِينَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ عَلَى اَرْبَعٍ وَّعِشْرِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَاِنْ لَمْ تُوجَدْ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَابْنُ لَبُونٍ، ذَكَرٍ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ، فَاِذَا زَادَتْ عَلَى خَمْسٍ وَّثَلَاثِينَ، فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَاَرْبَعِينَ، فَاِذَا زَادَتْ عَلَى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِينَ، فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةٌ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ سِتِّينَ، فَاِنْ زَادَتْ عَلَى سِتِّينَ وَاحِدَةً، فَفِيهَا جَذَعَةٌ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ، فَاِنْ زَادَتْ عَلَى خَمْسٍ وَّسَبْعِينَ وَاحِدَةً، فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ تِسْعِينَ، فَاِنْ زَادَتْ عَلَى تِسْعِينَ وَاحِدَةً، فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ، اِلَى اَنْ تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةً، فَمَا زَادَ، فَفِي كُلِّ اَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةً طَرُوقَةُ الْجَمَلِ، وَفِي كُلِّ ثَلَاثِينَ بَاقُورَةً بَقَرَةٍ، وَفِي كُلِّ اَرْبَعِينَ شَاةً سَائِمَةً شَاةٌ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةً، فَاِنْ زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَاحِدَةً، فَفِيهَا شَاتَانِ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ مِئَتَانِ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً، فَثَلَاثَةُ شِيَاهٍ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ، فَمَا زَادَ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ، وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا عَجْفَاءُ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسُ الْغَنَمِ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خِيفَةَ الصَّدَقَةِ، وَمَا اُخِذَ مِنَ الْخَلِيطَيْنِ، فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ، وَفِي كُلِّ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ خَمْسَةُ دَرَاهِمٍ، فَمَا زَادَ فَفِي كُلِّ اَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ، وَلَيْسَ فِيهَا دُونَ خَمْسِ اَوَاقٍ شَيْءٌ، وَفِي كُلِّ اَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارٌ، وَاِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاَهْلِ بَيْتِهِ، وَاِنَّمَا هِيَ الزَّكَاةُ تُزَكَّى بِهَا اَنْفُسُهُمْ فِي فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، اَوْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَلَيْسَ فِي رَقِيقٍ وَّلَا مَزْرَعَةٍ وَّلَا عُمَّالِهَا شَيْءٌ، اِذَا كَانَتْ تُؤَدَّى صَدَقَتُهَا مِنَ الْعُشْرِ، وَلَيْسَ فِي عَبْدِ الْمُسْلِمِ وَلَا فَرَسِهِ شَيْءٌ، وَاِنَّ اَكْبَرَ الْكَبَائِرِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ

6559- إسناده ضعيف. سليمان بن داود إنما هو سليمان بن أرقم المتفق على ضعفه، غلط الحكم بن موسى في اسم والده، فقال: سليمان بن داود، حكى ذلك غير واحد من الأئمة. قال أبو داود في "المراسيل" ص 213 -بتحقيقي- بعد أن أورده مرسلاً: أسند هذا، ولا يصح، رواه يحيى بن حمزة، عن سليمان بن أرقم، عن الزهري، عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم، عن أبيه، عن جده ... حدثنا أبو هبيرة (هو محمد بن الوليد بن هبيرة الهاشمي) قال: قرأته في أصل يحيى بن حمزة: حدثني سليمان بن أرقم، وحدثنا هارون بن محمد بن بكار، حدثني أبي وعمي، قالا: حدثنا يحيى بن حمزة، عن سليمان بن أرقم، مثله. قال أبو داود: والذي قال: "سليمان بن داود" وهم فيه، حدثنا الحكم بن موسى، حدثنا يحيى بن حمزة، عن سليمان بن داود الخولاني -ثقة- عن الزهري، عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم، عن أبيه، عن جده. وَهِمَ فيه الحكم. وروى النسائي هذا الحديث موصولاً من طريق الحكم بن موسى، عن يحيى بن حمزة، عن سليمان بن داود، عن الزهري . ثم رواه من طريق محمد بن بكار بن بلال، عن يحيى بن حمزة، عن سليمان بن أرقم، عن الزهري، ثم قال: وهذا أشبه بالصواب، وسليمان بن أرقم: متروك الحديث. وقال أبو زرعة الدمشقي: الصواب سليمان بن أرقم. وقال صالح جزرة: نظرت في أصل كتاب يحيى بن حمزة حديث عمرو بن حزم في الصدقات، فإذا هو عن سليمان بن أرقم، قال صالح: كتب عني مسلم بن الحجاج هذا الكلام. وقال الحافظ أبو عبد الله ابن منده: قرأت في كتاب يحيى بن حمزة بخطه عن سليمان بن أرقم، عن الزهري. وقال أبو الحسن الهروي: الحديث في أصل يحيى بن حمزة عن سليمان بن أرقم، غلط عليه الحكم.

الْقِيَامَةِ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُؤْمِنَةِ بِغَيْرِ الْحَقِّ، وَالْفِرَارُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَرَمْيُ الْمُحْصَنَةِ، وَتَعَلُّمُ السِّحْرِ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَاِنَّ الْعُمْرَةَ الْحَجُّ الْاَصْغَرُ، وَلَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِرٌ، وَلَا طَلَاقَ قَبْلَ اِمْلَاكٍ، وَلَا عِتْقَ حَتّٰى يُبْتَاعَ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى مَنْكِبِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَلَا يَحْتَبِيَنَّ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ شَيْءٌ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّشِقُّهُ بَادٍ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ عَاقِصًا شَعْرَهُ، وَاِنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَيِّنَةٍ، فَهُوَ قَوَدٌ اِلَّا اَنْ يَّرْضٰى اَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ، وَاِنَّ فِي النَّفْسِ الدِّيَةَ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِي الْاَنْفِ اِذَا اُوعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ، وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ، وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ، وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ، وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ، وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ، وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ، وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِي الْمَاْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ، وَفِي كُلِّ اُصْبُعٍ مِنَ الْاَصَابِعِ مِنَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ، وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِينَارٍ

لَفْظُ الْخَبَرِ لِحَامِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ هٰذَا هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْخَوْلَانِيُّ مِنْ اَهْلِ دِمَشْقَ ثِقَةٌ مَّاْمُوْنٌ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْيَمَامِيُّ لَا شَيْءَ، وَجَمِيعًا يَرْوِيَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ

✿✿ ابوبکر محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو ایک مکتوب بھجوایا جس میں فرائض سنن اور دیت کے مطلق کچھ احکام تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم کے ذریعے وہ مکتوب وفد بھجوایا تھا وہ اہل یمن کے سامنے پڑھا گیا اس کا نسخہ یہ ہے (یعنی اس میں یہ تحریر تھا)

''یہ محمد ﷺ نبی کی طرف سے شرحبیل بن عبد کلال، حارث بن عبد کلال، نعیم بن عبد کلال کی طرف ہے۔

امابعد! تمہارا پیغام رساں واپس جاچکا ہے تمہیں جو غنیمت عطا کی گئی اس میں سے پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر زمین کے عشر کے حوالے سے لازم قرار دیا ہے (وہ تمہیں بھی ادا کرنا ہوگا) جو زمین بارش کے ذریعے سیراب ہوتی ہے یا بہتے ہوئے پانی کے ذریعے سیراب ہوتی ہے یا اس کی جڑیں زمین سے پانی کھینچ لیتی ہیں' اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔ جب (اس کی پیداوار) پانچ وسق تک پہنچ جائے اور جسے ڈول کے ذریعے یا مصنوعی طور پر سیراب کیا جائے۔ اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی جب (اس کی پیداوار) پانچ وسق ہو جائے ہر پانچ سائمہ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ ان کی تعداد چوبیس ہو جائے جب وہ چوبیس سے ایک بھی زیادہ ہو جائیں۔ تو ان میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی اگر بنت مخاض نہیں ملتی تو ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ ان کی تعداد **35** ہو جائے جب وہ **35** سے زیادہ ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ وہ **45** ہو جائیں جب وہ **45** سے زیادہ ہو جائیں تو ان میں حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جو جفتی کے قابل ہو' یہاں تک کہ ان کی تعداد **60** ہو جائے جب ان اونٹوں کی تعداد ساٹھ سے ایک

بھی زیادہ ہو جائے تو اس میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہو گی' یہاں تک کہ ان کی تعداد 75 ہو جائے جب وہ 75 سے ایک بھی زیادہ ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہو گی' یہاں تک کہ وہ 90 تک پہنچ جائیں جب وہ 90 سے ایک بھی زیادہ ہو جائیں تو ان دو حقہ کی ادائیگی لازم ہو گی جو جفتی کے قابل ہوں کی ادائیگی کی جائے گی ہر 30 میں باقورہ ہو گا ہر 40 سائمہ بکریوں میں سے ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو گی' یہاں تک کہ ان کی تعداد 120 ہو جائے۔ جب وہ 120 سے ایک بھی زیادہ ہو جائیں تو ان میں 2 بکریوں کی ادائیگی لازم ہو گی' یہاں تک کہ ان کی تعداد 200 ہو جائے اور اگر ایک بھی زیادہ ہو تو تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہو گی' یہاں تک کہ وہ 300 تک پہنچ جائیں تو اگر وہ زائد ہوں' تو ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو گی۔

زکوٰۃ میں بوڑھا' کانا اور عیب والا جانور وصول نہیں کیا جائے گا اور زکوٰۃ سے بچنے کے لئے متفرق مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو متفرق نہیں کیا جائے گا۔ دو شراکت داروں سے جو کچھ وصول کیا جائے گا تو اس کی ادائیگی ان دونوں سے برابری کی بنیاد پر کی جائے گی اور پانچ اوقیہ چاندی میں پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہو گی جو اس سے زیادہ ہو تو ہر 40 درہم میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہو گی لیکن پانچ اوقیہ سے کم میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہو گی ہر 40 دینار میں ایک دینار کی ادائیگی لازم ہو گی۔

بے شک صدقہ (یعنی زکوٰۃ) محمد اور ان کے گھر والوں کے لئے حلال نہیں ہے یہ وہ زکوٰۃ ہے جس کے ذریعے تم اپنے آپ کو پاک کرلو گے۔ یہ اہل ایمان کے غریب لوگوں کو دی جائے گی۔ اللہ کی راہ میں دی جائے گی۔ غلام میں کھیت میں اور وہاں کام کرنے والوں میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہو گی جب کہ (کھیت) کا عشر ادا کر دیا گیا ہو اور مسلمان کے غلام میں اور اس کے گھوڑے میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا کبیرہ گناہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا کسی مومن شخص کو ناحق طور پر قتل کرنا جنگ کے دن اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) فرار اختیار کرنا، والدین کی نافرمانی، پاک دامن عورتوں پر الزام لگانا، جادو سیکھنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا (شامل ہیں)

عمرہ چھوٹا حج ہے قرآن کو صرف پاک شخص ہاتھ لگائے اور مالک ہونے سے پہلے طلاق نہیں دی جاسکتی اور (غلام کو) اس وقت تک آزاد نہیں کیا جاسکتا جب تک اسے خرید نہ لیا جائے اور کوئی بھی شخص ایک کپڑا پہن کر ہرگز نماز ادا نہ کرے کہ اس کے کندھے پر کوئی چیز نہ ہو اور کوئی بھی ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر اس طرح نہ لپیٹے کے اس کے اور آسمان کے درمیان کوئی چیز نہ ہو (یعنی اس کی شرمگاہ پر پردہ نہ ہو) کوئی بھی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز ہرگز ادا نہ کرے کہ اس کا ایک پہلو ظاہر ہو رہا ہو اور کوئی بھی شخص ایسی حالت میں نماز ہرگز ادا نہ کرے کہ اس نے اپنے بالوں کا جوڑا بنایا ہوا ہو اور جو شخص کسی مومن کو قتل کرنے کے جرم میں پکڑا جاتا ہے اور ثبوت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے تو اس سے قصاص لیا جائے گا' البتہ اگر مقتول کے ورثاء راضی ہوں (تو حکم مختلف ہو گا)

''بے شک جان کی دیت 100 اونٹ ہے جب ناک کو مکمل طور پر کاٹ دیا جائے تو اس میں بھی دیت کی ادائیگی لازم ہو گی زبان (کاٹنے میں) دیت کی ادائیگی لازم ہو گی۔ دونوں ہونٹوں میں دیت کی ادائیگی لازم ہو گی۔ دونوں آنکھوں میں دیت کی ادائیگی لازم ہو گی۔ شرم گاہ میں دیت کی ادائیگی لازم ہو گی۔ پشت میں دیت کی ادائیگی لازم ہو گی۔ دونوں آنکھوں میں دیت کی

ادائیگی لازم ہوگی ایک ٹانگ میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ مامومہ (زخم میں) ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جائفہ (زخم میں) ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی منقلہ (زخم میں) پندرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ ہاتھ اور پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ موضحہ زخم میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ آدمی کو عورت کے بدلے میں قتل کردیا جائے گا سونے کا لین دین کرنے والوں میں (دیت کی شکل میں) ایک ہزار دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

روایت کے الفاظ حامد بن محمد بن شعیب کے نقل کردہ ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سلیمان بن داؤد نامی راوی سلیمان بن داؤد خولانی ہیں۔ یہ اہل دمشق سے تعلق رکھتے ہیں یہ ثقہ اور مامون ہیں جب کہ سلیمان بن داؤد یمامی نامی راوی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ان دونوں راویوں نے زہری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُوذِيَ فِي اِقَامَةِ الدِّينِ مَا لَمْ يُؤْذَ اَحَدٌ مِّنَ الْبَشَرِ فِي زَمَانِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کی تبلیغ میں اس قدر اذیت دی گئی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی دوسرے انسان کو نہیں دی گئی

6560 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَقَدْ اُوذِيتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذَى اَحَدٌ، وَلَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ، وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثٌ مِّنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، وَمَا لِي طَعَامٌ اِلَّا مَا وَارَاهُ اِبِطُ بِلَالٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اللہ کی راہ میں جتنی اذیت دی گئی اتنی اذیت کسی کو نہیں دی گئی اور مجھے اللہ کی راہ میں جتنا ڈرانے کی کوشش کی گئی اتنا کسی کو بھی نہیں ڈرایا گیا۔ مجھ پر تین دن ایسے بھی آئے کہ میرے پاس کھانے کے لئے صرف وہ چیز تھی جو بلال کی

6560- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وهو في "مسند أبي يعلى" (3423)، وفي "مصنف ابن أبي شيبة" 11/464 و 14/300. وأخرجه أحمد 3/120، وابن ماجه (151) في المقدمة: باب فضل سلمان وأبي ذر والمقداد، عن وكيع بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/286، والترمذي (2472) في صفة القيامة: باب رقم (34)، وفي "الشمائل" (137)، وأبو نعيم في "الحلية" 1/150 من طريقين عن حماد بن سلمة، به.

بغل میں آ جاتی تھی"۔

ذِكْرُ صَبْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَذَى الْمُشْرِكِينَ، وَشَفَقَتِهِ عَلٰى اُمَّتِهِ بِاحْتِسَابِ الْاَذَى فِي الرِّسَالَةِ

نبی اکرم ﷺ کا مشرکین کی طرف سے ملنے والی اذیت پر صبر کرنے کا تذکرہ اور آپ ﷺ کا اپنی امت پر شفقت کرنا کہ آپ ﷺ رسالت کے سلسلے میں ملنے والی اذیتوں پر ثواب کی امید رکھتے تھے

6561 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ عَلَيْكَ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ؟ قَالَ: لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ، وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي اِلٰى مَا اَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُومٌ عَلٰى وَجْهِي، فَرَفَعْتُ رَاْسِي، فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِي، فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَنَادَانِي، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، قَالَ: فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِي بِاَمْرِكَ، اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ اَرْجُو اَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کیا آپ پر کوئی ایسا دن بھی آیا جو احد کے دن سے زیادہ سخت ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہاری قوم کی طرف سے جس سب سے زیادہ تکلیف دہ صورت حال کا سامنا کرنا پڑا وہ عقبہ کے دن تھی۔ جب میں نے ابن عبدیالیل بن کلال کو (اسلام کی) دعوت دی تو میری جو خواہش تھی اس نے اس کے مطابق مجھے جواب نہیں دیا۔ میں پریشانی کے عالم میں جارہا تھا میں نے اپنا سر اٹھایا تو وہاں ایک بادل نے مجھ پر سایہ کیا ہوا تھا۔ جب میں نے جائزہ لیا تو اس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام موجود تھے۔ انہوں نے مجھے بلند آواز میں کہا اور بولے آپ کی قوم نے جو آپ کو جواب دیا ہے: اللہ تعالیٰ نے اسے سن لیا ہے اور انہوں نے جو رد عمل ظاہر کیا ہے

6561– إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم .وأخرجه البخاري (3231) في بدء الخلق: باب إذا قال أحدكم: آمين والملائكة في السماء ... ، و (7389) في التوحيد: باب (وكان الله سميعاً بصيراً) ، ومسلم (1795) في الجهاد: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - من أذى المشركين والمنافقين، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/106، وأبو نعيم في "دلائل النبوة" (213) ، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 47 48-، والآجري في "الشريعة" ص 459، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 176 من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد.

(وہ دیکھ لیا ہے) اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو آپ کی طرف بھیجا ہے۔ آپ ان لوگوں کے بارے میں اسے جو چاہیں حکم دیدیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے مخاطب کیا اس نے مجھ پر سلام بھیجا اور پھر بولا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی قوم نے آپ کو جو کہا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے سن لیا میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں۔ آپ کے پروردگار نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے تا کہ آپ مجھے اپنی مرضی کے مطابق حکم دیں اگر آپ چاہیں تو میں یہ پہاڑ ان پر الٹ دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جی نہیں) مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے گا' جو صرف اللہ کی عبادت کریں گے' اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

ذِكْرُ مُقَاسَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يُقَاسِي مِنْ قَوْمِهٖ فِيْ اِظْهَارِ الْاِسْلَامِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا (تکالیف کو) برداشت کرنے کا تذکرہ' جو اسلام کی تبلیغ کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کی طرف سے برداشت کیں

6562 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُوْقِ ذِي الْمَجَازِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَآ اَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوا ، وَرَجُلٌ يَتْبَعُهُ يَرْمِيهِ بِالْحِجَارَةِ، وَقَدْ اَدْمٰى عُرْقُوْبَيْهِ وَكَعْبَيْهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَآ اَيُّهَا النَّاسُ، لَا تُطِيعُوْهُ، فَاِنَّهُ كَذَّابٌ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قِيلَ: هٰذَا غُلَامُ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قُلْتُ: فَمَنْ هٰذَا الَّذِيْ يَتْبَعُهُ يَرْمِيهِ بِالْحِجَارَةِ؟ قَالَ: هٰذَا عَبْدُ الْعُزّٰى اَبُوْ لَهَبٍ قَالَ: فَلَمَّا ظَهَرَ الْاِسْلَامُ، خَرَجْنَا فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى نَزَلْنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ، وَمَعَنَا ظَعِينَةٌ لَنَا فَبَيْنَا نَحْنُ قُعُوْدٌ اِذْ اَتَانَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَبْيَضَانِ، فَسَلَّمَ، وَقَالَ: مِنْ اَيْنَ اَقْبَلَ الْقَوْمُ؟ قُلْنَا: مِنَ الرَّبَذَةِ، قَالَ: وَمَعَنَا جَمَلٌ، قَالَ: اَتَبِيعُوْنَ هٰذَا الْجَمَلَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ:

6562- إسناده صحيح . يزيد بن زياد بن أبي الجعد وثقه ابن معين وأحمد والمصنف، وروى له النسائي وابن ماجه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه، فمن رجال السنن.وأخرج النسائي 8/55 في القسامة: باب هل يؤخذ أحد بجريرة أحد؟ عن يوسف بن عيسى، قال: أنبأنا الفضل بن موسى، قال: أنبأنا يزيد -وهو ابن زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ - عَنْ جَامِعِ بْنِ شداد، عن طارق المحاربي أن رجلاً قال: هؤلاء بنو ثعلبة ... فذكره.وأخرجه بطوله الحاكم 2/611-612، وعنه البيهقي في "دلائل النبوة" 5/381 حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، حدثنا أحمد بن عبد المجبار، حدثنا يونس بن بكير، حدثنا يزيد بن زياد، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.وأخرجه الدارقطني 3/44-45 عن أبي عبيد القاسم بن إسماعيل، حدثنا أحمد بن محمد بن يحيى بن سعيد القطان، حدثنا ابن نمير، عن يزيد بن زياد بن أبي الجعد، به .وأخرجه الطبراني في "الكبير" (8175)، والبيهقي 5/380-381 من طريقين عن أبي جناب الكلبي، حدثنا جامع بن شداد، به .وأخرجه مختصراً ابن أبي شيبة 14/300 عن عبد الله بن نمير، عن يزيد بن زياد، حدثنا أبو صخرة جامع بن شداد، به . وذكره الهيثمي في "المجمع" 6/23، وقال بعد أن عزاه للطبراني: فيه أبو جناب وهو مدلس، وقد وثقه ابن حبان، وبقية رجاله رجال الصحيح.قلت: قد صرح أبو جناب بالتحديث عند البيهقي.

بِكَمْ؟ قُلْنَا: بِكَذَا وَكَذَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، قَالَ: فَاَخَذَهُ، وَلَمْ يَسْتَنْقِصْنَا، قَالَ: قَدْ اَخَذْتُهُ، ثُمَّ تَوَارَى بِحِيطَانِ الْمَدِينَةِ، فَتَلَاوَمْنَا فِيمَا بَيْنَنَا، فَقُلْنَا: اَعْطَيْتُمْ جَمَلَكُمْ رَجُلًا لَا تَعْرِفُونَهُ؟ قَالَ: فَقَالَتِ الظَّعِينَةُ: لَا تَلَاوَمُوا، فَاِنِّي رَاَيْتُ وَجْهَ رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ لِيَحْقِرَكُمْ، مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مِنْ وَجْهِهِ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَشِيِّ اَتَانَا رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، وَقَالَ: اَنَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَاْكُلُوا حَتّٰى تَشْبَعُوا، وَتَكْتَالُوا حَتّٰى تَسْتَوْفُوا قَالَ: فَاَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا وَاكْتَلْنَا حَتّٰى اسْتَوْفَيْنَا، قَالَ: ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ مِنَ الْغَدِ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: يَدُ الْمُعْطِي يَدُ الْعُلْيَا، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُولُ: اُمَّكَ وَاَبَاكَ، اُخْتَكَ وَاَخَاكَ، ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَخُذْ لَنَا بِثَاْرِنَا مِنْهُ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ، وَقَالَ: اَلَا لَا تَجْنِي اُمٌّ عَلٰى وَلَدٍ، اَلَا لَا تَجْنِي اُمٌّ عَلٰى وَلَدٍ

✿✿ حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا۔ آپ نے سرخ حلہ پہنا ہوا تھا۔ آپ یہ فرما رہے تھے اے لوگو! لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لو تم لوگ کامیاب ہو جاؤ گے۔ ایک شخص آپ کے پیچھے پیچھے آرہا تھا اور آپ کو پتھر مارتا جارہا تھا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں اور ٹخنوں کو لہولہان کر دیا تھا وہ یہ کہہ رہا تھا: اے لوگو! تم اس کی بات نہ مانو یہ جھوٹ بولتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں تو بتایا گیا یہ بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان ہیں۔ میں نے دریافت کیا: جو شخص ان کے پیچھے آکر انہیں پتھر مار رہا ہے وہ کون ہے تو اس نے بتایا یہ عبدالعزیٰ ابولہب ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) جب اسلام غالب آ گیا تو ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ پر ٹھہر گئے۔ ہمارے ساتھ ایک عورت بھی تھی۔ ابھی ہم بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک شخص ہمارے پاس آیا اس نے دو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس نے سلام کیا اور دریافت کیا: آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں۔ ہم نے جواب دیا: غمزہ۔ ربذہ راوی کہتے ہیں: ہمارے ساتھ اونٹ بھی تھے۔ اس شخص نے دریافت کیا: کیا تم لوگ اس اونٹ کو فروخت کرو گے۔ ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا: کتنے کے عوض میں۔ ہم نے جواب دیا: کھجوروں کے اتنے اور اتنے صاع کے عوض میں۔ راوی کہتے ہیں: اس شخص سے سودا طے کر لیا اور اس نے ہمیں قیمت کم کرنے کے لئے نہیں کہا۔ وہ بولا میں یہ لے لیتا ہوں پھر وہ (اس اونٹ کو لے کر) مدینہ کے اندر چلے گئے اور (ہم سے چھپ گئے) ہم نے ایک دوسرے کو ملامت کرنا شروع کی۔ ہم نے کہا: تم نے اپنا اونٹ ایک ایسے شخص کو دیدیا ہے جس سے تم واقف ہی نہیں ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو اس عورت نے کہا: تم لوگ ایک دوسرے کو ملامت نہ کرو کیونکہ میں نے ان صاحب کے چہرے پر ایک ایسی چیز دیکھی ہے کہ وہ تمہیں رسوائی کا شکار نہیں کریں گے۔ میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی جو ان کے چہرے سے زیادہ چودھویں رات کے چاند سے مشابہت رکھتی ہو۔

راوی کہتے ہیں: جب شام کا وقت ہوا تو ایک شخص ہمارے پاس آیا اس نے ہمیں سلام کیا اور بولا میں اللہ کے رسول کا پیغام

رساں ہوں وہ یہ فرما رہے ہیں کہ تمہیں اس بات کا حق حاصل ہے کہ تم اس طرح کھاؤ کہ سیر ہو جاؤ اور اتنا ماپ لو کہ پوری ادائیگی کر لو۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے کھایا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے۔ پھر ہم نے ماپ لیا' یہاں تک کہ ہم نے پوری وصولی کر لی۔ پھر ہم اگلے دن مدینہ منورہ کے اندر آئے تو نبی اکرم ﷺ اپنے منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے آپ یہ ارشاد فرما رہے تھے:

''دینے والا ہاتھ اوپر والا ہے اور تم اپنے زیر کفالت سے خرچ کا آغاز کرو' جو تمہاری ماں تمہارا باپ تمہاری بہن تمہارا بھائی ہے پھر درجہ بہ درجہ قریبی لوگ ہیں پھر ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! بنو ثعلبہ بن یربوع نے زمانہ جاہلیت میں فلاں شخص کو قتل کر دیا تھا۔ آپ ہمیں اس سے بدلہ دلوائیں تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے' یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: خبردار! ماں بچے کی غلطی کی سزا نہیں بھگتے گی' خبردار ماں بچے کے جرم کا تاوان ادا نہیں کرے گی۔

ذِكْرُ سَبِّ الْمُشْرِكِينَ الْقُرْآنَ وَمَنْ اَنْزَلَهُ، وَمَنْ جَاءَ بِهِ

اس بات کا تذکرہ' مشرکین قرآن کو اور اسے نازل کرنے والے کو اور اسے لے کر آنے والے کو برا کہتے تھے

6563 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

(متنِ حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ: (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) (الاسراء: 110) قَالَ: نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ مُتَوَارٍ، فَكَانَ اِذَا صَلَّى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهُ وَاِذَا سَمِعَ ذٰلِكَ

6563- إسناده صحيح . زكريا بن يحيى الواسطي، ذكره المؤلف في "الثقات" 8/253، فقال: زكريا بن يحيى بن صبيح زحمويه من أهل واسط، يروي عن هشيم وخالد، حدَّثنا عنه شيوخُنا الحسنُ بنُ سفيان وغيرُه، وكان من المتقنين في الروايات، مات سنة خمس وثلاثين ومئتين، ووثقه الحافظ في "لسان الميزان" 2/484. ومن فوقه من رجال الشيخين، وقد صرح هُشيم بالتَّحديث عند غيرِ المصنف، وأبو بشر: هو جعفر بن إياس بن أبي وحشية .وأخرجه أحمد 1/23 و 215، والبخاري (4722) في تفسير سورة الإسراء : باب (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) ، و (7490) في التوحيد: باب قوله: (أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ) ، و (7525) باب قول الله تعالى: (وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ) ، و (7547) باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "الماهر بالقرآن ... "، ومسلم (446) في الصلاة ة باب التوسط في القراء ة في الصلاة الجهرية، والترمذي (3144) في التفسير: باب ومن سورة بني إسرائيل، والنسائي 2/177-178 في الصلاة: باب قوله عز وجل: (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) ، والطبري في " جامع البيان " 15/184-185 و 186، والواحدي في "أسباب النزول" ص 200، والبيهقي في " السنن " 2/184، وفي " الأسماء والصفات " ص 262، والبغوي في "معالم التنزيل " 3/142 من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 2/178، والطبري 15/185 و 186، والطبراني في "الكبير" (12454) من طرق عن الأعمش، وأخرجه الترمذي (3145) من طريق شُعبة، كلاهما عن أبي بشر، به.

الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ، وَمَنْ أَنْزَلَهُ، وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) (الإسراء: 110)، فَتَسْمَعَ الْمُشْرِكِينَ، (وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) (الإسراء: 110) عَنْ أَصْحَابِكَ، أَسْمِعْهُمُ الْقُرْآنَ، وَلَا تَجْهَرْ ذَلِكَ الْجَهْرَ، (وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا) (الإسراء: 110) بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَتَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

''اور تم اپنی نماز میں اپنی آواز کو زیادہ بلند بھی نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پوشیدہ طور پر رہ رہے تھے جب آپ اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تھے تو بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے جب مشرکین اس آواز کو سنتے تھے تو وہ قرآن کو اور اسے نازل کرنے والے کو اور اسے لے کر آنے والے کو برا کہتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ بات نازل کی۔

''تم بلند آواز میں نماز ادا نہ کرو (یعنی قرأت نہ کرو)''

یوں کہ تم مشرکین تک آواز پہنچا دو۔

''اور تم اسے پست بھی نہ رکھو'' یعنی یہ کہ تمہارے ساتھیوں تک بھی آواز نہ جائے' تم انہیں آواز پہنچاؤ لیکن زیادہ بلند آواز نہ کرو ''اور تم ان کے درمیان کا راستہ تلاش کرو'' یعنی زیادہ بلند اور پست کے درمیان کا راستہ تلاش کرو۔

ذِكْرُ تَكْذِيبِ الْمُشْرِكِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدِّهِمْ عَلَيْهِ مَا آتَاهُمْ بِهِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اس بات کا تذکرہ' مشرکین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے پاس جو چیز لے کر آئے تھے وہ چیز انہوں نے مسترد کر دی تھی

6564 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ:

(متن حدیث): خَرَجَ جَيْشٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَنَا أَمِيرُهُمْ، حَتَّى نَزَلْنَا الْإِسْكَنْدَرِيَّةَ، فَقَالَ عَظِيمٌ مِنْ عُظَمَائِهِمْ: أَخْرِجُوا إِلَيَّ رَجُلًا يُكَلِّمُنِي وَأُكَلِّمُهُ، فَقُلْتُ: لَا يَخْرُجُ إِلَيْهِ غَيْرِي، فَخَرَجْتُ وَمَعِي تُرْجُمَانِي وَمَعَهُ تُرْجُمَانُهُ حَتَّى وُضِعَ لَنَا مِنْبَرٌ، فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ؟ فَقُلْتُ: إِنَّا نَحْنُ الْعَرَبُ، وَنَحْنُ أَهْلُ الشَّوْكِ وَالْقَرَظِ، وَنَحْنُ أَهْلُ بَيْتِ اللَّهِ، كُنَّا أَضْيَقَ النَّاسِ أَرْضًا، وَأَشَدَّهُمْ عَيْشًا، نَأْكُلُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ، وَيَغِيرُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ بِأَشَدِّ عَيْشٍ

6564- إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي، وهو حسن الحديث، وأبوه عمرو بن علقمة، صَحَّحَ حديثه الترمذي وابن خزيمة. والحديث أورده الهيثمي في " مجمع الزوائد " 6/218، وقال: رواه الطبراني، وفيه محمد بن عمرو بن علقمة، وهو حسن الحديث، وبقية رجاله ثقات. وأورده أيضاً الذهبي في "السير" 3/70-71 من طريق خالد بن عبد الله، به.

عَاشَ بِهِ النَّاسُ، حَتّٰى خَرَجَ فِينَا رَجُلٌ لَيْسَ بِاَعْظَمِنَا - يَوْمَئِذٍ - شَرَفًا، وَلَا اَكْثَرِنَا مَالًا، وَقَالَ: اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ، يَاْمُرُنَا بِمَا لَا نَعْرِفُ، وَيَنْهَانَا عَمَّا كُنَّا عَلَيْهِ، وَكَانَتْ عَلَيْهِ آبَاؤُنَا، فَكَذَّبْنَاهُ، وَرَدَدْنَا عَلَيْهِ مَقَالَتَهُ، حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْهِ قَوْمٌ مِّنْ غَيْرِنَا، فَقَالُوا: نَحْنُ نُصَدِّقُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ، وَنَتَّبِعُكَ، وَنُقَاتِلُ مَنْ قَاتَلَكَ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ، وَخَرَجْنَا اِلَيْهِ، فَقَاتَلْنَاهُ، فَقَتَلَنَا، وَظَهَرَ عَلَيْنَا، وَغَلَبَنَا، وَتَنَاوَلَ مَنْ يَّلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَاتَلَهُمْ حَتّٰى ظَهَرَ عَلَيْهِمْ، فَلَوْ يَعْلَمُ مَنْ وَرَائِي مِنَ الْعَرَبِ مَا اَنْتُمْ فِيهِ مِنَ الْعَيْشِ لَمْ يَبْقَ اَحَدٌ اِلَّا جَاءَكُمْ حَتّٰى يُشْرِكَكُمْ فِيمَا اَنْتُمْ فِيهِ مِنَ الْعَيْشِ ، فَضَحِكَ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَكُمْ قَدْ صَدَقَ، قَدْ جَاءَتْنَا رُسُلُنَا بِمِثْلِ الَّذِي جَاءَ بِهِ رَسُوْلُكُمْ، فَكُنَّا عَلَيْهِ حَتّٰى ظَهَرَتْ فِينَا مُلُوْكٌ، فَجَعَلُوا يَعْمَلُوْنَ بِاَهْوَائِهِمْ، وَيَتْرُكُوْنَ اَمْرَ الْاَنْبِيَاءِ، فَاِنْ اَنْتُمْ اَخَذْتُمْ بِاَمْرِ نَبِيِّكُمْ لَمْ يُقَاتِلْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبْتُمُوهُ، وَلَمْ يُشَارِكْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا ظَهَرْتُمْ عَلَيْهِ، فَاِذَا فَعَلْتُمْ مِثْلَ الَّذِي فَعَلْنَا، وَتَرَكْتُمْ اَمْرَ نَبِيِّكُمْ وَعَمِلْتُمْ مِثْلَ الَّذِي عَمِلُوا بِاَهْوَائِهِمْ فَخَلّٰى بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ لَمْ تَكُوْنُوا اَكْثَرَ عَدَدًا مِنَّا، وَلَا اَشَدَّ مِنَّا قُوَّةً، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: فَمَا كَلَّمْتُ رَجُلًا قَطُّ اَمْكَرَ مِنْهُ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مسلمانوں کا ایک لشکر روانہ ہوا میں ان لوگوں کا امیر تھا' یہاں تک کہ ہم نے اسکندریہ میں پڑاؤ کیا تو ان کے رئیس نے یہ کہا ایک شخص کو میرے پاس بھیجو جو میرے ساتھ بات چیت کرے اور میں اس کے ساتھ بات چیت کروں تو میں نے کہا: اس کے پاس میرے علاوہ اور کوئی نہیں جائے گا۔ میں وہاں سے روانہ ہوا۔ میرے ساتھ میرا ترجمان تھا۔ اس کے ساتھ اس کا ترجمان تھا' یہاں تک کہ ہمارے لئے منبر رکھا گیا۔ اس نے دریافت کیا: تم کون لوگ ہو۔ میں نے جواب دیا: ہم عرب ہیں ہم کانٹوں اور پتے والے لوگ ہیں (یعنی ہمارے علاقے میں سبزہ اور ہریالی نہیں ہوتی) ہم اللہ کے گھر کے (پاس رہنے والے) لوگ ہیں۔ ہماری زمین سب سے زیادہ تنگ تھی اور ہماری زندگی سب سے زیادہ سخت تھی۔ ہم مردار اور خون بھی کھالیا کرتے تھے۔ غرضیکہ ہم بدترین حالت میں تھے یہاں تک کہ ہمارے درمیان ایک صاحب کا ظہور ہوا جو اس وقت قدر و منزلت کے اعتبار سے ہم سب سے زیادہ عظیم نہیں تھے اور نہ ہی مال و دولت کے اعتبار سے زیادہ مال والے تھے۔ انہوں نے یہ کہا میں اللہ کا رسول ہوں جو تمہاری طرف آیا ہوں۔ انہوں نے ہمیں ان باتوں کا حکم دیا جن سے ہم آشنا نہیں تھے اور انہوں نے ہمیں ان چیزوں سے منع کیا جن پر ہم عمل پیرا ہوتے تھے اور جن پر ہمارے باپ دادا چلتے تھے۔ ہم نے ان کی تکذیب کی ہم نے ان کی بات کو مسترد کر دیا' یہاں تک کہ ان کے پاس ایک قوم آئی جو ہم سے تعلق نہیں رکھتی تھی۔ انہوں نے کہا: ہم آپ کی تصدیق کرتے ہیں۔ ہم آپ پر ایمان لاتے ہیں ہم آپ کی پیروی کرتے ہیں اور جو شخص آپ کے ساتھ لڑائی کرے گا ہم اس کے ساتھ لڑیں گے' تو وہ رسول ان کی طرف تشریف لے گئے پھر ہم ان کی طرف جانے کے لئے نکلے ہم نے ان کے ساتھ جنگ کی۔ انہوں نے ہمیں قتل کیا اور ہم پر غالب آ گئے۔ اس کے بعد وہ آس پاس کے دیگر عرب قبائل کی طرف بڑھے۔ انہوں نے ان کے ساتھ جنگیں کیں' یہاں تک ان پر بھی غالب آ گئے اگر میرے پیچھے موجود عربوں کو اس بات کا پتہ چل جائے کہ تم لوگ کس طرح کی ناز و نعمت والی زندگی گزار رہے ہو تو وہاں موجود ہر شخص تمہارے پاس آ جائے گا اور تم لوگ جس ناز و نعمت میں ہو اس بارے میں تمہارا حصہ دار بن

جائے گا۔ اس پر وہ (یعنی کفار کا امیر) ہنس پڑا پھر وہ بولا: تمہارے رسول نے سچ کہا ہے ہمارے پاس بھی اسی طرح رسول آئے تھے جس طرح تمہارے رسول تشریف لائے۔ ہم بھی ان کی ہدایت پر گامزن رہے یہاں تک کہ ہمارے درمیان بادشاہوں نے غلبہ حاصل کرلیا۔ انہوں نے اپنی نفسانی خواہشات پر عمل کرنا شروع کر دیا اور انبیاء کے احکام کو ترک کر دیا تو تم لوگ جب تک اپنے نبی کے حکم پر کاربند رہو گے تمہارے ساتھ جو بھی لڑے گا تم اس پر غالب آ جاؤ گے اور جو شخص تمہارا حصہ دار بننے کی کوشش کرے گا تم اس پر غالب آ جاؤ گے۔ اور جب تم لوگ وہ طرز عمل اختیار کرو گے جو ہم نے کیا اور تم لوگ نبی کے حکم کو ترک کر دو گے اور تم لوگ وہ عمل کرو گے جو ان لوگوں نے عمل کیا تھا جنہوں نے اپنی خواہش نفس کی پیروی کی تھی تو پھر تم ہمارا مقابلہ نہیں کر سکو گے کیونکہ عددی اعتبار سے تم ہم سے زیادہ نہیں ہو۔ قوت کے اعتبار سے تم ہم سے زیادہ زبردست نہیں ہو۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کبھی ایسے کسی شخص کے ساتھ گفتگو نہیں کی جو اس شخص سے زیادہ مکار ہو۔

ذِكْرُ تَعْيِيرِ الْمُشْرِكِينَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَحْوَالِ

بعض صورتوں میں مشرکین نبی اکرم ﷺ پر جو تنقید کرتے تھے اس کا تذکرہ

6565 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ، يَقُولُ:

(متن حدیث): اَبْطَاَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: قَدْ وُدِّعَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى) (الضحى: 3)

حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کچھ عرصے تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے تو مشرکین نے کہنا شروع کر دیا انہیں چھوڑ دیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''نہ تو تمہارے پروردگار نے تمہیں چھوڑا ہے اور نہ ہی ناپسند کیا ہے۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ قِيلَ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَاهُ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کو وہ بات کہی گئی جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

6566 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا، يَقُولُ:

(متن حدیث): اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً اَوْ لَيْلَتَيْنِ، فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ:

6565- إسناده صحيح. رجاله رجال الشيخين غير محمد بن الصباح الجرجرائي، فقد روى له أبو داود وابن ماجه، وهو صدوق. وأخرجه مسلم (1797) (114) في الجهاد: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - من أذى المنافقين، والطبري في "جامع البيان" 30/231، والطبراني في "الكبير" (1712) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده.

يَا مُحَمَّدُ مَا اَرَى شَيْطَانَكَ اِلَّا قَدْ تَرَكَكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى) (الضحى: 2)

✿✿ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے۔ آپ ایک یا دو رات تک کھڑے نہیں ہو سکے۔ (یعنی باہر تشریف نہیں لائے) تو ایک خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرا خیال ہے آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''چاشت کے وقت کی قسم ہے اور رات کی قسم ہے جب وہ چھا جائے' تمہارے پروردگار نے نہ تو تمہیں چھوڑا ہے اور نہ ہی ناپسند کیا ہے۔''

ذِكْرُ بَعْضِ اَذَى الْمُشْرِكِينَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عِنْدَ دَعْوَتِهِ اِيَّاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشرکین کو اسلام کی دعوت دینے کے وقت مشرکین کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو تکالیف برداشت کرنا پڑیں ان میں سے کچھ کا تذکرہ

6567 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِى، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِى يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: مَا اَكْثَرُ مَا رَاَيْتَ قُرَيْشًا اَصَابَتْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا كَانَتْ تُظْهِرُ مِنْ عَدَاوَتِهِ؟ قَالَ: قَدْ حَضَرْتُهُمْ وَقَدِ اجْتَمَعَ اَشْرَافُهُمْ فِي الْحِجْرِ، فَذَكَرُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: مَا رَاَيْنَا مِثْلَ مَا صَبَرْنَا عَلَيْهِ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ قَطُّ، سَفَّهَ اَحْلَامَنَا، وَشَتَمَ آبَاءَنَا، وَعَابَ دِينَنَا، وَفَرَّقَ جَمَاعَتَنَا، وَسَبَّ آلِهَتَنَا، لَقَدْ صَبَرْنَا مِنْهُ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيمٍ، اَوْ كَمَا قَالُوا، فَبَيْنَا هُمْ فِي ذٰلِكَ، اِذْ طَلَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَقْبَلَ يَمْشِي حَتّٰى اسْتَلَمَ الرُّكْنَ، فَمَرَّ بِهِمْ طَائِفًا بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا اَنْ مَرَّ بِهِمْ غَمَزُوهُ

6566- إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الحميد: هو عبد بن حميد صاحب "التفسير"، من رجال مسلم، ومَنْ فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البخارى (1124) فى التهجد: باب ترك القيام للمريض، و (4983) فى فضائل القرآن: باب كيف نزول الوحى، والطبرانى فى "الكبير" (1709)، والبيهقى فى "السنن" 3/14 من طرق عن أبى نعيم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى (1125)، والترمذى (3345) فى التفسير: باب ومن سورة الضحى، والطبرى فى "جامع البيان" 30/231، والواحدى فى "أسباب النزول" ص 301، والبيهقى فى "دلائل النبوة" 7/58 من طرق عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 4/312، والبخارى (4950) و (4951) فى تفسير سورة الضحى: باب (مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى)، ومسلم (1797) (115) فى الجهاد: باب ما لقى النبى - صلى اللّٰه عليه وسلم - من أذى المنافقين، والطبرى 30/231، والطبرانى (1710) و (1711)، والبيهقى فى "السنن" 3/14، وفى "دلائل النبوة" 7/59، والبغوى فى "معالم التنزيل" 4/497 من طريقين عن الأسود بن قيس، به.

بِبَعْضِ الْقَوْلِ، قَالَ: وَعَرَفْتُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ، ثُمَّ مَضَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَرَّ بِهِمُ الثَّانِيَةَ غَمَزُوهُ بِمِثْلِهَا، فَعَرَفْتُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ، ثُمَّ مَضَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّ بِهِمُ الثَّالِثَةَ، غَمَزُوهُ بِمِثْلِهَا، ثُمَّ قَالَ: اَتَسْمَعُوْنَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِالذَّبْحِ قَالَ: فَاَخَذَتِ الْقَوْمَ كَلِمَتُهُ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا لَكَاَنَّمَا عَلٰى رَاْسِهِ طَائِرٌ وَّاقِعٌ، حَتّٰى اِنَّ اَشَدَّهُمْ فِيْهِ وَطَاَةً قَبْلَ ذٰلِكَ يَتَوَقَّاهُ بِاَحْسَنِ مَا يُجِيبُ مِنَ الْقَوْلِ، حَتّٰى اِنَّهُ لَيَقُوْلُ: انْصَرِفْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ، انْصَرِفْ رَاشِدًا، فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ جَهُوْلًا، فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ اجْتَمَعُوْا فِي الْحِجْرِ وَاَنَا مَعَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: ذَكَرْتُمْ مَا بَلَغَ مِنْكُمْ، وَمَا بَلَغَكُمْ عَنْهُ، حَتّٰى اِذَا بَادَاكُمْ بِمَا تَكْرَهُوْنَ تَرَكْتُمُوْهُ، وَبَيْنَا هُمْ فِيْ ذٰلِكَ، اِذْ طَلَعَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَثَبُوْا اِلَيْهِ وَثْبَةَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ، وَاَحَاطُوا بِهِ، يَقُوْلُوْنَ لَهُ: اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا - لِمَا كَانَ يَبْلُغُهُمْ عَنْهُ مِنْ عَيْبِ آلِهَتِهِمْ وَدِيْنِهِمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَنَا الَّذِيْ اَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ اَخَذَ بِمَجْمَعِ رِدَائِهِ، وَقَالَ وَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دُوْنَهُ يَقُوْلُ وَهُوَ يَبْكِيْ: اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ؟، ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنْهُ، فَاِنَّ ذٰلِكَ لَاَشَدُّ مَا رَاَيْتُ قُرَيْشًا بَلَغَتْ مِنْهُ قَطُّ

❀❀ یحییٰ بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں ان کے والد کہتے ہیں میں نے دریافت کیا: قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عداوت کے اظہار کے لئے جو کچھ کیا اس میں آپ نے سب سے زیادہ (شدت والی) کیا چیز دیکھی؟ تو حضرت عبداللہ نے بتایا: ایک مرتبہ میں ان لوگوں کے ساتھ موجود تھا ان کے معززین حطیم میں موجود تھے۔انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہم نے کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر ہمیں اتنا صبر سے کام لینا پڑا ہوا جتنا انصاف کے حوالے سے لینا پڑ رہا ہے۔انہوں نے سمجھدار لوگوں کو بے وقوف قرار دیا۔کیا ہمارے آباؤ اجداد کو برا کہا۔ہمارے دین کو غلط قرار دیا۔ہماری اجتماعیت کے ٹکڑے ٹکڑے کیے۔ ہمارے معبودوں کو برا کہا ہم نے ان کی طرف سے ایک بڑے معاملے پر صبر سے کام لیا ہے یا جیسے بھی انہوں نے کہا: ابھی وہ لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے تشریف لائے آپ نے حجر اسود کا استلام کیا پھر آپ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے ان کے پاس سے گزرے جب آپ ان کے پاس سے

6567– إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، وهو صدوق،وقد صرح بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه، والحديث في "سيرته" 1/309 .310-ومن طريقه أخرجه أحمد 2/218، والبيهقي في "دلائل النبوة " 2/275 276- وأورده الهيثمي في "المجمع" 16-6/15، وقال: في الصحيح طرف منه، رواه أحمد، وقد صرح ابن إسحاق بالسّماع، وبقية رجاله رجال الصحيح.قلت: أخرج أحمد 2/204، والبخاري (3678) في فضائل الصحابة: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "لو كنت متخذاً خليلاً"، و (3856) في مناقب الأنصار: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - وأصحابه من المشركين، و (4815) في تفسير سورة المؤمنون، والبيهقي في "دلائل النبوة " 2/274، والبغوي (3746) من طرق عن الوليد بن مسلم، قال: سمعت الأوزاعي، قال: حدثنا يحيى بن أبي كثير، قال: حدثني محمد بن إبراهيم بن الحارث التيمي، قال: حدثني عروة بن الزبير، قال: سألت عبد الله بن عمرو بن العاص قال: قلت: حدثني بأشدّ شيء صنعه المشركون برسول الله - صلى الله عليه وسلم - ... فذكره مختصراً.

گزرے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ پر آوازے کسے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ کے چہرے پر (ناپسندیدگی) کا اندازہ ہوگیا' لیکن نبی اکرم ﷺ چلتے رہے جب آپ دوسری مرتبہ ان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے پھر آپ پر آوازے کسے' جس کے (ملال) کا اندازہ مجھے نبی اکرم ﷺ کے چہرے پر ہوگیا لیکن نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے۔ جب آپ تیسری مرتبہ ان کے پاس سے گزرے تو ان لوگوں نے پھر اسی طرح کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے قریش کے گروہ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے میں تمہارے پاس ذبح کے ہمراہ آیا ہوں۔ (یعنی تم سب لوگ مارے جاؤ گے) یہ سن کر انہیں سانپ سونگھ گیا' یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک شخص کی یہ حالت ہوگئی جیسے اس کے سر پر پرندہ بیٹھا ہوا ہے حالانکہ نبی اکرم ﷺ کو ان کی طرف سے اس سے پہلے بھی شدید صورت حال کا سامنا کرنا پڑا تھا لیکن آپ ہمیشہ نرمی سے جواب دیا کرتے تھے۔ (اتنا سخت جواب سن کر) انہوں نے یہ کہا اے ابوالقاسم آپ تشریف لے جائیے۔ آپ ایسی حالت میں تشریف لے جائیے کہ آپ رہنمائی کرنے والے ہوں۔ اللہ کی قسم! آپ تو جہالت کا مظاہرہ نہیں کرتے تھے۔ (یعنی کلام میں شدت کا مظاہرہ نہیں کرتے تھے) تو نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے یہاں تک کہ جب اگلا دن آیا تو وہ لوگ پھر حطیم میں اکٹھے ہوئے۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا تمہیں یاد ہے تم نے انہیں کیا بات کہی تھی اور انہوں نے تمہیں کیا بات کہی تھی' یہاں تک کہ جب انہوں نے تمہارے سامنے اس چیز کو ظاہر کیا جو تمہیں پسند نہیں آئی تو پھر تم نے انہیں چھوڑا ابھی یہ لوگ یہی باتیں کر رہے تھے کہ اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے تو وہ سب مل کر نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو گھیر لیا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا آپ ہی نے یہ بات کہی تھی اور یہ بات کہی تھی یعنی وہ باتیں جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے پہنچی تھیں کہ آپ ان کے معبودوں اور ان کے دین کو غلط قرار دیتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں میں نے یہ بات کہی تھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کی چادر کو پکڑا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے آگے کھڑے ہوئے' وہ رو رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: کیا تم ایک ایسے شخص کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہو؟ جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے پھر وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر چلے گئے۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) قریش کے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ برے سلوک کی یہ سب سے سخت صورت حال تھی جو میں نے دیکھی۔

ذِكْرُ رَمْيِ الْمُشْرِكِينَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجُنُوْنِ

اس بات کا تذکرہ' مشرکین نے نبی اکرم ﷺ پر مجنون ہونے کا الزام عائد کیا تھا

6568 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ، وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ، فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ، فَقَالَ: لَوْ اَنِّي رَاَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّشْفِيَهُ عَلٰى يَدَيَّ، قَالَ: فَلَقِيَهُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنِّي اَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ، وَاِنَّ اللّٰهَ يَشْفِي عَلٰى يَدَيَّ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، اَمَّا بَعْدُ، فَقَالَ: اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰذِهِ، فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ، وَقَوْلَ السَّحَرَةِ، وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ، فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ، هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلٰى قَوْمِكَ؟، فَقَالَ: وَعَلٰى قَوْمِي، قَالَ: فَبَايَعَهُ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ، فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ: هَلْ اَصَبْتُمْ مِنْ هٰؤُلَاءِ شَيْئًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً، قَالَ: رُدُّوهَا، فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمُ ضِمَادٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے ضماد نامی جس کا تعلق ازدشنوءہ سے تھا وہ مکہ آیا وہ ہوا (یعنی ذہنی خرابی) کا دم کیا کرتا تھا۔

اہل مکہ کے بے وقوف لوگ یہ کہتے تھے: حضرت محمد ﷺ کو جنون لاحق ہوگیا ہے اس شخص نے کہا: اگر میں اس شخص کو دیکھ لوں تو ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اسے میرے ذریعے شفادیدے۔ راوی کہتے ہیں: اس کی ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی' اس نے کہا: اے حضرت محمد ﷺ میں اس ہوا (یعنی ذہنی توازن خراب ہونے) کا دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے میرے ذریعے شفادیدیتا ہے تو کیا آپ کو اس میں کوئی دلچسپی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''بے شک ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں' اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیدے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ امابعد''

اس شخص نے کہا: آپ اپنے یہ کلمات میرے سامنے دوبارہ دہرائیے تو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات اس کے سامنے دہرادیئے۔ اس شخص نے کہا: میں نے کاہنوں کا کلام سنا ہے جادوگروں کا کلام سنا ہے شاعروں کا کلام سنا ہے لیکن میں نے آپ کے

6568- إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى. وأخرجه مسلم (868) في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، وابن منده في " الإيمان " (132)، والبيهقي 3/214، وابن الأثير في "أسد الغابة" 3/56-57 من طريق محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم وابن منده من طريقين عن عبد الأعلى، به. وأخرجه مختصراً أحمد 1/350، والنسائي 6/89-90 في النكاح: باب ما يستحب من الكلام عند النكاح، وابن ماجه (1893) في النكاح: باب خطبة النكاح، من طرق عن داود بن أبي هند، به.

ان کلمات کی مانند کوئی کلام نہیں سنا۔ آپ اپنا ہاتھ آگے کیجئے تا کہ میں آپ کے دست اقدس پر اسلام کی بیعت کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری قوم بھی کرے گی؟ اس نے کہا: میری قوم بھی کرے گی۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے بیعت لے لی پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک جنگی مہم روانہ کی۔ ان لوگوں کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوا تو اس لشکر کے امیر نے اپنے لشکر سے کہا کیا تم نے ان لوگوں سے کوئی چیز لی ہے تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: میں نے ان سے ایک لوٹا لیا ہے تو امیر نے کہا: تم وہ انہیں واپس کر دو کیونکہ یہ ضماد کی قوم کے افراد ہیں۔

ذِكْرُ جَعْلِ الْمُشْرِكِينَ رِدَاءَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُنُقِهِ، عِنْدَ تَبْلِيغِهِ اِيَّاهُمْ رِسَالَةَ رَبِّهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ جب نبی اکرم ﷺ نے مشرکین کو اپنے پروردگار کی رسالت کی تبلیغ کی اس وقت انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی چادر آپ ﷺ کی گردن میں (ڈال کر اسے کھینچا تھا)

6569 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ قُرَيْشًا اَرَادُوْا قَتْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا يَوْمًا رأيتهم * وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْمَقَامِ، فَقَامَ اِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ، فَجَعَلَ رِدَاءَهُ فِيْ عُنُقِهِ، ثُمَّ جَذَبَهُ حَتّٰى وَجَبَ لِرُكْبَتَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَصَايَحَ النَّاسُ، فَظَنُّوا اَنَّهُ مَقْتُوْلٌ، قَالَ: وَاَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَشْتَدُّ حَتّٰى اَخَذَ بِضَبْعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَائِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ، ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ مَرَّ بِهِمْ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، مَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِلَّا بِالذَّبْحِ، وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلٰى حَلْقِهِ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ جَهْلٍ: يَا مُحَمَّدُ، مَا كُنْتَ جَهُوْلًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ مِنْهُمْ

✿✿ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے قریش کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہو۔ صرف ایک دن ایسا ہوا میں نے انہیں دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور نبی اکرم ﷺ مقام ابراہیم

6569- إسناده حسن، محمد بن عمرو بن علقمة صدوق حسن الحديث روى له البخاري مقرونا، ومسلم متابعة، وباقي رجاله رجال الشيخين. وهو في "مسند أبي يعلى" 343/1، و "مصنف ابن أبي شيبة" 14/297. وأخرجه البخاري في "خلق أفعال العباد" (308)، وأبو نعيم في "دلائل النبوة" (159) من طريقين عن عبد الأعلى بن عبد الأعلى، عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 6/16، وقال: رواه أبو يعلى والطبراني، وفيه محمد بن عمرو بن علقمة، وحديثه حسن، وبقية رجال الطبراني رجال الصحيح.

کے پاس نماز ادا کر رہے تھے تو عقبہ بن ابومعیط اٹھ کر نبی اکرم ﷺ کی طرف گیا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کی چادر آپ کی گردن میں ڈالی اور پھر اسے کھینچا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ گھٹنوں کے بل گر پڑے۔ لوگوں نے چیخنا شروع کر دیا۔ وہ یہ سمجھے کہ شاید آپ شہید ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اسی دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پیچھے سے دونوں بازوؤں سے پکڑا وہ یہ کہہ رہے تھے کیا تم ایک ایسے شخص کو مارنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز مکمل کر لی تو آپ ان لوگوں کے پاس سے گزرے۔ وہ لوگ اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے قریش کے گروہ مجھے تمہاری طرف صرف ذبح کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے (یعنی تم سب لوگ میرے ساتھ جنگ کرتے ہوئے مارے جاؤ گے) نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی تو ابوجہل نے نبی اکرم ﷺ سے کہا اے حضرت محمد ﷺ آپ تو سختی سے جواب دینے والے نہیں ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بھی ان میں شامل ہو گے (یعنی جو لوگ ان میں مارے جائیں گے)

ذِكْرُ طَرْحِ الْمُشْرِكِينَ سَلَى الْجَزُورِ عَلَى ظَهْرِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ' مشرکین نے اونٹ کی اوجھ نبی اکرم ﷺ کی پشت پر رکھ دی تھی

6570 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَّحَوْلَهُ نَاسٌ، اِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُوْرٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهُ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَاَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَعُقْبَةَ بْنَ اَبِي مُعَيْطٍ، وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، اَوْ اُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ، شَكَّ شُعْبَةُ، قَالَ: فَلَقَدْ

6570- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندر، وأبو إسحاق: هو السبيعي، وسماع شعبة منه قديم. وأخرجه البخاري (3854) في مناقب الأنصار: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - وأصحابه من المشركين بمكة، ومسلم (1794) (108) في الجهاد: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - من أذى المشركين، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/393 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه البخاري (240) في الوضوء: باب إذا ألقي على ظهر المصلي قذر أو جيفة لم تفسد عليه الصلاة، ومسلم، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/278 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 14/298، وأحمد 1/417، والبخاري (240) في الوضوء، و (520) في الصلاة: باب المرأة تطرح عن المصلي شيئاً من الأذى، و (2934) في الجهاد: باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، و (3960) في المغازي: باب دعاء النبي - صلى الله عليه وسلم - على كفار قريش، ومسلم، والنسائي 1/161-162 في الطهارة: باب فرث ما يؤكل لحمه يُصيب الثوب، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1418) و (1419)، والبزار (2399)، والبيهقي في "السنن" 9/7-8، وفي "دلائل النبوة" 2/279 و 280-279 و 3/82-83، والبغوي (3745) من طرق عن أبي إسحاق، به.

رَأَيْتُهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ وَّأُلْقُوا فِي بِئْرٍ، غَيْرَ أَنَّ أُمَيَّةَ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ، فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی حالت میں تھے آپ کے اردگرد کچھ لوگ موجود تھے۔ اسی دوران عقبہ بن ابومعیط ایک (اونٹ کی) اوجھ لے کر آیا اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر رکھ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر نہیں اٹھایا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت سے اسے ہٹایا اور جس نے ایسا کیا تھا اس کے خلاف دعائے ضرر کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ قریش کے کچھ افراد کو اپنی گرفت میں لے۔ ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابومعیط، اُمیہ بن خلف (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اُبی بن خلف'' یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے''۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر میں نے ان سب لوگوں کو دیکھا کہ ان کی (لاشوں کو) ایک کنویں میں ڈال دیا گیا۔ صرف اُمیہ کو نہیں ڈالا گیا کیونکہ اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے۔ اسے کنویں میں نہیں ڈالا گیا۔

ذِكْرُ هَمِّ أَبِي جَهْلٍ أَنْ يَّطَأَ رَقَبَةَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ' ابوجہل نے یہ ارادہ کیا تھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن پر پاؤں رکھ دے گا

6571 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قَالَ أَبُو جَهْلٍ: هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَّجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ، فَبِالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ، فَأَتٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي لِيَطَأَ عَلٰى رَقَبَتِهِ، قَالَ: فَمَا فَجَأَهُمْ إِلَّا أَنَّهُ يَتَّقِي بِيَدِهِ، وَيَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ، فَأَتَوْهُ، فَقَالُوا: مَا لَكَ يَا أَبَا الْحَكَمِ؟ قَالَ: إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَّهَوْلًا وَأَجْنِحَةً، قَالَ أَبُو الْمُعْتَمِرِ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهٰى عَبْدًا إِذَا صَلّٰى) (العلق: 10) إِلٰى آخِرِهِ (فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ) (العلق: 17)، قَالَ قَوْمُهُ: (سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ) (العلق: 18) قَالَ الْمَلَائِكَةُ: (لَا تُطِعْهُ) (العلق: 19)، ثُمَّ أَمَرَهُ بِمَا أَمَرَهُ مِنَ السُّجُودِ فِي آخِرِ السُّورَةِ، قَالَ: فَبَلَغَنِي عَنِ الْمُعْتَمِرِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابوجہل نے کہا: کیا تم لوگوں کے درمیان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے کو بچا

6571- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير نعيم بن أبي هند، فمن رجال مسلم. أبو حازم: هو سلمة بن دينار الأشجعي. وأخرجه أحمد 2/370، ومسلم (2797) في صفات المنافقين: باب قوله تعالى: (إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/92، والطبري في "جامع البيان" 30/256، وأبو نعيم (158)، والبيهقي 2/89، والبغوي في "معالم التنزيل" 4/507-508 من طرق عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 8/565، وزاد نسبته لابن المنذر وابن مردويه.

سکتے ہیں۔اس ذات کی قسم! جس کے نام کا حلف اٹھایا جاتا ہے اگر میں نے انہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو میں ان کی گردن پر پاؤں رکھ دوں گا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف آیا تا کہ آپ کی گردن پر پاؤں رکھے۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تھوڑی ہی دیر کے بعد یوں لگا جیسے وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے کسی چیز سے بچنا چاہتے ہیں اور وہ الٹے قدموں واپس مڑ گیا۔ دوسرے لوگ اس کے پاس آئے اور انہوں نے دریافت کیا: اے ابوالحکم آپ کو کیا ہوا ہے۔اس نے کہا: میرے اور ان کے درمیان آگ کی ایک خندق تھی اور ہولنا کی تھی اور پر تھے۔(یعنی غیر مرئی مخلوق تھی)

ابو معتمر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو اس بندے کو روک رہا تھا جو نماز ادا کر رہا تھا''۔ یہ آیت آخر تک ہے۔

''تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی نادی کو بلالے'' یعنی اپنی قوم کو بلالے۔

''ہم زبانیہ کو بلالیں گے'' یعنی فرشتوں کو

''تم اس کی بات نہ مانو''۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حکم دیا کہ اس سورت کے آخر میں سجدہ تلاوت کرنا ہے۔

راوی کہتے ہیں: معتمر کے حوالے سے یہ روایت بھی ہم تک پہنچی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر وہ میرے قریب ہوتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضو اچک لیتے۔''

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْمُشْرِكِينَ صَفِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّنَيْبِرَ وَالْمُنْبَتِرَ

اس بات کا تذکرہ، مشرکین نے اللہ کے محبوب ﷺ کو صنبیر اور منبتر (یعنی جس کی اولاد نرینہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کی نسل ختم ہو جائے) کا نام دیا

6572 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ كَعْبُ بْنُ الْاَشْرَفِ مَكَّةَ اَتَوْهُ، فَقَالُوا: نَحْنُ اَهْلُ السِّقَايَةِ وَالسِّدَانَةِ، وَاَنْتَ سَيِّدُ

6572– إسناده صحيح على شرط الصحيح. ابن أبي عدى: هو محمد بن إبراهيم .وأخرجه الطبري في "جامع البيان" 30/330 عن محمد بن بشار بهذا الإسناد.وأخرجه الطبري (9786) ، والبزار كما في "تفسير ابن كثير" 4/598 من طريقين عن ابن أبي عدى، به، وقال ابن كثير: وهو إسناد صحيح.وأخرجه البزار (2293) عن الحسن بن علي الواسطي، عن يحيى بن راشد، عن داود بن أبي هند، به.وأخرجه الطبراني (11645) من طريق يونس بن سليمان الحمال، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دينار، عن عكرمة، به. وأورده الهيثمي في " المجمع " 6-7/5، وقال: فيه يونس بن سليمان الحمال، ولم أعرفه، وبقية رجاله رجال الصحيح.

اَهْلِ يَثْرِبَ، فَنَحْنُ خَيْرٌ اَمْ هٰذَا الصُّنَيْبِيرُ الْمُنْبَتِرُ مِنْ قَوْمِهِ، يَزْعُمُ اَنَّهُ خَيْرٌ مِّنَّا، فَقَالَ: اَنْتُمْ خَيْرٌ مِّنْهُ، فَنَزَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ) (الكوثر: 3)، وَنَزَلَتْ: (اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰؤُلَاءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا) (النساء: 51)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب (یہودیوں کا سردار) کعب بن اشرف مکہ آیا تو لوگ اس کے پاس آئے اور بولے ہم سقایہ کو سدانہ کی خدمات سرانجام دیتے ہیں اور آپ اہل یثرب کے سردار ہیں۔ ہم زیادہ بہتر ہیں یا یہ صاحب زیادہ بہتر ہیں جو اپنی قوم سے لاتعلق ہو چکے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے بہتر ہیں تو کعب بن اشرف نے کہا: تم لوگ ان سے بہتر ہو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل کی۔

"بے شک تمہارے دشمن کا نام و نشان نہیں رہے گا۔"

اور یہ آیت نازل ہوئی:

"کیا تم نے ان لوگوں کی طرف دیکھا جنہیں کتاب میں سے حصہ دیا گیا لیکن وہ پھر بھی جبت اور طاغوت پر ایمان رکھتے ہیں اور کافروں سے کہتے ہیں کہ وہ لوگ ان لوگوں کے مقابلے میں زیادہ ہدایت یافتہ ہیں جو ایمان لائے۔"

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرْدَ الْفُقَرَاءِ عَنْهُ

اس بات کا تذکرہ مشرکین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ غریب لوگوں کو اپنے سے دور کر دیں

6573 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَارِثِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ عَنْكَ، فَاِنَّهُمْ وَاِنَّهُمْ، وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ، وَبِلَالٌ، وَرَجُلَانِ نَسِيْتُ اَحَدُهُمَا، قَالَ:

6573- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه في "صحيحه" (2413) في فضائل الصحابة: باب في فضل سعد بن أبي وقاص -رضي الله عنه- من طريق إسرائيل بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/289، وابن ماجه (4128) في الزهد: باب مجالسة الفقراء، وعبد بن حميد (131)، والطبري في "جامع البيان" (13263)، وصححه الحاكم 3/319 من طرق عن المقدام بن شريح به. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 3/13، وزاد نسبته لأحمد، وللفريابي، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، وأبي الشيخ، وابن مردويه، وأبي نعيم في "الحلية"، والبيهقي في "الدلائل."

6574- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 3/99، والترمذي (3052) في التفسير: باب ومن سورة آل عمران عن هشيم، والترمذي (3503) عن يزيد بن هارون بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 3/206، وابن ماجة (4027) في الفتن: باب الصبر على البلاء، والطبري في "جامع البيان" (7805) و (7806) و (7807) وابن إسحاق في "السيرة" 3/84، والواحدي في "أسباب النزول" ص 80، والبغوي (3748) من طرق عن حميد الطويل به. وانظر ما بعده.

فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَحَدَّثَ بِهِ نَفْسَهُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ) (الأنعام: 52) اِلٰى قَوْلِهٖ: (الظَّالِمِيْنَ) (الأنعام: 52)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم چھ آدمی تھے۔ مشرکین نے کہا: ان لوگوں کو اپنے سے دور کر دیں یہ لوگ ایسے ہیں اور ویسے ہیں (راوی کہتے ہیں:) میں تھا' عبداللہ بن مسعود تھے۔ ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا بلال تھے اور دو آدمی اور تھے جن میں سے میں ایک کو بھول چکا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو اس بارے میں جو اللہ کو منظور تھا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں خیال آیا اور آپ نے اسے اپنے ذہن میں اسے سوچا (کہ ہم لوگوں کو اپنے پاس سے اٹھا دیتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اور تم ان لوگوں کو پرے نہ کرو' جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور وہ صرف اس کی رضامندی چاہتے ہیں'' یہ آیت یہاں تک ہے ''ظلم کرنے والے''۔

ذِكْرُ مَا اُصِيْبَ مِنْ وَجْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِظْهَارِهٖ رِسَالَةَ رَبِّهٖ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پروردگار کی رسالت کی تبلیغ کے وقت چہرے پر (زخم لاحق ہوئے تھے)

6574 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ، وَشُجَّ وَجْهُهُ حَتّٰى سَالَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهٖ، فَقَالَ: كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ ، فَنَزَلَتْ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) (آل عمران: 128)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دانت زخمی ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ زخمی ہو گیا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے خون بہنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے' جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ سلوک کرتی ہے حالانکہ وہ ان کو ان کے پروردگار کی طرف دعوت دیتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے' خواہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے' یا انہیں عذاب دے' بے شک یہ لوگ ظلم کرنے والے ہیں۔''

ذِكْرُ احْتِمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّدَائِدَ فِيْ اِظْهَارِ مَا اَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو (جو تبلیغ) کرنے کا حکم دیا' اس کے اظہار میں نبی اکرم ﷺ نے جو تکالیف برداشت کیں' ان کا تذکرہ

6575 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمَ اُحُدٍ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ، وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ، وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ) (آل عمران: **128**)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ اُحد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے۔ ایسی قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے' جو اپنے نبی کو زخمی کر دیتی ہے اور ان کے دانتوں کو زخمی کر دیتی ہے حالانکہ وہ نبی ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔''

6576 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكٰى نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ حَتّٰى اَدْمَوْا وَجْهَهُ فَجَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَيَقُوْلُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: گویا کہ میں اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ

6575- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/253 و 288، ومسلم (1791) في الجهاد: باب غزوة أحد، والواحدي في "أسباب النزول" ص 81-80، والبيهقي في "دلائل النبوة" 3/262 من طريقين عن حماد بن سلمة بهذا الإسناد.

6576- إسناده صحيح. رجاله رجال الشيخين غير عبد الغفار بن عبد الله الزبيري، فقد ذكره المؤلف في "الثقات" 8/421، وقال: من أهل الموصل، كنيته أبو نصر، يروي عن علي بن مسهر، حدثنا عنه الحسن بن إدريس الأنصاري والمواصلة. مات سنة أربعين ومئتين أو قبلها أو بعدها بقليل. وذكره ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 6/54، وأفاد بأن إبراهيم بن يوسف الهسنجاني قد روى عنه. والحديث في "مسند أبي يعلى" (5072). وأخرجه أحمد 1/380 و 432 و 441، والبخاري (3477) في الأنبياء: باب رقم (54)، و (6929) في استتابة المرتدين: باب رقم (5)، ومسلم (1792) في الجهاد: باب غزوة أحد، وابن ماجه (4025) في الفتن: باب الصبر على البلاء، وأبو يعلى (5205) و (5216)، والبغوي (3749) من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/427 و 457-456، وأبو يعلى (4992)، من طريق حماد بن زيد، وأحمد 1/453 عن حماد بن سلمة، كلاهما عن عاصم بن أبي النجود، عن شقيق أبي وائل، بنحوه.

نبی اکرم ﷺ نے ایک نبی کی حکایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان کی قوم کے افراد نے انہیں اتنا مارا کہ ان کے چہرے کو زخمی کر دیا تو وہ نبی ﷺ اپنے چہرے سے خون کو پونچھ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اے میرے پروردگار! تو میری قوم کی مغفرت کر دے کیونکہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے۔

6577 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمِيَتْ اُصْبُعُهُ فِيْ بَعْضِ الْمَشَاهِدِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

هَلْ اَنْتَ اِلَّا اُصْبُعٌ دَمِيتِ وَفِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کسی جنگ میں نبی اکرم ﷺ کی انگلی زخمی ہو گئی تو آپ نے فرمایا:

''تم صرف ایک انگلی ہو، جس سے خون بہہ رہا ہے اور تمہیں اللہ کی راہ میں اس صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ غَسْلِ الدَّمِ عَنْ وَجْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شُجَّ

اس بات کا تذکرہ، جب نبی اکرم ﷺ کا چہرہ زخمی ہوا تو آپ ﷺ کے چہرے سے خون کو کیسے دھویا گیا

6578 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ،

(متن حدیث): قَالَ: سَاَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ: بِاَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا

6577– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير خلف بن هشام البزار، فمن رجال مسلم. وهو في "مسند أبي يعلى" (1533) .وأخرجه البخاري (2802) في الجهاد: باب من ينكب في سبيل الله، ومسلم (1796) في الجهاد: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - من أذى المشركين والمنافقين، والطبراني في "الكبير" (1708) من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد .واخرجه الحميدي (776) ، وأحمد 4/312 و313، والبخاري (6146) في الأدب: باب ما يجوز من الشعر والرجز، ومسلم، وابن أبي شيبة 8/716، والترمذي (3345) في تفسير سورة الضحى، والطبراني (1703) ... (1707) ، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 4/299، والبيهقي في "دلائل النبوة" 44-7/43، والبغوي (3401) من طرق عن الأسود، به.

6578– إسناده صحيح على شرط الشيخين . نصر بن علي: هو ابن نصر بن علي الجهضمي، وسفيان: هو ابن عيينة، وأبو حازم: هو سلمة بن دينار .وأخرجه الحميدي (929) ، وأحمد 5/330، والبخاري (243) في الوضوء : باب غسل المرأة أباها الدَّمَ عن وجهه، و (3037) في الجهاد: باب دواء الجرح بإحراق الحصير، و (5248) في النكاح: باب (ولا يبدين زينتهن إلا لبعولتهن) ، ومسلم (1790) (103) في الجهاد: باب غزوة أحد، والترمذي (2085) في الطب: باب التداوي بالرماد، والطبراني في " الكبير " (5916) ، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 5/334، والبخاري (2903) في الجهاد: باب المِجَنّ ومن يتترس بترس صاحبه، و (4075) في المغازي: باب ما أصاب النبي - صلى الله عليه وسلم - من الجرح يوم أحد، و (5722) في الطب: باب حرق الحصير لسدّ الدَّمِ، ومسلم، والبيهقي في "دلائل النبوة" 3/261 من طرق عن أبي حازم، به. وانظر ما بعده.

بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي، كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِيْ شَنَّةٍ، وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ، فَاُخِذَ حَصِيرٌ، فَاُحْرِقَ، فَدُوِيَ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوحازم بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر کس چیز کے ذریعے دوا لگائی گئی تھی تو انہوں نے فرمایا: اب لوگوں میں کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہا جو اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مشکیزے میں پانی لے کر آئے تھے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خون کو دھو رہی تھیں پھر چٹائی لی گئی اسے جلایا گیا تو اسے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر) لگا دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ رَبَاعِيَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كُسِرَتْ هُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دانت شہید ہو گئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر موجود خود ٹوٹ گیا تھا

6579 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: جُرِحَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ، وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْكُبُ الْمَاءَ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ، فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ، فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى اِذَا صَارَ رَمَادًا اَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ

ابوحازم کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ زخمی ہو گیا تھا اور آپ کے سامنے کے دانت زخمی ہو گئے تھے اور خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر لگا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خون کو دھو رہی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال کے ذریعے اس پر پانی بہا رہے تھے جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے کے نتیجے میں خون زیادہ

6579- إسناده صحيح أبو إبراهيم الترجماني: هو إسماعيل بن إبراهيم بن بسام لا بأس به، روى له النسائي، وهو متابع، ومن فوقه من رجال الشيخين. ابن أبي حازم: اسمه عبد العزيز، وهو في "مسند أبي يعلى" 352/1. وأخرجه البخاري (2911) في الجهاد: باب لبس البيضة، ومسلم (1790) في الجهاد: باب غزوة أحد، وابن ماجه (3464) في الطب: باب دواء الجراحة، والطبراني في "الكبير" (5897)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 260-3/259 و 260 من طرق عن ابن أبي حازم، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

نکل رہا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لیا اور اسے جلایا' یہاں تک کہ جب وہ راکھ بن گئی تو انہوں نے وہ راکھ اس زخم پر لگا دی تو خون رک گیا۔

ذِكْرُ عِنَادِ بَعْضِ اَهْلِ الْكِتَابِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اہل کتاب میں سے کچھ لوگوں کا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عناد رکھنے کا تذکرہ

6580 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سَالِمٍ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، عَنِ الْفَلَتَانِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا قُعُوْدًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَشَخَصَ بَصَرُهُ اِلٰى رَجُلٍ يَّمْشِي فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ ، قَالَ: لَا، قَالَ: اَتَقْرَاُ التَّوْرَاةَ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَالْاِنْجِيلَ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَالْقُرْآنَ ، قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَشَاءُ لَقَرَاْتُهُ، قَالَ: ثُمَّ اُنْشِدُهُ، فَقَالَ: تَجِدُنِيْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ؟ ، قَالَ: نَجِدُ مِثْلَكَ، وَمَثَلَ اُمَّتِكَ، وَمَثَلَ مُخْرِجَكَ، وَكُنَّا نَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ فِينَا، فَلَمَّا خَرَجْتَ تَخَوَّفْنَا اَنْ تَكُوْنَ اَنْتَ، فَنَظَرْنَا فَاِذَا لَيْسَ اَنْتَ هُوَ، قَالَ: وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: اِنَّ مَعَهُ مِنْ اُمَّتِهِ سَبْعِيْنَ اَلْفًا، لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ، وَلَا عِقَابٌ، وَاِنَّ مَا مَعَكَ نَفَرٌ يَسِيْرٌ، قَالَ: فَوَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَاَنَا هُوَ، وَاِنَّهَا لَاُمَّتِي، وَاِنَّهُمْ لَاَكْثَرُ مِنْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَسَبْعِيْنَ اَلْفًا وَسَبْعِيْنَ اَلْفًا

حضرت فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کی طرف دیکھا جو مسجد میں چل رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں اس نے جواب دیا: جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم تورات کی تلاوت کرتے ہو۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: انجیل کی اس نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: قرآن کی۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اگر میں چاہوں' تو اس کا علم بھی حاصل کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم نے میرا ذکر تورات اور انجیل میں پایا ہے تو اس نے بتایا ہمیں (تورات میں) آپ کا آپ کی اُمت کا آپ کے نکلنے کا (یا ہجرت کے مقام کا) ذکر ملتا ہے اور ہمیں یہ امید تھی کہ آپ ہمارے درمیان (یعنی یہودیوں کے درمیان) مبعوث ہوں گے لیکن جب آپ کا ظہور ہوا تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ وہ آپ نہ ہوں

6580- حديث حسن. عبد العزيز بن سالم لم أقف له على ترجمة، وهو متابع، ومن فوقه من رجال الصحيح غير كليب بن شهاب والد عاصم، فقد روى له أصحابُ السنن، وهو صدوق .وأخرجه البزار (3554) ، والطبراني في "الكبير" /18 (854) من طريق عفان، والطبراني من طريق يحيى الحماني، كلاهما عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد .وقال البزار: لا نعلم أحداً يرويه عَنْ رسولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إلا بهذا الإسناد.وأخرجه الطبراني /18 (855) ، وابن منده في "الصحابة" فيما نقله عنه الحافظ في "الإصابة" 3/204 من طريق صالح بن عمر، عن عاصم بن كليب، به .وأورده الحافظ الهيثمي في "المجمع" 8/242، وقال: رواه الطبراني ورجاله ثقات من أحد الطريقين، وأورده أيضاً 10/408، وقال: رواه البزار ورجاله ثقات.

لیکن جب ہم نے اس بارے میں تحقیق کی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اس نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نبی کے ہمراہ ان کی اُمت کے ستر ہزار ایسے لوگ ہوں گے جن پر کوئی حساب نہیں ہوگا اور انہیں کوئی عذاب نہیں ہو گا' جب کہ آپ کے ساتھ تو بہت تھوڑے سے لوگ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ (نبی جس کا ذکر تورات اور انجیل میں ہے) وہ میں ہی ہوں اور یہ میری اُمت ہے اور (اس کے جنت میں داخل ہونے والے لوگوں کی تعداد (ستر ہزار اور مزید ستر ہزار اور مزید ستر ہزار سے بھی زیادہ ہوگی۔)

ذِكْرُ بَعْضِ مَا كَانَ يُقَاسِي الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ بِالْمَدِينَةِ

ان بعض تکالیف کا تذکرہ' جو مدینہ منورہ میں منافقین کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئی تھیں

6581 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا وَعَلَيْهِ اِكَافٌ وَّتَحْتَهُ قَطِيفَةٌ، فَرَكِبَ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَّهُوَ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِيْ بَنِي الْحَارِثِ فِي الْخَزْرَجِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِينَ وَعَبَدَةُ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدُ، وَمِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ عَلَيْهِمْ، فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ، وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ: اَيُّهَا الْمَرْءُ، لَاَحْسَنُ مِنْ هٰذَا اِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا، فَلَا تُؤْذِنَا فِيْ مَجَالِسِنَا، وَارْجِعْ اِلٰى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ.

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلِ اغْشَنَا فِيْ مَجَالِسِنَا، فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى هَمُّوا اَنْ يَّثُوْرُوا، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا، ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ، فَدَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَقَالَ: اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ؟ يُرِيْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ، قَالَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْفُ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى اَنْ يُّتَوِّجُوهُ بِالْعِصَابَةِ،

6581– حديث صحيح. ابن أبي السّرى قد توبع، ومن فوقه على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (9784). ومن طريقه أخرجه أحمد 5/203، ومسلم (1798) في الجهاد والسير: باب في دُعَاءِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وصبره على أذى المنافقين، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/576-578. وأخرجه ابن إسحاق في "السيرة" 238-2/236، والبخاري (4566) في التفسير: باب (وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا) و (5663) في المرضى: باب عيادة المريض راكباً وماشياً، و (6207) في الأدب: باب كنية المشرك، و (6254) في الاستئذان: باب التسليم في مجلس فيه أخلاط من المسلمين والمشركين، ومسلم، والنسائي في "السنن الكبرى" كما في "تحفة الأشراف" 1/53، وعمر بن شبة في "تاريخ المدينة" 357-1/356، والبيهقي في "الدلائل" من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد.

فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِیْ اَعْطَاكَهُ، شَرِقَ بِذٰلِكَ، فَذٰلِكَ الَّذِیْ عَمِلَ بِهٖ مَا رَاَیْتَ، فَعَفَا عَنْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان موجود تھا' اور اس کے نیچے چادر تھی۔ آپ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ آپ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے بنو حارث کے محلے کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ غزوہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ کا گزران کی ایک محفل سے ہوا جس میں کچھ مسلمان اور مشرکین اور بتوں کے پجاری اور یہودی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں عبداللہ بن اُبی بھی تھا۔ اس محفل میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ جب اس جانور کے پاؤں کی غبار اس محفل تک پہنچی تو عبداللہ نے اپنی چادر اپنے ناک پر رکھ لی پھر اس نے کہا: ہم پر غبار نہ اڑائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو سلام کیا ان لوگوں کے پاس ٹھہر گئے آپ نے ان لوگوں کو اللہ کی طرف آنے کی دعوت دی اور ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی تو عبداللہ بن اُبی نے کہا: اے صاحب آپ جو باتیں کر رہے ہیں اگر وہ سچی ہیں تو زیادہ مناسب یہ ہے کہ آپ ہمیں ہماری محفل میں تکلیف نہ پہنچائیں۔ آپ اپنی رہائشی جگہ پر تشریف لے جائیں۔ ہم میں سے جو شخص آپ کے پاس آیا کرے آپ اس کے سامنے یہ سب کچھ بیان کر دیا کریں۔ اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ آپ ہمارے ہاں ہماری محفل میں تشریف لایا کریں۔ ہمیں یہ بات پسند ہے اس بات پر مسلمانوں مشرکین اور یہودیوں کے درمیان تو تکرار ہوگئی' یہاں تک کہ ان لوگوں نے لڑنے کا ارادہ کرلیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مسلسل خاموش کروانے کی کوشش کرتے رہے' یہاں تک کہ وہ لوگ خاموش ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوئے اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے سنا کہ ابوحباب نے کیا کہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد عبداللہ بن اُبی تھا۔ اس نے یہ' یہ بات کہی ہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس سے درگزر کیجئے۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو مرتبہ اور مقام عطا کیا ہے اس سے پہلے یہاں کے رہنے والے لوگوں نے اس بات پر اتفاق کرلیا تھا کہ اسے یہاں کا بڑا سردار بنادیں گے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی تشریف آوری کے ذریعے اس کی یہ خواہش پوری نہیں کی تو وہ اس بات پر جل بھن گیا۔ اسی وجہ سے اس نے یہ طرز عمل اختیار کیا جو آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے درگزر کیا۔

6582 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ: یَا لِلْاَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِیُّ: یَا لِلْمُهَاجِرِیْنَ، قَالَ فَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَا بَالُ دَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ؟، فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ كَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: دَعُوْهَا، فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ، فَقَالَ عَبْدُ

6582– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر (5990).

اللّٰہِ بْنُ اُبَیِّ بْنِ سَلُولٍ: قَدْ فَعَلُوهَا لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِینَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنهَا الْاَذَلَّ، فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: دَعْهُ، لَا یَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا یَقْتُلُ اَصْحَابَهُ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ یُرِیْدُ: اَنَّهُ لَا قِصَاصَ فِیْ هٰذَا، وَکَذٰلِکَ قَوْلُهُمْ: فَاِنَّهَا ذَمِیمَةٌ وَّمَا اَشْبَهَهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مہاجر اور ایک انصاری نے ایک دوسرے کی پٹائی کی۔ انصاری نے کہا: اے انصار (میری مدد کے لئے آؤ) مہاجر نے کہا: اے مہاجرین (میری مدد کے لئے آؤ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن لی۔ آپ نے فرمایا: یہ زمانہ جاہلیت کی طرح پکارنے کا کیا معاملہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مارا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس چیز کو چھوڑ دو کیونکہ یہ بودار ہے۔ اس پر عبداللہ بن اُبی نے کہا: انہوں نے ایسا کیا ہے جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو ہم میں سے عزت دار لوگ وہاں سے ذلیل لوگوں کو نکال دیں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! ورنہ لوگ یہ کہیں گے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''یہ چیز بودار ہے'' اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ اس میں قصاص نہیں ہوگا۔ اسی طرح لوگوں کا یہ کہنا: ''یہ چیز قابل مذمت ہے یا اس کی مانند جو دیگر الفاظ ہیں (ان سے یہی مراد ہے)

ذِکْرُ وَصْفِ مَا طِبَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قُدُومِهِ الْمَدِینَةَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیے جانے والے جادو کی صفت کا تذکرہ

6583 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِی، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَحَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَهُودِیٌّ مِّنْ بَنِی زُرَیْقٍ یُقَالُ لَهُ: لَبِیدُ بْنُ الْاَعْصَمِ حَتّٰی کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهُ یَفْعَلُ الشَّیْءَ، وَمَا یَفْعَلُهُ حَتّٰی اِذَا کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَیْلَةٍ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ: یَا عَائِشَةُ اَشَعُرْتِ اَنَّ اللّٰہَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ اَفْتَانِی فِیمَا اسْتَفْتَیْتُهُ، قَدْ جَاءَنِی رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِی وَجَلَسَ الْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَیَّ، فَقَالَ الَّذِی عِنْدَ رِجْلَیَّ لِلَّذِی عِنْدَ

6583- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه ابن أبي شيبة 8/30-31، وأحمد 6/57، ومسلم (2189) في السلام: باب السحر، وابن ماجه (3545) في الطب: باب السحر، من طريق عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/63 و 96، والبخاري (3175) في الجزية: باب هل يعفى عن الذمي إذا سحر، و (5765) في الطب: باب هل يستخرج السحر، و (5766) باب السحر، و (6063) في الأدب: باب قول الله تعالى: (إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ) ، و (6391) في الدعاء : باب تكرير الدعاء ، ومسلم (2189) (44) من طرق عن هشام بن عروة، به.

رَأْسِي: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْاَعْصَمِ، قَالَ: فِيْ اَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ، قَالَ: وَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِيْ بِئْرِ ذِيْ ذَرْوَانَ قَالَ: فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ فَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُ وْسُ الشَّيَاطِيْنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلَّا اَحْرَقْتَهُ اَوْ اَخْرَجْتَهُ؟، قَالَ: اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ، وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَيْئًا، فَاَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں بنوزریق سے تعلق رکھنے والے ایک یہودی جس کا نام لبید بن اعصم تھا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں محسوس ہوتا کہ آپ نے کوئی کام کیا ہے۔ حالانکہ آپ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا ایک دن اور ایک رات تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی کیفیت رہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے رہے پھر دعا مانگتے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں پتہ ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس چیز کا جواب دیدیا ہے۔ جس کے بارے میں' میں نے اس سے دریافت کیا: تھا۔ میرے پاس دو آدمی (یعنی دو فرشتے) آئے۔ ان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے قریب بیٹھ گیا جو میرے پاؤں کے قریب بیٹھا تھا اس نے میرے سرہانے موجود شخص سے دریافت کیا: ان صاحب کو کیا تکلیف ہے۔ اس نے جواب دیا: ان پر جادو ہوا ہے۔ اس نے دریافت کیا۔ ان پر کس نے جادو کیا ہے۔ دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم نے پہلے نے دریافت کیا: کس چیز میں کیا ہے۔ دوسرے نے جواب دیا: کنگھی میں اور کنگھی میں لگے ہوئے بالوں میں اور نر کھجور کے شگوفے میں پہلے نے دریافت کیا: وہ کہاں ہے۔ دوسرے نے جواب دیا: ذی زروان کے کنویں میں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کے ہمراہ اس کنویں کے پاس آئے جب آپ وہاں سے واپس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! اس کا پانی یوں تھا جیسے اس میں مہندی گھول دی گئی ہو اور وہاں کے کھجوروں کے درختوں کے سر شیطان کے سروں کی طرح تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اسے جلوا کیوں نہیں دیا' یا نکلوا کیوں نہیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت عطا کی تو مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ اس کے حوالے سے لوگوں میں کوئی خرابی پیدا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان چیزوں کو دفن کر دیا گیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6584 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ:

(متن حدیث): سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَحَرَهُ رَجُلٌ مِّنْ يَّهُوْدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ: لَبِيدُ

6584- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري (3268) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، و (5763) في الطب: باب السحر، عن إبراهيم بن موسى، أخبرنا عيسى بن يونس، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

بْنُ الْاَعْصَمِ، حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ، وَلَمْ يَفْعَلْهُ، حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ اَشَعُرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ، اَتَانِي مَلَكَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِي، وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ الْاٰخَرُ: مَطْبُوبٌ، فَقَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْاَعْصَمِ، قَالَ: فِي اَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: وَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ قَالَتْ: وَاَتَاهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنَ الصَّحَابَةِ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ كَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَكَاَنَّ رَاْسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهَا؟ قَالَ: قَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ، وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْهُ شَرًّا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ پر جادو کر دیا گیا۔ بنو زریق سے تعلق رکھنے والے ایک یہودی شخص نے آپ پر جادو کیا۔ اس شخص کا نام لبید بن اعصم تھا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کو یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے آپ نے کوئی کام کیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔ ایک دن یہی حالت رہی پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں پتہ ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے بارے میں بتا دیا ہے۔ میرے پاس دو فرشتے آئے۔ ان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے قریب بیٹھ گیا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے دریافت کیا۔ ان صاحب کو کیا تکلیف ہے۔ دوسرے نے جواب دیا۔ ان پر جادو ہوا ہے۔ پہلے نے دریافت کیا: ان پر کس نے جادو کیا ہے۔ دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم نے پہلے نے دریافت کیا: کس چیز میں کیا ہے۔ دوسرے نے جواب دیا: کنگھی میں اور کنگھی میں لگے ہوئے بالوں میں اور نر کھجور کے شگوفے میں پہلے نے دریافت کیا: وہ کہاں ہے۔ دوسرے نے جواب دیا: ذروان کے کنویں میں ہے۔

سیّدہ عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ اپنے چند صحابہ کرام کے ہمراہ وہاں تشریف لے گئے (واپس آ کر) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اس کنویں کا پانی یوں تھا جیسے اس میں مہندی گھولی ہوئی ہو اور وہاں کے کھجوروں کے درختوں کے سرے یوں تھے جیسے شیاطین کے سر ہوں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اسے نکلوا کیوں نہیں دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت عطا کی تو مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں اس کے حوالے سے مسلمانوں کے درمیان کوئی خرابی پھیلاؤں۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالسِّنِينَ

نبی اکرم ﷺ کا مشرکین کے خلاف قحط سالی کی دعا کرنے کا تذکرہ

6585 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، وَمَنْصُورٌ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ قَالَ: يَجِيءُ دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ، وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ، قَالَ: فَفَزِعْنَا، فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ: وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَغَضِبَ، فَجَلَسَ، وَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ شَيْئًا فَلْيَقُلِ: اللّٰهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِمَا لَا يَعْلَمُ: لَا أَعْلَمُ، فَإِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ) (ص: 86) إِنَّ قُرَيْشًا دَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسِنِي يُوسُفَ، فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوا فِيهَا، فَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ، وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، جِئْتَ تَأْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَقَوْمُكَ هَلَكُوا، فَادْعُ اللّٰهَ، فَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ) (الدخان: 11) ، إِلَى قَوْلِهِ: (إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ) (الدخان: 15) ، فَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ إِذَا جَاءَ، ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: (يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى) (الدخان: 16) ، فَذٰلِكَ يَوْمُ بَدْرٍ، (فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا) (الفرقان: 77) يَوْمَ بَدْرٍ، وَ (الم غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ) (الروم: 1) ، وَالرُّومُ قَدْ مَضٰى، وَقَدْ مَضَتِ الْأَرْبَعُ

مسروق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص کندہ میں حدیث بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے دن دھواں آئے گا تو وہ منافقین کی سماعت اور بصارت کو اپنی گرفت میں لے گا جبکہ مومن کو اس سے زکام کی سی کیفیت محسوس ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: ہم اس بات سے گھبرا گئے پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی خدمت میں حاضر ہوا (انہیں یہ بات بتائی) وہ پہلے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ غصے میں آ گئے۔ پھر وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے کہا: اے لوگو! جو شخص کسی چیز کے بارے میں علم رکھتا ہو وہ اس کے مطابق بیان کر دے اور جو شخص علم نہ رکھتا ہو وہ یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کیونکہ علم ہونے میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی کو جس چیز کے بارے میں علم نہیں ہے وہ اس کے بارے میں یہ کہہ دے۔ میں نہیں جانتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے

6585- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه الطبراني في "الكبير" (9048) ، وأبو نعيم في "الدلائل" (369) عن الفضل بن الحباب بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1020) في الاستسقاء : باب إذا استشفع المشركون بالمسلمين عند القحط، و (4774) في تفسير سورة الروم، والطبراني (9048) ، والبغوي في "معالم التنزيل " 150-4/149 عن محمد بن كثير، به. وأخرجه الحميدي (116) ، وعنه البخاري (4693) في تفسير سورة يوسف: باب (وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ) ، عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 1/441، والبخاري (4824) في تفسير سورة الدخان: باب (ثم تولوا عنه وقالوا معلم مجنون) ، والترمذي (3254) في التفسير: باب ومن سورة الدخان، من طريق شعبة، عن الأعمش ومنصور بن المعتمر، به. وأخرجه أحمد 381-1/380 و 431، والبخاري (1007) في الاستسقاء: باب دعاء النبي - صلى الله عليه وسلم -: "اجعلها عليهم سنين كسنيّ يوسف "، و (4821) في تفسير سورة الدخان: باب (يغشى الناس هذا عذاب أليم) ، و (4822) باب (ربنا اكشف عنا العذاب إنا مؤمنون) ، و (4823) باب (أنى لهم الذكرى وقد جاء هم رسول أمين) ، ومسلم (2798) (40) في صفات المنافقين: باب الدخان، والطبري في "جامع البيان" 25/111، والطبراني (9046) و (9047) ، والبيهقي في "الدلائل" 325-2/324، و 325 326-، والبغوي في "التفسير" 4/150 من طريق الأعمش، به. وأخرجه [illegible]

نبی ﷺ سے یہ فرمایا ہے۔

''تم یہ فرمادو کہ میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں چاہتا اور نہ ہی میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں۔''

(پھر حضرت عبداللہ نے وضاحت کی) نبی اکرم ﷺ نے قریش کے خلاف دعائے ضرر کی۔ آپ نے دعا کی۔

''اے اللہ تو ان لوگوں کے خلاف میری مدد کر جو حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی (قحط سالی کے) سات سالوں کے ذریعے ہو۔''

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) تو ان لوگوں کو قحط سالی نے اپنی لپیٹ میں لے لیا' یہاں تک کہ وہ لوگ اس قحط سالی کے دوران ہلاکت کا شکار ہونے لگے۔ وہ مردار اور ہڈیاں تک کھانے لگے' ان میں سے کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو اسے دھواں سا محسوس ہوتا تھا۔ ابوسفیان بن حرب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ آپ صلہ رحمی کا حکم دینے کے لئے تشریف لائے ہیں جبکہ آپ کی قوم کے لوگ ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''تم اس دن کا انتظار کرو جب آسمان واضح دھواں لے کر آئے گا' جو لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے گا اور یہ دردناک عذاب ہوگا۔''

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''اگر ہم تھوڑا سا عذاب کم کر دیں تو تم لوگ دوبارہ لوٹ جاتے ہو۔''

جب وہ عذاب آیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ان لوگوں سے دور کر دیا تو وہ لوگ دوبارہ کفر کی طرف لوٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''جس دن ہم بڑی گرفت کریں گے۔'' اس سے مراد غزوہ بدر ہے۔

''تو عنقریب لزام ہوگا'' اس سے مراد غزوہ بدر ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''الف لام میم رومی مغلوب ہو گئے زمین کے کچھ حصے میں' اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آ جائیں گے۔''

(پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) رومیوں والا معجزہ رونما ہو چکا ہے اور دیگر چار (معجزات بھی) گزر چکے ہیں۔

بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے بیمار ہونے کا بیان

6586 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): رَجَعَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جِنَازَةٍ بِالْبَقِيعِ، وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا فِيْ رَاْسِي، وَاَنَا اَقُوْلُ: وَا رَاْسَاهُ، قَالَ: بَلْ اَنَا يَا عَائِشَةُ، وَا رَاْسَاهُ ، ثُمَّ قَالَ: وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِي، فَغَسَّلْتُكِ، وَكَفَّنْتُكِ، وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ، ثُمَّ دَفَنْتُكِ؟ ، قُلْتُ: لَكَاَنِّي بِكَ اَنْ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَدْ رَجَعْتَ اِلٰى بَيْتِي، فَاَعْرَسْتَ فِيْهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ بُدِءَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک دن نبی اکرم ﷺ بقیع میں جنازے میں شریک ہونے کے بعد میرے ہاں واپس تشریف لائے۔ مجھے سر میں درد محسوس ہو رہی تھی۔ میں نے کہا: ہائے میرا سر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ مجھے یہ کہنا چاہئے اے عائشہ! ہائے میرا سر' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں تو کوئی نقصان نہیں ہے اگر تم مجھ سے پہلے فوت ہو جاتی ہو تو میں تمہیں غسل دوں گا۔ میں تمہیں کفن دوں گا میں تمہاری نماز جنازہ ادا کروں گا پھر میں تمہیں دفن کروں گا۔ میں نے عرض کی: جی ہاں جب آپ ایسا کرلیں گے' تو اس کے بعد آپ واپس میرے گھر تشریف لے جائیں گے' اور وہاں اپنی نئی زوجہ محترمہ کے ساتھ رات گزاریں گے' تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی اس بیماری کا آغاز ہوا جس میں آپ کا وصال ہوا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعِلَّةَ قَدْ بَدَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کی بیماری کا جب آغاز ہوا

6586- إسناده قوی. رجاله ثقات غير محمد بن إسحاق، وهو صدوق، وقد صرح بالتحديث فى رواية البيهقى فى "الدلائل" فانتفت شبهة تدليسه. محمد بن سلمة: هو الحرانى. وأخرجه النسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 11/482، والبيهقى فى "السنن" 3/396 عن عمرو بن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/228، وعنه ابن ماجه (1465) فى الجنائز: باب ما جاء فى غسل الرجل امرأته وغسل المرأة زوجها، عن محمد بن سلمة . وأخرجه البيهقى فى "السنن" 3/396 عن أحمد بن بكار، عن محمد بن سلمة، به. وأخرجه عبد الرزاق (9754) عن معمر، عن الزهرى، به. وأخرجه البيهقى فى "الدلائل" 169-168/.7/168 من طريق يُونُس بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حدثنا يعقوب بن عتبة، به. وقال البوصيرى فى "مصباح الزجاجة" 95/1: اسناد رجاله ثقات، ورواه البخارى من وجه آخر مختصراً.

آپ ﷺ اس وقت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے

6587 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَوَّلُ مَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ، فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ حَتّٰى اُغْمِيَ عَلَيْهِ، قَالَ: وَتَشَاوَرُوا فِيْ لَدِّهِ، فَلَدُّوْهُ، فَلَمَّا اَفَاقَ، قَالَ: مَا هٰذَا؟ اَفِعْلُ نِسَاءٍ جِئْنَ مِنْ هَاهُنَا، وَاَشَارَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَكَانَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ فِيْهِنَّ، فَقَالُوا: كُنَّا نَتَّهِمُ بِكَ ذَاتَ الْجَنْبِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَدَاءٌ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَقْذِفَنِيْ بِهِ، لَا يَبْقَيَنَّ اَحَدٌ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ اِلَّا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِيْ عَبَّاسًا، قَالَ: فَلَقَدِ الْتَدَّتْ مَيْمُوْنَةُ يَوْمَئِذٍ، وَاِنَّهَا لَصَائِمَةٌ لِعَزِيْمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی بیماری کا آغاز سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہوا۔ نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدید ہوگئی یہاں تک کہ آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔

راوی بیان کرتے ہیں: گھر والوں نے اس بارے میں مشورہ دیا کہ آپ کے منہ میں دوائی ٹپکائی جائے۔ انہوں نے آپ کے منہ میں دوائی ٹپکا دی۔ جب آپ کو افاقہ محسوس ہوا تو آپ نے دریافت کیا: یہ کیا چیز ہے کیا یہ ان خواتین کا فعل ہے جو اس طرف سے آئی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حبشہ کی سرزمین کی طرف اشارہ کیا سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی ان خواتین میں شامل تھیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہمیں یہ گمان ہوا کہ شاید آپ کو ذات الجنب کی بیماری لاحق ہوئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ بیماری ہے جس میں اللہ تعالیٰ مجھے مبتلا نہیں کرے گا۔ اب گھر میں موجود ہر شخص کے منہ میں دوا ٹپکائی جائے گی۔ صرف نبی اکرم ﷺ کے چچا کے ساتھ ایسا نہیں کیا جائے گا یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس دن سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بھی دوائی پی حالانکہ انہوں نے اس دن روزہ رکھا ہوا تھا لیکن انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے شدید اصرار پر ایسا کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ فِيْ عِلَّتِهِ نِسَاءَهُ اَنْ يَكُوْنَ تَمْرِيْضُهُ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران اپنی ازواج سے یہ

6587– إسناده صحيح على شرط البخاري . رجاله رجال الشيخين غير علي ابن المديني، فمن رجال البخاري. وهو في "مصنف عبد الرزاق " (9754) ، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/438، والطبراني 24/ (372) ، وصححه الحاكم 4/202، ووافقه الذهبي، وكذا صححه الحافظ في " الفتح " .8/148وذكره الهيثمي في " المجمع " 9/33، وقال: رواه أحمد ورجالهُ رجالُ الصحيح. واللدود: من الأدوية ما يُسقاه المريض في أحد شِقَّي الفم، ولديدا الفم: جانباه. وقوله: "لَا يَبْقَيَنَّ أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ"، قال ابن الأثير: فعل ذلك عقوبة لهم، لأنهم لَدُّوه بغير إذنه.

فرمائش کی کہ آپ ﷺ اپنی بیماری کے ایام سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاریں گے

6588 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ قُلْتُ: اَخْبِرِيْنِي عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اشْتَكٰى، فَعَلِقَ يَنْفُثُ، فَجَعَلْنَا نُشَبِّهُ نَفْثَهُ بِنَفْثِ آكِلِ الزَّبِيبِ، قَالَتْ: وَكَانَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهِ، فَلَمَّا ثَقُلَ اسْتَاْذَنَهُنَّ اَنْ يَكُوْنَ عِنْدِيْ وَيَدُرْنَ عَلَيْهِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطَّانِ رِجْلَاهُ الْاَرْضَ، اَحَدُهُمَا عَبَّاسٌ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لِي: مَا اَخْبَرَتْكَ بِالْاٰخَرِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ

✿✿ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا میں نے کہا: آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے بارے میں بتایئے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا نبی اکرم ﷺ بیمار ہوگئے۔ آپ کی بلغم میں خون آنے لگا۔ ہم آپ کے نکلنے والے بلغم کو خشک انگور کھانے والے کے تھوک سے تشبیہ دیتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ باری باری اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے جب آپ کی بیماری زیادہ ہوگئی تو آپ نے ان خواتین سے اجازت طلب کی کہ آپ میرے ہاں رہیں اور وہ خواتین آپ کی خدمت میں حاضر ہو جایا کریں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہین جب نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو آپ دو آدمیوں کے درمیان پر زمین پر پاؤں گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے۔ ان میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنائی تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: کیا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمہیں دوسرے صاحب کے بارے میں نہیں بتایا میں نے جواب دیا: جی نہیں، تو انہوں نے بتایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اسْتَثْنٰى عَمَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَمْرِ بِاللَّدُوْدِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا کو منہ میں دوائی ٹپکانے کے حکم سے مستثنیٰ قرار دیا، جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

6589 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

6588– إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء ، فمن رجال مسلم، وقد تقدّم مطولاً برقم (2113) ، وسيأتي أيضاً برقم (6602) .

(متن حدیث): لَدَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ، فَجَعَلَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا: لَا تَلُدُّونِيْ، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ الدَّوَاءَ، فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: اَلَمْ اَنْهَكُمْ اَنْ تَلُدُّونِيَ؟، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ الدَّوَاءَ، فَقَالَ: لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ، وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْعَبَّاسِ فَاِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْهُمْ

عبیداللہ بن عبداللہ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے دوران آپ کے منہ میں دوائی ٹپکا دی تو آپ نے اشارہ کیا تم لوگ میرے منہ میں دوائی نہ ٹپکاؤ ہم نے سوچا جس طرح بیمار شخص دوا کو ناپسند کرتا ہے (یہ بھی اسی طرح ہے) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بہتر ہوئی تو آپ نے فرمایا: کیا میں نے تم لوگوں کو اس بات سے منع نہیں کیا تھا کہ تم میرے منہ میں دوائی نہ ٹپکاؤ۔ ہم نے عرض کی: (ہم تو یہ سمجھے تھے) جس طرح بیمار شخص دوائی کو ناپسند کرتا ہے (یہ بھی اسی طرح کی صورت حال ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھر میں موجود ہر شخص کے منہ میں دوائی ٹپکائی جائے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ رہی تھی کیونکہ اس وقت وہ گھر میں موجود نہیں تھے (جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں ٹپکائی گئی تھی)

ذِكْرُ قِرَاءَةِ عَائِشَةَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِلَّتِهِ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا معوذتین پڑھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دم کرنے کا تذکرہ' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری کے دوران تھا' جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا

6590 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَيَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ، قَالَتْ: فَلَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ طَفِقْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ بِهَا عَلٰى نَفْسِهِ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

6589- إسناده صحيح على شرط البخاري. رجاله رجال الشيخين غير علي ابن المديني، فمن رجال البخاري، وقد أخرجه عنه في "صحيحه" (4458) في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ووفاته، و (5712) في الطب: باب اللدود. وأخرجه أحمد 6/53، والبخاري (7886) في الديات: باب القصاص بين الرجال والنساء في الجراحات، و (6897) باب إذا أصاب قوم من رجل هل يعاقب أم يقتص منهم كلهم، ومسلم (2213) في السلام: باب كراهية التداوي باللدود، والنسائي "الكبرى" كما في "التحفة" 11/483 من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد.

6590- إسناده صحيح على مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وقد أخرجه عنه (2192) و51) في السلام: باب رقية المريض بالمعوذات والنفث. وقد تقدم برقم (2693).

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو آپ اپنے اوپر معوذات پڑھ کر دم کیا کرتے تھے اور اپنا دست مبارک پھیرا کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تو میں نے معوذات پڑھ کر آپ پر دم کرنا شروع کیا جنہیں پڑھ کر آپ اپنے اوپر دم کرتے تھے اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک آپ کے جسم پر پھیرتی رہی۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَقُولُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِلَّتِهِ عِنْدَ الدُّعَاءِ بِالشِّفَاءِ لَهُ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کے دوران شفاء کے لیے کون سی دعا پڑھا کرتے تھے؟

6591 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اُغْمِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاْسُهُ فِيْ حِجْرِي، فَجَعَلْتُ اَمْسَحُهُ وَاَدْعُو لَهُ بِالشِّفَاءِ، فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَلْ اَسْاَلُ اللّٰهَ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى مَعَ جِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَاِسْرَافِيلَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوئی۔ آپ کا سر میری گود میں تھا میں نے آپ پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا اور آپ کے لئے شفا کی دعا مانگنا شروع کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بہتر ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں بلکہ میں اللہ تعالیٰ سے رفیق اعلیٰ مانگتا ہوں۔ یعنی جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کا ساتھ عطا کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اس بات کا تذکرہ' یہ کلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا (اس وقت) تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا گیا تھا

6592 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهُ لَا يَمُوْتُ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ

6591- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير أبي زرعة الحافظ - واسمه عُبيد الله بن عبد الكريم - فمن رجال مسلم. سفيان: هو الثوري، وأبو بردة: هو ابن أبي موسى الأشعري. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/340، وفي "عمل اليوم والليلة" (1097) عن محمد بن علي بن ميمون الرقي، عن الفريابي، عن سفيان، بهذا الإسناد، وانظر ما بعده.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَاَخَذَتْهُ بُحَّةٌ، فَجَعَلَ يَقُولُ: (مَعَ الَّذِينَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ اُولَئِكَ رَفِيقًا) (النساء: 69) ، قَالَتْ: فَظَنَنْتُ اَنَّهُ خُيِّرَ حِينَئِذٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے یہ بات سن رکھی تھی کہ کسی بھی نبی کا انتقال اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک اسے دنیا میں رہنے یا آخرت میں (منتقل ہونے) کے درمیان اختیار نہیں دیا جاتا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اس بیماری کے دوران جس میں آپ کا وصال ہوا، یہ کہتے ہوئے سنا حالانکہ اس وقت آپ کی آواز بھاری ہو چکی تھی۔ آپ یہ کہہ رہے تھے۔

''ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا جو نبیوں صدیقین شہداء اور صدیقین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ بہترین ساتھی ہیں۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الْخُطْبَةِ الَّتِي خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ عُمْرِهِ حَيْثُ خَرَجَ لِيَعْهَدَ اِلَى النَّاسِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس خطبے کی صفت کا تذکرہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عمر کے آخری حصے میں اس وقت دیا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تلقین کرنے کے لیے تشریف لے گئے تھے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

6593 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، قَالَ اُنَيْسُ بْنُ اَبِي يَحْيَى: اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

6592– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري (4435) في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، ومسلم (2444) (86) في الفضائل: باب في فضل عائشة رضي الله عنها، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/176 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 6/176 و 205، والبخاري (2436)، ومسلم، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/6، وفي "اليوم والليلة" (1094)، وأبو يعلى (4534) من طرق عن شعبة، به. وأخرجه البخاري (4586) في تفسير سورة النساء: باب (فأولئك مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ)، وابن ماجة (1620) في الجنائز: باب ما جاء في مرض النبي - صلى الله عليه وسلم -، من طريقين عن سعد بن إبراهيم، به. وأخرجه أحمد 6/99، والبخاري (4437) عن شعيب، عن الزهري، عن عروة، به. وأخرجه البخاري (6348) في الدعوات: باب دعاء النبي - صلى الله عليه وسلم -: "اللّٰهم الرفيق الأعلى"، و (6509) في الرقاق: باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، ومسلم (2444) (87) من طرق عن الليث، قال: حدثني عقيل، عن ابن شهاب، أخبرني سعيد بن المسيب وعروة بن الزبير في رجال من أهل العلم أن عائشة زوج النبي - صلى الله عليه وسلم - قالت ... وأخرجه البخاري (4463) في المغازي: باب آخر ما تكلم به النبي - صلى الله عليه وسلم -، من طريق يونس، عن الزهري

6593– إسناده قوي. أبو يحيى هو سمعان الأسلمي، روى عنه ابناه أنيس ومحمد، ووثقه المصنف، وقال النسائي: لا بأس به، وباقي رجاله ثقات. وهو في "مسند أبي يعلى" (1155). وأخرجه الدارمي 1/36 أخبرنا زكريا بن عدي، حدثنا حاتم بن إسماعيل، عن أنيس بن أبي يحيى، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده، والحديث الآتي برقم (6861).

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَهُوَ مَعْصُوبُ الرَّأْسِ، فَاتَّبَعْتُهُ حَتّٰى قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: إِنِّي السَّاعَةَ قَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ، فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي، بَلْ نَفْدِيكَ بِأَمْوَالِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَوْلَادِنَا، قَالَ: ثُمَّ هَبَطَ مِنَ الْمِنْبَرِ، فَمَا رُئِيَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے یہ اس بیماری کی بات ہے جس میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ نے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ میں آپ کے پیچھے پیچھے آیا' یہاں تک کہ آپ منبر پر آ کر کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حوض کوثر پر کھڑا ہوں پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ایک بندے کے سامنے دنیا اور اس کی زیب و زینت پیش کی گئی تو اس بندے نے آخرت کو اختیار کر لیا۔ حاضرین میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی کو یہ بات سمجھ نہیں آئی۔ ہم نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہم اپنے اموال اور اپنی جانیں اپنی اولاد آپ کے فدیے کے طور پر دیدیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اتر آئے۔ اس کے بعد آپ کو نہیں دیکھا گیا۔ (یعنی اس کے بعد آپ کا وصال ہو گیا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُخَيَّرَ فِيمَا وَصَفْنَا كَانَ صَفِيَّ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہم نے جو بیان کیا ہے' اس میں جس شخص کو اختیار دیا گیا' وہ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تھے

6594 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، وَعُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ لِقَائِهِ، فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ، فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأَبْنَائِنَا، فَقَالَ رَسُولُ

6594– إسناده صحيح على شرط الصحيح . رجاله رجال الشيخين غير عليّ ابن المديني، فمن رجال البخاري، وأبي داود -وهو سليمان بن داود الطيالسي- فمن رجال مسلم، وفليح بن سليمان قد توبع عند المؤلف برقم (6861) .وأخرجه أحمد 3/18، وابن أبي شيبة 12/6، وابن أبي عاصم في "السنّة" (1227) ، وابن سعد 2/227 من طريق يونس بن محمد، ومسلم (2382) في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي بكر الصديق، وابن سعد 2/227 من طريق سعيد بن منصور، وابن سعد أيضاً من طريق يحيى بن عباد، ثلاثتهم عن فليح، بهذا الإسناد . ووقع في المطبوع من "السنّة": "عبيد بن حنين عن بسر بن سعيد"، وهو تحريف .وأخرجه خاري (466) في الصلاة. باب الخوخة والممر في المسجد، عن محمد بن سنان، عن فليح، به، إلا أن فيه: "عن عبيد بن حنين عن سعيد"، قال الحافظ في "الفتح" 1/559 : وقد نقل ابن السكن عن الفربري عن البخاري أنه قال: هكذا حدث به محمد بن ىو خطأ، وإنما هو عن عبيد بن حنين وعن بسر بن سعيد، يعني بواو العطف .وأخرجه أحمد 3/18، والبخاري (3654) في ـة: باب قول النبيّ - صلى الله عليه وسلم - "سدُّوا الأبوابَ إلا بابَ أبي بكر"

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْكُتْ يَا اَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا مِنَ النَّاسِ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ، وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ، اَلَا لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا سُدَّتْ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ، فَقُلْتُ: الْعَجَبُ يُخْبِرُنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَهٰذَا يَبْكِي، وَاِذَا الْمُخَيَّرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا الْبَاكِي اَبُوْ بَكْرٍ، وَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمُنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو اس بات کا اختیار دیا کہ اسے اللہ تعالیٰ دنیا کی آرائش وزیبائش عطا کردے یا اپنی بارگاہ میں حاضری عطا کردے تو اس شخص نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کو اختیار کیا' اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور انہوں نے عرض کی: ہم اپنے آباؤ اجداد اور اپنی اولاد آپ کے فدیے کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر تم خاموش رہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ساتھ اور مال کے اعتبار سے لوگوں میں میرے ساتھ سب سے اچھا سلوک ابوبکر نے کیا۔ اگر میں نے لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو بناتا' البتہ اسلام کا بھائی چارہ اور محبت تو ہے ہی' خبردار مسجد میں موجود ہر دروازہ بند کردیا جائے۔ صرف ابوبکر کا دروازہ کھلا رہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سوچا اس بات پر حیرانگی ہوتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات کی اطلاع دے رہے ہیں کہ ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا ہے اور یہ صاحب (یعنی حضرت ابوبکر) رو رہے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اختیار دیئے گئے شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور رونے والے شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَرْجَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا لِلْعَهْدِ اِلَى النَّاسِ صَلّٰى عَلٰى شُهَدَاءِ اُحُدٍ قَبْلَ الْخُطْبَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور وہ اس بات کا قائل ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تشریف آوری جس کا ذکر ہم نے کیا ہے' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تلقین کرنے کے لیے تشریف لائے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دوران خطبہ دینے سے پہلے شہداء احد کی نماز جنازہ ادا کی تھی' وہ خطبہ جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6595 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ

عَامِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی عَلٰی قَتْلٰی اُحُدٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَقَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰی عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّی بَيْنَ اَيْدِيكُمْ فَرَطٌ، وَاِنِّی عَلَيْكُمْ لَشَهِيدٌ، وَاِنِّی وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِی، وَلٰكِنِّی قَدْ اُعْطِيتُ اللَّيْلَةَ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَاَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا، ثُمَّ دَخَلَ فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا، وَكَانَتْ آخِرُ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد کی نماز جنازہ ادا کی پھر آپ واپس تشریف لائے۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! میں تمہارے آگے تمہارا پیشرو ہوں اور میں تم لوگوں کا گواہ ہوں گا۔ اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا اندیشہ نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن گزشتہ رات مجھے زمین اور آسمان کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں۔ مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تم ان میں دلچسپی لو گے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر تشریف لے گئے پھر آپ اپنے گھر سے باہر نہیں نکلے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو قبض کر لیا۔ یہ وہ آخری خطبہ تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (آپ کی روح مبارکہ کو) قبض کر لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: صَلَّی عَلٰی قَتْلٰی اُحُدٍ، اَرَادَ بِهِ اَنَّهُ دَعَا وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ لَا اَنَّهُ صَلَّی عَلَيْهِمْ كَمَا يُصَلِّی عَلَی الْمَوْتٰی

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کی نماز جنازہ ادا کی''۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی اور ان کے لیے مغفرت طلب کی' اس سے یہ مراد نہیں ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نماز جنازہ ادا کی جس طرح مرحومین کی نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے

6596 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰی بْنِ مُجَاشِعٍ السِّخْتِيَانِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَصَّارُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، اَوْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُبُّوا عَلَیَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّی اَسْتَرِيحُ، فَاَعْهَدَ اِلَی النَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاَجْلَسْنَاهُ فِی مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نُحَاسٍ، وَسَكَبْنَا عَلَيْهِ مِنَ

6595– إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن وهب بن أبي كريمة فقد روى له النسائي. محمد بن سلمة: هو الحراني، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد، وأبو الخير: هو مَرْثد بن عبد الله اليزني. وقد تقدم برقم (3198) و (3199).

الْمَاءِ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ، ثُمَّ خَرَجَ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنَى عَلَيْهِ، وَاسْتَغْفَرَ لِلشُّهَدَاءِ الَّذِيْنَ قُتِلُوا يَوْمَ اُحُدٍ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کے ذریعے پانی بہاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں تاکہ مجھے تھوڑا سا سکون آئے تاکہ میں لوگوں کو کوئی ہدایت کرسکوں۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تانبے کے بنے ہوئے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بڑے برتن میں بٹھادیا۔ہم نے آپ پر پانی انڈیلا یہاں تک کہ آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ تم لوگوں نے کام پورا کردیا ہے پھر آپ تشریف لے گئے۔آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔آپ نے ان شہداء کے بارے میں دعائے مغفرت کی جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتْبَةَ الْكِتَابِ لِاُمَّتِهِ لِئَلَّا يَضِلُّوا بَعْدَهُ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے تحریر لکھنے کا ارادہ کیا تھا' تاکہ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد گمراہی کا شکار نہ ہوجائیں

6597 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث):لَمَّا حضرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ اَبَدًا، قَالَ عُمَرُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ، قَالَ: فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ، وَاخْتَصَمُوا لَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاَحَادِيثَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا،

6596– إسناده صحيح. محمد بن عبد الله -وهو ابن الحسن العصّار - ذكره المؤلف في "الثقات" 9/103 وحدث عنه جمع، وقال السمعاني في "الأنساب" 8/462: كان مع أحمد بن حنبل في الرحلة إلى اليمن وغيره، وهو أول من أظهر مذهب الحديث بجرجان، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 6/151 و 228، والبيهقي 1/31 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 1/31 من طريق عبد الرزاق، به، ولم يذكر فيه عمرة. وأخرجه الحاكم 1/145، والبيهقي 1/31 من طريقي على ابن المديني وأحمد بن حنبل، عن عبد الرزاق، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عمرة، عن عائشة. وأخرجه الدارمي 1/38، وأبو يعلى (4770) من طريقين عن عروة، عن عائشة. وأخرجه البخاري (198) في الوضوء: باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة، والبيهقي 1/31 عن أبي اليمان، عن شعيب، والبخاري (4442) في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، ومن طريقه البغوي (3825) من طريق عقيل، وابن سعد 2/232، والبخاري (5714) من طريق عبد الله بن المبارك، عن معمر ويونس، وأبو يعلى (4579) من طريق محمد بن إسحاق، خمستهم عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عن عائشة. وانظر الحديثين الآتيين برقم (6599) و (6600).

فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری وقت قریب آیا تو گھر میں کچھ لوگ موجود تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دیتا ہوں تم اس کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تکلیف کا رنگ غالب ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے ہمارے لیے اللہ کی کتاب ہی کافی ہے تو گھر میں موجود لوگوں کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا وہ آپس میں اس بارے میں بحث کرنے لگے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ان کی آوازیں اور گفتگو زیادہ ہو گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اٹھ جاؤ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: مصیبت سی مصیبت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تحریر لکھنے کے درمیان لوگوں کا اختلاف اور ان کا شور شرابا رکاوٹ بن گیا۔

ذِكْرُ اِشَارَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا اَشَارَ بِهٖ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کی طرف اشارہ کرنا' جس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کے اپنے خلیفہ ہونے) کی طرف اشارہ کیا

6598 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ: اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ،

6597- حديث صحيح . ابن أبي السري -وهو محمد بن المتوكل العسقلاني - قد توبع ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين.وأخرجه أحمد 1/336، والبخاري (4432) في المغازي: باب مرض النبي - صلى الله عليه وسلم - ووفاته، و (5669) في المرضى: باب قول المريض: قوموا عني، ومسلم (1637) (22) في الوصية: باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه، من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد.وأخرجه البخاري (5669) ، و (7366) في الاعتصام: باب كراهية الخلاف، من طريق هشام بن يوسف الصنعاني، عن معمر، به . وأخرجه أحمد 325-1/324، والبخاري (114) في العلم: باب كتابة العلم، من طريق يونس، عن الزهري، به.وأخرجه الحميدي (526) ، وأحمد 1/222، وابن سعد 2/242، والبخاري (3053) في الجهاد: باب هل يستشفع إلى أهل الذمة، و (3168) باب إخراج اليهود من جزيرة العرب، و (4431) ، ومسلم (1637) (20) ، والبيهقي 9/207 من طريق ابن عيينة، عن سليمان الأحول، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس .وأخرجه مسلم (1637) (21) ، وابن سعد 2/242 و 243، والطبراني (12261) من طريقين عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس .وأخرجه أحمد 1/293، والطبراني (10961) و (10962) من طريق ليث، عن طاووس، عن ابن عباس.

فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ، وَيَقُولُ أَنَا أَوْلَى وَيَأْبَى اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اپنی بیماری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والد ابوبکر کو میرے پاس بلواؤ تاکہ میں تحریر لکھ دوں کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص بھی (خلافت کا) خواہش مند ہوسکتا ہے اور وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اس کا زیادہ حق دار ہوں حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان صرف ابوبکر (کو خلیفہ کے طور پر) قبول کریں گے۔

ذِكْرُ اغْتِسَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَاءِ الَّذِىْ لَمْ يُمَسَّ بَعْدَ اَنْ اُوكِيَ فِيْ عِلَّتِهِ الَّتِىْ قُبِضَ فِيْهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اس بیماری کے دوران‘ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا، ایسے پانی کے ذریعے غسل کرنے کا تذکرہ‘ جسے مشکیزے میں ڈالنے کے بعد اسے استعمال نہ کیا گیا ہو

6599 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ: صُبُّوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ ، قَالَتْ: فَاَجْلَسْنَاهُ فِيْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ، فَمَا زِلْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں‘ جس بیماری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس کے دوران آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کے ذریعے پانی بہاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں تاکہ میں لوگوں کو کوئی تلقین کرسکوں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بڑے ٹب میں بٹھایا۔ اس کے بعد ہم آپ پر پانی بہاتی رہیں‘ یہاں تک کہ آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ تم نے ایسا کرلیا ہے۔

6598- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 6/144، ومسلم (2387) في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي بكر رضي الله عنه، ومن طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/50 من طريق عبد الرحمن بن أبي بكر القرشي، و 6/106 من طريق نافع بن عمر، كلاهما عن ابن أبي مليكة، عن عائشة. وأخرجه البخاري (5666) في المرضى: باب ما رخص للمريض أن يقول: إني وجع، و (7217) في الأحكام: باب الاستخلاف، عن يحيى بن يحيى، عن سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ محمد، عن عائشة.

6599- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي ابن المديني، وشيخه هشام بن يوسف -وهو الصنعاني- فمن رجال البخاري. وأخرجه الحاكم 1/145 من طريق هشام بن يوسف، بهذا الإسناد. وقد سقط من المطبوع من "المستدرك" هذا الإسناد فيستدرك من هنا. وأخرجه الحاكم 1/145 من طريق محمد بن حميد، عن معمر، به. وانظر الحديث السالف برقم (6596) والحديث الآتي.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا اغْتَسَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عِلَّتِهِ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران غسل کیا تھا

6600 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ، وَعُمْرَةُ، اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ: صُبُّوا عَلَیَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّیْ اَسْتَرِيحُ، فَاَعْهَدَ اِلَى النَّاسِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاَجْلَسْنَاهُ فِیْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ مِنْ نُحَاسٍ، فَسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جس بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اس میں آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کے ذریعے پانی بہاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں تاکہ مجھے کچھ سکون آئے اور میں لوگوں کو ہدایت کرسکوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم نے نبی اکرم ﷺ کو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پیتل کے بنے ہوئے ٹب میں بٹھایا۔ ہم نے نبی اکرم ﷺ پر پانی انڈیلا یہاں تک کہ آپ نے ہمیں اشارہ کرنا شروع کیا کہ تم نے ایسا کرلیا ہے پھر آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَهْدِ الَّذِیْ عَزَمَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَى النَّاسِ بَعْدَهُ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهِ اغْتَسَلَ وَخَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ

اس عہد کی صفت کا تذکرہ، جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ

آپ ﷺ لوگوں کو اس کی تلقین کریں گے کہ وہ آپ ﷺ کے بعد (اس پر گامزن رہیں) اور اسی وجہ سے آپ ﷺ نے غسل کیا تھا اور مسجد تشریف لے گئے تھے

6601 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): وَجِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ: مُرُوا اَبَا

6600– حديث صحيح. ابن أبي السري -وهو محمد بن المتوكل العسقلاني- قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. وانظر الحديثين المتقدمين برقم (6596) و (6599).

6601– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم برقم (2117) وسيأتي برقم (6873). وقولها: "ما رأيت منكِ خيراً قطُّ" أرادت به عائشة رضي الله عنها.

بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَقُلْتُ مِثْلَهَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُوْلِي لَهُ: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا

قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ، فَفَعَلَتْ حفصةُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ، قَالَتْ: فَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ يَّؤُمُّ النَّاسَ، فَلَمَّا كَبَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ اَبُوْ بَكْرٍ يَّتَاَخَّرُ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ، فَمَكَثَ مَكَانَهُ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِذَائِهِ، فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى قَضَى الصَّلَاةَ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو آپ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے' تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو تلاوت نہیں سنا سکیں گے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے میں نے پھر ویسی ہی بات کہی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ میں نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ نبی اکرم ﷺ سے کہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے' تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو تلاوت نہیں سنا سکیں گے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیجئے۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ تم لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ والی خواتین کی طرح ہو۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا تمہاری طرف سے مجھے کبھی کوئی بھلائی دیکھنے کو نہیں ملی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کے لئے نکلے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہہ لی تو نبی اکرم ﷺ بھی تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے' تو نبی اکرم ﷺ نے اشارہ کیا تم اپنی جگہ پر رہو تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر رہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ آ کر بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کر رہے تھے' یہاں تک کہ انہوں نے نماز مکمل کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ كَانَ قَاعِدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّالنَّاسُ قِيَامٌ خَلْفَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے بیٹھ کر وہ نماز ادا کی تھی جبکہ آپ ﷺ کے پیچھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دیگر لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے رہے تھے

6602 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ،

حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ اَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ لَهَا: اَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: بَلٰى، ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَصَلَّى النَّاسُ؟ ، فَقُلْتُ: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ، فَقَالَ: ضَعُوْا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ ، فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ، فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثم اَفَاقَ، فَقَالَ: اَصَلَّى النَّاسُ؟ ، قُلْنَا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ، قَالَتْ: وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، قَالَتْ: فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اِلٰى اَبِي بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ، فَقَالَ لَهُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ - وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا اَوْ رَفِيقًا -: يَا عُمَرُ، صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ، فَفَعَلَ وَصَلّٰى بِهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَآهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ، فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ اَنْ لَا يَتَاَخَّرَ، فَقَالَ لَهُمَا: اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِ اَبِي بَكْرٍ ، فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: فَجَعَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ اَبِي بَكْرٍ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ، قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهَا عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: لَمْ تُسَمِّ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟ ، فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: هُوَ عَلِيٌّ

عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے کہا آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے بارے میں نہیں بتائیں گی۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے۔ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ یارسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لئے کسی بڑے برتن میں پانی رکھو ہم نے ایسا ہی کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا پھر آپ اٹھنے لگے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے۔ ہم نے عرض کی: جی نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ لوگ اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشاء کی نماز کے لئے انتظار کر رہے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ وہ پیغام رساں ان کے پاس آیا اس نے ان سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو ایک نرم دل اور مہربان شخص تھے۔ انہوں نے کہا: اے عمر آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیجئے تو حضرت

6602- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وزائدة: هو ابن قدامة. وقد تقدم برقم (2113) من طريق حسين بن علي، عن زائدة.

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ ان ایام میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت میں کچھ بہتری محسوس ہوئی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لے گئے۔ ان میں سے ایک حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ پیچھے نہ ہٹیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں صاحبان سے کہا کہ مجھے ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دو ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرنے لگے حالانکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔

عبیداللہ نامی راوی کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے ان سے کہا: کیا میں آپ کے سامنے وہ حدیث بیان نہ کروں جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے بارے میں بتائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث انہیں سنائی۔ انہوں نے اس کی کسی بھی بات کا انکار نہیں کیا تاہم انہوں نے یہ فرمایا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمہارے سامنے اس دوسرے شخص کا نام نہیں لیا جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ میں نے جواب دیا: جی نہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ عِلَّتِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے لیے اپنی بیماری کے دوران وصیت کی تھی

6603 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ،

6603- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أزهر: هو ابن سعد السمان، وابن عون: هو عبد الله، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، والأسود: هو ابن يزيد بن قيس النخعي. وأخرجه البخاري (4459) في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ووفاته، والنسائي 1/32 في الطهارة: باب البول في الطست، و 241-6/240 في الوصايا: باب هل أوصى النبي - صلى الله عليه وسلم -، من طريقين عن أزهر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/32، وابن سعد 2/260 و 261، والبخاري (2741) في الوصايا: باب الوصايا، ومسلم (1636) في الوصية: باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه، والنسائي 6/241، والترمذي في "الشمائل" (368)، وابن ماجه (1626) في الجنائز: باب ما جاء في ذكر مرض الرسول - صلى الله عليه وسلم -، من طرق عن ابن عوف، به.

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): يَزْعُمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَى اِلٰى عَلِيٍّ، وَلَقَدْ دَعَا بِطَسْتٍ، فَبَالَ فِيهِ، وَاِنَّهُ لَعَلٰى صَدْرِي، فَانْخَنَثَ، فَمَاتَ، وَمَا اَشْعُرُ بِهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں وصیت کی تھی (کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ خلیفہ ہوں گے) حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طشت منگوایا آپ نے اس میں پیشاب کیا۔ آپ میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے پھر آپ ڈھلک گئے اور آپ کا وصال ہو گیا' مجھے اس بات کا پتہ بھی نہیں چلا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَى اِلٰى عَلِيٍّ اَوْ اَسَرَّ اِلَيْهِ بِاَشْيَاءَ اَخْفَاهَا عَنْ غَيْرِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے وصیت کی تھی (یا اس بات کا قائل ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پوشیدہ طور پر کچھ چیزوں کے بارے میں بتایا تھا' جن کے بارے میں دوسروں کو نہیں بتایا

6604 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ اَبِي بَزَّةَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ: اَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ، لَمْ يُعَمِّمْ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً، اِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي هٰذَا، فَاَخْرَجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبَةً: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا

(توضیح مصنف): مَنَارُ الْاَرْضِ: عَلَامَةٌ بَيْنَ اَرْضِينَ، قَالَهُ اَبُو حَاتِمٍ

ابوطفیل بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بطور خاص کوئی چیز عطا کی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بطور خاص کوئی چیز نہیں عطا کی تھی جو دیگر لوگوں کو عمومی طور پر عطا نہ کی ہو' البتہ میری اس تلوار کے میان میں موجود کچھ چیزیں ہیں پھر انہوں نے ایک صحیفہ لکھا ہوا نکالا۔ (جس میں یہ تحریر تھا)

6604- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الطفيل هو عامر بن واثلة . وقد تقدم برقم (5896) . وقوله: "محدثاً" قال ابن الأثير: يروى بكسر الدال وفتحها على الفاعل والمفعول، فمعنى الكسر: من نصر جانياً، أو آواه، وأجاره من خصمه، وحال بينه وبين أن يقتص منه، والفتح: هو الأمر المبتدع نفسه، ويكون معنى الإيواء فيه الرضا به والصبر عليه، فإنه إذا رضي بالبدعة وأقر فاعلها ولم ينكر عليه فقد آواهُ.

''اللہ تعالیٰ اس شخص پرلعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر (جانور کو) ذبح کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پرلعنت کرے جو زمین کی حدود کے نشانات چوری کرتا ہے۔ (یعنی انہیں بگاڑ دیتا ہے) اللہ تعالیٰ اس شخص پرلعنت کرے جو اپنے ماں باپ پرلعنت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص پرلعنت کرے جو کسی بدعتی کو پناہ دیتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) من الارض سے مراد دو آدمیوں کی زمین کے درمیان موجود علامت ہے یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ آخِرِ الْوَصِيَّةِ الَّتِي أَوْصَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِلَّتِهِ

اس آخری وصیت کا تذکرہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران کی تھی

6605 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ آخِرُ وَصِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُغَرْغِرُ بِهَا فِي صَدْرِهِ، وَمَا كَانَ يُفِيضُ بِهَا لِسَانُهُ: الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، اتَّقُوا اللّٰهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت جو آپ نے اس وقت کی جب آپ کے سینے میں سانس اٹک رہی تھی اور آپ کی زبان سے بات ادا نہیں ہو پا رہی تھی (اس وقت کی گئی آپ کی آخری وصیت) یہ تھی نماز کا خیال رکھنا نماز کا خیال رکھنا اور اپنے زیر ملکیت (غلاموں اور کنیزوں) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوصِ بِشَيْءٍ، عِنْدَ فِرَاقِهِ أُمَّتَهُ بِالْخُرُوجِ إِلَى مَا وَعَدَ اللّٰهُ لَهُ مِنَ الثَّوَابِ

6605– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 3/117، وابن سعد 2/253، والطحاوی فی "مشكل الآثار" 4/235 من طريق أسباط بن محمد، وابن ماجه (2697) فی الوصايا: باب هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم -، من طريق المعتمر بن سليمان، كلاهما عن سليمان التيمی، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن سعد 2/253، والطحاوی 4/435 من طريق وكيع، عن الثوری، عن سليمان التيمی عمن سمع أنساً. وأخرجه الطحاوی 4/235، والحاكم 3/57 من طرق عن سليمان التيمی، عن أنس. وفی الباب عند أحمد 1/78، وأبی داود (5156) فی الأدب: باب فی حق المملوك، وابن ماجه (2698) ، والبيهقی 8/11 من طريق محمد بن الفضيل، عن المغيرة، عن أم موسی، عن علی . وأم موسی: قال الدارقطنی: حديثها مستقيم يخرج حديثها اعتباراً ووثقها العجلی، وباقی رجاله ثقات . وأخرجه بنحوه أحمد 1/90 من طريق عمر بن الفضل، عن نعيم بن يزيد، عن علی . وأخرجه من حديث ام سلمة: أحمد 6/311، و 321، وابن سعد 2/254، وابن ماجه (1625) فی الجنائز: باب ما جاء فی ذكر مرض رسول اللّٰه - صلی اللّٰه عليه وسلم -، والبغوی (2415) من طريق همام، عن قتادة، عن أبی الخليل، عن سفينة عنها، قال البوصيری فی "مصباح الزجاجة" 1/540: هذا إسناد صحيح على شرط الشيخين فقد احتجا بجميع رواته . وأخرجه أحمد 6/290 و 315 من طريق سعيد بن أبی عروبة، والطحاوی 236-4/235 من طريق أبی عوانة، كلاهما عن قتادة، عن سفينة، عن أم سلمة.

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت سے جدا ہونے کے وقت

اور اس چیز کی طرف تشریف لے جانے کے وقت' جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے وعدہ کیا ہے' جس کا تعلق ثواب سے ہے (اس وقت میں) کسی بھی چیز کے بارے میں وصیت نہیں کی تھی

6606 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَصْفَهَانِيُّ، بِالْكَرْخِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ حُرَيْثٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ مِيرَاثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: تَسْاَلُونِي عَنْ مِيرَاثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا، وَلَا دِرْهَمًا، وَلَا شَاةً، وَلَا بَعِيرًا، وَلَا اَوْصَى بِشَيْءٍ

❁❁ زر بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم مجھ سے نبی اکرم ﷺ کی وراثت کے بارے میں دریافت کر رہے ہو نبی اکرم ﷺ نے وراثت میں کوئی دینار یا درہم یا بکری یا اونٹ نہیں چھوڑا' اور نہ ہی آپ نے کسی چیز کے بارے میں وصیت کی

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ زِرٍّ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت زر کے نقل کردہ اس روایت کے برخلاف ہے' جسے ہم پہلے نقل کر چکے ہیں

6607 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ:

6606- إسناده حسن. إسماعيل بن يزيد بن حريث القطان له ترجمة في "اللسان" 1/443، وروى عنه جمع، وقال أبو نعيم في "تاريخ أصبهان" 1/209: اختلط عليه بعض حديثه في آخر أيامه، ويذكر بالزهد والعبادة، حسن الحديث، كثير الغرائب والفوائد، وقد توبع. وعاصم -وهو ابن أبي النجود- روى له الشيخان مقروناً وهو حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي داود -وهو سليمان بن داود الطيالسي- فمن رجال مسلم. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 7/274 من طريق جعفر بن عون، عن مسعر بن كدام، بهذا الإسناد، وقد تقدم برقم (6368).

6607- إسناده صحيح، يزيد ابن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه أبو داود (2968) في الخراج والإمارة والفيء: باب في صفايا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من الأموال، عن يزيد ابن موهب، بهذا الإسناد. وقد تقدم تخريجه برقم (4823) ونزيد في تخريجه: وأخرجه البيهقي 7/65، والبغوي (2741) من طريق يحيى بن بكير، عن الليث، به. وأخرجه أحمد 7-1/6، والمروزي في "مسند أبي بكر" (35)، وأبو يعلى (43) من طريق إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، به، مختصراً. وأخرجه عبد الرزاق (9774)، وأحمد 1/4، والمروزي (36)، وابن سعد 2/315 من طريق معمر، عن ابن شهاب، به، مطولاً ومختصراً.

(متن حدیث): اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ تَسْاَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ، وَفَدَكَ، وَمَا بَقِىَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّا لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، اِنَّمَا يَاْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْمَالِ، وَاِنِّىْ وَاللّٰهِ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِىْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَاَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَبٰى اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَّدْفَعَ اِلٰى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فِىْ ذٰلِكَ، وَهَجَرَتْهُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا اَبَا بَكْرٍ، وَصَلّٰى عَلَيْهَا، وَكَانَ لِعَلِىٍّ مِنَ النَّاسِ وِجْهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ اسْتَنْكَرَ وُجُوهَ النَّاسِ، فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ اَبِىْ بَكْرٍ، وَمُبَايَعَتَهُ، وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْاَشْهُرَ، فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ، اَنِ ائْتِنَا وَلَا يَاْتِنَا مَعَكَ اَحَدٌ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّحْضُرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِىْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ، لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَا عَسَى اَنْ يَّفْعَلُوا بِىْ وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّهُمْ، فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلَيْهِمْ، فَتَشَهَّدَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، وَقَالَ: اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ، وَمَا اَعْطَاكَ اللّٰهُ، وَلَمْ اَنْفَسْ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ، وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَّ عَلَيْنَا بِالْاَمْرِ، وَكُنَّا نَرٰى اَنَّ لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ اَبَا بَكْرٍ حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا اَبِىْ بَكْرٍ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اَصِلَ اَهْلِىْ وَقَرَابَتِىْ، وَاَمَّا الَّذِىْ شَجَرَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ، فَلَمْ آلُ فِيْهَا عَنِ الْخَيْرِ، وَلَمْ اَتْرُكْ اَمْرًا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيْهَا اِلَّا صَنَعْتُهُ، فَقَالَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَبِىْ بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ رَقِىَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ ذَكَرَ شَاْنَ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ، وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِىْ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ، وَتَشَهَّدَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِىْ بَكْرٍ، وَحُرْمَتَهُ، وَاَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِىْ صَنَعَ نَفَاسَةً عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ، وَلَا اِنْكَارًا لِلَّذِىْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ بِهٖ، وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرٰى لَنَا فِىْ هٰذَا الْاَمْرِ نَصِيْبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا بِهٖ، فَوَجَدْنَا فِىْ اَنْفُسِنَا، فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ، وَقَالُوْا: اَصَبْتَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى عَلِىٍّ قَرِيْبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ

❀❀ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا اور ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وراثت کا مطالبہ کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ میں مال فے کے طور پر عطا کیا تھا اور فدک میں عطا کیا تھا اور خیبر کے خمس میں سے جو کچھ باقی بچتا تھا (اس میں سے وراثت کا مطالبہ کیا)

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بے شک ہم (یعنی انبیاء کرام) کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم لوگ جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے' محمد ﷺ کے گھر والے اس مال میں سے کھاتے رہیں گے۔''

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا) اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کے صدقہ کی اس صورت حال میں' میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا' جو صورت حال نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں رہی اور میں اسے بھی اسی طرح استعمال کروں گا جس طرح نبی اکرم ﷺ اسے استعمال کرتے رہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کوئی بھی چیز سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دینے سے انکار کر دیا۔ اس بات پر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئیں اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لاتعلقی اختیار کی۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد ماہ بعد سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔ اس دوران انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی کوئی بات نہیں کی۔

جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے شوہر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے انہیں رات کے وقت دفن کر دیا۔ انہوں نے اس بات کی اطلاع حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی نہیں دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ ادا کی (یعنی پڑھائی)۔

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں لوگ پھر بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تعلق رکھتے تھے لیکن جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لاتعلق ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صلح کرنے اور ان کی بیعت کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ حالانکہ ان مہینوں کے دوران انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے ہاں آئیں اور آپ کے ساتھ کوئی شخص نہ آئے۔ اصل میں وہ یہ بات پسند نہیں کر رہے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی اس وقت موجود ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! آپ اکیلے ان کے پاس نہیں جائیں گے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ لوگ میرے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کریں گے۔ اللہ کی قسم! میں ضرور ان کے پاس جاؤں گا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور یہ بولے اے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم آپ کی فضیلت سے واقف ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے (اس سے بھی واقف ہیں) ہم ایسی کسی بھلائی کا انکار نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے لیکن آپ نے حکومت کے معاملے میں ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے قرابت کی وجہ سے ہم اس کے زیادہ حق دار تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلسل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی تو انہوں نے یہ کہا۔

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے نبی اکرم ﷺ کے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا میرے نزدیک اپنے ذاتی رشتہ داروں اور گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ جہاں تک ان اموال کے بارے میں میرے اور آپ کے درمیان پیدا ہونے والے اختلاف کا تعلق ہے تو میں نے ان کے بارے میں بھلائی سے روگردانی نہیں کی اور میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو جو کچھ کرتے ہوئے دیکھا میں نے بھی وہی کیا۔''

تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا بیعت کے لئے آپ سے شام کے وقت کا وعدہ ہے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز ادا کی تو وہ منبر پر چڑھے۔ انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا پھر انہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے معاملے کا ذکر کیا اور ان کے بیعت سے پیچھے رہ جانے کا ذکر کیا اور اس عذر کا ذکر کیا جو انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کیا تھا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دعائے مغفرت پڑھی (اور اپنی تقریر ختم کی) پھر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق کو اور ان کی حرمت کو عظیم قرار دیا اور یہ بات بتائی کہ انہوں نے جو کچھ کیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی ناراضگی کی وجہ سے یا جو فضل اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا ہے اس کے انکار کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ حکومت کے معاملے میں ہم یہ سمجھتے تھے کہ ہمیں بھی حصہ ملے گا تو اس حوالے سے ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ اس لئے ہمارے ذہن میں کچھ الجھن تھی۔ اس بات پر مسلمان خوش ہو گئے۔ انہوں نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے امر بالمعروف کی طرف رجوع کیا تو مسلمان بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب ہو گئے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ تَفَرَّدَ بِهِ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَدْ فَعَلَ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "ہماری وراثت نہیں ہوتی ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے"

اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

6608 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ، بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اِنَّهُ قَدْ حَضَرَ الْمَدِينَةَ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ، وَاِنَّا قَدْ اَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضْخٍ، فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ، فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مُرْ بِذٰلِكَ غَيْرِي، فَقَالَ: اقْبِضْ اَيُّهَا الْمَرْءُ، قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُ مَوْلَاهُ يَرْفَاُ، فَقَالَ: هٰذَا عُثْمَانُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، قَالَ: وَلَا اَدْرِي اَذَكَرَ طَلْحَةَ اَمْ لَا، يَسْتَاْذِنُونَ عَلَيْكَ، قَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: الْعَبَّاسُ، وَعَلِيٌّ يَسْتَاْذِنَانِ عَلَيْكَ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُمَا، فَلَمَّا دَخَلَ الْعَبَّاسُ قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا - هُمَا حِينَئِذٍ يَخْتَصِمَانِ فِيمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْ اَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ - فَقَالَ الْقَوْمُ: اقْضِ بَيْنَهُمَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَاَرِحْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ، فَقَدْ طَالَتْ خُصُومَتُهُمَا، فَقَالَ عُمَرُ: اَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ الَّذِي بِاِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ، اَتَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، قَالُوا: قَدْ قَالَ ذَاكَ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَا: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنِّي اُخْبِرُكُمْ عَنْ هٰذَا

الْفَيْءِ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا خَصَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ غَيْرَهُ، فَقَالَ: (وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ) (الحشر: 6)، فَكَانَتْ هٰذِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، وَاللَّهِ مَا حَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ قَسَمَهَا بَيْنَكُمْ، وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مَا بَقِيَ مِنَ الْمَالِ، فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ سَنَةً، وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: يَحْبِسُ مِنْهَا قُوتَ أَهْلِهِ سَنَةً، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَلَمَّا قَبَضَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا أَوْلَى بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ، أَعْمَلُ فِيهَا مَا كَانَ يَعْمَلُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ، وَالْعَبَّاسِ قَالَ: وَأَنْتُمَا تَزْعُمَانِ أَنَّهُ كَانَ فِيهَا ظَالِمًا فَاجِرًا، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ بَارٌّ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ وُلِّيتُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي، فَعَمِلْتُ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَأَنْتُمَا تَزْعُمَانِ أَنِّي فِيهَا ظَالِمٌ فَاجِرٌ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي، جَاءَنِي هٰذَا - يَعْنِي الْعَبَّاسَ - يَبْتَغِي مِيرَاثَهُ مِنِ ابْنِ أَخِيهِ، وَجَاءَنِي هٰذَا - يَعْنِي عَلِيًّا - يَسْأَلُنِي مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ، فَقُلْتُ لَكُمَا: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا، فَأَخَذْتُ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَّأَنَا مَا وُلِّيتُهَا، فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهَا إِلَيْنَا عَلَى ذٰلِكَ، تُرِيدَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ هٰذَا، وَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ، لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا فِيهَا بِقَضَاءٍ غَيْرِ هٰذَا، إِنْ

6608- حديث صحيح، ابن أبي السرى -وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (9772)، ومن طريقه أخرجه أحمد 1/47 و 60، ومسلم (1757) (50) في الجهاد: باب حكم الفيء، والمروزي في "مسند أبي بكر" (2)، والبيهقي 6/298. وأخرجه الحميدي (22)، وأحمد 1/25، والبخاري (5357) في النفقات: باب حبس الرجل قوت سنة على أهله، من طريق سفيان، وأبو داود (2964) في الخراج والإمارة: باب في صفايا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من الأموال، وابن جرير الطبري في "تفسيره" 39-28/38 من طريق محمد بن ثور، وابن سعد 2/314 من طريق محمد بن عمر، ثلاثتهم عن معمر، بهذا الإسناد. مختصراً ومطولاً. وأخرجه الحميدي (22)، وأحمد 1/25 و 48 و 162 و 164 و 179 و 191، والبخاري (2904) في الجهاد: باب المِجَنّ ومن يتترس بترس صاحبه، و (4885) في تفسير سورة الحشر: باب قوله تعالى: (مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ)، ومسلم (1757) (48)، وأبو داود (2965)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/102، وأبو يعلى (4)، والمروزي (3) من طريق سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن الزهري، به، مختصراً، ولفظ أبي يعلى مطولاً. وأخرجه البخاري (3094) في فرض الخمس: باب فرض الخمس، ومسلم (1757) (49)، والترمذي (1610) في السير: باب ما جاء في تركة رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، وأبو داود (2963)، والمروزي (1)، وأبو يعلى (2) و (3)، والبيهقي 6/297، والبغوي (2738) من طرق عن مالك، عن الزهري، به. وأخرجه البخاري (4033) في المغازي: باب حديث بني النضير ومخرج رسول الله - صلى الله عليه وسلم - إليهم في دية الرجلين، والبيهقي 299-6/298، والبغوي في "تفسيره" 4/416، من طريق أبي اليمان، عن شعيب، عن الزهري، به. وأخرجه البخاري (5358)، و (6728) في الفرائض: باب قول النبيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لَا نُورَثُ ما تركنا صدقة"، و (7305) في الاعتصام: باب ما يكره من التعمق والتنازع والغلو في الدين والبدع، من طريق الليث، عن عقيل، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 1/208، وابن سعد 2/314 من طرق عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 1/49، والنسائي 137-7/136 في قسم الفيء، من طريق أيوب، عن عكرمة بن خالد، عن مالك بن أوس، به. وقد تقدم مختصراً برقم (6357).

كُنْتُمَا عَجَزْتُمَا عَنْهَا، فَادْفَعَاهَا اِلَيَّ، قَالَ فَغَلَبَ عَلِيٌّ عَلَيْهَا، فَكَانَتْ فِي يَدِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، ثُمَّ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ حَسَنٍ، ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: ثُمَّ كَانَتْ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیجا تمہاری قوم کے کچھ گھرانوں کے لوگ مدینہ منورہ آئے ہوئے ہیں۔ ہم نے ان کے لئے کچھ عطیات دینے کا حکم دیا ہے تم وہ ان کے درمیان تقسیم کر دو میں نے عرض کی: اے امیر المومنین آپ میری بجائے کسی اور کو یہ ہدایت کر دیجئے۔ انہوں نے فرمایا: اے آدمی تم اسے اپنے قبضے میں لو۔ راوی کہتے ہیں: میں وہاں بیٹھا ہی ہوا تھا کہ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام یرفا آیا اس نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں (راوی بیان کرتے ہیں) مجھے یاد نہیں ہے کہ اس نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تھا یا نہیں کیا تھا۔ وہ لوگ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو۔ راوی کہتے ہیں: تھوڑی دیر بعد وہ غلام پھر آیا اور کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں کو اندر آنے کی اجازت دے دو۔ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ اندر آئے تو انہوں نے کہا: اے امیر المومنین آپ میرے اور ان صاحب کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ ان دونوں صاحبان کا اس وقت اس چیز کے بارے میں اختلاف ہو گیا تھا جو اللہ تعالیٰ نے بنو نضیر کے اموال میں سے اپنے رسول کو مالِ فے کے طور پر عطا کیا تھا۔ حاضرین نے کہا: اے امیر المومنین آپ ان دونوں صاحبان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ اور ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کی طرف سے مطمئن کر دیجئے کیونکہ ان کا اختلاف طویل ہو چکا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ دونوں کو اس اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں جس کے حکم کے تحت آسمان اور زمین قائم ہیں۔ کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہماری وراثت نہیں ہوتی ہم جو چھوڑ کے جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔''

انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے یہی کلمہ کہا تو ان دونوں نے یہی جواب دیا: جی ہاں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ لوگوں کو اس مال فے کے بارے میں بتاتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے بطور خاص اپنے نبی کو عطا کیا تھا وہ اس نے اپنے نبی کے سوا کسی کو عطا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اور وہ چیز اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مالِ فے کے طور پر عطا کی ہے اس کے بارے میں تم نے اپنے گھوڑے اور سواریاں نہیں دوڑائی ہیں۔''

تو یہ چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص تھی۔ اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو چھوڑ کر اسے اپنے لئے نہیں رکھا اور نہ ہی اس کے بارے میں آپ لوگوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو آپ کے درمیان تقسیم کیا۔ اسے آپ کے درمیان پھیلایا یہاں تک اس مال میں سے یہ تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر

کی خوراک کا انتظام کرتے تھے۔

بعض اوقات معمر نامی راوی نے یہاں یہ لفظ نقل کیے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ اس میں سے اپنے گھر والوں کی سال بھر کی خوراک کو روک کر رکھتے تھے اور جو مال باقی بچ جاتا تھا۔ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے تھے جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ کے بعد میں نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرنے کا سب سے زیادہ حق دار ہوں۔ میں اس بارے میں وہی کروں گا' جو نبی اکرم ﷺ کرتے رہے۔ پھر حضرت عمر' حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے آپ دونوں صاحبان یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بارے میں ظلم کرنے والے اور گناہ کرنے والے تھے حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ سچے تھے نیکی کرنے والے تھے حق کے پیروکار تھے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد مجھے اس کا نگران بنایا گیا۔ یہ میری حکومت کے دو سال کے عرصے کی بات ہے میں نے بھی اس کے بارے میں وہی کچھ کیا جو نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں کرتے رہے۔ آپ دونوں صاحبان کا یہ گمان تھا کہ میں اس کے بارے میں ظلم کرنے والا اور گناہ کرنے والا ہوں حالانکہ اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ میں اس کے بارے میں سچا تھا نیکوکار تھا۔ حق کی پیروی کرنے والا تھا پھر آپ دونوں صاحبان میرے پاس آئے۔ یہ صاحب یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے یہ اپنے بھتیجے کی وراثت کے طلب گار تھے اور یہ صاحب یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور یہ اپنی بیوی کی وراثت کا مجھ سے مطالبہ کر رہے تھے تو میں نے آپ دونوں سے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہم لوگوں کی وراثت نہیں ہوتی ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔''

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اس کے بعد مجھے یہ مناسب لگا کہ میں اسے آپ دونوں کے سپرد کر دوں۔ میں نے آپ دونوں سے اللہ کے نام کا عہد اور پختہ وعدہ لیا کہ آپ اس کے بارے میں وہی عمل کرتے رہیں گے جو اس میں نبی اکرم ﷺ نے کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا اور خلیفہ بننے کے بعد میں نے کیا تو آپ دونوں صاحبان نے یہ کہا کہ آپ اس شرط پر یہ ہمارے سپرد کر دیں۔ اب آپ اس کے بارے میں دوسرے فیصلے کے طلب گار ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے حکم کے تحت آسمان اور زمین قائم ہیں۔ میں آپ دونوں کے درمیان اس کے بارے میں اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ نہیں دوں گا اگر آپ دونوں اس کی دیکھ بھال نہیں کر سکتے تو آپ یہ میرے سپرد کر دیں۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس وہ زمینیں آ گئیں پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں رہیں پھر امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہیں پھر حضرت حسن بن حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہیں پھر حضرت زید بن حسن کے پاس رہیں۔

معمر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں پھر حضرت عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَرِكَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ صَدَقَةً بَعْدَهُ مَا فَضَلَ مِنْهَا عَنْ مَءُونَةِ الْعُمَّالِ وَنَفَقَةِ الْعِيَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا ترکہ آپ ﷺ کے بعد صدقہ شمار ہوگا

اس میں سے آپ ﷺ کے اہل کاروں کے معاوضے اور آپ ﷺ کے گھر والوں کے خرچ سے جو بچ جائے گا (اسے صدقہ کر دیا جائے گا)

6609 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِىْ بَعْدِىْ دِيْنَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ عِيَالِى، وَمَءُونَةِ عَامِلِى صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے ورثاء میرے بعد دینار تقسیم نہیں کریں گے اپنے گھر والوں کے خرچ اور اپنے اہل کاروں کے معاوضے کے بعد جو کچھ میں چھوڑ کر جاؤں وہ صدقہ شمار ہوگا''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَعْدَ نَفَقَةِ عِيَالِى اَرَادَ بِهِ: بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''میرے عیال کے خرچ کے بعد'' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: میری بیویوں کے خرچ کے بعد

6610 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِى

6609– إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار: روى له أبو داود والترمذى، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. سفيان هو: ابن عيينة. وأخرجه الحميدى (1134) ، ومسلم (1760) فى الجهاد: باب قول النَّبِىُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لَا نُورَثُ، ما تركنا صدقة"، من طريق سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن سعد 2/314 من طريق المغيرة بن عبد الرحمن، عن أبى الزناد، به. وانظر الحديثين الآتيين برقم (6610) و (6612) .

6610– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البغوى (3838) من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر بهذا الإسناد. وهو فى "الموطأ" برواية يحيى 2/993 فى الكلام: باب ما جاء فى تركة النبى - صلى الله عليه وسلم -، ومن طريقه أخرجه البخارى (2776) فى الوصايا: باب نفقة القيم للوقف، و (3096) فى الجهاد: باب نفقة نساء النبى - صلى الله عليه وسلم - بعد وفاته، و (6729) فى الفرائض: باب قول النَّبِىُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لَا نُورَثُ ما تركنا صدقة "، ومسلم (1760) ، وأبو داود (2974) فى الخراج والإمارة: باب صفايا رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، والبيهقى 6/302. وانظر الحديث السابق والآتى برقم (6612) .

الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ، وَمَءُوْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے ورثاء دینار تقسیم نہیں کریں گے اپنی بیویوں کے خرچ اور اپنے اہل کاروں کے معاوضے کے بعد جو کچھ میں چھوڑ کر جاؤں وہ صدقہ شمار ہوگا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ الْمِيرَاثِ لَوْ جَعَلَهُ تَرِكَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو وراثت کے جواز کی نفی کے بارے میں ہے

اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکے کو وہ (یعنی مال وراثت) بنایا جائے' تو یہ جائز نہیں ہوگا

6611 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث):اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْنَ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْاَلْنَهُ مِيْرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ: اَلَيْسَ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكْنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی ازواج نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملنے والی اپنی وراثت کا مطالبہ کریں تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں سے کہا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی۔

''ہم (انبیاء اکرم) کی وراثت نہیں ہوتی ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔''

6611- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البغوى (3839) من طريق أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد. وهو فى "الموطأ" برواية يحيى 2/993 فى الكلام: باب ما جاء فى تركة النبى - صلى الله عليه وسلم -، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/262، وابن سعد 2/314، والبخارى (6730) فى الفرائض: باب قول النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لَا نُورَثُ ما تركنا صدقة"، ومسلم (1758) فى الجهاد. باب قول النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لَا نُورَثُ، ما تركنا صدقة"، وأبو داود (2976) فى الخراج والإمارة: باب فى صفايا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من الأموال، والبيهقى 6/301. وأخرجه أحمد 6/145، وابن سعد 2/314، والبخارى (4034) فى المغازى: باب حديث بنى النضير، و (6727)، وأبو داود (2977)، والبيهقى 6/302 من طرق عن ابن شهاب، به. وأخرجه عبد الرزاق (9773) عن معمر، عن الزهرى، عن عروة وعمرة قالا: إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أرسلن إلى أبى بكر يسألن ميراثهن ...

6612 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكْتُ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي، وَمَؤُوْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی قسم! میرے ورثاء دینار تقسیم نہیں کریں گے۔ اپنی بیویوں کے خرچ اور اپنے اہل کاروں کے معاوضے کے بعد جو کچھ میں چھوڑوں گا وہ صدقہ شمار ہوگا۔''

6612- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد، فمن رجال مسلم، وابن عجلان -وهو محمد- فقد روى له مسلم متابعة. وانظر الحديثين المتقدمين برقم (6609) و (6610).

بَابُ وَفَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کی وفات کا بیان

6613 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، اَخْبَرَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْتُ، قَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاكَرْبَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا كَرْبَ عَلٰى اَبِيكِ بَعْدَ الْيَوْمِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے وصال کا وقت قریب آیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے کتنی تکلیف ہو رہی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد تمہارے باپ کو کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيْتِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس گھر کا تذکرہ' جہاں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تھا

6614 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَنْبَسِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اشْتَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ نِسَاؤُهُ: انْظُرْ حَيْثُ تُحِبُّ اَنْ تَكُونَ فِيهِ، فَنَحْنُ نَاْتِيكَ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَكُلُّكُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ؟، قَالَتْ: نَعَمْ، فَانْتَقَلَ اِلٰى بَيْتِ عَائِشَةَ، فَمَاتَ فِيهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو آپ کی ازواج نے کہا: آپ دیکھ لیں آپ جہاں رہنا چاہتے ہیں (وہاں منتقل ہو جائیں) ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو جایا کریں گی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو کیا تم

6613– حديث صحيح، وإسناده ضعيف. المبارك بن فضالة مدلس وقد عنعن، لكن صح الحديث من طريق آخر عن أنس، سيأتي عند المؤلف برقم (6622). أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب. وأخرجه أبو يعلى (2769) عن أبي كريب، بهذا الإسناد.

6614– إسناده صحيح. أبو العنبس: هو سعيد بن كثير بن عبيد القرشي التيمي. وأخرج أحمد 6/117 و 228، والبخاري (198) و (665) و (2588) و (3099) و (4442) و (5714)، ومسلم (418) (91) و (92) من طريق عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، أن عائشة قالت: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - واشتد به وجعُه استأذن أزواجه أن يُمَرَّضَ في بيتي، فأذِنَّ له.

سب لوگ اس بات پر متفق ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر منتقل ہو گئے اور وہیں آپ کا انتقال ہوا۔

ذِكْرُ الْيَوْمِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس دن کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا

6615 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ: أَيُّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَمُوتَ فِيهِ، فَمَاتَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ عَشِيَّةً، وَدُفِنَ لَيْلًا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کس دن ہوا تھا۔ میں نے جواب دیا: پیر کے دن تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ اُمید ہے کہ میرا انتقال بھی اسی دن ہوگا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال پیر کی شام ہو گیا اور انہیں رات کے وقت دفن کر دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَضَهُ اللهُ تَعَالَى إِلَى جَنَّتِهِ وَهُوَ بَيْنَ نَحْرِ عَائِشَةَ، وَسَحْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جنت کی طرف منتقل کر دیا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے

6616 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ:

(متن حدیث): تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي،

6615– حديث صحيح، زكريا بن الحكم روى عنه جمع، ووثقه المؤلف 8/255، وقول ابن القطان: مجهول: رده الحافظ عليه في " اللسان " 2/478، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. الفريابي: هو محمد بن يوسف. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 7/233 من طريق عباس بن عبد الله، عن محمد بن يوسف الفريابي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/45 عن أبي معاوية، والبخاري (1387) في الجنائز: باب موت يوم الاثنين، من طريق وهيب بن خالد، والطبراني (40) من طريق حماد بن سلمة، ثلاثتهم عن هشام بن عروة، به.

6616– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك، وابن أبي مليكة: هو عبد الله بن عُبيد اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مليكة. وأخرجه البخاري (3100) في فرض الخمس: باب ما جاء في بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، والطبراني 23/ (82) من طريق سعيد بن أبي مريم، عن نافع بن عمر، بهذا الإسناد.

وَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ، دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَمْضَغُ، فَاَخَذْتُهُ فَمَضَغْتُهُ، ثُمَّ سَنَنْتُهُ

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میرے گھر میں میری باری کے مخصوص دن میں میرے سینے اور گردن کے درمیان (ٹیک لگائے ہوئے) ہوا اللہ تعالیٰ نے میرے لعاب دہن اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن کو اکٹھا کر دیا تھا (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) عبدالرحمٰن گھر میں داخل ہوئے ان کے پاس مسواک تھی' جسے وہ چبا رہے تھے میں نے اس مسواک کو لیا۔ اسے چبایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانتوں پر پھیرا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ مِنْ ذٰلِكَ السِّوَاكِ الَّذِي اسْتَنَّتْ عَائِشَةُ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مسواک کے ذریعے مسواک کی تھی جس کے ذریعے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسواک کی تھی

6617 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِي بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَلَيْهِ وَمَعَهُ سِوَاكٌ رَطْبٌ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ، فَظَنَنْتُ اَنَّ لَهُ اِلَيْهِ حَاجَةً، فَاَخَذْتُهُ، فَمَضَغْتُهُ، وَقَضَمْتُهُ، وَطَيَّبْتُهُ، فَاسْتَنَّ كَاَحْسَنِ مَا رَاَيْتُهُ مُسْتَنًّا، ثُمَّ ذَهَبَ يَرْفَعُ فَسَقَطَ، فَاَخَذْتُ اَدْعُو اللّٰهَ بِدُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ جِبْرِيلُ اَوْ يَدْعُو بِهِ اِذَا مَرِضَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: بَلِ الرَّفِيقُ الْاَعْلٰى مِنَ الْجَنَّةِ ثَلَاثًا، وَفَاضَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میری باری کے مخصوص دن میں میرے سینے اور گردن کے درمیان ہوا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے پاس ایک تازہ مسواک تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا مجھے اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے میں نے اسے لیا اسے چبایا اسے نرم کیا اسے اچھا کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے عمدہ طریقے سے مسواک کی پھر آپ اٹھنے لگے لیکن گر گئے میں نے اللہ تعالیٰ سے وہ دعا مانگنا شروع کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے وقت حضرت جبرائیل مانگتے تھے یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود مانگتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہنا شروع کیا۔

''بلکہ جنت میں رفیق اعلیٰ (کا میں طلب گار ہوں) یہ آپ نے تین مرتبہ کہا پھر آپ کی سانس رک گئی۔

6617- حديث صحيح، إسحاق بن إبراهيم الثقفي متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، وسيأتي عند المؤلف برقم (7116) من طريق إسماعيل بن علية، عن أيوب، فانظر تخريجه هناك.

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا کے آخری دن میں میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن کو جمع کر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ دُعَاءَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللُّحُوقِ بِالرَّفِيقِ الْاَعْلٰى كَانَ فِيْ عِلَّتِهِ تِلْكَ وَهُوَ بَيْنَ سَحْرِ عَائِشَةَ وَنَحْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ سے جا ملنے کی دعا اس بیماری کے دوران تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دوران سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے

6618 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ، اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ، وَهِيَ مُسْنِدَتُهُ اِلٰى صَدْرِهَا، يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيقِ الْاَعْلٰى

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پہلے انہوں نے کان لگا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی اور آپ یہ کہہ رہے تھے۔

''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھ رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔''

ذِكْرُ زَجْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اتِّخَاذِ قَبْرِهِ مَسْجِدًا بَعْدَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات سے منع کرنے کا تذکرہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو مسجد بنایا جائے

6619 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَصَّارُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةَ، اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ يُلْقِي عَلٰى وَجْهِهِ طَرَفَ خَمِيصَةٍ، فَاِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ،

6618– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد ابن موهب -وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب - فقد روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وهو ثقة. المفضل بن فضالة: هو المصري، أبو معاوية القاضي. وأخرجه مالك 1/238 في الجنائز: باب جامع الجنائز، وأحمد 6/231، والبخاري (4440) في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ووفاته، و (5674) في المرضى: باب تمني المريض الموت، ومسلم (2444) (85) في فضائل الصحابة: باب في فضل عائشة، والترمذي (3496) في الدعوات: باب رقم (77)، والنسائي في "اليوم والليلة" (1095)، وفي الوفاة كما في "التحفة" 11/432، والبيهقي في "دلائل النبوة" 7/209، والبغوي (3828).

وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.

قَالَ: تَقُوْلُ عَائِشَةُ: يُحَذِّرُهُمْ مِثْلَ الَّذِي صَنَعُوا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لیا جب آپ کو اس سے گھٹن محسوس ہوئی تو آپ نے اسے اپنے چہرے سے ہٹا دیا اور آپ نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ لوگوں کو ان لوگوں کا سا طرز عمل اختیار کرنے سے منع کرنا چاہ رہے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ الْخُرُوجَ اِلٰى اُمَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس دن آپ نے اپنی امت (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کی طرف تشریف لے جانے کا ارادہ کیا تھا

6620 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَمِيلٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَيُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَا هُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّي بِهِمْ، لَمْ يَفْجَاْهُمْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي صَلَاتِهِمْ، ثُمَّ تَبَسَّمَ فَضَحِكَ، فَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبِهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ

6619– حديث صحيح، محمد بن عبد الله العصار روى عنه جمع ووثقه المؤلف 9/103، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. عبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (1588) و (9754). ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 229-6/228، وأبو عوانة 1/399. وأخرجه أحمد 1/218 و 6/34 عن عبد الأعلى، والبخاري (3453) في أحاديث الأنبياء: باب ما ذُكر عن بني إسرائيل، والنسائي 41-2/40 في المساجد: باب النهي عن اتخاذ القبور مساجد من طريق عبد الله بن المبارك، كلاهما عن معمر، بهذا الإسناد. وقرن ابن المبارك في حديثه بمعمر يونس بن يزيد الأيلي. وأخرجه أحمد 6/275، والدارمي 1/326، والبخاري (435) في الصلاة: باب رقم (55)، و (4443) في المغازي: باب مرضه - صلى الله عليه وسلم - ووفاته، و (5815) في اللباس: باب الأكسية والخمائص، ومسلم (531) في المساجد: باب النهي عن بناء المساجد على القبور، وأبو عوانة 1/399، والبيهقي في "السنن" 4/80، و "الدلائل" 7/203، والبغوي (3825) من طرق عن ابن شهاب الزهري، به. وأخرجه بنحوه أحمد 6/80 و 121 و 255، والبخاري (1330) في الجنائز: باب ما يكره من اتخاذ المساجد على القبور، و (1390): باب ما جاء في قبر النبي - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، و (4441) في المغازي: باب مرضه - صلى الله عليه وسلم - ووفاته، ومسلم (529) من طريق عروة بن الزبير، عن عائشة وحدها.

يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

قَالَ أَنَسٌ: وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اقْضُوا صَلَاتَكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ، وَأَرْخَى السِّتْرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، وَتُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّهُ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ خَطِيبًا، فَقَالَ: لَا أَسْمَعَنَّ أَحَدًا يَقُولُ: إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ، وَلٰكِنْ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَبُّهُ كَمَا أَرْسَلَ إِلَى مُوسٰى، فَلَبِثَ عَنْ قَوْمِهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يُقَطِّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ مَاتَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتّٰى نَزَلَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ، فَتَيَمَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدَةٍ حِبَرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكٰى، ثُمَّ قَالَ: بِأَبِي أَنْتَ، وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَبَدًا، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ

6620- إسناده صحيح، أحمد بن جميل المروزي روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/11، ووثقه عبد الله بن أحمد وابن معين في رواية، وقال مرة: ليس به بأس، وقال أبو حاتم، ويعقوب بن شيبة: صدوق، وانظر "الجرح والتعديل" 2/44، و "تاريخ بغداد" 4/77، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه بطوله ابن سعد 2/269-271 عن أحمد بن الحجاج، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد . غير أنه لم يذكر فيه القسم الأول .عن أنس في صلاة أبي بكر في المسلمين .وأخرج القسم الأول منه البخاري (1205) في العمل في الصلاة: باب من رجع القهقرى في صلاته أو تقدم بأمر ينزل به، عن بشر بن محمد، عن ابن المبارك، به. ولم يذكر فيه معمراً.وأخرجه أيضاً أحمد 3/163 من طريق ابن جريج، والبخاري (680) في الأذان: باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، من طريق شعيب بن أبي حمزة و (754) باب: هل يلتفت لأمر ينزل به، و (4448) في المغازي: باب مرضه - صلى الله عليه وسلم - ووفاته، من طريق عُقيل بن خالد، ثلاثتهم عن الزهري، به .وأخرج القسم الثاني والثالث ابن سعد 2/266 من طريق صالح بن كيسان، عن الزهري، به .وأخرج القسم الرابع والخامس البخاري (1241) و (1242) في الجنائز: باب الدخول على الميت بعد الموت إذا أُدرج في أكفانه، عن بشر بن محمد، والنسائي 4/11 في الجنائز: باب تقبيل الميت، عن سويد بن نصر، وابن سعد 2/265-266 عن أحمد بن الحجاج، عن ابن المبارك، به . ولم يذكر النسائي وابن سعد حديث ابن عباس .وأخرجه البخاري (4452) و (4453) و (4454) ، والبيهقي في "دلائل النبوة" 7/215-216 من طريق عُقيل بن خالد، عن الزهري، به .وزاد فيه عُقيل حديث سعيد بن المسيب أن عمر قال: وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أبا بكر....وأخرج القسم السادس ابن سعد 2/268 من طريق محمد بن عبد الله بن أبي عتيق، عن الزهري، به .وأخرج القسم الأخير منه البخاري (7219) في الأحكام: باب الاستخلاف، عن إبراهيم بن موسى، عن هشام بن يوسف، عن معمر، به.وأخرجه مختصراً البخاري أيضاً (7269) في أول كتاب الاعتصام: من طريق عُقيل، عن الزهري، به. وسيأتي الحديث بنحوه عند المؤلف برقم (6875) من طريق عبد الرزاق، عن معمر.

عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا

قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَاَبَى عُمَرُ اَنْ يَجْلِسَ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَاَبَى اَنْ يَجْلِسَ، فَتَشَهَّدَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَمَالَ النَّاسُ اِلَيْهِ، وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا، فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشَّاكِرِينَ) (آل عمران: **144**) قَالَ: وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوا يَعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَنْزَلَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِلَّا حِينَ تَلَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ، فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ، فَلَمْ تَسْمَعْ بَشَرًا اِلَّا يَتْلُوهَا.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا عُقِرْتُ حَتّٰى مَا تُقِلُّنِيْ رِجْلَايَ، وَاَهْوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ، وَعَرَفْتُ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنَ الْغَدِ حِينَ بُويِعَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَوٰى اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عُمَرُ، فَتَشَهَّدَ قَبْلَ اَبِيْ بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّي قَدْ قُلْتُ لَكُمْ اَمْسِ مَقَالَةً لَمْ تَكُنْ، كَمَا قُلْتُ، وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُهَا فِيْ كِتَابٍ اَنْزَلَهُ اللّٰهُ، وَلَا فِيْ عَهْدٍ عَهِدَهُ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنِّي كُنْتُ اَرْجُو اَنْ يَّعِيشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَدْبُرَنَا - يَقُوْلُ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرَنَا - فَاخْتَارَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ عِنْدَهُ عَلَى الَّذِيْ عِنْدَكُمْ، وَهٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوْا بِمَا هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ لوگ پیر کے دن فجر کی نماز ادا کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے اچانک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پردے کو ہٹایا۔ آپ نے لوگوں کی طرف دیکھا وہ نماز میں صفیں بنائے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے پھر آپ ہنس پڑے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ الٹے قدموں پیچھے ہٹ کر صف میں شامل ہونے لگے۔ انہوں نے یہ گمان کیا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لائیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ارادہ کیا کہ وہ اپنی نماز کے بارے میں آزمائش کا شکار ہو جائیں۔ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی خوشی میں (اپنی نماز کو توڑ دیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اشارہ کیا تم لوگ اپنی نماز کو مکمل کرلو پھر آپ حجرے کے اندر تشریف لے گئے۔ آپ نے اپنے اور لوگوں کے درمیان پردے کو گرا دیا۔ اسی دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو

گیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور انہوں نے فرمایا: میں کسی بھی شخص کو یہ کہتے ہوئے ہرگز نہ سنوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا بلکہ ان کے پروردگار نے ان کو بلایا ہے جس طرح اس نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کو بلایا تھا تو وہ چالیس دن تک اپنی قوم سے دور رہے تھے۔

زہری بیان کرتے سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں یہ بھی کہا مجھے یہ اُمید ہے کہ اللہ کے رسول ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیں گے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے مجھے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بتایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ''سنح'' میں موجود اپنے گھر سے گھوڑے پر سوار ہوکر تشریف لائے وہ اس سے نیچے اترے۔ مسجد میں داخل ہوئے۔ انہوں نے کسی کے ساتھ کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے اندر آئے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت یمنی چادر کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے کپڑے کو ہٹایا۔ آپ پر جھکے' آپ کا بوسہ لیا اور رونے لگے پھر انہوں نے کہا: میرے والد آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر کبھی دو موتیں جمع نہیں کرے گا جہاں تک اس موت کا تعلق تھا جو آپ پر لازم کی گئی تھی وہ موت آپ کو آ گئی ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بتایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر آئے۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کررہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بیٹھ جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کردیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بیٹھ جاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کردیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا تو لوگ ان کی طرف متوجہ ہوگئے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''اے لوگ! تم میں جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی۔''

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''محمد رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں تو کیا اگر وہ انتقال کر جائیں یا انہیں شہید کر دیا جائے تو تم اپنی ایڑھیوں کے بل پلٹ جاؤ گے جو شخص اپنی ایڑھیوں کے بل پلٹ جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو عنقریب جزاء عطا کرے گا''۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! یوں لگتا تھا جیسے لوگوں کو اس بات کا علم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل کی ہے۔ انہیں اس بات کا علم اس وقت ہوا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی تو سب لوگوں نے ان سے یہ آیت سیکھ لی اور ہر شخص اسی کی تلاوت کررہا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیّب نے مجھے بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا اللہ کی قسم! جب میں نے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا تو میرے پاؤں کاٹ دیئے گئے یہاں تک کہ میری ٹانگیں میرا وزن برداشت نہیں کر رہی تھیں' یہاں تک کہ میں زمین کی طرف جھک گیا جب میں نے انہیں یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا تو مجھے یقین ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا اگلے دن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی جانے لگی تو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھ چکے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر یہ کہا امابعد کل میں نے آپ لوگوں سے جو بات کہی تھی ویسا نہیں تھا جس طرح میں نے کہا تھا: اللہ کی قسم! میں نے نہ تو یہ بات اللہ کی کتاب میں پائی ہے جسے اللہ نے نازل کیا ہے اور نہ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں ہمیں کوئی ہدایت کی تھی لیکن مجھے یہ امید تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے عرصے تک زندہ رہیں گے کہ آپ کا وصال ہم سب کے بعد ہو گا (یہاں الفاظ میں راوی کو شک ہے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے اپنی بارگاہ کو اختیار کیا۔ اس چیز کے مقابلے میں جو تمہارے پاس ہے تو یہ اللہ کی کتاب ہے۔ اس کے مطابق اللہ نے اپنے رسول کو ہدایت دی تم اسے حاصل کر لو اور تم اس چیز کے ذریعے ہدایت حاصل کر لو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت دی تھی۔

ذِكْرُ مَا كَانَتْ تَبْكِي فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَبَاهَا حِينَ قَبَضَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اِلٰى جَنَّتِهٖ

اس بات کا تذکرہ' جب اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت کی طرف منتقل کیا' تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے والد پر کیسے رونے لگی تھیں؟

6621 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّوْمِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ فَاطِمَةَ بَكَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا اَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهٖ مَا اَدْنَاهُ، يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيلَ اَنْعَاهُ، يَا اَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے وصال) پر رونے لگیں انہوں نے کہا: ''اے ابا جان آپ کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کتنا قرب حاصل ہے۔ اے ابا جان ہم حضرت جبرائیل کو آپ کے وصال کی اطلاع دیتے ہیں۔ اے ابا جان جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔''

6621- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الله بن الرومي، فمن رجال مسلم، وهو في "مصنف عبد الرزاق " (6673) ، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/197، والنسائي 13-4/12 في الجنائز: باب في البكاء على الميت، والبيهقي 4/71. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: معمر کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں عبدالرزاق نامی راوی منفرد ہے

6622 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا تَغَشَّى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرْبُ كَانَ رَاْسُهُ فِيْ حِجْرِ فَاطِمَةَ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاكَرْبَاهُ لِكَرْبِكَ الْيَوْمَ يَا اَبَتَاهُ، فَرَفَعَ رَاْسَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: لَا كَرْبَ عَلٰى اَبِيْكِ بَعْدَ الْيَوْمِ يَا فَاطِمَةُ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ قَالَتْ فَاطِمَةُ: وَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، وَا اَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهٖ مَا اَدْنَاهُ، وَا اَبَتَاهُ اِلٰى جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ، وَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ اَنْعَاهُ، قَالَ اَنَسٌ: فَلَمَّا دَفَنَّاهُ مَرَرْتُ بِمَنْزِلِ فَاطِمَةَ، فَقَالَتْ: يَا اَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ؟

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف زیادہ ہوگئی تو آپ کا سر اس وقت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ابا جان آپ کو آج کتنی تکلیف ہورہی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: اے فاطمہ! آج کے بعد تمہارے باپ کو کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

''ہائے ابا جان آپ نے اپنے پروردگار کی پکار پر لبیک کہا ہائے ابا جان آپ کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کتنا قرب حاصل تھا ہائے ابا جان جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔ ہائے ابا جان حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ہم آپ کے وصال کی اطلاع دیتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کردیا تو میرا گزر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے ہوا' انہوں نے فرمایا: اے انس تم نے کیسے یہ برداشت کیا کہ تم اللہ کے رسول پر مٹی ڈالو۔

ذِكْرُ وَصْفِ الثِّيَابِ الَّتِيْ قُبِضَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا

ان کپڑوں کی صفت کا تذکرہ' جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا

6622- حديث صحيح، إسماعيل بن يونس لم أقف له على ترجمة، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 3/204 عن يزيد بن هارون، والدارمي 41-1/40 عن أبي النعمان عارم، والبخاري (4462) في المغازي: باب مرضه - صلى الله عليه وسلم - ووفاته، وابن سعد 2/311، والبيهقي في "الدلائل" 213-7/212 عن سليمان بن حرب، وابن ماجه (1630) في الجنائز: باب ذكر وفاته - صلى الله عليه وسلم -، من طريق أبي أسامة حماد بن أسامة، أربعتهم عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد، ورواية أحمد مختصرة. وأخرجه بنحوه الترمذي في "الشمائل" (379) ، وابن ماجه (1629) من طريق عبد الله بن الزبير أبي الزبير الباهلي، عن ثابت، به.

6623 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِمَّا يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ، فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِي هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ

ابو بردہ بیان کرتے ہیں۔ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ایک موٹا تہبند نکالا جو یمن میں بنایا جاتا تھا اور ایک چادر نکالی جسے ملبدہ کہا جاتا تھا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ان دو کپڑوں میں ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے: ابو بردہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں حمید بن ہلال نامی راوی منفرد ہے

6624 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ اِزَارًا مُلَبَّدًا، وَكِسَاءً غَلِيظًا، فَقَالَتْ: فِي هٰذَا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو بردہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے ایک ملبد تہبند اور ایک موٹی چادر نکالی اور یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ان کپڑوں میں ہوا تھا۔

6623- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير شيبان بن أبي شيبة، فمن رجال مسلم. أبو بردة: هو ابن أبي موسى الأشعري. وأخرجه مسلم (2080) (34) في اللباس والزينة: باب التواضع في اللباس، عن شيبان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/131، وأبو داود (4036) في اللباس: باب لباس الغليظ، وابن ماجه (3551) في اللباس: باب لباس رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وَأَبُو يعلى (4432)، (4943) و (4944) من طرق عن سليمان بن المغيرة، به. وقرن أبو داود في حديثه بسليمان حماداً. وأخرجه عبد الرزاق (20624)، والبخاري (3108) في فرض الخمس: باب ما ذكر من درع النبي - صلى الله عليه وسلم ..-، و (5818) في اللباس: باب الأكسية والخمائص، ومسلم (2080) (35)، والترمذي (1733) في اللباس: باب ما جاء في لبس الصوف، من طريق أيوب، عن حميد بن هلال، به.

6624- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الخليل: هو صالح بن أبي مريم. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ وَصْفِ الثَّوْبِ الَّذِیْ سُجِّیَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیْثُ قَبَضَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اِلٰی جَنَّتِهِ

اس کپڑے کی صفت کا تذکرہ، جس میں نبی اکرم ﷺ کو لپیٹا گیا تھا، جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی (روح مبارکہ کو) جنت کی طرف لے کے جانے کے لیے قبض کیا

6625 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُجِّیَ فِیْ ثَوْبِ حِبَرَةٍ

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کو یمنی چادر میں ڈھانپ دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الثَّوْبَ الَّذِیْ سُجِّیَ بِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُكَفَّنْ فِیْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، وہ کپڑا جس میں نبی اکرم ﷺ کو لپیٹا گیا تھا آپ ﷺ کو اس میں کفن نہیں دیا گیا تھا

6626 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ، حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اُدْرِجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَوْبِ حِبَرَةٍ، ثُمَّ اُخِّرَ عَنْهُ.

6625- حديث صحيح، ابن أبي السرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 6/153، ومسلم (942) في الجنائز: باب تسجية الميت، وأبو داود (3120) في الجنائز: باب في الميت يُسجّى، والبيهقي في "السنن" 3/385 من طرق عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد، وقرن أحمد في "المسند" بمعمر عبد الأعلى. وأخرجه ابن سعد 2/264 من طريق معمر، به. وأخرجه أحمد 6/269، ومسلم (942) (48)، والنسائي في الوفاة كما في "التحفة" 12/363، وابن سعد 2/264 من طريق صالح بن كيسان، والبخاري (5814) في اللباس: باب البرود والحبرة والشملة، ومسلم (942)، والبيهقي 3/385، والبغوى (1469) من طريق شعيب بن أبي حمزة، كلاهما عن الزهري، به.

6626- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 6/161، وعنه أبو داود (3149) في الجنائز: باب في الكفن، والبيهقي في "الدلائل" 7/248، وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/401 من طريق علي بن عبد الله المديني كلاهما (أحمد وعلي) عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد، ولم يذكر أبو داود والبيهقي فيه قول القاسم بن محمد. وأخرجه النسائي في الوفاة كما في "التحفة" 12/285 عن محمد بن المثنى ومجاهد بن موسى، كلاهما عن الوليد بن مسلم، به، ببعضه وهو قوله: "أُدْرِجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - في ثوب حبرة."

قَالَ الْقَاسِمُ: إِنَّ بَقَايَا ذٰلِكَ الثَّوْبِ لَعِنْدَنَا بَعْدُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یمنی چادر میں لپیٹ دیا گیا پھر اسے آپ سے الگ کر دیا گیا۔

قاسم بیان کرتے ہیں: اس کپڑے کا باقی حصہ بعد میں بھی ہمارے پاس موجود رہا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ غَسَّلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان لوگوں کا تذکرہ جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا تھا

6627 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ اَبُوْ تُمَيْلَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَقَ بِهِ اَصْحَابُهُ، وَشَكُّوا فِيْ غُسْلِهِ، وَقَالُوا: نُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا اَمْ كَيْفَ نَصْنَعُ؟ فَاَرْسَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِمْ سِنَةً، فَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْ مِنَ الْبَيْتِ - لَا يَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ - اَنِ اغْسِلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ، قَالَتْ: فَغَسَّلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَهُ غَيْرُ نِسَائِهِ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کے اصحاب کو غم نے گھیر لیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کے بارے میں ان کے درمیان سوچ پیدا ہوئی۔ انہوں نے کہا: کیا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے بھی اسی طرح اتاریں گے جس طرح ہم اپنے مرحومین کے کپڑے اتارتے ہیں یا پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند طاری کی ان میں سے کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہا جس نے اپنا سر اٹھایا ہوا ہو (یعنی ہر شخص اونگھ رہا تھا) اسی دوران گھر میں سے کسی منادی نے یہ پکار کر کہا۔ لوگوں کو یہ پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کون تھا (اس نے یہ کہا) تم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے کپڑوں سمیت غسل دو۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا جبکہ آپ کی قمیص آپ کے جسم پر موجود تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے بعد میں جس بات کا خیال آیا اگر وہ پہلے آجاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل صرف آپ کی ازواج دیتیں۔

6627- إسناده قوي، وابن إسحاق صرح بالتحديث عند غير المصنف. وأخرجه أحمد 6/267، وأبو داود (3141) في الجنائز: باب في ستر الميت عند غسله، والحاكم 3/59-60، والبيهقي في "السنن" 3/387، وفي " الدلائل " 7/242 من طرق عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وصحّحه الحاكم على شرط مُسلمٍ ووافقه الذهبي! وأخرجه بنحوه ابن سعد 2/276-277 من طريق عيسى بن معمر، عن عباد بن عبد الله، به. وأخرجه ابن ماجه (1464) في الجنائز: باب ما جاء في غسل الرجل امرأته وغسل المرأة زوجها، من طريق أحمد بن خالد الوهبي، عن محمد بن إسحاق، ببعضه: "لو كُنتُ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غسّل النبي - صلى الله عليه وسلم - غير نسائه."

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَ مِنْهُ فِيْ غُسْلِهٖ مَا يُرٰى مِنْ سَائِرِ الْمَوْتٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کو غسل دینے کے دوران آپ ﷺ کی طرف سے وہ چیز دکھائی نہیں دی' جو دیگر تمام مرحومین میں دکھائی دیتی ہے

6628 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا اجْتَمَعُوْا لِغُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا بَيْنَهُمْ، فَقَالُوا: وَاللّٰهِ مَا نَدْرِي اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا، اَوْ نُغَسِّلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ؟، قَالَتْ: فَاَرْسَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى اِنَّ مِنْهُمْ مِنْ رَجُلٍ اِلَّا ذَقْنُهُ فِيْ صَدْرِهٖ، ثُمَّ نَادٰى مُنَادٍ مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ - مَا يَدْرُوْنَ مَا هُوَ - اَنِ اغْسِلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ، قَالَ: فَوَثَبُوْا اِلَيْهِ وَثْبَةَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ، فَغَسَّلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ، يَصُبُّوْنَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَيُدَلِّكُوْنَهُ مِنْ وَرَاءِ الْقَمِيصِ، وَكَانَ الَّذِيْ اَجْلَسَهُ فِيْ حِجْرِهٖ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، اَسْنَدَهُ اِلٰى صَدْرِهٖ، قَالَتْ: فَمَا رُئِيَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ مِمَّا يُرٰى مِنَ الْمَيِّتِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب لوگ نبی اکرم ﷺ کو غسل دینے کے لئے اکٹھے ہوئے تو ان کا اختلاف ہو گیا انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا ہم نبی اکرم ﷺ کے کپڑے بھی اسی طرح اتاریں جس طرح اپنے مرحومین کے کپڑے اتارتے ہیں یا پھر ہم آپ کے جسم پر کپڑے رہنے کے ہمراہ آپ کو غسل دیدیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر نیند طاری کی یہاں تک کہ ان میں سے موجود ہر شخص کی ٹھوڑی اس کے سینے سے جا لگی پھر گھر کے کسی کنارے سے کسی منادی نے کہا: لوگوں کو یہ پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کون ہے۔ (اس نے کہا) تم لوگ نبی اکرم ﷺ کو غسل دو یہاں تک کہ آپ کی قمیض آپ کے جسم پر موجود ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو ان سب لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسی حالت میں غسل دیا کہ نبی اکرم ﷺ کی قمیض آپ کے جسم پر موجود تھی۔ وہ نبی اکرم ﷺ پر پانی انڈیلتے رہے اور قمیض کے نیچے سے آپ کے جسم کو ملتے رہے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی گود میں بٹھایا ہوا تھا اور انہوں نے اپنے سینے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کو ٹیک دی ہوئی تھی۔

6628- إسناده قوي. وهو في "سيرة ابن هشام" 4/313 عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد . ولم يذكر فيه: "وكان الذي أجلسه في حجره .... "

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کوئی چیز دکھائی نہیں دی جومیت کی طرف سے دکھائی دیتی ہے (یعنی آپ کے جسم سے کوئی بول یا براز خارج نہیں ہوا)

ذِكْرُ وَصْفِ الثِّيَابِ الَّتِي كُفِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا

ان کپڑوں کی صفت کا تذکرہ، جن میں نبی اکرم ﷺ کو کفن دیا گیا تھا

6629 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): غُطِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ يَمَنِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ نُزِعَتْ مِنْهُ، فَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سُحُولٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيهَا عِمَامَةٌ وَّلَا قَمِيصٌ، فَنَزَعَ عَبْدُ اللّٰهِ الْحُلَّةَ، وَقَالَ: اُكَفَّنُ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: لَمْ يُكَفَّنْ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُكَفَّنُ فِيهَا، فَتَصَدَّقَ بِهَا

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کو ایک یمنی حلے میں لپیٹ دیا گیا جو حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تھا پھر اسے آپ کے جسم سے الگ کر دیا گیا اور نبی اکرم ﷺ کو تین یمانی سحولی کپڑوں میں کفن دیا گیا جس میں عمامہ اور قمیض شامل نہیں تھے عبداللہ نے وہ حلہ اتار لیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا: مجھے اس حلے میں کفن دیا جائے پھر بعد میں انہوں نے کہا: جس کپڑے میں نبی اکرم ﷺ کو کفن نہیں دیا گیا۔ اس میں مجھے کیسے کفن دیا جا سکتا ہے تو انہوں نے اس کپڑے کو صدقہ کر دیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ ضِدَّ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ہماری ذکر کردہ روایت کے برخلاف ہے

6630 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الرَّقَّامُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، وَعِمْرَانُ، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ:

6629– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير الوليد بن شجاع، فمن رجال مسلم، وما بين الحاصرتين من "مسلم"، وهو في "صحيحه" (941) (46) في الجنائز: باب في كفن الميت، عن علي بن حُجر السعدي، عن علي بن مسهر، بهذا الإسناد. وقد تقدم بعضه عند المؤلف برقم (3037) من طريق مالك عن هشام بن عروة، فانظر تتمة تخريجه هناك.

6630– إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح، وعمران -وهو ابن داوَر القطان - روى له أصحاب السنن وعلق له البخاري وحديثه حسن. أبو داود: هو سليمان بن داود الطيالسي، وهشام: هو ابن أبي عبد الله الأستوائي. وأخرجه البزار (812) عن أحمد بن عبد الله السَّدُوسي -وهو ابن علي بن سويد بن منجوف- بهذا الإسناد. وقال: لا نعلم رواه هكذا موصولاً إلاّ أبو داود، ورواه يزيد بن زريع وغيرُه عن هشام عن قتادة عن سعيد مرسلاً. وأورده الهيثمي في "المجمع" 3/23 وقال: رواه البزار، ورجاله رجال الصحيح.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَوْبٍ نَجْرَانِيٍّ، وَرَيْطَتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نجرانی کپڑے اور دو چادروں میں کفن دیا گیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا طُرِحَ تَحْتَ الْمُصْطَفٰى فِيْ قَبْرِهِ

اس چیز کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے بچھائی گئی

6631 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَغُنْدَرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّهُ وُضِعَ فِيْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں ایک سرخ چادر رکھی گئی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحِدَ لَهُ عِنْدَ الدَّفْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ دفن کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لحد بنائی گئی تھی

6632 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سُحُولِيَّةٍ، وَلُحِدَ لَهُ، وَنُصِبَ اللَّبِنُ عَلَيْهِ نَصْبًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سحولی کپڑوں میں کفن دیا گیا آپ کے لئے لحد بنائی گئی اور اس پر کچی اینٹیں نصب کی گئیں۔

6631- إسناده صحيح على شرطهما. أبو جمرة: هو نصر بن عمران الضبعي، وغندر: هو لقب محمد بن جعفر. وأخرجه الطيالسي (2751)، ومن طريقه البيهقي 3/408، وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة في "مصنفه" 3/336، ومسلم (967) في الجنائز: باب جعل القطيفة في القبر، عن وكيع وغندر، وأحمد 1/228، والترمذي (1048) في الجنائز: باب ما جاء في الثوب الواحد تحت الميت في القبر، عن يحيى بن سعيد وغندر، وأحمد 1/355، والبيهقي 3/408 عن وكيع، ومسلم (967) من طريق يحيى بن سعيد، والنسائي 4/81 في الجنائز: باب وضع الثوب في اللحد، وفي الوفاة كما في "التحفة" 5/262

6632- إسناده قوي على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير الدراوردي -وهو عبد العزيز بن محمد- فقد روى له البخاري تعليقاً ومقروناً واحتج به مسلم. وأخرجه مسلم (941) (46) في الجنائز: باب في كفن الميت، عن يحيى بن يحيى، عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد. ولم يسق لفظه. وانظر (3037) و (6629). ويشهد لقول عائشة: "لُحِدَ له، ونصب اللبن عليه نصباً" ما أخرجه مسلم (966)، والنسائي 4/80، وابن ماجه (1556) أن سعد بن أبي وقاص، قال في مرضه الذي هلك فيه: الحدوا لي لحداً، وانصبوا عليّ نصباً، كما صنع برسول الله - صلى الله عليه وسلم -، وحديث جابر، وسيأتي عند المصنف برقم (6635).

ذِكْرُ اَسَامِي مَنْ دَخَلَ قَبْرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَرَادُوا دَفْنَهُ

ان لوگوں کے ناموں کا تذکرہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں اترے تھے

41/41

6633 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيْلُ السُّدِّيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ، وَعَلِيٌّ وَّالْفَضْلُ، وَسَوّٰى لَحْدَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ الَّذِي سَوّٰى لُحُودَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ بَدْرٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں داخل ہوئے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے آپ کی لحد تیار کی یہ وہی شخص تھا جس نے غزوہ بدر کے دن شہداء کی لحدیں تیار کی تھیں۔

ذِكْرُ اِنْكَارِ الصَّحَابَةِ قُلُوبَهُمْ عِنْدَ دَفْنِ صَفِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرنے کے وقت' ان کے قلوب کی کیفیت مختلف ہونے کا تذکرہ

6634 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَمَا نَفَضْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِي، وَاِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ دن تھا جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو اس دن ہر چیز روشن ہوگئی تھی' جب وہ دن آیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ اس دن ہر چیز تاریک ہوگئی تھی ابھی ہم نے اپنے ہاتھوں

6633- إسناده جيد على شرط مسلم. وأخرجه البزار (855) عن أيوب بن منصور البغدادي، عن شجاع بن الوليد، بهذا الإسناد. إلا أنه قال فيه: "شهداء يوم أحد!" وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/37 وقال: رواه البزار عن شيخه أيوب بن منصور، وقد وهم في حديث رواه له أبو داود، وبقية رجاله رجال الصحيح.

6634- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الترمذي (3618) في المناقب: باب في فضل النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي "الشمائل" (274)، وابن ماجه (1631) في الجنائز: باب ذكر وفاته ودفنه - صلى الله عليه وسلم -، والبغوي (3834) عن بشر بن هلال الصواف، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: غريب صحيح. وأخرجه أحمد 3/221 عن سيار، و 268 عن عفان، كلاهما عن جعفر بن سليمان، به. وأخرجه بنحوه أحمد 3/240 و 287، والدارمي 1/41، وابن أبي شيبة 11/516 من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت، به.

کو نبی اکرم ﷺ سے جدا نہیں کیا تھا اور آپ کو دفن کر رہے تھے کہ اسی دوران ہمیں اپنے قلوب کی کیفیت تبدیل ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔

ذِكْرُ وَصْفِ قَبْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْرِ ارْتِفَاعِهِ مِنَ الْاَرْضِ

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی صفت کا تذکرہ اور اس کے زمین سے بلند ہونے کی مقدار کا تذکرہ

6635 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا السِّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُلْحِدَ وَنُصِبَ عَلَيْهِ اللَّبِنُ نَصَبًا، وَرُفِعَ قَبْرُهُ مِنَ الْاَرْضِ نَحْوًا مِنْ شِبْرٍ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے لئے لحد بنائی گئی تھی اور اس پر کچی اینٹیں نصب کی گئی تھیں نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو زمین سے تقریباً ایک بالشت اونچا رکھا گیا تھا۔

6635– إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو كامل الجحدري: هو فضيل بن حسين، وجعفر بن محمد: هو جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن أبي طالب.

بَابُ اِخْبَارِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِهِ مِنَ الْفِتَنِ وَالْحَوَادِثِ

نبی اکرم ﷺ کا اس بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ' جو آپ ﷺ کی امت میں فتنے اور حادثات رونما ہوں گے

6636 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهِ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ اِلَّا حَدَّثَ بِهِ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، قَدْ عَلِمَهُ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ، وَاِنَّهُ لَيَكُوْنُ الرَّجُلُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيَهُ، فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ، فَاِذَا رَآهُ عَرَفَهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے اپنے اس قیام کے دوران قیامت تک ہونے والی کسی بھی چیز کو نہیں چھوڑا ہر چیز کے بارے میں گفتگو کی جس نے اسے یاد رکھنا تھا اس نے اسے یاد رکھا اور جس نے بھولنا تھا وہ بھول گیا میرے ساتھی بھی یہ بات جانتے ہیں ان میں سے کوئی شخص کوئی بات بھول چکا ہوگا لیکن جب میں اسے دیکھوں گا تو مجھے یاد آ جائے گا جس طرح کوئی شخص کسی غیر موجود شخص کے چہرے کو یاد کرتا ہے لیکن جب وہ اسے دیکھتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے۔

6636- إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد الضبي، وشقيق: هو ابن سلمة أبو وائل الأسدي الكوفي. وأخرجه مسلم "2891" "23" في الفتن وأشراط الساعة: باب إخبار النبي صلى الله عليه وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة، عن عثمان بن أبي شيبة، وإسحاق بن راهويه، وأبو داود "4240" في الفتن: باب ذكر الفتن ودلائلها، عن عثمان بن أبي شيبة، كلاهما عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/385"و 389و "401، والبخاري "6604" في القدر: باب (وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَراً مَقْدُوراً)، ومسلم "2891" "23"، والبغوي "4215" من طريق سفيان الثوري، والحاكم "4/487" من طريق شيبان النحوي، كلاهما عن الأعمش، به. وأخرجه مختصرا الحاكم "4/472" من طريقين عن عاصم بن أبي النجود، عن زر بن حبيش، عن حذيفة، وهذا سند حسن. وأخرج أحمد "5/386"، والطيالسي "433"، ومسلم "2891" "24" من طريق شعبة، عن عدي بن ثابت، عن عبد الله بن يزيد الخطمي، عن حذيفة قال: أخبرني رسول الله صلى الله عليه وسلم بما هو كائن إلى أن تقوم الساعة، فما منه شيء إلا قد سألته، إلا أني لم أسأله: ما يخرج أهل المدينة من المدينة؟ هذا لفظ أحمد ومسلم. ولفظ الطيالسي: قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأخبرنا بما هو كائن إلى يوم القيامة، إلا أني لم أسأله: ما يخرج أهل المدينة من المدينة؟

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6637 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا، فَحَدَّثَنَا مَا هُوَ كَائِنٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَ السَّاعَةِ، مَا بِيْ اَقُوْلُ لَكُمْ: اِنِّي كُنْتُ وَحْدِي، لَقَدْ كَانَ مَعِي غَيْرِي، حَفِظَ ذَاكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے ہم سے لے کر قیامت تک جو کچھ ہونا تھا۔ اس کے بارے میں ہمیں بتا دیا (حضرت حذیفہ کہتے ہیں:) میں تم لوگوں سے یہ نہیں کہہ رہا کہ میں صرف تنہا تھا میرے ساتھ دوسرے لوگ بھی تھے۔ ان میں سے جس نے اسے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جس نے بھول جانا تھا اس نے بھلا دیا۔

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ عَنْ وَصْفِ قَدْرِ ذَاكَ الْمَقَامِ الَّذِيْ قَالَ فِيْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ

اس قیام کی مقدار کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس کے دوران نبی اکرم ﷺ نے یہ باتیں ارشاد فرمائی تھیں

6638 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الضَّحَّاكِ بْنِ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَدَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ اَخْطَبَ،

6637- إسناده جيد، عبد الرحمن بن إسحاق وهو ابن عبد الله بن الحارث المدني - مختلف فيه، وهو صدوق، كما قال الحافظ في التقريب، وذكره الذهبي في "من تكلم فيه وهو موثق " "202"، وروى له مسلم في الشواهد، ثم هو متابع، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. أبو إدريس الخولاني: هو عائذ الله بن عبد الله. وأخرجه أحمد 5/388 من طريق صالح بن كيسان، و 5/507 من طريق شعيب بن أبي حمزة، ومسلم "2891" "22" في الفتن: باب إخبار النبي صلى الله عليه وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة، من طريق يونس بن يزيد الأيلي،

6638- إسناده صحيح، عمرو بن الضحاك بن مخلد ثقة روى له ابن ماجه، ومن فوقه ثقات على شرط الصحيح. وهو في مسند أبي يعلى ورقة 316/1. وأخرجه الطبراني 17/46 عن الحسن بن علي المعمري، عن عمرو بن أبي عاصم الضحاك، بهذا الإسناد، وأخرجه أحمد 5/341، ومسلم "2892" في الفتن: باب إخبار النبي صلى الله عليه وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة، والحاكم 4/487 من طرق عن أبي عاصم الضحاك بن مخلد، به، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي!

(متن حدیث): قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَ حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَحَدَّثَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا

حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ جن کا نام عمرو بن اخطب ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر چڑھے۔ آپ نے خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا پھر آپ منبر سے نیچے اترے آپ نے نماز ادا کی پھر آپ منبر پر چڑھے۔ آپ نے ہمیں خطبہ دیا' یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا پھر آپ منبر سے نیچے اترے۔ آپ نے نماز ادا کی پھر آپ منبر پر چڑھے۔ آپ نے ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپ نے ہمیں بتایا: جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہو گا تو جس شخص نے اس بات کو مجھ سے زیادہ یاد رکھا وہ ہم میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا تھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَدْرِ مَا بَقِيَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا فِيْ جَنْبِ مَا خَلَا مِنْهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' دنیا جتنی گزر چکی ہے اس کے مقابلے میں کتنی مقدار میں باقی رہ گئی ہے

6639 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ، كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ، وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ؟ قَالَ: فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ؟ قَالَ: فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، قَالَ: ثُمَّ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ،

6639- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابري، فمن رجال مسلم. وسيأتي عند المؤلف برقم "7173" من طريق قتيبة بن سعيد، عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 2/111، والبخاري "5021" في فضائل القرآن: باب فضل القرآن على سائر الكلام، من طريق سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 2/6، والرامهرمزي في الأمثال ص 59، والبخاري "2268" في الإجارة: باب الإجارة إلى نصف النهار، و "3459" في أحاديث الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، والبيهقي 6/118، والبغوي "4017" من طريقين عن نافع، عن ابن عمر. وأخرجه الطيالسي "1820"، والبخاري "557" في مواقيت الصلاة: باب من أدرك ركعة من العصر قبل الغروب، و "7467" في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، و "7533": باب قول الله تعالى: (قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا)، والبيهقي 6/118-119 من طرق عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ. وأخرجه الطبراني "13285" مختصرا من طريق معن بن عيسى، عن مالك، عن وهب بن كيسان، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قال: "إنما أجلكم فيما خَلَا مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إلى مغرب الشمس."

قَالَ: فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى وَقَالُوا: نَحْنُ كُنَّا اَكْثَرَ عَمَلًا، وَاَقَلَّ عَطَاءً، قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَإِنَّهُ فَضْلِي اُوتِيهِ مَنْ اَشَاءُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دیگر اُمتوں کے مقابلے میں تمہارا عرصہ اس طرح ہے جیسے عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک کا وقت ہوتا ہے۔ تمہاری یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال ایک ایسے شخص کی مانند ہے' جو کچھ لوگوں کو مزدور رکھتا ہے اور یہ کہتا ہے کون شخص ایک ایک قیراط کے عوض میں دوپہر تک میرے لئے کام کرے گا تو یہودیوں نے دوپہر تک کام کیا۔ ایک ایک قیراط کے عوض میں پھر اس شخص نے کہا: کون شخص دوپہر سے لے کر عصر تک ایک ایک قیراط کے عوض میں کام کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو عیسائیوں نے دوپہر سے لے کے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط کے عوض میں کام کر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر تم لوگ آئے جنہوں نے عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک دو دو قیراط کے عوض میں کام کیا۔ اس بات پر یہودی اور عیسائی غصے میں آ گئے۔ انہوں نے کہا: ہم نے تو زیادہ عمل کیا ہے اور ہمیں تھوڑا معاوضہ دیا گیا ہے تو پروردگار نے فرمایا: میں نے تمہارے حق کے حوالے سے تم پر کوئی زیادتی کی؟ وہ جواب دیتے ہیں جی نہیں تو پروردگار نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے' جسے میں چاہوں گا یہ عطا کروں گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قُرْبِ السَّاعَةِ مِنَ النُّبُوَّةِ بِالْإِشَارَةِ الْمَعْلُومَةِ

متعین اشارے کے ذریعے قیامت کے نبوت سے قریب ہونے کی اطلاع کا تذکرہ

6640- حديث صحيح، محمد بن عصام بن يزيد وأبوه تقدمت ترجمتهما عند الحديث رقم "4587"، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين غير حمزة الضبي، فمن رجال مسلم، وهو ثقة . أبو التياح: هو يزيد بن حميد الضبعي، وحمزة الضبي: هو حمزة بن عمرو العائذي أبو عمر الضبي .وأخرجه أحمد 3/222 و278 عن هاشم وهو أبو النضر هاشم بن القاسم - عن شعبة، بهذا الإسناد . وهذا إسناد صحيح.وأخرجه البخاري "6504" في الرقاق: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "بعثت أنا والساعة كهاتين"، وأبو يعلى "3264" من طريق وهب بن جرير، ومسلم "2951" "134" في الفتن: باب قرب الساعة، من طريق خالد بن الحارث، والخطابي في غريب الحديث 1/280 من طريق عاصم، والطيالسي "1980"، أربعتهم وهب وخالد وعاصم والطيالسي - عن شعبة، عن قتادة وأبي التياح، به.وأخرجه مسلم "2951" "134" عن محمد بن بشار، عن ابن أبي عدي، عن شعبة، عن حمزة الضبي، وأبي التياح، به .وأخرجه الطيالسي "2089"، وأحمد 3/131، والدارمي 2/313، ومسلم "2951" "134"، وأبو القاسم البغوي في الجعديات "1457" من طرق عن شعبة، عن أبي التياح، به .وأخرجه أحمد 3/123 - 124 و130 و274 و275، ومسلم "2951" "133"، والترمذي "2214" في الفتن: باب ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم: "بعثت أنا والساعة كهاتين"، وأبو يعلى "2925" و"2999" و"3146" و"3263" من طرق عن شعبة، عن قتادة، به، عند مسلم وغيره: قال شعبة: وسمعت قتادة يقول في قصصه: كفضل إحداهما على الأخرى، فلا أدري أذكره عن أنس، أو قاله قتادة؟وأخرجه أحمد 3/193 و283 من طريقين عن أبان بن يزيد العطار، عن قتادة، به. وأخرجه مسلم "2951" "135" من طريق معتمر بن سليمان، عن أبيه، عن معبد وهو ابن هلال العنزي - عن أنس. وأخرجه أحمد 3/237 وفيه قصة، عن يعقوب، عن أبيه، عن ابن إسحاق، حدثني زياد بن أبي زياد مولى ابن عباس، عن أنس.

6640 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ بِالرِّيِّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، وَقَتَادَةَ، وَحَمْزَةَ الضَّبِّيِّ، قَالُوا: سَمِعْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا، وَاَشَارَ بِاُصْبُعَيْهِ، قَالَ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ: كَفَضْلِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرَى.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ اَرَادَ بِهِ اَنِّي بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُونَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ اٰخَرُ، لِاَنِّي آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَعَلَى اُمَّتِي تَقُومُ السَّاعَةُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات کہی ہے۔ یہ اس طرح ہے جیسے ایک کو دوسری پر فضیلت حاصل ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہو کہ مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے جیسے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی ہوتی ہے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی نہیں آئے گا کیونکہ میں آخری نبی ہوں اور میری اُمت پر ہی قیامت قائم ہوگی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاُصْبُعَيْنِ اللَّذَيْنِ اَشَارَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا فِي هٰذَا الْخَبَرِ

ان دو انگلیوں کی صفت کا تذکرہ' جن کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اشارہ کیا تھا' جس کا ذکر اس روایت میں ہے

6641 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے۔''

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِعُمُومِ هٰذَا الْخِطَابِ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس خطاب کے عموم کی صراحت کرتی ہے' جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں

6642 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِاُصْبُعِهِ الَّتِیْ تَلِی الْاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى: بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا

❁❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر یہ ارشاد فرمایا۔

''مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے''

ذِكْرُ نَفْيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنَ النُّبُوَّةِ بَعْدَهٗ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کی نفی کرنے کا تذکرہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک نبوت ہوگی

6643 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ

6641– إسناده قوى، عبد الرحمن بن صالح الأزدى لا بأس به، روى له النسائى فى خصائص على، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبى بكر ابن عياش فقد روى له مسلم فى مقدمة صحيحه، واحتج به البخارى . أبو حصين: هو عثمان بن عاصم بن حصين الأسدى الكوفى، وأبو صالح: هو ذكوان السمان. وأخرجه هناد بن السرى فى الزهد "523"، وعنه ابن ماجه "4040" فى الفتن: باب أشراط الساعة، عن أبى بكر بن عياش، بهذا الإسناد. قرن ابن ماجه فى روايته مع هناد أبا هشام الرفاعى محمد بن يزيد . وأخرجه البخارى "6505" فى الرقاق: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "بعثت أنا والساعة كهاتين " عن يحيى بن يوسف، عن أبى بكر بن عياش، به. وأخرجه الحافظ ابن حجر فى تغليق التعليق 5/177 من طريق الإسماعيلى أحمد بن إبراهيم، قال: أخبرنى ابن ناجية، حدثنا أحمد بن عثمان بن حكيم، ومحمد بن عثمان بن كرامة، قالا: حدثنا عبيد الله وهو ابن موسى - عن إسرائيل، عن أبى حصين، به.

6642– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو حازم: هو سلمة بن دينار .وأخرجه مسلم "2950" فى الفتن: باب قرب الساعة، عن قتيبة بن سعيد بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم أيضا "2950"، والطبرانى "5988" عن سعيد بن منصور، عن يعقوب بن عبد الرحمن، به. وقرن مسلم فى روايته مع يعقوب عبد العزيز بن أبى حازم. وأخرجه أحمد 5/330 و331 و335 و338، والحميدى "925"، والبخارى "4936" فى تفسير سورة النازعات: باب رقم "1"، و"5301" فى الطلاق: باب اللعان، و "6503" فى الرقاق: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "بعثت أنا والساعة كهاتين" والطبرانى "5873" و"5885" و"5912" و "5913" من طرق عن أبى حازم، به.

اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِیْهِ، وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ:

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَلِیٍّ: اَمَا تَرْضَی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَی غَیْرَ اَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا، قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

6644 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَی عَبْدَانُ بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ رَبِیْعَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ، اَوْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ:

6643- إسناده ضعف، ومتنه صحيح، محمد بن سلمة بن كهيل روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 7/375ن وقال ابن أبي حاتم في الجرح والتعديل 7/276: سمعت أبي يقول: كان "أى محمد بن سلمة" مقدما على أخيه يحيى بن سلمة، وأحب إلى منه، ويحيى أكبر منه، قلت: وضعفه ابن معين والجوزجاني وابن شاهين وابن سعد، وباقى السند رجاله ثقات من رجال الصحيح. وهو في مسن أبي يعلى ورقة 319/1، وأورده الهيثمي في المجمع 9/109 ونسبه إلى أبي يعلى والطبراني، وقال: وفي إسناد أبي يعلى محمد بن سلمة بن كهيل، وثقه ابن حبان وضعه غيره، وبقية رجاله رجال الصحيح. وأخرجه ابن عدى في الكامل 6/2222 عن أبي يعلى، عن محمد بن سهل بن حصين، عن حسان بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في الكبير 23/892 عن محمد بن عثمان بن أبي شيبة، عن الحسن بن علي الحلواني، عن إسماعيل بن أبان، عن يحيى بن سلمة بن كهيل، عن أبيه، به. إلا أنه قال فيه: "عن سعد بن أبي وقاص، عن أم سلمة " والله أعلم. قلت: ويحيى بن سلمة هذا متروك الحديث. وسيأتي تخريج طرقه باستيعاب عند الحديثين "9626" و"6927"

6644- إسناده ضعيف، أبو ربيعة: اسمه زيد بن عوف القطعي، روى عن أبي عوانة، وحماد بن سلمة، وعون بن موسى، وهشيم، وشريك، وغيرهم، ضعفه غير واحد، وذكره المؤلف في المجروحين 1/311، فقال: كان ممن اختلط بأخره، فما حدث قبل اختلاطه، فمستقيم، وما حدث بعد التخليط ففيه المناكير، يجب التنكب عما انفرد به من الأخبار، وكان يحيى بن معين سيء الرأى فيه. وأورده السيوطي في الدر المنثور 4/124 ونسبه إلى ابن حبان وابن مردويه. وأخرجه الطبرى كما في الفتح 8/318- من طريق عمرو بن عطية، عن أبيه، عن أبي سعيد. وعمرو بن عطية وأبوه العوفي ضعيفان. وأخرجه بنحوه النسائي في خصائص علي "7" والجوزقاني في الأباطيل "126" من طريق عبد الله بن الرقيم، عن سعد بن أبي وقاص. وابن الرقيم مجهول. وأخرجه بنحوه مرسلا أحمد في فضائل الصحابة "177" عن يحيى بن آدم، عن أبي بكر ابن عياش، عن الأعمش، عن أبي صالح، قال: بعث رسول الله صلى الله عيه وسلم أبا بكر ... فذكره. ووصله الطبرى من طريق أبي صالح عن علي. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زياداته على المسند 1/151 عن محمد بن سليمان لوين، عن محمد بن جابر السحيمي، عن سماك، عن حنش، عن علي. وفي آخره "قال: لا، ولكن جبريل جاءني فقال: لن يؤدى عنك إلا أنت أو رجل منك" قال الهيثمي في المجمع 7/29: فيه محمد بن جابر السحيمي، وهو ضعيف وقد وثق. وأخرج الترمذى "3090" في التفسير: باب ومن سورة التوبة، والنسائي في الخصائص "70" من طريقين عن حماد بن سلمة،

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا بَلَغَ ضَجْنَانَ سَمِعَ بُغَامَ نَاقَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَعَرَفَهُ، فَاَتَاهُ، فَقَالَ: مَا شَأْنِي؟ قَالَ: خَيْرٌ، اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِبَرَاءَةَ، فَلَمَّا رَجَعْنَا انْطَلَقَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا لِي؟ قَالَ: خَيْرٌ اَنْتَ صَاحِبِي فِي الْغَارِ، (وَاَنْتَ مَعِي عَلَى الْحَوْضِ) غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُبَلِّغُ غَيْرِي، اَوْ رَجُلٌ مِّنِّي - يَعْنِي عَلِيًّا -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (امیر الحج بنا کر) بھیجا جب وہ ضجنان کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اونٹنی کی آواز کو سنا وہ اسے پہچان گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میرا کیا معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا: بہتر ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (کفار کے ساتھ کئے گئے ہر معاہدے) سے لاتعلقی (کے اعلان کے ہمراہ) بھیجا ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) جب ہم لوگ واپس آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا کیا معاملہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر ہے تم غار میں میرے ساتھی رہے ہو لیکن صورت حال یہ تھی کہ میرے علاوہ یا مجھ سے تعلق رکھنے والے (میرے کسی خاندانی عزیز) کے علاوہ اور کوئی شخص یہ اعلان نہیں کر سکتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ قِرَاءَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُورَةَ بَرَاءَةَ عَلَى النَّاسِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لوگوں کے سامنے سورۂ توبہ کی تلاوت کرنے کی صفت کا تذکرہ

6645 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجَنَدِيُّ بِمَكَّةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ:

6645– علي بن زياد اللحجي ذكره المؤلف في الثقات 8/470 وقال: مستقيم الحديث، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الصحيح غير موسى بن طارق فقد روى له النسائي، وهو ثقة، لكن لم يصرح أبو الزبير بسماعه من جابر وأخرجه الدارمي 2/66 - 67، والنسائي في الخصائص "73"، وفي السنن 5/247 - 248في مناسك الحج: باب الخطبة قبل يوم التروية، وابن خزيمة في صحيحه "2974" عن إسحاق بن إبراهيم، والبيهقي في دلائل النبوة 5/297 -298من طريق أبي حمة، كلاهما عن أبي قرة موسى بن طارق، بهذا الإسناد. قال النسائي في سننه: ابن خثيم ليس بالقوي في الحديث، وإنما أخرجت هذا لئلا يجعل ابن جريج عن أبي الزبير وما كتبناه إلا عن إسحاق بن إبراهيم، ويحيى بن سعيد القطان لم يترك حديث ابن خثيم ولا عبد الرحمن إلا أن علي ابن المديني قال: ابن خثيم منكر الحديث، وكان علي ابن المديني خلق للحديث. قلت: والجمهور على تقوية ابن خثيم هذا، ووافق النسائي الجمهور على توثيقه في رواية. وأورد الحديث السيوطي في الدر المنثور 4/125 مختصرا، وزاد نسبته إلى إسحاق ابن راهويه في مسنده وأبي الشيخ، وابن مردويه. وفي الباب عن ابن عباس عند الترمذي "3091" في تفسير سورة التوبة، وقال: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث ابن عباس.

(متن حدیث): اَنَّهُمْ حِينَ رَجَعُوا اِلَى الْمَدِينَةِ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعْرَانَةِ بَعَثَ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْحَجِّ، فَاَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ ثَوَّبَ بِالصُّبْحِ، فَلَمَّا اسْتَوَى لِلتَّكْبِيرِ سَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَوَقَفَ عَنِ التَّكْبِيرِ، فَقَالَ: هٰذِهِ رَغْوَةُ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدْعَاءِ، فَلَعَلَّهُ اَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصَلِّيَ مَعَهُ، فَاِذَا عَلِيٌّ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ اَبُو بَكْرٍ: اَمِيرٌ اَنْتَ اَمْ رَسُولٌ؟ قَالَ: لَا، بَلْ رَسُولٌ، اَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ اَقْرَؤُهَا عَلَى النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ، فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ، قَامَ اَبُو بَكْرٍ، فَخَطَبَ النَّاسَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ، قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَاَ بِبَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا، ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ قَامَ اَبُو بَكْرٍ، فَخَطَبَ النَّاسَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ، قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَاَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا، ثُمَّ كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَاَفَضْنَا، فَلَمَّا رَجَعَ اَبُو بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ اِفَاضَتِهِمْ، وَعَنْ نَحْرِهِمْ، وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ، فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَاَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْاَوَّلِ، قَامَ اَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ، وَكَيْفَ يَرْمُونَ وَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ، فَقَرَاَ بَرَاءَةَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى خَتَمَهَا

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ لوگ جعرانہ سے عمرہ کرنے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف واپس گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا ہم لوگ ان کے ساتھ آ گئے' یہاں تک کہ جب ہم عرج کے مقام پر پہنچے تو صبح کی نماز کے لئے اقامت کہی گئی' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تکبیر کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تو انہوں نے اپنی پشت کے پیچھے اونٹنی کی آواز سنی۔ وہ تکبیر کہنے سے رک گئے۔ انہوں نے کہا: یہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی جدعاء کی مخصوص آواز ہے شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہوں' تو ہم آپ کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے لیکن اس اونٹنی پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سوار تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ امیر کے طور پر آئیں ہے یا قاصد کے طور پر آئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں بلکہ قاصد کے طور پر آیا ہوں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برأت کے ہمراہ بھیجا ہے جسے میں حج کے موقع پر لوگوں کے سامنے پڑھ دوں گا۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر ہم لوگ مکہ آ گئے ترویہ سے ایک دن پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا (حج کے احکام بیان کئے) جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے سورت توبہ کی تلاوت کی اور اسے مکمل طور پر ختم کیا پھر ہم لوگ ان کے ہمراہ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب عرفہ کا دن آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا انہوں نے لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دی۔ وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کے سامنے سورۃ توبہ کی تلاوت کی یہاں تک کہ اسے مکمل طور پر ختم کیا پھر جب قربانی کا دن آیا اور ہم لوگ واپس آئے تو جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انہوں نے لوگوں کا خطبہ دیا اور انہیں واپس جانے کے بارے میں بتایا اور قربانی کے بارے میں اور دیگر مناسک کے بارے میں بتایا جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کے سامنے سورۃ

برأت کی تلاوت کی' یہاں تک کہ اسے مکمل ختم کیا۔

جب پہلی روانگی کا دن آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ انہوں نے لوگوں کو بتایا: وہ کیسے روانہ ہوں گے اور کیسے رمی کریں گے۔ انہوں نے لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دی جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کے سامنے سورۃ توبہ کی تلاوت کی' یہاں تک کہ اسے مکمل تلاوت کیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ اَوَّلَ حَادِثَةٍ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنَ الْحَوَادِثِ قَبْضُ نَبِيِّهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اس امت میں جو حوادث رونما ہوں گے ان میں سب سے پہلا حادثہ اس کے نبی کا وصال ہے

6646 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تَزْعُمُوْنَ اَنِّيْ مِنْ آخِرِكُمْ وَفَاةً، اِنِّيْ مِنْ اَوَّلِكُمْ وَفَاةً، وَتَتْبَعُوْنِيْ اَفْنَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ تم میں سے سب سے آخر میں میری وفات ہوگی حالانکہ تم میں سب سے پہلے میری وفات ہوگی اور تم میرے بعد مختلف گروہوں میں تقسیم ہو کر ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا وَصَفْنَا مِنْ اَوَّلِ الْحَوَادِثِ هُوَ مِنْ اَمَارَةِ اِرَادَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْخَيْرَ بِهٰذِهِ الْاُمَّةِ

6646– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، وهو الملقب بدحيم، فمن رجال البخارى، وعمر بن عبد الواحد روى له أبو داود والنسائى وابن ماجه، وهو ثقة. وأخرجه الطبرانى 22/168 عن إبراهيم بن عبد الرحمن دحيم، عن أبيه، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/106، وأبو يعلى فى مسنده ورقة 350/1، والطبرانى 22/167و168 من طرق عن الأوزاعى، به. وأخرجه الطبرانى 22/166 من طريق عبد الله بن صالح، عن مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، به. وفى الباب عن معاوية بن أبى سفيان عند أبى يعلى ورقة 345/1، والطبرانى فى الكبير 19/905 و906. وأورده الهيثمى فى المجمع 7/306 وزاد نسبته إلى الطبرانى فى الأوسط، وقال: ورجالهما ثقات. وعن سلمة بن نفيل السكونى، وسيأتى عند المؤلف برقم "6777". وقوله: "أفنادا"، أى: جماعات متفرقين، قوما بعد قوم، واحدهم: فند.

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہم نے سب سے پہلے حادثے کے بارے میں جو کچھ بیان کیا ہے' وہ حادثہ اس بات کی نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا ہے

6647 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ، قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا، فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا، وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا، وَنَبِيُّهَا حَيٌّ، فَاَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی اُمت پر رحمت کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ ان لوگوں سے پہلے ان کے نبی کی روح کو قبض کر لیتا ہے اور اس نبی کو ان لوگوں کے لئے پیش رو اور پہلے جانے والا بنا دیتا ہے اور جب وہ کسی اُمت کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو انہیں عذاب کا شکار کرتا ہے جبکہ ان کا نبی زندہ ہوتا ہے تو وہ اس نبی کی آنکھوں کو ان لوگوں کی ہلاکت کے ذریعے ٹھنڈا کرتا ہے۔ جب وہ لوگ اس نبی کو جھوٹا قرار دیتے ہیں اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اَوَّلَ حَادِثَةٍ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ تَكُوْنُ مِنَ الْبَحْرَيْنِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اس امت میں رونما ہونے والا سب سے پہلا حادثہ بحرین میں ہوگا

6648 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُوْلُ: هَا، اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا، اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَشْرِقُ الْمَدِيْنَةِ هُوَ الْبَحْرَيْنِ وَمُسَيْلِمَةُ مِنْهَا، وَخُرُوْجُهُ

6647– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن سعيد الجهري، فمن رجال مسلم، وهو ثقة. وأخرجه البيهقي في دلائل النبوة 3/76 عن الحاكم أبي عبد الله الحافظ، قال: أخبرنا أبو النضر محمد بن محمد بن يوسف في آخرين، قالوا: حدثنا محمد بن المسيب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم في المستخرج كما في النكت الظراف 6/446 - من طريق أبي يعلى وأبي عروبة ومحمد بن علي بن حرب، عن إبراهيم بن سعيد، به. وأخرجه الذهبي في سير أعلام النبلاء 14/426 بإسناده إلى أحمد بن محمد البالوبي، حدثنا محمد بن المسيب، به. ثم قال الذهبي: وبالإسناد: قال ابن المسيب: كتب عني هذا الحديث ابن خزيمة، ويقال: إبراهيم الجوهري تفرد به. وأخرجه البزار في مسنده كما في النكت الظراف، والبيهقي في الدلائل 3/76 - 77 من طرق عن إبراهيم بن سعيد، به.

كَانَ اَوَّلَ حَادِثٍ حَدَثَ فِي الْإِسْلَامِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: اس طرف فتنہ ہوگا فتنہ اس طرف ہوگا وہاں سے شیطان کے سینگ طلوع ہوتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مدینہ منورہ کا مشرق بحرین ہے اور مسیلمہ کذاب کا خروج بھی وہیں سے ہوا تھا اور اس کا خروج اسلام میں پیدا ہونے والی سب سے پہلی بدعت تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6649 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ اِلَى الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ: اِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا، اِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا۔

''بے شک فتنہ اس طرف ہوگا بے شک فتنہ اس طرف ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا كَانَ يَتَوَقَّعُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وُقُوعِ الْفِتَنِ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَحْرَيْنِ

6648- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في الموطأ 2/975 في الاستئذان: باب ما جاء في المشرق . ومن طريق مالك أخرجه البخاري "3279" في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، والبغوي ."4005" وأخرجه أحمد 2/23 و50 و111، والبخاري "5296" في الطلاق: باب الإشارة في الطلاق والأمور، من طريق سفيان الثوري، وأحمد 2/73 من طريق عبد العزيز بن مسلم، كلاهما عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "21016"، وأحمد 2/23 و26 و40 و72 و121 و143، والبخاري "3511" في المناقب: باب رقم "5"، و"7092" في الفتن: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "الفتنة من قبل المشرق"، ومسلم "2905" "47" و"48" و"49" في الفتن: باب في الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطان، والترمذي "2268" في الفتن: باب رقم "79"، وأبو يعلى "5449" من طرق عن سالم بن عبد الله، عن أبيه . وأخرجه أحمد 2/92، والبخاري "3104" في فرض الخمس: باب ما جاء في بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، و "7093" في الفتن، ومسلم "2905" "45"من طريق الليث، وأحمد 2/18، ومسلم "2905" "46" من طريق عبيد اله بن عمر، كلاهما عن نافع، عن ابن عمر.

6649- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابري فمن رجال مسلم، وهو مكرر ما قبله.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کو یہ توقع تھی کہ فتنے بحرین کی طرف سے رونما ہوں گے

6650 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ مِنْهُمْ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ، وَمِنْهُمْ صَاحِبُ صَنْعَاءَ الْعَنْسِيُّ، وَمِنْهُمْ صَاحِبُ حِمْيَرَ، وَمِنْهُمُ الدَّجَّالُ وَهُوَ اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً.

قَالَ: وَقَالَ اَصْحَابِي: قَالَ: هُمْ قَرِيبٌ مِّنْ ثَلَاثِينَ كَذَّابًا *

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک قیامت سے پہلے کچھ کذاب ہوں گے جن میں ایک یمامہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہے اور ایک صنعاء سے تعلق رکھنے والا شخص عنسی ہے۔ ان میں سے ایک حمیر سے تعلق رکھتا ہوگا اور ان میں سے ایک دجال ہوگا' جو فتنے کے اعتبار سے ان سب سے بڑا ہوگا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے ساتھیوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔ ان کذابوں کی تعداد **30** کی قریب ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ: ثَلَاثِينَ كَذَّابًا اِنَّمَا هِيَ مِنْ كَلَامِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ الفاظ ''تیس کذاب'' یہ نبی اکرم ﷺ کے کلام کا حصہ ہیں

6651 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ دَجَّالُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ حَتّٰى يَفِيضَ

6650– إسناده قوى، وأخرجه أحمد 3/345 عن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبي الزُّبير، عن جابر . وأخرجه البزار "3375" عن يوسف بن موسى، عن عبد الرحمن بن مغراء ، عن مجالد، عن الشعبي، عن جابر . وليس فيه قوله: "ومنهم صاحب حمير ... ." وأورده الهيثمي في المجمع 7/332 وقال رواه أحمد والبزار، وفي إسناد البزار عبد الرحمن بن مغراء ، وثقه جماعة وفيه ضعف، وبقية رجاله رجال الصحيح، وفي إسناد أحمد ابن لهيعة وهو لين . وأخرجه ابن أبي شيبة 15/161 عن يزيد بن هارون، أخبرنا مبارك، عن الحسن مرسلا.

الْمَالُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ ، قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک **30** دجالوں کا خروج نہیں ہوگا جن میں سے ہر ایک یہ کہتا ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے یہاں تک کہ مال عام ہو جائے گا۔ فتنے ظاہر ہوں گے' اور حرج بکثرت ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حرج سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل، قتل۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَخُوضُونَ فِيْهِ فِيْ حَيَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسیلمہ کذاب کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب غور و فکر کیا کرتے تھے

6652 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ

6651– إسناده صحيح على شرط مسلم. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب. وأخرجه القسم الأول منه أبو داود "4333" في الملاحم: باب في خبر ابن صائد، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، بهذا الإسناد. وأخرجه بتمامه أحمد 2/457 عن محمد بن جعفر غندر، عن شعبة، عن العلاء، به. وأخرج القسم الأول منه أحمد 2/313، والبخاري "3609" في المناقب: باب "لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء"، والترمذي "2218" في الفتن: باب ما جاء "لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون"، والبغوي "4244" من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. وهو في "صحيفة همام" برقم "25" بتحقيق رفعت فوزي. وأخرجه أيضا أحمد 2/236- 237، ومسلم "48" من طريق مالك، وأحمد 2/530 من طريق ورقاء، كلاهما عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرج القسم الثاني منه مسلم 4/2057 "12" من طريق إسماعيل بن جعفر، عن العلاء، به. ولفظه: "يتقارب الزمان، ويقبض العلم، وتظهر الفتن، ويلقى الشح، ويكثر الهرج" قالوا: وما الهرج؟ قال: "القتل." وانظر: "6680" و"6681" و"6700" و."6701"

6652– إسناده ضعيف، عياض بن مسافع لم يرو عنه غير طلحة بن عبد الله بن عوف، ولم يوثقه غير المؤلف 5/266، وقال الحسيني - كما في "تعجيل المنفعة" ص 327 -: لا يدرى من هو، وباقي السند ثقات من رجال الصحيح. يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه الحاكم 4/531 عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن بحر بن نصر، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/46، والحاكم 4/541 من طريقين عن اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الزهري، به. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه! كذا قال، مع أن عياضا لم يخرج واحد منهما، ثم هو مجهول، وطلحة بن عبد الله إنما أخرج له البخاري وحده، ولم يخرج لم مسلم. وأخرجه عبد الرزاق "20823"، وعنه أحمد 5/41، والحاكم 4/541 عن معمر، والحاكم 4/541 من طريق شعيب، كلاهما عن الزهري، عن طلحة بن عبد الله "وقع في "المصنف": عبيد الله، وهو تحريف" بن عوف، عن أبي بكرة. وليس فيه عياض، قال الحاكم: طلحة بن عبد الله لم يسمعه من أبي بكرة، إنما سمعه من عياض بن مسافع عن أبي بكرة، فساق الطريقين السالفين. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/332 وقال: رواه أحمد والطبراني، وأحد أسانيد أحمد والطبراني رجاله رجال الصحيح. وقد صح منه قوله: "لا يدخل المدينة رعب المسيح، لها يومئذ سبعة أبواب، على كل باب ملكان" انظر "3731" و ."6805"

شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ مُسَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ: (اَكْثَرَ النَّاسِ فِيْ شَاْنِ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا)، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، (فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، ثُمَّ، قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فِيْ شَاْنِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ قَدْ اَكْثَرْتُمْ فِيْ شَاْنِهِ) فَاِنَّهُ كَذَّابٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كَذَّابًا يَخْرُجُوْنَ قَبْلَ الدَّجَّالِ، وَاِنَّهُ لَيْسَ بَلَدٌ اِلَّا يَدْخُلُهُ رُعْبُ الْمَسِيْحِ، اِلَّا الْمَدِيْنَةَ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْ اَنْقَابِهَا مَلَكَانِ يَذُبَّانِ عَنْهَا رُعْبَ الْمَسِيْحِ

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسیلمہ کذاب کے بارے میں کچھ ارشاد فرمانے سے پہلے لوگ بکثرت اس کے معاملے میں بات چیت کیا کرتے تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: امابعد! جہاں تک اس شخص کے معاملے کا تعلق ہے جس کے معاملے میں تم لوگ اکثر گفتگو کررہے ہوتے ہو۔ دجال سے پہلے ظاہر ہونے والے **30** کذابوں میں سے یہ ایک کذاب ہے اور دجال کا فتنہ ہر شہر میں داخل ہوگا۔ صرف مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ اس کے ہر داخلے پر دو فرشتے تعینات ہیں جو دجال کے رسوخ کو اس سے دور کرتے ہیں۔

ذِكْرُ رُؤْيَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُسَيْلِمَةَ وَالْعَنْسِيِّ

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ اور عنسی کے بارے میں خواب دیکھا تھا

6653 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):رَاَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَنَفَخْتُهُمَا، فَطَارَا، فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ: مُسَيْلِمَةَ وَالْعَنْسِيَّ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سونے کے بنے ہوئے دو کنگن دیکھے۔ میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے میں نے اس کی تاویل یہ کی کہ اس سے دو کذاب مراد ہیں' مسیلمہ اور عنسی۔

6653– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو - وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي - فقد روى له البخاري مقروناً ومسلم متابعة وهو حسن الحديث. محمد بن بشر: هو ابن الفرافصة بن المختار الحافظ العبدي أبو عبد الله الكوفي. وهو "مصنف ابن أبي شيبة" 5811، وعنه ابن ماجه "3922" في تعبير الرؤيا: باب تعبير الرؤيا. وأخرجه أحمد 2/338 و344 من طريقين عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، به. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُسَيْلِمَةَ طَلَبَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَتَهُ بَعْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ 'مسیلمہ نے نبی اکرم ﷺ سے آپ ﷺ کے بعد خلیفہ ہونے کا مطالبہ کیا تھا

6654 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ، قَالَ: ، قَالَ ابْنُ اَبِيْ هِلَالٍ: فَاَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَرَجُلٍ اٰخَرَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ مُسَيْلِمَةَ قَدِمَ فِيْ جَيْشٍ عَظِيْمٍ حَتّٰى نَزَلَ فِيْ نَخْلٍ، فَبَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَقُوْلُ: اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ بَعْدَهُ تَبِعْتُهُ، قَالَ: فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا مَعَهُ اِلَّا ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَّفِيْ يَدِهٖ جَرِيْدَةٌ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ اَنَّكَ سَاَلْتَنِيْ هٰذِهٖ مَا اَعْطَيْتُكَ، وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ، وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عَنِّيْ، وَاِنِّيْ لَاَحْسَبُكَ الَّذِيْ رَاَيْتُ فِيْمَا اُرِيْتُ .

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَطَلَبْتُ رُؤْيَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُرِيْتُ كَاَنَّ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِيْ شَاْنُهُمَا فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا، فَطَارَا، فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَمُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مسلمہ ایک بڑا لشکر لے کر آیا' یہاں تک کہ انہوں نے ایک کھجوروں کے باغ میں پڑاؤ کیا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی کہ وہ یہ کہتا ہے کہ اگر حضرت محمد ﷺ اپنے بعد مجھے اپنا نائب مقرر کر دیں تو میں ان کی پیروی کرلوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس بن شماس تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک میں ایک شاخ تھی۔ آپ مسیلمہ کے پاس آ کر ٹھہرے پھر آپ نے فرمایا: اگر تم مجھ سے یہ شاخ مانگو تو میں تمہیں یہ بھی نہیں دوں گا اور اگر تم منہ پھیر کے چلے جاتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے پاؤں کاٹ دے گا۔ یہ ثابت میری طرف سے تمہیں جواب دیدے گا میرا تمہارے بارے میں یہ خیال تھا کہ تم وہی شخص ہو' جس کے بارے میں مجھے خواب میں دکھایا

6654- حديث صحيح، سعيد بن زياد لم يرو عنه غير أبي هلال - وهو سعيد - ولم يوثقه غير المؤلف، وقال أبو حاتم: مجهول، وباقي السند من رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم، وجهالة الرجل المقرون بأبي سلمة لا تضر، فإن أبا سلمة ثقة. وأخرجه البخاري "3620" , "3621" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و"4373" و"4374" في المغازي: باب وفد بني حنيفة وحديث ثمامة بن أثال، و"7461" في التوحيد: باب قوله تعالى: (إنما قولنا لشيء إذا أردناه)، ومسلم "2273" و "2274" في الرؤيا: باب رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم، والترمذي "2292" في الرؤيا: باب ما جاء في رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم الميزان والدلو، والنسائي في الرؤيا كما في "التحفة" 10/138، والطبراني "10750" والبيهقي في "الدلائل" 5/334 من طريق أبي اليمان الحكم بن نافع، عن شعيب بن أبي حمزة، عن عبد الله بن أبي حسين، عن نافع بن جبير، بهذا الإسناد. واقتصر البخاري في روايته في التوحيد والطبراني على قصة قدوم مسيلمة، وعند الترمذي والنسائي قصة الرؤيا دون قصة مسيلمة.

گیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوابوں کے بارے میں تحقیق کی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے سے بنے ہوئے دو کنگن ہیں۔ میں ان دونوں کی وجہ سے بڑا پریشان ہوا تو میری طرف یہ بات وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے میں نے اس کی تاویل یہ کی کہ اس سے مراد وہ دونوں کذاب ہیں جن کا ظہور میرے بعد ہوگا۔ ایک عنسی ہے جو صنعاء کا رہنے والا ہے اور ایک مسیلمہ ہے جو یمامہ کا رہنے والا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الَّذِیْ يَلِی اَمْرَ النَّاسِ اِلٰی اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ يَكُوْنُ مِنْ قُرَيْشٍ لَا مِنْ غَيْرِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ قیامت تک جو بھی شخص مسلمانوں کے معاملے کا نگران ہوگا (یعنی حکمران بنے گا) اس کا تعلق قریش سے ہوگا کسی دوسرے سے نہیں ہوگا

6655 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَيْشٍ مَا بَقِیَ فِی النَّاسِ اثْنَانِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ معاملہ (یعنی حکومت) ہمیشہ قریش میں رہے گی جب تک لوگوں میں سے دو آدمی بھی باقی ہیں۔''

ذِكْرُ اِخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بَعْدَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ

6656 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْمُقْرِءُ الْخَطِيبُ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَتِ امْرَاَةٌ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ،

6655– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخاري، وقد تقدم تخريجه برقم "6233".

اَرَاَیْتَ اِنْ جِئْتُ فَلَمْ اَجِدْكَ - يَعْنِي الْمَوْتَ -، قَالَ: اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ اَبَا بَكْرٍ

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے آپ کے ساتھ بات چیت کی نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ حکم دیا کہ وہ واپس چلی جائے اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی کیا رائے ہے کہ میں دوبارہ آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (یعنی اگر آپ کا وصال ہو چکا ہو تو مجھے کیا کرنا چاہیے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آ جانا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ عَلِيًّا، الْخُلَفَاءُ بَعْدَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَقَدْ فَعَلَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بعد خلفاء شمار ہوں گے' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہوا اور اس نے ایسا کرلیا ہے (یعنی وہ ان سے راضی ہوگیا ہے)

6657 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً، وَسَائِرُهُمْ مُلُوكٌ، وَالْخُلَفَاءُ وَالْمُلُوكُ اثْنَا عَشَرَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ آخِرَهُ يَنْقُضُ اَوَّلَهُ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ اَنَّ الْخِلَافَةَ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ، قَالَ: وَسَائِرُهُمْ مُلُوكٌ، فَجَعَلَ مَنْ تَقَلَّدَ اُمُورَ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْدَ ثَلَاثِيْنَ سَنَةٍ مُلُوكًا كُلَّهُمْ، ثُمَّ، قَالَ: وَالْخُلَفَاءُ وَالْمُلُوكُ اثْنَا عَشَرَ، فَجَعَلَ الْخُلَفَاءَ وَالْمُلُوكَ اثْنَيْ عَشَرَ فَقَطْ.

6656– حديث صحيح، محمد بن خالد بت عبد الله الواسطي وإن اتفقوا على ضعف، وقال فيه المؤلف 9/90: يخطء ويخالف - قد تابعه عليه غير واحد، ومن فوقفه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 4/82، والشافعي في مسنده 2/404 بترتيب الساعاتي، والبخاري "3659" في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذا خليلا"، و"7220" في الأحكام: باب الاستخلاف، و"7360" في الاعتصام: باب الأحكام التي تعرف بالدلائل، ومسلم "2386" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي بكر الصديق، والترمذي "3676" في المناقب: باب رقم "17"، والبيهقي 8/153، والبغوي "3868"، من طرق عن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد، وسيأتي عند المؤلف برقم "6871"

6657– إسناده حسن، سعيد بن جمهان مختلف فيه، وثقه ابن معين وأحمد وأبو داود، وقال النسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في الثقات، وقال ابن معين: روى عن سفينة أحاديث لا يرويها غيره، وأرجو أنه لا بأس به، وقال البخاري: في حديثه عجائب، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه، ولا يحتج به، وقال الساجي: لا يتابع على حديثه، فمثله حسن الحديث، وباقي السند رجاله ثقات.

فَظَاهِرُ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ يَنْقُضُ اَوَّلَ الْخَبَرِ.

وَلَيْسَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَمَنِّهِ كَذٰلِكَ وَلَا يَجِبُ اَنْ يُّجْعَلَ حِرْمَانُ تَوْفِيقِ الْاِصَابَةِ دَلِيلًا عَلٰى بُطْلَانِ الْوَارِدِ مِنَ الْاَخْبَارِ، بَلْ يَجِبُ اَنْ يُّطْلَبَ الْعِلْمُ مِنْ مَظَانِّهِ، فَيَتَفَقَّهُ فِي السُّنَنِ حَتّٰى يُعْلَمَ اَنَّ اَخْبَارَ مَنْ عُصِمَ، وَلَمْ يَكُنْ يَّنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا تَتَضَادُّ وَلَا تَتَهَاتَرُ، وَلٰكِنْ مَعْنَى الْخَبَرِ عِنْدَنَا اَنَّ مَنْ بَعْدَ الثَّلَاثِينَ سَنَةً يَجُوزُ اَنْ يُّقَالَ لَهُمْ: خُلَفَاءُ اَيْضًا عَلٰى سَبِيلِ الْاِضْطِرَارِ، وَاِنْ كَانُوا مُلُوكًا عَلَى الْحَقِيقَةِ، وَآخِرُ الْاِثْنَيْ عَشَرَ مِنَ الْخُلَفَاءِ كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

فَلَمَّا ذَكَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةَ ثَلَاثِينَ سَنَةً، وَكَانَ آخِرُ الْاِثْنَيْ عَشَرَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَكَانَ مِنَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، اُطْلِقَ عَلٰى مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاَرْبَعِ الْاُوَلِ اسْمُ الْخُلَفَاءِ.

وَذَاكَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَضَهُ اللّٰهُ اِلٰى جَنَّتِهِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لِثِنْتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْاَوَّلِ سَنَةَ عَشَرَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ.

وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ ثَانِيَ وَفَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُوُفِّيَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَيْنَ مِنْ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ سَنَتَيْنِ وَثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ وَّاثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ يَوْمًا.

ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الثَّانِيْ مِنْ مَوْتِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، ثُمَّ قُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَسِتَّةَ اَشْهُرٍ وَّاَرْبَعَ لَيَالٍ.

ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُتِلَ عُثْمَانُ، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً اِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا.

ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَقُتِلَ، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ خَمْسَ سِنِيْنَ وَثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ اِلَّا اَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْمًا.

فَلَمَّا قُتِلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَذٰلِكَ يَوْمُ السَّابِعَ عَشَرَ مِنْ رَمَضَانَ سَنَةَ اَرْبَعِيْنَ، بَايَعَ اَهْلُ الْكُوفَةِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ بِالْكُوفَةِ، وَبَايَعَ اَهْلُ الشَّامِ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ بِاِيلِيَاءَ، ثُمَّ سَارَ مُعَاوِيَةُ يُرِيْدُ الْكُوفَةَ، وَسَارَ اِلَيْهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَالْتَقَوْا بِنَاحِيَةِ الْاَنْبَارِ، فَاصْطَلَحُوا عَلٰى كِتَابٍ بَيْنَهُمْ بِشُرُوطٍ فِيْهِ، وَسَلَّمَ الْحَسَنُ الْاَمْرَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ، وَذٰلِكَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْاَوَّلِ سَنَةَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ، وَتُسَمّٰى هٰذِهِ السَّنَةُ سَنَةُ الْجَمَاعَةِ.

ثُمَّ تُوُفِّيَ مُعَاوِيَةُ بِدِمَشْقَ يَوْمَ الْخَمِيسِ لِثَمَانٍ بَقِيْنَ مِنْ رَجَبٍ سَنَةَ سِتِّيْنَ، وَكَانَتْ وِلَايَتُهُ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً وَاَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ اِلَّا لَيَالٍ، وَكَانَتْ لَهُ يَوْمَ مَاتَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ سَنَةً.

ثُمَّ وَلِیَ یَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَةَ ابْنُهُ یَوْمَ الْخَمِیسِ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ اَبُوْهُ، وَتُوُفِّیَ بِحُوَارِیْنَ - قَرْیَةٌ مِّنْ قُرَی دِمَشْقَ - لِاَرْبَعَ عَشْرَةَ لَیْلَةً خَلَتْ مِنْ رَبِیعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّسِتِّینَ، وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَّثَلَاثِینَ سَنَةً، وَكَانَتْ وِلَایَتُهُ ثَلَاثَ سِنِیْنَ وَثَمَانِیَةَ اَشْهُرٍ اِلَّا اَیَّامًا.

ثُمَّ بُوِیعَ ابْنُهُ مُعَاوِیَةُ بْنُ یَزِیْدَ یَوْمَ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَبِیعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّسِتِّینَ، وَمَاتَ یَوْمَ الْخَامِسِ وَالْعِشْرِینَ مِنْ شَهْرِ رَبِیعِ الْاٰخِرِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّسِتِّینَ، وَكَانَتْ اِمَارَتُهُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ اِحْدٰی وَعِشْرِینَ سَنَةً، ثُمَّ بَایَعَ اَهْلُ الشَّامِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، وَبَایَعَ اَهْلُ الْحِجَازِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ، فَاسْتَوَی الْاَمْرُ لِمَرْوَانَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ لِثَلَاثِ لَیَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّسِتِّینَ، وَمَاتَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِدِمَشْقَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّسِتِّینَ، وَلَهُ ثَلَاثٌ وَّسِتُّونَ سَنَةً، وَكَانَتْ اِمَارَتُهُ عَشَرَةَ اَشْهُرٍ اِلَّا لَیَالٍ.

ثُمَّ بَایَعَ اَهْلُ الشَّامِ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ اَبُوْهُ، وَمَاتَ عَبْدُ الْمَلِكِ بِدِمَشْقَ فِیْ شَوَّالٍ سَنَةَ سِتٍّ وَثَمَانِیْنَ وَلَهُ اثْنَانِ وَسِتُّونَ سَنَةً، ثُمَّ بَایَعَ اَهْلُ الشَّامِ الْوَلِیْدَ ابْنَهُ یَوْمَ تُوُفِّیَ عَبْدُ الْمَلِكِ.

ثُمَّ تُوُفِّیَ الْوَلِیْدُ بِدِمَشْقَ فِی النِّصْفِ مِنْ جُمَادَی الْاٰخِرَةِ سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِیْنَ، وَكَانَ لَهُ یَوْمَ مَاتَ ثَمَانٌ وَّاَرْبَعُوْنَ سَنَةً، وَكَانَتْ اِمَارَتُهُ تِسْعَ سِنِیْنَ وَثَمَانِیَةَ اَشْهُرٍ.

ثُمَّ بُوِیعَ سُلَیْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ اَخُوهُ لِاُمِّهِ وَاَبِیْهِ، وَتُوُفِّیَ سُلَیْمَانُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ لِعَشْرِ لَیَالٍ بَقِینَ مِنْ صَفَرٍ بِدَابِقَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّتِسْعِیْنَ وَلَهُ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ سَنَةً، وَكَانَتْ اِمَارَتُهُ سَنَتَیْنِ وَثَمَانِیَةَ اَشْهُرٍ وَّخَمْسَ لَیَالٍ.

ثُمَّ بَایَعَ النَّاسُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ سُلَیْمَانُ، وَتُوُفِّیَ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِدَیْرِ سَمْعَانَ مِنْ اَرْضِ حِمْصَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ لِخَمْسِ لَیَالٍ بَقِینَ مِنْ رَجَبٍ سَنَةَ اِحْدٰی وَمِائَةٍ، وَلَهُ یَوْمَ مَاتَ اِحْدٰی وَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ سَنَتَیْنِ وَخَمْسَةَ اَشْهُرٍ وَّخَمْسَ لَیَالٍ.

وَهُوَ آخِرُ الْخُلَفَاءِ الِاثْنَیْ عَشَرَ الَّذِیْنَ خَاطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ بِهِمْ

❁❁ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''خلافت تیس سال تک ہوگی اس کے بعد بادشاہ ہوں گے خلفاء اور بادشاہ بارہ ہوں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ روایت ہے جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ اس کا آخری حصہ اس کے پہلے حصے کا الٹ ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے تو یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ خلافت تیس سال تک ہوگی پھر آپ نے یہ کہا ہے اس کے بعد سارے بادشاہ ہوں گے' تو تیس سال گزرنے کے بعد جو بھی شخص مسلمانوں کے امور کا نگران بنے گا وہ سب لوگ بادشاہ شمار ہوں گے پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خلفاء اور بادشاہوں کی تعداد بارہ ہوگی تو نبی اکرم ﷺ نے تو خلفاء اور بادشاہ کی تعداد تو صرف بارہ تک محدود کی ہے۔

اس لئے بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ الفاظ ابتدائی حصے کے برعکس ہیں۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے تحت ایسا نہیں ہے اور یہ بات لازم نہیں ہے کہ اگر آدمی کسی صحیح دلیل تک پہنچنے کی توفیق سے محروم رہا ہو تو وہ منقول روایات کو غلط قرار دینا شروع کر دے بلکہ یہ بات لازم ہے کہ وہ علم کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل کرے اور سنن کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کرے تاکہ اسے یہ بات پتہ چل جائے کہ وہ ذات جو معصوم ہے اور جو خواہش نفس سے کلام نہیں کرتے بلکہ وہ وہی کلام کرتے ہیں جو ان کی طرف وحی کیا جاتا ہے ان کے بیان کردہ فرامین میں کوئی تضاد اور کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک اس روایت کا مفہوم یہ ہے کہ تیس سال گزرنے کے بعد جو حکمران آئیں گے انہیں اضطراری طور پر (یعنی مجبوری کے عالم میں) خلفاء کہا جاسکتا ہے اگرچہ وہ درحقیقت بادشاہ ہوں گے اور ان بارہ خلفاء میں سے آخری عمر بن عبدالعزیز ہے جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ذکر کر دی کہ حقیقی خلافت تیس سال تک ہوگی اور پھر اس کے بعد بارہ خلفاء میں سے آخری عمر بن عبدالعزیز ہے تو ان کا شمار خلفاء راشدین مہدیین میں ہوگا تو ان کے درمیان اور پہلے چار خلفاء کے درمیان جو لوگ آئے ہیں ان کے لئے لفظ خلفاء استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی صورت یوں ہے جب نبی اکرم ﷺ کی روح مبارکہ کو اللہ تعالیٰ نے قبض کیا اور جنت کی طرف منتقل کیا تو یہ پیر کے دن بارہ ربیع الاول کی رات ۱۱ ہجری کی بات ہے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے وصال کے دوسرے دن یعنی منگل کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کر لیا گیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال **17** جمادی الثانی کی رات کو ہوا ان کی خلافت دو سال تین ماہ اور بائیس دن بنتی ہے۔ اس کے بعد اگلے دن یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے اگلے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کر لیا گیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ ان کی مدت خلافت دس سال چھ ماہ چار دن بنتی ہے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو ان کی مدت خلافت بارہ سال سے بارہ دن کم بنتی ہے پھر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا وہ شہید ہوئے۔ ان کی خلافت پانچ سال تین ماہ بنتی ہے جس میں سے چودہ دن کم ہوں گے جب حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو یہ رمضان کی سترہ تاریخ تھی اور سنہ چالیس ہجری تھا۔ اس کے بعد اہل کوفہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اہل شام نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر عالیہ میں بیعت کر لی پھر حضرت معاویہ کوفہ کی طرف (جنگ کرنے کے لئے) روانہ ہوئے اور حضرت امام حسن علی رضی اللہ عنہ ان کی طرف روانہ ہوئے انبار کے قریب دونوں کا سامنا ہوا تو انہوں نے ایک معاہدے کے تحت صلح کر لی جس میں کچھ شرائط پائی جاتی تھیں تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حکومت کا معاملہ حضرت امیر معاویہ کے سپرد کر دیا۔ یہ **25** ربیع الاول پیر کے دن کی بات ہے اور اکتالیس ہجری کی بات ہے۔ اس سال کو اجتماعیت کا سال قرار دیا گیا۔

پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دمشق میں انتقال ہوا یہ پیر کے دن بائیس رجب المرجب ساٹھ ہجری کی بات ہے۔ ان کی حکومت **19** سال اور چار ماہ سے کچھ دن کم تھی جس وقت ان کا انتقال ہوا اس وقت ان کی عمر **78** برس تھی۔

اس کے بعد ان کا بیٹا یزید بن معاویہ پیر کے دن ان کا جانشین بنا' یہ اسی دن کی بات ہے جس دن میں اس کے والد کا انتقال ہوا تھا۔

اس کا انتقال حوارین میں ہوا جو دمشق کی ایک بستی ہے یہ چودہ ربیع الاول سن **64** ہجری کی بات ہے اس وقت اس کی عمر **38**

سال تھی اور اس کی حکومت تین سال 8 ماہ سے کچھ دن کم تھی۔

پھر اس کے بیٹے معاویہ بن یزید کے ہاتھ پر بیعت کی گئی یہ پندرہ ربیع الاول سن 64 ہجری کی بات ہے اس کا انتقال 25 ربیع الثانی 64 ہجری میں ہوا۔ اس کی حکومت 40 دن تھی جب اس کا انتقال ہوا تو اس کی عمر اکیس برس تھی۔

پھر اہل شام نے مروان بن حکم کی بیعت کر لی اور اہل حجاز نے عبداللہ بن زبیر کی بیعت کر لی پھر بدھ کے دن تین ذیقعدہ سن 64 ہجری میں مروان مکمل طور پر حکمران بن گیا۔ مروان بن حکم کا انتقال رمضان کے مہینے میں دمشق میں 65 ہجری میں ہوا۔ اس وقت اس کی عمر 63 برس تھی اور اس کی حکومت دس ماہ سے کچھ دن کم رہی۔ پھر اہل شام نے عبدالملک بن مروان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ یہ اسی دن کی بات ہے جس دن میں اس کے باپ کا انتقال ہوا تھا۔ عبدالملک کا انتقال دمشق میں شوال میں ہوا۔ یہ سن 86 ہجری کی بات ہے۔ اس وقت اس کی عمر 62 سال تھی پھر اہل شام نے اس کے بیٹے ولید کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ یہ اسی دن کی بات ہے جس دن عبدالملک کا انتقال ہوا تھا۔

پھر ولید کا انتقال دمشق میں پندرہ جمادی الثانی 96 ہجری میں ہوا جس دن اس کا انتقال ہوا اس کی عمر 48 برس تھی اور اس کی حکومت 9 سال 8 ماہ تک رہی پھر سلیمان عبدالملک کے ہاتھ پر بیعت کی گئی جو اس کا سگا بھائی تھا۔ سلیمان کا انتقال دابق کے مقام پر جمعہ کے دن دس صفر 99 ہجری میں ہوا۔ اس وقت اس کی عمر 45 سال تھی اور اس کی حکومت دو سال 8 ماہ پانچ دن تک رہی تھی پھر لوگوں نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسی دن بیعت کی جس دن سلیمان کا انتقال ہوا تھا' عمر بن عبدالعزیز کا انتقال حمص کی سر زمین پر ''دیر سمعان'' کے مقام پر ہوا یہ جمعہ کے دن کی بات ہے یہ پانچ رجب المرجب ایک سو ایک ہجری کی بات ہے۔ جس دن ان کا انتقال ہوا اس دن ان کی عمر اکتالیس برس تھی اور ان کی خلافت دو سال پانچ ماہ اور پانچ دن تک رہی۔ یہ ان بارہ خلفاء میں سے آخری خلیفہ تھے جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو آگاہ کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُلُوكَ يُطْلَقُ عَلَيْهِمُ اسْمُ الْخُلَفَاءِ فِي الضَّرُورَةِ اَيْضًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' بادشاہوں کے لیے ضرورت کے پیش نظر ''خلیفہ'' کا لفظ استعمال کیا جا سکتا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے

6658 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِيْ خُلَفَاءُ، يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ، وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ، وَسَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلَفَاءُ، يَعْمَلُوْنَ مَا لَا يَعْلَمُوْنَ، وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ، فَمَنْ اَنْكَرَ بَرِءَ، وَمَنْ اَمْسَكَ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب میرے بعد خلفاء ہوں گے جو وہی عمل کریں گے جس کے بارے میں وہ علم رکھتے ہیں اور وہی کچھ کریں گے' جن کا انہیں حکم دیا گیا اور ان کے بعد کچھ اور خلفاء ہوں گے جو وہ عمل کریں گے' جن کے بارے میں وہ علم نہیں رکھتے اور وہ کام کریں گے' جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا جو شخص ان کا انکار کرے گا وہ بری ذمہ ہوگا اور جو شخص (ان کے قریب جانے سے خود) کو روک کے رکھے گا وہ سلامت رہے گا لیکن جو شخص راضی ہوا اور اس نے ان کی پیروی کی اس کا معاملہ مختلف ہے۔

6659 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَاهُ ابْنُ سَلْمٍ، فِيْ عَقِبِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَسَمِعَهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فَالطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت امام اوزاعی نے زہری سے سنی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن مرہ کے حوالے سے بھی زہری سے سنی ہے تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ الْاَوْزَاعِيَّ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے: امام اوزاعی نے

6658- إسناده صحيح، الوليد لم يقيده المؤلف، ويحتمل أن يكون ابن مسلم وأن يكون ابن مزيد، وكلاهما يروى عن الأوزاعي، وهما ثقتان الأول روى له الشيخان، والثاني روى له أبو داود والنسائي، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين غير عن أبيه، عبد الرحمن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري. وأخرجه البيهقي في السنن 8/157 - 158 من طريق العباس بن الوليد بن مزيد، عن أبيه، عن الأوزاعي بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى "5902" عن أبي بكر ابن زنجويه، والبيهقي في السنن 8/158، وفي الدلائل 6/521 من طريق محمد بن عوف، كلاهما عن أبي المغيرة عبد القدوس بن الحجاج، عن الأوزاعي، به. وأورده الهيثمي في المجمع 7/270 وقال: رواه أبو يعلى، ورجاله رجال الصحيح غير أبي بكر محمد بن عبد الملك بن زنجويه وهو ثقة. قلت: وصحح هذا الحديث ابن القيم في تهذيب مختصر سنن أبي داود 6/158، وله شاهد من حديث أم سلمة عند أحمد 6/295 و302 و305، ومسلم "1854"، وأبي داود "4760"، والترمذي "2265"، والبيهقي "8/158"، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ستكون أمراء فتعرفون وتنكرون فتعرفون وتنكرون فمن عرف برء، ومن أنكر سلم، ولكن من رضي وتابع"، قالوا: أفلا نقاتلهم؟ قال: "لا، ما صلوا"، هذا لفظ مسلم. وانظر: "177" و"6193"

6659- إسناده حسن، إبراهيم بن مرة روى عنه جمع، وقال النسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في الثقات، وباقي السند رجاله ثقات، وهو مكرر ما قبله.

یہ روایت زہری سے سنی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے

6660 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

- (متن حدیث): سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ خُلَفَاءُ، يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ، وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلَفَاءُ يَعْمَلُوْنَ بِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ، وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ، فَمَنْ اَنْكَرَ عَلَيْهِمْ فَقَدْ بَرِءَ، وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب میرے بعد کچھ خلفاء ہوں گے جو اس کے مطابق عمل کریں گے جو وہ علم رکھتے ہیں اور وہ کام کریں گے جن کا انہیں حکم دیا گیا ہے پھر ان کے بعد کچھ خلفاء آئیں گے جو وہ عمل کریں گے جس کا وہ علم نہیں رکھتے وہ کام کریں گے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تو جو ان کا انکار کرے وہ بری ذمہ ہوگا لیکن جو شخص راضی رہے اور پیروی کرے گا۔ (اس کا معاملہ مختلف ہوگا)''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ الْخُلَفَاءَ لَا يَكُوْنُوْنَ بَعْدَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء صرف بارہ ہوں گے

6661 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

6660– إسناده صحيح على شرط الشيخين . الوليد: هو ابن مسلم القرشي، وقد صرح بالتحديث . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، وهو مكرر ما قبله.

6661– حديث صحيح، الأسود بن سعيد الهمذاني روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات وروى له أبو داود، وقد توبع، وباقي السند ثقات من رجال الصحيح، وهو في "مسند علي بن الجعد " ."2756" ومن طريقه أخرجه أبو محمد البغوي في شرح السنة "4236"، وقال: هذا حديث صحيح، وفي المصدرين "ثم رجعت إلى منزلي، فقالوا ... !" وأخرجه أحمد 5/92، وأبو داود "4281" في أول كتاب المهدي، والبيهقي في "الدلائل" 6/520، والطبراني في "الكبير" "2059" من طرق عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد، ولفظ الطبراني والبيهقي "لا تزال هذه الأمة مستقيما أمرها، ظاهرة على عدوها حتى يمضي منها اثنا عشر خليفة ... ." وانظر الحديثين الآتيين بعد هذا.

(متن حدیث): يَكُوْنُ بَعْدِىْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ اَتَتْهُ قُرَيْشٌ قَالُوا: ثُمَّ يَكُوْنُ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَكُوْنُ الْهَرْجُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے وہ سب قریش سے تعلق رکھتے ہوں گے۔''

(راوی کہتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے تو قریش آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: پھر کیا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر قتل عام ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: يَكُوْنُ بَعْدِىْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً ، اَنَّ الْاِسْلَامَ يَكُوْنُ عَزِيزًا فِىْ اَيَّامِهِمْ لَا اَنَّهٗ اَرَادَ بِهٖ نَفْىَ مَا وَرَاءَ هٰذَا الْعَدَدِ مِنَ الْخُلَفَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے''

اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: ان خلفاء کے دور میں اسلام غالب رہے گا اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے علاوہ تعداد میں خلفاء ہونے کی نفی کی ہے

6662 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِيزًا اِلٰى اثْنَىْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ: فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ اَفْهَمْهَا، قُلْتُ لِاَبِىْ:

6662- إسناده حسن على شرط مسلم، سماك بن حرب لا يرقى حديثه إلى الصحة. وأخرجه مسلم "1821" "7" في الإمارة: باب الناس تبع لقريش والخلافة في قريش، والطبراني "1964" عن هداب "ويقال أيضا: هدبة " بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1278"، وأحمد 5/90 و92 و94 و95 و108، وابنه عبد الله في زياداته 5/99، وأبو القاسم البغوي في الجعديات "2754"، ومسلم "1821" "6"، والترمذي "2223" في الفتن: باب ما جاء في الخلفاء، والطبراني "1896" و"1923" و"1936" و"2007" و"2044" و"2063" و"2070" من طرق عن سماك بن حرب به. ولفظه عندهم في أوله: "يكون بعدي اثنا عشر"....، وعند بعضهم: "فسألت أبي" وعند آخرين: "فسألت القوم." وأخرجه بنحوه من طرق عن جابر بن سمرة أحمد 5/86 و87 - 88 و89 و97 و97 - 98 و98 و101 و107، والبخاري "7222" و"7223" في الأحكام: باب الاستخلاف، ومسلم "1821" "5" و"6" وأبو داود "4279"، وابو القاسم البغوي في "الجعديات" "2754"، والطبراني "1808" و"1809" و"1841" و"1849" و"1850" و"1851" و"1852" و"1875" و"1876" و"1883" و"2060" و"2061" و"2062" و"2063" و"2067" و"2068" و"2069" و"2071"، والبيهقي في الدلائل 6/519 و519 - 520، والبغوي في "شرح السنة". "4237"

مَا، قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بارہ خلفاء تک اسلام غالب رہے گا۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمائی جو میں سمجھ نہیں سکا میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے: تو انہوں نے بتایا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے) ان سب خلفاء کا تعلق قریش سے ہوگا۔''

ذِكْرُ وَصْفِ عِزَّةِ الْإِسْلَامِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي أَيَّامِ الِاثْنَيْ عَشَرَ

ان بارہ (خلفاء) کے دور حکومت میں اسلام کے غلبے کی صفت کا تذکرہ' جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں

6663 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الطَّاحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَنِيعًا، يُنْصَرُونَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ عَلَيْهِ إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً.

قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَصْمَتَنِيهَا النَّاسُ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا، قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ دین اس وقت تک غالب اور مضبوط رہے گا اور اس کے دشمنوں کے خلاف اس کی مدد کی جاتی رہے گی' جب تک بارہ خلفاء رہیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمائی جو لوگوں کی وجہ سے میں سن نہیں سکا تو میں نے اپنے والد سے دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے۔ انہوں نے بتایا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:) ان سب کا تعلق قریش سے ہوگا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ شَنَّعَ بِهِ بَعْضُ الْمُعَطِّلَةِ وَأَهْلُ الْبِدَعِ عَلَى أَصْحَابِ الْحَدِيثِ حَيْثُ حُرِمُوا تَوْفِيقَ الْإِصَابَةِ لِمَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے معطلہ فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگ اور اہل بدعت محدثین پر تنقید کرتے ہیں' حالانکہ ان لوگوں کو اس حدیث کا مفہوم سمجھنے کی توفیق سے محروم رکھا گیا

6664 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

6663– إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابـن عـون: هو عبد الله بن عون بن أرطبان أبو عون البصري . وأخرجه مسلم "1821" و"9" عن نصر بن على الجهضمي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/101 عن إسماعيل بن إبراهيم، ومسلم "1821" "9" مـن طريق أزهر بن سعيد، كلاهما عن ابن عون، به. وأخرجه أحمد 5/87 و88 و90 و93 و96 و98 و99، ومسلم "1821" "8"، وأبو داود "4280"، والحاكم 3/617 من طرق عن عامر الشعبي، به. وانظر ما قبله.

هَـارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَدُوْرُ رَحَى الْاِسْلَامِ عَلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ، اَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ فَاِنْ هَلَكُوْا، فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ، وَاِنْ بَقُوْا بَقِيَ لَهُمْ دِيْنُهُمْ سَبْعِيْنَ سَنَةً

(توضیح مصنف): قَـالَ اَبُـوْ حَـاتِـمٍ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ شَنَّعَ بِهِ اَهْلُ الْبِدَعِ عَلٰى اَئِمَّتِنَا، وَزَعَمُوْا اَنَّ اَصْـحَـابَ الْـحَدِيْثِ حَشَوِيَّةٌ، يَرْوُوْنَ مَا يَدْفَعُهُ الْعِيَانُ وَالْحِسُّ وَيُصَحِّحُوْنَهُ، فَاِنْ سُئِلُوْا عَنْ وَصْفِ ذٰلِكَ قَالُوْا: نُـؤْمِـنُ بِـهٖ وَلَا نُـفَسِّرُهُ، وَلَسْنَا بِحَمْدِ اللّٰهِ وَمَنِّهٖ مِمَّا رُمِيْنَا بِهٖ فِيْ شَيْءٍ بَلْ نَقُوْلُ: اِنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ مَـا خَـاطَـبَ اُمَّـتَـهٗ قَـطُّ بِشَـيْءٍ لَمْ يُعْقَلْ عَنْهُ، وَلَا فِيْ سُنَنِهٖ شَيْءٌ لَا يُعْلَمُ مَعْنَاهُ، وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ السُّنَنَ اِذَا صَـحَّـتْ يَجِبُ اَنْ تُرْوٰى وَيُؤْمَنَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ تُفَسَّرَ وَيُعْقَلَ مَعْنَاهَا فَقَدْ قَدَحَ فِي الرِّسَالَةِ، اللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ السُّنَنُ مِنَ الْاَخْبَارِ الَّتِيْ فِيْهَا صِفَاتُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الَّتِيْ لَا يَقَعُ فِيْهَا التَّكْيِيْفُ بَلْ عَلَى النَّاسِ الْاِيْمَانُ بِهَا.

وَمَـعْـنَـى هٰـذَا الْخَبَرِ عِنْدَنَا مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا: اِنَّ الْعَرَبَ تُطْلِقُ اسْمَ الشَّيْءِ بِالْكُلِّيَّةِ عَلٰى بَعْضِ اَجْزَائِهٖ وَتُطْلِقُ الْعَرَبُ فِيْ لُغَتِهَا اسْمَ النِّهَايَةِ عَلٰى بِدَايَتِهَا، وَاسْمَ الْبِدَايَةِ عَلٰى نِهَايَتِهَا.

اَرَادَ الـنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهٖ: تَدُوْرُ رَحَى الْاِسْلَامِ عَلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ اَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ زَوَالَ الْاَمْـرِ عَـنْ بَنِيْ هَاشِمٍ اِلٰى بَنِيْ اُمَيَّةَ لِاَنَّ الْحُكْمَيْنِ كَانَ فِيْ آخِرِ سَنَةِ سِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ، فَلَمَّا تَلَعْثَمَ الْاَمْرُ عَلٰى بَنِيْ هَـاشِـمٍ وَّشَـارَكَهُـمْ فِيْـهِ بَـنُـو اُمَيَّةَ اَطْـلَـقَ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ نِهَايَةِ اَمْرِهِمْ عَلٰى بِدَايَتِهٖ، وَقَدْ ذَكَرْنَا اسْتِخْلَافَهُـمْ وَاحِدًا وَاحِدًا اِلٰى اَنْ مَاتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ سَنَةَ اِحْدٰى وَمِائَةٍ، وَبَايَعَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ يَزِيْدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَتُوُفِّيَ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بِبَلْقَاءَ مِنْ اَرْضِ الشَّامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِخَمْسٍ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ

6664- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. سليمان بن أبي سليمان: هو أبو إسحاق الشيباني، والقاسم بن عبد الرحمن: هو الْقَاسِمُ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ الهذلي :وأخرجه الطبراني "10356" عن معاذ بن المثنى، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 1/390 و451، وأبو يعلى "5009" و"5298"، والطحاوى فى شرح مشكل الآثار 2/235 - 236، والخطابى "غريب الحديث" 1/549 من طرق عن يزيد بن هارون، به . ووقع فى إسناد الطحاوى: سليمان بن بلال، بدل "سليمان بن أبي سليمان"، ولعله خطأ من أحد الرواة .وأخرجه أحمد 1/393 و393 - 394 و395، وأبو داود "4254"، فى الفتن: باب ذكر الفتن ودلائلها، وأبو يعلى "5281"، والطحاوى 2/236، والبغوى "4225" من طرق عن سفيان، عن منصور، عن ربعي بن حراش، عن البراء بن ناجية، عن ابن مسعود . وزادوا فيه: "أو سبع وثلاثين"، وفى آخر الحديث عند بعضهم أن ابن مسعود قال: مما مضى أو مما بقي؟ فقال: مما "بقي"، وعند بعضهم الآخر أن السائل هو عمر بن الخطاب، وانفرد أبو داود وعنه البغوى - فى روايته فقال: "مما مضى."وأخرجه الطيالسى "383"، والطحاوى 2/235، ويعقوب بن سفيان فى "المعرفة والتاريخ" 3/355، والخطابى 1/549، والحاكم 4/521، والبيهقى فى "الدلائل" 6/393 من طرق عن منصور، به. والسائل عندهم فى هذه الرواية عمر، وصحح الحاكم إسناده، ووافقه الذهبى.وأخرجه الطبرانى "10311"، والطحاوى 2/236 من طريقين عن أبى نعيم، عن شريك، عن مجالد، عن الشعبى، عن مسروق، عن ابن مسعود.

خَمْسٍ وَّمِائَةٍ، وَبَايَعَ النَّاسُ هِشَامَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ اَخَاهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، فَوَلّٰى هِشَامٌ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَسْرِيّ الْعِرَاقَ، وَعَزَلَ عُمَرَ بْنَ هُبَيْرَةَ فِيْ اَوَّلِ سَنَةِ سِتٍّ وَمِائَةٍ، وَظَهَرَتِ الدُّعَاةُ بِخُرَاسَانَ لِبَنِي الْعَبَّاسِ، وَبَايَعُوْا سُلَيْمَانَ بْنَ كَثِيْرٍ الْخُزَاعِيَّ الدَّاعِيَ اِلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ، فَخَرَجَ فِيْ سَنَةِ سِتٍّ وَمِائَةٍ اِلٰى مَكَّةَ وَبَايَعَهُ النَّاسُ لِبَنِيْ هَاشِمٍ، فَكَانَ ذٰلِكَ تَلَعْثُمَ اُمُوْرِ بَنِيْ اُمَيَّةَ حَيْثُ شَارَكَهُمْ فِيْهِ بَنُوْ هَاشِمٍ، فَاَطْلَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ نِهَايَةِ اَمْرِهِمْ عَلٰى بِدَايَتِهٖ، وَقَالَ: وَاِنْ بَقُوْا بَقِيَ لَهُمْ دِيْنُهُمْ سَبْعِيْنَ سَنَةً يُرِيْدُ عَلٰى مَا كَانُوْا عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''35 سال تک اسلام کی چکی گھومتی رہے گی۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) 36 سال تک' اگر وہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے تو اس طریقے کے مطابق ہوں گے جس طریقے سے ہلاکت کا شکار ہوئے اور اگر وہ باقی رہ گئے تو ان کا دین ستر سال تک ان کے لئے باقی رہے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ روایت ہے جس کی وجہ سے اہل بدعت ہمارے آئمہ پر تنقید کرتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ محدثین حشویہ فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ ایسی چیز کو روایت کرتے ہیں جو غور و فکر اور محسوسات کے حوالے سے غلط ہوتی ہے اور محدثین اسے صحیح بھی قرار دیدیتے ہیں پھر ان سے اگر اس چیز کی صفت کے بارے میں دریافت کیا جائے تو آگے سے کہہ دیتے ہیں: ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن ہم اس کی وضاحت نہیں کرتے۔

(امام ابن حبان کہتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت ہم ایسے نہیں ہیں اور ویسے بھی نہیں ہیں' جس طرح کا ہم پر الزام عائد کیا گیا ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو جن بھی امور کے بارے میں مخاطب کیا ہے ان میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی سمجھ نہ آسکے اور آپ کی سنتوں میں کوئی ایسی سنت نہیں ہے جس کے مفہوم کا علم نہ ہو سکے جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ جب سنت مستند طور پر منقول ہو تو یہ بات لازم ہے کہ اسے روایت کر دیا جائے اور اس پر ایمان رکھا جائے۔ باوجود یکہ اس کی وضاحت نہ کی جائے یا اس کے مفہوم کی سمجھ نہ آئے تو ایسا شخص رسالت میں نکتہ چینی کرتا ہے۔ اے اللہ (تیری ہی مدد حاصل کی جاسکتی ہے) ویسے احادیث میں کچھ روایات وہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر ہے جن کی کیفیت کو بیان نہیں کیا جاسکتا لیکن لوگوں پر ان صفات پر ایمان رکھنا لازم ہے۔

ہمارے نزدیک اس روایت کا مفہوم یہ ہے' جیسا کہ ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ بعض اوقات عرب کسی چیز کے کسی ایک جزء کے لئے اس مکمل چیز کا نام استعمال کر لیتے ہیں۔ اس طرح عرب اپنے محاورے میں اختتام کا لفظ آغاز کے لئے استعمال کر لیتے ہیں۔ آغاز کا لفظ اختتام کے لئے استعمال کر لیتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اسلام کی چکی 35 برس تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) 36 برس تک گھومتی رہے گی۔ اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے کہ حکومت بنو ہاشم سے بنو امیہ کی طرف منتقل ہو جائے گی کیونکہ 36 ہجری کے آخر میں حکومت ان دونوں کی طرف چلی گئی تھی تو جب بنو ہاشم کے لئے یہ معاملہ خراب ہوا اور حکومت کے بارے میں بنو امیہ ان کے حصہ دار بن گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکومت کے اختتام کے لئے آغاز کا لفظ استعمال

کیا۔ اسی طرح ہم اس سے پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں کہ اس طرح ان میں سے ہر ایک خلیفہ بنا' یہاں تک کہ ایک سو ایک ہجری میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کا انتقال ہو گیا تو لوگوں نے یزید بن عبدالملک کی بیعت کر لی۔ یزید بن عبدالملک کا انتقال شام کی سرزمین بلقاء کے مقام پر جمعہ کے دن ہوا جو 25 شعبان ایک سو پانچ ہجری کی بات ہے تو لوگوں نے ہشام بن عبدالملک کے ہاتھ پر بیعت کر لی جو اس کا بھائی تھا یہ اسی دن ہوا پھر ہشام نے خالد بن عبداللہ قسری کو عراق کا امیر مقرر کیا۔ اس نے عمر بن ہبیرہ کو ایک سو چھ ہجری کے آغاز میں معزول کر دیا تو خراسان میں بنوعباس کے داعی نمودار ہوئے۔ انہوں نے سلیمان بن کثیر خزاعی کے ہاتھ پر بیعت کر لی جو بنو ہاشم کی طرف دعوت دینے والا تھا۔ اس نے ایک سو چھ ہجری میں مکہ کی طرف خروج کیا تو لوگوں نے بنو ہاشم کے لئے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اس طرح بنوامیہ کی حکومت خرابی کا شکار ہو گئی اور بنو ہاشم پھر اس میں ان کے حصے دار بن گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کی حکومت کے اختتام کے لئے لفظ آغاز استعمال کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا اگر وہ باقی رہے تو ان کا دین ستر سال تک ان کے لئے باقی رہے گا۔ اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ تھی کہ جس صورت حال پر وہ اس سے پہلے تھے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اَوَّلِ نِسَائِهِ لُحُوقًا بِهٖ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی کون سی زوجہ محترمہ آپ ﷺ کے پاس پہلے پہنچیں گی

6665 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا ، قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيُّهُنَّ اَطْوَلُ، قَالَتْ: فَكَانَ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ، لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَتَصَدَّقُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرے بعد مجھ سے' سب سے پہلے تم میں سے وہ خاتون آ کر ملے گی' جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو تمام ازواج مطہرات نے اپنے ہاتھوں کو ناپا کہ کس کا ہاتھ زیادہ لمبا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا تھا' کیونکہ وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کرتی تھیں اور (اس کی آمدن کو) صدقہ کیا کرتی تھیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ كَوْنِ الصَّحَابَةِ فِيْهِمْ اَوِ التَّابِعِيْنَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو فتح نصیب کرے گا

6665- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير طلحة بن يحيى، فمن رجال مسلم. وهو مكرر الحديث رقم "3314"

جن کے درمیان کوئی صحابی یا تابعی موجود ہو گا

6666 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِيهِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِيهِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِيهِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَاحَبَهُمْ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں بہت سے لوگ جنگ میں شریک ہونے کے لئے آئیں گے' تو یہ دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہو تو جواب دیا جائے گا جی ہاں تو ان لوگوں کو فتح نصیب ہو گی پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں بہت سے لوگ جنگ کرنے کے لئے جائیں گے' تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ رہا ہو تو جواب دیا جائے گا جی ہاں تو ان لوگوں کو بھی فتح نصیب ہو گی پھر ان لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا بہت سے لوگ جنگ میں حصہ لینے کے لئے جائیں گے' تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ہے' جو صحابہ کے شاگردوں کے ساتھ رہا ہو تو ان لوگوں کو بھی فتح نصیب ہو گی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَوْتِ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ

سیّدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے انتقال کی کیفیت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6667 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَاَطْعَمَتْهُ، ثُمَّ

6666– إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار: هو الرمادي، حافظ روى له أبو داود والترمذي، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو مكرر "4768".

6667– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/464 - 465في الجهاد: باب الترغيب في الجهاد. وقد تقدم تخريجه عند الحديث رقم "4608" فانظره هناك

جَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي، عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ - يَشُكُّ اَيُّهُمَا - ، قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي، عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَا، قَالَ فِي الْاَوَّلِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِينَ ، فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ، فَهَلَكَتْ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ وہ آپ کی خدمت میں کھانا پیش کرتی تھیں۔ سیّدہ امّ حرام رضی اللہ عنہا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ نبی اکرم رضی اللہ عنہ ایک دن ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے جوئیں نکالنے لگی۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا جو اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کے لئے جائیں گے' اور وہ اس سمندر کی پشت پر یوں سوار ہوں گے جس طرح بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ وہ مجھے بھی ان میں شامل کرلے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کر دی پھر آپ نے اپنا سر رکھا اور سو گئے پھر جب آپ بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے کے لئے جائیں گے۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی کلمات ارشاد فرمائے جو پہلے ارشاد فرمائے تھے۔ سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے وہ مجھے بھی ان میں شامل کرلے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پہلے والوں میں شامل ہو۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سیّدہ امّ حرام رضی اللہ عنہا سمندری سفر پر روانہ ہوئیں (جب وہ واپس تشریف لائیں) تو وہ جب سمندر سے باہر آئیں اور اپنی سواری پر سوار ہوئیں تو اس سے نیچے گر گئیں اور ان کا انتقال ہو گیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِخْرَاجِ النَّاسِ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ مِنَ الْمَدِينَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، لوگ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ سے نکال دیں گے

6668 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): أَتَانِي نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: أَلَا أَرَاكَ نَائِمًا فِيهِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، غَلَبَتْنِي عَيْنِي، قَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْهُ؟ قُلْتُ: مَا أَصْنَعُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَضْرِبُ بِسَيْفِي؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ ذَلِكَ، وَأَقْرَبُ رُشْدًا؟ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ، وَتَنْسَاقُ لَهُمْ حَيْثُ سَاقُوكَ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ میں اس وقت مسجد نبوی میں سویا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کے ذریعے مجھے مارا اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں یہاں سویا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری آنکھ لگ گئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب تمہیں اس میں سے نکال دیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت مجھے کیا کرنا چاہئے۔ کیا میں اپنی تلوار کے ذریعے لڑائی کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جو تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہو اور ہدایت کے زیادہ قریب ہو تم اطاعت اور فرمانبرداری سے کام لو اور وہ تمہیں جہاں جانے کے لئے کہیں تم وہاں چلے جاؤ۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6669 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

6668– إسناده ضعيف، عم أبي حرب بن أبي الأسود لا يعرف، ولم يرو عنه غيره، وباقي رجال السند ثقات رجال الصحيح .وأخرجه أحمد 5/156 عن علي بن عبد الله، عن معتمر بن سليمان، بهذا السند .وأخرجه مختصرا إلى قوله "غلبتني عيني": الدارمي 1/325 عن سعيد بن المغيرة، عن معتمر، به .وأخرجه بأطول مما هنا أحمد 5/144 و6/457 من طريقين عن شهر بن حوشب، عن عبد الرحمن بن غنم وأسماء بنت يزيد، عن أبي ذر ... وشهر ضعيف. ذكر خبر ثان يصرح بصحة ماذكرناه حديث أبي ذر

6669– إسناده ضعيف لانقطاعه، فإن ضريب بن نقير لم يدرك أبا ذر ولا سمع منه. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه . وأخرجه أحمد 5/178 - 179، وأحمد بن منيع في مسنده كما في "مصباح الزجاجة" ورقة 268/1 - عن يزيد بن هارون، عن كهمس بن الحسن، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي بطوله في "المجمع" 5/223 وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح، إلا أن أبا سليل ضريب بن نقير لم يدرك أبا ذر.

اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَيْسِيُّ، عَنْ اَبِي السَّلِيلِ ضُرَيْبِ بْنِ نُقَيْرٍ الْقَيْسِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ) (الطلاق: 3)، قَالَ: فَجَعَلَ يُرَدِّدُهَا عَلَيَّ حَتّٰى نَعَسْتُ، فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، لَوْ اَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ اَخَذُوا بِهَا لَكَفَتْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ؟ قُلْتُ: اِلَى السَّعَةِ وَالدَّعَةِ اَكُوْنُ حَمَامًا مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ، قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ مَكَّةَ؟ قُلْتُ: اِلَى السَّعَةِ وَالدَّعَةِ، اِلٰى اَرْضِ الشَّامِ، وَالْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ، قَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْهَا؟ قُلْتُ: اِذًا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ آخُذُ سَيْفِيْ فَاَضَعُهٗ عَلٰى عَاتِقِيْ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ، لِعَبْدٍ حَبَشِيٍّ مُجَدَّعٍ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کرنا شروع کی۔

"جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو دہراتے رہے یہاں تک کہ مجھے اونگھ آ گئی۔ آپ نے فرمایا: اے ابوذر! اگر تمام لوگ اسی کو اختیار کر لیں تو یہی ان کے لئے کافی ہے پھر آپ نے فرمایا: اے ابوذر تم اس وقت کیا کرو گے جب تمہیں مدینہ منورہ سے نکال دیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: میں اپنی گنجائش کے مطابق یہ کوشش کروں گا کہ میں مکہ کا کبوتر بن جاؤں (یعنی مکہ منتقل ہو جاؤں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اس وقت کیا کرو گے جب تمہیں مکہ سے بھی نکال دیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: میں اپنی گنجائش اور حیثیت کے مطابق کوشش کروں گا کہ میں شام کی سرزمین کی طرف چلا جاؤں اور ارضِ مقدس کی طرف چلا جاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اس وقت کیا کرو گے جب تمہیں وہاں سے بھی نکال دیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: اس صورت میں اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں اپنی تلوار پکڑوں گا اور اسے اپنی گردن میں لٹکا لوں گا (اور ان لوگوں سے لڑنا شروع کر دوں گا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس سے زیادہ صحیح یہ نہیں ہے کہ تم ناک کان کٹے ہوئے اس حبشی غلام کی اطاعت و فرمانبرداری کرو (جو حاکم وقت ہوگا)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَوْتِ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6670 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْاَشْتَرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّ ذَرٍّ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ بَكَيْتُ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ فَقُلْتُ: مَا لِي لَا اَبْكِي وَاَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا، قَالَ: فَلَا تَبْكِي وَاَبْشِرِي، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ اَنَا فِيهِمْ: لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ، يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَيْسَ مِنْ اُولٰئِكَ النَّفَرِ اَحَدٌ اِلَّا وَقَدْ هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ جَمَاعَةٍ، وَاَنَا الَّذِي اَمُوتُ بِفَلَاةٍ، وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، فَاَبْصِرِي الطَّرِيقَ، قَالَتْ: وَاَنّٰى وَقَدْ ذَهَبَ الْحَاجُّ وَانْقَطَعَتِ الطُّرُقُ، قَالَ: اذْهَبِي فَتَبَصَّرِي، قَالَتْ: فَكُنْتُ اَجِيءُ اِلَى كَثِيبٍ، فَاَتَبَصَّرُ، ثُمَّ اَرْجِعُ اِلَيْهِ فَاُمَرِّضُهُ، فَبَيْنَمَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذَا اَنَا بِرِجَالٍ عَلَى رِحَالِهِمْ، كَاَنَّهُمُ الرَّخَمُ، فَاَقْبَلُوا حَتّٰى وَقَفُوا عَلَيَّ وَقَالُوا: مَا لَكِ اَمَةَ اللّٰهِ؟ قُلْتُ لَهُمْ: امْرُؤٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَمُوتُ، تُكَفِّنُونَهُ؟ قَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقُلْتُ: اَبُو ذَرٍّ، قَالُوا: صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَفَدَّوْهُ بِآبَائِهِمْ وَاُمَّهَاتِهِمْ، وَاَسْرَعُوا اِلَيْهِ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ، فَرَحَّبَ بِهِمْ، وَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ اَنَا فِيهِمْ: لَيَمُوتَنَّ مِنْكُمْ رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ، يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْسَ مِنْ اُولٰئِكَ النَّفَرِ اَحَدٌ اِلَّا هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ، وَاَنَا الَّذِي اَمُوتُ بِفَلَاةٍ اَنْتُمْ تَسْمَعُونَ اِنَّهُ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا لِي اَوْ لِامْرَاَتِي، لَمْ اُكَفَّنْ اِلَّا فِي ثَوْبٍ لِي اَوْ لَهَا، اَنْتُمْ تَسْمَعُونَ اِنِّي اُشْهِدُكُمْ اَنْ يُكَفِّنَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ اَمِيرًا اَوْ عَرِيفًا اَوْ بَرِيدًا اَوْ نَقِيبًا، فَلَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ اِلَّا قَارَفَ بَعْضَ ذٰلِكَ اِلَّا فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا عَمِّ، اَنَا اُكَفِّنُكَ لَمْ اُصِبْ مِمَّا ذَكَرْتَ شَيْئًا، اُكَفِّنُكَ فِي رِدَائِي هٰذَا، وَفِي ثَوْبَيْنِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ اُمِّي حَاكَتْهُمَا لِي، فَكَفَّنَهُ الْاَنْصَارِيُّ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ شَهِدُوهُ مِنْهُمْ حُجْرُ بْنُ الْاَدْبَرِ، وَمَالِكُ بْنُ الْاَشْتَرِ فِي نَفَرٍ كُلُّهُمْ يَمَانٍ

❁❁ سیّدہ اُمّ ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی۔ انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو۔ میں نے کہا: میں کیوں نہ روؤں؟ جبکہ آپ ایک ویرانے میں فوت ہونے لگے ہیں۔ میرے پاس اتنا کپڑا نہیں ہے جو آپ کے کفن کے لئے کافی ہو تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نہ روؤ تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ

6670– حديث قوی، إبراهيم بن الأشتر: هو إبراهيم بن مالك بن الحارث، روى عن أبيه وعمر، وروى عنه جمع، وذكره المؤلف في "ثقاته" 4/12، وكان من أعيان الأمراء بالكوفة، وأبوه مالك بن الحارث المعروف بالأشتر روى عنه جمع، وذكره ابن سعد في الطبقة الأولى من تابعي أهل الكوفة، وقال: كان من أصحاب علي، وشهد معه الجمل وصفين ومشاهده كلها، وولاه علي مصر، وقال العجلي: كوفي تابعي ثقة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وهو من المخضرمين وروى له النسائي، وأم ذر ذكرها المؤلف في ثقات التابعين 5/593، ويقال: لها صحبة، وترجمها الحافظ في "الإصابة" 4/430، وباقي رجاله من رجال الشيخين غير عبد الله بن عثمان فمن رجال مسلم. يحيى بن سليم: هو الطائفي، ومجاهد: هو ابن جبر. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 1/169 - 170 عن أحمد بن محمد بن سنان، عن محمد بن إسحاق الثقفي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/155 عن إسحاق بن عيسى، وابن سعد في "الطبقات" 4/233 - 234 عن إسحاق بن إسرائيل، والبزار "2716" عن يوسف بن موسى، ثلاثتهم عن يحيى بن سليم، به. ورواية أحمد مختصرة.

میں نے نبی اکرم ﷺ کو کچھ لوگوں کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جن میں میں موجود تھا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) تم لوگوں میں سے کسی ایک شخص کا انتقال ویرانے میں ہوگا لیکن اس کی نماز جنازہ میں اہل ایمان کا ایک گروہ شریک ہوگا۔

(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) ان لوگوں میں سے ہر ایک شخص کا انتقال آبادی میں ہوا۔ صرف میں ویرانے میں مرنے لگا ہوں۔ اللہ کی قسم! نہ تو میں نے غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے تم راستے کا جائزہ لیتی رہو۔ سیّدہ امّ ذر نے عرض کی: اب تو حاجی رخصت ہو چکے ہیں اور راستے منقطع ہو چکے ہیں حضرت ابوذر غفاری نے فرمایا: تم جاؤ اور جا کے جائزہ لو سیّدہ اُمّ ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں ٹیلے کی طرف آئی میں نے جائزہ لیا پھر میں ان کے پاس واپس آئی اور ان کی تیمارداری کرنے لگی۔ ابھی میں ان کی تیمارداری کر رہی تھی کہ اسی دوران کچھ لوگ اپنی سواریوں پر سوار ہو کر وہاں آ گئے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ پرندے ہوں۔ وہ لوگ آئے اور میرے پاس آ کر ٹھہر گئے۔ انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کی کنیز تمہارا کیا معاملہ ہے میں نے ان سے کہا ایک مسلمان شخص فوت ہونے لگا ہے کیا تم لوگ اسے کفن دو گے۔ ان لوگوں نے دریافت کیا: وہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا: حضرت ابوذر، انہوں نے دریافت کیا: وہ جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ سیّدہ اُمّ ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو ان لوگوں نے یہ کہا ہمارے ماں باپ ان پر قربان ہوں پھر وہ تیزی سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے انہیں خوش آمدید کہا۔ یہ بات بتائی میں نے نبی اکرم ﷺ کو کچھ لوگوں کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ان لوگوں میں میں بھی موجود تھا۔

''تم میں سے کسی ایک شخص کا انتقال ویرانے میں ہوگا لیکن اس کے جنازے میں اہل ایمان کا ایک گروہ شریک ہوگا۔''

(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا) ان تمام لوگوں میں سے ہر شخص کا انتقال کسی بستی میں یا لوگوں کے اجتماع میں ہوا۔ صرف میں ویرانے میں مرنے لگا ہوں تم لوگ یہ بات سن لو کہ اگر میرے پاس اتنا کپڑا ہوا جو میرے کفن کے لئے کافی ہوا یا میری بیوی کے پاس اتنا کپڑا ہوا تو مجھے صرف میرے یا میری بیوی کے کپڑے میں کفن دیا جائے تم لوگ یہ بات سن لو کہ میں تم لوگوں کو گواہ بنا کے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ تم میں سے وہ شخص مجھے کفن دے جو امیر ہو یا عریف ہو یا برید ہو یا نقیب ہو (یعنی کسی نہ کسی عہدے یا مرتبے پر فائز ہو)

(راوی بیان کرتے ہیں) وہاں موجود لوگوں میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں تھا جو کسی نہ کسی عہدے پر نہ رہا ہو۔ صرف ایک انصاری نوجوان تھا۔ اس نے کہا: اے چچا جان میں آپ کو وہ کفن دوں گا اور وہ چیز شامل نہیں کروں گا جس کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ میں آپ کو اپنی اس چادر میں کفن دوں گا اور ان دو کپڑوں میں دوں گا' جو میں نے نیچے پہنے ہوئے ہیں جنہیں میری امی نے میرے لئے اپنے ہاتھوں سے کات کر دیا تھا تو اس انصاری نے ان لوگوں کی موجودگی میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کفنایا جو لوگ وہاں موجود تھے ان میں حضرت حجر بن ادبر اور مالک بن اشتر بن شامل تھے۔ یہ تمام لوگ یمن سے تعلق رکھتے تھے۔

ذِكْرُ اِخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوْتِ اَبِىْ ذَرٍّ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ

6671 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْاَشْتَرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ ذَرٍّ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ بَكَيْتُ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ فَقُلْتُ: وَمَا لِيَ لَا اَبْكِي وَاَنْتَ تَمُوْتُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ، وَلَيْسَ عِنْدِیْ ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا، وَلَا يَدَانِ لِي فِيْ تَغْيِيبِكَ، قَالَ: اَبْشِرِی وَلَا تَبْكِی، فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا يَمُوْتُ بَيْنَ امْرَاَيْنِ مُسْلِمَيْنِ وَلَدَانِ اَوْ ثَلَاثٌ، فَيَصْبِرَانِ وَيَحْتَسِبَانِ فَيَرَيَانِ النَّارَ اَبَدًا، وَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِنَفَرٍ اَنَا فِيهِمْ: لَيَمُوْتَنَّ رَجُلٌ مِّنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلَيْسَ مِنْ اُولٰئِكَ النَّفَرِ اَحَدٌ اِلَّا وَقَدْ مَاتَ فِیْ قَرْيَةٍ وَّجَمَاعَةٍ، فَاَنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ، وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، فَاَبْصِرِی الطَّرِيقَ، فَقُلْتُ: اَنّٰی وَقَدْ ذَهَبَتِ الْحَاجُّ وَتَقَطَّعَتِ الطُّرُقُ، فَقَالَ: اذْهَبِیْ فَتَبَصَّرِی، قَالَتْ: فَكُنْتُ اَشْتَدُّ اِلَى الْكَثِيبِ اَتَبَصَّرُ، ثُمَّ اَرْجِعُ فَاُمَرِّضُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ وَاَنَا كَذٰلِكَ اِذَا اَنَا بِرِجَالٍ عَلٰى رَحْلِهِمْ كَاَنَّهُمُ الرَّخَمُ تَخُبُّ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ، قَالَتْ: فَاَسْرَعُوْا اِلَيَّ حِيْنَ وَقَفُوا عَلَيَّ، فَقَالُوا: يَا اَمَةَ اللّٰهِ، مَا لَكِ؟ قُلْتُ: امْرُؤٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَمُوْتُ فَتُكَفِّنُوْنَهُ؟ قَالُوا: وَمَنْ هُوَ؟ قَالَتْ: اَبُوْ ذَرٍّ، قَالُوا: صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَفَدَّوْهُ بِآبَائِهِمْ وَاُمَّهَاتِهِمْ، وَاَسْرَعُوْا اِلَيْهِ حَتّٰى دَخَلُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ: اَبْشِرُوا، فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِنَفَرٍ اَنَا فِيهِمْ: لَيَمُوْتَنَّ رَجُلٌ مِّنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ، يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلَيْسَ مِنْ اُولٰئِكَ النَّفَرِ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ هَلَكَ فِیْ جَمَاعَةٍ، فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ اِنَّهُ لَوْ كَانَ عِنْدِیْ ثَوْبٌ يَسَعُنِیْ كَفَنًا لِي اَوْ لِامْرَاَتِی، لَمْ اُكَفَّنْ اِلَّا فِیْ ثَوْبٍ هُوَ لِي اَوْ لَهَا، اِنِّی اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ اَنْ لَا يُكَفِّنَنِیْ رَجُلٌ مِّنْكُمْ كَانَ اَمِيرًا اَوْ عَرِيفًا اَوْ بَرِيْدًا اَوْ نَقِيبًا، فَلَيْسَ مِنْ اُولٰئِكَ النَّفَرِ اَحَدٌ اِلَّا وَقَدْ قَارَفَ بَعْضَ مَا، قَالَ اِلَّا فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: اَنَا اُكَفِّنُكَ يَا عَمِّ، اُكَفِّنُكَ فِیْ رِدَائِی هٰذَا، وَفِیْ ثَوْبَيْنِ فِیْ عَيْبَتِی مِنْ غَزْلِ اُمِّی، قَالَ: اَنْتَ فَكَفِّنِّی، فَكَفَّنَهُ الْاَنْصَارِیُّ فِی النَّفَرِ الَّذِيْنَ حَضَرُوا، وَقَامُوا عَلَيْهِ وَدَفَنُوْهُ فِیْ نَفَرٍ كُلُّهُمْ يَمَانٍ

سیدہ اُمّ ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو۔ میں نے کہا: میں کیوں نہ روؤں جبکہ آپ ایک ویرانے میں مرنے لگے ہیں۔ میرے پاس اتنا

6671- هو مكرر ما قبله. أخرجه الحاكم 3/344 - 346، وعنه البيهقي في "دلائل النبوة" 6/401 - 402 من طريق إسماعيل بن إسحاق القاضي، عن علي بن عبد الله المديني، بهذا الإسناد. وأورده ابن عبد البر في "الاستيعاب" 1/215 - 217 من طريق ...

کپڑا بھی نہیں ہے' جو آپ کے کفن کے لئے کافی ہو اور آپ کی عدم موجودگی میں میرے لئے رہنا ممکن نہیں ہے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لئے خوشخبری ہے تم نہ روؤ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جن بھی دو مسلمان (میاں بیوی) کے دو یا تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ دونوں صبر سے کام لیں اور ثواب کی امید رکھیں تو وہ کبھی بھی آگ کو نہیں دیکھیں گے'' (یعنی جہنم میں نہیں جائیں گے)

(حضرت ابوذر غفاری نے یہ بھی بتایا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین آدمیوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا: جن میں' میں بھی موجود تھا۔

''تم میں سے کسی ایک شخص کا انتقال ضرور ویرانے میں ہوگا لیکن اس کی نماز جنازہ میں اہل ایمان کا ایک گروہ شریک ہو گا۔''

(حضرت ابوذر غفاری نے فرمایا:) ان لوگوں میں سے ہر شخص کا انتقال کسی بستی یا لوگوں کے درمیان ہوا میں ان میں سے ایک شخص باقی رہ گیا ہوں۔ اللہ کی قسم! نہ تو میں نے غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے تم راستے کا جائزہ لیتی رہو (سیّدہ اُمّ ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے کہا: اب تو حاجی رخصت ہو چکے ہیں۔ راستے منقطع ہو چکے ہیں تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور جا کے جائزہ لو سیّدہ اُمّ ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں تیزی سے چلتی ہوئی ٹیلے کی طرف گئی اور اس بات کا جائزہ لیا اور واپس آ کر ان کی تیمارداری کرنے لگی۔ ابھی میں اور وہ اسی حالت میں تھے اسی دوران کچھ لوگ اپنی سواریوں پر سوار ہو کر آئے۔ یوں جیسے وہ پرندے ہوں۔ ان کی سواریاں انہیں لے کر آئی تھیں۔ سیّدہ اُمّ ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب وہ لوگ میرے پاس ٹھہرے تو تیزی سے میری طرف آئے انہوں نے کہا: اے اللہ کی کنیز تمہارا کیا معاملہ ہے۔ میں نے کہا: ایک مسلمان شخص کا انتقال ہونے لگا ہے۔ کیا آپ لوگ اسے کفن دیں گے۔ انہوں نے جواب دیا: وہ کون شخص ہے اس خاتون نے جواب دیا: حضرت ابوذر ان لوگوں نے کہا: وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں تو انہوں نے کہا: میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں پھر وہ تیزی سے چلتے ہوئے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تم لوگوں کے لئے خوشخبری ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ لوگوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا: جن میں' میں بھی موجود تھا ''تم میں سے ایک شخص ویرانے میں انتقال کرے گا اور اس کے جنازے میں اہل ایمان کا ایک گروہ شریک ہوگا۔''

پھر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (میرے علاوہ) ان میں سے ہر ایک شخص کا انتقال لوگوں کے درمیان ہوا (اب صرف میں باقی رہ گیا ہوں) اللہ کی قسم! میں نے نہ تو غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی۔ اگر میرے پاس اتنا کپڑا ہوا جو میرے کفن کے لئے کافی ہو یا میری بیوی کے پاس اتنا کپڑا ہوا تو صرف میرے یا میری بیوی کے کپڑے میں مجھے کفن دیا جائے میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں تم میں سے وہ شخص مجھے کفن نہ دے جو امیر ہو یا عریف ہو یا برید ہو یا نقیب ہو (یعنی سرکاری اہل کار ہو) تو وہاں موجود لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو ان میں سے کسی عہدے پر فائز نہ ہو' البتہ ایک انصاری نوجوان تھا۔

اس نے کہا: اے چچا جان! میں آپ کو کفن دوں گا۔ میں آپ کو اپنی اس چادر میں کفن دوں گا اور اپنے ان دو کپڑوں میں دوں گا' جو میری والدہ نے میرے لئے تیار کئے تھے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے کفن دینا تو اس انصاری نے وہاں موجود حاضرین کی موجودگی میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کفن دیا اور ان کے (غسل وغیرہ) کے معاملات کی دیکھ بھال کی اور انہی لوگوں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دفن کیا۔ ان سب کا تعلق یمن سے تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَوَّلَ فَتْحٍ يَّكُوْنُ لِلْمُسْلِمِيْنَ بَعْدَهُ فَتْحُ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسلمانوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلی فتح یہ نصیب ہوگی کہ وہ جزیرہ عرب کو فتح کرلیں گے

6672 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): سَاَلْتُ نَافِعَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، قُلْتُ: حَدِّثْنِيْ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الدَّجَّالَ؟ قَالَ: فَقَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَغْرِبِ اَتَوْهُ لِيُسْلِمُوا عَلَيْهِ، وَعَلَيْهِمُ الصُّوْفُ، فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: تَغْزُوْنَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ فَارِسَ، فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ، فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ، فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

✿✿ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاص سے دریافت کیا۔ میں نے کہا: آپ مجھے یہ بات بتائیں کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے تو انہوں نے بتایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت اہل مغرب میں سے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ وہ اسلام قبول کرنے کے لئے آپ کے پاس آئے تھے۔ انہوں نے اونی لباس پہنا ہوا تھا جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''تم لوگ جزیرہ عرب کے ساتھ لڑائی کرو گے' تو اللہ تعالیٰ اسے تمہارے لئے فتح کردے گا تم اہل فارس کے ساتھ

6672- إسناده صحيح، النفيلي: هو سعيد بن حفص بن عمرو، وهو ثقة روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، غير أن صحابيه نافع عتبة أخرج حديثه مسلم وحده . عبيد الله بن عمرو: هو الرقي . وأخرجه أحمد 4/337 و338، وابن أبي شيبة 15/146 - 147، ومسلم "2900" في الفتن وأشراط الساعة: باب ما يكون من فتوحات المسلمين قبل الدجال، وابن ماجه "4091" في الفتن: باب الملاحم، والحاكم 4/4/426 من طرق عن عبد الملك بن عمير، بهذا الإسناد. وقد وهم الحاكم فاستدركه على مسلم، وقدم في روايته قتال الروم على فارس، ولم يذكر ابن ماجه في روايته قتال فارس . وعلقه البخاري في "تاريخه الكبير" 8/81 - 82 فقال: قال موسى بن إسماعيل: حدثنا أبو عوانة، حدثنا عبد الملك بن عمير، به وانظر ."6809"

لڑائی کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے تمہارے لئے فتح کر دے گا پھر تم اہل روم کے ساتھ لڑائی کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے تمہارے لئے فتح کر دے گا پھر تم لوگ دجال کے ساتھ لڑائی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر فتح عطا کرے گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَالْعِرَاقِ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے (وصال کے) بعد یمن، شام اور عراق فتح ہوں گے

6673 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِي زُهَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): تُفْتَحُ الْيَمَنُ، فَيَاْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الشَّامُ، فَيَاْتِي قَوْمٌ فَيُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِي قَوْمٌ فَيُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ.

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: يُبِسُّونَ: اَيْ يَنْسِلُونَ

✿✿ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یمن فتح ہو جائے گا کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے آئیں گے وہ اپنے بال بچوں اور اپنے فرمانبرداروں (یعنی غلاموں) کو سوار کر کے ساتھ لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ علم رکھتے تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر تھا۔ شام فتح ہو گا تو کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے آئیں گے اور وہ اپنے بال بچوں اور اپنے پیروکاروں (یعنی غلاموں اور کنیزوں) کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ علم رکھتے ہوں تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے پھر عراق فتح ہو گا تو کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے آئیں گے۔ وہ اپنے بال بچوں اور اپنے فرمانبرداروں (یعنی غلاموں اور کنیزوں) کو سوار کر کے ساتھ لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ علم رکھتے ہوں تو مدینہ منورہ ان

6673- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/887 - 888 في الجامع: باب ما جاء في سكنى المدينة والخروج منها. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 5/220، والبخاري "1875" في فضائل المدينة: باب من رغب عن المدينة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 4/19، والطبراني "6408"، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" "1112" بتحقيقنا، والبغوي "2018" والحديث عند بعضهم مختصر. وأخرجه عبد الرزاق "17159"، وأحمد 5/220، والحميدي "865"، ومسلم "1388" في الحج: باب الترغيب في المدينة عند فتح الأمصار، والنسائي في "الكبرى"، والطبراني "6407" و "6409" و "6410" و "6411" و "6412"، والطحاوي "1113"، والبيهقي في "الدلائل" 6/320، والبغوي "2018" من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. زاد الطبراني في إحدى رواياته "6411" قال عروة: ثم لقيت سفيان بن أبي زهير عند موته، فأخبرني بهذا الحديث، وفي بعض طرق الحديث: "ثم تفتح الشام، ثم تفتح العراق."

کے لئے زیادہ بہتر ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: لفظ یبسون کا مطلب تیزی سے چلتے ہوئے آنا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ الْمُسْلِمِيْنَ الْحِيرَةَ بَعْدَهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے (وصال ظاہری) کے بعد مسلمان حیرہ فتح کرلیں گے

6674 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مُثِّلَتْ لِيَ الْحِيرَةُ كَاَنْيَابِ الْكِلَابِ، وَاِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَهَا، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: هَبْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنَةَ بُقَيْلَةَ، فَقَالَ: هِيَ لَكَ، فَاَعْطَوْهُ اِيَّاهَا فَجَاءَ اَبُوهَا فَقَالَ: اَتَبِيعُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: بِكُمْ؟ احْتَكِمْ مَا شِئْتَ، قَالَ: بِاَلْفِ دِرْهَمٍ، قَالَ: قَدْ اَخَذْتُهَا، فَقِيلَ لَهُ: لَوْ قُلْتَ ثَلَاثِينَ اَلْفًا؟ قَالَ: وَهَلْ عَدَدٌ اَكْثَرُ مِنْ اَلْفٍ

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حیرہ میرے سامنے کتے کے دانتوں کی طرح کی شکل میں پیش کیا گیا تم لوگ عنقریب اسے فتح کرلو گے ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! بقیلہ کی بیٹی مجھے ہبہ کر دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ تمہاری ہوئی۔ لوگوں نے وہ لڑکی اس شخص کو دیدی پھر اس لڑکی کا باپ آیا اور بولا کیا تم اسے فروخت کرو گے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں اس لڑکی کے باپ نے دریافت کیا: کتنے کے عوض میں نے اس سے کہا تم جو چاہو فیصلہ کرو لڑکی کے باپ نے کہا: ایک ہزار درہم کے عوض میں اس شخص نے کہا: ٹھیک ہے (بعد میں) اس شخص سے کہا گیا اگر تم تیس ہزار درہم کہہ دیتے (تو یہ مناسب تھا) اس نے کہا: کیا ایک ہزار سے زیادہ بھی کوئی عدد ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ بَعْدَهُ

6674– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات من رجال الشيخين غير محمد بن يحيى بن أبي عمر، فمن رجال مسلم. سفيان هو ابن عيينة . وأخرجه الطبراني "183"/"17"، والبيهقي في "السنن" 9/136، وفي "الدلائل" 6/326 من طرق عن مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، بهذا الإسناد. وفي رواية الطبراني: "فجاء أخوها" قال الهيثمي في "المجمع" 6/212: رجاله رجال الصحيح. قلت: وصاحب القصة هو خريم بن أوس بن حارثة بن لام الطائي، وقد أخرجه من حديثه مطولا الطبراني في "الكبير" "4168"، والبيهقي في "الدلائل" 5/267 - 269، وابن الأثير في "أسد الغابة" 2/129 - 130، وفيه أن الذى الشيماء منه هو أخوها عبد المسيح بن بقيلة. وأورده الهيثمي في "المجمع" 6/223 وقال: رواه الطبراني وفيه جماعة لم أعرفهم، وقال الحاكم في "المستدرك" 3/327 بعد أن أورد طرفا من أوله، ومن طريقه أخرجه البيهقي: هذا حديث تفرد به رواته الأعراب عن آبائهم، وأمثالهم من الرواة لا يضعون، ووافقه الذهبي.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، مسلمان (نبی اکرم ﷺ کے وصال ظاہری) کے بعد بیت المقدس فتح کرلیں گے

6675 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ فَيَّاضٍ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهُوَ فِيْ خِبَاءٍ مِنْ اَدَمٍ، فَجَلَسْتُ فِيْ فَنَاءِ الْخِبَاءِ، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ، فَقَالَ: ادْخُلْ يَا عَوْفُ، فَقُلْتُ: كُلِّي؟ فَقَالَ: كُلُّكَ، فَدَخَلْتُ فَوَافَقْتُهُ يَتَوَضَّاُ وُضُوءًا مَكِيثًا، ثُمَّ، قَالَ: يَا عَوْفُ، احْفَظْ خِلَالًا سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: اِحْدَاهُنَّ مَوْتِيْ، قَالَ عَوْفٌ: فَوَجَمْتُ عِنْدَهَا وَجْمَةً شَدِيدَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ: اِحْدٰى، فَقُلْتُ: اِحْدَى، ثُمَّ قَالَ: فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ يَظْهَرُ فِيكُمْ دَاءٌ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ فِيكُمْ، حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِنْكُمْ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ حَتّٰى لَا يَبْقَى بَيْتٌ مُؤْمِنٌ اِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ صُلْحٌ يَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ، فَيَغْدِرُوْنَ بِكُمْ، فَيَسِيْرُوْنَ اِلَيْكُمْ فِيْ ثَمَانِيْنَ غَايَةٍ تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا

❁❁ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ چمڑے کے بنے ہوئے خیمے میں موجود تھے۔ میں اس کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ میں نے سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: اے عوف اندر آ جاؤ۔ میں نے عرض کی: سارے کا سارا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سارے کا سارا' میں اندر داخل ہوا تو میں نے آپ کو ٹھہر ٹھہر کر وضو کرتے ہوئے پایا پھر آپ نے فرمایا: اے عوف چھ چیزوں کے بارے میں یاد رکھنا کہ جو قیامت سے پہلے ہوگی۔ ان میں سے ایک میری موت ہے حضرت عوف بیان کرتے ہیں: یہ سن کر مجھے جھٹکا سا لگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کہو: ایک' میں نے کہا: ایک پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس فتح ہوگا پھر تمہارے درمیان ایک بیماری پھوٹ پڑے گی پھر تمہارے درمیان مال زیادہ ہو جائے گا' یہاں تک کہ تم میں سے کسی ایک شخص کو ایک سو درہم دیئے جائیں گے' تو وہ پھر

6675--حديث صحيح، هشام بن عمار وإن كان فيه كلام - قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عبد الله بن زبر فمن رجال البخاري . وأخرجه البخاري "3176" في الجزية والموادعة: باب ما يحذر من الغدر، ومن طريقه البغوي "4248"عن الحميدي، وأبو داود "5000" في الأدب: باب ما جاء في المزاح، عن مؤمل بن الفضل، وابن ماجه "4042" في الفتن: باب أشراط الساعة، والطبراني "70"/18، وابن منده في "الإيمان" "998" عن عبد الرحمن بن إبراهيم بن دحيم، والبيهقي في "السنن" 9/223، وفي "الدلائل" 6/320 - 321 عن محمد بن المثنى، وفي "الدلائل" أيضا 6/383 عن موسى بن عامر، خمستهم عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . ورواية أبي داود مختصرة، وزاد الطبراني في إسناده بين عبد الله بن العلاء وبين بسر بن عبيد الله: زيد بن واقد، وهو من المزيد في متصل الأسانيد . وأخرجه من طرق عن عوف بن مالك أحمد 6/22 و27، والطبراني "71"/18 و"72" و"98" و"119" و"122" و"148" و"150"، وابن منده "999" و."1000"

بھی ناراض رہے گا پھر تمہارے درمیان ایسا فتنہ نمودار ہوگا کہ کسی بھی مومن کا گھر باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہ فتنہ اس میں داخل ہو جائے گا پھر تمہارے اور بنو اصفر (یعنی اہل روم) کے درمیان صلح ہوگی تو وہ تمہارے ساتھ معاہدے کی خلاف ورزی کریں گے پھر وہ **80** جھنڈوں کے نیچے اکٹھے ہوکر تمہاری طرف (جنگ کرنے کے لئے) چل پڑیں گے جن کے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار لوگ ہوں گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَرْضَ بَرْبَرَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بربروں کی سرزمین (مراکش) کی فتح نصیب کرے گا

6676 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيرَاطُ، فَاسْتَوْصُوا بِاَهْلِهَا خَيْرًا، فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا قَالَ حَرْمَلَةُ: يَعْنِىْ بِالْقِيرَاطِ: اَنَّ قِبْطَ مِصْرَ يُسَمُّوْنَ اَعْيَادَهُمْ، وَكُلَّ مَجْمَعٍ لَهُمُ الْقِيرَاطَ، يَقُوْلُوْنَ: نَشْهَدُ الْقِيرَاطَ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تم ایسی سرزمین کو فتح کرو گے جہاں قیراط کا ذکر کیا جائے گا تو تم لوگ وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ بھلائی کی تلقین قبول کرو کیونکہ وہ ذمی بھی ہوں گے اور ان کے ساتھ رشتہ داری کا تعلق بھی ہوگا''۔

حرملہ نامی راوی کہتے ہیں: قیراط سے مراد یہ ہے: مصر کے رہنے والے قبطی اپنی اینٹ کے لئے یہ لفظ استعمال کرتے تھے اور اپنے ہر اجتماع کے لئے لفظ قیراط استعمال کرتے تھے وہ یہ کہتے تھے ہم لوگ قیراط میں شریک ہوئے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ تَقَوِّى الْمُسْلِمِيْنَ بِاَهْلِ الْمَغْرِبِ عَلٰى اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کے کافر دشمنوں کے خلاف

6676- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 5/174، ومسلم "2543" "226" في فضائل الصحابة: باب وصية النبي صلى الله عليه وسلمباهل مصر، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 3/123 - 124، وابن عبد الحكم في "فتوح مصر وأخبارها" ص 2 - 3، والبيهقي في "السنن" 9/206، وفي "الدلائل" 6/321 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وزادوا فيه: "... فإذا رأيتم رجلين يقتتلان في موضع لبنة فاخرج منها"، قال: فمر بربيعة وعبد الرحمن بن شرحبيل بن حسنة، يتنازعان في موضع لبنة، فخرج منها. وأخرجه أحمد 5/173 - 174، ومسلم "2543" "227" عن وهب بن جرير بن حازم، عن أبيه، عن حرملة بن عمران، عن أبي بصرة الغفاري، عن أبي ذر. وفيه: "فإن لهم ذمة ورحما، أو قال: ذمة وصهرا"

مسلمان اہل مغرب سے قوت حاصل کریں گے

6677 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَانِءٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِءٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، وَعَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ، يَقُوْلَانِ:

(متنِ حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّكُمْ سَتَقْدِمُوْنَ عَلٰى قَوْمٍ جَعْدٍ رُءُوْسُهُمْ، فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ، فَاِنَّهُ قُوَّةٌ لَّكُمْ وَبَلَاغٌ اِلٰى عَدُوِّكُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ - يَعْنِيْ قِبْطَ مِصْرَ

❁❁ حضرت ابوعبدالرحمٰن حبلی اور حضرت عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''عنقریب تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے' جن کے بال گھنگھریالے ہوں گے' تو تم ان کے بارے میں تلقین کو قبول کرو کیونکہ وہ تمہارے لئے قوت ہوں گے' اور اللہ تعالیٰ کے اذن کے تحت تمہیں دشمن تک پہنچائیں گے''۔

(راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد مصر کے قبطی ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَمْوَالَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس امت میں مسلمانوں کو مال و دولت میں کشادگی نصیب کرے گا

6678 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَصَدَّقُوْا، فَسَيَاْتِيْ عَلَيْكُمْ يَوْمٌ يَمُرُّ اَحَدُكُمْ

6677- رجاله ثقات رجال الصحيح إلا أنه مرسل، أبو عبد الرحمن الحبلي واسمه عبد الله بن زيد - تابعي ثقة، روى له مسلم، وأصحاب السنن، وعمرو بن حريث هذا مصرى روايته عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسلة، قال البخارى فى "تاريخه" 6/321: عمرو بن حريث عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسل، وقال يحيى بن معين فى "تاريخه" ص 441: عمرو بن حريث الذى يروى عنه أبو هانء: "استوصوا بالقبط خيرا" هو عمرو بن حريث، ولم يسمع من النبى صلى الله عليه وسلم شيئا، إنما هو رجل من أهل مصر. قلت: وقد أخطأ المؤلف هنا فظنه صحابيا، مع أنه ذكره فى كتاب "الثقات" 5/179 فى ثقات التابعين، لكنه أخطأ فى تقييده بالمخزومي، فذاك آخر، وهو صحابى صغير روى له الجماعة، وذكره المؤلف فى "ثقاته" 3/272 فى قسم الصحابة. وعبد الله بن يزيد، هو أبو عبد الرحمن المقرء المكي، وحيوة: هو ابن شريح أبو زرعة المصرى، وهو فى "مسند أبى يعلى " "1473"، ومن طريقه أورده ابن الأثير فى "أسد الغابة " .4/214 وأورده الهيثمى فى "المجمع" 10/64 وقال: رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح . وأخرجه ابن عبد الحكم فى "فتوح مصر وأخبارها " ص 3 عن عبد الملك بن مسلمة، عن ابن وهب، عن أبى هانء الخولانى، به. وأخرجه أيضا عن أبى الأسود، عن ابن لهيعة، عن أبى هانء، به. قلت: ولعمرو بن حريث هذا حديث آخر فى التخفيف عن العامل، وقد تقدم عند المؤلف برقم ."4314"

بِصَدَقَتِهِ، فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُولُ: فَهَلَّا قَبْلَ الْيَوْمِ، فَأَمَّا الْيَوْمُ، فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ صدقہ کرو عنقریب تم پر ایسا دن آئے گا جب کوئی شخص اپنا صدقہ لے کر جائے گا تو اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا' جو اس سے صدقے کو قبول کر لے' وہ شخص کہے گا: تم آج سے پہلے کیوں نہیں آئے۔ آج تو مجھے اس صدقے کی کوئی ضرورت نہیں ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ كَثْرَةَ الْأَمْوَالِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اموال کی کثرت کی صورت میں کشادگی نصیب فرمائے گا

6679 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ أَسْأَلُ عَنْ حَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، وَهُوَ إِلَى جَنْبِي لَا آتِيهِ فَأَسْأَلَهُ، فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ بُعِثَ، فَكَرِهْتُهُ أَشَدَّ مَا كَرِهْتُ شَيْئًا قَطُّ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَقْصَى الْأَرْضِ مِمَّا يَلِي الرُّومَ، فَقُلْتُ: لَوْ أَتَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ، فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ، وَإِنْ كَانَ صَادِقًا اتَّبَعْتُهُ، فَأَقْبَلْتُ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ اسْتَشْرَفَ لِي النَّاسُ، وَقَالُوا: جَاءَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، جَاءَ عَدِيُّ بْنُ

6678–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي داود - وهو سليمان بن داود بن الجارود الطيالسي - فمن رجال مسلم. معبد بن خالد: هو الجدلي الكوفي. وهو في "مسند الطيالسي" "1239" بنحو هذا اللفظ. وأخرجه أحمد 4/306، وابن شيبة 3/111، البخاري "1411" في الزكاة: باب الصدقة قبل الرد، و "1424": باب الصدقة باليمين، و"7120" في الفتن: باب رقم "25"، ومسلم "1011" في الزكاة: باب الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من يقبلها، والنسائي 5/77 في الزكاة: باب التحريض على الصدقة، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" "641". وأبو يعلى "1475"، والطبراني "3259" و"3260" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصرا الطبراني "3262" من طريق إسماعيل بن أبان، عن مسعر، عن معبد بن خالد، به.

6679–إسناده قوي. إسحاق بن إبراهيم المروزي: هو ابن أبي إسرائيل أبو يعقوب المروزي، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، ومحمد هو ابن سيرين. وأخرجه ابن الأثير في "أسد الغابة" 4/8 - 9 من طريق عبد الله بن محمد بن عبد العزيز، عن إسحاق بن إبراهيم المروزي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/377 - 378 عن محمد بن أبي عدي، والبيهقي في "الدلائل" 5/342 عن سليمان بن حرب، كلاهما عن حماد بن زيد، به. وأخرجه الحاكم 4/518 - 519 من طريق عبد الله بن بكير، عن هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! مع أن أبا عبيدة بن حذيفة لم يخرج له الشيخان ولا أحدهما. وأخرجه أحمد 4/257 عن يزيد بن هارون، عن هشام بن حسان، والبيهقي 5/343 من طريق سعيد بن عبد الرحمن، كلاهما عن محمد بن سيرين، عن أبي عبيدة، عن رجل قال: قلت لعدي بن حاتم: حديث بلغني عنك ...

حَاتِمٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي: يَا عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ، قَالَ: قُلْتُ: اِنَّ لِي دِينًا، قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ بِدِينِكَ مِنْكَ - مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا - اَلَسْتَ تَرَاَسُ قَوْمَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: اَلَسْتَ تَاْكُلُ الْمِرْبَاعَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لَكَ فِي دِينِكَ، قَالَ: فَتَضَعْضَعْتُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ فَاِنِّي قَدْ اَظُنُّ - اَوْ قَدْ اَرَى اَوْ كَمَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَنَّهُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تُسْلِمَ خَصَاصَةٌ تَرَاهَا مِنْ حَوْلِي (فَاِنَّكَ تَرَى النَّاسَ عَلَيْنَا اِلْبًا وَاحِدًا، قَالَ: هَلْ اَتَيْتَ الْحِيرَةَ؟، قُلْتُ: لَمْ آتِهَا وَقَدْ عَلِمْتُ مَكَانَهَا، قَالَ) "وَتُوشِكُ الظَّعِينَةُ اَنْ تَرْحَلَ مِنَ الْحِيرَةِ بِغَيْرِ جِوَارٍ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ، وَلَتُفْتَحَنَّ عَلَيْنَا كُنُوزُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ (قُلْتُ: كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ؟ قَالَ: كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ - مَرَّتَيْنِ -)، وَلَيَفِيضَنَّ الْمَالُ - اَوْ لَيَفِيضُ - حَتّٰى يُهِمَّ الرَّجُلَ مَنْ يَقْبَلُ مِنْهُ مَالَهُ صَدَقَةً، قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ: فَقَدْ رَاَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْحَلُ مِنَ الْحِيرَةِ بِغَيْرِ جِوَارٍ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ، وَكُنْتُ فِي اَوَّلِ خَيْلٍ اَغَارَتْ عَلَى الْمَدَائِنِ عَلٰى كُنُوزِ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَاَحْلِفُ بِاللّٰهِ لَتَجِيئَنَّ الثَّالِثَةُ اِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي

❁❁ ابوعبیدہ بن حذیفہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ وہ میرے پہلو میں موجود تھے۔ میں نے ان کے پاس جا کر ان سے دریافت نہیں کیا پھر میں ان کے پاس گیا۔ ان سے دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تو میں آپ کو سب سے زیادہ ناپسند کرتا تھا پھر میں روانہ ہوا یہاں تک کہ میں زمین کے دور دراز کے حصے میں چلا گیا جو اہل روم (کے علاقے) کے قریب تھا۔ میں نے سوچا اگر میں ان صاحب کے پاس جاؤں تو اگر تو یہ جھوٹے ہوئے تو یہ بات مجھ سے مخفی نہیں رہے گی اور اگر یہ سچے ہوئے تو میں ان کی پیروی کرلوں گا تو میں آ گیا۔ جب میں مدینہ منورہ آیا تو لوگ میری طرف جھانک کر دیکھنے لگے۔ انہوں نے کہا: عدی بن حاتم آئے ہیں۔ عدی بن حاتم آئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عدی بن حاتم تم اسلام قبول کرلو تم سلامت رہو گے میں نے عرض کی: میرا اپنا دین ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے دین کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ یہ بات آپ نے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ نے فرمایا: کیا تم اپنی قوم کے سردار نہیں ہو۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم مال غنیمت میں سے چوتھائی حصہ نہیں کھاتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تمہارے دین میں تو یہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس بات پر میں شرمندہ ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عدی بن حاتم تم اسلام قبول کرلو تم سلامت رہو گے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا یہ گمان ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میں یہ سمجھتا ہوں یا جیسا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس لئے اسلام قبول نہیں کررہے ہے کہ تم میرے اردگرد ایسے لوگوں کو دیکھ رہے ہو جو ضرورت مند ہیں۔ عنقریب کوئی عورت حیرہ سے کسی کی پناہ لئے بغیر سوار ہو کر جائے گی یہاں تک کہ بیت اللہ کا طواف کرے گی اور ہمارے لئے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھول دیئے جائیں گے' اور مال عام ہو جائے گا' یہاں تک کہ ایک شخص یہ آرزو کرے گا کہ کوئی شخص اس سے اس کا مال صدقہ کے طور پر قبول کرلے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ حیرہ سے کسی کی پناہ کے بغیر سوار ہوئی' یہاں تک کہ اس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور میں اس پہلے لشکر میں شامل تھا جس نے مدائن میں کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں پر حملہ کیا تھا اور میں اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ وہ تیسری بات بھی ضرور درست ثابت ہوگی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمائی تھی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ عَرْضِ النَّاسِ صَدَقَةَ الْأَمْوَالِ عَلَى النَّاسِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَعَدَمِ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ دوسرے لوگوں کے سامنے پیش کریں گے' لیکن انہیں کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا' جو اسے قبول کرلے

6680 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْرَجُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَكْثُرَ فِيكُمُ الْاَمْوَالُ وَتَفِيضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَتَهُ، وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ، وَيَقُوْلُ الَّذِىْ يُعْرَضُ عَلَيْهِ: لَا اَرَبَ لِي فِيْهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک تمہارے درمیان مال کی کثرت نہیں ہوگی۔ وہ عام نہیں ہوگا یہاں تک کہ ایک مال کا مالک شخص اس بات کا خواہش مند ہوگا کہ کوئی شخص اس سے اس کا صدقہ قبول کرلے یہاں تک کہ وہ کسی کے سامنے اسے پیش کرے گا تو جس کے سامنے پیش کیا گیا ہوگا وہ یہ کہے گا: اب مجھے اس میں دلچسپی نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَتَهُ اَرَادَ بِهِ الصَّدَقَةَ الْفَرِيضَةَ دُوْنَ التَّطَوُّعِ

6680– حديث صحيح، محمد بن مشكان ذكره المؤلف في "الثقات" 9/127، وهو متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/530 عن علي، عن ورقاء، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1412" في الزكاة: باب الصدقة قبل الرد، و"7121" في الفتن: باب رقم "25" عن أبي اليمان، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، به . وأخرجه أحمد 2/313، ومسلم 2/701 "61" في الزكاة: باب الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من يقبلها، والبغوي "4244" من طريقين عن أبي هريرة. وهو في "صحيفة همام" ."23"

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "اپنا صدقہ" اس کے ذریعے فرض صدقہ (یعنی زکوٰۃ) مراد ہے نفلی صدقہ مراد نہیں ہے

6681 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ، حَتّٰى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكَاةَ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک مال کی کثرت اور زیادتی نہیں ہوگی، یہاں تک کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا تو اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا، جو اس سے اسے قبول کرلے"۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْوَقْتِ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ مَا وَصَفْنَا مِنْ سَعَةِ الْاَمْوَالِ

اس وقت کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جس میں مال کی زیادتی کی وجہ سے وہ صورت حال ہوگی، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6682 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، قَالَ:

6681– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل بن أبي صالح، فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقرونا وتعليقا. وأخرجه أحمد 2/417، ومسلم 2/701 "60" عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وزادا فيه: "وحتى تعود أرض العرب مروجا وأنهارا" زاد أحمد بعد هذا: "وحتى يكثر الهرج"، قالوا: وما الهرج يا رسول الله؟ قال: "القتل القتل." وانظر "6651" و"6700".

6682– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي نضرة وهو المنذر بن مالك بن قطعة - فمن رجال مسلم. الجريري: هو سعيد بن إياس، وسماع إسماعيل بن إبراهيم وهو ابن علية - من الجريري قبل اختلاطه. وأخرجه مسلم "2913" "67" في الفتن: باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، عن أبي خيثمة زهير بن حرب وعلي بن حجر، بهذا الإسناد. وزاد في آخره: قال: "أي الجريري": قلت لأبي نضرة، وأبي العلاء: أتريان أنه عمر بن عبد العزيز؟ فقالا: لا. وأخرجه بهذه الزيادة أحمد 3/317 عن إسماعيل ابن علية، به. وأخرجه مسلم "2913"، والبيهقي في "الدلائل" 6/330 من طريق عبد الوهاب، عن سعيد بن إياس الجريري، به. وأخرجه مختصرا بالمرفوع منه أحمد 3/38 و333، ومسلم "2914" "69" من طريق داود بن أبي هند، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري وجابر. وأخرجه أيضا أحمد 3/5 و48-49، ومسلم "2914" من طريق داود بن أبي هند، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد وحده.

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: يُوشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَّلَا دِرْهَمٌ، قُلْنَا: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُوْنَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: يُوشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَّلَا مُدْيٌ، قُلْنَا: مِنْ اَيِّ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ؟ ثُمَّ اُسْكِتَ هُنَيَّةً، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا، لَا يَعُدُّهُ عَدًّا

ابونضرہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا: عنقریب عراق کی یہ صورت حال ہوگی کہ ان کی طرف (اناج کا) ایک قفیز یا ایک درہم بھی نہیں آئے گا۔ ہم نے دریافت کیا: ایسا کس وجہ سے ہوگا۔ انہوں نے فرمایا: یہ عجمیوں کی طرف سے ہوگا۔ وہ اسے نہیں آنے دیں گے پھر انہوں نے فرمایا: عنقریب اہل شام کی یہ صورت حال ہوگی کہ ان کی طرف ایک دینار اور ایک مد بھی نہیں آئے گا۔ ہم نے دریافت کیا: یہ کس کی طرف سے ہوگا۔ انہوں نے جواب دیا: یہ اہل روم کی طرف سے ہوگا۔ پھر وہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''میری امت کے آخر میں ایسا خلیفہ ہوگا' گنتی کے بغیر مٹھیاں بھر' بھر کے مال دے گا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بَعْضِ سَعَةِ الدُّنْيَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں پر ہونے والی دنیا کی کچھ کشادگی کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6683 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ عَمْرٍو الْقَيْسَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جَابِرُ، اَنَكَحْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اَتَّخَذْتُمْ اَنْمَاطًا؟، قُلْتُ: اَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ؟ قَالَ: اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر کیا تم نے شادی کر لی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے قالین استعمال کیا۔ میں نے عرض کی: ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب آ جائیں گے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْبَعْضِ الْاٰخَرِ مِنْ سَعَةِ الدُّنْيَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

6683- حديث صحيح، ثور بن عمرو القيسراني ذكره المؤلف في "الثقات" 8/158، وهو متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. سفيان هو ابن عيينة. وأخرجه الحميدي "1227"، والبخاري "5161" في النكاح: باب الأنماط ونحوها للنساء، ومسلم "2083" "39" في اللباس والزينة: باب جواز اتخاذ الأنماط، وأبو داود "4145" في اللباس: باب في الفرش، والنسائي 6/136 في النكاح: باب الأنماط، وأبو يعلى "1978" و"2015" من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/294، والبخاري "3631" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم "2083"، والترمذي "2774" في الأدب: باب ما جاء في الرخصة في اتخاذ الأنماط، من طرق عن سفيان الثوري، عن محمد بن المنكدر، به.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ مسلمانوں کو اس دنیا کی گنجائش میں سے ایک دوسری قسم کی (نعمتیں) بھی ملیں گی

6684 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدَ، عَنْ اَبِىْ حَرْبِ بْنِ اَبِى الْاَسْوَدِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الرَّجُلُ اِذَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ لَهُ بِهَا - يَعْنِىْ - عَرِيفٌ، نَزَلَ عَلٰى عَرِيفِهِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بِهَا عَرِيفٌ نَزَلَ الصُّفَّةَ، قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ نَزَلَ الصُّفَّةَ، قَالَ: فَرَافَقْتُ رَجُلًا فَكَانَ يُجْرٰى عَلَيْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ يَوْمٍ مُدٌّ مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الصَّلَاةِ، فَنَادَاهُ رَجُلٌ مِنَّا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ اَحْرَقَ التَّمْرُ بُطُونَنَا، قَالَ: فَمَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مِنْبَرِهِ، فَصَعِدَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ مَا لَقِىَ مِنْ قَوْمِهِ، قَالَ: حَتّٰى مَكَثْتُ اَنَا وَصَاحِبِىْ بِضْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْبَرِيرُ - وَالْبَرِيرُ ثَمَرُ الْاَرَاكِ - فَقَدِمْنَا عَلٰى اِخْوَانِنَا مِنَ الْاَنْصَارِ وَعُظْمُ طَعَامِهِمُ التَّمْرُ، فَوَاسَوْنَا فِيهِ، وَاللّٰهِ لَوْ اَجِدُ لَكُمُ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ، لَاَطْعَمْتُكُمُوهُ، وَلٰكِنْ لَعَلَّكُمْ تُدْرِكُونَ زَمَانًا - اَوْ مَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ - يَلْبَسُونَ فِيهِ مِثْلَ اَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، وَيُغْدٰى عَلَيْهِمْ، وَيُرَاحُ بِالْجِفَانِ

❀❀ حضرت طلحہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے جب کوئی شخص مدینہ منورہ آتا۔ اس کا وہاں کوئی دوست ہوتا تو وہ اپنے دوست کے ہاں پڑاؤ کرتا تھا اور اگر اس کا کوئی دوست نہ ہوتا تو وہ صفا کے چبوترے پر پڑاؤ کرتا۔ راوی کہتے ہیں: میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے صفاء کے چبوترے پر پڑاؤ کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے روزانہ کھجوروں کا ایک مد ہماری طرف آیا کرتا تھا۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کے بعد سلام پھیرا تو ہم میں سے ایک شخص نے بلند آواز میں آپ کو مخاطب کیا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کھجوروں نے ہمارے پیٹوں کو جلا دیا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ اس پر چڑھے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ پھر آپ نے اپنی قوم کی طرف سے پیش آنے والی (مشکلات) کا ذکر کیا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے اور میرے ساتھی پر دس سے زیادہ دن ایسے گزرے کہ ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف بریر ہوتا تھا (راوی کہتے ہیں:) بریر سے مراد پیلو کا پھل ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) پھر ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس آئے تو ان کی زیادہ تر خوراک کھجور ہوتی تھی۔ انہوں نے اس بارے میں ہمارا ساتھ دیا۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے تمہارے لئے روٹی اور گوشت ملے تو میں وہ بھی کھلاؤں گا اور عنقریب تمہیں ایک

6684- إسناده صحيح على شرط مسلم، غير أن صحابي الحديث لم يخرج له واحد من أصحاب الكتب الستة، وليس له غير هذا الحديث . خالد: هو ابن عبد الله الواسطي. وأخرجه الطبراني "8161" عن عبدان بن أحمد، عن وهب بن بقية، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/487، والطبراني "8160"، والبزار "3673" من طرق عن داود بن أبي هند، به . وأخرجه من طريق أحمد: ابن الأثير في "أسد الغابة" 3/90 - 91.

ایسا زمانہ ملے گا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم میں سے جو شخص اس زمانے تک پہنچے گا تو لوگ اس میں کعبہ کے پردوں جیسا (عمدہ لباس) پہنیں گے اور صبح شام ان کے پاس پیالوں میں (مختلف قسم کی کھانے کی چیزیں) آئیں گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فَتْحَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الدُّنْيَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ بِعَقِبِ جَدْبٍ يَّلْحَقُهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دنیا میں کشادگی عطا کرے گا تو یہ انہیں لاحق ہونے والی قحط سالی کے بعد ہوگا

6685 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا، وَاَرْدَفَنِيْ خَلْفَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، اَرَاَيْتَ اِنْ اَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى لَا تَسْتَطِيْعَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ فِرَاشِكَ اِلٰى مَسْجِدِكَ، كَيْفَ تَصْنَعُ ؟:، قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَعَفَّفْ ، قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، اَرَاَيْتَ اِنْ اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ الْبَيْتُ بِالْعَبْدِ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: اصْبِرْ، يَا اَبَا ذَرٍّ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى تَغْرَقَ حِجَارَةُ الزَّيْتِ - مَوْضِعٌ بِالْمَدِيْنَةِ - مِنَ الدِّمَاءِ، كَيْفَ تَصْنَعُ ؟ قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: اقْعُدْ فِيْ بَيْتِكَ، وَاَغْلِقْ عَلَيْكَ بَابَكَ، قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اُتْرَكْ ؟ قَالَ: فَائْتِ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ، فَكُنْ فِيْهِمْ ، قَالَ: فَآخُذُ سِلَاحِيْ؟ قَالَ: اِذًا تُشَارِكُهُمْ فِيْهِ، وَلٰكِنْ اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَّرُوْعَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ، فَاَلْقِ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلٰى وَجْهِكَ يَبُوْءُ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهٖ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ گدھے پر سوار آئے۔ آپ نے اپنے پیچھے مجھے بٹالیا پھر آپ نے فرمایا: اے ابوذر تمہارا کیا خیال ہے اگر لوگوں کو اتنی شدید بھوک لاحق ہو جائے کہ تم اس بات کی بھی استطاعت نہ رکھو کہ اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد تک جا سکو تو پھر تم کیا کرو گے۔ حضرت ابوذر نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بچ کے رہنا پھر آپ نے فرمایا: اے ابوذر تمہارا کیا خیال ہے اگر لوگوں کو ایسی زبردست موت لاحق ہو یہاں تک کہ گھر بندے کے ساتھ ہو تو پھر تم کیا کرو گے حضرت ابوذر نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم صبر سے کام لینا (پھر آپ نے فرمایا:) اے ابوذر تمہارا کیا خیال ہے اگر لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کر

6685- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن الصامت، فمن رجال مسلم . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، وأبو عمران الجوني: هو عبد الملك بن حبيب الأزدي. وأخرجه أحمد 5/49 عن مرحوم بن عبد العزيز، بهذا الإسناد. وهو مكرر الحديث ."5960"

دیں' یہاں تک کہ احجارزیت کی جگہ (خون سے) بھر جائے۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ مدینہ منورہ میں ایک جگہ ہے تو پھر تم کیا کرو گے۔ حضرت ابوذر نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر میں بیٹھے رہنا اور اپنا دروازہ بند کر لینا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ کی کیا رائے ہے۔ اگر مجھے پھر بھی نہ چھوڑا جائے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان کے پاس چلے جانا جن کے ساتھ تمہارا تعلق ہے (یعنی اپنے قبیلے چلے جانا) اور ان کے درمیان رہنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا میں اپنا ہتھیار سنبھال لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں تم اس بارے میں ان لوگوں کے حصے دار بن جاؤ گے اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی چمک تمہیں خوف زدہ کر دے گی تو تم اپنی چادر کا کنارہ اپنے چہرے پر رکھ لینا تو وہ شخص تمہارے اور اپنے گناہ کا وبال اٹھائے گا (جو تمہیں قتل کرے گا)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اَدَاءِ الْعَجَمِ الْجِزْيَةَ اِلَى الْعَرَبِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' عجم کے رہنے والے عربوں کو جزیہ ادا کریں گے

6686 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْاَعْمَشُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرِضَ اَبُوْ طَالِبٍ، فَاَتَتْهُ قُرَيْشٌ وَّاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ وَعِنْدَ رَاْسِهِ مَقْعَدُ رَجُلٍ، فَقَامَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَعَدَ فِيْهِ، فَشَكَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ، فَقَالُوا: اِنَّ ابْنَ اَخِيكَ يَقَعُ فِيْ آلِهَتِنَا، قَالَ: مَا شَاْنُ قَوْمِكَ يَشْكُوْنَكَ يَا ابْنَ اَخِي؟ قَالَ: يَا عَمِّ، اِنَّمَا اَرَدْتُّهُمْ عَلٰى كَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ تَدِينُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ، وَتُؤَدِّي اِلَيْهِمْ بِهَا الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ ، فَقَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، فَقَامُوا فَقَالُوا: اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَاحِدًا؟ قَالَ: وَنَزَلَتْ: (ص وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ) (ص: 1) اِلٰى قَوْلِهِ (اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ) (ص: 5)

6686- يحيى بن عمارة، وقيل: ابن عباد، وقيل: اسمه عباد، لم يوثقه غير المؤلف، وتفرد عنه الأعمش، روى له الترمذى والنسائى، وباقى السند رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخارى، يحيى: هو ابن سعيد القطان، وسفيان: هو الثورى. وأخرجه الترمذى بإثر الحديث "3232" فى التفسير: باب ومن سورة ص، عن محمد بن بشار بندار، والنسائى فى التفسير كما فى "التحفة" 4/456 عن إبراهيم بن محمد التيمى، وابن جرير الطبرى فى "تفسيره" 23/125 عن ابن وكيع، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وقال الترمذى: هذا حديث حسن. وأخرجه الطبرى 23/125 من طريق معاوية بن هشام، والواحدى فى "أسباب النزول" ص 246، والحاكم 2/432 من طريق محمد بن عبد الله الأسدى، كلاهما عن سفيان، به. وصحح الحاكم إسناده، ووافقه الذهبى! وأخرجه الترمذى "3232" من طريق أبى أحمد الزبيرى، والنسائى فى "الكبرى"، والطبرى 23/125 - 126 من طريق عبد الرحمن بن مهدى، كلاهما عن سفيان، عن الأعمش، عن يحيى، به، سماه الترمذى: يحيى بن عباد، ولم ينسبه النسائى. ولم يذكر الطبرى فى سنده ابن عباس. وأخرجه أحمد 1/362، والنسائى فى "الكبرى"، والطبرى 23/125 من طريق أبى أسامة حماد بن أسامة، عن الأعمش، عن عباد "زاد أحمد: ابن جعفر"، عن سعيد بن جبير، به. وأورده السيوطى فى "الدر المنثور" 7/142 وزاد نسبته إلى ابن أبى شيبة، وعبد بن حميد، وابن المنذر، وابن أبى حاتم، وابن مردويه.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جناب ابوطالب بیمار ہو گئے قریش ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس تشریف لائے۔ ان کے سرہانے کے قریب ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ ابوجہل اٹھا اور وہاں بیٹھ گیا ان لوگوں نے جناب ابوطالب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکایت کی اور بولے آپ کے بھتیجے! ہمارے معبودوں پر تنقید کرتے ہیں۔ جناب ابوطالب نے کہا: اے میرے بھتیجے کیا وجہ ہے کہ آپ کی قوم کے افراد آپ کی شکایتیں لگا رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چاچا جان! میں انہیں ایک کلمے پر اکٹھا کرنا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے عرب ان کے ماتحت ہوں گے۔ عجمی انہیں جزیہ ادا کریں گے۔ انہوں نے دریافت کیا: وہ کون سا کلمہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ تو وہ لوگ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے کہا: کیا تم مختلف معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود بنانا چاہتے ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''ص، قرآن کی قسم ہے، جو نصیحت کرنے والا ہے۔''

یہ آیت یہاں تک ہے ''بے شک یہ بہت حیران کن چیز ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا كُنُوزَ آلِ كِسْرَى عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ آل کسریٰ کے خزانے مسلمانوں کے لیے کھول دے گا (یعنی مسلمانوں کو ان پر فتح عطا کرے گا)

6687 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ سَـمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ حَدَّثَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَيُفْتَحَنَّ

6687- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سماك بن حرب، فمن رجال مسلم، وهو صدوق حسن الحديث. وأخرجه الطبراني "1902" عن سليمان بن الحسن، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/103، ومسلم "2919" في الفتن: باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل ... ، من طريق محمد بن جعفر، والحاكم 4/515 من طريق آدم بن أبي إياس، كلاهما عن شعبة، به، وصححه الحاكم على شرط مسلم مستدركا عليه، ووافقه الذهبي! وأخرجه أحمد 5/100و104، ومسلم "2919" "78"، والطبراني "1878" و"1915" و"2020"، والبيهقي في "الدلائل" 4/388 - 389 و389 من طرق عن سماك، به. زاد بعضهم فيه عن جابر أنه قال: فكنت فيهم، فأصابني ألف درهم. وأخرجه أحمد 5/86و87 - 88و89، ومسلم "1822" في الإمارة: باب الناس تبع لقريش والخلافة في قريش، والطبراني "1804" و"1805" من طريق عامر بن سعد بن أبي وقاص، والطبراني أيضا "1878" من طريق عبد الملك بن عمير، كلاهما عن جابر بن سمرة. وأخرجه أحمد 5/100و104، ومسلم "2919" "78"، والطبراني "1878" و"1915" و"2020"، والبيهقي في "الدلائل" 4/388 - 389 و389 من طرق عن سماك، به. زاد بعضهم فيه عن جابر أنه قال: فكنت فيهم، فأصابني ألف درهم. وأخرجه أحمد 5/86و87 - 88و89، ومسلم "1822" في الإمارة: باب الناس تبع لقريش والخلافة في قريش، والطبراني "1804" و"1805" من طريق عامر بن سعد بن أبي وقاص، والطبراني أيضا "1878" من طريق عبد الملك بن عمير، كلاهما عن جابر بن سمرة.

كَنْزَ آلِ كِسْرَى الْاَبْيَضَ - اَوْ قَالَ فِي الْاَبْيَضِ - عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''مسلمانوں کا ایک گروہ کسریٰ کے خاندان والوں کے خزانے کو ضرور فتح کرے گا۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا تَكُوْنُ اَحْوَالُ النَّاسِ عِنْدَ فَتْحِ خَزَائِنِ فَارِسَ عَلَيْهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جب فارس کے خزانے لوگوں کے لیے فتح ہو جائیں گے اس وقت ان کی حالت کیا ہوگی

6688 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ: اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ رَبَاحٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ خَزَائِنُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ، اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: نَكُوْنُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَتَنَافَسُوْنَ، ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ، ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ، ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ، ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ، فَتَحْمِلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تمہارے لئے فارس اور روم کے خزانے فتح کر دیئے جائیں تو تم لوگ کیسی حالت میں ہو گے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہم ویسے ہی ہوں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں آجاؤ گے ایک دوسرے سے حسد رکھو گے۔ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو گے ایک دوسرے سے بغض رکھو گے پھر تم عنقریب غریب مہاجرین کی طرف جاؤ گے' اور ان میں سے کچھ کو دوسروں کی گردنوں پر سوار کر دو گے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ كِسْرٰى اِذَا هَلَكَ يَهْلَكُ مُلْكُهُ بِهٖ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا' تو اس کی حکومت بھی قیامت کے دن تک ختم ہو جائے گی

6688- إسناده صحيح على شرط مسلم . عمرو بن الحارث: هو المصري . وأخرجه مسلم "2962" في أول كتاب الزهد، وابن ماجه "3996" في الفتن: باب فتنة المال، عن عمرو بن سواد، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد وفيه: "أو غير ذلك، تتنافسون ... ."

6689 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا هَلَكَ كِسْرَى، فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرُ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا هَلَكَ كِسْرَى، فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ اَرَادَ بِهِ بِاَرْضِهِ، وَهِيَ الْعِرَاقُ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرُ بَعْدَهُ يُرِيْدُ بِهِ بِاَرْضِهِ وَهِيَ الشَّامُ، لَا اَنَّهُ لَا يَكُوْنُ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَلَا قَيْصَرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسریٰ مرجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا جب قیصر مرجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کرو گے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان جب کسریٰ مرجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔ اس کے ذریعے آپ کی مراد اس کی سرزمین ہے وہ عراق کی سرزمین ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان جب قیصر مرجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اس کی سرزمین میں ایسا نہیں ہوگا اور وہ سرزمین شام ہے۔اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ان کے بعد کوئی کسریٰ یا کوئی قیصر نہیں ہوگا۔

6689–حديث صحيح، ابن أبي السري - وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الشافعي 2/186، والحميدي "1094"، وأحمد 2/240، ومسلم "2918" "75" في الفتن: باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل ... ، والترمذي "2216" في الفتن: باب ما جاء إذا ذهب كسرى فلا كسرى بعده، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" "509"، والبيهقي في "السنن" 9/177، وفي "الدلائل" 4/393، والبغوي "3728" من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "20814"، وأحمد 2/233، والبخاري "3618" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و "6630" في الإيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2918" من طرق عن الزهري، به . وأخرجه عبد الرزاق "20815"، ومن طريقه أحمد 2/313، والبخاري "3027" في الجهاد: باب الحرب خدعة، ومسلم "2918" "76"، والبغوي "3729" عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة. وهو في "صحيفة همام" ."30" وأخرجه أحمد 2/501 من طريق محمد, والبخاري "3120"في فرض الخمس: من باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "أحلت لكم الغنائم" , من طريق شعيب بن أبي حمزة , كلاهما عن أبي الزناد , عن الأعرج , عن أبي هريرة. وأخرجه الطيالسي ,"2580" وأحمد ,"2/467 والطحاوي في "مشكل الآثار" "510" عن شعيب , عن يعلى بن عطاء عن أبي علقمة مولى بني هشام عن أبي هريرة . وأخرجه الطحاوي في "المشكل" "508" من طريق الحارث بن أبي ذباب, عن عمه, عن أبي هريرة.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6690 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ اَبَدًا، وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرُ بَعْدَهُ اَبَدًا، وَايْمُ اللّٰهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسریٰ مر جائے گا تو اس کے بعد کبھی کسریٰ نہیں ہوگا جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد کبھی قیصر نہیں ہوگا۔ اللہ کی قسم! ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کیے جائیں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ حَسْرِ الْفُرَاتِ عَنْ كَنْزِ الذَّهَبِ الَّذِيْ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' دریائے فرات سونے کے خزانے کو ظاہر کرے گا جس پر لوگ ایک دوسرے سے لڑائی کریں گے

6691 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَحْسُرُ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَيَقْتَتِلُ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَيُقْتَلُ مِنْ

6690- إسناده صحيح على شرط مسلم . سفيان: هو الثورى. وأخرجه البخارى "3619" فى المناقب: باب علامات النبوة فى الإسلام، عن قبيصة بن عقبة، عن سفيان الثورى، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/92 و99، والبخارى "3121" فى فرض الخمس: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "أحلت لكم الغنائم"، و"6629" فى الأيمان والنذور: باب كيف كَانَ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ ومسلم "2919" "77" فى الفتن: باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل ... ، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار "511" و"512"، والبيهقى 9/177 من طرق عن عبد الملك بن عمير، به.

6691- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه أحمد 2/332 عن حسن بن موسى، عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "20804"، وأحمد 2/306، ومسلم "2894" "29" فى الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب، والبغوى "4240" من طرق عن سهيل بن أبى صالح، به. زاد بعضهم فيه: "ويقول كل رجل منهم: لعلى أكون أنا الذى أنجو"

كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ ، قَالَ: يَا بُنَيَّ اِنْ اَدْرَكْتَهُ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِمَّنْ يُّقَاتِلُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا جب دریائے فرات سونے کے پہاڑ کو ظاہر کرے گا جس پر لوگوں کی جنگ ہوگی۔اس میں ہر سو میں سے نوے لوگ مارے جائیں گے۔''

(راوی کہتے ہیں:) اے میرے بیٹے! اگر تم اس زمانے کو پاؤ تو تم ان لوگوں میں شامل ہرگز نہ ہونا جو اس کے لئے لڑائی کریں گے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سُهَيْلُ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں سہیل بن ابوصالح نامی منفرد ہے

6692 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى السِّينَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسُرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَيَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ عَشْرَةٍ تِسْعَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نمودار نہیں ہوگا جس پر لوگ ایک دوسرے سے جنگ کریں گے' تو ہر دس میں سے نو آدمی مارے جائیں گے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَخْذِ الْمَرْءِ مِنْ كَنْزِ الذَّهَبِ الَّذِىْ يُحْسَرُ الْفُرَاتُ عَنْهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی سونے کے اس خزانے میں سے کچھ حاصل کرے' جسے دریائے فرات ظاہر کرے گا

6692– إسناده حسن، محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي - صدوق روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي . وأخرجه أحمد 2/261 و346 و415، وابن ماجه "4046" في الفتن: باب أشراط الساعة، من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 254/1: هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات ! وقوله: "فيقتل من كل عشرة تسعة "، قال الحافظ في "الفتح" 13/81: هي رواية شاذة، والمحفوظ ما عند مسلم، وشاهده من حديث أبي بن كعب: "من كل مئة تسعة وتسعون."

6693 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ. عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسُرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

''عنقریب دریائے فرات سونے کے خزانے کو ظاہر کرے گا تو جو شخص وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں خبیب بن عبدالرحمن نامی راوی منفرد ہے

6694 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمْدَانَ بْنِ مُوْسَى التُّسْتَرِيُّ بِعَبَّدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسُرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب دریائے فرات سونے کے خزانے کو ظاہر کرے گا' جو شخص وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔''

6695 - حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ حَمْدَانَ فِیْ عَقِبِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: يَحْسُرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ

6693- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو سعيد الأشج: هو عبد الله بن سعيد بن حصين الكندى . وأخرجه البخارى "7119" فى الفتن: باب خروج النار، وأبو داود "4313" فى الملاحم: باب فى حسر الفرات عن كنز، والترمذى "2569" فى صفة الجنة: باب رقم "26"، والبغوى "4239" عن أبى سعيد الأشج، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2894" "30" عن سهيل بن عثمان، عن عقبة بن خالد السكونى، به.

6694- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو مكرر ما قبله. قلت: والسبب فى النهى عن الأخذ منه لما ينشأ عن أخذه من الفتنة والاقتتال عليه.

6695- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخارى "7119"، وأبو داود "4314"، والترمذى "2570" عن الأشج، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2894" "31" عن سهل بن عثمان، عن عقبة بن خالد، به.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سونے کے پہاڑ کو ظاہر کرے گا"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

6696 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْحَاقُ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ نَوْفَلٍ: اَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ نَوْفَلٍ اَخْبَرَهُ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسُرَ الْفُرَاتُ عَنْ تَلٍّ مِنْ ذَهَبٍ، فَيَقْتَتِلُ عَلَيْهِ النَّاسُ فَيُقْتَلُ تِسْعَةُ اَعْشَارِهِمْ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک دریائے فرات سونے کے ٹیلے کو ظاہر نہیں کرے گا جس پر لوگ ایک دوسرے سے جنگ کریں گے، اور ہر دس میں سے نو آدمی مارے جائیں گے۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّتَمَكَّنُوا مِمَّا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، وہ لوگ جو اس چیز پر ایک دوسرے سے جنگ کریں گے، جس کا ہم نے

6696-- إسناده ضعيف، إسحاق بن إبراهيم الزبيدي قال النسائي: ليس بثقة إذا روى عن عمرو بن الحارث، وعمرو بن الحارث - وهو الحمصي - لم يوثقه غير المؤلف، وإسحاق مولى المغيرة مجهول الحال لم يوثقه غير المؤلف 6/46 أيضا. الزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر الحمصي، ومحمد بن مسلم: هو ابن شهاب الزهري . وعلقه البخاري في "التاريخ الكبير " 1/388 فقال: وقال إسحاق بن العلاء ، فذكره بهذا الإسناد، مختصرا إلى قوله "تم ذهب." وقوله فيه "فيقتل تسعة أعشارهم" رواية شاذة، والصواب "من كل مئة تسع وتسعون " كما تقدم. وأخرجه أحمد وابنه عبد الله 5/139، ومسلم "2895" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب، من طرق عن خالد بن الحارث، عن عبد الحميد بن جعفر ، عن أبيه، عن سليمان بن يسار، عن عبد الله بن الحارث بن نوفل، قال: كنت واقفا مع أبي بن كعب فقال: لا يزال الناس مختلفة أعناقهم في طلب الدنيا، فقلت: أجل. قال: إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: " يوشك الفرات أن يحسر عن جبل من ذهب، فإذا سمع به الناس، ساروا إليه، فيقوا من عنده: لئن تركنا الناس يأخذون منه ليذهبن به كله، قال: " فيقتتلون عليه، فيقتل من كل مئة تسعة وتسعون " وذكره البخاري في "تاريخه" 1/388 عن قيس بن حفص، عن خالد بن الحارث، به. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زياداته 5/139و140 من طريقين عن عبد الله بن حمران الحمراني، عن عبد الحميد بن جعفر، به.

ذکر کیا ہے وہ جس چیز پر جنگ کریں گے وہ اس میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کر سکیں گے

6697 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تَقِىءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، قَالَ: فَيَجِىءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ: فِىْ هٰذَا قُطِعْتُ، وَيَجِىءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ: فِىْ هٰذَا قُتِلْتُ، وَيَجِىءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ: فِىْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِىْ، وَيَدَعُوْنَهُ لَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اگل دے گی' جیسے وہ سونے اور چاندی کے ستون ہوتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر ایک چور آئے گا اور کہے گا: اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا ایک قاتل آئے گا اور کہے گا: اس وجہ سے میں نے قتل کیا۔ رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرنے والا آئے گا اور کہے گا: اسی وجہ سے میں نے رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا لیکن وہ لوگ اسے چھوڑتے رہیں گے' اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اَمْنِ النَّاسِ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْاِسْلَامِ فِىْ جَزَائِرِ الْعَرَبِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جزیرہ عرب میں اسلام کے ظہور کے وقت لوگ امن کی حالت میں ہوں گے

6698 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ قَيْسٌ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ:

(متن حدیث): شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِىْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقُلْنَا: اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا، اَلَا تَدْعُو لَنَا؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِى الْاَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهَا

6697– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير واصل بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم. ابْنُ فُضَيْلٍ: هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان، وأبو حازم: هو سلمان أبو حازم الأشجعي. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 285/2، وفيه: "في هذا قطعت يدي." وأخرجه مسلم "1013" في الزكاة: باب الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من يقبلها، والترمذي "2208" في الفتن: باب رقم "36" عن واصل بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وقرن مسلم في روايته مع واصل أبا كريب ومحمد بن يزيد الرفاعي، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

6698– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. يحيى: هو ابن سعيد القطان، وإسماعيل: هو ابن أبي خالد، وقيس: هو ابن أبي حازم. وأخرجه البخاري "6943" في الإكراه: باب من اختيار الضرب والقتل والهوان على الكفر، والطبراني "3638" عن مسدد، بهذا الإسناد. وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم. "2897"

فَیُؤْتٰی بِالْمِنْشَارِ فَیُوضَعُ عَلٰی رَاْسِهٖ، فَیُجْعَلُ بِنِصْفَیْنِ، وَیُمَشَّطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِیْدِ فِیمَا دُوْنَ عَظْمِهٖ وَلَحْمِهٖ، فَمَا یَنْصَرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِیْنِهٖ، وَاللّٰهِ لَیَتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰی حَضْرَمَوْتَ، لَا یَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰی غَنَمِهٖ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ

حضرت خباب بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (قریش کی طرف سے پیش آنے والی مشکل صورت حال) کی شکایت کی۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں اپنی چادر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ہم نے عرض کی: آپ ہمارے لئے مدد کی دعا کیوں نہیں کرتے۔آپ ہمارے لئے دعا کیوں نہیں کرتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے کے لوگوں میں سے کسی شخص کو پکڑا جاتا تھا۔اس کے لئے زمین کو کھودا جاتا تھا۔اس کے بعد اس شخص کو اس میں ڈال دیا جاتا تھا پھر ایک آرا لایا جاتا تھا۔اسے اس کے سر پر رکھا جاتا تھا۔اس شخص کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا اور لوہے کی بنی ہوئی کنگھی لا کر اس کی ہڈیوں اور گوشت کے اندر تک پھیری جاتی تھی لیکن یہ چیز بھی ان کو ان کے دین سے نہیں پھیر سکی۔اللہ کی قسم! یہ معاملہ ضرور مکمل ہوگا یہاں تک کہ ایک سوار شخص صنعاء سے چلے گا اور حضر موت جائے گا۔اسے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا یا اپنی بکریوں کے حوالے سے بھیڑیے کا خوف ہوگا لیکن تم لوگ جلد بازی چاہتے ہو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِظْهَارِ اللّٰهِ الْاِسْلَامَ فِیْ اَرْضِ الْعَرَبِ وَجَزَائِرِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ عرب کی سرزمین اور اس کے جزائر پر اسلام کو غلبہ عطا کر دے گا

6699 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الْاَنْصَارِیُّ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَیْمَ بْنَ عَامِرٍ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ، یَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: لَا یَبْقٰی عَلَی الْاَرْضِ بَیْتُ مَدَرٍ وَّلَا

6699- إسناده صحيح، محمود بن خالد ثقة، روى له أصحاب السنن غير الترمذي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير سليم بن عامر فمن رجال مسلم وحده. ابن جابر: هو عبد الرحمن بن يزيد بن جابر. وأخرجه أحمد 6/4، والطبراني "601"/20، وابن منده في "الإيمان" "1084" من طريق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وزاد في آخره "إما يعزهم الله، فيجعلهم من أهلها، أو يذلهم الله فيدينون لها"، وعند الطبراني "وإما يذلهم، فيؤدوا الجزية." وأخرجه بهذه الزيادة ابن منده "1084"، والبيهقي في "سننه" 9/181 من طريق الوليد بن مزيد، والحاكم 4/430 من طريق محمد بن شعيب بن شابور، كلاهما عن ابن جابر، به. ووقع في المطبوع من "المستدرك" "فلا يدينوا لها" وهو تحريف، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! وانظر "6701". وبيت المدر: هم أهل المدن والقرى، والوبر: هم أهل البوادي. وفي الباب عن تميم الداري عند أحمد 4/103، والطبراني "1280"، وابن منده "1085"، والحاكم 4/430 - 431، والبيهقي 9/81، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.

وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ بِعِزِّ عَزِيزٍ اَوْ بِذُلِّ ذَلِيلٍ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''روئے زمین پر موجود ہر کچے اور پکے گھر کے اندر اللہ تعالیٰ اسلام کو داخل کر دے گا خواہ (اس گھر کے اندر رہنے والا شخص) کوئی طاقتور شخص ہو یا کوئی کم تر شخص ہو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ كَوْنِ الْعُمْرَانِ وَكَثْرَةِ الْاَنْهَارِ فِيْ اَرَاضِي الْعَرَبِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' عرب کی سرزمین پر آبادی اور نہروں کی کثرت ہوگی

6700 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ، وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَاَنْهَارًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک ہرج کی کثرت نہیں ہوگی اور جب تک عرب کی سرزمین پر چراگاہوں اور نہروں (کی کثرت نہیں ہوگی)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُرَادَ مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ اِدْخَالُ اللّٰهِ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بُيُوتَ الْمَدَرِ وَالْوَبَرِ لَا الْاِسْلَامَ كُلَّهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس بات سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ اسلام کے کلمے کو ہر کچے اور پکے گھر میں داخل کر دے گا' اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اسلام مکمل طور پر داخل ہو جائے گا

6701 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ،

6700- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل وهو ابن أبي صالح - فقد روى له البخاري مقروناً وتعليقاً، واحتج به مسلم والباقون . وأخرجه أحمد 2/370 - 371 عنه محمد بن الصباح، عن إسماعيل بن زكريا، عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد، ولفظه: "لا تقوم الساعة حتى تعود أرض العرب مروجا وأنهارا، وحتى يسير الراكب بين العراق ومكة لا يخاف إلا ضلال الطريق، وحتى يكثر الهرج" قالوا: وما الهرج يا رسول الله؟ قال: "القتل." وانظر تخريج الحديث رقم ."6681"

6701- إسناده صحيح على شرط الصحيح . وهو مكرر ."6699" وأخرجه ابن منده في "الإيمان" "1084" عن محمد بن إبراهيم بن مروان، عن أحمد بن معلى، عن عبد الرحمن بن إبراهيم دحيم، بهذا الإسناد.

يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَ عَلَيْهِمْ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيزٍ، أَوْ بِذُلِّ ذَلِيلٍ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''روئے زمین پر موجود کوئی کچا یا پکا گھر ایسا نہیں رہے گا جس میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے کلمے کو داخل نہ کیا ہو خواہ وہ (گھر) کسی طاقت ور شخص کا ہو یا کسی کم تر شخص کا ہو''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اتِّبَاعِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ سَنَنَ مَنْ قَبْلَهُمْ مِنَ الْأُمَمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' یہ امت اپنے سے پہلی امتوں کے طریقوں کی پیروی کرے گی

6702 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سِنَانَ بْنَ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيَّ، وَهُمْ حُلَفَاءُ بَنِي الدِّيلِ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ مَكَّةَ خَرَجَ بِنَا مَعَهُ قِبَلَ هَوَازِنَ، حَتّٰى مَرَرْنَا عَلَى سِدْرَةِ الْكُفَّارِ، سِدْرَةٌ يَعْكِفُونَ حَوْلَهَا وَيَدْعُونَهَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، إِنَّهَا السُّنَنُ هٰذَا كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى (اجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ، قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ) (الأعراف: 138)، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر لیا تو آپ ہمیں ساتھ لے کر ہوازن کی طرف روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب ہم کفار کے بیری کے درخت کے پاس سے

6702– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة وهو ابن يحيى - فمن رجال مسلم. يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه عبد الرزاق "20763"، وأحمد 5/218، والحميدي "848"، وابن أبي شيبة 15/101، والطيالسي "1346"، والترمذي "2180" في الفتن: باب ما جاء "لتركبن سنن من كان قبلكم "، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 11/112، وأبو يعلى "1441"، والطبراني "3290" و"3291" و"3292" و"3293" و"3294"، وابنُ أَبِي عاصم في "السنة" "76" من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وعند الترمذي وأبي يعلى أن ذلك كان عند خروجهم إلى خيبر، وهو خطأ صوابه "حنين" "وقد جاء في نسخة الترمذي التي اعتمدها المباركفوري في شرحه: حنين، والله أعلم بالصواب." وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وقوله: "اجعل لنا ذاتَ أَنواط" قال ابن الأثير في "النهاية" 5/128: هي اسم شجرةٍ بعينها كانت للمشركين يَنُوطون بها سِلاحَهم: أي يُعَلِّقونه بها، ويَعْكُفون حَوْلَهَا، فسألوه أن يَجْعل لهم مثلها، فنَهاهم عن ذلك، وأنْواط: جمع نَوْط، وهو مصدر سُمِّي به المَنُوط.

گزرے یہ وہ بیری کا درخت تھا جس کے اردگرد وہ لوگ اعتکاف کیا کرتے تھے وہ لوگ اسے ذات انواط کہتے تھے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ہمارے لئے بھی کوئی ذات انواط مقرر کردیں جس طرح کفار کا ذات انواط ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اکبر! یہ تو وہی ہو گیا جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔

”آپ ہمارے لئے بھی کوئی معبود بنادیں جس طرح ان لوگوں کا معبود ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا: تم لوگ ایک ایسی قوم ہو جو جاہل ہو۔“

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے پر ضرور عمل کرو گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ اَرَادَ بِهِ اَهْلَ الْكِتَابَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کے یہ فرمان: ”اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں“ اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد دو قسم کے اہل کتاب (یہودی اور عیسائی ہیں)

6703 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کی بالشت کے ساتھ بالشت اور گز کے ساتھ گز کے مطابق ضرور پیروی کرو گے' یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے بل تک گئے تھے تو تم بھی وہاں ضرور جاؤ گے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہودیوں اور عیسائیوں (کی ہم پیروی کریں گے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور کس کی؟

6703- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذهلي فمن رجال البخاري. ابن أبي مريم: هو سعيد بن الحكم بن أبي مريم، وأبو غسان: هو محمد بن مطرف . وأخرجه أبو إسحاق إبراهيم بن محمد راوي "الصحيح" عن مسلم - عن محمد بن يحيى الذهلي، بهذا الإسناد . وقد ذكر في "صحيح مسلم " 4/2055 في العلم بإثر رواية مسلم التي قال: وحدثنا عدة من أصحابنا عن سعيد بن مريم . وأخرجه البخاري "3456" في أحاديث الأنبياء : باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ومسلم "2669" في العلم، باب اتباع سنن اليهود والنصارى، وابنُ أَبي عاصم في "السنة" "74" من طرقٍ عن سعيد بن أبي مريم، به. وأخرجه الطيالسي "2178"، وأحمد 3/84 و89، والبخاري "7320" في الاعتصام: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لتتبعن سنن من كان قبلكم"، ومسلم "2669"، والبغوي "4196" من طرق عن زيد بن أسلم، به. وأخرجه أحمد 3/94، وابن أبي عاصم "75" عن عبد الرزاق، عن معمر، عن زيد بن أسلم، عن رجل، عن أبي سعيد الخدري.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وُقُوْعِ الْفِتَنِ نَسْاَلُ اللّٰهَ السَّلَامَةَ مِنْهَا

فتنوں کے واقع ہونے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

ہم ان کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے سلامتی کے طلب گار ہیں

6704 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسے فتنوں کے آنے سے پہلے (نیک) اعمال میں جلدی کرو' جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے' جن میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہوگا یا صبح کے وقت کافر ہوگا اور شام کے وقت مومن ہوگا۔ وہ دنیا کے سازوسامان کے عوض میں اپنے دین کو فروخت کردے گا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفِتَنَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَصَدَ الْعَرَبَ بِتَوَقُّعِهَا دُوْنَ غَيْرِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ فتنے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود یہ ہے: وہ فتنے عربوں میں رونما ہوں گے' دوسرے لوگ مراد نہیں ہیں

6705 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْغَيْثِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ مِنْ فِتْنَةٍ عَمْيَاءَ صَمَّاءَ بَكْمَاءَ، الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي، وَيْلٌ لِلسَّاعِي فِيْهَا مِنَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

6704–إسناده صحيح على شرط مسلم، القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب . وأخرجه الترمذي "2195" في الفتن: باب ما جاء "ستكون فتن كقطع الليل المظلم" والفريابي في "صفة المنافق" "101" عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث صحيح. وأخرجه ابن أبي عاصم في "الزهد" "218" عن ابن كاسب، عن عبد العزيز بن محمد، وابن أبي حازم، عن العلاء ، به. وأخرجه أحمد 2/304و372و523، ومسلم "118" في الإيمان: باب الحث على المبادرة بالأعمال قبل تظاهر الفتن، والفريابي "102"و "103"و "102"و "103"، والبغوي "4223" من طرق عن العلاء ، به . وأخرجه بنحوه أحمد 2/390و390و391، والفريابي "102" "103"، والبغوي "4223" من طرق العلاء ، به.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: عربوں کے لئے اس شر کی وجہ سے بربادی ہے' جو قریب آچکا ہے وہ اندھے گونگے بہرے فتنے کی شکل میں ہے' جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں دوڑنے والے کے لئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے بربادی ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْأَمَارَاتِ الَّتِي تَظْهَرُ قَبْلَ وُقُوعِ الْفِتَنِ

ان نشانیوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نمودار ہوں گی

6706 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّبَادِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ، قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، يَظْهَرُ النِّفَاقُ، وَتُرْفَعُ الْاَمَانَةُ، وَتُقْبَضُ الرَّحْمَةُ، وَيُتَّهَمُ الْاَمِيْنُ، وَيُؤْتَمَنُ غَيْرُ الْاَمِيْنِ، اَنَاخَ بِكُمُ الشُّرْفُ الْجُوْنُ، قَالُوْا: وَمَا الشُّرْفُ الْجُوْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تم وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں' تو تم لوگ تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔ نفاق ظاہر ہو جائے گا۔ امانت کو اٹھا

6705- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد العزيز بن محمد الدراوردي، فقد روى له البخاري تعليقا ومقرونا واحتج به مسلم. أبو الغيث: هو سالم أبو الغيث المدني مولى ابن مطيع. وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" ص 874، ونسبه إلى نعيم بن حماد في "الفتن." وأخرجه مختصرا أحمد 2/282، والبخاري "3601" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و "7081"و"7082" في الفتن: باب: تكون فتنة القاعد فيها خير من القائم، ومسلم "2886" في الفتن: باب: نزول الفتن كمواقع القطر، والبغوي "4229" من طرق عن أبي هريرة رفعه بلفظ: "ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم، والقائم فيها خير من الماشي، والماشي فيها خير من الساعي، من تشرف لها تستشرفه، فمن وجد ملجأ أو معاذا، فليعذ، به ."وأخرج أبو داود "3264" في الفتن: باب في كف اللسان، من طريق خالد بن عمران، عن عبد الرحمن بن البيلماني، عن عبد الرحمن بن هرمز، عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "ستكون فتنة صماء بكماء عمياء ، من أشرف لها استشرفت له، وإشراف اللسان فيها كوقوع السيف." وعبد الرحمن بن البيلماني ضعيف.

6706- خالد بن عبد الله الزبادي، ويقال: الزيادي، ترجم له البخاري 3/165، وابن أبي حاتم 3/340، وروى عنه اثنان وذكره المؤلف في "الثقات" 6/259، وأبو عثمان: هو الأصبحي كما جاء مقيدا في "المستدرك"، قيل: اسمه عبيد بن عمرو، وقيل: ابن عمير، روى عنه جمع، وذكره ابن يونس في "تاريخه"، ولم يذكر فيه جرحا، له ترجمة في "التهذيب" 7/71 - 72، و"تعجيل المنفعة" ص502 - 503، وباقي رجال السند من رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. وأخرجه الحاكم 4/579 عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن الربيع بن سليمان، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد، وصحح إسناده ووافقه الذهبي! وتحرف فيه "الشرف الجون" إلى: "السرف والحوب."

لیا جائے گا۔ رحمت کو قبض کرلیا جائے گا۔ امین شخص پر تہمت لگائی جائے گی اور جو شخص امین نہیں ہوگا اسے امین بنایا جائے گا اور شرف جون تم لوگوں کو بٹھا دیں گے۔ انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! شرف جون سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسے فتنے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ تَمَنِّي الْمُسْلِمِينَ حُلُوْلَ الْمَنَايَا بِهِمْ عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' فتنوں کے وقوع کے وقت مسلمان یہ آرزو کریں گے: کاش وہ مرجاتے

6707 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک کوئی شخص قبر کے پاس سے گزرتے ہوئے یہ نہیں سوچے گا کہ کاش (اس مردے) کی جگہ میں ہوتا۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مُصَالَحَةِ الْمُسْلِمِينَ الرُّوْمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' مسلمان اہل روم کے ساتھ صلح کرلیں گے

6708 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

6707- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 1/241 في الجنائز: باب جامع الجنائز. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/236، والبخاري "7115" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يغبط أهل القبور، ومسلم 4/2231 "53" في الفتن: باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل ... وأخرجه البخاري "7121" في الفتن: باب رقم "25" في أثناء حديث مطول، عن أبي اليمان، عن شعيب بن أبي حمزة، عن أبي الزناد، به. وأخرجه أحمد 2/530

6708- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير ذي مخبر، فقد أخرج له أبو داود وابن ماجه، وذو مخبر ويقال: ذو مخمر، وكان الأوزاعي لا يرى إلا مخمر بميمين، كان فيمن قدم من الحبشة إلى النبي صلى الله عليه وسلم، وكانوا اثنين وسبعين رجلا. ولزم النبي يخدمه، وعده بعضهم في مواليه، ثم نزل الشام، وله حديث آخر في سنن أبي داود "445" في نومهم عن صلاة الصبح ... وأخرجه أبو داود "4293" في الملاحم: باب ما يذكر من ملاحم الروم، عن مؤمل بن الفضل. وأخرجه مختصرا ومطولا أحمد 4/91 عن محمد بن مصعب القرقساني، وأبو داود "267" في الجهاد: باب في صلح العدو، و "4292"، وابن ماجه "4089" في الفتن: باب الملاحم، والطبراني "4230" من طريق عيسى بن يونس، والحاكم 4/421 من طريق بشر بن بكر، ثلاثتهم، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وفي رواية عيسى بن يونس وبشر بن بكر أن جبير بن نفير قال لخالد بن معدان: انطلق بنا إلى ذي مخبر ويقال: مخمر - وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/91 و5/409 عن روح، عن الأوزاعي، عن حسان بن عطية، عن خالد بن معدان، عن ذي مخمر. وأخرجه الحاكم 4/421 من طريق محمد بن كثير المصيصي، عن الأوزاعي، عن حسان بن عطية، عن ذي مخمر. وصحح إسناده ووافقه الذهبي! مع أن حسان بن عطية لم يدرك ذا مخمر ولم يسمع منه. وأخرجه الطبراني مختصرا ومطولا "4229" و"4231" و"4232" و"4233" من طرق عن ذي مخبر. وانظر ما بعده.

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ذِي مِخْبَرِ ابْنِ اَخِي النَّجَاشِيِّ،

(متنِ حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا حَتّٰى تَغْزُوا اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِهِمْ فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَنْصَرِفُونَ حَتّٰى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ، فَيَقُولُ قَائِلٌ مِّنَ الرُّومِ: غَلَبَ الصَّلِيبُ، وَيَقُولُ قَائِلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ: بَلِ اللّٰهُ غَلَبَ فَيَثُورُ الْمُسْلِمُ اِلٰى صَلِيبِهِمْ وَهُوَ مِنْهُ غَيْرُ بَعِيدٍ فَيَدُقُّهُ، وَتَثُورُ الرُّومُ اِلٰى كَاسِرِ صَلِيبِهِمْ، فَيَضْرِبُونَ عُنُقَهُ، وَيَثُورُ الْمُسْلِمُونَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ، فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِالشَّهَادَةِ، فَتَقُولُ الرُّومُ لِصَاحِبِ الرُّومِ: كَفَيْنَاكَ الْعَرَبَ، فَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ، فَيَاْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا

❁❁ حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ جو نجاشی کے بھتیجے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

''تم لوگ اہل روم کے ساتھ صلح کرو گے جو امن والی ہوگی' یہاں تک کہ تم اور وہ لوگ مل کر ایک ایسے دشمن کے ساتھ جنگ کریں گے جو ان کے علاوہ ہوگا تو تم لوگوں کی مدد کی جائے گی۔ تم لوگ مال غنیمت حاصل کرو گے پھر تم لوگ واپس آؤ گے' یہاں تک کہ تم ٹیلوں والی چراگاہ میں پڑاؤ کرو گے' تو اہل روم میں سے ایک شخص کہے گا: صلیب غالب آئی ہے اور مسلمانوں میں سے ایک شخص کہے گا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے غلبہ عطا کیا ہے تو وہ مسلمان ان کی صلیب کی طرف بڑھے گا' جو اس سے زیادہ دور نہیں ہوگی اور وہ اسے توڑ دے گا تو رومی اپنے صلیب کو توڑنے والے شخص کی طرف بڑھیں گے' اور اس کی گردن اڑا دیں گے مسلمان اپنے اسلحے کی طرف جائیں گے' اور لڑائی شروع کر دیں گے' تو مسلمانوں کے گروہ کو اللہ تعالیٰ شہادت کے ذریعے عزت عطا کرے گا۔ اہل روم رومیوں کے بادشاہ سے کہیں گے ہم عربوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے کافی ہیں پھر وہ زبردست جنگ کے لئے اکٹھے ہوں گے' اور **80** جھنڈوں کے نیچے اکٹھے ہو کر تمہاری طرف آئیں گے' جن میں سے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار لوگ ہوں گے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِينَ اَنَّ حَسَّانَ بْنَ عَطِيَّةَ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ مَكْحُولٍ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے سماع کرنے والے بعض افراد کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ حسان بن عطیہ نے یہ روایت مکحول سے سنی ہے

6709 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

6709- إسناد صحيح، وهو مكرر ما قبله. الوليد: هو ابن مسلم. وأخرجه ابن ماجه بإثر الحديث "4089" عن عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وانظر حديث عوف بن مالك المتقدم عند المؤلف برقم "6675".

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: مَالَ مَكْحُولٌ اِلٰى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، وَمِلْنَا مَعَهُ، فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، اَنَّ ذَا مِخْبَرِ ابْنَ اَخِي النَّجَاشِيِّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا، حَتّٰى تَغْزُوا اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِهِمْ، فَتَنْصُرُونَ وَتَسْلَمُونَ وَتَغْنَمُونَ، حَتّٰى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ، فَيَقُولُ قَائِلٌ مِنَ الرُّومِ: غَلَبَ الصَّلِيبُ، وَيَقُولُ قَائِلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: بَلِ اللّٰهُ غَلَبَ، وَيَتَدَاوَلُونَهَا وَصَلِيبُهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غَيْرُ بَعِيدٍ فَيَثُورُ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدُقُّهُ، وَيَثُورُونَ اِلٰى كَاسِرِ صَلِيبِهِمْ فَيَضْرِبُونَ عُنُقَهُ، وَيَثُورُ الْمُسْلِمُونَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ، فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ، فَيَاْتُونَ مَلِكَهُمْ فَيَقُولُونَ: كَفَيْنَاكَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ، فَيَاْتُونَ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا

حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ جونجاشی کے بھتیجے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ عنقریب اہل روم کے ساتھ امن والی صلح کرو گے' یہاں تک کہ تم اور وہ مل کر ایسے دشمن کے ساتھ جنگ کریں گے جو ان سے پرے ہوگا تو تم لوگوں کی مدد کی جائے گی تم لوگ سلامت رہو گے' اور مال غنیمت حاصل کرو گے' یہاں تک کہ تم لوگ ایک چراگاہ میں پڑاؤ کرو گے' تو اہل روم میں سے ایک شخص یہ کہے گا: صلیب غالب آئی ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص کہے گا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے غلبہ عطا کیا ہے تو وہ لوگ آپس میں لڑ پڑیں گے۔ ان لوگوں کی صلیب مسلمانوں سے زیادہ دور نہیں ہوگی۔ مسلمانوں کا ایک شخص اس کی طرف بڑھے گا اور اسے توڑ دے گا تو وہ لوگ صلیب کو توڑنے والے شخص کی طرف بڑھیں گے' اور اس کی گردن اڑا دیں گے' تو مسلمان اپنے اسلحے کی طرف آئیں گے' اور پھر لڑائی شروع کر دیں گے' تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو شہادت سے سرفراز کرے گا وہ رومی اپنے بادشاہ کے پاس آئیں گے' اور کہیں گے: جزیرہ عرب پر (حملہ کرنے کے لئے) ہم آپ کا ساتھ دینے کے لئے کافی ہیں۔ پھر وہ جنگ کے لیے اکٹھے ہوں گے' اور 80 جھنڈوں تلے (اکٹھے ہو کر آئیں گے' جن میں سے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار لوگ ہوں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَنْزِعُ صِحَّةَ عُقُولِ النَّاسِ عِنْدَ وُقُوعِ الْفِتَنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' فتنوں کے وقوع کے وقت اللہ تعالیٰ لوگوں کی عقلیں الگ کر لے گا

6710 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ، وَثَابِتٍ، وَحُمَيْدٍ، وَحَبِيبٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ اَبِي مُوسٰى،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ الْهَرْجُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: الْقَتْلُ، قَالُوا: اَكْثَرُ مِمَّا نَقْتُلُ؟ قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَتْلِكُمُ الْمُشْرِكِينَ، وَلٰكِنْ قَتْلُ بَعْضِكُمْ بَعْضًا، قَالَ: وَمَعَنَا عُقُولُنَا؟ قَالَ: اِنَّهُ لَتُنْزَعُ عُقُولُ اَهْلِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"قیامت سے پہلے ہرج ہوگا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہرج سے مراد کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل و غارت کرنا۔ لوگوں نے عرض کی: اس سے زیادہ ہوگا' جو ہم نے قتل کئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارا مشرکین کو قتل کرنا نہیں ہے' بلکہ ایک دوسرے کو قتل کرنا ہوگا۔ لوگوں نے دریافت کیا: (اس وقت) کیا ہماری عقلیں ہمارے پاس ہوں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس زمانے کے لوگوں کی عقلیں الگ کرلی جائیں گی۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَظْهَرُ فِي النَّاسِ مِنَ الشُّحِّ عِنْدَ وُقُوعِ الْفِتَنِ بِهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' لوگوں میں فتنوں کے وقوع کے وقت لوگوں کے درمیان بخل عام ہوجائے گا

6711 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

6710– إسناده صحيح على شرط الصحيح . وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة" 6/528 من طريقين عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن عباس بن محمد الدوري، عن يونس بن محمد المؤدب، بهذا الإسناد. زاد في آخره "قال أبو موسى: والذي نفسي بيده لا أجد لي ولكم إن أدركتاها إلا أن نخرج منها كما دخلناها، ولم نصب فيها دما ولا مالا ." وأخرجه بهذه الزيادة أحمد 4/391 - 392 و414 من طريق حماد بن سلمة، عن علي بن زيد، عن حطان الرقاشي، به . وزاد في الحديث "إنا لنقتل كل عام أكثر من سبعين ألفا " وقال في آخره "إنه لتنزع عقول أهل ذلك الزمان، ويخلف له هباء من الناس، يحسب أكثرهم أنهم على شيء وليسوا على شيء " وعلي بن زيد وهو ابن جدعان - ضعيف. وأخرجه أحمد 4/406، وابن أبي شيبة 15/105 - 106، وابن ماجه "3959" في الفتن: باب الثبت في الفتنة، من طريقين عن الحسن، حدثنا أسيد بن المتشمس، عن أبي موسى . وفيه "ليس بقتل المشركين، ولكن يقتل بعضكم بعضا، حتى يقتل الرجل جاره وابن عمه وذا قرابته ." وهذا إسناد صحيح . وأورد السيوطي في "الجامع الكبير" ص 325، وزاد نسبته إلى الطبراني وابن عساكر.

6711– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم . حميد: هو ابن عبد الرحمن بن عوف الزهري. وأخرجه مسلم 4/205 "11" في العلم: باب رفع العلم وقبضه، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6037" في الأدب: باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ومسلم "11"/4، عن أبي اليمان، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، به، وعلقه البخاري أيضا بإثر الحديث "7061" عن شعيب . وعن الليث وابن أخي الزهري، عن الزهري . وأخرجه أحمد 2/233، وابن أبي شيبة 15/64، والبخاري "7061" في الفتن: باب ظهور الفتن، ومسلم "12"/4، وابن ماجه "4052" في الفتن: باب ذهاب القرآن والعلم، عن عبد الأعلى، عن معمر، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، مرسلا . وأخرجه بنحوه أحمد 2/530 عن علي، عن ورقاء، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة . وانظر الحديث "6651" و."6717" وقوله: "ينقص العلم" أي: بموت أهله، فكلما مات عالم في بلد ولم يخلفه غيره نقص العلم من تلك البلد، وفي رواية "ويقبض العلم." وفي رواية للبخاري ومسلم: "وينقص العمل" قال ابن أبي جمرة: نقص العمل الحسي ينشأ عن نقص الدين ضرورة، وأما المعنوي، فبحسب ما يدخل من الخلل بسبب سوء المطعم، وقلة المساعد على العمل، والنفس ميالة إلى الراحة، وتحن إلى جنسها، ولكثرة شياطين الإنس الذين هم أضر من شياطين الجن . وقوله: "ويلقى الشح" فالمراد: إلقاؤه في قلوب الناس على اختلاف أحوالهم حتى يبخل العالم بعلمه، فيترك التعليم والفتوى، ويبخل الصانع بصناعته حتى يترك تعليم غيره، ويبخل الغني بماله حتى يهلك الفقير، وليس المراد وجود أصل الشح، لأنه لم يزل موجودا.

وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلْقَتْلُ الْقَتْلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زمانہ سمٹ جائے گا علم کم ہو جائے گا فتنے ظاہر ہوں گے بخل عام ہو گا اور ہرج کثرت سے ہو گا۔لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہرج سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل، قتل۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّنْ يَكُوْنُ هَلَاكُ اَكْثَرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى اَيْدِيهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اس امت کی اکثریت کی ہلاکت انہی کے ہاتھوں (یعنی انہی کے بعض افراد کے ہاتھوں) ہوگی

6712 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): هَلَاكُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَانٍ سُفَهَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ.

قَالَ: فَقَالَ مَرْوَانُ: وَالْغِلْمَانُ هٰؤُلَاءِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کی ہلاکت قریش کے بے وقوف لڑکوں کے ذریعے ہوگی۔''

(راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث سن کر) مروان نے کہا: لڑکے تو پھر یہی لوگ ہیں (جو آج کل کے حکمران ہیں)

6712-إسناده صحيح على شرط الشيخين. شيبان: هو ابن عبد الرحمن النحوي. وأخرجه بنحوه أحمد 2/324، والبخاري "3605" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و "7058" في الفتن: باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يدي أغيلمة سفهاء "، والبيهقي في "الدلائل" 6/464 - 465 من طرق عن عمرو بن يحيى بن سعيد الأموي، عن جده قال: كنت مع مروان وأبي هريرة، فسمعت أبا هريرة يقول: سمعت الصادق المصدوق يقول: "هلاك أمتي على يدي غلمة من قريش " فقال مروان: غلمة؟ قال أبو هريرة: إن شئت أن أسميهم بني فلان وبني فلان.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ أَقْوَامٍ يَكُونُ فَسَادُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى أَيْدِيهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ‘جو ان اقوام کی صفت کے بارے میں ہے جن کے ذریعے اس امت میں خرابی پیدا ہوگی

6713 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ ظَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ: حَدَّثَنِي حَبِيبِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ:

(متن حدیث): إِنَّ فَسَادَ أُمَّتِي عَلٰى يَدَيْ أُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ

❀❀ مالک بن ظالم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مروان بن حکم سے یہ کہتے ہوئے سنا: میرے محبوب حضرت ابوالقاسم صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔

”میری امت میں فساد قریش کے بے وقوف لڑکوں کے ذریعے ہوگا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ حُدُوثَ وَقْعِ السَّيْفِ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْقٰى إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ‘جب اس امت میں مسلمانوں کے درمیان میں تلوار واقع ہو جائے گی‘ تو وہ قیامت کے قائم ہونے تک باقی رہے گی

6714 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ،

(متن حدیث): أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ حَتّٰى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا

6713--حديث صحيح، محمد بن عصام بن يزيد وأبوه مترجمان عند الحديث رقم "4587"، ومالك بن ظالم لم يرو عنه غير سماك بن حرب، ولم يوثقه غير المؤلف .5/387 سفيان: هو الثوری. وأخرجه أحمد 2/288 عن زيد بن الحباب، عن سفيان، بهذا الإسناد. بلفظ: "هلاك أمتي ... ." وعلقه البخاری فی "التاريخ الكبير" 7/309 عن ابن أبی شيبة، عن ابن مهدی، عن سفيان، به. وقال فيه: ابن ظالم، ولم يسمه. وأخرجه أحمد 2/304و485، ومن طريقه الحاكم 4/527عن عبد الرحمن بن مهدی، والحاكم أيضا من طريق يحيى بن سعيد، كلاهما عن سفيان، به، بلفظ:"إن فساد أمتي ... "وقال فيه: "عبد الله بن ظالم" ثم ساق الحاكم بسنده إلى عمرو بن علی أنه قال: الصحيح مالك بن ظالم. وأخرجه الطيالسی "2508"، وأحمد 2/299،و328، والحاكم 4/527 عن شعبة، والنسائی فی الفتن من "الكبرى" كما فی "التحفة" 10/313، وابن حبان فی "الثقات" 5/387 - 388 من طريق أبی عوانة، كلاهما عن سماك بن حرب، عن مالك بن ظالم، به . رواية شعبة بلفظ: "هلاك أمتي"، ورواية أبی عوانة: "فساد أمتي." وعلقه البخاری فی "التاريخ" 7/309 عن عمرو بن مرزوق، عن شعبة، به. وانظر ما قبله.

وَمَغَارِبَهَا، وَاَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ، وَاِنَّ مُلْكَ اُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا، وَاِنِّي سَاَلْتُ رَبِّي لِاُمَّتِي اَنْ لَا يُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَاَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيُهْلِكَهُمْ، وَلَا يُلْبِسَهُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنِّي اِذَا اَعْطَيْتُ عَطَاءً فَلَا مَرَدَّ لَهُ، اِنِّي اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَا يُهْلَكُوا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَاَنْ لَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَسْتَبِيحَهُمْ، وَلٰكِنْ اُلْبِسُهُمْ شِيَعًا، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يَهْلِكُ بَعْضًا، وَبَعْضُهُمْ يُفْنِيْ بَعْضًا، وَبَعْضُهُمْ يَسْبِيْ بَعْضًا، وَاِنَّهُ سَيَرْجِعُ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ اِلَى الشِّرْكِ، وَعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَاِنَّ مِنْ اَخْوَفِ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ، وَاِنَّهُمْ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْهِمْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ دَجَّالُوْنَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ، وَاِنِّي خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ مَنْصُوْرَةٌ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ۔

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الصَّوَابُ الشِّرْكُ

❁❁ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو لپیٹ دیا' یہاں تک کہ میں نے زمین کے مشرقی اور مغربی حصوں کو دیکھ لیا اس نے مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا کئے (اور یہ چیز عطا کی) کہ میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی' جہاں تک میرے لئے زمین کو لپیٹا گیا ہے میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے دعا مانگی کہ وہ انہیں عمومی قحط کے ذریعے ہلاکت کا شکار نہ کرے اور وہ ان پر ایسا دشمن مسلط نہ کرے جو دوسری قوم سے تعلق رکھتا ہو کہ وہ دشمن انہیں ہلاکت کا شکار کر دے اور وہ انہیں گروہوں میں تقسیم نہ کرے کہ وہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگیں' تو پروردگار نے فرمایا: اے محمد! جب میں کسی کو کچھ عطا کر دوں' تو اسے روکنے والا کوئی نہیں ہے میں نے تمہاری امت کو یہ چیز عطا کی کہ وہ عمومی قحط کے ذریعے ہلاکت کا شکار نہیں ہوں گے اور میں ان پر ایسا دشمن مسلط نہیں کروں گا' جو دوسری قوم سے تعلق رکھتا ہوگا' جو انہیں ختم کر دے گا البتہ میں انہیں مختلف گروہوں میں تقسیم کر دوں گا' یہاں تک کہ زمین سے دور دراز کے لوگ اکٹھے ہوں گے وہ ایک دوسرے کو ہلاکت کا شکار کریں گے ایک دوسرے کو فنا کریں گے ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میری امت کے کچھ قبائل ترکیوں اور بتوں کی پرستش کرنے والوں کی طرف واپس جائیں گے' اور مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ہے' جب ان کے درمیان تلوار رکھ دی جائے گی' تو پھر وہ قیامت تک

6714-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي أسماء وهو عمرو بن مرثد الرحبي - فمن رجال مسلم، وكذا صحابيه ثوبان، أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي. وأخرجه مسلم "2889" في الفتن: باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم أيضا، والبيهقي في "السنن" 9/181 من طرق عن معاذ بن هشام، به. وأخرجه ابن ماجه "3952" في الفتن: باب ما يكون من الفتن، عن هشام بن عمار، عن محمد بن شعيب بن شابور، عن سعيد بن بشير، عن قتادة، به. وسيأتي برقم "7138" من طريق أيوب السختياني، عن أبي قلابة.

ان سے اٹھائی نہیں جائے گی اور عنقریب میری امت میں تیس کے قریب جھوٹے کذاب ظاہر ہوں گے میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر گامزن رہے گا اور اس کی مدد کی جاتی رہے گی' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت میں صحیح لفظ ''شرک'' ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ اَوَّلَ مَا يَظْهَرُ مِنْ نَقْضِ عُرَى الْإِسْلَامِ مِنْ جِهَةِ الْاُمَرَاءِ فَسَادُ الْحُكْمِ وَالْحُكَّامِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اسلام کی رسی کے ٹوٹنے میں' جو چیز سب سے پہلے ظاہر ہوگی وہ امراء میں سے ہوگی' جب حکومت اور حکام میں فساد آ جائے گا

6715 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بِنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُهَاجِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَتُنْتَقَضَنَّ عُرَى الْاِسْلَامِ عُرْوَةً عُرْوَةً، فَكُلَّمَا انْتُقِضَتْ عُرْوَةٌ تَشَبَّثَ النَّاسُ بِالَّتِيْ تَلِيهَا، فَاَوَّلُهُنَّ نَقْضًا: الْحُكْمُ وَآخِرُهُنَّ الصَّلَاةُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب اسلام کی رسیوں کو ایک' ایک کر کے توڑ دیا جائے گا' جب بھی ان میں سے کوئی ایک رسی ٹوٹے گی لوگ اس کے بعد والی کو مضبوطی سے تھامیں گے ان میں ٹوٹنے کے اعتبار سے سب سے پہلی حکم (یعنی فیصلہ کرنا) ہوگا اور سب سے آخری نماز ہوگی۔''

6715–إسناده قوی، عبد العزيز بن إسماعيل روى عنه جمع، ووثقه المؤلف 7/110، وقال ابن أبي حاتم 5/377: سألت أبي عنه، فقال: ليس به بأس، وباقي رجاله ثقات. إسحاق بن إبراهيم المروزى: هو ابن كامجرا. وأخرجه أحمد 5/251، ومن طريقه الطبراني "7486"، والحاكم 4/92 عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وقد وقع عند الحاكم "عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وقال: عبد العزيز هذا هو ابن عبيد الله بن حمزة بن صهيب، وإسماعيل: هو ابن عبيد الله بن المهاجر، والإسناد كله صحيح ولم يخرجاه، وتعقبه الذهبي بقوله: عبد العزيز ضعيف. قلت: وهذا وهم مبين وقعا فيه رحمهما الله، فقد تحرف عليهما "عبد العزيز بن إسماعيل "إلى "عبد العزيز عن إسماعيل "فظنا أنهما اثنان. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/281 ونسبه إلى أحمد والطبراني، وقال: رجالهما رجال الصحيح. وفي الباب عن فيروز الديلمي عند أحمد 4/232 مرفوعا ولفظه: "لينقضن الإسلام عروة عروة، كما ينقض الحبل قوة قوة" وإسناده قوى.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْاَمَارَةِ الَّتِي إِذَا ظَهَرَتْ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ سُلِّطَ الْبَعْضُ مِنْهَا عَلٰى بَعْضٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس نشانی کے بارے میں ہے کہ جب وہ اس امت میں ظاہر ہو گی' تو ان میں سے کچھ کو دوسروں پر مسلط کر دیا جائے گا

6716 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى الْقُرْقُسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ عُبَيْدٍ سَنُوطَا، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا مَشَتْ اُمَّتِي الْمُطَيْطَاءَ، وَخَدَمَتْهُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ سُلِّطَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

❁❁ سیّدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب میری امت اتراتے ہوئے پر چلے گی اور اہل فارس اور اہل روم ان کے خدمت گزار بن جائیں گے تو ان میں سے کسی ایک کو دوسروں پر مسلط کر دیا جائے گا (یعنی امت باہمی اختلافات کا شکار ہو جائے گی)''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَقْصِ الْعِلْمِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْفِتَنِ فِي اُمَّتِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اس امت میں فتنوں کے ظہور کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس علم پر (عمل پیرا تھے) وہ کم ہو جائے گا

6717 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ

6716- حديث صحيح، إسناده ضعيف، عثمان بن يحيى القرقساني لم يوثقه غير المؤلف 8/455، ومؤمل بن إسماعيل سيء الحفظ، وقد انفرد المؤلف بإخراج هذا الحديث عن خولة بنت قيس . وأخرجه ابن المبارك في "الزهد" "187" رواية نعيم بن حماد، والترمذي "2261" في الفتن: باب رقم "74"، والعقيلي في "الضعفاء " 4/162، وابن عدي في "الكامل" 6/2335، والبيهقي في "الدلائل" 6/525، والبغوي "4200" من طريق موسى بن عبيدة، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عمر، رفعه . وفي آخره: "سلط الله شرارها على خيارها" وموسى بن عبيدة ضعيف لاسيما في عبد الله بن دينار. وأخرجه الترمذي أيضا عن محمد بن إسماعيل الواسطي، عن أبي معاوية، عن يحيى بن سعيد، عن عبد الله بن دينار، عن ابن عمر , وهذا إسناد صحيح، رجاله ثقات. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 6/525 من طريق محمد بن يوسف، قال: ذكر سفيان، عن يحيى بن سعيد، عن أبي موسى يحنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ... فذكره هكذا مرسلا، وقال في آخره: "سلط بعضهم على بعض." وأخرجه الطبراني في "الأوسط" "132" من طريق يحيى بن بكير، عن ابن لهيعة، عن عمارة بن غزية، عن يحيى بن سعيد، عن يحنس "تحرف في المطبوع إلى: مجلز" مولى الزبير، عن أبي هريرة. قال الهيثمي في "المجمع" 10/237: وإسناده حسن!

بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، أَيُّ هُوَ؟ قَالَ: الْقَتْلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زمانہ سمٹ جائے گا علم کم ہو جائے گا فتنے ظاہر ہوں گے ہرج کثرت سے ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہرج سے مراد کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ تَقَارُبِ الْأَسْوَاقِ وَظُهُورِ كَثْرَةِ الْكَذِبِ عِنْدَ رَفْعِ الْعِلْمِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ قَبْلُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' علم کا وہ اٹھنا جس کا ذکر ہم نے اس سے پہلے کیا ہے اس زمانے میں بازار سمٹ جائیں گے اور بکثرت جھوٹ کا ظہور ہوگا

6718 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يُوشِكُ أَنْ لَا تَقُومَ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْكَذِبُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَتَقَارَبَ الْأَسْوَاقُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ، قِيلَ: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: الْقَتْلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک علم کو قبض نہیں کر لیا جائے گا فتنے ظاہر نہیں ہوں گے جھوٹ کی کثرت نہیں ہوگی زمانہ سمٹ نہیں جائے گا (بازار) قریب نہیں ہو جائیں گے اور ہرج کثرت سے نہیں ہوگا عرض کی گئی: ہرج سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل۔''

6717- إسناده قوي، عنبسة: هو ابن خالد الأيلي، صدوق روى له البخاري مقرونا، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين غير أحمد بن صالح فمن رجال البخاري. وهو مكرر "6711" يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه أبو داود "4255" في الفتن: باب ذكر الفتن ودلائلها، عن أحمد بن صالح، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري في الفتن بإثر الحديث "7061" عن يونس، به.

6718- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سعيد بن سمعان فقد روى له البخاري في "رفع اليدين" وأصحاب السنن غير ابن ماجة وهو ثقة. عثمان بن عامر: هو ابن فارس العبدي. وأخرجه أحمد 2/519 عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ اَرَادَ بِهِ ذَهَابَ مَنْ يُّحْسِنُ عِلْمَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنَّ عِلْمَهُ يُرْفَعُ قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''یہاں تک کہ علم کو قبض کرلیا جائے گا''

اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: وہ لوگ رخصت ہو جائیں گے جو نبی اکرم ﷺ کے علم سے اچھی طرح واقف تھے اس سے یہ مراد نہیں ہے: قیامت قائم ہونے سے پہلے وہ علم اٹھالیا جائے گا

6719 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى مِنْ كِتَابِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا مِنَ النَّاسِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ بِعِلْمِهِمْ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَّالًا، فَسُئِلُوا، فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ علم کو یوں قبض نہیں کرے گا کہ لوگوں سے اٹھالے گا بلکہ وہ علماء کو ان کے علم سمیت قبض کرلے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا' تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے ان سے مسائل دریافت کئے جائیں گے تو وہ لوگ علم نہ ہونے کے باوجود جواب دیں گے وہ لوگ گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِوَصْفِ رَفْعِ الْعِلْمِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے: علم کو اٹھائے جانے کی وہی صورت ہوگی' جو ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں

6720 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ الْفَرْغَانِيُّ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ،

6719- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين . أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داود العتكي . وهو في "صحيح مسلم" "2673" "13" في العلم: باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، عن أبي الربيع العتكي، بهذا الإسناد. وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم "4571" فانظر تتمة تخريجه هناك.

6720- إسناده صحيح، رجال ثقات رجال الصحيح غير الربيع بن سليمان، فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة. وهو مكرر "4572".

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ يَوْمًا، فَقَالَ: هٰذَا اَوَانٌ يُرْفَعُ الْعِلْمُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ زِيَادٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، يُرْفَعُ الْعِلْمُ، وَقَدْ اُثْبِتَ وَوَعَتْهُ الْقُلُوْبُ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كُنْتُ لَاَحْسَبُكَ مِنْ اَفْقَهِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى عَلٰى مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ: فَلَقِيْتُ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ، فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيْثِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ: صَدَقَ عَوْفٌ، اَلَا اُدُلُّكَ بِاَوَّلِ ذٰلِكَ؟ يُرْفَعُ الْخُشُوْعُ، حَتّٰى لَا تَرٰى خَاشِعًا

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ وہ وقت ہے جس میں علم کو اٹھالیا جائے گا انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام لبید بن زیاد تھا۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا علم کو اٹھالیا جائے گا حالانکہ یہ ثابت ہو چکا ہے اور ذہنوں نے اسے محفوظ کرلیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو تمہارے بارے میں یہ سمجھتا تھا کہ تم اہل مدینہ کے سب سے سمجھدار شخص ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا ذکر کیا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس اللہ کی کتاب موجود تھی (لیکن اس کے باوجود وہ گمراہ ہوگئے)

راوی کہتے ہیں: پھر میری ملاقات حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث سنائی تو انہوں نے فرمایا حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا ہے کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف کروں کہ سب سے پہلے کون سا علم اٹھایا جائے گا؟ سب سے پہلے خشوع وخضوع کو اٹھایا جائے گا اور پھر تمہیں ایک بھی شخص ایسا نہیں ملے گا' جو خشوع وخضوع والا ہو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الدُّنْيَا يَمْلِكُهَا مَنْ لَا حَظَّ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' دنیا کا مالک وہ شخص ہوگا' جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا

6721 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6721- إسناده صحيح، الوليد بن عبد الملك روى عنه جمع منهم أبو حاتم ,أبو زرعة الرازيان، وقال ابن أبي حاتم 9/10: سألت أبي عنه فقال: صدوق، وذكره المؤلف في "ثقاته" 9/227 وقال: مستقيم الحديث إذا روى عنه الثقات، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في "الأوسط" "632" عن أحمد بن علي الأبار، عن الوليد بن عبد الملك الحراني، بهذا الإسناد. ولفظه: "لا تذهب الأيام والليالي حتى يكون أسعد الناس بالدنيا لكع بن لكع ." قال الهيثمي في "المجمع" 7/325: رواه الطبراني في "الأوسط" ورجاله رجال الصحيح غير الوليد بن عبد الملك بن مسرح وهو ثقة. وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/316 و358، وعن حذيفة عند أحمد 5/389، والترمذي "2209"، وعن أبي بردة بن نيار عند أحمد 3/466، والطبراني في "الكبير" "22/"512"، وعن عمر بن الخطاب في "الأوسط" للطبراني، وعن أم سلمة عند الطبراني في "الكبير" "23/"711" وانظر "المجمع" 7/325 .326

(متن حدیث):لَا تَنْقَضِي الدُّنْيَا حَتّٰى تَكُونَ عِنْدَ لُكَعِ بْنِ لُكَعٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک وہ کمینوں کی اولا دکمینوں کے پاس نہیں ہوگی۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خَوْضِ النَّاسِ فِي الْأُغْلُوطَاتِ مِنَ الْمَسَائِلِ الَّتِي أُغْضِيَ لَهُمْ عَنْهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' لوگ ان پیچیدہ مسائل کے بارے میں غور وفکر کریں گے جن کے حوالے سے ان لوگوں سے چشم پوشی کی گئی

6722 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا يَزَالُونَ يُسْتَفْتُونَ حَتّٰى يَقُولَ اَحَدُهُمْ: هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلسل سوالات پوچھے جاتے رہیں گے' یہاں تک کہ ایک شخص یہ کہے گا اللہ تعالیٰ نے تو مخلوق کو پیدا کیا ہے' تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَظْهَرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنَ الْمُنْتَحِلِينَ لِلْعِلْمِ وَالْمُفْتِينَ فِيهِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ، وَلَا اسْتِحْقَاقٍ لَهُ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتَنِهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو علم نہ ہونے کے باوجود علم کے دعوے دار ہوں گے اور علم کے حوالے سے فتویٰ دیں گے' حالانکہ انہیں اس کا استحقاق نہیں ہوگا

6723 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

6722—حديث صحيح، ابن أبي السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/317، وابن منده في "الإيمان" "356" عن عبد الرّزاق، بهذا الإسناد. وهو في "صحيفة همام" ."94" وأخرجه من طرق وبألفاظ، يزيد بعضهم على بعض، عن أبي هريرة: أحمد 2/282 و331 و387 و539، والحميدى "1153"، والدارمي في "الرد على الجهمية" ص 9، و10، والبخارى "3276" في بدأ الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، ومسلمك "134" و"135" في الإيمان: باب بيان الوسوسة في الإيمان وما يقوله من وجدها، وأبو داود "4721" في السنة: باب في الجهمية، والنسائي في "اليوم والليلة " "661" و"662" و"663"، والطبراني في "الدعاء " "1265" و"1266" "1267" "1268"، وابن السني "625"، وابن منده في "الإيمان" "252" و "253" و"254" و"355" و"357" و"358" و"359" و"360" و"361" و"362" و"363" و"364"، واللالكائي في "السنة" "925" و"926"، والبغوى "61" و"62" وفي بعض الطرق: "فمن وجد من ذلك شيئا فليقل: آمنت بالله"، وفي بعضها: " فإذا بلغ ذلك، فليستعذ بالله ولينته."

عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ بَعْدَ اِذْ اَعْطَاهُمُوهُ وَلٰكِنْ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، فَاِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَّالًا، يَسْتَفْتُوْنَهُمْ فَيُفْتُوْنَ بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو یوں جدا نہیں کرے گا کہ ان سے علم کو اٹھا لے جبکہ اس نے ان لوگوں کو علم عطا کیا ہو بلکہ وہ علماء (کی روحوں) کو قبض کرنے کے ذریعے (علم کو اٹھائے گا) یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے وہ ان سے مسائل دریافت کریں گے تو وہ علم نہ ہونے کے باوجود جواب دیں گے وہ لوگ دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے اور خود بھی گمراہ ہوں گے۔"

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْاَمَارَةِ الَّتِيْ اِذَا ظَهَرَتْ فِي الْعُلَمَاءِ زَالَ اَمْرُ النَّاسِ عَنْ سُنَنِهِ

اس نشانی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو علماء میں ظاہر ہوگی تو لوگوں کا معاملہ ان کے طریقے سے زائل ہو جائے گا

6724 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ صَالِحٍ الْيَشْكُرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ:، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مُوَائِمًا - اَوْ مُقَارِبًا - مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوْا فِي الْوِلْدَانِ وَالْقَدَرِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْوِلْدَانُ اَرَادَ بِهِ اَطْفَالَ الْمُشْرِكِيْنَ

6723- إسناده حسن، محمد بن عجلان: صدوق روى له البخاري تعليقا، ومسلم متابعة، وباقي رجاله ثقات . وانظر الحديث "4571"، و."6719"

6724- إسناده صحيح، يزيد بن صالح اليشكري ذكره المؤلف في "الثقات" 9/275 وابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 9/272 وقال: سمعت أبي يقول: هو مجهول، قلت: جهالته لا تضر هنا، فقد تابعه فيه محمد بن أبان الواسطي الثقة، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين . أبو رجاء العطاردي: هو عمران بن ملحان. وأخرجه الحاكم 1/33عن أبي بكر بن عبد الله، عن الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولا نعلم له علة، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي . وأخرجه الطبراني في "الكبير" "12764" عن أسلم بن سهل الواسطي، وعلي بن سعيد الرازي، كلاهما عن محمد بن أبان الواسطي، به . وأخرجه الحاكم /1 33 من طريق أبي داود السختياني في "القدر" عن سليم بن حرب، وشيبان بن أبي شيبة، كلاهما عن جرير، به . وأخرجه البزار "2180" عن محمد بن معمر، عن أبي عاصم الضحاك بن مخلد، عن جرير بن حازم، به، وقال: قد رواه جماعة فوقفوه على ابن عباس. قال الهيثمي في "المجمع" 7/202: رجال البزار رجال الصحيح، وزاد نسبته إلى الطبراني في "الأوسط."

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے منبر پر یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس امت کا معاملہ ہمیشہ میانہ روی کے ساتھ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) چلتا رہے گا' جب تک وہ بچوں اور تقدیر کے بارے میں بحث نہیں کریں گے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہاں بچوں سے مراد مشرکین کے بچے ہیں (یعنی یہ بحث کہ آخرت میں ان کا انجام کیا ہو گا)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَظْهَرُ فِي النَّاسِ مِنْ حُسْنِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ بِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' لوگوں میں یہ بات ظاہر ہو گی کہ وہ اچھے طریقے سے قرآن پڑھیں گے' لیکن اس پر عمل نہیں کریں گے

6726 - حَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ وَفَاءِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ نَقْتَرِءُ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، كِتَابُ اللَّهِ وَاحِدٌ، وَفِيكُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ، اقْرَءُوهُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَهُ أَقْوَامٌ يُقَوِّمُونَهُ كَمَا يُقَوَّمُ السَّهْمُ

❁❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم تلاوت کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد وثناء اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب ایک ہی ہے تمہارے اندر سرخ، سفید اور سیاہ لوگ موجود ہیں تم لوگ اس کی تلاوت کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ لوگ اس کو پڑھنا شروع کر دیں جو اس کی یوں قیمت لگائیں گے جس طرح حصے کی قیمت لگائی جاتی ہے۔

ذِكْرُ مَا يَظْهَرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ قِلَّةِ النَّظَرِ فِي جَمْعِ الْمَالِ مِنْ حَيْثُ كَانَ

اس بات کا تذکرہ' آخری زمانے میں یہ بات ظاہر ہو گی کہ لوگ مال اکٹھا کرتے وقت اس بات کا دھیان نہیں رکھیں گے کہ وہ کہاں سے حاصل ہوا ہے

6727 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ

6725– حديث صحيح، وهو مكرر الحديث "761".

6726– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/452، والبخاري "2059" في البيوع: باب من لم يبال من حيث كسب المال، و "2083": باب قول الله: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً)، والنسائي 7/243 في البيوع: باب اجتناب الشبهات في الكسب، والبيهقي في "السنن" 5/264، وفي "دلائل النبوة" 6/535، والبغوي "2033" من طرق عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد.

الْیَرْبُوعِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَیَاْتِیَنَّ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ بِمَا اَخَذَ الْمَالَ: بِحَلَالٍ اَوْ حَرَامٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب ایسا زمانہ آئے گا' جب آدمی اس بات کی پروانہیں کرے گا کہ اس نے کس طرح سے مال حاصل کیا ہے حلال طور پر یا حرام طور پر۔''

ذِکْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْمَرْءِ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ بِالْیَمِیْنِ وَالشَّهَادَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں لوگ قسم اٹھانے اور گواہی دینے کی طرف جلدی کریں گے

6727 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ کَرِیْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِیْمِ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ خَیْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ یَاْتِیْ قَوْمٌ تَسْبِقُ اَیْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ، وَشَهَادَتُهُمْ اَیْمَانَهُمْ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر ان کے بعد والے ہیں پھر ان کے بعد والے ہیں پھر وہ لوگ آئیں گے جن کی قسم گواہی سے پہلے ہوگی اور گواہی قسم سے پہلے ہوگی۔''

ذِکْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا یَظْهَرُ فِی النَّاسِ مِنَ الْمُسَابَقَةِ فِی الشَّهَادَاتِ وَالْاَیْمَانِ الْکَاذِبَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' لوگوں میں یہ بات ظاہر ہوگی کہ وہ گواہی دینے میں اور

6727- إسناده حسن، عاصم: هو ابن أبي النجود، وهو صدوق وحديثه في "الصحيحين" مقرون، وباقي السند من رجال الصحيح غير محمد بن وهب بن أبي كريمة فقد روى له النسائي . محمد بن سلمة: هو الحرّاني، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد الحراني. وأخرجه أحمد 4/267و276و277، والبزار "2767"، وابن أبي عاصم في "السنة" "1477"، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/177، وأبو نعيم "في الحلية" 2/87و4/125 من طرق عن عاصم بن أبي النجود، بهذا الإسناد. وقد زيد في بعض طرق الحديث الشعبي مقرونا مع خيثمة بن عبد الرحمن . وأورده الهيثمي في "المجمع" 10/17 وقال: رواه أحمد والبزار والطبراني في "الكبير" و"الأوسط" وفي طرقهم عاصم ابن بهدلة وهو حسن الحديث، وبقية رجال أحمد رجال الصحيح. وانظر التعليق على الحديث المتقدم برقم . "5075"

جھوٹی قسم اٹھانے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے

6728 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْبَرَاءِ الْغَنَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامِي فِيكُمُ الْيَوْمَ، فَقَالَ: اَحْسِنُوا اِلٰى اَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ، حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الْيَمِيْنِ لَا يُسْاَلُهَا، فَمَنْ اَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ اَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُوَنَّ اَحَدُكُمْ بِالْمَرْاَةِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے "جابیہ" کے مقام پر ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: آج جس جگہ میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا پھر ان کے بعد والوں کے ساتھ' پھر ان کے بعد والوں کے ساتھ' پھر ان کے بعد والوں کے ساتھ' پھر جھوٹ عام ہو جائے گا' یہاں تک کہ آدمی ایسی قسم پر گواہی دے گا' جس کے بارے میں اس سے مطالبہ نہیں کیا گیا ہوگا' تو جو شخص جنت میں جانا چاہتا ہے وہ (مسلمانوں کی) جماعت کو لازم پکڑے' کیونکہ شیطان ایک شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے زیادہ دور ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہرگز نہ رہے' کیونکہ ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا اور جس شخص کو اچھائی اچھی لگتی ہو اور برائی بری لگتی ہو وہ مومن ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِظُهُوْرِ السِّمَنِ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْكَذِبِ وَعَدَمِ الْوَفَاءِ فِيهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اس امت میں جھوٹ کے ظہور کے وقت اور وعدہ وفا نہ کرنے کے وقت' موٹاپا ظاہر ہوگا

6729 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ - ثُمَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا -

6728- حديث صحيح، عبد الله بن محمد بن يزيد الغنوي، ذكره المؤلف في الثقات 8/368 وقال: من أهل البصرة، يروي عن عبد الأعلى والبصريين، حدثنا عنه أحمد بن يحيى بن زهير وغيره، قلت: وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى. وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم "4576" و"5586"

ثُمَّ يَنْشَأُ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوفُوْنَ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَفْشُو فِيهِمُ السِّمَنُ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں سب سے بہتر وہ زمانہ ہے' جس میں مجھے مبعوث کیا گیا پھر اس کے بعد والوں کا ہے (راوی کہتے ہیں:) اللہ بہتر جانتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے کا ذکر کیا یا نہیں کیا (اور پھر فرمایا) پھر وہ لوگ آئیں گے کہ وہ گواہی دیں گے' حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی گئی ہوگی اور وہ نذر مانیں گے' لیکن اسے پورا نہیں کریں گے وہ خیانت کریں گے انہیں امین نہیں بنایا جائے گا اور ان کے درمیان موٹا پا عام ہوگا''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ ظُهُوْرِ مَا وَصَفْنَا لُزُومَ نَفْسِهِ وَالْإِقْبَالَ عَلَى شَانِهِ دُوْنَ الْخَوْضِ فِيمَا فِيهِ النَّاسُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس چیز کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کے ظہور کے وقت آدمی پر

یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنا خیال رکھے اور اپنے معاملات کی طرف متوجہ رہے' اس بارے میں مشغول نہ ہو کہ لوگوں کی کیا صورت حال ہے

6730 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6729- إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله رجال الشيخين غير خلف بن هشام البزار، فمن رجال مسلم، ومتابعه عبد الواحد بن غياث ثقة روى له أبو داود. وأبو عوانة: هو وضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 18/"527" عن محمد بن فضاء البصري، عن عبد الواحد بن غياث، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/440، ومسلم "2535" "215" في فضائل الصحابة: باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم، وأبو داود "4657" في السنة: باب فضل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والترمذي "2222" في الفتن: باب ما جاء في القرن الثالث، والطبراني 18/"527" من طرق عن أبي عوانة، به . وأخرجه الطيالسي "852"، وأحمد 4/426، ومسلم "2535" "215"، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/176، والطبراني 18/"526" و"528" و"529"، والبيهقي في "السنن" 10/160، والبغوي في "شرح السنة" "3858" من طرق عن قتادة، به . وأخرجه أحمد 4/427 و436، والبخاري "2651" في الشهادات: باب لا يشهد على شهادة جور إذا أشهد، و "3650" في فضائل الصحابة: باب فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، ومن صحب النبي أو رآه من المسلمين فهو من أصحابه، و "6428" في الرقاق: باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، و "6695" في الأيمان والنذور: باب إثم من لا يفي بالنذر، ومسلم "2535" "214"، والنسائي 7/17 - 18 في الأيمان والنذور: باب الوفاء بالنذر، والطبراني 18/"580" و"581" و"582"، والبيهقي في "السنن" 10/123، وفي "الدلائل" 6/552، والبغوي "3857" من طريق زهدم بن المضرب، عن عمران بن حصين . وسيأتي عند المؤلف مختصرا برقم "7229" من طريق هلال بن يساف، عن عمران.

6730- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر "5950" و."5951"

(متن حدیث): كَيْفَ اَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو لَوْ بَقِيتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ؟ ، قَالَ: وَذَاكَ مَا هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ذَاكَ اِذَا مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ، وَصَارُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ، قَالَ: فَكَيْفَ بِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تَعْمَلُ بِمَا تَعْرِفُ، وَتَدَعُ مَا تُنْكِرُ، وَتَعْمَلُ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَتَدَعُ عَوَامَّ النَّاسِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے عبداللہ بن عمرو! اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا' جب تم بچے کھچے (یعنی کمینے) لوگوں میں باقی رہ جاؤ گے انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب ان لوگوں کے عہد اور ان کی امانتیں اختلاط کا شکار ہو جائیں گے اور وہ لوگ اس طرح ہو جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے سے پیوست کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ! پھر مجھے کیا کرنا چاہیے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم وہ کام کرو جسے تم نیکی سمجھو اور اس چیز کو چھوڑ دو جسے تم منکر قرار دو اور تم صرف اپنی ذات کے لئے کام کرو اور عام لوگوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ فِرَقِ الْبِدَعِ وَاَهْلِهَا فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس امت میں (پیدا ہونے والے) بدعتی فرقوں اور ان کے ماننے والوں کے بارے میں ہے

6731 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ الْيَهُوْدَ افْتَرَقَتْ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً - وَالنَّصَارٰى عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ، وَتَتَفَرَّقُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک یہودی **71** فرقوں میں تقسیم ہوئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) **72** فرقوں میں تقسیم ہوئے اور عیسائی بھی اسی طرح ہوئے اور یہ قوم **73** فرقوں میں تقسیم ہوگی۔''

6731- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي - فقد روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق حسن الحديث. وأخرجه الترمذي "2640" في الإيمان: باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، عن الحسين بن حريث، والحاكم 1/128 من طريق يوسف بن عيسى، كلاهما عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد. قال الترمذي: حديث حسن صحيح وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم. "6247"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خُرُوجِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى الْعِرَاقِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عراق کی طرف تشریف لے گئیں

6732 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا أَقْبَلَتْ عَائِشَةُ، مَرَّتْ بِبَعْضِ مِيَاهِ بَنِي عَامِرٍ طَرَقَتْهُمْ لَيْلًا، فَسَمِعَتْ نُبَاحَ الْكِلَابِ، فَقَالَتْ: أَيُّ مَاءٍ هٰذَا؟ قَالُوا: مَاءُ الْحَوْأَبِ، قَالَتْ: مَا أَظُنُّنِي إِلَّا رَاجِعَةً، قَالُوا: مَهْلًا يَرْحَمُكِ اللّٰهُ، تَقْدَمِينَ فَيَرَاكِ الْمُسْلِمُونَ، فَيُصْلِحُ اللّٰهُ بِكِ، قَالَتْ: مَا أَظُنُّنِي إِلَّا رَاجِعَةً، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: كَيْفَ بِإِحْدَاكُنَّ تَنْبَحُ عَلَيْهَا كِلَابُ الْحَوْأَبِ

قیس بیان کرتے ہیں: جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (عراق کی طرف) آئیں' تو ان کا گزر بنو عامر کے پانی کے چشموں کے پاس سے ہوا انہوں نے رات کے وقت وہاں پڑاؤ کیا اور کتوں کے بھونکنے کی آواز سنی تو انہوں نے دریافت کیا: یہ پانی کون سا ہے۔ لوگوں نے بتایا: یہ آب حواب ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرا خیال ہے مجھے واپس چلے جانا چاہئے۔ لوگوں نے کہا: ٹھہر جائیں اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ آگے بڑھیں تاکہ مسلمان آپ کو دیکھ لیں اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے کوئی بہتری کی صورت پیدا کر دے گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرا خیال ہے مجھے واپس چلے جانا چاہئے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم (یعنی ازواج مطہرات) میں سے کسی ایک کا کیا عالم ہوگا' جب اس پر ''حواب'' کے کتے بھونکیں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خُرُوجِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِلَى الْعِرَاقِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے عراق کی طرف تشریف لے جانے کا تذکرہ

6733 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

6732- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسماعيل: هو ابن أبي خالد، وقيس: هو ابن أبي حازم. وأخرجه أحمد 6/52 و97، وابن أبي شيبة 15/259 - 260، وأبو يعلى "4868"، والبزار "3275"، وابن عدي في "الكامل" 4/1627، والحاكم 3/120، والبيهقي في "الدلائل" 6/410 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/234 وقال: رواه أحمد وأبو يعلى والبزار، ورجال أحمد رجال الصحيح. وله شاهد من حديث ابن عباس عند البزار "3273" و"3274"، قال الهيثمي: رجاله ثقات. وقائل: "مهلا يرحمك الله ..."، هو الزبير بن العوام كما وقع في بعض طرق الحديث، وفي أخرى طلحة والزبير.

6733- إسناده حسن، عبد الملك بن أعين هو الكوفي مولى بني شيبان، قال الحافظ: في "التقريب": صدوق، شيعي له في "الصحيحين" حديث واحد متابعة وباقي السند من رجال الصحيح. سفيان هو ابن عيينة. وأخرجه الحميدي "53"، وأبو يعلى "491"، والبزار "2571" من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وذباب السيف: حده.

سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ وَّقَدْ وَضَعْتُ رِجْلَيَّ فِي الْغَرْزِ، وَّاَنَا اُرِيدُ الْعِرَاقَ، لَا تَاْتِ اَهْلَ الْعِرَاقِ، فَاِنَّكَ اِنْ اَتَيْتَهُمْ اَصَابَكَ ذُبَابُ السَّيْفِ بِهَا، قَالَ عَلِيٌّ: وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ قَالَهَا لِي رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ: فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا مُحَارِبًا يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمِثْلِ هٰذَا

ابواسود دؤلی بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی جب میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا میں عراق جانا چاہتا تھا تو عبداللہ بن سلام نے مجھ سے کہا: آپ اہل عراق کے پاس نہ جائیں' کیونکہ اگر آپ ان کے پاس جائیں گے تو وہاں تلوار کی دھار آپ کو بھی لگ سکتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہی بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھ سے ارشاد فرمائی تھی۔

ابواسود کہتے ہیں: میں نے دل میں سوچا میں نے آج کے دن کی طرح کا ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جو جنگ جو بھی ہو اور لوگوں کے ساتھ اس طرح بات چیت بھی کرتا ہو جس طرح یہ کرتے ہیں (ان کی مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے)

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ قَضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَقْعَةَ الْجَمَلِ بَيْنَ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کے بارے میں ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے درمیان واقعہ جمل کی صورت میں سامنے آیا

6734 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ، بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ

6734– إسناده صحيح على شرطهما. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي، وهو في "صحيفة همام" وأخرجه أحمد 2/313، والبخاري "3609" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم "17"4/2214 في الفتن: باب إذا توجه المسلمان بسيفيهما، والبيهقي 8/172، والبغوي"4244"، من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/530من طريق ورقاء، والبخاري "7121"في الفتن: باب رقم: 25، والبيهقي في "الدلائل" 6/418من طريق شعيب بن أبي حمزة، والبخاري "3935" في استتابة المرتدين: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان دعواهما واحدة" من طريق سفيان بن عيينة، ثلاثتهم عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه البخاري "3608"في المناقب، والبيهقي في "الدلائل" 6/418عن أبي اليمان الحكم بن نافع، عن شعيب بن أبي حمزة، عن الزهري، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو بڑے گروہ ایک دوسرے کے ساتھ جنگ نہیں کریں گے ان کے درمیان ایک بڑی لڑائی ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَقْعَةَ صِفِّينَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو مسلمانوں کے درمیان جنگ صفین کی صورت میں سامنے آیا

6735 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ عَمْرٍو الْحِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ عَوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَكُوْنُ فِي اُمَّتِي فِرْقَتَانِ تَمْرُقُ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ، تَقْتُلُهَا اَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں دو گروہ ہوں گے ان کے درمیان لڑائی ہوگی اور اس لڑائی میں وہ گروہ کامیاب ہوگا' جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔''

6735- إسناده صحيح على شرط مسلم. عوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطعة. وأخرجه أحمد 3/25 عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضا أحمد 3/79 عن محمد بن جعفر، والبيهقي في "السنن" 8/187 من طرق إسحاق بن يوسف الأزرق، كلاهما عن عوف الأعرابي، به. وأخرجه الطيالسي "2165"، وأحمد 3/32 و48، ومسلم "150" "1064" في الزكاة: باب ذكر الخوارج وصفاتهم، وأبو داود "4667" في السنة: باب ما يدل على ترك الكلام في الفتنة، وأبو يعلى "4667"، والبيهقي في "السنن" 8/170، وفي "الدلائل" 5/188 - 189 و6/424 من طريق القاسم بن الفضل الحداني، وأخرجه أحمد 3/45 و64، ومسلم "1064" "152" من طريق داود بن أبي هند، وأخرجه عبد الرزاق "18658"، وأحمد 3/95، والبغوي "2555" من طريق علي بن زيد، أربعتهم عن أبي نضرة، به. وفي طريق علي بن زيد زيادة في أول الحديث "لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان عظيمتان دعواهما واحدة." وأخرجه أحمد 3/82، ومسلم "1064" "153"، وأبو يعلى "1274" والبيهقي في "السنن" 8/170، وفي "الدلائل" 6/424 من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن الضحاك بن شراحيل المشرقي، عن أبي سعيد. وأخرجه أبو يعلى "1008" من طريق مجالد، عن أبي الوداك، عن أبي سعيد الخدري، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "يقتل المارقين أحب الفئتين إلى الله، وأقرب الفئتين من الله." ومجالد وهو ابن سعيد - ليس بالقوي، وانظر "6740".

قلت: ثم إن عليا رضي الله عنه رحل بجيشه طالبا الشام، فالتقى بجيشه معاوية بصفين بين الشام والعراق، فكانت بينهم مقتلة عظيمة وآل الأمر بمعاوية ومن معه عند ظهور علي عليهم إلى طلب التحكيم، فكان ما كان.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْوَقْعَةِ عَلَى الْحَقِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے:

اس واقعے میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ حق پر تھے

6736 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَهْلٍ بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَاوُدَ الطَّرَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ خُرُوْجِ الْحَرُوْرِيَّةِ الَّتِيْ خَرَجَتْ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ

حروریوں (یعنی خارجیوں) کے ظہور کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

جنہوں نے اسلام کے آغاز میں ظہور کیا

6736– حديث صحيح، الفضل بن داود الطرازي: ذكره ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل 7/62" وكناه أبا الحسن الواسطي، وقال: روى عن أبي قتيبة مسلم بن قتيبة، روى عنه أبو زرعة، وترجمه أسلم بن سهل المعروف بحشل في "تاريخ واسط" ص 217 - 218، وسماه فضل بن داود بن سليمان بن داود بن درهم أبو الحسن، وهو من شيوخه وساق له من روايته عن عبد الصمد بن عبد الوارث حديث ثوبان فيمن قاء فأفطر، وروى عنه أيضا حديثا آخر في الصفحة 66 من روايته عن مؤمل بن إسماعيل، ولم يقع لي فضل بن داود هذا في ثقات المؤلف، ومن فوقه ثقات من رواة الشيخين غير أم الحسن، واسمها خيرة، مولاة أم سلمة، فقد روى لها مسلم وأصحاب السنن. عبد الصمد: هو ابن عبد الوارث، وعوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "858"/23 عن أسلم بن سهل بحشل الواسطي، عن فضل بن داود، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 3/251 - 252عن إسحاق بن الأزرق، والطبراني "853"/23من طريق عثمان بن الهيثم وهوذة بن خليفة ثلاثتهم عن عوف الأعرابي، زاد ابن سعد: قال عوف: ولا أحسبه إلا قال: "وقاتله في النار." وأخرجه الطيالسي "1598"، وأحمد 6/289و300و315، وابن سعد 3/252، ومسلم "73""2916"في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر أخيه ...، والنسائي في "فضائل الصحابة" "170"، والطبراني "852"/23و"854"و"855"و"856"، والبيهقي في "السنن" 8/189، في "الدلائل" 6/420من طرق عن الحسن، به، وبعضهم يذكر فيه قصة. وأخرجه مسلم "2916"، والبيهقي في "السنن" 8/189من طريق خالد الحذاء، عن سعيد والحسن ابني أبي الحسن، عن أمهما، به. وأخرجه أحمد 6/311، ومسلم "72""2916"، والطبراني "873"/23و"874"، والبيهقي 8/189، والبغوي "3952" من طريق شعبة، عن خالد الحذاء، عن سعيد بن أبي الحسن، عن أمه. وانظر."7077" وفي الباب غير واحد من الصحابة، بلغ عددهم قريبا من ثلاثين نفسا، وقد نص على تواتر هذا الحديث ابن عبد البر في "الاستيعاب" 2/474، والحافظ ابن حجر في "الإصابة" 2/506، وغيرهما.

6737 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): يَخْرُجُ قَوْمٌ فِيكُمْ تَحْقِرُوْنَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَكُمْ مِنْ صِيَامِهِمْ، وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ، يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، تَنْظُرُ فِي النَّصْلِ، فَلَا تَرَى شَيْئًا، وَتَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ، فَلَا تَرَى شَيْئًا، وَتَنْظُرُ فِي الرِّيشِ، فَلَا تَرَى شَيْئًا، وَتَتَمَارَى فِي الْفُوقِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہارے درمیان ایسی قوم نمودار ہوگی کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو' ان کے عمل کے سامنے اپنے عمل کو کم تر سمجھو گے وہ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے یوں خارج ہو جائیں گے' جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے' جب تم اس کے پھل کو دیکھو گے تو تمہیں وہاں کوئی (نشان) نظر نہیں آئے گا' جب تم اس کے پچھلے حصے کو دیکھو تو تمہیں کچھ نظر نہیں آئے گا' جب تم اس کے پروں کو دیکھو گے تو تمہیں کچھ نظر نہیں آئے گا البتہ اس کے فوق (نامی حصے) کے بارے میں تمہیں شک ہوگا (کہ یہاں کچھ لگا ہوا ہے)''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْحَرُوْرِيَّةَ هُمْ مِنْ شِرَارِ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' حروریہ (یعنی خارجی فرقے کے لوگ) مخلوق کے بدترین لوگ ہیں

6738 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

6737–إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 1/204 - 205في القرآن: باب ما جاء في القرآن. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/60، والبخاري "5085" في فضائل ألقرآن: باب: من راء ى بقراء ة القرآن أو تأكل به أو فجر به، والنسائي في "فضائل القرآن " ."114" وأخرجه البخاري "6931" في استتابة المرتدين: باب قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ومسلم "1064" "147" في الزكاة: باب ذكر الخوارج وصفاتهم، والبغوي "2553" عن محمد بن المثنى، عن عبد الوهاب الثقفي، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وفيه عندهم "عن أبي سلمة وعطاء بن يسار ." وأخرجه مختصرا ابن أبي شيبة 15/329، وعبد الرزاق "18649"، والبخاري "3610" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و"6163" في الأدب: باب ما جاء في قول الرجل "ويلك"، "6933" في استتابة المرتدين: باب من ترك قتال الخوارج للتألف، ولئلا ينفر الناس عنه، ومسلم "1064" "148"، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 3/493، والبيهقي في "الدلائل" 6/427، والبغوي "2552" من طرق عن الزهري، عن أبي سلمة، به. وقد قرن بعضهم فيه مع أبي سلمة الضحاك الهمذاني، وكلهم ذكر في الحديث قصة ذي الخويصرة. وانظر الحديث رقم ."6741" وأخرجه ابن أبي شيبة 15/315_316، وعنه ابن ماجه "169" في المقدمة: باب ذكر الخوارج، من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به.

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ بَعْدِيْ مِنْ اُمَّتِيْ - اَوْ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ مِنْ اُمَّتِيْ - قَوْمٌ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِمَهُمْ، يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک میرے بعد میری امت میں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا وہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے' جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے وہ مخلوق اور کائنات کے بدترین فرد ہوں گے۔"

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ الْحَرُوْرِيَّةِ اِذَا خَرَجَتْ تُرِيْدُ شَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِيْنَ

حروریوں کو قتل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' جب وہ خروج کریں اور چاہیں کہ مسلمانوں کی لاٹھی کو توڑ دیں

6739 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

(متن حدیث): اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا: فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ فَاِنَّمَا الْحَرْبُ خُدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَاْتِيْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حَدِيْثُوا الْاَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ اِيمَانُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ، فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

6738- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيحه" "1067" في الزكاة: باب الخوارج شر الخلق والخليقة، عن شيبان بن أبي شيبة - وهو فروخ - بهذا الإسناد . زاد في آخره: فقال ابن الصامت: فلقيت رافع بن عمرو الغفاري، أخا الحكم الغفاري، ما حديث سمعته من أبي ذر: كذا وكذا؟ فذكرت له هذا الحديث، قال: وَاَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" "921"، والبيهقي في "الدلائل" 6/429 عن شيبان بن أبي شيبة، به، وقرن البيهقي في روايته هدبة بن خالد بشيبان . وأخرجه الطيالسي "448" عن شعبة وسليمان بن المغيرة، به، وعنده في أوله: "إن ناسا من أمتي سيماهم التحليق ... " وليس فيه: " ثم لا يعودون فيه." وأخرجه أحمد 5/31، وابن أبي شيبة 15/306، وابن ماجه "170" في المقدمة: باب في ذكر الخوارج، وابن أبي عاصم "922"، والطبراني "4461"، والحاكم 3/444، ووافقه الذهبي ! وفي طرق الحديث أيضا أن سيماهم التحليق.

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کروں' تو میرے لیے آسمان سے نیچے گر جانا' اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کروں اور جب میں اپنے اور تمہارے درمیان کسی بارے میں تمہارے ساتھ بات کروں' تو جنگ دھوکہ دہی کا نام ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ آئیں گے جن کی عمریں کم ہونگی عقل کم ہوگی وہ لوگ مخلوق میں سب سے بہتر شخص کی احادیث بیان کریں گے' لیکن وہ دین سے یوں نکل جائیں گے' جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے ان کا ایمان ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا تمہارا جہاں کہیں ان سے سامنا ہو' تو انہیں قتل کرنا' کیونکہ انہیں قتل کرنے کا قیامت کے دن اس شخص کو اجر ملے گا' جو انہیں قتل کرے گا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خُرُوْجِ اَهْلِ النَّهْرَوَانِ عَلَى الْإِمَامِ وَشَقِّ عَصَا الْمُسْلِمِيْنَ

اہل نہروان کا خلیفہ وقت کے خلاف خروج کرنے اور مسلمانوں کی لاٹھی کو توڑنے کا تذکرہ

6740 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَيْجٍ النَّقَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

6739- إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفيان: هو الثورى، وخيثمة: هو ابن عبد الرحمن بن أبي سبرة. وأخرجه البخارى "3611" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، "5057" في فضائل القرآن: باب إثم من راءى بقراءة القرآن أو تأكل به أو فجر به، وأبو داود "4767" في السنة: باب في قتال الخوارج، والبيهقي في "السنن" 8/187 - 188 عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/131، ومسلم "1066" "154" في الزكاة: باب التحريض على قتل الخوارج، والنسائي 7/119 في تحريم الدم: باب من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، من طريق عبد الرحمن بن مهدى، عن سفيان، به. ولم يذكر النسائي صدر الحديث. وأخرجه أحمد 1/81 و113، والبخارى "6930" في استتابة المرتدين: باب قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ومسلم "1066" "154"، وأبو القاسم البغوى في "الجعديات" "2689"، وأبو يعلى "261" و"324"، والبيهقي في "الدلائل" 6/430، وأبو محمد البغوى في "شرح السنة" "2554" من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه الطيالسي "168" من طريق شمر بن عطية، وأحمد 1/156 من طريق أبي إسحاق السبيعي، كلاهما عن سويد بن غفلة، به. ورواية أحمد مختصرة.

6740- حديث صحيح، الحارث بن سريج: هو النقال، مختلف فيه، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/138، وقال: أصله من خوارزم، سكن بغداد، يروى عن المعتمر بن سليمان وأهل العراق، حدثنا عنه أحمد بن الحسن بن عبد الجبار وغيره من شيوخنا، قلت: ووثقه ابن معين في رواية، وقال أبو الفتح الأزدى: تكلموا فيه حسدا، وضعفه ابن معين في رواية، والنسائي وابن عدى وغيرهم، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير أبي نضرة - وهو المنذر بن مالك بن قطعة - فمن رجال مسلم. 6741- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" "1064" "148" في الزكاة: باب ذكر الخوارج وصفاتهم، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وقرن بحرملة أحمد بن عبد الرحمن الفهرى. وأخرجه البخارى "6163" في الأدب: باب ما جاء في قول الرجل "ويلك"، والبيهقي في "الدلائل" 6/427 - 428 من طريق الأوزاعي، عن ابن شهاب الزهرى، به. وانظر "6738".

الْخُدْرِیّ:

(متن حدیث): اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ نَاسًا یَکُوْنُوْنَ فِیْ اُمَّتِہٖ، یَخْرُجُوْنَ فِیْ فُرْقَۃٍ مِنَ النَّاسِ، سِیمَاھُمُ التَّحْلِیقُ، ھُمْ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ اَوْ ھُمْ مِنْ شَرِّ الْخَلْقِ، تَقْتُلُھُمْ اَدْنَی الطَّائِفَتَیْنِ اِلَی الْحَقِّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کا ذکر کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہوں گے وہ کچھ لوگوں کے درمیان نکلیں گے ان کی مخصوص نشانی سر منڈوانا ہوگی اور وہ بدترین لوگ ہوں گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) وہ مخلوق میں بدترین ہوں گے اور انہیں وہ گروہ قتل کرے گا' جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔

ذِکْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الشَّیْءِ الَّذِیْ یُسْتَدَلُّ بِہٖ عَلٰی مُرُوْقِ اَھْلِ النَّھْرَوَانِ مِنَ الْاِسْلَامِ

اس چیز کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس کے ذریعے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے' اہل نہروان' اسلام سے نکل گئے تھے

6741 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَۃَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَۃُ بْنُ یَحْیٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِھَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَالضَّحَّاکُ الْمِشْرَقِیُّ، اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُقْسِمُ قَسْمًا اِذَا جَاءَ ہٗ ذُوالْخُوَیْصِرَۃِ وَھُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیمٍ، فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، اعْدِلْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: وَیْلَکَ، وَمَنْ یَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ؟ ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، ائْذَنْ لِیْ فِیْہِ اَضْرِبْ عُنُقَہٗ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: دَعْہُ، فَاِنَّ لَہٗ اَصْحَابًا یَحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلَاتَہٗ مَعَ صَلَاتِھِمْ، وَصِیَامَہٗ مَعَ صِیَامِھِمْ، یَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ، یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ، یُنْظَرُ اِلٰی نَصْلِہٖ فَلَا یُوجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ، ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی رِصَافِہٖ فَلَا یُوجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ، ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی نَضِیِّہٖ فَلَا یُوجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ - وَھُوَ الْقِدْحُ - ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی قُذَذِہٖ فَلَا یُوجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، آیَتُھُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْہِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ، وَمِثْلُ الْبَضْعَۃِ تَدَرْدَرُ، یَخْرُجُوْنَ عَلٰی حِیْنِ فُرْقَۃٍ مِنَ النَّاسِ ، قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ: فَاَشْھَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ ھٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَاَشْھَدُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَاتَلَھُمْ، وَاَنَا مَعَہٗ فَاَمَرَ بِذٰلِکَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ، فَوُجِدَ، فَاُتِیَ بِہٖ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَیْہِ عَلٰی نَعْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ نَعَتَ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم کر رہے تھے اسی دوران بنو تمیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ذوخویصرہ آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ انصاف سے کام

لیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو اگر میں عدل سے کام نہیں لوں گا' تو پھر کون عدل کرے گا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اس کے بارے میں اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو' کیونکہ اس کے کچھ ایسے ساتھی بھی ہوں گے کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو' ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے' وہ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا وہ لوگ اسلام سے یوں نکل جائیں گے' جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے' جب اس کے پھل کا جائزہ لیا جاتا ہے' تو وہاں کچھ نہیں ملتا جب اس کے کونے کا جائزہ لیا جاتا ہے' تو وہاں کچھ نہیں ملتا جب اس کے رصاف (تیر کے پھل کو تانت باندھنے کی جگہ) کا جائزہ لیا جاتا ہے' تو وہاں کچھ نہیں ملتا جب اس کے نضی (تیر کے پیکان اور پر کے درمیان کا حصہ) کا جائزہ لیا جاتا ہے' تو وہاں کچھ نہیں ملتا جو گوبر اور خون پر سبقت لے گیا ہو (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) ان لوگوں کی مخصوص نشانی ایک سیاہ فام شخص ہے' جس کا ایک بازو عورت کی چھاتی کی مانند ہوگا اور وہ تھرتھراتے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کی مانند ہوگا وہ لوگ لوگوں کے درمیان اختلاف کے وقت ظاہر ہوں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں: ہم نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کی تھی میں اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں حکم دیا کہ اسے تلاش کیا گیا' وہ شخص مل گیا جب اسے لایا گیا اور میں نے اس کا جائزہ لیا تو وہ بالکل ویسا ہی تھا' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے اس کا حلیہ بیان کیا تھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَتْلِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ ابْنَ ابْنَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس امت کے نبی اکرم ﷺ کے نواسے (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کو قتل (شہید) کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6742 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، قَالَ: قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اِسْتَاْذَنَ مَلَكُ الْقَطْرِ رَبَّهُ اَنْ يَّزُوْرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَذِنَ لَهُ، فَكَانَ فِيْ يَوْمِ اُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْفَظِيْ عَلَيْنَا الْبَابَ، لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا اَحَدٌ، فَبَيْنَمَا هِيَ عَلَى الْبَابِ اِذْ جَاءَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فَظَفِرَ، فَاقْتَحَمَ، فَفَتَحَ الْبَابَ، فَدَخَلَ، فَجَعَلَ يَتَوَثَّبُ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ يَتَلَثَّمُهُ وَيُقَبِّلُهُ، فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: اَتُحِبُّهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَمَا اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ، اِنْ شِئْتَ اَرَيْتُكَ الْمَكَانَ الَّذِيْ يُقْتَلُ فِيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْمَكَانِ الَّذِيْ يُقْتَلُ فِيْهِ، فَاَرَاهُ اِيَّاهُ، فَجَاءَهُ بِسَهْلَةٍ اَوْ تُرَابٍ اَحْمَرَ، فَاَخَذَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِيْ ثَوْبِهَا.

قَالَ ثَابِتٌ: كُنَّا نَقُوْلُ اِنَّهَا كَرْبَلَاءُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ بارش کے فرشتے نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو تو پروردگار نے اسے اجازت دیدی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا دروازے کا خیال رکھنا کوئی بھی شخص اندر نہ آئے' تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ابھی دروازے پر موجود تھیں کہ اسی دوران حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (جو بچے تھے) وہ آ گئے انہوں نے دروازہ کھولا اور اندر آ گئے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر چڑھنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ساتھ لپٹانے لگے اور ان کا بوسہ لینے لگے۔ فرشتے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔ فرشتے نے کہا: لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تو انہیں شہید کر دے گی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں' تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جگہ دکھا سکتا ہوں جہاں انہیں شہید کیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے' تو اس فرشتے نے اس جگہ کی مٹھی بھر مٹی لی جہاں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا جانا تھا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی وہ فرشتہ نرم (یعنی باریک) مٹی لے کر آیا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سرخ مٹی لایا تھا۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وہ مٹی لے لی اور اسے اپنے کپڑے میں رکھ لیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قِتَالِ الْمُسْلِمِيْنَ الْعَجَمَ مِنْ اَهْلِ خُوْزَ وَكِرْمَانَ

خوز اور کرمان سے تعلق رکھنے والے عجمیوں کے ساتھ مسلمانوں کے جنگ کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6743 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ:

6742– حديث حسن، إسناده ضعيف، عمارة بن زادان مختلف فيه ضعفه الدارقطني وابن عمار الموصلي والساجي، وقال الأثرم عن أحمد: يروي عن ثابت عن أنس مناكير، وقال البخاري: ربما يضطرب في حديثه، وقال الآجري عن أبي داود: ليس بذاك، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به ليس بالمتين، ووثقه المؤلف والعجلي ويعقوب بن سفيان ورواية عن أحمد، وقال ابن معين: صالح، وقال أبو زرعة: لا بأس به، وقال ابن عدي: هو عندي لا بأس به ممن يكتب حديثه، وباقي رجال السند رجال الصحيح. وأخرجه أبو يعلى "3402"، والطبراني "2813" من طرق عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/242 و265، والبزار "2642"، والطبراني "2813"، والبيهقي في "الدلائل" 6/469، وكذا أبو نعيم "492" من طرق عن عمارة بن زادان، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/187 ونسبه إلى أحمد وأبي يعلى والبزار والطبراني وقال: عمارة بن زادان وثقه جماعة وفيه ضعف، وبقية رجال أبي يعلى رجال الصحيح. وفي الباب عن علي عند أحمد 1/85، وفي سنده نجي لم يوثقه غير المؤلف. وعن أم سلمة عند ابن أبي شيبة 15/97_98، والطبراني "2817" و"2819" و"2820" و"2821"، وقال الهيثمي: 9/189: ورجال أحد أسانيد الطبراني ثقات. وعن أبي أمامة عند الطبراني في "الكبير" "8096" وحسن إسناده الذهبي في "السير" 3/289، وقال الهيثمي 9/189: ورجاله موثقون، وفي بعضهم ضعف. وعن عائشة أو أم سلمة عند أحمد 6/294، ورجاله ثقات رجال الشيخين. وعن أم الفضل بنت الحارث، عند الحاكم 3/176_177 وفي سنده انقطاع وضعف. وعن أبي الطفيل عند الطبراني، وحسن إسناده الهيثمي 9/190.

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا خُوْزَ وَكِرْمَانَ قَوْمًا مِنَ الْاَعَاجِمِ، حُمْرَ الْوُجُوْهِ، فُطْسَ الْاُنُوْفِ، صِغَارَ الْاَعْيُنِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم عجمیوں سے تعلق رکھنے والی دو قوموں خوز اور کرمان کے ساتھ جنگ نہیں کرو گے ان کے چہرے سرخ ہوں گے ناک چپٹے ہوں گے آنکھیں چھوٹی ہونگی اور ان کے چہرے چمڑے کی ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ قِتَالِ الْمُسْلِمِيْنَ اَعْدَاءَ اللّٰهِ التُّرْكَ

مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کے دشمن ترکوں سے جنگ کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6744 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس قوم کے ساتھ جنگ نہیں کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی اور ان کے چہرے چمڑے کی بنی ہوئی ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔''

6743- حديث صحيح، ابن أبي السَّري قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو في "صحيفة همام " "126"، و"المصنف" لعبد الرزاق ."20782" وفي "المصنف" في آخر الحديث زيادة "نعالهم الشعر" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/319، والبخاري "3590" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، والبيهقي في "السنن" 9/176، وفي "الدلائل 6/336"، والبغوي. "4244" وذكر البخاري في حديثه الزيادة التي في "المصنف." وأخرجه بنحوه أحمد 2/530، وابن أبي شيبة 5/92، والحميدي "1101"، والبخاري بعد الحديث "2929" في الجهاد: باب قتال الذين ينتعلون الشعر، و "3587" في المناقب، ومسلم "2912" "64" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل ... ، وابن ماجه "4097" في الفتن: باب الترك، والبيهقي في "السنن" 9/175 - 176و البغوي "4242" من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه أيضا البخاري "2928" في الجهاد: باب قتال الترك، من طريق صالح بن كيسان، والبغوي "4243" من طريق جعفر بن ربيعة، كلاهما عن الأعرج، به. وأخرجه مسلم "66""2912" من طريق قيس بن أبي حازم عن أبي هريرة.

6744-إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي، وسفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه أحمد 2/239، وابن أبي شيبة 15/92، والحميدي "1100"، والبخاري "2929" في الجهاد: باب قتال المسلمين الذين ينتعلون الشعر، ومسلم "62""2912" في الفتن: باب لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل ... ، وأبو داود "4304" في الملاحم: باب في قتال الترك، والترمذي "2215" في الفتن: باب ما جاء في قتال الترك، وابن ماجه "4096" في الفتن: باب الترك ... ، من طرق عن سفيان بن عيينة. بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ لِبَاسِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ وَصَفْنَا نَعْتَهُمْ

ان لوگوں کے لباس کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جن کا حلیہ ہم نے بیان کیا ہے

6745 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ، يَلْبَسُوْنَ الشَّعَرَ، وَيَمْشُوْنَ فِي الشَّعَرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمان ترکوں کے ساتھ جنگ نہیں کریں گے جو ایک ایسی قوم ہے جن کے چہرے چمڑے کی بنی ہوئی ڈھالوں کی مانند ہیں وہ لوگ بالوں (سے بنا ہوا) لباس پہنتے ہیں اور بالوں سے بنے ہوئے جوتے پہنتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشُوْنَ فِي الشَّعَرِ يُرِيْدُ بِهِ اَنَّهُمْ يَنْتَعِلُوْنَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمان: ''وہ بالوں میں چلتے ہیں'' اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: وہ بالوں سے بنے ہوئے جوتے پہنتے ہیں

6746 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6745– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل بن أبي صالح، فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقرونا وتعليقا . وأخرجه مسلم "2912""65" في الفتن: باب لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل ... ، وأبو داود "4303" في الملاحم: باب في قتال الترك، والنسائي 6/44 - 45 في الجهاد: باب غزوة الترك والحبشة، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد.

6746– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. يونس: هو ابن يزيد الأيلي . وأخرجه مسلم "2912""63" في الفتن: باب لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء ، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "20781"، وعنه أحمد 2/271عن معمر، عن الزهري، به. والترسة: جمع الترس.

(متن حدیث):لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلَكُمْ اُمَّةٌ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ، وُجُوْهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ وَهِيَ التِّرَسَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تمہارے ساتھ ایک ایسا گروہ جنگ نہیں کرے گا' جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں اوران کے چہرے ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَكُوْنُ ابْتِدَاءُ قِتَالِ الْمُسْلِمِيْنَ اِيَّاهُمْ فِيْهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جواس جگہ کی صفت کے بارے میں ہے جہاں مسلمانوں کی ان لوگوں کے ساتھ جنگ کا آغاز ہوگا

6747 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ كَاَنَّ اَعْيُنَهُمْ حَدَقُ الْجَرَادِ، عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، يَجِيْءُوْنَ حَتّٰى يَرْبُطُوْا خُيُوْلَهُمْ بِالنَّخْلِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسی قوم کے ساتھ جنگ نہیں کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہونگی ان کی آنکھیں ٹڈی کی پتلیوں کی طرح ہونگی ان کے چہرے چوڑے ہوں گے یوں جیسے وہ چمڑے سے بنی ہوئی ڈھالوں کے ہوتے ہیں جب وہ لوگ آئیں گے تو اپنے گھوڑوں کو کھجور کے درختوں کے ساتھ باندھ دیں گے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ قِتَالِ الْمُسْلِمِيْنَ التُّرْكَ بِاَرْضِ النَّخْلِ

کھجوروں کی سرزمین پر مسلمانوں کے ترکوں کے ساتھ جنگ کرنے کے بارے میں' اطلاع کا تذکرہ

6748 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

6747– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/31، وابن ماجه "4099" في الفتن: باب الترك، عن عمار بن محمد ابن أخت سفيان الثوري، عن الأعمش، بهذا الإسناد، وزاد بعد قوله فيه "كان وجوههم المجان المطرقة": ينتعلون الشعر، ويتخذون الدرق. قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقو 258/2: هذا إسناده حسن، عمار بن محمد مختلف فيه. قلت: هو متابع.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَنْزِلُونَ بِحَائِطٍ يُسَمُّونَهُ الْبَصْرَةَ، عِنْدَهَا نَهْرٌ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ، يَكُونُ لَهُمْ عَلَيْهَا جِسْرٌ، وَيَكْثُرُ أَهْلُهَا، وَيَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُهَاجِرِينَ، فَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُو قَنْطُورَاءَ أَقْوَامٌ عِرَاضُ الْوُجُوهِ حَتّٰى يَنْزِلُوا عَلٰى شَاطِئِ النَّهْرِ، فَيَفْتَرِقُ أَهْلُهَا عَلٰى ثَلَاثِ فِرَقٍ، فَأَمَّا فِرْقَةٌ فَتَأْخُذُ أَذْنَابَ الْإِبِلِ وَالْبَرِّيَّةِ فَيَهْلِكُونَ، وَأَمَّا فِرْقَةٌ فَيَأْخُذُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَيَكْفُرُونَ، وَأَمَّا فِرْقَةٌ فَيَجْعَلُونَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ، وَيُقَاتِلُونَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت کے کچھ لوگ ایک باغ میں پڑاؤ کریں گے' جس کا نام بصرہ ہوگا اس کے پاس ایک دریا ہوگا' جس کا نام دجلہ ہوگا اس پر ایک پل ہوگا وہاں کے رہنے والے لوگ زیادہ ہوں گے اور وہ مہاجرین کے شہروں میں سے ہوگا' جب آخری زمانہ آئے گا' تو بنوقنطوراء آئیں گے یہ وہ قوم ہے جن کے چہرے چوڑے ہوں گے' یہاں تک کہ وہ دریا کے ایک کنارے پر پڑاؤ کریں گے تو وہاں کے لوگ تین حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک گروہ اونٹوں کی دم اور جانوروں کی دم پکڑے گا وہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے ایک گروہ اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں گے اور کفر کریں گے ایک گروہ اپنے بال بچوں کو اپنی پشت کے پیچھے رکھیں گے اور وہ ان کے ساتھ لڑائی کرے گا یہ لوگ شہداء ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ ظُهُورِ أَمَارَاتِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فِي الْمُسْلِمِينَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' زمانہ جاہلیت کی نشانیاں مسلمانوں میں بھی ظہور پذیر ہوں گی

6749 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

6748– سعيد بن جمهان، قال البخاري: في حديثه عجائب، وقال أوب حاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به، وقال الساجي: لا يتابع على حديثه، ووثقه حيى بن معين وأبو داود. قلت: وقد اختلف عليه فيه. وأخرجه أبو داود "4306" في الملاحم: باب في ذكر البصرة، عن محمد بن يحيى فارس، عن عبد الصمد بن عبد الوارث بن سعيد، عن أبيه، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/44 - 45 عن أبي النضر هاشم بن القاسم، عن حشرج بن نباتة القيسي، عن سعيد بن جمهان، عن عبد الله بن أبي بكرة، عن أبيه. وأخرجه أيضا 5/45 عن سريج، عن حشرج، عن سعيد بن جمهان، عن عبد الله أو عبيد الله بن أبي بكرة، عن أبيه.

6749– حديث صحيح، ابن أبي السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهو في "المصنف" لعبد الرزاق "20795"، ولفظ قول معمر عنده: وسمعت غير الزهري يقول: على ذلك الحجر بيت بني اليوم. ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/271، ومسلم "2906" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى تعبد دوس ذا الخلصة، وابن أبي عاصم في "السنة" "77"، والبغوي "4285". وأخرجه البخاري "7116" في الفتن: باب تغير الزمان حتى تعبد الأوثان، من طريق شعيب بن أبي حمزة، وابن أبي عاصم "78" من طريق محمد بن أبي عتيق، كلاهما عن الزهري، بهذا الإسناد.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِى الْخَلَصَةِ وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ قَالَ مَعْمَرٌ: اِنَّ عَلَيْهِ الْآنَ بَيْتًا مَبْنِيًّا مُغْلَقًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دوس قبیلے کی عورتوں کی سرین ذوالخلصہ کے اردگرد گھومے گی نہیں۔''

(راوی کہتے ہیں:) یہ ایک بت تھا زمانہ جاہلیت میں دوس قبیلے کے لوگ اس کی عبادت کرتے تھے یہ بت ''تبالہ'' کے مقام پر تھا۔

معمر نامی راوی کہتے ہیں: اب اس جگہ پر ایک عمارت تعمیر ہوئی ہے' جو بند ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ انْقِطَاعِ الْحَجِّ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں بیت اللہ کا حج کرنے کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا

6750 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي عُتْبَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک حج ختم نہیں ہو جائے گا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْكَعْبَةَ تُخَرَّبُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانہ میں خانہ کعبہ کو ڈھا دیا جائے گا

6751 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ، بِطَرَسُوسَ، وَعُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ بِمَنْبِجَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6750– إسناده صحيح على شرط الشيخين. يحيى بن سعيد: هو القطان. وهو في "مسند أبي يعلى" ."991" وأخرجه الحاكم 4/453 من طريق آدم بن أبي إياس وعبد الرحمن بن مهدي، كلاهما عن شعبة، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري "1593" في الحج: باب قول الله تعالى: (جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَاماً لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ ...) ، عن عبد الرحمن بن مهدي، عن شعبة، به موقوفا. وقلت: وقد صح من طرق عن قتادة عن عبد الله بن أبي عتبة، عن أبي سعيد الخدري، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أن البيت يحج ويعتمر بعد خروج يأجوج ومأجوج، وسيأتي عند المؤلف برقم ."6832"

(متن حدیث): يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ .

(توضیح مصنف): السُّوَيْقَتَيْنِ: الْكِسَاءَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حبشہ سے تعلق رکھنے والا دو چادروں والا شخص خانہ کعبہ کو ڈھادے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سویقتین سے مراد دو چادریں ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ تَخْرِيبِ الْحَبَشَةِ الْكَعْبَةَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' حبشی خانہ کعبہ کو ڈھادیں گے

6752 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا - يَعْنِي الْكَعْبَةَ -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''گویا کہ میں اس وقت بھی اس سیاہ فام شخص کی طرف دیکھ رہا ہوں جس کے دونوں زانوؤں کے درمیان فاصلہ ہوگا' جو خانہ کعبہ کا ایک پتھر اکھاڑ رہا ہے (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد خانہ کعبہ ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْعَدَدِ الَّذِي تُخَرَّبُ الْكَعْبَةُ بِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' خانہ کعبہ کو کتنی مرتبہ ڈھایا جائے گا

6753 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

6751- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حامد بن يحيى البلخي، وهو ثقة حافظ روى له أبو داود. سفيان هو: ابن عيينة. وأخرجه الحميدي "1146"، وابن أبي شيبة 15/47، والبخاري "1591" في الحج: قول الله تعالى: (جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَاماً لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ ...) ، ومسلم "2909" "57" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل ... ، والنسائي 5/216 في المناسك: باب بناء الكعبة، وفي التفسير كما في "التحفة" 10/9، والبيهقي في "السنن" 4/340 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/310 من طريق معمر، والبخاري "1596" في الحج: باب هدم الكعبة، ومسلم "2909" "58" من طريق يونس بن يزيد، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/417، ومسلم "2909" "59" عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز الدراوردي، عن ثور بن يزيد، عن سالم أبي الغيث، عن أبي هريرة.

6752- إسناده صحيح، على شرط الشيخين. ابن أبي مليكة: هو عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة. وهو في "مسند أبي يعلى" "2537" و"2753" وأخرجه البخاري "1595" في الحج: باب هدم الكعبة، عن عمرو بن علي، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد.

حَبِيْبٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَمْتِعُوْا مِنْ هٰذَا الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ قَدْ هُدِمَ مَرَّتَيْنِ، وَيُرْفَعُ فِي الثَّالِثَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس گھر سے نافع حاصل کرلو' کیونکہ اسے دومرتبہ منہدم کیا جائے گا اور تیسری مرتبہ اٹھالیا جائے گا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اسْتِحْلَالِ الْمُسْلِمِيْنَ الْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں مسلمان شراب اور آلات موسیقی کو حلال قرار دیں گے

6754 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، وَاَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّانِ سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):لَيَكُوْنَنَّ فِيْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ

حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

6753- إسناده صحيح. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "2506"، والبزار "1072"، وأبو نعيم في "أخبار أصفهان" 1/202 - 20 عن الحسن بن قزعة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/441 من طريق عمرو بن عون، عن سفيان بن حبيب، به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! مع أن سفيان بن حبيب لم يخرجا له شيئا، وإنما أخرج له البخاري في "الأدب المفرد" وأصحاب السنن. وأورده الهيثمي في "المجمع" 3/206 وقال: رواه البزار والطبراني في "الكبير"، ورجاله ثقات. وقال ابن خزيمة: قوله "ويرفع في الثالثة" يريد بعد الثالثة، إذ رفع ما قد هدم محال، لأن البيت إذا هدم لا يقع عليه اسم بيت إذا لم يكن هناك بناء.

6754- حديث صحيح، هشام بن عمار مع كونه ثقة، فقد كبر، فصار يتلقن، لكنه لم ينفرد به، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الحافظ ابن حجر في "تغليق التعليق" 5/17 - 18 بإسناده إلى المؤلف. وأخرجه الطبراني "3417"، والبيهقي 3/273و10/221، والحافظ في "التعليق" 5/18و19من طرق هشام بن عمار، به. وفيه "أبو عامر وأبو مالك" على الشك، وزادوا في آخره "ولينزلن أقوام إلى جنب علم، يروح عليهم بسارحة لهم، فيأتيهم رجل لحاجته، فيقولون ارجع إلينا غدا، فيبيتهم الله عز وجل فيضع العلم، ويمسخ آخرين قردة وخنازير إلى يوم القيامة." وعلقه البخاري بطوله في "صحيحه" "5590"في الأشربة: باب ما جاء فيمن يستحل الخمر ويسميه بغير اسمه، فقال: وقال هشام بن عمار، فساقه بهذا الإسناد. وأخرجه بطوله أيضا البيهقي 3/272، وابن حجر في "التغليق" 5/19 من طريق الإسماعيلي، عن الحسن بن سفيان، عن عبد الرحمن بن إبراهيم، هو دحيم، عن بشر بن بكر التنيسي، عن ابن جابر، به. وأخرجه مختصرا "4039" في اللباس: باب ما جاء في الخز، ومن طريقه ابن حر في "التغليق" 5/20عن عبد الوهاب بن نجدة، عن بشر بن بكر، به، ولفظه "ليكونن من أمتي أقوام يستحلون الخز والحرير" وذكر كلاما، قال: "يمسخ منهم آخرون قردة وخنازير إلى يوم القيامة"، وانظر الحديث رقم "6761" الآتي عند المؤلف.

فرماتے ہوئے سنا:

''میری امت میں ایسے لوگ ضرور ہوں گے جو ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال قرار دیں گے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى كَوْنَ الْخَسْفِ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے: اس امت میں زمین میں دھنسنے کا عذاب نہیں ہوگا

6755 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، يَقُولُ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ، خُسِفَ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، وَفِيهِمْ سِوَاهُمْ، وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے آئے گا' جب وہ کھلے میدان میں پہنچیں گے تو ان کے آگے والے اور پیچھے والے (لوگوں کو) زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! ان کے درمیان کچھ ایسے لوگ بھی تو ہوں گے جو ان کے علاوہ ہوں گے جن کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان سب کو دھنسا دیا جائے گا پھر ان کی نیت کے مطابق انہیں (قیامت کے دن) زندہ کیا جائے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے:

6755- " إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن بكار بن الريان، فمن رجال مسلم. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 5/11عن احمد محمد بين أحمد الجرجاني، عن الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. واخرجه أبو نعيم أيضا 5/11من طريق أبي بكر بن الجعد، عن محمد بن بكار، به. وأخرجه البخاري "2118" في البيوع: باب ما ذكر في الأسواق، عن محمد بن الصباح، عن إسماعيل بن زكريا، به. وأخرجه بنحوه أحمد 6/105، ومسلم "2884" في الفتن: باب الخسف بالجيش الذي يؤم البيت، من طريقين عن القاسم بن الفضل الحداني عن محمد بن زياد، عن عبد الله بن الزبير، عن عائشة قالت: عبث رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقلنا: يا رسول الله، صنعت شيئا في منامك لم تكن تفعله، فقال: "إن ناسا من أمتي يؤمون بالبيت برجل من قريش، قد لجأ بالبيت، حتى إذا كانوا بالبيداء خسف بهم" فقلنا يا رسول الله إن الطريق قد يجمع الناس. قال: "نعم فيهم المستبصر والمجبور وابن السبيل، يهلكون مهلكا واحدا، ويصدرون مصادر شتى، يبعثهم الله على نياتهم." واللفظ لمسلم. وأخرجه بنحوه أحمد 6/259 من طريق أبي عمران الجوني، عن يوسف بن سعد، عن عائشة.

اس روایت کونقل کرنے میں نافع بن جبیر نامی راوی منفرد ہے

6756 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ، قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقْتُ اَنَا، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ، وَالْحَارِثُ بْنُ رَبِيعَةَ، حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالُوْا: يَا اُمَّ سَلَمَةَ، اَلَا تُحَدِّثِينَا عَنِ الْخَسْفِ الَّذِيْ يُخْسَفُ بِالْقَوْمِ؟ قَالَتْ: بَلٰى، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ، فَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ، حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ، قَالَتْ: قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: يُخْسَفُ مَعَهُمْ، وَلٰكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَا كَانَ فِيْ نَفْسِهِ، قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: فَقُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ: اِنَّهَا، قَالَتْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ، قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ: وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَبَيْدَاءُ الْمَدِيْنَةِ

ابن قبطیہ بیان کرتے ہیں: میں عبداللہ بن صفوان اور حارث بن ربیعہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ان لوگوں نے کہا: اے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ ہمیں لوگوں کو زمین میں دھنسائے جانے والی روایت بیان نہیں کریں گی انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص بیت اللہ کی پناہ لے گا پھر اس کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جائے گا' یہاں تک جب وہ کھلے میدان میں پہنچیں گے تو انہیں دھنسا دیا جائے گا۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی جو شخص مجبوری کے عالم میں (ان کے ساتھ آیا ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں بھی اس کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا البتہ قیامت کے دن اسے اسی حالت میں زندہ کیا جائے گا' جو اس کے ذہن میں خیال تھا۔''

عبدالعزیز نامی راوی کہتے ہیں: میں نے ابوجعفر (شاید اس سے مراد امام محمد الباقر ہیں) سے دریافت کیا: سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے: زمین کے کھلے حصے میں' تو امام ابوجعفر نے جواب دیا: اللہ کی قسم! اس سے مراد مدینہ منورہ کا چٹیل میدان ہے۔

6756- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن القبطية: واسمه عبيد الله، فمن رجال مسلم. وأخرجه الطبراني 23/734 عن أبي خليفة، بهذا الإسناد. وقال فيه: "عن المهاجر بن القبطية." قلت: قال الدارقطني في "العلل": أن عبيد الله بن القبطية كان يلقب بالمهاجر، وقد جعلهما ابن أبي حاتم اثنين ونقل عن أبي زرعة 8/260 أنه سئل عن مهاجر المكي - وهو ابن القبطية - فقال: ثقة، وكذلك ابن حبان جعلهما اثنين، فقال في ترجمة المهاجر من "الثقات" 5/428: أحسبه أخا عبيد الله بن القبطية. وأخرجه مسلم "2882" "5" في الفتن وأشراط الساعة: باب الخسف بالجيش الذي يؤم البيت، عن أحمد بن يونس، عن زهير بن معاوية، به. وسماه "عبيد الله بن القبطية." وأخرجه بنحوه أحمد 6/290، وابن أبي شيبة 15/43 - 44، ومسلم "2882" "4"، وأبو داود "4289" في المهدي، والطبراني "984"/23، والحاكم 4/429 من طريق جرير بن عبد الحميد، عن عبد العزيز بن رفيع، به. وسموه "عبيد الله بن القبطية." وأخرجه بنحوه مختصرا الترمذي "2171" في الفتن: باب رقم "10"، وابن ماجه "4065" في الفتن: باب جيش البيداء، من طرق عن سفيان بن عيينة، عن محمد بن سوقة، عن نافع بن جبير، عن أم سلمة.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ يُخْسَفُ بِهِمْ اِنَّمَا هُمُ الْقَاصِدُوْنَ اِلَى الْمَهْدِيِّ فِيْ زَوَالِ الْاَمْرِ عَنْهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے: وہ لوگ جنہیں زمین میں دھنسایا جائے گا' یہ وہ لوگ ہوں جو امام مہدی پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں گے تا کہ ان کی حکومت کو ختم کر دیں

6757 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ رِفَاعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ، فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ، فَيُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُوْنَهٗ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَيَبْعَثُوْنَ اِلَيْهِ جَيْشًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، فَاِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ، فَاِذَا بَلَغَ النَّاسَ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ اَهْلِ الشَّامِ وَعِصَابَةُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهٗ، وَيَنْشَاُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، اَخْوَالُهٗ مِنْ كَلْبٍ، فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ جَيْشًا، فَيَهْزِمُوْنَهُمْ، وَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ، فَيَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ فَيْاَهُمْ، وَيَعْمَلُ فِيْهِمْ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ اِلَى الْاَرْضِ، يَمْكُثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ٭

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلیفہ کے انتقال کے وقت اختلاف رونما ہوگا' تو اہل مدینہ میں سے قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مکہ کی طرف جائے گا اہل مکہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ ان کے پاس آئیں گے اور وہ اسے نکلنے پر مجبور کریں گے' حالانکہ اسے یہ بات پسند نہیں ہوگی پھر وہ رکن اور مقام کے درمیان اس سے بیعت لیں گے پھر اہل شام سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجا جائے گا وہ لوگ بیداء کے مقام پر پہنچیں گے تو انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا' جب لوگوں تک اس بات کی اطلاع پہنچے گی' تو اہل شام کے ابدال اور اہل عراق کا ایک گروہ ان کے پاس آئیں گے اور اس کی بیعت کریں

6757– محمد بن يزيد بن رفاعة وإن كان ضعيفا قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . صالح أبو الخليل: هو صالح بن أبي مريم الضبعي. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة .322 وأخرجه أحمد 6/316عن عبد الصمد وحرمي، وأبو داود "4286" في كتاب المهدي، من طريق معاذ بن هشام، ثلاثتهم عن هشام بن عبد الله، بهذا الإسناد . وفي إسنادهما "عن صاحب له عن أم سلمة" وقال عبد الصمد في حديثه: "تسع سنين." وقال الطبراني في "الكبير" "931"/23، وفي "الأوسط" "1175" من طريقين عن عبيد الله بن عمرو، عن معمر، عن قتادة، عن مجاهد، به. ولم يذكر فيه صالحا أبا الخليل، وقال فيه: "سبع سنين أو تسع سنين، ووقع في المطبوع من "الكبير": "أو ست سنين"، وفي آخره: قال عبد الله بن عمرو: فحدثت به ليثا، فقال: حدثني به مجاهد. وأخرجه عبد الرزاق "20769" عن معمر، عن قتادة، يرفعه، إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فذكره مرسلا . وأخرجه مختصرا ابن أبي شيبة 15/45 - 46، وأبو داود "4288"، والطبراني "930"/23، والحاكم 4/431 من طريقين عن أبي العوام عمران بن دوار، عن قتادة، عن صالح أبي الخليل، عن عبد الله بن الحارث بن نوفل، ن أم سلمة.

گے پھر قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نکلے گا' جس کا ننھیال بنوکلب سے ہوگا وہ ان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا وہ لوگ اسے پسپا کر دیں گے اور اس پر غالب آ جائیں گے وہ ان کا مال لوگوں کے درمیان تقسیم کرے گا اور ان کے بارے میں اپنے نبی کی سنت کے مطابق عمل کرے گا۔ وہ شخص سات سال تک زمین میں رہے گا۔ وہ دنیا میں اسلام کو مستحکم کردے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى كَوْنَ الْمَسْخِ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس امت میں (شکلوں کو) مسخ کیے جانے (کا عذاب نہیں ہوگا)

6758 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ حَاتِمُ بْنُ حُرَيْثٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَذَاكَرْنَا الطِّلَاءَ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ، فَتَذَاكَرْنَا فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَشْرَبُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُضْرَبُ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْقَيْنَاتِ، يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اسْمُ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ الْحَارِثُ بْنُ مَالِكٍ، وَقَدْ قِيْلَ: اِنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَاصِمٍ

مالک بن ابومریم بیان کرتے ہیں: ہم طلاء کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے اسی دوران عبدالرحمٰن بن غنم ہمارے پاس آئے ہم نے یہ گفتگو شروع کی تو انہوں نے بتایا: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے' لیکن وہ اس کا نام دوسرا رکھ دیں گے ان کے سرہانے آلات موسیقی بجائے جائیں گے اور گانے والیاں ہونگی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے کچھ لوگوں کو بندروں اور

6758-إسناده ضعيف، مالك بن أبي مريم لم يرو عنه غير حاتم بن حريث، ولم يوثقه غير المؤلف، وقال ابن حزم: لا يدرى من هو، وقال الذهبي: لا يعرف. وأخرجه أحمد 5/432، وعنه أبو داود "3688" في الأشربة: باب في الداذي، عن زيد بن الحباب بهذا الإسناد، مختصرا بقصة الخمر وأخرجه بتمامه البخاري في "التاريخ الكبير 1/305"، والطبراني "3419"، والبيهقي 10/221من طريق عبد الله بن صالح، وابن ماجه "420" في الفتن: باب العقوبات، من طريق معن بن عباس، والبيهقي 8/295من طريق ابن وهب، ثلاثتهم عن معاوية بن صالح، به .وعلقه البخاري في "تاريخه" 7/222 فقال: وقال لي أبو صالح - وهو عبد الله بن صالح - عن معاوية بن صالح، به مختصرا بقصة الخمر.

خنزیروں کی شکل میں تبدیل کر دے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا نام حارث بن مالک ہے اور ایک قول کے مطابق حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا نام کعب بن عاصم ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى كَوْنَ الْقَذْفِ فِىْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
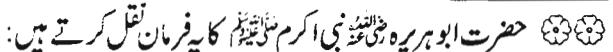
اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے اس امت میں (پتھر) برسائے جانے (کا عذاب ہونے) کی نفی کی ہے

6759 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِىْ اُمَّتِىْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّقَذْفٌ

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
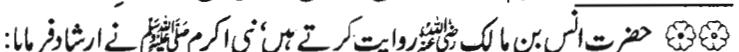
''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت میں زمین میں دھنسائے جانے' شکلیں تبدیل ہونے اور پتھر برسائے جانے (کا عذاب نازل نہیں ہوگا)''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ مِنْ اَمَارَةِ آخِرِ الزَّمَانِ مُبَاهَاةَ النَّاسِ بِزَخْرَفَةِ الْمَسَاجِدِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہوگی' لوگ مساجد کی تزئین و آرائش میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے

6760 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِى الْمَسَاجِدِ *

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ مساجد (کی تعمیر) میں ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار

6759- إسناده حسن. وهذا الحديث مما تفرد المؤلف بإخراجه من حديث أبي هريرة. وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وسهل بن سعد وعبد الله بن عمرو عند ابن ماجه "4059" و"4060" و"4062"، وعن عبد الله بن عمر عند الترمذي "2152" و"2153"، وابن ماجه "4061"، وقال الترمذي: حسن صحيح غريب.

6760- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الله بن معاوية فقد روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وهو ثقة، وهو مكرر الحديث رقم "1615"

نہیں کریں گے۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ مِنْ أَمَارَةِ آخِرِ الزَّمَانِ اشْتِغَالَ النَّاسِ بِحَدِيثِ الدُّنْيَا فِي مَسَاجِدِهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ لوگ مساجد میں دنیاوی گفتگو میں مصروف رہا کریں گے

6761 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ النَّصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ لَيْسَ لِلَّهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَبُو التَّقِيِّ هَذَا هُوَ: أَبُو التَّقِيِّ الْكَبِيرُ اسْمُهُ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ، وَأَبُو التَّقِيِّ الصَّغِيرُ هُوَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْيَزَنِيُّ، وَهُمَا جَمِيعًا حِمْصِيَّانِ ثِقَتَانِ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو مساجد میں دنیاوی گفتگو کریں گے ان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوتقی نامی راوی ابوتقی کبیر ہے اس کا نام عبدحمید بن ابراہیم ہے یہ حمص سے تعلق رکھتا ہے جب کہ ابوتقی صغیر کا نام ہشام بن عبدالملک یزنی ہے اور یہ دونوں راوی حمص سے تعلق رکھتے ہیں' یہ دونوں ثقہ ہیں۔

6761–إسناده ضعيف، أبو التقي - واسمه عبد الحميد بن إبراهيم - وثقه المؤلف هنا وذكره في الثقات وروى عنه جمع، وقال النسائي: ليس بشيء، وقال في موقع آخر ليس بثقة، وقال الذهبي في "الكاشف": ضعف، وقال ابن أبي حاتم6/8: سألت محمد بن عوف الحمصي عنه، فقال: كان شيخا ضريرا لا يحفظ، وكنا نكتب من نسخه الذي كان عند إسحاق بن زبريق لابن سالم فنحمله إليه ونلقنه فكان لا يحفظ الإسناد، ويحفظ بعض المتن، فيحدثنا، وإنما حملنا على الكتاب عنه شهوة الحديث، وكان إذا حدث عنه محمد بن عوف، قال: وجدت في كتاب ابن سالم حدثنا به أبو التقي . وقال أبو حاتم: كان في بعض قرى حمص، فلم أخرج إليه، وكان ذكر أنه سمع كتب عبد الله بن سالم من الزبيدي إلا أنه ذهبت كتبه، فقال: لا أحفظها، فأرادوا أن يعرضوا عليه، فقال: لا أحفظها، فلم يزالوا به حتى لان، ثم قدمت حمص بعد ذلك بأكثر من ثلاثين سنة، فإذا قوم يروون عنه هذا الكتاب، وقالوا: عرض عليه كتاب ابن زبريق ولقنوه فحدثهم به، وليس هذا عندي بشيء رجل لا يحفظ وليس عنده كتب .وأخرجه الطبراني "10452"، وابن عدي في "الكامل" 2/493 من طريق محمد بن صدران، عن بزيع أبي الخليل الخصاف، عن الأعمش، بهذا الإسناد، بلفظ " سيكون في آخر الزمان قوم يجلسون في المساجد حلقا حلقان، أمامهم الدنيا، فلا تجالسوهم فإنه ليس لله فيهم حاجة"، قال ابن عدي: وحديث الأعمش لا أعلم يرويه غير بزيع أبي الخليل.وأورده الهيثمي في "المجمع" 2/24 ونسبه إلى الطبراني وقال: وفيه بزيع أبو الخليل ونسب إلى الوضع. وأورده ابن حبان في "المجروحين" 1/199في ترجمة بزيع هذا، وقال: يأتي عن الثقات بأشياء موضوعة، كأنه المتعمد لها.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُنْقِصُ الْخَيْرَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں بھلائی کم ہو جائے گی

6762 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ، فَرَاَيْتُ اَحَدَهُمَا، وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا: اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا، قَالَ: يَنَامُ الرَّجُلُ نَوْمَةً، فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ، فَيَبْقَى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ الرَّجُلُ نَوْمَةً، فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَبْقَى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ"، فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ: اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا، وَحَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا اَجْلَدَهُ وَاَظْرَفَهُ وَاَعْقَلَهُ، وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ خَيْرٍ، وَلَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا اُبَالِي اَيُّكُمْ بَايَعْتُهُ، لَئِنْ كَانَ مُؤْمِنًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِيْنُهُ، وَلَئِنْ كَانَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيْهِ، فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ اِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا

✿✿ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو باتیں بتائی تھیں ان میں سے ایک میں نے دیکھ لی ہے اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کے اندر نازل ہوئی اور قرآن نازل ہوا تو انہوں نے قرآن کا علم حاصل کیا اور سنت کا علم حاصل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے اٹھائے جانے کے بارے میں بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص سوئے گا' تو اس کے دل سے امانت کو قبض کر لیا جائے گا' یہاں تک کہ اس کا تھوڑا سا نشان باقی رہ جائے گا' جو دھبے کے نشان کی مانند ہو گا پھر وہ شخص سوئے گا' تو اس کے دل سے امانت کو اٹھا لیا جائے گا' یہاں تک کہ اس کا اتنا نشان باقی رہ جائے گا جتنا اس آبلے کا ہوتا ہے' جو کسی انگارے کے تمہارے پاؤں پر لگنے کی وجہ سے ہوتا ہے تمہیں وہ پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے' لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا لوگ ایک دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے' لیکن کوئی بھی شخص امانت ادا نہیں کرے گا' یہاں تک کہ یہ بات کہی جائے گی بنو فلاں میں ایک امین آدمی ہے' یہاں تک کہ ایک شخص کے بارے میں یہ کہا جائے گا' وہ کتنا تیز کتنا سمجھدار کتنا عقل مند ہے' حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی بھلائی نہیں ہو گی۔

6762- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "143" في الإيمان: باب الأمانة والإيمان من بعض القلوب وعرض الفتن على القلوب، والبيهقي 10/122عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "424"، وأحمد 5/383، والبخاري "6497" في الرقاق: باب رفع الأمانة، "7076" في الفتن: باب إذا بقي في حثالة من الناس، و "7276" في الاعتصام: باب الإقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم، ومسلم "143"، والترمذي "2179"في الفتن: باب ما جاء في رفع الأمانة، وابن ماجه "4053" في الفتن: باب "4053" في الفتن: باب ذهاب الأمانة، والبيهقي 10/12 من طرق عن الأعمش، به.

(حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) مجھ پر ایک ایسا زمانہ آیا کہ میں اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ میں کس کے ساتھ خرید وفروخت کر رہا ہوں' کیونکہ اگر وہ مومن ہوگا' تو اس کا دین میرے ساتھ دھوکہ دہی سے باز رکھے گا اور اگر وہ یہودی یا عیسائی ہوگا' تو کوتوال اسے (ایسا کرنے سے) باز رکھے گا لیکن اب تو میں صرف فلاں اور فلاں کے ساتھ لین دین کرتا ہوں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اعْتِدَاءِ النَّاسِ فِي الدُّعَاءِ وَالطُّهُوْرِ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں لوگ دعا کرنے اور طہارت حاصل کرنے میں حد سے تجاوز کریں گے

6763 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ، ابْنًا لَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ، قَالَ: يَا بُنَيَّ، اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنَ النَّارِ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الدُّعَاءِ، وَالطُّهُوْرِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے اپنے بیٹے کو یہ کہتے ہوئے سنا۔

''اے اللہ میں تجھ سے جنت کے دائیں طرف میں محل کا سوال کرتا ہوں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے جب تم نے مانگنا ہو' تو اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور جہنم سے اس کی پناہ مانگو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آخری زمانے میں ایسے لوگ آئیں گے جو دعا مانگنے اور طہارت کے حصول میں حد سے تجاوز کریں گے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ اِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا وَهُمٌ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) جو روایات ہم نے پہلے نقل کی ہیں ان دو روایات میں سے کسی روایت میں وہم پایا جاتا ہے

6764 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَعَامَةَ،

6763– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم، وقد سمع من الجريري واسمه سعيد بن إياس - قبل الاختلاط. أبو العلاء : هو يزيد بن عبد الله بن الشخير. وانظر ما بعده.

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ، سَمِعَ ابْنًا لَهٗ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلْتُهَا، قَالَ: اَيْ بُنَيَّ، سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ، فَاِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الدُّعَاءِ، وَالطُّهُوْرِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، وَاَبِيْ نَعَامَةَ، فَالطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے اپنے ایک بیٹے کو دعا میں یہ کہتے ہوئے سنا۔

''اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ جب میں جنت میں داخل ہوں' تو مجھے جنت کے دائیں طرف سفید محل ملے' تو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے میرے بیٹے تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور جہنم سے اس کی پناہ مانگو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب اس امت میں ایسے لوگ آئیں گے جو دعا مانگنے اور طہارت حاصل کرنے میں حد سے تجاوز کریں گے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت جریری نے یزید بن عبداللہ کے حوالے سے اور ابونعامہ کے حوالے سے سنی ہے' تو یہ دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَمَنِّي الْمُسْلِمِيْنَ رُؤْيَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرنے کی آرزو کریں گے

6765 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6764– كامل بن طلحة روى له أبو داود في "المسائل"، وهو ثقة وثقه أحمد والدارقطني، وذكره المؤلف في الثقات، وأبو نعامة وقيس بن عباية - ثقة حديثه عند أصحاب السُّنن، ومن فوقهما ثقات من رجال الصحيح .وأخرجه الطبراني في "الدعاء" "59" عن أحمد بن بشير الطيالسي، عن كامل بن طلحة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/87 و5/55، وابن أبي شيبة 10/288، وأبو داود "96" في الطهارة: باب الإسراف في الماء وابن ماجه "3864" في الدعاء : باب كراهية الاعتداء في الدعاء ، والطبراني "59"، والحاكم 1/162 و540 من طرق عن حماد بن سلمة، به .قال الذهبي في الموضع الأول: فيه إرسال، بينما وافق الحاكم على تصحيحه في الموضع الثاني.!وأخرجه أحمد 4/86، والطبراني "58" من طرق عن حماد بن سلمة، عن يزيد الرقاشي، عن أبي نعامة، به . ويزيد الرقاشي وإن كان ضعيفا متابع. وانظر ما قبله . وفي الباب عن سعد بن أبي وقاص عند أحمد 1/172 و183، وابن أبي شيبة 10/288، وأبي داود "1480"، والطبراني في "الدعاء" "55" و"56"، وفيه راو مبهم لم يسم.

(متن حدیث): وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ لَا يَرَانِي، ثُمَّ لَاَنْ يَرَانِي اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کسی ایک شخص پر کوئی ایسا دن ضرور آئے گا' جب وہ مجھے نہیں دیکھے گا حالانکہ اس وقت اس کا میری زیارت کرنا' اس کے نزدیک اس کے اہل خانہ اور مال سے زیادہ محبوب ہوگا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَظْهَرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنَ الْكَذِبِ فِي الرِّوَايَاتِ وَالْاَخْبَارِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں روایات نقل کرنے میں اور اطلاعات دینے میں جھوٹ ظاہر ہوگا

6766 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): سَيَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِي يُحَدِّثُوْنَكُمْ مَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ،

6765– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "صحيفة همام" . "29" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/313، ومسلم "2364" في الفضائل: باب فضل النظر إليه صلى الله عليه وسلم وتمنيه، والبيهقي في "الدلائل" 6/536، والبغوي "3842". وأخرجه أحمد 2/449 و504، والبخاري "3589" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، من طريقين عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هريرة. وأخرجه مسلم "2832" في الجنة: باب فيمن يود رؤية النبي صلى الله عليه وسلم بأهله وماله، ومن طريقه البغوي "3843" عن قتيبة بن سعيد، عن يعقوب بن عبد الرحمن، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "من أشد أمتي لي حبا ناس يكونون بعدي، يود أحدهم لو رآني بأهله وماله."

6766– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير مسلم بن يسار وهو المصري، أبو عثمان الطنبذي - وهو تابعي، روى عنه جمع ووثقه المؤلف 5/390، والذهبي في "الكاشف"، وقال الدارقطني: يعتبر به، وخرج حديثه البخاري في "الأدب المفرد"، ومسلم في مقدمة "صحيحه" وأصحاب السنن غير النسائي، وقول الحافظ في "التقريب" فيه: مقبول، غير مقبول. أبو الطاهر: هو أحمد بن عمرو بن السرح، وأبو هانىء الخولاني: هو حميد بن هانىء. وأخرجه مسلم "6" في المقدمة: باب النهي عن الرواية عن الضعفاء، والاحتياط في تحملها، والبيهقي في "الدلائل" 6/550، والبغوي "107" من طريق أبي عبد الرحمن عبد الله بن يزيد المقرء، والحاكم 1/103 من طريق عبد الله بن وهب، كلاهما عن سعيد بن أيوب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم. ووافقه الذهبي. وأخرجه بنحوه مسلم "7" عن حرملة بن يحيى، عن ابن وهب، عن أبي شريح وهو عبد الرحمن بن شريح - عن شراحيل بن يزيد، عن مسلم بن يسار، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "يكون في آخر الزمان دجالون كذابون، يأتونكم من الأحاديث بما لم تسمعوا أنتم ولا آباؤكم، فإياكم وإياهم، لا يضلونكم ولا يفتنونكم."

فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میری امت سے تعلق رکھتے ہوں گے وہ تمہیں ایسی باتیں بتائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنی ہوں گی' تو تم اپنا خیال رکھنا اور ان سے بچ کے رہنا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ ظُهُوْرِ الزِّنَا وَكَثْرَةِ الْجَهْرِ بِهٖ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں زناء کا ظہور ہوگا اور وہ کھلم کھلا ہوگا

6767 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَتَسَافَدُوْا فِي الطَّرِيْقِ تَسَافُدَ الْحَمِيْرِ قُلْتُ: اِنَّ ذَاكَ لَكَائِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ لَيَكُوْنَنَّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم لوگ راستے میں اس طرح صحبت نہیں کرو گے' جس طرح گدھا کرتا ہے۔''

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا: کیا ایسا ہوگا' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں ایسا ضرور ہوگا۔

6767- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامي ثقة روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عثمان بن حكيم وهو ابن عباد بن حنيف - فمن رجال مسلم. وأخرجه: البزار "3408" عن محمد بن عبد الرحيم، عن عفان، عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 15/64 عن عبدة بن سليمان، عن عثمان بن حكيم، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/327، وقال: رواه البزار والطبراني، ورجال البزار رجال الصحيح. قلت: وقد تحرف لفظ الحديث في المطبوع من "المجمع" إلى "حتى ينشأ تمد في الطروب مد الحمير" وهو تحريف جد قبيح. وأخرج الحاكم 4/455 - 456 من طريق عمران القطان، عن قتادة، عن عبد الرحمن بن آدم، عن عبد الله بن عمرو موقوفا عليه. قال: لا تقوم الساعة حتى يبعث الله ريحا لا تدع أحدا في قلبه مثقال ذرة من تقى أو نهى إلا قبضته، ويلحق كل قوم بما كان يعبد آباؤهم في الجاهلية، ويبقى عجاج من الناس لا يأمرون بمعروف ولا ينهون عن منكر، يتناكحون في الطرق كما تتناكح البهائم، فإذا كان، اشتد غضب الله على أهل الأرض، فأقام الساعة. وأخرجه بنحوه الحاكم أيضا 4/457 من طريق أبي مجلز، عن قيس بن عباد، عن عبد الله بن عمرو، موقوفا عليه، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن النواس بن سمعان عند أحمد 4/181_182، ومسلم "2937" "110"، والترمذي "2240"، وابن ماجه "2240"، وهو حديث طويل في الدجال، وفي آخره "ويبقى شرار الناس، يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة."

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ، وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں مردوں کی تعداد کم ہوگی اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگی

6768 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ يَوْمًا: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيْثٍ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ اَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَوْ مِنْ شَرَائِطِ السَّاعَةِ، اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنٰى، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے ایک دن فرمایا کیا میں تمہیں ایسی حدیث بیان نہ کروں کہ وہ حدیث تمہیں میرے بعد کوئی بیان نہیں کرے گا میں نے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"قیامت اس وقت قائم نہیں ہوگی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ علم کو اٹھا لیا جائے گا جہالت کی کثرت ہوگی شراب پی جائے گی زنا عام ہوگا اور مرد کم ہو جائیں گے عورتیں زیادہ ہو جائیں گی' یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہوگا۔"

6768- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 2/342 عن أبي أحمد محمد بن أحمد، عن الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو يعلى "2892" عن هدبة بن خالد، به . وأخرجه أحمد 3/289 عن بهز، والبخاري "6808" في الحدود: باب إثم الزني، عن داود بن شبيب، وأبو يعلى "2892" كلاهما من طرق عن همام بن يحيى، به . وأخرجه عبد الرزاق "20801"، والطيالسي "1984"، وأحمد 3/176 و202 و273، والبخاري "81" في العلم: باب رفع العلم وظهور الجهل، و"5231" في النكاح: باب يقل الرجال ويكثر النساء، و"5577" في الأشربة: باب قول الله تعالى: (إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون)، ومسلم "9""2671" في العلم: باب رفع العلم وقبضه، والترمذي "2205" في الفتن: باب ما جاء في أشراط الساعة، وابن ماجه "4045" في الفتن: باب أشراط الساعة، وأبو يعلى "2901" و"2931" و"2961" و"3040" و"3062" و"3070" و"3085" و"3178"، وأبو نعيم في "الحلية" 2/342 من طرق عن قتادة به. وأخرجه أحمد 3/151، والبخاري "80" في العلم: باب رفع العلم وظهور الجهل، ومسلم "8""2671"، والنسائي في العلم كما في "التحفة" 1/438، والبيهقي في "الدلائل" 6/543 من طرق عن عبد الوارث، عن أبي التياح، عن أنس . ولم يذكروا فيه في آخره "ويقل الرجال، ويكثر النساء حتى يكون للخمسين امرأة القيم الواحد."

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ كَثْرَةِ مَا يَتْبَعُ الرِّجَالَ مِنَ النِّسَاءِ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں زیادہ عورتیں' مرد کے پیچھے ہوں گی

6769 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيَاْتِيَنَّ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ، ثُمَّ لَا يَجِدُ اَحَدًا يَاْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ تَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ، وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب ایسا زمانہ آئے گا' جس میں آدمی سونے کا صدقہ لے کر چکر لگائے گا لیکن اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا' جو اس سے وہ سونا لے اور آدمی دیکھے گا کہ اس کے پیچھے چالیس عورتیں ہیں ایسا مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے ہوگا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْمَطَرِ الشَّدِيْدِ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ الَّذِيْ يُتَعَذَّرُ الْكَنُّ مِنْهُ فِي الْبُيُوْتِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں شدید ترین بارشیں ہوں گی جس کے ذریعے کسی بھی گھر کو بچانا ممکن نہیں ہوگا

6770 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بَسَّامُ بْنُ يَزِيْدَ النَّقَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُمْطِرَ السَّمَاءُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بُيُوْتُ الْمَدَرِ، وَلَا يَكُنُّ مِنْهُ اِلَّا بُيُوْتُ الشَّعَرِ

6769- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مسند أبي يعلى" /2ورقة 341. وأخرجه البخاري "1414" في الزكاة: باب الصدقة قبل الرد، ومسلم "1012" في الزكاة: باب الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من يقبلها، عن أبي كريب محمد بن العلاء، بهذا الإسناد، وقرن مسلم بأبي كريب عبد الله بن براد الأشعري.

6770- حديث صحيح، بسام بن يزيد النقال روى عنه جمع، ووثقه المؤلف في "الثقات" 8/155 - 156، وقال الذهبي في "الميزان" 1/308: هو وسط في الرواية، وقال الأزدي يتكلم فيه أهل العراق، وله ترجمة عند الخطيب في "تاريخه" 7/127 - 128، وقد توبع ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 2/262 عن أبي كامل وعفان، كلاهما عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/331، ونسبه إلى أحمد وقال: رجاله رجال الصحيح.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک آسمان سے ایسی بارش نازل نہیں ہوگی' جس سے مٹی کے بنے ہوئے کسی بھی گھر کو بچایا نہیں جاسکے گا صرف بالوں کے بنے ہوئے مکانات کو بچایا جاسکے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَدِيْنَةَ تُحَاصَرُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ عَلٰى اَهْلِهَا وَقَاطِنِيهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں مدینہ منورہ کا وہاں کے رہنے والوں اور رہائشیوں سمیت محاصرہ کرلیا جائے گا

6771 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُحْصَرُوْا بِالْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب مسلمانوں کو مدینہ منورہ میں محصور کردیا جائے گا' یہاں تک کہ ان کے دشمن سے بچنے کی سب سے زیادہ دور جگہ ''سلاح'' ہوگی (جو خیبر کے قریب ہے)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ انْجِلَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَنْهَا عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' فتنوں کے وقوع کے وقت اہل مدینہ مدینہ منورہ چھوڑ کر چلے جائیں گے

6772 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِيْنَةِ: لَيَتْرُكَنَّهَا اَهْلُهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ،

6771- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن المنذر الحزامي فمن رجال البخاري. وأخرجه الطبراني في "الأوسط" كما في "النكت الظراف" 6/124 لابن حجر - عن محمد بن الربيع حدثنا حرملة وأبو مصعب، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الاسناد. وهو في "فوائد يحيى بن معين" رواية أبي بكر المروزي، عن يحيى، عن عثمان بن صالح، عن ابن وهب، به. وهو في "سنن أبي داود" "4250" في الفتن: باب ذكر الفتن ودلائلها، و"4299" في الملاحم: باب في المعقل من الملاحم، قال أبو داود: حدثت عن ابن وهب، به. وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/402، وفي سنده عبد الله بن عمر العمري، وقد ضعف.

مُذَلَّلَةً لِلْعَوَافِي: السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے بارے میں فرمایا: یہاں کے رہنے والے لوگ اس میں موجود تمام تر بھلائی کے باوجود اسے چھوڑ جائیں گے اور یہاں درندے آئیں گے (راوی کہتے ہیں:) لفظ "عوافی" سے مراد درندے اور پرندے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6773 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ حِمَاسٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَتُتْرَكَنَّ الْمَدِيْنَةُ عَلٰى اَحْسَنِ مَا كَانَتْ، حَتّٰى يَدْخُلَ الْكَلْبُ فَيُغَذِّي عَلٰى بَعْضِ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، اَوْ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَلِمَنْ تَكُوْنُ الثِّمَارُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ؟ قَالَ: لِلْعَوَافِي: الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"مدینہ منورہ کو اس کی تمام تر خوبی کے باوجود چھوڑ دیا جائے گا یہاں تک کہ ایک کتا آئے گا اور مسجد کے کسی ستون کے

6772– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "1389" "498" في الحج: باب في المدينة: حين يتركها أهلها، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/385، ومسلم "1389" "498" من طريقين عن أبي صفوان عبد الله بن عبد الملك يتيم ابن جريج، عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه مسلم "499""1389" من طريق عقيل بن خالد، عن ابن شهاب، به. وفي آخره عنده "ثم يخرج راعيان من مزينة، يريدان المدينة، ينعقان بغنمهما، فيجدانها وحشا، حتى إذا بلغا ثنية الوداع، خرا على وجوههما." وبهذه الزيادة أخرجه أحمد 2م234من طريق معمر، والبخاري "1874" في فضائل المدينة: باب من رغب عن المدينة، من طريق شعيب بن أبي حمزة، كلاهما عن الزهري، به، إلا أنهما قالا في أول الزيادة: "وآخر من يحشر راعيان ... ."

6773– يوسف بن يونس بن حماس، قال في "تعجيل المنفعة" ص 458: روى عنه عمه، عن أبي هريرة. وعن عطاء بن يسار، وسعيد بن المسيب، وسليمان بن يسار، روى عنه مالك وابن جريج، واختلف على مالك في سند حديثه، فقال القعنبي عن مالك: أنه بلغه عن أبي هريرة فذكره معضلا، وقال يحيى بن يحيى الليثي عن مالك: عن حماس، ولم يسمه، وقال معن بن عيسى عن مالك: عن يونس بن يوسف، فقلبه، وقال عبد الله بن يوسف التنيسي عن مالك: عن يوسف بن سنان، أبدل يونس فسماه سنانا، وكذا قال أبو مصعب عن مالك، قال البخاري: والأول أصح. قلت: وذكره المؤلف في "الثقات" 7/633 - 634، وقال: كان من أهل المدينة.. ثقة، وذكر مخالفة عبد الله بن يوسف لأصحاب مالك في تسمية والده، ووقع فيه سفيان، والمعروف سنان، وعمه لم أجد له ترجمة، وذكر المؤلف في ترجمة يوسف أنه روى عن أبيه، عن أبي هريرة، وترجم لأبيه أيضا في "الثقات" 5/555 فقال: يونس بن حماس، يروي عن أبي هريرة، روى عنه ابنه يوسف بن يونس. وهو في "الموطأ" برواية يحيى الليثي 2/888 في الجامع: باب ما جاء في سكنى المدينة والخروج منها. قوله: "فيغذي" أي: يبول دفعة بعد دفعة. وانظر ما قبله وما بعده.

پاس (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) منبر کے پاس کچھ کھائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس زمانے میں پھلوں کو کون استعمال کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: درندے (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد پرندے اور درندے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَدِيْنَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلّٰى عَنْهَا النَّاسُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ حَتّٰى تَبْقٰى لِلْعَوَافِي

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا شہر آخری زمانے میں لوگوں سے خالی ہو جائے گا' یہاں تک یہاں صرف درندے باقی رہ جائیں گے

6774 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَاصِمِ النَّبِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِيْ عَرِيبٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ عَصًا، وَاَقْنَاءٌ مُعَلَّقَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، قِنْوٌ مِّنْهَا حَشَفٌ، فَطَعَنَ بِذٰلِكَ الْعَصَا فِيْ ذٰلِكَ الْقِنْوِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ شَاءَ رَبُّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ، فَتَصَدَّقَ بِاَطْيَبَ مِنْهَا، اِنَّ صَاحِبَ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ لِيَاْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَتَذَرُنَّهَا لِلْعَوَافِي، هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَوَافِي؟، قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: الطَّيْرُ وَالسِّبَاعُ

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک عصاء تھا اس وقت مسجد میں (کھجوروں کے) کچھ گچھے لٹکے ہوئے تھے جن میں سے ایک گچھا ہلکی قسم کی کھجوروں کا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس عصاء کے ذریعے اس گچھے کو مارا اور یہ ارشاد فرمایا: یہ صدقہ کرنے والا شخص اگر چاہتا تو اس سے زیادہ پاکیزہ کھجوریں بھی صدقہ کر سکتا تھا یہ صدقہ کرنے والا شخص قیامت کے دن ہلکی قسم کی کھجوریں کھائے گا پھر نبی اکرم ﷺ

6774- إسناده حسن، صالح بن أبي عريب روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 6/457، وروى له أصحاب السنن غير الترمذي، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح، غير عمرو بن أبي عاصم فقد روى له ابن ماجه وهو ثقة . وأخرجه عمر بن شبة في "تاريخ المدينة" 1/281، والطبراني "99"/18 عن أبي عاصم النبيل، بهذا الإسناد، وفيه" لتدعنها للعوافي أربعين عاما" وقد نسبه الحافظ في "الفتح" 4/108 إلى عمر بن شبة وقال: إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 6/23و27، وأبو داود "1607"في الزكاة: باب ما لا يجوز عن الثمرة في الصدقة، والنسائي 5/43 - 44في الزكاة: باب قوله عز وجل "ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون"، وابن ماجه"8121" في الزكاة: باب النهي أن يخرج الصدقة شر ماله، من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، عن عبد الحميد بن جعفر، به. ولم يذكر أحد فيه قصة المدينة، غير أحمد في الموضع الأول، وسقط من إسناده عنده فيه "يحيى بن سعيد ." وفي الباب في قصة تعليق القنو في المسجد، عن البراء بن عازب عند الترمذي "2987"، وابن ماجه"1822"، وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب

ہماری طرف متوجہ ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اے اہل مدینہ تم لوگ (اس مدینہ منورہ کو) درندوں کے لئے چھوڑ جاؤ گے کیا تم لوگ جانتے ہو عوافی سے مراد کیا ہے ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پرندے اور درندے (مراد ہیں)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنْ سَتَكُوْنَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرًا لِاَهْلِهَا مِنَ الِانْجِلَاءِ عَنْهَا لَوْ عَلِمُوْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ مدینہ منورہ وہاں رہنے والوں کے لیے اس کو چھوڑ کر جانے سے زیادہ بہتر ہوگا اگر انہیں اس بات کا علم ہو

6775 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ، قَالَ: وَيَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ قَرِيْبَهُ وَحَمِيْمَهُ اِلَى الرَّخَاءِ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مدینہ منورہ اپنے بدترین لوگوں کو اس طرح باہر نہیں نکال دے گا جس طرح بھٹی لوہے کی میل (یعنی زنگ) کو ختم کر دیتی ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جب کوئی شخص اپنے رشتے دار یا اپنے دوست کو خوشحالی کی طرف بلائے گا حالانکہ اگر ان لوگوں کو علم ہو تو مدینہ ان کیلئے زیادہ بہتر ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَدِيْنَةَ تُعَمَّرُ ثَانِيًا بَعْدَ مَا وَصَفْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: مدینہ منورہ کو دوبارہ آباد کیا جائے گا جو اس صورت حال کے بعد ہوگا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6776 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيْحٍ، بِعُكْبَرَا، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ:

6775– إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر الحديث رقم ."3734"

6776– إسناده ضعيف، جنادة بن سلم والد سلم، ضعفه أبو حاتم وأبو زرعة الرازيان، وأشار الذهبي في "الكاشف" إلى ضعفه، وقال الساجي: حدث عن هشام بن عروة حديثا منكرا، ووثقه المؤلف وكذا شيخه ابن خزيمة . وأخرجه الترمذي في "سننه" "3919" في المناقب: باب فضل المدينة، وفي "العلل الكبير " 2/945 عن سلم بن جنادة، بهذا الإسناد . وقال الترمذي في "السنن": هذا الحديث حسن غريب لا نعرفه من حديث جنادة عن هشام بن عروة، وتعجب محمد بن إسماعيل من حديث أبي هريرة هذا.

حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): آخِرُ قَرْيَةٍ فِي الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِيْنَةُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمانوں کی آخری برباد ہونے والی بستی مدینہ منورہ ہوگی۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وُجُوْدِ كَثْرَةِ الزَّلَازِلِ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں بکثرت زلزلے رونما ہوں گے

6777 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوْسُفَ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ نُفَيْلٍ السَّكُوْنِيَّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْحَى اِلَيْهِ، فَقَالَ: اِنِّيْ غَيْرُ لَابِثٍ فِيْكُمْ، وَلَسْتُمْ لَابِثِيْنَ بَعْدِيْ اِلَّا قَلِيْلًا، وَسَتَاْتُوْنِيْ اَفْنَادًا، يُفْنِيْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَبَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتَانٌ شَدِيْدٌ، وَبَعْدَهُ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ

❀❀ حضرت سلمہ بن نفیل سکونی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی نازل ہورہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں زیادہ عرصہ تمہارے درمیان نہیں رہوں گا اور تم لوگ بھی میرے بعد زیادہ عرصہ نہیں رہو گے تم لوگ عنقریب ایسی صورت حال کا شکار ہو گے' جس میں ایک دوسرے کو فنا کر دے گا اور قیامت سے پہلے دو شدید قسم کی عام اموات ہوں گی اور اس کے بعد کچھ سال زلزلے آتے رہیں گے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ تَغْيِيرِ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ عِنْدَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں دجال کے خروج کے وقت

6777- إسناده صحيح. أبو المغيرة: هو عبد القدوس بن الحجاج الخولاني . وأخرجه أحمد 4/104 عن أبي المغيرة، بهذا الإسناد. وقال في أوله: "كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ قَالَ [illegible] قائل: يا رسول الله، هل أتيت بطعام من [illegible] قال: "نعم"، قال: وبماذا؟ قال: "بمسخنة" في "المسند" "بسخنة"، والمسخنة: قدر يسخن فيها الطعام، قال: فهل كان فيها فضل عنك؟ قال: "نعم"، قال: فما فعل به؟ قال: رفع، وهو يوحى إلى أني مكفوت غير لابث"....، فذكره. وأخرجه بهذه الزيادة أبو يعلى /2ورقة 317، ومن طريقه ابن الأثير في "أسد الغابة" 2/435 من طريق مبشر، والطبراني "6356" من طريق الحكم بن نافع، كلاهما عن أرطأة بن المنذر، به. وقال الهيثمي في "المجمع" 7/306: رجاله ثقات. وأخرج هذه الزيادة وحدها البزار "2422" عن سلمة بن شبيب وإبراهيم بن هانیء، كلاهما عن أبي المغيرة، به . وأخرجه مختصرا إلى قوله "يفنى بعضكم بعضا" في حديث مطول: أحمد 4/104، والنسائي 6/214 - 215 في أول كتاب الخيل، والطبراني "6357" من طريق الوليد بن عبد الرحمن الجرشي عن جبير بن نفير، عن سلمة بن نفيل السكوني ... وانظر حديث واثلة بن الأسقع المتقدم عند المؤلف برقم ."6646"

مسلمانوں کے دلوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی

6778 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ، وَاِنِّي اُنْذِرُكُمُوهُ، قَالَ: فَوَصَفَهُ لَنَا، وَقَالَ: لَعَلَّهُ اَنْ يُدْرِكَهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي، اَوْ سَمِعَ كَلَامِي، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ مِثْلُهَا الْيَوْمَ؟ فَقَالَ: اَوْ خَيْرٌ

❁❁ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مجھ سے پہلے ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں اس سے ڈرا رہا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اس کا حلیہ بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے اس تک کوئی ایسا شخص پہنچ جائے جس نے میری زیارت کی ہو'یا اس نے میرا کلام سنا ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس دن ہمارے قلوب آج کے دن کی مانند ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے بھی بہتر ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ عِزَّةِ الدِّيْنِ وَاِظْهَارِهِ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس زمانے میں دین کے غلبے اور اس کے اظہار کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6779 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عَمِّي، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

6778-إسناده ضعيف، عبد الله بن سراقة لم يرو عنه عبد الله بن شقيق، ولم يوثقه غير المؤلف والعجلي، وقال البخاري: لا يعرف له سماع من أبي عبيدة . وذكره ابن كثير في "النهاية" 1/153، ونسبه لأحمد وأبي داود والترمذي، وقال: ولكن في إسناده غرابة، ولعل هذا كان قبل أن يبين له صلى الله عليه وسلم من أمر الدجال ما بين في ثاني الحال . وأخرجه أحمد 1/195 عن عفان بن مسلم، بهذا الإسناد، وقرن بعفان عبد الصمد . وأخرجه أبو داود "4756" في السنة: باب في الدجال، والحاكم 4/542 - 543عن موسى بن إسماعيل، والترمذي "2243" في الفتن: باب ما جاء في الدجال، عن عبد الله بن معاوية الجمحي، كلاهما عن حماد بن سلمة، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من حديث أبي عبيدة بن الجراح. وعلقه البخاري في "تاريخه" 5/97، فقال بعد أن ساقه مختصرا: قاله موسى، عن حماد بن سلمة، به . وأخرجه مختصرا أحمد 1/195، والحاكم 4/542 عن محمد بن جعفر، عن شعبة. عن خالد الحذاء، به، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.!

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک ایک سجدہ دنیا اور اس میں موجود ساری چیزوں سے زیادہ بہتر نہیں ہو گا۔"

ذِكْرُ اِنْذَارِ الْاَنْبِيَاءِ اُمَمَهُمُ الدَّجَّالَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَتِهٖ

انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی امتوں کو دجال سے ڈرانے کا تذکرہ ہم اس کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

6780 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَاِنِّي سَاُبَيِّنُ لَكُمْ شَيْئًا تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ كَذٰلِكَ، اِنَّهُ اَعْوَرُ، وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، وَاِنَّهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَّغَيْرِ كَاتِبٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں تمہارے سامنے کچھ ایسی چیزیں بیان کروں گا، جس سے تمہیں پتہ چل جائے گا کہ یہی (دجال) ہے وہ کانا ہوگا حالانکہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا، جسے ہر مومن پڑھ لے گا خواہ وہ پڑھا لکھا ہو یا نہ ہو۔"

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَحْذِيرِ الْاَنْبِيَاءِ اُمَمَهُمْ فِتْنَةَ الْمَسِيحِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ

انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی امتوں کو دجال کے فتنے سے ڈرانے کا تذکرہ ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

6781 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَبَّاسِ الْاَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

6779- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبيد الله بن سعد فمن رجال البخاري. عم عبيد الله بن سعد: هو يعقوب بن إبراهيم بن سعد الزهري المدني. وأخرجه بأطول مما هنا: البخاري "3448" في أحاديث الأنبياء: باب نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة محمد صلى الله عليه وسلم، من طرق عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد، ولفظه "والذي نفسي بيده، ليوشكن أن ينزل فيكم ابن مريم عدلا، فيكسر الصليب، ويقتل الخنزير، ويضع الحرب، ويفيض المال حتى لا يقبله أحد، حتى تكون السجدة الواحدة خير من الدنيا وما فيها." وسيأتي هذا الحديث عند المؤلف برقم "6818"، وليس فيه قوله "حتى تكون السجدة ... ."

6780- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محاضر - وهو ابن مورع الهمداني - فقد روى له البخاري تعليقا، ومسلم حديثا واحدا متابعة، وهو صدوق. وانظر الحديث "6785"، القطعة الأخيرة منه.

6781- إسناده قابل للتحسين لو سلم من عنعنة الحسن، فإن محمد بن مروان العقيلي صدوق له أوهام، وباقي رجاله ثقات. وهذا الحديث لم أجده عند غير المؤلف.

مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ، وَإِنَّهُ كَائِنٌ فِيكُمْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے میں بھی تم لوگوں کو اس سے ڈرا رہا ہوں وہ تمہارے درمیان ہی ظاہر ہو گا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الدَّجَّالَ اِذَا خَرَجَ يَكُوْنُ مَعَهُ الْمِيَاهُ وَالطَّعَامُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: جب دجال نکلے گا' تو اس کے ساتھ پانی اور کھانا ہو گا

6782 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مَا سَأَلْتُهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، يَزْعُمُونَ أَنَّ مَعَهُ الْأَنْهَارَ وَالطَّعَامَ، قَالَ: هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ

❁❁ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں کسی نے اتنے سوالات نہیں کئے جتنے سوالات میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی لوگ یہ کہتے ہیں: اس کے ساتھ نہریں اور کھانا ہو گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سب کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حقیر ترین ہو گا۔

ذِكْرُ رُؤْيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَيَّادٍ بِالْمَدِيْنَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ میں ابن صیاد کو دیکھنے کا تذکرہ

6783 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

6782–إسناده صحيح على شرط الشيخين. عيسى بن يونس: هو ابن أبي إسحاق السبيعي. وأخرجه أحمد 4/246و248و252، والبخاري "7122" في الفتن: باب ذكر الدجال، ومسلم "2152" في الآداب: باب جواز قوله لغير ابنه "يا بني" و"2939" في الفتن: باب في الدجال وهو أهون على الله عز وجل، وابن ماجه "4083" في الفتن: باب في فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج يأجوج ومأجوج، والطبراني "950"/20 و"951" و"952" و"954" و"955" و"956" و"957" و"958"، وابن منده في "الإيمان" "1030"و"1031"، والبغوي "4260" من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "6800"

(متن حدیث): كُنْتُ اَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبْأً ، فَقَالَ: هُوَ الدُّخُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْسَاْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: دَعْنِي فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: لَا اِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَافُ فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ابن صیاد کے پاس سے ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارے لئے ایک بات ذہن میں سوچی ہے اس نے جواب دیا: وہ دخ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دفع ہو جاؤ' تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھ سکو گے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے موقع دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں اگر تو یہ وہی ہے' جس کا تمہیں اندیشہ ہے' تو پھر تم اسے قتل نہیں کر سکو گے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَرْشِ الَّذِي كَانَ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ

تخت کی اس صفت کا تذکرہ' جو ابن صیاد نے ان دنوں میں دیکھا تھا

6784 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَائِدٍ، وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ، قَالَ: وَابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ ، قَالَ: اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهِ ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَرَى؟ ، قَالَ: اَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَى عَرْشَ اِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ ، قَالَ: انْظُرْ مَا تَرَى؟ ، قَالَ: اَرَى صَادِقِينَ وَكَاذِبِينَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لُبِسَ عَلَى نَفْسِهِ فَدَعَاهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ابن صائد سے ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے راوی کہتے ہیں: ابن صائد اس وقت لڑکوں کے ساتھ (کھیل رہا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس نے دریافت کیا: کیا آپ اس

6783–إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، وأبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير. وأخرجه مسلم "2924" "86" في الفتن: باب ذكر ابن صياد، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وقرن بإسحاق بن إبراهيم محمد بن عبد الله بن نمير وأبا كريب . وأخرجه أحمد 1/380 عن أبي معاوية، به. وأخرجه بنحوه مسلم أيضا "2924" "85" والطحاوي في "مشكل الآثار" 4/99 من طرق عن جرير، عن الأعمش، عن أبي وائل، به.

6784–إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطَعة. وأخرجه مسلم "2926" في الفتن: باب ذكر ابن صياد، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وقرن بمحمد يحيى بن حبيب . وأخرجه في حديث مطول أحمد 3/368، الطحاوي في "مشكل الآثار" 4/96 - 97، والبغوي "4274" من طريق إبراهيم بن طهمان، عن أبي الزُّبَيرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.

بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے (حقیقی اور سچے) رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیا دیکھتے ہو اس نے جواب دیا: میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں سمندر پر ابلیس کا تخت نظر آتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم کیا دیکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں کچھ سچے اور کچھ جھوٹے لوگوں کو دیکھتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا معاملہ مشتبہ ہو چکا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي وُلِدَ فِيهِ الدَّجَّالُ

اس وقت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس میں دجال پیدا ہوگا

6785 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَهُ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَخْبَرَهُ:

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ قِبَلَ ابْنَ صَيَّادٍ، حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِابْنِ صَيَّادٍ: اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ ، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَرَفَصَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهِ ، ثُمَّ، قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ: مَاذَا تَرٰى؟ ، قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ، قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ، ثُمَّ، قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَبَّاْتُ لَكَ خَبْأً ، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، فَقَالَ لَهُ

6785- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" "2930" "2931" في الفتن: باب ذكر ابن صياد، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1354" و"1355" في الجنائز: باب إذا أسلم الصبي فمات هل يصلى عليه، وهل يعرض على الصبي الإسلام؟ "3337" في أحاديث الأنبياء: باب قول الله عز وجل (ولقد أرسلنا نوحا إلى قومه) عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، عن يونس، به. وهو في الموضع الأول عنده إلى قوله صلى الله عليه وسلم: "لو تركته بين" وفي الموضع الثاني القسم الأخير منه. وأخرجه بتمامه ومقطعا عبد الرزاق "20817" و"20819" و"20820"، وأحمد 2/148 و149، والبخاري "3055" و"3056" و"3057"، وفي الجهاد: باب كيف يعرض الإسلام على الصبي، و"6618"، في القدر: باب يحول بين المرء وقلبه، ومسلم "2930" "97"، وأبو داود "4329" في الملاحم: باب في خبر ابن صائد، والترمذي "2235" في الفتن: باب ما جاء في علامة الدجال، و"2249": باب ما جاء في ذكر ابن صائد، والبغوي "4255" من طريق معمر. وأخرجه البخاري "2638" في الشهادات: باب شهادة المختبىء، و"6173" و"6174" و"6175" في الأدب: باب قول الرجل للرجل: اخسأ، وفي "الأدب المفرد" "958"، والبغوي "4270" من طريق شعيب بن أبي حمزة، وعلقه أيضا البخاري "3033" في الجهاد: باب ما يجوز من الاحتيال والحذر مع من يخشى معرته، ووصله الإسماعيلي في "مستخرجه" - كما في "التغليق"3/456 - من طريق عقيل بن خالد، وأخرجه أحمد 2/148 - 149 والبخاري "7127" في الفتن: باب ذكر الدجال، ومسلم "96" "2930"، وابن منده في "الإيمان" "1040" و"1041" من طريق صالح بن كيسان، أربعتهم "معمر وشعيب وعقيل وصالح "عن الزهري به.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دَعْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ: اِنْ اَدْرَكْتَهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَاِنْ لَمْ تُدْرِكْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهِ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ سَالِمٌ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتّٰى اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ، فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشٍ فِيْ قَطِيفَةٍ لَهُ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ، فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: لَوْ تَرَكَتْهُ ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي النَّاسِ، فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: اِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوهُ، مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ، لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهُ، وَلٰكِنِّيْ اَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعَلَّمُوا اَنَّهُ اَعْوَرُ، وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کچھ لوگوں سمیت ابن صیاد کی طرف گئے‘ یہاں تک کہ ان حضرات نے اسے بنومغالہ کی عمارت کے قریب دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا ان دنوں ابن صیاد بالغ ہونے کے قریب تھا اسے یہ پتہ نہیں چل سکا‘ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پشت پر اپنا ہاتھ مارا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے کہا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابن صیاد نے کہا: کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں میں اللہ کا رسول ہوں‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پرے کرتے ہوئے کہا میں اللہ اور (اس کے سچے) رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم کیا چیز دیکھتے ہو۔ ابن صیاد نے کہا: میرے پاس ایک سچا اور ایک جھوٹا آتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم پر معاملہ خلط ملط ہو گیا ہے‘ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: میں نے تمہارے لئے ایک بات سوچی ہے۔ ابن صیاد نے کہا: وہ دخ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم دفع ہو جاؤ تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھ سکو گے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے موقع دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر تم اس تک پہنچ بھی گئے تو اس پر غالب نہیں آ سکو گے اور اگر تم اس تک نہ پہنچے تو پھر اسے قتل کرنے میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

ابن شہاب کہتے ہیں: سالم نے یہ بات بیان کی ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات ارشاد کرتے ہوئے سنا: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کھجوروں کے اس باغ کی طرف تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد موجود تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے‘ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کی شاخوں سے خود کو چھپانے کی کوشش کرنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے تھے کہ ابن صیاد کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف سے کوئی بات سن لیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو وہ بستر پر لیٹا ہوا تھا اور اس نے چادر اوڑھی ہوئی تھی‘ جس میں سے بھنبھناہٹ کی آواز آ رہی تھی جب

ابن صیاد کی ماں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کھجوروں کی شاخوں کے پیچھے چھپنا چاہ رہے ہیں' تو اس نے ابن صیاد سے کہا: (کہ نبی اکرم ﷺ یہاں موجود ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے ایسے ہی رہنے دیتی (تو یہ زیادہ بہتر تھا)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثناء بیان کی' پھر آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اس سے ڈرا رہا ہوں ہر نبی نے اپنی قوم کو (اس سے) ڈرایا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا ہے' لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتا رہا ہوں' جو کسی بھی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم لوگ یہ بات جان لو کہ وہ کانا ہوگا اور بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَلْحَمَةِ الَّتِي تَكُونُ لِلْمُسْلِمِينَ مَعَ بَنِي الْأَصْفَرِ قَبْلَ خُرُوجِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

اس گھمسان کی لڑائی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو دجال کے نکلنے سے پہلے مسلمانوں کی بنو اصفر (یعنی اہل مغرب) کے ساتھ ہوگی

6786 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): هَاجَتْ رِيحٌ وَنَحْنُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَغَضِبَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى عَرَفْنَا الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ، اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلَى الشَّامِ وَقَالَ: عَدُوٌّ يَّجْتَمِعُ لِلْمُسْلِمِيْنَ مِنْ هَاهُنَا فَيَلْتَقُوْنَ، فَتُشْتَرَطُ شُرْطَةُ الْمَوْتِ: لَا تَرْجِعُ اِلَّا وَهِيَ غَالِبَةٌ، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسُ فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ تُشْتَرَطُ الْغَدَ شُرْطَةُ الْمَوْتِ: لَا تَرْجِعُ اِلَّا وَهِيَ غَالِبَةٌ فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسُ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ تُشْتَرَطُ الْغَدَ شُرْطَةُ الْمَوْتِ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ: لَا تَرْجِعُ اِلَّا وَهِيَ غَالِبَةٌ، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسَ فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَلْتَقُوْنَ فِي الْيَوْمِ الرَّابِعِ، فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ

6786–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي قتادة: وهو العدوي، قيل اسمه تميم بن نذير، وقيل: ابن زهير، وقيل: اسمه نذير بن قنفذ، فمن رجال مسلم . وهو في "مسند أبي يعلى" "5253"، وما بين حاصرتين منه. وأخرجه الطيالسي "392" عن عثمان بن المغيرة، ومهران بن ميمون، وابن فضالة، وابن أبي شيبة 15/138 - 139، واحمد 1/384 - 385و435، ومسلم "2899" في الفتن: باب إقبال الروم في كثرة القتل عند خروج الدجال، وأبو يعلى "5381"، والحاكم 4/476 - 477من طريق أيوب، ومسلم "2899" من طريق سليمان بن المغيرة، خمستهم عن حميد بن هلال، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي ! وأخرجه عبد الرزاق "20812"، ومن طريقه البغوي "4247" عن معمر، عن أيوب، عن حميد بن هلال، عن رجل سماه، عن ابن مسعود.

وَيَهْزِمُونَهُمْ حَتّٰى تَبْلُغَ الدِّمَاءُ نَحْرَ الْخَيْلِ، وَيَقْتَتِلُونَ حَتّٰى إِنَّ بَنِي الْأَبِ، كَانُوا يَتَعَادُّونَ عَلٰى مِائَةٍ، فَيُقْتَلُونَ حَتّٰى لَا يَبْقَى مِنْهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ، فَأَيُّ مِيرَاثٍ يُقْسَمُ بَعْدَ هٰذَا وَأَيُّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ بِهَا، ثُمَّ يَسْتَفْتِحُونَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْسِمُونَ الدَّنَانِيرَ بِالتَّرَسَةِ، إِذْ أَتَاهُمْ فَزَعٌ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ: إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فِي ذَرَارِيكُمْ، فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ، وَيَبْعَثُونَ طَلِيعَةً فَوَارِسَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ يَوْمَئِذٍ خَيْرُ فَوَارِسِ الْأَرْضِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ

اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں: تیز ہوا چل پڑی ہم اس وقت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے' یہاں تک کہ ہمیں ان کے چہرے پر غصہ کے آثار محسوس ہو گئے انہوں نے فرمایا تمہارا ستیاناس ہو قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک وراثت کی تقسیم ختم نہیں ہو جاتی اور غنیمت کے ذریعے خوش نہیں ہوا جاتا' پھر انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے شام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اس طرف دشمن مسلمانوں کے لئے اکٹھا ہوگا پھر ان کا آمنا سامنا بھی ہوگا اور یہ شرط عائد کی جائے گی کہ مر جائیں گے (لیکن واپس نہیں جائیں گے) تو واپس وہی جائے گا' جو غالب ہوگا یہ لوگ لڑائی کرتے رہیں گے' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے گا' تو یہ لوگ بھی واپس چلے جائیں گے وہ لوگ بھی واپس چلے جائیں گے کوئی بھی غالب نہیں آیا ہوگا اور شرط کا وقت بھی ختم ہو جائے گا پھر اگلے دن موت کی شرط رکھی جائے گی کہ وہی واپس آئے گا' جو غالب ہوگا پھر وہ لڑائی کریں گے' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے گا یہ بھی واپس آ جائیں گے اور وہ بھی واپس چلے جائیں گے دونوں میں سے کوئی بھی غالب نہیں آیا ہوگا اور شرط ختم ہو جائے گی پھر اس سے اگلے دن تیسرے دن موت کی شرط عائد کی جائے گی کہ وہی واپس آئے گا' جو غالب ہوگا وہ لوگ لڑائی کرتے رہیں گے' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے گا' تو وہ گروہ بھی واپس چلا جائے گا یہ بھی واپس چلا جائے گا کوئی غالب نہیں آیا ہوگا پھر چوتھے دن ان کے درمیان لڑائی ہوگی' تو یہ ان کے ساتھ لڑائی کرتے ہوئے انہیں پسپاء کر دیں گے' یہاں تک کہ خون گھوڑوں کی گردن تک پہنچ جائے گا اور لڑائی ہوتی رہے گی یہاں تک کہ ایک ہی باپ کے بیٹے ایک سو لوگوں کے ساتھ مقابلہ کریں گے' تو وہ مارے جائیں گے' یہاں تک کہ ان میں سے صرف ایک شخص باقی رہ جائے گا' تو پھر اس کے بعد وراثت کیسے تقسیم ہوگی اور پھر کون سی غنیمت کے ہمراہ خوشی حاصل کی جائے گی پھر لوگ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے ابھی وہ دینار اور ڈھالیں تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اسی دوران بڑی پریشان کن چیز ان تک آ جائے گی دجال تمہاری اولادوں کے درمیان ظہور پذیر ہوگا' تو ان لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا وہ اسے پھینکیں گے اور آ جائیں گے وہ لوگ اپنے گھڑ سواروں کو بھیجیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: وہ اس دن روئے زمین کے سب سے بہترین سوار ہوں گے میں ان لوگوں کے نام ان کے آباء کے نام ان کے قبائل کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں سے بھی واقف ہوں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْعَلَامَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظْهَرَانِ عِنْدَ خُرُوْجِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ مِنْ وَثَاقِهِ

ان دو علامتوں کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو دجال کے ظہور کے وقت رونما ہوں گی

6787 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السِّكِّيْنِ بِبَلَدِ الْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ،

(متنِ حدیث): اَنَّهُ، قَالَ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: حَدِّثِيْنِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتِيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ بِشَيْءٍ لَمْ تَسْمَعِيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: نَعَمْ، نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ وَفَزِعُوا، قَالَتْ: فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَقَالَ: اِنِّيْ لَمْ اَجْمَعْكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ، وَلٰكِنْ حَدِيْثٌ حَدَّثَنِيْهِ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ، زَعَمَ اَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فِيْ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَّجُذَامٍ، قَالَ: فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ - وَرُبَّمَا، قَالَ: لَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ - شَهْرًا ثُمَّ قَذَفَ بِنَا السَّفِيْنَةَ اِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ، قَالَ: فَخَرَجْنَا اِلَيْهَا فَلَقِيَتْنَا جَارِيَةٌ تَجُرُّ شَعْرَهَا، لَا نَدْرِيْ مُقْبِلَةٌ هِيَ اَمْ مُدْبِرَةٌ، قُلْنَا: مَا اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ، قُلْنَا: اَخْبِرِيْنَا، قَالَتْ: عَلَيْكُمْ بِصَاحِبِ الدَّيْرِ، وَهُوَ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ، قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، فَاِذَا رَجُلٌ - ذَكَرَ مِنْ عِظَمِهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ - وَهُوَ مُوْثَقٌ اِلٰى حَبْلٍ بِالْحَدِيْدِ، فَقُلْنَا: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَمَّا اَسْاَلُكُمْ عَنْهُ، قَالُوْا: سَلْنَا، قَالَ: مَا فَعَلَ نَخْلُ بَيْسَانَ، يُطْعِمُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: يُوْشِكُ اَنْ لَا يُطْعِمَ، ثُمَّ، قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ، بِهَا مَاءٌ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: يُوْشِكُ اَنْ لَا يَكُوْنَ بِهَا مَاءٌ، ثُمَّ، قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ، هَلْ خَرَجَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: اِنَّهُ صَادِقٌ فَاتَّبِعُوْهُ، فَقُلْنَا: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا الدَّجَّالُ قَالَ كَهْمَسٌ: فَذَكَرَ ابْنُ بُرَيْدَةَ شَيْئًا لَمْ اَحْفَظْهُ، اِلَّا اَنَّهُ، قَالَ: تُطْوٰى لَهُ الْاَرْضُ، وَيَاْتِيْ عَلٰى جَمِيْعِهِنَّ فِيْ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا

یحییٰ بن معمر بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے کہا: مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو اور آپ مجھے کوئی ایسی بات نہ بتائیں' جو آپ نے براہ راست نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نہ سنی ہو۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے یہ اعلان کیا گیا اکٹھے ہو جاؤ! تو لوگ اکٹھے ہو گئے لوگ گھبرا گئے۔ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں نے تم لوگوں کو کسی رغبت یا خوف کی وجہ سے جمع نہیں کیا ہے' بلکہ ایک واقعہ پیش آیا ہے' جو مجھے تمیم داری نے بیان کیا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ وہ تیس افراد جن کا تعلق لخم اور جذام قبیلے سے تھا وہ سمندر میں سفر کر رہے تھے اس نے یہ بیان کیا

ہے کہ سمندر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) موجیں ہمارے ساتھ کھیل کرنے لگیں ایک ماہ تک ایسا ہوتا رہا پھر ہماری کشتی سمندر میں موجود ایک جزیرے تک پہنچ گئی۔ تمیم داری بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نکل کر اس جزیرے کی طرف گئے' تو وہاں ہماری ملاقات ایک لڑکی سے ہوئی جو اپنے بال کھینچ رہی تھی ہمیں نہیں پتہ چلا کہ وہ آ رہی ہے یا جا رہی ہے۔ ہم نے دریافت کیا: تم کون ہو اس نے کہا: میں ''جساسہ'' ہوں ہم نے کہا: تم ہمیں کچھ بتاؤ اس نے کہا تم لوگ گرجے میں موجود شخص کے پاس چلے جاؤ وہ تمہیں بتائے گا بھی اور تم سے اطلاعات حاصل بھی کرے گا۔ تمیم داری بیان کرتے ہیں: ہم لوگ اس کے پاس گئے' تو وہ ایک ایسا شخص تھا اس کے بعد انہوں نے اس کے بڑے ہونے کا ذکر کیا وہ لوہے کی رسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا ہم نے دریافت کیا: تم کون ہو اس نے کہا: پہلے تم مجھے اس چیز کے بارے میں بتاؤ جس کے بارے میں' میں تم سے سوال کروں گا ان لوگوں نے کہا: تم ہم سے سوال کرو اس نے دریافت کیا: بیسان کے کھجوروں کے باغ کا کیا حال ہے کیا اس کا اناج اب بھی کھایا جاتا ہے ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے کہا: عنقریب وہ نہیں کھایا جائے گا پھر اس نے دریافت کیا: تم مجھے زغر کے چشمے کے بارے میں بتاؤ کہ کیا اس میں پانی ہے ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے کہا: عنقریب اس میں پانی نہیں رہے گا پھر اس نے کہا: تم لوگ مجھے ان صاحب کے بارے میں بتاؤ کیا ان کا ظہور ہو گیا ہے ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں' تو اس نے کہا: بے شک وہ سچے ہیں تم لوگ ان کی پیروی کرو۔ ہم نے دریافت کیا: تم کون ہو اس نے کہا: میں دجال ہوں۔''

کہمس بیان کرتے ہیں: ابن بریدہ نے یہاں کوئی چیز ذکر کی تھی جو مجھے یاد نہیں رہی تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس کے لئے روئے زمین کو لپیٹ دیا جائے گا' یہاں تک کہ وہ تمام روئے زمین کا چکر چالیس دن میں لگا لے گا۔''

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ الثَّالِثَةِ الَّتِي تَظْهَرُ فِي الْعَرَبِ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ مِنْ وَثَاقِهِ كَفَانَا اللّٰهُ وَكُلَّ مُسْلِمٍ شَرَّهُ وَفِتْنَتَهُ

اس تیسری علامت کا تذکرہ' جو عربوں میں اس وقت ظہور پذیر ہو گی' جب دجال اپنی قید سے نکل آئے گا' اللہ تعالیٰ اس کے شر اور اس کے فتنے سے ہمیں اور ہر مسلمان کو بچائے

6788 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقُرْقُسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقُمِّيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، تَقُولُ:

(متن حدیث): صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اُنْذِرُكُمُ الدَّجَّالَ، فَاِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَهُ اُمَّتَهُ، وَهُوَ كَائِنٌ فِيكُمْ اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ، اِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا

اُمَّةَ بَعْدَكُمْ، اِلَّا اِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ اَخْبَرَنِي اَنَّ ابْنَ عَمٍّ لَهُ وَاَصْحَابَهُ رَكِبُوْا بَحْرَ الشَّامِ، فَانْتَهَوْا اِلٰى جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِهِ، فَاِذَا هُمْ بِدَهْمَاءَ تَجُرُّ شَعْرَهَا، قَالُوْا: مَا اَنْتِ؟، قَالَتْ: الْجَسَّاسَةُ اَوِ الْجَاسِسَةُ، قَالُوْا: اَخْبِرِيْنَا؟، قَالَتْ: مَا اَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ عَنْ شَيْءٍ، وَلَا سَائِلَتِكُمْ عَنْهُ، وَلٰكِنِ ائْتُوا الدَّيْرَ، فَاِنَّ فِيْهِ رَجُلًا بِالْاَشْوَاقِ اِلٰى لِقَائِكُمْ، فَاَتَوَا الدَّيْرَ، فَاِذَا هُمْ بِرَجُلٍ مَمْسُوحِ الْعَيْنِ مُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ اِلٰى سَارِيَةٍ، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ اَنْتُمْ؟ وَمَنْ اَنْتُمْ؟، قَالُوْا: مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، قَالَ: فَمَنْ اَنْتُمْ؟، قَالُوْا: نَحْنُ الْعَرَبُ، قَالَ: فَمَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ؟، قَالُوْا: خَرَجَ فِيْهِمْ نَبِيٌّ بِاَرْضِ تَيْمَاءَ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ النَّاسُ؟، قَالُوْا: فِيْهِمْ مَنْ صَدَّقَهُ، وَفِيْهِمْ مَنْ كَذَّبَهُ، قَالَ: اَمَا اِنَّهُمْ اِنْ يُّصَدِّقُوْهُ وَيَتَّبِعُوْهُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ، ثُمَّ، قَالَ: مَا بُيُوتُكُمْ؟، قَالُوْا: مِنْ شَعَرٍ وَّصُوفٍ تَغْزِلُهُ نِسَاؤُنَا،، قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِهٖ، ثُمَّ، قَالَ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ، قَالَ: مَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ طَبَرِيَّةَ؟ قَالُوْا: تَدَفَّقُ جَوَانِبُهَا يَصْدُرُ مَنْ اَتَاهَا، فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِهٖ، ثُمَّ، قَالَ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ، قَالَ: مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ؟، قَالُوْا: تَدَفَّقُ جَوَانِبُهَا يَصْدُرُ مَنْ اَتَاهَا، قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِهٖ، ثُمَّ، قَالَ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ، قَالَ: مَا فَعَلَ نَخْلُ بَيْسَانَ؟، قَالُوْا: يُؤْتِي جَنَاهُ فِيْ كُلِّ عَامٍ، قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِهٖ، ثُمَّ، قَالَ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنِّي لَوْ قَدْ حُلِلْتُ مِنْ وَثَاقِي هٰذَا لَمْ يَبْقَ مَنْهَلٌ اِلَّا وَطِئْتُهُ اِلَّا مَكَّةَ، وَطَيْبَةَ فَاِنَّهُ لَيْسَ لِي عَلَيْهِمَا سَبِيلٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ طَيْبَةُ، حَرَّمْتُهَا كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، مَا فِيْهَا نَقْبٌ فِيْ سَهْلٍ وَّلَا جَبَلٍ اِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكَانِ شَاهِرَا السَّيْفِ يَمْنَعَانِ الدَّجَّالَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: ہم نے سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو دجال سے ڈرا رہا ہوں مجھ سے پہلے کے ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے اور وہ تمہارے درمیان ظہور پذیر ہوگا اے امت! بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی اور امت نہیں ہے البتہ تمیم داری نے مجھے بتایا ہے کہ اس کے چچازاد اور اس کے ساتھی شام کے سمندر میں سفر کر

6788- حديث صحيح عبد الملك بن سليمان القرقساني ذكره المؤلف في "الثقات" 8/39، وقال: مستقيم الحديث، وقال العقيلي في "الضعفاء " 3/24:حديثه غير محفوظ، وعمران بن سليمان لقمي ذكره المؤلف في "الثقات" 7/241، وكذا البخاري ف تاريخه 6/426، وابن أبي حاتم 6/299، ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا . وأخرجه البخاري "959"/24، والبغوي في "شرح السنة" "4268" من طريقين عن عبد الله بن جعفر الرقي، عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/373 - 374، والحميدي "364"، وابن أبي شيبة 15/154 - 156، ومسلم "2942" في الفتن: باب قصة الجساسة، وأبو داود "4327" في الملاحم: باب في خبر الجساسة، وابن ماجه "4074" في الفتن: باب فتنة الدجال، والطبراني "956"/24و"957"و"960"و"961"، والآجري في "الشريعة" ص376 - 378 و378 - 379، وابن منده في "الإيمان" "1057"و"1059"و"1060"، والبغوي "4269" من طرق عن الشعبي، به . وبعضهم يزيد في الحديث على بعض . وأخرجه مختصرا أبو داود "4325"، والطبراني "922"/42و"923" من طريقين عن ابن شهاب، عن أبي سلمة، عن فاطمة بنت قيس .
وقوله: "يصدر من أتاها"، أي: ينصرف عن السقي، وقد روى في الحديث: كانت له ركوة تسمى الصادر به، لأنه يصدر عنها الري، ومنه فاصدرنا ركابنا، أي: صرفنا رواء ، فلم نحتج إلى المقام بها للماء .

رہے تھے وہ کسی جزیرے تک پہنچ گئے وہاں ایک عورت تھی جو اپنے بال کھینچ رہی تھی ان لوگوں نے دریافت کیا: تم کون ہو اس نے کہا: جساسہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جاسسہ۔ ان لوگوں نے کہا: تم ہمیں کسی چیز کے بارے میں بتاؤ اس نے کہا: میں تمہیں کسی چیز کے بارے میں نہیں بتاؤں گی اور نہ ہی کسی چیز کے بارے میں تم سے دریافت کروں گی لیکن تم لوگ عبادت خانے میں چلے جاؤ وہاں ایک شخص ہے جو تم سے ملاقات کا مشتبہ ہے وہ لوگ عبادت خانے میں آئے تو وہاں ایک شخص تھا جس کی آنکھ کانی تھی وہ لوہے کی زنجیروں میں ستون کے ساتھ بندھا ہوا تھا اس نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو تم لوگ کون ہو۔ ان لوگوں نے جواب دیا: اہل شام سے۔ اس نے دریافت کیا: تم لوگ کون ہو۔ انہوں نے جواب دیا: ہم عربی ہیں۔ اس نے کہا: عربوں کا کیا حال ہے۔ ان لوگوں نے بتایا: ان میں ایک نبی کا ظہور ہوا ہے جو تیماء کی سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس نے دریافت کیا: لوگوں کا کیا حال ہے۔ انہوں نے بتایا: ان میں کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے ان کی تصدیق کی ہے اور کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے انہیں غلط قرار دیا ہے تو اس نے کہا: اگر وہ ان کی تصدیق کر دیں اور ان کی پیروی کریں تو یہ ان کے حق میں زیادہ بہتر ہے اگر انہیں علم ہو پھر اس نے دریافت کیا: تمہارے گھر کس چیز کے ہیں۔ ان لوگوں نے بتایا: بالوں کے اور اون کے بنے ہوئے جنہیں ہماری عورتیں تیار کرتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو اس نے اپنا ہاتھ اپنے زانوں پر مارا پھر بولا یہی پھر اس نے دریافت کیا: بحیرہ طبریہ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے بتایا: اس کے کنارے چھلک رہے ہیں اس نے اپنے زانوں پر ہاتھ مارا پھر بولا جلدی کرو پھر اس نے دریافت کیا: زغر کے چشمے کا کیا حال ہے ان لوگوں نے بتایا: اس کے کنارے چھلکتے ہیں جو اس تک آتا ہے وہ سیر ہوتا ہے تو اس نے اپنے زانوں پر ہاتھ مارا اور پھر بولا جلدی کرو پھر اس نے دریافت کیا: بیسان کے نخلستان کا کیال حال ہے۔ ان لوگوں نے کہا: اس کی ٹہنیاں سارا سال پھل دیتی ہیں اس نے پھر اپنے زانوں پر ہاتھ مارا اور بولا: جلدی کرو پھر اس نے کہا: اگر میں اپنی ان بیڑیوں سے آزاد ہو گیا تو کوئی چشمہ ایسا نہیں ہوگا جسے میں روند نہ دوں البتہ مکہ اور طیبہ (یعنی مدینہ منورہ) کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ میرے لئے وہاں جانے کی گنجائش نہیں ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ طیبہ ہے میں اسے اسی طرح حرم قرار دیتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا تھا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عام زمین اور پہاڑوں میں اس میں داخلے کا جو بھی راستہ ہے اس پر دو فرشتے تعینات ہیں جنہوں نے تلواریں سونتی ہوئی ہیں اور وہ قیامت کے دن تک دجال کو (اس میں داخل ہونے سے) روکنے کے لئے (تیار رہیں گے)

6789 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ،

6789–حديث صحيح، وأحمد بن يحيى حميد الطويل ذكره المؤلف في الثقات 8/10، وأرخ وفاته سنة خمس وعشرين ومئتين أو قبلها أو بعدها بقليل . وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 6/374و418عن يونس بن محمد، و6/412 - 413 عن عفان بن مسلم، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/463، والطبراني "964"/24 من طريق حجاج بن منهال، والطبراني أيضا"964"/24 من طريق أبي عمر الضرير وأبي عمر الحوضي، خمستهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ مُسْرِعًا، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَنُودِيَ فِي النَّاسِ الصَّلَاةُ جَامِعَةً، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي لَمْ أَدْعُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ نَزَلَتْ، وَلٰكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ رَكِبُوا الْبَحْرَ، فَقَذَفَتْهُمُ الرِّيحُ إِلٰى جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ، فَإِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَا يُدْرَى أَذَكَرٌ هُوَ أَمْ أُنْثٰى مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ، فَقَالُوا: مَنْ أَنْتِ؟، قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، قَالُوا: أَخْبِرِينَا؟ قَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ، وَلَا مُسْتَخْبِرَتِكُمْ، وَلٰكِنَّ هَاهُنَا مَنْ هُوَ فَقِيرٌ إِلٰى أَنْ يُخْبِرَكُمْ، وَإِلٰى أَنْ يَسْتَخْبِرَكُمْ، فَأَتَوَا الدَّيْرَ، فَإِذَا بِرَجُلٍ مَرِيرٍ مُصَفَّدٍ بِالْحَدِيدِ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَحْنُ الْعَرَبُ، قَالَ: هَلْ بُعِثَ النَّبِيُّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَبِعَتْهُ الْعَرَبُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ، قَالَ: مَا فَعَلَتْ فَارِسُ؟ قَالُوا: لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهَا، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ سَيَظْهَرُ عَلَيْهَا، ثُمَّ، قَالَ: مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ؟ قَالُوا: تَدَفَّقُ مَلَأَى، قَالَ: فَمَا فَعَلَ نَخْلُ بَيْسَانَ؟ قَالُوا: قَدْ أَطْعَمَ أَوَائِلُهُ، فَوَثَبَ عَلَيْهِ وَثْبَةً، حَتّٰى خَشِينَا أَنْ سَيَغْلِبَ، فَقُلْنَا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الدَّجَّالُ، أَمَا إِنِّي سَأَطَأُ الْأَرْضَ كُلَّهَا إِلَّا مَكَّةَ وَطَيْبَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْشِرُوا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، هٰذِهِ طَيْبَةُ لَا يَدْخُلُهَا

امام شعبی سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے لوگوں میں یہ اعلان کیا کہ اکٹھے ہو جاؤ تو لوگ اکٹھے ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو میں نے تمہیں کسی رغبت یا کسی پریشانی کے نازل ہونے کی وجہ سے نہیں بلایا ہے البتہ تمیم داری نے مجھے بتایا کہ فلسطین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ سمندری سفر پر روانہ ہوئے' تو ہوا نے انہیں سمندر میں موجود کسی جزیرے تک پہنچا دیا وہاں ایک جانور موجود تھا اس کا یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ وہ مذکر ہے یا مونث ہے کیونکہ اس کے جسم پر بال بہت زیادہ تھے' تو میں نے دریافت کیا: تم کون ہے۔ اس نے جواب دیا: میں جساسہ ہوں ان لوگوں نے کہا: تم ہمیں کسی چیز کے بارے میں بتاؤ تو اس نے کہا: میں تمہیں کسی چیز کے بارے میں نہیں بتاؤں گی نہ ہی تم سے کسی چیز کے بارے میں معلوم کروں گی البتہ وہاں ایک شخص ہے' جو اس بات کا محتاج ہے کہ وہ تمہیں کوئی اطلاع دے اور اس بات کا بھی ضرورت مند ہے کہ تم سے کسی چیز کے بارے میں معلوم کرے تو وہ اس عبادت خانے تک آئے وہاں ایک شخص تھا' جو لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس نے دریافت کیا: تم کون لوگ ہو۔ ان لوگوں نے جواب دیا: ہم عرب ہیں اس نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا: کیا عربوں نے ان کی پیروی کر لی ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں اس نے کہا: یہ ان لوگوں کے حق میں بہتر ہے' پھر اس نے دریافت کیا: اہل فارس کا کیا حال ہے۔ ان لوگوں نے بتایا: وہ ابھی اس پر غالب نہیں آئے۔ اس نے کہا: وہ عنقریب اہل فارس پر غالب آ جائیں گے پھر اس نے دریافت کیا: زغر کے چشمے کا کیا حال ہے۔ ان لوگوں نے بتایا: اس کے کنارے بھرے ہوئے ہیں۔ اس نے دریافت کیا: بیسان کے نخلستان کا کیا حال ہے۔ ان لوگوں نے بتایا: وہ پیداوار دے رہا ہے' پھر وہ شخص اچھلا' یہاں تک کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ وہ غالب آ جائے گا (یعنی اپنے آپ کو چھڑا لے گا) ہم نے کہا: تم کون ہو۔ اس نے کہا: میں دجال ہوں' میں ساری روئے زمین کو روند دوں گا

البتہ مکہ اور طیبہ (نہیں جاسکوں گا)

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے گروہ تمہیں خوشخبری ہے کہ یہ (مدینہ منورہ) طیبہ ہے وہ (دجال) اس میں داخل نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْمُبَادَرَةِ بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ خُرُوْجِ الْمَسِيحِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دجال کے نکلنے سے پہلے نیک اعمال کی طرف جلدی کر لے ہم اس (دجال) سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

6790 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَادِرُوْا بِالْعَمَلِ سِتًّا: الدَّجَّالَ، وَالدُّخَانَ، وَدَابَّةَ الْاَرْضِ، وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَاَمْرَ الْعَامَّةِ، وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"چھ (نشانیوں کے ظہور پذیر) ہونے سے پہلے عمل کرلو دجال، دھواں، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے نکلنا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُوْرَ لِلْاَشْيَاءِ الْمُتَوَقَّعَةِ قَبْلَ خُرُوْجِ الْمَسِيحِ لَيْسَ بِعَدَدٍ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ دجال کے خروج سے متوقع طور پر پیش آنے والی اشیاء کے بارے میں

6790- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير زياد بن رياح، فمن رجال مسلم، هو في صحيحه "129""2947" في الفتن: باب في بقية من أحاديث الدجال، عن أمية بن بسطام، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/324 و407، ومسلم "2947" من طريق همام، عن قتادة، به. وأخرجه الطيالسي "2549"، ومن طريقه أحمد 2/511، والحاكم 4/516 عن عمران القطان، عن قتادة، عن عبد الله بن رباح، عن أبي هريرة. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي! قلت: عمران القطان حديثه حسن لا يرقى إلى الصحة. وأخرجه أحمد 2/337 و372، ومسلم "2947" "128"، والبغوي "4249" من طريقين عن العلاء بن عبد الرحمن، عن أبيه، عن أبي هريرة. وفي الباب عن أنس عند ابن ماجه "4056"، وإسناده حسن. وقوله: "بادروا بالأعمال ..." أي: أسرعوا بالأعمال الصالحة النافعة قبل وقوع هذه الآيات، قال القاضي فيما نقله عنه القاري في "شرح المشكاة" 5/188: أمرهم أن يبادروا بالأعمال قبل نزول هذه الآيات، فإنها إذا نزلت أدهشهم، وشغلتهم عن الأعمال، أو سد عليهم باب التوبة وقبول الأعمال.

مذکورہ تعداد سے یہ مراد نہیں ہے: اس کے علاوہ عدد کی نفی کی جائے

6791 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُرَاتُ الْقَزَّازُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غُرْفَةٍ، وَنَحْنُ تَحْتَهَا اِذْ اَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا تَتَذَاكَرُوْنَ؟ قُلْنَا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ: فَاِنَّهَا لَا تَكُوْنُ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَ يَدَيْهَا عَشْرُ آيَاتٍ: طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَالدُّخَانُ، وَعِيْسٰى ابْنُ مَرْيَمَ، وَالدَّابَّةُ، وَخُرُوْجُ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ، وَخَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ مَوْضِعِ كَذَا؟ قَالَ: اَحْسَبُهُ، قَالَ: تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتَنْزِلُ مَعَهُمْ حَيْثُ يَنْزِلُوْنَ

قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ

❁❁ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ میں موجود تھے ہم اس کے نیچے موجود تھے پھر اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانک کر دریافت کیا: تم لوگ کس بارے میں بات چیت کر رہے ہو۔ ہم نے عرض کی: ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک اس سے پہلے دس نشانیاں نمودار نہیں ہوتیں سورج کا مغرب سے نکلنا، دجال، دھواں، حضرت عیسیٰ بن مریم (کا نزول)، دابۃ الارض، یاجوج وماجوج کا نکلنا، مشرق میں زمین میں دھنسنا، مغرب میں زمین میں دھنسنا اور جزیرہ عرب میں زمین میں دھنسنا اور ایک آگ ہوگی' جو فلاں مقام سے نکلے گی (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: وہ ان لوگوں کے ساتھ آرام کرے گی جہاں وہ لوگ آرام کریں گے اور وہ ان کے ساتھ پڑاؤ کرے گی جہاں وہ لوگ پڑاؤ کریں گے۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند

6791- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير أن صحابيه وهو حذيفة بن أسيد من رجال مسلم. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي . وأخرجه أحمد 4/7، ومسلم "2901" "40" و"41" في الفتن: باب في الآيات التي تكون قبل الساعة، والترمذي 4/478 في الفتن: باب ما جاء في الخسف، والطبراني "3028" من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وفي رواية الطبراني أبدل الدخان بريح تلقيهم في البحر . وأخرجه الطيالسي "1067"، وأحمد 4/6و7، والحميدي "827"، وابن أبي شيبة 15/163، ومسلم "39""2901"، وأبو داود "4311" في الملاحم: باب أمارات الساعة، والترمذي "2183"، والنسائي في "الكبرى"، وابن ماجه "4041" في الفتن: باب أشراط الساعة، والطبراني "3029" و"3030" و"3031" و"3032" و"3033"، والبغوي "4250" من طرق عن فرات القزاز، به. وبعضهم رواه مختصرا. وانظر الحديث رقم ."6790" وأخرجه الطبراني "3034"من طريق سعيد بن بشير، عن قتادة، عن أبي الطفيل، به. وأخرجه أيضا الطبراني "3060" من طريق بن أبي ليلى، عن الحكم، عن الربيع بن عميلة، عن حذيفة بن أسيد. وأبدل فيه "النار التي تطرد الناس إلى المحشر" "بريح تسفيهم فتطرحهم بالبحر."

منقول ہے' تاہم اس سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْ نَاحِيَتِهِ الدَّجَّالُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس جگہ کے بارے میں ہے' جس کے کنارے سے دجال نکلے گا

6792 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سَابِقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي قَيْسٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ هَاهُنَا، وَاَشَارَ نَحْوَ الْمَشْرِقِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ اَبِي هُرَيْرَةَ: وَاَشَارَ نَحْوَ الْمَشْرِقِ اَرَادَ بِهِ الْبَحْرَيْنِ، لِاَنَّ الْبَحْرَيْنِ مَشْرِقُ الْمَدِينَةِ، وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ يَكُونُ مِنْ جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِهَا، لَا مِنْ خُرَاسَانَ، وَالدَّلِيلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا اَنَّهُ مُوثَقٌ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ، عَلٰى مَا اَخْبَرَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ، وَلَيْسَ بِخُرَاسَانَ بَحْرٌ وَّلَا جَزِيرَةٌ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دجال اس طرف سے نکلے گا نبی اکرم ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی)''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: ''نبی اکرم ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا'' اس کے ذریعے مراد بحرین ہے' کیونکہ بحرین مدینہ منورہ کے مشرق میں ہے اور دجال کا ظہور بھی انہی علاقوں میں سے ہوگا خراسان سے نہیں ہوگا اس بات کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے: دجال سمندر کے کسی جزیرے میں بندھا ہوا ہے جیسا کہ تمیم داری نے اس بارے میں اطلاع دی ہے' جبکہ خراسان میں نہ تو کوئی سمندر ہے نہ ہی کوئی جزیرہ ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِي يَكُونُ خُرُوجُ الْمَسِيحِ بِهِ

اس سبب کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس کی وجہ سے دجال نکلے گا

6793 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

6792– بلال بن أبي هريرة لم يرو عنه غير الشعبي، ولم يوثقه غير المؤلف 4/65، وعمرو بن أبي قيس روى له أصحاب السنن والبخاري تعليقا، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق له أوهام، وباقي رجال السند ثقات. مطرف: هو ابن عبد الله بن الشخير. وأخرجه بنحوه البزار "3383" عن ممد بن المثني، ن يحيى - وهو القطان - عن مجالد، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عن أبيه قال: سئل رسول الله عن الدجال فقال: - أحسبه قال -: "يخرج من نحو المشرق." قال الهيثمي في "المجمع" 7/348: فيه مجالد بن سعيد وهو ضعيف، وقد وثق.

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَاَى ابْنَ صَائِدٍ فِيْ سِكَّةٍ مِنْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ، فَسَبَّهُ ابْنُ عُمَرَ، وَوَقَعَ فِيْهِ، فَانْتَفَخَ حَتّٰى سَدَّ الطَّرِيقَ، فَضَرَبَهُ ابْنُ عُمَرَ بِعَصًا، فَسَكَنَ حَتّٰى عَادَ، فَانْتَفَخَ حَتّٰى سَدَّ الطَّرِيقَ، فَضَرَبَهُ ابْنُ عُمَرَ بِعَصًا مَعَهُ، حَتّٰى كَسَرَهَا عَلَيْهِ، فَقَالَتْ لَهُ حَفْصَةُ: مَا شَأْنُكَ وَشَأْنُهُ، مَا يُوْلِعُكَ بِهٖ، اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّمَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ غَضْبَةٍ يَّغْضَبُهَا.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: رُؤْيَةُ حَفْصَةَ ابْنَ عُمَرَ، وَضَرْبَهُ حَيْثُ كَانَ يَضْرِبُ الْمَسِيحَ بِالْعَصَا، كَانَ ذٰلِكَ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مدینہ منورہ کی کسی گلی میں ابن صائد کو دیکھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے برا کہا اور اسے ڈانٹنے لگے تو وہ اتنا پھول گیا کہ اس نے راستہ بند کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے عصاء کے ذریعے مارا تو اسے سکون آیا' یہاں تک کہ وہ واپس اپنی اصل حالت میں آ گیا پھر وہ پھول گیا' یہاں تک کہ اس نے راستہ بند کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے پاس موجود عصا پھر اسے مارا' یہاں تک کہ اس پر اسے توڑ دیا تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: تمہارا اور اس کا کیا واسطہ ہے یہ تمہیں کیوں غصہ دلا دیتا ہے کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا۔

''دجال اس غضب کی وجہ سے باہر آئے گا' جو اسے لاحق ہوگا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ان کے مارنے کو دیکھنا اس صورت میں تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی عصاء کے ذریعے ماریں گے یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں پیش آیا تھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْعَلَامَةِ الَّتِيْ يُعْرَفُ بِهَا الدَّجَّالُ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ

اس علامت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس کے ذریعے دجال کو اس کے خروج کے وقت پہچانا جائے گا

6794 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

6793- حديث صحيح، روح بن أسلم وإن كان ضعيفا قد توبع، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 327 وأخرجه مسلم "2932" في الفتن: باب ذكر ابن صياد، من طريق هشام بن حسان، عن أيوب، به. وأخرجه الطبراني "336"/23 و"373" من طريق حفص بن غياث، عن عبد الله وهو ابن عمر - به، ولم يذكر فيه قصة، وقال فيه: "إنما خروج ابن صياد ... " وهو وهم. وأخرجه مطولا أحمد 6/284، ومسلم "2932" "99" من طريق ابن عون، عن نافع، به . وأخرجه مختصرا أبو يعلى ورقة 326 من طريق سليمان بن أبي كريمة، عن الزهري، عن سالم، عن أبيه، عن حفصة قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم يقول: "الدجال لا يخرجه إلا غضبة يغضبها ." وأخرجه الطبراني "370"/23 من طريق صالح بن كيسان، عن الزهري، بهذا الإسناد إلى حفصة قالت: إنا كنا نتحدث أن الدجال يخرج من غضبة يغضبها.

(متن حدیث): إِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَ فَ رَ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ مِنْ أُمِّيٍّ وَكَاتِبٍ - يَعْنِي الدَّجَّالَ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''ک ف ر'' لکھا ہوا ہوگا' جسے ہر مومن پڑھ لے گا خواہ وہ پڑھا لکھا ہو' یا نہ ہو''۔

(راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد دجال ہے (یعنی اس کی آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا۔)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ عَيْنِ الدَّجَّالِ الَّتِي هِيَ الْعَوْرَاءُ مِنْ عَيْنَيْهِ

دجال کی آنکھ کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اس کی دونوں آنکھوں میں سے جو آنکھ کانی ہوگی

6795 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): الدَّجَّالُ عَيْنُهُ خَضْرَاءُ كَزُجَاجَةٍ، وَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دجال کی آنکھیں شیشے کی طرح سبز ہوں گی تم لوگ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو''۔

6794- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وسماع يزيد بن زريع من سعيد وهو ابن أبي عروبة - قبل اختلاطه . وأخرجه أحمد 3/206عن عبد الوهاب، و3/207 عن روح، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد .وأخرجه بنحوه مطولا ومختصرا أحمد 3/173و229و276و290،والبخاري"7131" في الفتن: باب ذكر الدجال، و "7408" في التوحيد: باب قول الله تعالى "ولتصنع على عيني"، ومسلم "102""101""2933" في الفتن: باب ذكر الدجال وصفة ما معه، وأبو داود "4316" و"4317" في الملاحم: باب خروج الدجال، والترمذي "2245" في الفتن: باب ما جاء في قتل عيسى ابن مريم الدجال، وأبو يعلى "3016"و"3017"و"3092"و"3265" من طرق عن قتادة، به . وأخرجه أيضا أحمد 3/115 و201 و228 و249 و250، ومسلم"2933" "103"، وأبو داود "3418" من طريقين عن أنس . وقوله: "إن بين عينيه مكتوب" كذا في الأصل و "التقاسيم" والجادة "مكتوبا" كما وقع في بعض الروايات، ويخرج ما هنا على أن اسم "إن" محذوف تقديره "الدجال" وجملة "بين عينيه كفر" مبتدأ وخبر في موضع رفع خبر "إن."

6795-إسناده صحيح، عبد الله بن خباب - هو ابن الأرت المدني حليف بني زهرة - ذكره الطبراني وغيره في الصحابة، وقال عبد الرحمن بن خراش: أدرك النبي صلى الله عليه وسلم. وروى ابن منده من طريق خالد بن يزيد، عن زكريا بن العلاء ، قال: أول مولود ولد في الإسلام عبد الله بن الزبير، وعبد الله بن خباب، وقال العجلي: ثقة من كبار التابعين، قتلته الحرورية، أرسله علي إليهم، فقتلوه، فأرسل إليهم: أقيدونا بعبد الله بن خباب، فقالوا: كيف نقيدك به وكلنا قتله، فنفذ إليهم فقاتلهم، وذكره المؤلف في ثقات التابعين .5/11 وأخرجه الطيالسي "544"، أحمد 5/123 - 124 من طريق شعبة، بهذا الإسناد . وأورده الهيثمي "المجمع" 7/337، ونسبه إلى أحمد وقال رجاله ثقات.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ خِلْقَةِ الدَّجَّالِ وَمَنْ كَانَ يُشْبِهُهُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

دجال کی شکل وصورت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ اوراس امت میں سے کون شخص اس کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے (اس کا تذکرہ)

6796 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ بِنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: اَعْوَرُ هِجَانٌ اَزْهَرُ، كَاَنَّ رَاْسَهُ اَصَلَةٌ، اَشْبَهُ النَّاسِ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَاِنْ هَلَكَ الْهُلَّكُ، فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وہ کانا اور گورا چٹا ہوگا اس کا سر سانپ کی طرح چھوٹا ہوگا وہ لوگوں میں سے عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے خواہ کتنے ہی لوگ ہلاکت کا شکار ہوجائیں لیکن بہرحال تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فِرَارِ النَّاسِ مِنَ الْمَسِيحِ عِنْدَ ظُهُوْرِهِ

دجال کے ظہور کے وقت لوگوں کے اس سے فرار اختیار کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6797 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُوْلُ: حَدَّثَتْنِي اُمُّ شَرِيكٍ، اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ ، قَالَتْ اُمُّ شَرِيكٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: هُمْ قَلِيلٌ

6796– حديث صحيح، رجاله رجال الصحيح، وسماك وإن كانت روايته عن عكرمة فيها اضطراب، قد توبع. وأخرجه أحمد 1/240و312 - 313، والطبراني "11711" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه ابن أبي شيبة 15/132 - 133، والطبراني "11712" من طريقين عن زائدة، عن سماك، به. وأخرجه الطبراني أيضا "11843" من طريق هشام بن عمار، حدثنا الوليد بن مسلم، حدثنا شيبان، عن قتادة، عن عكرمة، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/337 - 338 ونسبه إلى أحمد والطبراني وقال: ورجال الجميع رجال الصحيح، ورواه الطبراني في "الأوسط" وإسناده ضعيف.

6797–إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد صرح ابن جريج بالتحديث عند مسلم وغيره، فانتفت شبهة تدليسه . وأخرجه أحمد 6/462، ومسلم "2945" في الفتن: باب في بقية أحاديث الدجال، والترمذي "3930" في المناقب: باب مناقب في فضل العرب، من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "249"/25 من طريق إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عبد الله، به. وقيل: أم شريك الأنصارية نزوجها النبي صلى الله عليه وسلم ولم يدخل بها، لأنه كره غيرة الأنصار.

سیدہ ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"کچھ لوگ دجال سے بھاگتے ہوئے پہاڑوں میں چلے جائیں گے سیدہ ام شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! اس دن عرب کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تھوڑی تعداد میں ہوں گے۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ تَبَعِ الدَّجَّالِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِمْ

دجال کے پیروکاروں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ، ہم ان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

6798 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَتْبَعُ الدَّجَّالَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ يَهُوْدِ اَصْبَهَانَ، عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اصبہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہوں گے جنہوں نے طیالسی (مخصوص قسم کی چادریں) لی ہوئی ہوں گی۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ بَعْضِ الْفِتَنِ الَّتِيْ يَبْتَلِي اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْبَشَرَ بِكَوْنِهٖ مَعَ الْمَسِيحِ

ان بعض فتنوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو آزمائے گا اور وہ فتنے دجال کے ساتھ ہوں گے

6799 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ

6798- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الرحمن بن إبراهيم فمن رجال البخاري. وأخرجه مسلم "2944" في الفتن: باب في بقية أحاديث الدجال، عن منصور بن أبي مزاحم، عن يحيى بن حمزة، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد.

6799- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نعيم بن أبي هند، فمن رجال مسلم. أبو خيثمة: هو الزبير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد الضبي، ومغيرة: هو ابن مقسم الضبي. وأخرجه مسلم "2935" "108" في الفتن وأشراط الساعة، عن علي بن حجر وإسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه البخاري "3450" في أحاديث الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، و"7130" في الفتن: باب ذكر الدجال، ومسلم "2934" "106" و"107"، والطبراني "642"/17 و"643" و"644"، والبغوي "4259" من طريق عبد الملك بن عمير، وابن أبي شيبة 15/133، ومسلم "2934" "105" من طريق أبي مالك الأشجعي، وابن أبي شيبة 15/134، وأبو داود في الملاحم: باب خروج الدجال، من طريق منصور ثلاثتهم عن ربعي بن حراش، به. وكلهم قرن في حديثه بين حذيفة وأبي مسعود سوى أبي مالك الأشجعي ومنصور عند ابن أبي شيبة، وعند بعضهم عن حذيفة مرفوعا.

مُغِيرَةَ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِیْ هِنْدَ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ:

(متن حدیث):اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ، وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَنَا اَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ، اِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ نَارٍ، وَنَهْرًا مِنْ مَاءٍ، فَالَّذِیْ يَرَوْنَ اَنَّهُ نَارٌ: مَاءٌ، وَالَّذِیْ يَرَوْنَ اَنَّهُ مَاءٌ: نَارٌ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَاَرَادَ الْمَاءَ، فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِیْ يَرٰى اَنَّهُ نَارٌ، فَاِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً.

قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ.

ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ ایک جگہ اکٹھے ہوئے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں یہ بات جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا چیز ہوگی اس کے ساتھ آگ کی ایک نہر ہوگی اور پانی کی ایک نہر ہوگی' جسے لوگ یہ سمجھیں گے کہ وہ آگ ہے وہ درحقیقت پانی ہوگا اور جسے لوگ یہ سمجھیں گے کہ وہ پانی ہے وہ درحقیقت آگ ہوگی تم میں سے جو شخص ایسی صورت حال کو پائے اور وہ پانی پینا چاہتا ہو' تو وہ اس میں سے پئے جو اسے آگ لگ رہا ہو وہ پانی کو پا لے گا۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِیْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت کی متضاد ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6800 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَنِیْ اَنَّ مَعَ الدَّجَّالِ جِبَالَ الْخُبْزِ، وَاَنْهَارَ الْمَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَكُنْتُ مِنْ اَكْثَرِ النَّاسِ سُؤَالًا عَنْهُ، فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِالَّذِیْ يَضُرُّكَ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنْكَارُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بِاَنَّ مَعَ الدَّجَّالِ اَنْهَارَ الْمَاءِ لَيْسَ يُضَادُّ خَبَرَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ، لِاَنَّهُ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ مَعَهُ نَهْرُ

6800- إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد الضبي . وأخرجه مسلم "2152" في الآداب: باب جواز قوله لغير ابنه "يا بني"، واستحبابه للملاطفة، و "2939" في الفتن: باب في الدجال وهو أهون على الله عز وجل، عن إسحاق بن إبراهيم. بهذا الإسناد. وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم "6782".

الْمَاءِ يَجْرِی، وَالَّذِی مَعَهُ يُرَى اَنَّهُ مَاءٌ وَّلَا مَاءَ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَهُمَا تَضَادٌّ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھ تک یہ بات پہنچی ہے دجال کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انتہائی بے حیثیت ہوگا۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں دجال کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ سوالات کیا کرتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ پر انکار کرنا کہ دجال کے ساتھ پانی کی نہریں ہوں گی یہ روایت حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کی متضاد نہیں ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں' کیونکہ وہ ایسا ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حقیر ہوگا کہ اس کے ساتھ بہتے ہوئے پانی کی نہر ہوگی اور جو شخص یہ دیکھے گا کہ وہ پانی ہے وہ پانی نہیں ہوگا اس طرح ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْبَعْضِ الْاٰخَرِ مِنَ الْفِتَنِ الَّتِی تَكُوْنُ مَعَ الدَّجَّالِ

فتنوں میں سے اس دوسرے فتنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو دجال کے ساتھ ہوگا

6801 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، حَدَّثَهُ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الدَّجَّالِ، فَقَالَ فِيمَا حَدَّثَنَا: يَاْتِی الدَّجَّالُ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ اَنْقَابَ الْمَدِيْنَةِ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ رَجُلٌ، وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ - اَوْ مِنْ خَيْرِهِمْ - فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِی حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهُ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ، اَتَشُكُّوْنَ فِی الْاَمْرِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيُسَلَّطُ عَلَيْهِ، فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُوْلُ حِيْنَ يَحْيَى: وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ بِاَشَدَّ بَصِيْرَةً فِيْكَ مِنِّی الْاٰنَ، فَيُرِيْدُ قَتْلَهُ الثَّانِيَةَ، فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ قَالَ مَعْمَرٌ: يَرَوْنَ اَنَّ هٰذَا

6801- حديث صحيح، ابن أبي السَّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "20824"، وعنه أخرج أحمد في "المسند" 3/36. وأخرجه البخاري "1882" في فضائل المدينة: باب لا يدخل الدجال المدينة، من طريق عقيل بن خالد، و "7132" في الفتن: باب لا يدخل الدجال المدينة، ومسلم "2938" في الفتن: باب صفة الدجال، والبغوي في "شرح السنة " "4258" من طريق شعيب بن أبي حمزة، ومسلم أيضا "2938"، والنسائي في "الكبرى" كما في: "التحفة" 3/293 من طريق صالح بن كيسان، ثلاثتهم عن الزهري، به. وأخرجه بنحوه مسلم "2938" "113"، والبغوي "4262" من طريق قيس بن وهب، عن أبي الودّاك جبر بن نوف، عن أبي سعيد الخدري. وأخرجه بنحوه مطولا أبو يعلى "1074" و "1366"، والبزار "3394" من طريقين عن عطية العوفي، عن أبي سعيد. وفيه: أنه يذبحه ثلاثا ويمنع منه في الرابعة، وعطية العوفي ضعيف.

الرَّجُلَ الَّذِیْ یَقْتُلُهُ الدَّجَّالُ ثُمَّ یُحْیِیهِ: الْخَضِرُ.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دجال کے بارے میں بتایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے بارے میں جو بتایا اس میں یہ تھا کہ دجال آئے گا اس کے لئے یہ بات ممنوع ہوگی کہ وہ مدینہ منورہ کے کسی راستے میں داخل ہو سکے ایک شخص نکل کر اس کے پاس جائے گا یہ اس دن سب سے بہتر شخص ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان لوگوں کے بہترین لوگوں میں سے ایک ہوگا وہ یہ کہے گا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم وہی دجال ہو جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا تو دجال کہے گا تم لوگوں کا کیا خیال ہے اگر میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو کیا تمہیں اس معاملے کے بارے میں کوئی شک ہوگا وہ لوگ جواب دیں گے جی نہیں تو دجال کو اس شخص پر تسلط عطا کیا جائے گا وہ اسے قتل کر دے گا پھر وہ اسے زندہ کرے گا وہ زندہ ہوگا تو یہ کہے گا اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں جتنی بصیرت مجھے اب حاصل ہے پہلے حاصل نہیں تھی پھر دجال دوبارہ اس شخص کو قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن اس پر قابو نہیں پا سکے گا۔

معمر نامی راوی کہتے ہیں: لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ شخص جسے دجال قتل کرے گا اور پھر دوبارہ زندہ کرے گا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الدَّجَّالَ لَا يَفْتَتِنُ بِهٖ كُلُّ النَّاسِ، وَلَا يُزِيلُ الْاِمَامَةَ عَمَّنْ كَانَتْ لَهٗ اِلٰى نُزُولِ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے دجال کے ذریعے ہر شخص کو آزمائش میں

مبتلا نہیں کیا جائے گا اور وہ اس شخص کی امامت کو زائل نہیں کرے گا جسے امامت کا حق حاصل ہوگا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نزول کر لیں گے

6802 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

6802–إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم فمن رجال البخاري. وأخرجه ابن منده في "الإيمان" "413"، والبيهقي في "البعث" وابن الأعرابي في "معجمه"، والحافظ ابن حجر في "تغليق التعليق" 4/40 من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "155" "246" في الإيمان: باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم، عن زهير بن حرب، عن الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، به . إلا أنه قال فيه "فأمكم منكم" قال الوليد بن مسلم: فقلت لابن أبي ذئب: إن الأوزاعي حدثنا عن الزهري عن نافع، عن أبي هريرة "وإمامكم منكم" قال ابن أبي ذئب: تدري "ما أمكم منكم" قلت: تخبرني، قال: فأمكم بكتاب ربكم تبارك وتعالى وسنة نبيكم صلى الله عليه وسلم . وأخرجه أحمد 2/336 عن عثمان بن عمر، عن ابن أبي ذئب، به بلفظ: "وإمامكم منكم .!" وأخرجه عبد الرزاق "20841"، ومن طريقه ابن منده "415" عن معمر، والبخاري "3449" في أحاديث الأنبياء : باب نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام، ومسلم "244""155"، وابن منده "414"، والبيهقي في "الأسماء والصفات " ص 424، والبغوي "4277" من طريق يونس بن يزيد، ومسلم "245""155" من طريق ابن أخي الزهري، وابن منده "416" من طريق عقيل بن خالد، أربعتهم عن الزهري، به . قال ابن أخي الزهري في حديثه: "فأمكم منكم"، وفي حديث معمر: "فأمكم - أو قال: إمامكم - منكم" على الشك.

حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ اَبِيْ نَافِعٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا' جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان نزول کریں گے اور امام تم میں سے ہوگا۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُوْلِ الدَّجَّالِ حَرَمَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' دجال' اللہ تعالیٰ کے حرم میں داخل نہیں ہو سکے گا

6803 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ، لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا، فَيَنْزِلُ السَّبَخَةَ، فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی شہر ایسا نہیں ہوگا جہاں دجال نہیں پہنچے گا البتہ مکہ اور مدینہ نہیں پہنچ سکے گا وہاں کے ہر راستے پر فرشتے تلواریں سونت کر ان کی حفاظت کر رہے ہیں وہ شور زدہ سرزمین پر اترے گا' تو مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا' تو

6803- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم. وأخرجه البخاري "1881" في فضائل المدينة: باب لا يدخل الدجال المدينة، ومن طريق البغوي "2022" عن إبراهيم بن المنذر، ومسلم "2943" في الفتن: باب قصة الجساسة، عن علي بن حجر السعدي. كلاهما عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/83 عن إسحاق بن إبراهيم، عن عمر بن عبد الواحد، عن الأوزاعي، به. وأخرجه أحمد 3/191، وابن أبي شيبة 12/181و15/143، ومسلم "2943" من طرق عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طلحة، به. غير أنه قال: فيأتي سبخة الجرف، فيضرب رواقه، وقال: فيخرج غليه كل منافق ومنافقة. وأخرجه مختصرا أحمد 3/238، والبخاري "7124" في الفتن: باب ذكر الدجال، من طريقين عن شيبان النحوي، عن يحيى بن أبي كثير، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، به. ولفظه: "يجيء الدجال حتى ينزل في كل ناحية المدينة، ثم ترجف المدينة ثلاث رجفات، فيخرج إليه كل كافر ومنافق." قلت: والأنقاب: قال ابن وهب: المراد بها المداخل، وقيل الأبواب، وأصل النقب: الطريق بين الجبلين، وقيل: الأنقاب: الطرق التي يسلكها الناس، ومنه قوله تعالى: (فَنَقَّبُوا فِي الْبِلادِ) . والسبخة: الأرض المالحة. والجرف: بضم الجيم والراء: مكان بطريق المدينة من جهة الشام على ميل، وقيل: على ثلاثة أميال.

ہر کافر اور منافق بھی نکل کر دجال کی طرف چلا جائے گا۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُولِ الدَّجَّالِ مَدِينَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے شہر مدینہ منورہ میں دجال کے داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ

6804 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمَدِينَةُ يَاْتِيهَا الدَّجَّالُ، فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا، فَلَا يَدْخُلُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُونُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"مدینہ کے قریب دجال آئے گا' تو وہ فرشتوں کو پائے گا: وہ اس کی حفاظت کر رہے ہیں' تو دجال مدینہ کے اندر داخل نہیں ہو سکے گا اور نہ ہی طاعون داخل ہو سکے گا اگر اللہ نے چاہا۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ عَدَدِ الْمَلَائِكَةِ الَّتِي تَحْرُسُ حَرَمَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دُخُولِ الدَّجَّالِ اِيَّاهَا

فرشتوں کی ان تعداد کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو نبی اکرم ﷺ کے حرم کی حفاظت کرتے ہیں' تا کہ دجال اس میں داخل نہ ہو سکے

6805 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ، بِعُكْبَرَا، قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ

6804–إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 3/123 و202 و277، البخاري "7134" في الفتن: باب لا يدخل الدجال المدينة، و "7473" في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، والترمذي "2242" في الفتن: باب ما جاء في الدجال لا يدخل المدينة، من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه أحمد 3/206 من طريق سعيد بن أبي عروبة، و3/229 من طريق شيبان، كلاهما عن قتادة، عن أنس أن قائلا من الناس قال: يا نبي الله أما يرد الدجال المدينة؟ قال: "أما إنه ليعمد إليها، ولكنه يجد الملائكة صافة بنقابها وأبوابها، يحرسونها من الدجال." غير هذا الطريق برقم. "3731"

6805– حديث صحيح، المرزبان والد مسروق روى عنه اثنان، ووثقه المؤلف 9/200، وأورده ابن أبي حاتم 8/442، ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلا، وابنه مسروق روى له ابن ماجه، وهو صدوق، وقد توبعا، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين، وقد تقدم عند المؤلف من غير هذا الطريق برقم. "3731"

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مدینہ میں دجال کا غلبہ داخل نہیں ہو سکے گا اس وقت مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے' جن میں سے ہر دروازے پر دو فرشتے تعینات ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ ظُهُوْرِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى مَنْ يَّكُوْنُ مَعَ الدَّجَّالِ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ

اس زمانے میں جو شخص دجال کے ساتھ ہوگا اس پر اہل مدینہ کے غالب آنے کی اطلاع کا تذکرہ

6806 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ، فَتَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ، هٰذَا يَهُوْدِيٌّ، وَرَائِيْ، فَاقْتُلْهُ

سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''یہودی تمہارے ساتھ جنگ کریں گے تم لوگ ان پر غالب آ جاؤ گے' یہاں تک کہ پتھر یہ کہے گا: اے مسلمان یہ میرے پیچھے یہودی موجود ہے تم اسے قتل کر دو۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْعَلَامَةِ الَّتِيْ بِهَا يُعْرَفُ نَجَاةُ الْمَرْءِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

اس علامت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس کے ذریعے آدمی کے دجال کے فتنے سے نجات پانے کی شناخت ہو سکے گی

6806- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" "2921" "81" في الفتن: باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرجل، فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/122، والبخاري "3593" في المناقب: باب في علامات النبوة في الإسلام، من طريق شعيب بن أبي حمزة، وعبد الرزاق "20837"، ومن طريقه الترمذي "2236" في الفتن: باب ما جاء في علامات الدجال، والبغوي "4246" عن معمر، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه مسلم "2921" "80" من طريق عمر بن حمزة، عن سالم، به. وأخرجه البخاري "2925" في الجهاد: باب قتال اليهود، من طريق مالك، ومسلم "79" "2921" من طريق عبيد الله بن عمر، كلاهما عن نافع، عن ابن عمر. قال الحافظ في "الفتح" 6/706: وفي الحديث ظهور الآيات قرب قيام الساعة من كلام الجماد من شجرة وحجر، وظاهره أن ذلك ينطق حقيقة، ويحتمل المجاز بأن يكون المراد أنهم لا يفيدهم الاختباء، والأول أولى. وفي قوله صلى الله عليه وسلم: "تقاتلكم اليهود" جواز مخاطبة الشخص والمراد من هو منه بسبيل، لأن الخطاب كان للصحابة والمراد من يأتي من بعدهم بدهر طويل، لكن لما كانوا مشتركين معهم في أصل الإيمان ناسب أن يخاطبوا بذلك.

6807 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: لَفِتْنَةُ بَعْضِكُمْ اَخْوَفُ عِنْدِي مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، اِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ فِتْنَةٍ صَغِيرَةٍ وَّلَا كَبِيرَةٍ اِلَّا تَتَّضِعُ لِفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، فَمَنْ نَجَا مِنْ فِتْنَةِ مَا قَبْلَهَا نَجَا مِنْهَا، وَاِنَّهُ لَا يَضُرُّ مُسْلِمًا مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، مُهَجَّاةٌ كَ، فَ، رَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: تمہارا (آپس کا اختلاف) میرے نزدیک دجال کے فتنے سے زیادہ خوف زدہ کرنے والا ہے' ہر چھوٹا اور بڑا فتنہ دجال کے فتنے کا پیش خیمہ ہوگا جو شخص اس سے پہلے کے فتنے سے نجات پالے گا وہ اس سے بھی نجات پالے گا اور یہ کسی مسلمان کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا' کیونکہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہجوں میں "ک ف ر" (یعنی کافر) لکھا ہوا ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَمِيمَ هُمْ اَشَدُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلَى الدَّجَّالِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الدَّجَّالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس امت میں سے بنو تمیم دجال کے لیے سب سے زیادہ سخت ہیں' ہم دجال کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

6808 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدِمَ مِنْهُمْ سَبْيٌ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ عَلَى بَعْضِهِمْ رَقَبَةٌ مِّنْ بَنِي اِسْمَاعِيلَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتِقْهَا، فَاِنَّهَا مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ، وَجَاءَتْهُ صَدَقَاتُ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی تین باتیں سنی ہیں اس کے بعد میں ہمیشہ بنو تمیم سے محبت کرتا ہوں ایک مرتبہ ان کے کچھ لوگ قیدی ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے ان میں سے ایک

6807–إسناده صحيح، سليمان بن ميسرة روى عنه الأعمش وحبيب بن أبي ثابت، ذكره المؤلف في "الثقات" 6/382، ووثقه ابن معين، والعجلي، والنسائي كما في "تعجيل المنفعة" ص168 نقلا عن ابن خلفون، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين، ابو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب . وأخرجه البزار "3391" عن أبي كريب، بهذا الإسناد . وقال الهيثمي في "المجمع" 7/335: رجاله رجال الصحيح ! وأخرجه أيضا "3392" مختصرا من طريق منصور بن أبي الأسود، عن الأعمش، به. وأخرجه كذلك أحمد 5/389 عن وهب بن جرير، عن أبيه، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ. وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" ص644، وزاد نسبته إلى الروياني في "مسنده"، والضياء المقدسي في "الجنان."

قیدی بنو اسمٰعیل سے تعلق رکھتا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے آزاد کردو جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے تعلق رکھتا ہے' پھر ایک مرتبہ بنوتمیم کے صدقات آئے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت میں دجال کے خلاف سب سے زیادہ سخت یہ لوگ ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ قِتَالِهِمُ الدَّجَّالَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' مسلمانوں کے دجال کے ساتھ جنگ کے وقت اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح عطا فرمائے گا

6809 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْدُوْنَ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تُقَاتِلُوْنَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، وَتُقَاتِلُوْنَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ تُقَاتِلُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

❀❀ حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ جزیرہ عرب کے ساتھ جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اسے فتح کردے گا تم لوگ اہل فارس کے ساتھ جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اسے فتح کردے گا پھر تم لوگ دجال کے ساتھ جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر فتح نصیب کرے گا''۔

6808- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي، وجرير: هو ابن عبد الحميد الضبي. وأخرجه البخاري "2543" في الفتن: باب من ملك العرب رقيقا فوهب وباع وجامع وفدى وسبى الذرية، و"4366" في المغازي: باب رقم "68"، ومسلم "2525" في فضائل الصحابة: باب من فضائل غفار وأسلم وجهينة ومزينة وتميم ودوس وطيء، عن زهير بن حرب، وأخرجه البخاري أيضا في الحديث "2543" عن محمد بن سلام، كلاهما عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2543" عن محمد بن سلام، ومسلم "2525" عن قتيبة بن سعيد، كلاهما عن جرير بن عبد الحميد، عن مغيرة بن مقسم، عن الحارث بن يزيد العكلي، عن أبي زرعة، به. وأخرجه مسلم "2525" عن حامد بن عمر البكراوي، عن مسلمة بن علقمة المازني، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ أبي هريرة، قال: ثلاث خصال سمعتهن مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في بني تميم، لا أزال أحبهن بعد، وساق الحديث بهذا المعنى، غير أنه قال: "هم أشد الناس قتالا في الملاحم"، ولم يذكر الدجال. وأخرجه بنحوه أحمد 2/390 أحمد 2/390 عن أسود بن عامر، عن سفيان، عن رجل، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "هذه صدقة قومي، وهم أشد الناس على الدجال " يعني بني تميم، قال أبو هريرة: ما كان قوم من الأحياء أبغض إلي منهم، فأحببتهم منذ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا. قلت: وفي سنده جهالة، وقال الحافظ ابن حجر في "الفتح": وكان ذلك لما كان يقع بينهم وبين قومه في الجاهلية من العداوة.

6809- إسناده حسن على شرط مسلم، سماك بن حرب حسن الحديث وقد تابعه عبيد الله بن عمرو الرقي، وقد تقدم برقم "6672".

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْبَلَدِ الَّذِىْ يُهْلِكُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الدَّجَّالَ بِهِ

اس شہر کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس میں اللہ تعالیٰ دجال کو ہلاکت کا شکار کرے گا

6810 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَاْتِى الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، وَهِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةَ، حَتّٰى يَنْزِلَ عِنْدَ اُحُدٍ، ثُمَّ يَغْدُو قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَاكَ يَهْلِكُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دجال مشرق کی طرف سے آئے گا اس کا ارادہ مدینہ منورہ کا ہوگا' یہاں تک کہ جب وہ احد پہاڑ کے قریب پڑاؤ کرے گا' تو پھر وہ شام کی طرف روانہ ہوجائے گا اور وہاں وہ ہلاکت کا شکار ہوگا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَاتِلِ الْمَسِيْحِ وَوَصْفِ الْمَوْضِعِ الَّذِىْ يَقْتُلُهُ فِيْهِ

دجال کے قاتل کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اور اس مقام کا تذکرہ جہاں وہ (قاتل) دجال کو قتل کرے گا

6811 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِى

6810- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 2/397، ومسلم "1380" في الحج: باب صيانة المدينة من دخول الطاعون والدجال إليها، والبغوي "2023" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد، غير أنهم قالوا فيه: "ثم تصرف الملائكة وجهه قبل الشام ." وأخرجه أحمد 2/407 - 408 من طريق عبد الرحمن بن إبراهيم القاص المدني، و 457 من طريق شعبة، كلاهما عن العلاء ، به. وزاد في أوله: "الإيمان يمان، والكفر من قبل المشرق، وإن السكينة في أهل الغنم، وإن الرياء والفخر في أهل الفدادين أهل الوبر وأهل الخيل، ويأتي المسيح من قبل المشرق ... "، والمسيح هو الدجال.

6811- حديث صحيح لغيره، عبد الله بن ثعلبة، ويقال له: عبيد الله بن عبد الله بن ثعلبة، ويقال: عبد الله بن عبيد الله بن ثعلبة الأنصاري المدني، قال الحافظ في التقريب" شيخ للزهري لا يعرف، واختلف عليه في إسناد حديثه، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 3/420 عن هاشم بن القاسم، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/420من طريق الأوزاعي، والطبراني "1080"/19 من طريق عبد الرحمن بن إسحاق، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه الترمذي "2244" في الفتن: باب ما جاء في قتل عيسى ابن مريم الدجال، عن قتيبة بن سعيد، والطبراني "1075"/19 من طريق عبد الله بن صالح، كلاهما عن الليث، به. عند الترمذي "عبيد الله بن عبد الله ثعلبة" وعند الطبراني "عبد الله بن عبيد الله بن ثعلبة." وقال الترمذي: حسن صحيح! وأخرجه أحمد 3/420، والحميدي "828"، والطبراني "1077"/19 عن سفيان بن عيينة، والطيالسي "1227"، والطبراني "1079"/19 عن زمعة بن صالح، والطبراني "1081"/19/19 من طريق عقيل بن خالد، ثلاثتهم عن الزهري، به. وسماه في رواية أحمد:"عبد الله بن عبيد الله بن ثعلبة "، وقال آخرون: عبيد الله بن عبد الله بن ثعلبة. وأخرجه عبد الرزاق "20835"، ومن طريق أحمد 3/420 و4/226 و390، والطبراني "1076"/19

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي مُجَمِّعَ بْنَ جَارِيَةَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ

حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو''باب لد'' کے قریب قتل کر دیں گے۔''

ذِكْرُ قَدْرِ مُكْثِ الدَّجَّالِ فِي الْأَرْضِ عِنْدَ خُرُوجِهِ مِنْ وَثَاقِهِ

اس مدت کی مقدار کا تذکرہ' جس مدت تک دجال اپنی قید سے نکلنے کے بعد زمین میں ٹھہرا رہے گا

6812 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): أُحَدِّثُكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ، حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ أَبُو الْقَاسِمِ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: إِنَّ الْأَعْوَرَ الدَّجَّالَ مَسِيحَ الضَّلَالَةِ يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فِي زَمَانِ اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ، وَفُرْقَةٍ، فَيَبْلُغُ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنَ الْأَرْضِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا، اللَّهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا، اللَّهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا - مَرَّتَيْنِ - وَيُنْزِلُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَؤُمُّهُمْ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَتَلَ اللَّهُ الدَّجَّالَ، وَأَظْهَرَ الْمُؤْمِنِينَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي هَذَا الْخَبَرِ: فَيَؤُمُّهُمْ أَرَادَ بِهِ فَيَأْمُرُهُمْ بِالْإِمَامَةِ، إِذِ الْعَرَبُ تَنْسُبُ الْفِعْلَ إِلَى الْآمِرِ، كَمَا تَنْسُبُهُ إِلَى الْفَاعِلِ، كَمَا ذَكَرْنَا فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تم لوگوں کو وہ بات بتاتا ہوں' جو میں نے حضرت صادق صدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے: حضرت ابوالقاسم صادق وصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی: کانا دجال جو گمراہی کو لے کر چلنے والا ہے وہ لوگوں کے اختلاف کے زمانے میں مشرق کی طرف سے ظہور کرے گا اور چالیس دن میں جتنا اللہ کو منظور ہو گا زمین کے اس حصے تک پہنچ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مقدار کے بارے میں بہتر جانتا ہے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو نازل کرے گا وہ ان لوگوں کی (یعنی مسلمانوں کی) امامت کریں گے' جب وہ رکوع سے سر اٹھائیں گے تو یہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی حمد کو سن لیا' جس نے اس کی حمد بیان کی' پھر اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کروا دے گا اور مومنوں کو غلبہ عطا کرے گا۔

6812- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير كليب بن شهاب، والد عاصم، فقد روى له أصحاب السنن والبخاري في "رفع اليدين" وهو صدوق. وأخرجه البزار "3396" عن علي بن المنذر، عن محمد بن فضيل، عن عاصم بن كليب، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/349، ونسبه إلى البزار، وقال: رجاله رجال الصحيح! غير علي بن المنذر، وهو ثقة.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں یہ بات مذکور ہے وہ ان کی امامت کریں گے اس کے ذریعے مراد یہ ہے: وہ انہیں امامت کا حکم دیں' کیونکہ عرب بعض اوقات فعل کی نسبت حکم دینے والے کی طرف بھی کر دیتے ہیں' جس طرح وہ اس کی نسبت کام کرنے والے کی طرف کرتے ہیں جیسا کہ ہم اپنی کتابوں میں دیگر مقامات پر یہ بات ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ ذَوَبَانِ الدَّجَّالِ عِنْدَ رُؤْيَتِهِ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَبْلَ قَتْلِهِ اِيَّاهُ

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے دجال کو قتل کرنے سے پہلے دجال کے انہیں دیکھ کر پگھلنے کا تذکرہ

6813 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ، اَوْ بِدَابِقَ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، هُمْ خِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَاِذَا تَصَافُّوا، قَالَتِ الرُّوْمُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا، ثُمَّ يُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ وَهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ، وَيَفْتَتِحُ ثُلُثٌ فَيَفْتَتِحُوْنَ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ، قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ، اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهَالِيْكُمْ، فَيَخْرُجُوْنَ، وَذٰلِكَ بَاطِلٌ، فَاِذَا جَاؤُوا الشَّامَ خَرَجَ - يَعْنِي الدَّجَّالَ - فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ، وَيُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ، اِذْ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَاِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ يَذُوْبُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ، وَلَوْ تَرَكُوْهُ لَذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ، وَلٰكِنَّهُ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيْهِمْ دَمَهُ بِحَرْبَتِهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک اہل روم اعماق (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دابق کے مقام پر پڑاؤ نہیں کریں گے اہل مدینہ میں سے ایک لشکر نکل کر ان کی طرف جائے گا وہ اس وقت میں روئے زمین کے سب سے بہتر لوگ ہوں گے' جب وہ صف بندی کر لیں گے تو رومی یہ کہیں گے ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہم میں سے بعض لوگوں کو قیدی بنا لیا ہے ہم ان کے ساتھ جنگ کریں گے تو مسلمان یہ کہیں گے جی نہیں اللہ کی قسم! ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان جگہ کو خالی نہیں کریں گے وہ ان کے

6813– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبي ثور - وهو إبراهيم بن خالد الفقيه صاحب الشافعي - فقد روى له أبو داود وابن ماجة، وهو ثقة . وأخرجه مسلم "2897" في الفتن: باب في فتح قسطنطينية، وخروج الدجال، ونزول عيسى ابن مريم، عن زهير بن حرب، بهذا الإسناد . والأعماق ودابق موضعان بين حلب وأنطاكية، ومرج دابق اتخذه الخليفة الأموي سليمان بن عبد الملك معسكرا وفيه مات، وفيه أيضا أقام الخليفة العباسي هارون الرشيد، وفيه تغلب السلطان سليم الأول العثماني على المماليك.

ساتھ جنگ کریں گے اور ان میں سے ایک تہائی لوگ پسپاء ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں کرے گا ایک تہائی لوگ شہید ہو جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے شہداء ہوں گے اور ایک تہائی لوگ فتح حاصل کرتے ہوئے قسطنطنیہ کو فتح کرلیں گے اب بھی وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں سے لٹکا رہے ہوں گے کہ اسی دوران شیطان ان کے درمیان چیخ کر اعلان کرے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں تک پہنچ گیا ہے وہ لوگ نکلیں گے یہ بات جھوٹی ہوگی جب یہ لوگ شام آئیں گے تو دجال نکل آئے گا ابھی وہ لوگ جنگ کی تیاری کر رہے ہوں گے اور صفیں درست کر رہے ہوں گے اسی دوران نماز کے لئے اقامت کہی جائے گی پھر حضرت عیسیٰ بن مریم نزول کرلیں گے جب اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو یوں پگھلنا شروع ہوگا جس طرح نمک پگھلتا ہے اگر مسلمان اسے چھوڑ دیں تو وہ پھر بھی پگھل جائے گا یہاں تک کہ مر جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان کے ہاتھ کے ذریعے (یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم کے ہاتھ کے ذریعے) قتل کرے گا اور وہ اپنے نیزے پر اس کا خون ان لوگوں کو دکھائیں گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْاَمْنِ الَّذِیْ يَكُوْنُ فِی النَّاسِ بَعْدَ قَتْلِ ابْنِ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ

امن کی اس صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے دجال کو قتل کرنے کے بعد لوگوں کے درمیان ہوگا

6814 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى، وَاَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَاِنَّهُ نَازِلٌ فَاعْرِفُوْهُ، فَاِنَّهُ رَجُلٌ يَنْزِعُ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، كَاَنَّ رَاْسَهُ يَقْطُرُ وَاِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَّةٌ، وَاِنَّهُ يَدُقُّ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيُفِيْضُ الْمَالَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَاِنَّ اللّٰهَ يُهْلِكُ فِیْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا غَيْرَ الْاِسْلَامِ، وَيُهْلِكُ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ الضَّالَّ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ، وَيُلْقِی اللّٰهُ الْاَمَنَةَ حَتّٰى يَرْعَى الْاَسَدُ مَعَ الْاِبِلِ، وَالنَّمِرُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبُ الصِّبْيَانُ مَعَ الْحَيَّاتِ، لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انبیاء کرام علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں مختلف ہیں اور میں تمام لوگوں میں عیسیٰ بن مریم کے سب سے زیادہ قریب ہوں وہ نازل ہوں گے تو تم انہیں پہچان لو گے وہ ایک ایسے فرد ہیں جن کا رنگ سرخ اور سفید ہوگا اور ان کے سر سے

6814- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الرحمن بن آدم فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 2/437 عن عبد الوهاب، والآجری فی "الشريعة" ص 380 من طريق وهب بن جرير، كلاهما عن هشام الدستوائی، بهذا الإسناد.وانظر الحديث ."2821"

یوں لگے گا جیسے پانی کے قطرے ان کے سر سے ٹپک رہے ہیں اگر چہ ان کا سر گیلا نہیں ہوگا وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو ماردیں گے مال کو عام کردیں گے جزیے کو ختم کردیں گے اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے علاوہ دین کو ختم کر دے گا اور اللہ تعالیٰ گمراہ اور کانے جھوٹے دجال کو بھی ہلاک کردے گا پھر اللہ تعالیٰ امن وسکون القاء کرے گا' یہاں تک کہ شیر اونٹ کے ساتھ چر رہا ہوگا اور چیتا گائے کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چر رہا ہوگا' بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے ان میں سے کوئی کسی دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَفْعَلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بِمَنْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اس شخص کے ساتھ کیا سلوک کریں گے' جسے اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنے سے نجات عطا کی ہوگی

6815 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ فَيَّاضٍ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ يَأْتِي قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنَ الدَّجَّالِ، فَيَمْسَحُ وُجُوْهَهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ بن مریم ایک قوم کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دجال سے محفوظ رکھا ہوگا' تو وہ لوگ جنت میں ان کے درجے کے حساب سے ان کے چہروں کو چھوئیں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ رَفْعِ التَّبَاغُضِ وَالتَّحَاسُدِ وَالشَّحْنَاءِ عِنْدَ نُزُوْلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اس بات کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول کے وقت لوگوں کے درمیان سے آپس کا بغض، آپس کا حسد اور آپس کا کینہ ختم ہو جائے گا' اللہ تعالیٰ ان پر درود نازل کرے

6815- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير الوليد بن عتبة، فقد روى له أبو داود، وهو ثقة. ابن جابر: هو عبد الرحمن بن يزيد بن جابر الأزدي وهو قطعة من حديث مطول في نزول عيسى ابن مريم وقتله الدجال. وأخرجه مسلم "2937" في الفتن: باب ذكر الدجال وصفته وما معه، من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وقرن مسلم في إحدى طرقه بالوليد بن مسلم عبد الله بن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر. وأخرجه أيضا ابن ماجه "4075" في الفتن: باب فتنة الدجال، وخروج عيسى ابن مريم، وخروج يأجوج ومأجوج، عن هشام بن

6816 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَیْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِیْنَاءَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):لَیَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا عَادِلًا، فَیَكْسِرُ الصَّلِیبَ، وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیرَ، وَلَیَضَعَنَّ الْجِزْیَةَ، وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَیَدْعُوَنَّ اِلَی الْمَالِ فَلَا یَقْبَلُهُ اَحَدٌ

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ بن مریم انصاف کرنے والے عادل حکمران کے طور پر نزول کریں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو ماردیں گے جزیے کو ختم کردیں گے اونٹنیوں کو چھوڑ دیا جائے گا' (ان کی زکوٰۃ لینے) کی کوشش نہیں کی جائے گی۔ آپس کا کینہ بغض اور حسد ختم ہوجائے گا وہ لوگوں کو مال کی طرف بلائیں گے' لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نُزُولَ عِيسٰى ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نازل ہونا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے

6817 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِیلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِیدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ رَزِینٍ، عَنْ اَبِیْ یَحْیٰی مَوْلٰی ابْنِ عَفْرَاءَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

6816-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن محمد العنقزى، فمن رجال مسلم. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، والمقبرى: هو سعيد بن أبي مريم. وأخرجه أحمد 2/493 - 494، ومسلم "243""155" في الإيمان: باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة محمد صلى الله عليه وسلم، والطحاوى في "شرح مشكل الآثار" "105" بتحقيقنا، والآجرى في "الشريعة" ص 380، وابن منده في "الإيمان" "412"، والبغوى "3276" من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. به.

6817-عاصم: هو ابن بهدلة صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله من رجال الصحيح، لكن رواه سفيان وشعبة وغيرهما، موقوفا على ابن عباس. وأخرجه مطولا الطبراني "12740" عن إسحاق بن إبراهيم بن أبي حسان الأنماطي، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد . وأخرجه كذلك أحمد 1/317 - 318، عن هاشم بن القاسم، عن شيبان بن عبد الرحمن، به . وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/104 ونسبه إلى أحمد والطبراني، وقال: وفيه عاصم ابن بهدلة، وثقه أحمد وغيره وهو سيء الحفظ، وبقية رجاله رجال الصحيح . وأخرجه الطبرى في "تفسيره" 25/90 من طريق سفيان، عن عاصم بن أبي النجود، به، موقوفا على ابن عباس. وأخرجه أيضا موقوفا عليه 25/90 من طريق شعبة وقيس، عن عاصم، عن أبي رزين، عن ابن عباس . وأخرجه 25/90 من طريق ابن عطية، عن فضيل بن مرزوق، عن جابر، عن ابن عباس قوله.

(متن حدیث):عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ: (وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) (الزخرف: 61) ، قَالَ: نُزُوْلُ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قَبْلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرمایا ہے:

''بے شک وہ قیامت کی نشانی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اس سے مراد قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ

اَنَّ خَبَرَ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ وَهْمٌ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) عمرو بن محمد کی نقل کردہ وہ روایت، جسے ہم ذکر کر چکے ہیں، اس میں وہم پایا جاتا ہے

6818 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، يَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُفِيْضُ الْمَالَ حَتّٰى لَا يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ .

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَسَمِعَهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَالطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

6818– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير يزيد ابن موهب وهو ثقة روى له أصحاب السنن غير الترمذي . وأخرجه أحمد 2/537، والبخاري "2222" في البيوع: باب قتل الخنزير، ومسلم "155" "242" في الإيمان: باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم، والترمذي "2233" في الفتن: باب ما جاء في نزول عيسى ابن مريم عليه وسلم، وابن منده في "الإيمان" "407" من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "20840"، وأحمد 2/240، والحميدي "1097"، وابن أبي شيبة 15/144، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" "2973"، والبخاري "2476" في المظالم: باب كسر الصليب وقتل الخنزير، و "3448" في أحاديث الأنبياء : باب نزول عيسى ابن مريم عليه السلام، وخروج يأجوج ومأجوج، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" "103" و"104"، والآجري في "الشريعة" ص 381_380، وابن منده "408" و"409" و"410" و"411"، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة" "4275" من طرق عن الزهري، به . وانظر الحديث "6816".

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عنقریب تمہارے درمیان حضرت عیسیٰ بن مریم انصاف کرنے والے اور عدل کرنے والے حکمران کے طور پر نزول کریں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیے کو ختم کر دیں گے مال کو عام کر دیں گے' یہاں تک کہ کوئی شخص اسے قبول نہیں کرے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت لیث بن سعد نے سعید مقبری کے حوالے سے عطاء بن میناء کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت زہری کے حوالے سے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے' تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِمَامَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عِنْدَ نُزُوْلِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يَكُوْنُ مِنْهُمْ دُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ عِيْسٰى اِمَامُهُمْ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول کے وقت اس امت کا امام اس امت کا ایک فرد ہوگا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس زمانے میں ان لوگوں کے امام نہیں ہوں گے

6819 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُوْلُ: لَا، اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ لِتَكْرِمَةِ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا اور یہ لوگ قیامت کے دن تک غالب رہیں گے پھر حضرت عیسیٰ بن مریم نزول کریں گے تو ان کا امیر کہے گا: آپ آگے بڑھیں اور ہمیں نماز پڑھائیں وہ فرمائیں گے: جی نہیں تم لوگ ایک دوسرے کے امیر ہو (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اللہ تعالیٰ اس امت کی عزت افزائی کے لئے ایسا کرے گا۔''

6819- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الصحيح. غير يوسف بن سعيد بن مسلم المصيصي وهو ثقة حافظ روى له النسائي. حجاج: وبن محمد المصيصي الأعور. وأخرجه أحمد 3/384، ومسلم "156" في الإيمان: باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم، وابن منده في الإيمان "418" من طرق عن حجاج بن محمد الأعور، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/345 عن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير، به. وأخرجه بنحوه أبو يعلى "2078" عن حفص الحلواني، عن بهلول بن مروق الشامي، عن موسى بن عبيدة، عن أخيه، عن جابر. وموسى بن عبيدة ضعيف.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ يَحُجُّ الْبَيْتَ الْعَتِيقَ بَعْدَ قَتْلِهِ الدَّجَّالَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو قتل کر دینے کے بعد بیت اللہ کا حج کریں گے

6820 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا، اَوْ لَيُثَنِّيَنَّهُمَا

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فج روحاء'' کے مقام پر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام حج یا شاید عمرے یا شاید ان دونوں کا تلبیہ پڑھیں گے (یہ شک راوی کو ہے)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِذَا نَزَلَ يُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جب نزول کریں گے تو (غیر مسلم) لوگوں کے ساتھ اسلام کی سربلندی کے لیے جنگ کریں گے

6821 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ

6820– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير حنظلة بن على الأسلمي فمن رجال مسلم . عبد الوهاب: هو ابن عبد المجيد بن الصلت الثقفي . وأخرجه عبد الرزاق "20842"، وأحمد 2/240و 272و 513 و 540، والحميدى "1005"، ومسلم "1252" في الحج: باب إهلال النبي صلى الله عليه وسلم، وابن جرير الطبرى في "تفسيره" "7144"، وابن منده في "الإيمان" "419"، والبيهقى في "السنن" 5/2، والبغوى "4278" من طرق عن الزهرى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/290 - 291 عن يزيد بن هارون، عن سفيان بن حسين، عن الزهرى، به. في حديث طويل. والإهلال: رفع الصوت بالتلبية، وفج الروحاء : قال ياقوت: بين مكة والمدينة كان طريق رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى بدر، وإلى مكة عام الفتح، وعام الحج.

6821–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الرحمن بن آدم فمن رجال مسلم . وأخرجه أبو داود "4324" في الملاحم: باب خروج الدجال، عن هدبة بن خالد، بهذا الإسناد، وفيه عنده بعض الاختصار . وأخرجه أحمد 2/406، والحاكم 2/595 عن عفان بن مسلم، عن همام، به. وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي . وأخرجه أحمد 2/437، والطبرى في "تفسيره" "10830" من طريق سعيد بن أبي عروبة، وأحمد 2/437 من طريق شيبان النحوى، والطبرى "7145" من طريق الحسن بن دينار، ثلاثتهم عن قتادة، به . إلا أن الحسن بن دينار، زاد فيه: "وأنه خليفتي على أمتي"، أى عيسى ابن مريم، والحسن بن دينار متروك، وقد تفرد بهذه الزيادة، وقال ابن كثير في "نهاية البداية" 1/172 بعد أن ذكر رواية الطبرى من طريق سعيد بن أبي عروبة: وهذا إسناد جيد قوى. وأخرجه عبد الرزاق "20845"

بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلْاَنْبِيَاءُ كُلُّهُمْ اِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى، وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ، وَاَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ اِنَّهُ لَيْسَ بَيْنِىْ وَبَيْنَهُ نَبِىٌّ، وَاِنَّهُ نَازِلٌ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ، رَجُلٌ مَرْبُوعٌ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَيْنِ كَاَنَّ رَاْسَهُ يَقْطُرُ، وَاِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْاِسْلَامِ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِىْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، وَتَقَعُ الْاَمَنَةُ فِى الْاَرْضِ حَتّٰى تَرْتَعَ الْاُسْدُ مَعَ الْاِبِلِ، وَالنِّمَارُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا تَضُرُّهُمْ، فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفّٰى، فَيُصَلِّىْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں مختلف ہیں ان کا دین ایک ہے اور میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ عیسیٰ بن مریم کے قریب ہوں' کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے وہ نزول کریں گے' جب تم انہیں دیکھو گے تو انہیں پہچان لو گے وہ ایک ایسے شخص ہیں جن کا رنگ سرخ وسفید ہے ان کا قد درمیانہ ہوگا ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوئے محسوس ہوں گے اگرچہ وہ گیلا نہیں ہوگا وہ اسلام کے لئے لوگوں کے ساتھ لڑائی کریں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو ماردیں گے جزیے کو ختم کردیں گے اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے علاوہ دیگر تمام مذاہب کو ختم کردے گا اور مسیح دجال کو ختم کردے گا اور زمین میں امن قائم ہوجائے گا' یہاں تک کہ شیر اونٹ کے ساتھ، چیتا گائے کے ساتھ، بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چر رہے ہوں گے، بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال تک رہیں گے پھر ان کا انتقال ہوجائے گا مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے اللہ تعالیٰ کا درود ان پر نزول ہو۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ قَدْرِ مُكْثِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِى النَّاسِ بَعْدَ قَتْلِهِ الدَّجَّالَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو قتل کردینے کے بعد لوگوں کے پاس کتنا عرصہ مقیم رہیں گے

6822 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السِّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ

6822- إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير الحضرمي بن لاحق فقد روى له أبو داود والنسائي وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال الحافظ في "التقريب": بأس به. وأخرجه بنحوه أحمد 6/75 عن سليمان بن داود، عن حرب بن شدّاد عن يحيى بن كثير، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/338، ونسبه إلى أحمد، وقال: رجاله رجال الصحيح غير الحضرمي بن لاحق وهو ثقة.

شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْاَشْيَبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث):دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ ؟ قَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ذَكَرْتُ الدَّجَّالَ، قَالَ: فَلَا تَبْكِيْنَ، فَاِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا حَيٌّ اَكْفِيكُمُوهُ، وَاِنْ مُتُّ، فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، وَاِنَّهُ يَخْرُجُ مَعَهُ الْيَهُودُ، فَيَسِيرُ حَتّٰى يَنْزِلَ بِنَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ شِرَارُ اَهْلِهَا، فَيَنْطَلِقُ حَتّٰى يَاْتِيَ لُدَّ، فَيَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَلْبَثُ عِيسٰى فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِينَ سَنَةً، اَوْ قَرِيبًا مِنْ اَرْبَعِينَ سَنَةً اِمَامًا عَدْلًا وَحَكَمًا مُقْسِطًا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' تو میں رو رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نہ روؤ کیوں کہ اگر وہ ایسے وقت میں نکلا جب میں زندہ ہوا تو میں تم سب کی جگہ اس کے مقابلے میں ہوں گا اور اگر میں مر گیا تو تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے وہ دجال جب نکلے گا' تو اس کے ساتھ یہودی ہوں گے وہ چلتا ہوا مدینہ منورہ کے ایک کنارے پر پڑاؤ کرے گا اس زمانے میں مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے جن میں سے ہر دروازے پر دو فرشتے تعینات ہوں گے مدینہ منورہ کے بدترین لوگ نکل کر اس کی طرف چلے جائیں گے پھر وہ وہاں سے روانہ ہوگا' یہاں تک کہ ''لد'' کے مقام پر آئے گا وہاں حضرت عیسیٰ بن مریم نزول کریں گے وہ اسے قتل کر دیں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک زمین میں رہیں گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) چالیس کے قریب تک رہیں گے وہ عادل حکمران انصاف کرنے والے حاکم کے طور پر رہیں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خُرُوجَ الْمَهْدِيِّ اِنَّمَا يَكُونُ بَعْدَ ظُهُورِ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ فِي الدُّنْيَا وَغَلَبِهِمَا عَلَى الْحَقِّ وَالْجِدِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' امام مہدی کا ظہور دنیا میں ظلم و ستم کے ظہور کے بعد ہوگا جبکہ یہ دونوں (یعنی ظلم و ستم) حق اور عدل پر غالب آ چکے ہوں گے

6823 - (سندِ حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الصِّدِّيقِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

6823–إسناده صحيح على شرط الشيخين، عوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي، وأبو الصديق: هو بكر بن عمر الناجي. وهو في "مسند أبي يعلى" . "987" وأخرجه أحمد 3/36، والحاكم 4/557 من طرق عن عوف، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي . وأخرجه بنحوه أحمد 3/28و70 من طرق عن أبي الصديق الناجي، به . وقال فيه: " يملك سبعا أو تسعا." ولنظر . "6787" وقال الهيثمي في "المجمع" 7/314 عن أسانيد أحمد وأبي يعلى: رجالهما ثقات.

(متن حدیث): قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَمْتَلِءَ الْاَرْضُ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا، ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِي - اَوْ عِتْرَتِي - فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین ظلم اور دشمنی سے بھر نہیں جاتی پھر میرے اہل بیت میں سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میری اولاد میں سے ایک شخص نکلے گا' جو زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دے گا' جس طرح یہ پہلے ظلم اور دشمنی سے بھری ہوئی تھی۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اسْمِ الْمَهْدِيِّ وَاسْمِ اَبِيهِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَهْدِيَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

امام مہدی کے نام' ان کے والد کے نام کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے: مہدی (سے مراد) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں

6824 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمْلِكَ النَّاسَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ اَبِيهِ اسْمَ اَبِي، فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگوں کا حکمران میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نہیں بنے گا اس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا وہ زمین کو انصاف

6824– إسناده حسن، عاصم - وهو ابن أبي النجود - صدوق وحديثه في "الصحيحين" مقرون، واحتج به أصحاب السنن، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين . ابن مهدي: هو عبد الرحمن، وسفيان: هو الثوري، وزر: هو ابن حبيش . وأخرجه أحمد 1/377 و430، وأبو داود "4282" في المهدي، والترمذي "2230" في الفتن: باب ما جاء في المهدي، والطبراني "10218" من طرق عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 1/376 و448، وأبو داود "4283"، والترمذي "2231"، والطبراني في "الكبير" "10213" و"10214" و"10215" و"10216" و"10217" و"10219" و"10220" و"10221" و"10222" و"10223" و"10224" و"10225" و"10226" و"10227" و"10228" و"10230"، وفي "الصغير" "1181" من طرق عن عاصم بن أبي النجود، به، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الذهبي في "تلخيص المستدرك" 4/442. وأخرجه الطبراني "10208"، وابن عدي في "الكامل" 7/2625 من طريق يوسف بن حوشب، عن أبي يزيد الأعور، عن عمرو بن مرة، عن زر بن حبيش، به. ويوسف بن حوشب لا يعرف.

اور عدل سے بھر دے گا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَهْدِيَّ يُشْبِهُ خُلُقُهُ خُلُقَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' امام مہدی کے اخلاق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سے مشابہت رکھتے ہوں گے

6825 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنِ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ شُبْرُمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِيْ، وَخُلُقُهُ خُلُقِي، فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میری امت میں سے ایک شخص نکلے گا' جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا اس کے اخلاق میرے اخلاق کے مطابق ہوں گے وہ زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دے گا' جس طرح یہ پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی۔"

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمُدَّةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ لِلْمَهْدِيِّ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس مدت کے بارے میں ہے کہ جس مدت میں آخری زمانے میں امام مہدی (کا ظہور ہوگا)

6826 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6825- إسناده ضعيف، عثمان بن شبرمة لم يرو عنه غير ابن فضيل - وهو محمد بن فضيل بن غزوان - ولم يوثقه غير المؤلف 8/448، وقال البخاري في "التاريخ الكبير" 6/228 بعد أن أورد هذا الحديث: "لا أدرى سمع من عاصم أم لا." وأخرجه الطبراني "10229" عن الحسين بن إسحاق التستري، عن واصل بن عبد الأعلى، عن محمد بن فضيل، بهذا الإسناد.

6826- إسناده حسن مطر الوراق روى له مسلم متابعة والبخاري تعليقا واحتج به الباقون، وهو حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غيرَ الحسن بن عرفة، فقد روى له أصحاب السنن غير أبي داود، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 3/17 عن أبي النضر هاشم بن القاسم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى "1128" عن قطن بن نسير، عن عدي بن أبي عمارة عن مطر الوراق، به. وقال الهيثمي في "المجمع" 7/314 بعد أن نسبه على أبي يعلى: وفيه عدي بن أبي عمارة، قال العقيلي: في حديثه اضطراب، وبقية رجاله رجال الصحيح!

(متن حدیث):لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ اَقْنٰى، يَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ قَبْلَهُ ظُلْمًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ .

اَبُو الصِّدِّيقِ اسْمُهُ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ النَّاجِيُّ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حکمران نہیں ہوگا وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا' جس طرح اس سے پہلے یہ ظلم سے بھری ہوئی تھی وہ سات سال تک حکمران رہے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوصدیق نامی راوی کا نام بکر بن قیس ناجی ہے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُبَايَعُ فِيْهِ الْمَهْدِيُّ

اس جگہ کا تذکرہ' جس جگہ پر امام مہدی کی بیعت کی جائے گی

6827 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ ذِئْبٍ يَذْكُرُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَبَا قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يُبَايَعُ لِرَجُلٍ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَلَنْ يَسْتَحِلَّ هٰذَا الْبَيْتَ اِلَّا اَهْلُهُ، فَاِذَا اسْتَحَلُّوْهُ، فَلَا تَسَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَظْهَرُ الْحَبَشَةُ، فَيُخَرِّبُوْنَهُ خَرَابًا لَا يَعْمُرُ بَعْدَهُ اَبَدًا، وَهُمُ الَّذِيْنَ يَسْتَخْرِجُوْنَ كَنْزَهُ

سعید بن سمعان بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ ذکر کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک شخص کی رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور یہ گھر صرف اسی کے

6827- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير سعد بن سمعان، فقد روى له أصحاب السنن غير ابن ماجه . وأخرجه أحمد 2/238، والحاكم 4/452 - 453 عن إسحاق بن سليمان الرازي، بهذا الإسناد . وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، فتعقبه الذهبي بقوله: ما خرجا لابن سمعان شيئا، ولا روى عنه غير ابن ذئب، وقد تكلم فيه .! قلت: أما قول الذهبي: إن الشيخين لم يخرجا لسعيد بن سمعان شيئا فهذا صحيح، وأما قوله: إنه لم يرو عنه غير ابن ذئب فغير مسلم له، فقد روى عنه غيره أبو سعيد سابق بن عبد الله الجزري الرقي كما في "التهذيب"، وقد وثقه النسائي وابن حبان والدارقطني، وقال الحاكم: تابعي معروف، ولا عبرة بتضعيف الأزدي له، لأنه بدون حجة، والأزدي نفسه قد تكلم فيه، ضعفه البرقاني وقال: رأيته في جامع المدينة وأصحاب الحديث لا يرفعون به رأسا ويتجنبونه، وقال أبو النجيب الأرموي: رأيت أهل الموصل يوهنون أبا الفتح الأزدي جدا ولا يعدونه شيئا. انظر "تاريخ بغداد" 2/244. وقد وقع في مختصر الذهبي المطبوع "ولا روى عنه ابن أبي ذئب" بحذف كلمة "غير" وهو خطأ من الطابع أو الناسخ، وهي ثابتة في مخطوطة مختصر الذهبي التي عند العلامة أحمد شاكر رحمه الله، كما نبه هو على ذلك في تحقيقه للمسند 15/36. وأخرجه الطيالسي "2373"، وأحمد 2/291 و312 و328 و351، وابن أبي شيبة 15/52 - 53 من طرق عن ابن أبي ذئب، به . وأورده الهيثمي في "المجمع" 3/298، وقال: رواه أحمد، ورجاله ثقات.

لئے حلال ہوگا' جو اس کا اہل ہو جب وہ اسے حلال قرار دیدیں گے تو پھر تم عربوں کی ہلاکت کے بارے میں نہ پوچھو' حبشی ظاہر ہوں گے وہ اسے برباد کردیں گے پھر اس کے بعد یہ کبھی آباد نہیں ہوگا اور وہی لوگ اس کا خزانہ بھی نکال لیں گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ كَثْرَةِ خَلْقِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا النَّسْلَ مِنْ اَوْلَادِ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ

اللہ تعالیٰ کا یاجوج وماجوج کی اولاد میں سے بکثرت مخلوق پیدا کرنے' کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6828 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ اَقَلُّ مَا يَتْرُكُ اَحَدُهُمْ لِصُلْبِهِ اَلْفًا مِنَ الذُّرِّيَّةِ، وَاِنَّ مِنْ وَرَائِهِمْ اُمَمًا ثَلَاثَةً: مِنْسَكٌ، وَتَاْوِيلٌ، وَتَارِيسٌ لَا يَعْلَمُ عَدَدَهُمْ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک یاجوج اور ماجوج میں سے سب سے کم تر وہ شخص ہوگا' جس کی پشت سے اس کی اولاد ایک ہزار ہوگی اور ان کے بعد تین گروہ آئیں گے منسک، تاویل اور تاریس ان کی تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ مُحَاصَرُوْنَ اِلٰى وَقْتِ يَاْذَنُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِخُرُوْجِهِمْ

6828- إسناده ضعيف، أبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي، قد اختلط وزيد بن أبي أنيسة لم ينص أحد على أنه قد سمع منه قبل اختلاطه، وقد رواه قدماء أصحاب أبي إسحاق عنه، فلم يذكروا هذا الحرف في حديثه كما سيأتي في التخريج.
وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 5/455 ونسبه إلى ابن أبي حاتم، عن ابن مسعود قال: أتينا نبي الله صلى الله عليه وسلم يوما وهو في قبة آدم له، فخرج إلينا فحمد الله ثم قال: "أبشركم أنكم ربع أهل الجنة؟ " فقلنا: نعم يا رسول الله، فقال: "أبشركم أنكم ثلث أهل الجنة؟ " فقلنا: نعم يا نبي الله، قال: "والذي نفسي بيده، إني لأرجو أن تكونوا نصف أهل الجنة، إن مثلكم في سائر الأمم كمثل شعرة بيضاء في جنب ثور أسود، أو شعرة سوداء في جنب ثور أبيض، إن بعدكم يأجوج ومأجوج، إن الرجل منهم ليترك بعده من الذرية ألفا فما زاد، وإن وراء كم ثلاث أمم: منسك وتاويل وتاريس لا يعلم عدتهم إلا الله." قلت: وقد أخرجه إلى قوله: "أو شعرة سوداء في جنب ثور أبيض": البخاري "6528"، ومسلم "221" "377"، والترمذي "2547"، وان ماجه "4283" من طريق شعبة بن الحجاج، والبخاري "6642" من طريق يوسف بن إسحاق بن أبي إسحاق السبيعي، ومسلم "221" "376" من طريق أبي الأحوص، و"221" "378" من طريق مالك بن مغول الكوفي، وابن جرير الطبري في "تفسيره" 17/112 من طريق معمر، خمستهم عن أبي إسحاق السبيعي، عن عمرو بن ميمون الأودي، عن ابن مسعود. فهؤلاء قدماء أصحاب أبي إسحاق رووه عنه، فلم يذكروا فيه قصة يأجوج ومأجوج. قلت: وهذا هو الصواب إن شاء الله تعالى، وقد اختلط على أبي إسحاق الحديث، فادخل حديث عبد الله بن عمرو الذي فيه هذا الحرف، في حديث ابن مسعود، فقد رواهما أبو إسحاق جميعا.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ'یاجوج وماجوج اس وقت تک محصور رہیں گے جب تک اللہ تعالیٰ انہیں نکلنے کی اجازت نہیں دے گا

6829 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا رَافِعٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):يَحْفِرُوْنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ حَتّٰى يَكَادُوْا اَنْ يَرَوْا شُعَاعَ الشَّمْسِ، فَيَقُوْلُوْنَ: نَرْجِعُ اِلَيْهِ غَدًا، فَيَرْجِعُوْنَ وَهُوَ اَشَدُّ مَا كَانَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ، قَالُوْا: نَرْجِعُ اِلَيْهِ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيْهِ كَهَيْئَةِ مَا تَرَكُوهُ، فَيَحْفِرُوْنَهُ، فَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ اِلٰى حُصُوْنِهِمْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ لوگ روزانہ کھودتے ہیں' یہاں تک کہ جب سورج کی شعاع کو دیکھتے ہیں (کہ سورج غروب ہونے لگا ہے) تو یہ کہتے ہیں: کل ہم دوبارہ اس کی طرف آئیں گے پھر وہ لوٹ جاتے ہیں' تو وہ (دیوار) پہلے سے زیادہ سخت ہو جاتی ہے۔' یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں پر بھیجنے کا ارادہ کرے گا' تو وہ یہ کہیں گے کہ اگر اللہ نے چاہا تو کل ہم اس کی طرف واپس آئیں گے پھر جب وہ اس کی طرف واپس آئیں گے تو وہ اسی حالت میں ہوگی' جس حالت میں اسے چھوڑ کر گئے تھے' تو وہ اسے کھود دیں گے اور نکل کر لوگوں پر آجائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو لوگ ان سے ڈر کر بھاگتے ہوئے قلعوں کی طرف چلے جائیں گے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْفِتْنَةِ الَّتِي يَبْتَلِي اللّٰهُ عِبَادَهُ بِهَا عِنْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ

اس فتنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس فتنے کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو

6829–إسناده إلى أبي هريرة صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن المقدام فمن رجال البخاري، وفي رفعه نكارة. أبو رافع: هو نفيع الصائغ . وأخرجه أحمد 2/510 - 511، وابن ماجه "4080" في الفتن: باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج يأجوج ومأجوج، وابن جرير الطبري في "تفسيره" 16/21 من طريق سعيد بن أبي عروبة، والترمذي "3153" في تفسير القرآن: باب من سورة الكهف، والحاكم 4/488 من طريق أبي عوانة، وأحمد 2/511 من طريق شيبان وهو النحوي -، ثلاثتهم عن قتادة، بهذا الإسناد . وبعضهم يزيد في الحديث على بعض، وقال الترمذي: حسن غريب، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

آزمائش میں مبتلاء کرے گا' اس وقت جب یاجوج و ماجوج کا ظہور ہوگا

6830 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیُّ، ثُمَّ الظَّفَرِیُّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، اَحَدِ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: تُفْتَحُ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ، وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ، كَمَا، قَالَ اللّٰهُ: (وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ) (الانبياء: 96)، وَيَنْحَازُ الْمُسْلِمُوْنَ عَنْهُمْ اِلٰى مَدَائِنِهِمْ وَحُصُونِهِمْ، وَيَضُمُّونَ اِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ، وَيَشْرَبُونَ مِيَاهَ الْاَرْضِ، حَتّٰى اِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَمُرُّ بِذٰلِكَ النَّهْرِ، فَيَقُولُ: قَدْ كَانَ هَاهُنَا مَاءٌ مَرَّةً، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اِلَّا فِیْ حِصْنٍ اَوْ مَدِينَةٍ، قَالَ قَائِلُهُمْ: هٰؤُلَاءِ اَهْلُ الْاَرْضِ قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ، بَقِيَ اَهْلُ السَّمَاءِ، قَالَ: ثُمَّ يَهُزُّ اَحَدُهُمْ حَرْبَتَهُ، ثُمَّ يَرْمِی بِهَا اِلَى السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ اِلَيْهِمْ مُخَضَّبَةً دَمًا، لِلْبَلَاءِ وَالْفِتْنَةِ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ يَبْعَثُ اللّٰهُ دُودًا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ كَنَغَفِ الْجَرَادِ الَّذِیْ يَخْرُجُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ مَوْتٰى حَتّٰى لَا يُسْمَعَ لَهُمْ حِسٌّ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُوْنَ: اَلَا رَجُلٌ يَشْرِی لَنَا نَفْسَهُ، فَيَنْظُرُ مَا فَعَلَ هٰؤُلَاءِ الْعَدُوُّ، فَيَتَجَرَّدُ رَجُلٌ مِنْهُمْ لِذٰلِكَ مُحْتَسِبًا لِنَفْسِهِ عَلٰى اَنَّهُ مَقْتُولٌ، فَيَجِدُهُمْ مَوْتٰى بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، فَيُنَادِی: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، اَلَا اَبْشِرُوا فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفَاكُمْ عَدُوَّكُمْ فَيَخْرُجُونَ عَنْ مَدَائِنِهِمْ وَحُصُونِهِمْ، وَيُسَرِّحُونَ مَوَاشِيَهُمْ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یاجوج اور ماجوج کو کھول دیا جائے گا' تو وہ نکل کر لوگوں پر آئیں گے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور وہ ہر بلندی سے تیزی سے آئیں گے۔''

مسلمان ان سے بچنے کے لیے اپنے شہروں اور قلعوں کی طرف جائیں گے۔ وہ (یاجوج و ماجوج) اپنے مویشی ساتھ لے کر آئیں گے (جب مسلمان اپنے مویشی ساتھ لے کر قلعوں کی طرف جائیں گے) وہ (یعنی یاجوج و ماجوج) زمین کا سارا پانی پی جائیں گے' یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص نہر کے پاس سے گزرے گا' تو یہ کہے گا کیا یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا' یہاں تک کہ

6830- إسناده جيد، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير ابن إسحاق فقد روى له البخاري تعليقاً ومسلم متابعة واحتج به الباقون، وهو صدوق وقد صرح بالسماع. وهو في مسند أبي يعلى "1351"، وزاد في آخره "فلا يكون لها، "أي: المواشي" رعي إلا لحومهم، فتشكر "أي: تسمن" كأحسن ما شكرت عن شيء من النبات أصابته قط." وأخرجه أحمد 3/77 عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "4079" في الفتن: باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج يأجوج ومأجوج، وأبو يعلى "1144"، والحاكم 4/489 - 490 من طريق يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، به. وصحَّحه الحاكم على شرط مُسلم، ووافقه الذهبي! وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 256/2: هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات، وقال الحافظ ابن كثير في "النهاية" 1/181: إسناده جيد. وأخرجه مختصرا جدا من أوله ابن جرير الطبري 17/90 من طريق سلمة، عن محمد بن إسحاق، به.

لوگوں میں سے ہر شخص کسی قلعے یا شہر کے اندر ہوگا ان میں سے ایک شخص یہ کہے گا اہل زمین سے تو ہم فارغ ہو گئے ہیں اب آسمان والے رہ گئے ہیں پھر ان میں سے ایک شخص اپنا نیزہ لہرائے گا' تو اس پر خون لگا ہوا ہوگا۔ یہ آزمائش اور فتنے کے طور پر ہوگا۔ وہ لوگ اب اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اب ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا کرے گا' جو نغف (اونٹوں اور بکریوں کی ناک میں پیدا ہونے والا کیڑا) کی مانند ہوگا۔ وہ ان کی گردنوں میں نکلے گا' تو وہ لوگ صبح کے وقت مرے ہوئے ہوں گے' یہاں تک کہ ان کی کوئی آہٹ محسوس نہیں ہوگی۔ مسلمان یہ کہیں گے کیا کوئی ایسا شخص نہیں ہے' جو ہمارے لیے اپنی جان کا سودا کرے اور اس بات کا جائزہ لے کہ اس دشمن کا کیا بنا؟ تو ان میں سے ایک شخص اس کام کے لیے الگ ہوگا وہ اپنے آپ کو اس بات کے لیے تیار کرلے گا کہ وہ قتل ہو جائے گا پھر وہ ان لوگوں کو پائے گا کہ وہ تو مرے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کے اوپر پڑے ہوئے ہیں' تو وہ پکار کر کہے گا: اے مسلمانوں کے گروہ! خبردار۔ تمہارے لیے خوش خبری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دشمن کے لیے تمہاری کفایت کر دی ہے' تو لوگ اپنے شہروں اور قلعوں سے نکل آئیں گے اور اپنے مویشیوں کو آزاد کر دیں گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ رَدْمَ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ قَدْ فُتِحَ مِنْهُ الْآنَ الشَّيْءُ الْيَسِيرُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' یاجوج و ماجوج کی دیوار میں سے تھوڑا سا حصہ اب بھی کھل گیا ہے

6831 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَحَلَّقَ بِيَدِهِ عَشَرَةً، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

❀❀ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے عربوں کے لیے اس شر کی وجہ سے بربادی ہے' جو قریب آ چکا ہے۔ آج یاجوج و ماجوج کی دیوار کا اتنا حصہ کھل گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے صفر کا حلقہ بنایا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے' جب کہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب برائیاں بڑھ جائیں گی (تو نیک لوگوں سمیت سب ہلاکت کا شکار ہوں گے)

6831–إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة، والحديث حديث زينب بنت جحش، غير أن المؤلف هنا وأبا عوانة اسقطا زينب بنت جحش من السند، نبه على ذلك الحافظ ابن حجر في "الفتح" 13/12. وقد تقدم الحديث عن زينب عند المؤلف برقم "327"، من طريق يونس بن يزيد الأيلي عن ابن شهاب، به، فانظر تخريجه هناك.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ انْقِطَاعِ الْحَجِّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' یاجوج و ماجوج کے ظہور کے بعد بھی حج کرنا منقطع نہیں ہوگا

6832 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيُحَجَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ، وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یاجوج و ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی اس بیت اللہ کا حج بھی کیا جائے گا اور عمرہ بھی کیا جائے گا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ تَتَابُعِ الْاٰيَاتِ وَتَوَاتُرِهَا اِذَا ظَهَرَتْ فِي الْاَرْضِ اَوَائِلُهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جب زمین میں پہلی نشانی نمودار ہوگی' تو پھر نشانیاں یکے بعد دیگرے تواتر کے ساتھ رونما ہونے لگیں گی

6833 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خُرُوْجُ الْاٰيَاتِ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ تَتَابَعْنَ كَمَا تَتَتَابَعُ الْخَرَزُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

6832–إسناده حسن، عمران القطان وهو ابن دوار - صدوق له أصحاب السنن، وقد توبع، وباقي السند رجاله ثقات رجال الصحيح. وهو في "مسند أبي يعلى" ."1030" وأبو داود: هو سليمان بن داود الطيالسي. وأخرجه أحمد 3/27 - 28، وابن خزيمة "2507" عن أبي داود الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/27 و48 و64، وابن خزيمة ."2507" والحاكم 4/453 من طريق أبان بن يزيد العطار، والبخاري "1593" في الحج: باب قوله تعالى: (جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَاماً لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ...) ، من طريق الحجاج بن الحجاج، كلاهما عن قتادة، به.

6833–والد أبي الربيع الزهراني: هو داود الزهراني البصري، لم يرو عنه غير ابنه الربيع واسمه سليمان - ولم يوثقه غير المؤلف 8/234، والهيثمي في "المجمع" وباقي رجال السند ثقات رجال الشيخين. وأورده الهيثمي في " مجمع الزوائد" 7م321 وقال: رواه الطبراني في "الأوسط" ورجاله رجال الصحيح غير عبد الله بن أحمد بن حنبل وداود الزهراني وكلاهما ثقة. وفي الباب عن عبد الله بن عمرو، قال: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم: "الآيات خرزات منظومات في سلك، فإن يقطع السلك يتبع بعضها بعضا." وعلقه البخاري في "التاريخ الكبير" 3/144 من طريق علي بن زيد، به. ولم يسق لفظه. قلت: وخالد بن الحويرث، لا يعرف، وعلي بن زيد وهو ابن جدعان وهو ضعيف، ومع ذلك فقد قال الهيثمي في "المجمع" 7/321 بعد أن نسبه إلى أحمد: وفيه علي بن زيد وهو حسن الحديث.!

''(قیامت سے پہلے کچھ) نشانیاں ظہور پذیر ہوں گی وہ ایک دوسرے کے آگے پیچھے اس طرح آئیں گی' جس طرح (ہار ٹوٹ جائے) تو دانے ایک دوسرے کے آگے پیچھے جاتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفِتَنَ اِذَا وَقَعَتْ وَالْاٰيَاتِ اِذَا ظَهَرَتْ كَانَ فِيْ خَلَلِهَا طَائِفَةٌ عَلَى الْحَقِّ اَبَدًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب فتنے واقع ہو جائیں گے اور نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی تو اس دوران بھی ایک گروہ ہمیشہ حق پر کاربند رہے گا

6834 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْفَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ

معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے کچھ لوگوں کی ہمیشہ مدد کی جاتی رہے گی' جو شخص انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا' یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6835 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

6834- حديث صحيح، محمد بن عصام، وأبوه تقدمت ترجمتهما عند الحديث رقم "4587"، وقد توبعا، وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم "61".

6835- إسناده حسن، محمد بن عجلان صدوق روى له مسلم متابعة، واحتج به أصحاب السنن، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. أبو صالح: هو ذكوان السمان. وأخرجه البزار "3320" عن زهير بن محمد بن قمير، عن عبد الله بن يزيد، عن سعيد بن أيوب، عن ابن عجلان، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/288، وقال: رواه البزار، ورجاله رجال الصحيح، غير زهير بن محمد بن قمير، وهو ثقة. وأخرجه بنحوه ابن ماجه "7" في المقدمة: باب اتباع سنة رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريق نصر بن علقمة، عن عمير بن الأسود وكثير بن مرة الحضرمي، عن أبي هريرة. وفي الباب عن غير واحد من الصحابة، انظر تخريج الحديث رقم "61".

(متن حدیث): لَا يَزَالُ عَلَى هٰذَا الْاَمْرِ عِصَابَةٌ عَلَى الْحَقِّ، لَا يَضُرُّهُمْ خِلَافُ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس معاملے (یعنی دین اسلام) کے بارے میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر گامزن رہے گا ان کی مخالفت کرنے والوں کی مخالفت انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی' یہاں تک کہ اللہ کا حکم ان تک آ جائے گا اور وہ اس حالت پر ہوں گے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الطَّائِفَةِ الْمَنْصُوْرَةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ عَلَى الْحَقِّ اِلٰى اَنْ تَاْتِيَ السَّاعَةُ

اس گروہ کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جس کی مدد کی جائے گی جو قیامت قائم ہونے تک حق پر کاربند رہے گا

6836 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شِمَاسَةَ حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ وَّعِنْدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ، هُمْ شَرٌّ مِّنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، لَا يَدْعُوْنَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ اِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ، فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ: يَا عُقْبَةُ، اسْمَعْ مَا يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ عُقْبَةُ: هُوَ اَعْلَمُ، وَاَمَّا اَنَا فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ، يُقَاتِلُوْنَ عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ قَاهِرِيْنَ لِعَدُوِّهِمْ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ، وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا، رِيْحُهَا رِيْحُ الْمِسْكِ، وَمَسُّهَا مَسُّ الْخَزِّ، فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ، ثُمَّ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

عبدالرحمٰن بن شماسہ بیان کرتے ہیں: وہ مسلمہ بن مخلد کے پاس موجود تھے ان کے پاس حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی اور وہ اہل جاہلیت سے بھی زیادہ برے لوگ ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگیں اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو قبول نہیں کرے گا۔ ابھی وہ اسی حالت میں تھے کہ اسی دوران میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ آ گئے۔ تو مسلمہ نے ان سے کہا: اے عقبہ! آپ سنیے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کیا بیان کر رہے ہیں۔ تو

6836–إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيحه" "1924" في الإمارة: باب قوله صلى الله عليه وسلم: "لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم" عن أحمد بن عد الرحمن بن وهب، عن عمه عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصرا على المرفوع منه عن عقبة، الطبراني "870"/17 عن أحمد بن رشدين، عن أحمد بن صالح، عن ابن وهب، به. وأخرجه كذلك "869"/17 من طريق سعيد بن أبي مريم، عن ابن لهيعة، عن يزيد بن أبي الحبيب، به.

عقبہ نے کہا: وہ زیادہ علم رکھتے ہیں بہرحال جہاں تک میری بات ہے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے دین کے معاملے میں جنگ کرتا رہے گا اور وہ اپنے دشمنوں پر غالب رہیں گے ان کی خلاف ورزی کرنے والے لوگ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ ان تک قیامت آ جائے گی مگر وہ اسی حالت میں ہوں گے۔''

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: تو اللہ تعالیٰ ایک ہوا کو بھیجے گا جس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی اور وہ چھونے میں ریشم کی طرح ہوگی تو وہ ایسے کسی شخص کو نہیں چھوڑے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہوگا مگر یہ کہ اس کی روح قبض کر لے گی پھر بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے اور انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6837 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس دین کے معاملے میں مسلمانوں کا ایک گروہ ہمیشہ جنگ کرتا رہے گا' یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ قَبُوْلِ الْاِيمَانِ فِي الْاِبْتِدَاءِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے کے بعد' کسی شخص کا ایمان قبول نہیں کیا جائے گا (جو پہلے ایمان نہ لایا ہو)

6838 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَاِذَا طَلَعَتْ آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ،

6837- إسناده حسن على شرط مسلم، سماك بن حرب لا يرقى إلى درجة الصحة. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي. وأخرجه أحمد 5/103، ومسلم "1922" في الإمارة: باب قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ من أمتي "....، من طريق محمد بن جعفر غندر، والطبراني "1891" من طريق معاذ بن العنبري، كلاهما عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/98 من طريق أسباط، 5/106 و107 من طريق زائدة، كلاهما عن سماك،

فَیَوْمَئِذٍ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیمَانِهَا خَیْرًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے نہیں نکلتا جب وہ (مغرب کی طرف سے) نکل آئے گا' تو تمام لوگ ایمان لے آئیں گے' لیکن اس دن کسی بھی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا ایسا شخص جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہیں کمائی تھی۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ خُرُوْجِ النَّارِ الَّتِیْ تَخْرُجُ قَبْلَ قِیَامِ السَّاعَةِ

اس آگ کے نکلنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو قیامت قائم ہونے سے پہلے نکلے گی

6839 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیِّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ اَخْبَرَهٗ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ تُضِیْءُ لَهَا اَعْنَاقُ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک وہ آگ نہیں نکلے گی جب تک بصریٰ میں موجود اونٹوں کی گردنیں روشن نہیں ہو جائیں گی۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ سَیْرِ النَّارِ الَّتِیْ تَخْرُجُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس آگ کے چلنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو آخری زمانے میں نکلے گی

6838- إسناده صحيح على شرط مسلم. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب. وأخرجه مسلم "157" في الإيمان: باب بيان الزمن الذي يقبل فيه الإيمان، من طرق إسماعيل بن جعفر، وابن جرير الطبري في "تفسيره" "14210" من طريق محمد بن جعفر، كلاهما عن العلاء بن عبد الرحمن، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/231 و313 و350 و398 و530، والبخاري "4635" في تفسير سورة الأنعام: باب (قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ)، و "4636": باب (لا يَنْفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا) و "6506" في الرقاق: باب رقم "40"، و"7121" في الفتن: باب رقم "25"، ومسلم "157"، وأبو داود "4312" في الملاحم: باب أمارات الساعة، والنسائي، في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/442، وابن ماجه "4068" في الفتن: باب طلوع الشمس من مغربها، وابن جرير الطبري "14204" و"14209"، والبغوي "4243" و"4244" من طرق عن أبي هريرة.

6839- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" "2902" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من أرض الحجاز، عن حرملة بن يحيى بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "7118" في الفتن: باب خروج النار، والبغوي "4251" من طريق شعيب بن أبي هريرة، ومسلم "2902"، والحاكم 4/443 من طريق عقيل بن خالد، كلاهما عن الزهري، به.

6840 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ بِشْرٍ السُّلَمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُوشِكُ اَنْ تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ حُبْسٍ، تَسِيْرُ سَيْرَ بَطِيئَةِ الْاِبِلِ، تَسِيْرُ بِالنَّهَارِ، وَتَكْمُنُ بِاللَّيْلِ، يُقَالُ: غَدَتِ النَّارُ اَيُّهَا النَّاسُ فَاغْدُوا، قَالَتِ النَّارُ: اَيُّهَا النَّاسُ فَقِيلُوا، رَاحَتِ النَّارُ اَيُّهَا النَّاسُ فَرُوحُوا، مَنْ اَدْرَكَتْهُ اَكَلَتْهُ

❁❁ رافع بن بشر سلمی اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب ایک آگ جس سے نکلے گی وہ یوں چلے گی' جس طرح سست رفتار اونٹ چلتا ہے وہ دن کے وقت چلا کرے گی اور رات کے وقت چھپ جایا کرے گی' تو یہ کہا جائے گا کہ آگ چل پڑی ہے' تو اے لوگو تم بھی چل پڑو آگ آرام کر رہی ہے' تو اے لوگو! تم لوگ بھی آرام کرو آگ روانہ ہوگئی ہے' تو اے لوگو تم بھی روانہ ہو جاؤ۔ وہ آگ جس تک پہنچے گی اس کو کھا جائے گی۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْمَوْضِعِ الَّذِیْ يَكُوْنُ مُنْتَهٰى سَيْرِ النَّارِ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا اِلَيْهِ

اس جگہ کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اس آگ کی آخری منزل ہوگی وہ آگ جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

6841 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَاهِرِ بْنِ اَبِی الدُّمَيْكِ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ،

6840- رافع بن بشر روى عنه غير واحد، وذكره المؤلف في "الثقات" 4/236، وأبوه بشر السلمي، ويقال: بشير، ويقال غير ذلك، عده غير واحد في الصحابة، وناقض المؤلف نفسه، فعده هنا في الصحابة، وذكره في "الثقات" 4/73 في قسم التابعين، وقال: يروي المراسيل، روى عنه ابنه رافع بن بشير، ومن زَعَمَ أَنَّ لَهُ صُحبةً فقد وَهِمَ، وباقي رجال السند ثقات رجال الصحيح. أبو جعفر هُوَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بن أبي طالب، الملقب بالباقر. وهو في "مسند أبي يعلى". "934" وأخرجه أحمد 3/443، والحاكم 4/442 - 443 عن عثمان بن عمر بن فارس، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "1229" من طريق أبي عاصم، عن عبد الحميد بن جعفر، عن عيسى بن علي الأنصاري، عن رافع بن بشير السلمي، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 8/12، وقال: رواه أحمد والطبراني، ورجال أحمد رجال الصحيح غير رافع، وهو ثقة.!

6841- حبيب بن حماز روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات"، وترجمه البخاري 2/315 - 316، وابن أبي حاتم 3/98 فلم يذكرا فيه جرحاً ولا تعديلا، وباقي رجال السند ثقات رجال الصحيح، عبد الله بن الحارث: هو الزبيدي النجراني. وأخرجه أحمد 5/144 عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد. وقال الهيثمي في "المجمع" 8/12، ونسبه إلى أحمد: رجاله رجال الصحيح غير حبيب بن حماز "تحرف فيه إلى حبان" وهو ثقة. وأخرجه أحمد 5/144 من طريق أبي أسامة حماد بن أسامة، كلاهما عن زائدة، عن الأعمش، به. وحديث معاوية بن عمرو مختصر، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه بنحوه ابن أبي شيبة 15/77 عن أبي خالد الأحمر، عن عمرو بن قيس، عن رجل، عن أبي ذر. وهذا إسناد ضعيف لجهالة الراوي عن أبي ذر.

قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حِمَازٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَتَعَجَّلَتْ رِجَالٌ اِلَى الْمَدِينَةِ فَبَاتُوا بِهَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ سَاَلَ عَنْهُمْ، فَقِيلَ: تَعَجَّلُوا اِلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: تَعَجَّلُوا اِلَى الْمَدِينَةِ وَالنِّسَاءِ؟ اَمَا اِنَّهُمْ سَيَتْرُكُونَهَا اَحْسَنَ مَا كَانَتْ وَقَالَ لِلَّذِينَ تَخَلَّفُوا مَعَهُ مَعْرُوفًا، ثُمَّ قَالَ: لَيْتَ شِعْرِي، مَتَى تَخْرُجُ نَارٌ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ جَبَلِ الْوَرَّاقِ، تُضِيءُ لَهَا اَعْنَاقُ الْاِبِلِ وَهِيَ تَنْزِلُ بِبُصْرَى كَضَوْءِ النَّهَارِ قَالَ عَلِيٌّ: بُصْرَى بِالشَّامِ

✿✿ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہے تھے ہم نے ذوالحلیفہ میں پڑاؤ کیا کچھ لوگ جلدی مدینہ منورہ کی طرف چلے گئے انہوں نے وہاں رات بسر کی جب صبح ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ وہ لوگ پہلے ہی مدینہ منورہ چلے گئے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ مدینہ منورہ اور خواتین کی طرف جلدی چلے گئے ہیں؟ اگر وہ لوگ ان خواتین کو ایسے ہی رہنے دیتے (یعنی کل رات جلدی نہ جاتے) تو یہ زیادہ بہتر تھا البتہ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیچھے رہ گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ مناسب طور پر بات کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہائے افسوس! جب یمن سے وراق کے پہاڑ سے آگ نکلے گی' تو اس کے ذریعے اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی اور وہ آگ بصریٰ پر یوں نازل ہوگی' جس طرح دن کی روشنی ہوتی ہے۔

علی بن مدینی نامی راوی کہتے ہیں: بصریٰ نامی جگہ شام میں ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَقَارُبِ الزَّمَانِ قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' قیامت سے پہلے زمانہ سمٹ جائے گا

6842 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُونُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَيَكُونُ الشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُونُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَاحْتِرَاقِ السَّعَفَةِ اَوِ الْخُوصَةِ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

6842– إسناده صحيح على شرط الصحيح . النفيلي: هو عبد الله بن محمد بن علي بن نفيل الحراني . وأخرجه أحمد 2/537 - 538 عن هاشم أبي النضر، عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه بنحوه أبو يعلى في "مسنده" ورقة 306 عن سريج بن يونس، عن عبيدة، عن سهيل، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/331، وقال: رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح . وفي الباب عن أنس عند الترمذي "2332" وفي إسناده ضعف.

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمانہ سمٹ نہیں جائے گا۔ سال مہینے کی طرح ہو جائے گا مہینہ جمعے کی طرح ہوگا جمعہ ایک دن کی طرح ہوگا ایک دن ایک ساعت (یعنی پورا پہر) کی طرح ہوگا اور ایک یوں ہوگی جیسے (کسی عام درخت کا) پتہ یا کھجور کا پتہ جلتا ہے۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي يُتَوَقَّعُ كَوْنُهَا قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ

ان خصائل کا تذکرہ جن کے بارے میں یہ توقع ہے کہ وہ قیامت سے پہلے نمودار ہوں گے

6843 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ: مَاذَا كُنْتُمْ تَتَذَاكَرُونَ؟ قُلْنَا: كُنَّا نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ، فَقَالَ: اِنَّهَا لَا تَقُومُ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ: الدَّجَّالَ، وَالدُّخَانَ، وَعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، وَيَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَثَلَاثَ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنَ، اَوْ عَدَنٍ، اَوِ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ

❀❀ حضرت ابوسریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف جھانک کر دیکھا ہم اس وقت بات چیت کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کس چیز کے بارے میں بات چیت کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہم قیامت کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہیں دیکھو گے۔ دجال، دھواں، حضرت عیسیٰ بن مریم (کا نزول)، یاجوج و ماجوج، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے نکلنا اور تین مرتبہ دھنسنا ایک مرتبہ دھنسنا مشرق میں ہوگا ایک مرتبہ دھنسنا مغرب میں ہوگا ایک مرتبہ دھنسنا جزیرۃ العرب میں ہوگا اور اس کے آخر میں ایک آگ ہوگی جو عدن کے گڑھے سے نکلے گی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عدن سے نکلے گی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یمن سے نکلے گی اور وہ لوگوں کو میدان محشر کی طرف لے جائے گی۔

ذِكْرُ اَمَارَةٍ يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ

اس نشانی کا تذکرہ جس کے ذریعے قیامت قائم ہونے پر استدلال کیا جا سکتا ہے

6844 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا

6843- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير صحابيه - وهو حذيفة بن أسيد - فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" "2901" "39" في الفتن: باب في الآيات التي تكون قبل الساعة، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وقد تقدم عند المؤلف برقم "6791" من طريق شعبة بن الفرات القزاز.

اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ، حَدَّثَنِیْ زُفَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَرْدَكَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ وَالِبَةَ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث):وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ، لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَظْهَرَ الْفُحْشُ، وَالْبُخْلُ، وَیُخَوَّنَ الْاَمِیْنُ، وَیُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ، وَیَهْلِكَ الْوُعُوْلُ، وَتَظْهَرَ التَّحُوْتُ قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْوُعُوْلُ وَالتَّحُوْتُ؟ قَالَ: الْوُعُوْلُ: وجُوْهُ النَّاسِ وَاَشْرَافُهُمْ، وَالتَّحُوْتُ: الَّذِیْنَ كَانُوْا تَحْتَ اَقْدَامِ النَّاسِ لَا یُعْلَمُ بِهِمْ.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ اَبَا هُرَیْرَةَ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِیْنَ اِذَا ذَاكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک فحاشی، کنجوسی عام نہیں ہو جاتے۔ امین شخص کو خائن قرار دیا جائے گا اور خائن شخص کو امین بنایا جائے گا۔ وعول ہلاکت کا شکار ہو جائے گا اور تحوت عام ہو جائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وعول اور تحوت سے کیا مراد ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وعول'' سے مراد لوگوں کے بڑے اور معززین ہیں اور ''تحوت'' سے مراد وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے پاؤں کے نیچے رہتے ہیں اور ان کے بارے میں علم نہیں ہوتا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعید بن جبیر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس وقت احادیث کا سماع کیا تھا' جس وقت ان کی عمر دس سال تھی۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ وَالنَّاسُ فِیْ اَسْوَاقِهِمْ وَاَشْغَالِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب قیامت قائم ہوگی' تو لوگ اس وقت بازاروں میں ہوں گے اور اپنے کام کاج کر رہے ہوں گے

6845 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْرَجُ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ، یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَثَوْبُهُمَا بَیْنَهُمَا لَا یَطْوِیَانِهٖ وَلَا یَتَبَایَعَانِهٖ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ لَا یَطْعَمُهٗ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ یَلُوْطُ حَوْضَهٗ لَا یَسْقِیْهِ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَرَفَعَ لُقْمَتَهٗ اِلٰی فِیْهِ لَا

6844- إسناده ضعيف . إسماعيل بن أبي أويس، فيه لين كما قال الذهبي، ومحمد بن سليمان لم يوثقه أحد غير المؤلف 7/416. وأخرجه البخاري في "تاريخه" 1/98 عن إسماعيل بن أبي أويس، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/547 عن أبي عبد الله محمد بن يعقوب الحافظ، حدثنا يحيى بن محمد بن يحيى الشهيد، والفضل بن محمد بن المسيب الشعراني، قالا: حدثنا إسماعيل بن أبي أويس، به، وقال

يَطْعَمُهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت ضرور ایسی حالت میں قائم ہوگی جب کہ (دو آدمیوں کا) کپڑا ان کے درمیان ہوگا وہ نہ تو اسے لپیٹ سکیں گے اور نہ ہی اس کا سودا طے کر سکیں گے۔ قیامت ضرور ایسی حالت میں قائم ہوگی کہ آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر واپس جائے گا لیکن وہ اسے پی نہیں سکے گا۔ قیامت ضرور ایسی حالت میں قائم ہوگی جب کوئی شخص اپنے حوض کو درست کر رہا ہوگا لیکن اس میں سے پی نہیں سکے گا۔ قیامت ضرور ایسی حالت میں قائم ہوگی جب آدمی اپنا لقمہ اپنے منہ کی طرف بڑھائے گا لیکن اسے کھا نہیں سکے گا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6846 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْغَضَائِرِيُّ، بِحَلَبَ وَالْبُجَيْرِيُّ، بِصُغْدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَيْسُورٌ، عَنْ اَبِي الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰى رَجُلَيْنِ بَيْنَهُمَا ثَوْبٌ يَتَبَايَعَانِهِ، فَلَا هُمَا يَنْشُرَانِهِ وَلَا هُمَا يَطْوِيَانِهِ، وَتَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰى رَجُلٍ وَّفِيْ فِيهِ لُقْمَةٌ، فَلَا هُوَ يُسِيغُهَا وَلَا هُوَ يَلْفِظُهَا.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو الْحَارِثِ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، وَمَيْسُورٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت ایسے آدمیوں پر قائم ہوگی جن کے درمیان ایک کپڑا ہوگا' جس کے بارے میں وہ سودا طے کر رہے ہوں گے'

6845- حديث صحيح، محمد بن مشكان روى عنه غير واحد وذكره المؤلف في "الثقات" 9/127، ومن فوقه رجال ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/369 عن علي بن حفص، عن ورقاء، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "1103" و"1179"، ومسلم "2954" في الفتن: باب قرب الساعة. من طريق سفيان بن عيينة، والبخاري "6506" في الرقاق: باب رقم "40"، و"7121" في الفتن: باب رقم "25" من طريق شعيب بن أبي حمزة، كلاهما عن أبي حمزة، كلاهما عن أبي الزناد، به. وبعضهم يزيد في الحديث على بعض. واللقحة، بكسر اللام وسكون القاف بعدها مهملة: الناقة ذات الدر، وهي إذا نتجت لقوح شهرين أو ثلاثة، ثم لبون.

6846-حديث صحيح، ميسور: هو ابن عبد الرحمن، وهو وإن لم يرو عنه معتمر بن سليمان، ولم يوثقه غير المؤلف 7/512، قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح، وهو بمعنى ما قبله. وأخرجه عبد الرزاق "20849" عن معمر، عن أبي الحارث محمد بن زياد بهذا الإسناد. القسم الأول منه فقط. ونسبه الحافظ ابن حجر في "الفتح" 13/88 - 89 إلى البيهقي في "البعث" من طريق محمد بن

لیکن وہ نہ تو اسے پھیلا سکیں گے اور نہ ہی اسے سمیٹ سکیں گے۔

قیامت ایک ایسے شخص پر قائم ہوگی کہ اس کے منہ میں ایک لقمہ ہوگا لیکن وہ نہ تو اسے نگل سکے گا اور نہ ہی اسے اگل سکے گا۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوحارث نامی یہ راوی محمد بن زیاد ہے اور میسور نامی راوی عبدالرحمٰن کا بیٹا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ اَدْرَكَ السَّاعَةَ وَهُوَ حَيٌّ كَانَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ
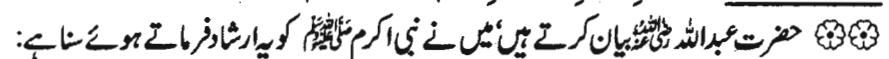
اس بات کے بیان کا تذکرہ، جو شخص ایسی حالت میں قیامت کو پائے کہ وہ زندہ ہو، تو وہ شخص بدترین لوگوں میں سے ہوگا

6847 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْيَاءٌ، وَمَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"لوگوں میں سے بدترین وہ لوگ ہوں گے جنہیں قیامت ایسی حالت میں پائے گی کہ وہ زندہ ہوں گے (اور لوگوں میں بدترین وہ لوگ ہیں) جو قبروں کو سجدہ گاہ بنا دیتے ہیں۔"

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ النَّاسِ الَّذِيْنَ يَكُوْنُ قِيَامُ السَّاعَةِ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ

ان لوگوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جن کے سروں پر قیامت قائم ہوگی

6848 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

6847- إسناده حسن، عاصم: هو ابن أبي النجود، روى له البخاري ومسلما مقرونا، وهو حسن الحديث، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين. حسين بن علي: هو الجعفي، وزائدة: هو ابن قدامة، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وأخرجه ابن خزيمة "789" عن يوسف بن موسى، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان" 1/142 من طريق أحمد بن الفرات، كلاهما عن حسين بن علي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/405 و435، والطبراني "10413"، والبزار "3420"، من طرق عن زائدة بن قدامة، به. وعلقه البخاري في "صحيحه" "7067" في الفتن: باب ظهور الفتن، فقال: وقال أبو عوانة، عن عاصم، به. وأخرجه أحمد 1/454، والبزار "3421" من طريق قيس بن الربيع الأسدي، عن الأعمش، عن إبراهيم النخعي، عن عبيدة السلماني، عن ابن مسعود. وأورده الهيثمي في "المجمع" 2/27 وقال: رواه الطبراني في "الكبير" وإسناده حسن، وأورده أيضا فيه 8/13 وقال: رواه البزار بإسنادين في أحدهما عاصم بن بهدلة، وهو ثقة وفيه ضعف، وبقية رجاله رجال الصحيح. وانظر الحديث رقم "6850".

وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَّقُوْلُ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ *

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت ایسے کسی شخص پر قائم نہیں ہوگی' جو لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہو''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں عبدالرزاق نامی راوی منفرد ہے

6849 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ: اَللّٰهُ اَللّٰهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جاتا رہے گا۔''

6848-إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن حبيب، فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "20847"، ولفظه فيه "لا تقوم الساعة على أحد يقول: الله الله ."وبلفظ "المصنف" أخرجه أحمد 3/162، ومسلم "148" في الإيمان: باب ذهاب الإيمان آخر الزمان، وأبو عوانة 1/101، والبغوي "4284" عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي عند المؤلف. وأخرجه أيضا أحمد 3/107، والترمذي "2207" في الفتن: باب رقم "35"، من طريق بن أبي عدي، عن حميد، عن أنس. وقال الترمذي: هذا حديث حسن. وأخرجه بلفظ حديث الباب الحاكم 4/494 من طريق محمد بن يحيى الفياض، عن عبد الأعلى بن عبد الأعلى، عن حميد، عن أنس. وصححه على شرط الشيخين! مع أن محمد بن يحيى بن فياض لم يخرج له واحد منهما، وحديثه عند أبي داود والنسائي في "عمل اليوم والليلة"، وقد وثقه الدارقطني وابن حبان. وأخرجه كذلك الحاكم 4/495، والخطيب البغدادي في "تاريخه" 3/82 من طرق عن ابن لهيعة، عن يزيد بن أبي الحبيب، عن سنان بن سعد، عن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "والذي نفسي بيده لا تقوم الساعة على رجل يقول: لا إله إلا الله، يأمر بالمعروف وينهى عن المنكر" وقال الحاكم صحيح على شرط مسلم، فتعقبه الذهبي بقوله: سنان لم يرو له مسلم . قلت: وحديثه حسن في الشواهد.

6849-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "148" في الإيمان: باب ذهاب الإيمان في آخر الزمان، وأبو يعلى "3526" عن زهير بن خيثمة، وأبو عوانة 1/101، وعنه البغوي في "شرح السنة" "4283" من طريق جعفر بن محمد الصائغ، كلاهما عن عفان بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/268 عن عفان بن مسلم، به. وأخرجه أبو عوانة 1/101 من طريق شاذان، عن حماد بن سلمة، به. لأنه لم يشرع في كتاب ولا سنة ولا هو مأثور عن سلف الأمة، والذكر نوع من العبادة، فلا مجال للرأي فيه.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَنْ يَكُونُ قِيَامُ السَّاعَةِ عَلَيْهِمْ

ان لوگوں کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ، جن پر قیامت قائم ہوگی

6850 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى شِرَارِ النَّاسِ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی

6851 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الْوَلِيدِ بِصَيْدَا: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَسَارٍ، حَدَّثَنَا جُنَادَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُرِّيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَتُنْتَقَوْنَ كَمَا يُنَقَّى التَّمْرُ مِنْ حُثَالَتِهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب تم لوگوں نے یوں چن لیا جائے گا، جس طرح کھجور کو اس کے (چھلکوں وغیرہ میں سے) چن لیا جاتا ہے''۔

6850–إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأحوص واسمه عوف بن مالك بن نضلة فمن رجال مسلم وهو في "مسند أبي يعلى" "5249". وأخرجه مسلم "2949" في الفتن: باب قرب الساعة، عن زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/435 عن عبد الرحمن بن مهدي، به. وأخرجه الطيالسي "311"، وأحمد 1/394 عن شعبة، به.

6851–إسناده قوي، إسحاق بن سيار ذكره المؤلف في "الثقات" 8/121 - 124 وروى عنه جمع، وقال ابن أبي حاتم 2/223: أدركناه، وكتب إلي ببعض حديثه، وكان صدوقا ثقة، وجنادة بن محمد المري من أهل دمشق روى عنه إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني، ويعقوب بن سفيان وأهل الشام مات سنة ست وعشرين ومئتين، ذكره المؤلف في "ثقاته" 8/165، وهو مترجم في "تهذيب تاريخ ابن عساكر 2/412" - 413، وابن أبي العشرين: هو عبد الحميد بن حبيب الدمشقي أبو سعيد البيروتي كاتب الأوزاعي وثقه أحمد، وأبو حاتم، وأبو زرعة، والدارقطني، وقال ابن معين: لا بأس به، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال البخاري: ربما يخالف في حديثه، وقال ابن عدي: هو ممن يكتب حديثه، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين. وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" ص 639 ونسبه إلى ابن عساكر.

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّبْقَى فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ بِحُثَالَةِ التَّمْرِ

نبی اکرم ﷺ کا آخری زمانے میں باقی رہ جانے والے لوگوں کو کھجوروں کے چھلکے سے تشبیہ دینا

6852 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ بِنْتِ تَمِيمِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانِ السُّكَّرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ اَسْلَافًا، وَيَفْنَى الصَّالِحُونَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ، حَتّٰى لَا يَبْقَى اِلَّا مِثْلُ حُثَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ لَا يُبَالِي اللّٰهُ بِهِمْ

❀❀ حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''نیک لوگوں کو اسلاف کے طور پر (دنیا سے) قبض کر لیا جائے گا اور نیک لوگ ایک ایک کر کے ختم ہو جائیں گے یہاں تک کہ ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جو کھجوروں کے چھلکوں کی طرح (بے کار اور فضول ہوں گے) اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الرِّيحِ الَّتِيْ تَجِيءُ تَقْبِضُ اَرْوَاحَ النَّاسِ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آخری زمانے میں ایک ہوا چلے گی' جو لوگوں کی روح کو قبض کر لے گی

6853 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُبْعَثَ رِيحٌ حَمْرَاءُ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ، فَيَكْفِتُ اللّٰهُ بِهَا كُلَّ نَفْسٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَمَا يُنْكِرُهَا النَّاسُ مِنْ قِلَّةِ مَنْ يَّمُوْتُ فِيْهَا: مَاتَ شَيْخٌ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ، وَمَاتَتْ عَجُوزٌ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ، وَيُسْرَى عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ، فَيُرْفَعُ اِلَى السَّمَاءِ، فَلَا يَبْقَى فِي الْاَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَتَقِيءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ

6852– إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه الطبراني "709"/20 عن عبد الله بن أحمد بن حنبل، وعبدان بن أحمد، قالا: حدثنا وهب بن بقية، أخبرنا خالد وهو ابن عبد الله بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6434" في الرقاق: باب ذهاب الصالحين، والبيهقي 10/122، والبغوي "4197" عن يحيى بن حماد، عن أبي عوانة، عن بيان، به. وفيه "حفالة كحفالة التمر ..."، وقال أبو عبد الله البخاري: يقال: حفالة وحثالة، وقال البغوي: حفالة التمر: رذالته ومثله الحثالة، والفاء والثاء يتعاقبان، كقولهم: ثوم وفوم، وجدث وجدف. وأخرجه أحمد 4/193 عن محمد بن عبيد، ويعلى، والطبراني "708"/20 من طريق حفص بن غياث، ثلاثتهم عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم، به. ورواية محمد بن عبيد مختصرة. وأخرجه أحمد 4/193 عن يحيى بن سعيد، والبخاري "4156" في المغازي: باب غزوة الحديبية، من طريق عيسى بن يونس، كلاهما عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس، موقوفا على مرداس الأسلمي.

كَبِدِهَا مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا يَنْتَفِعُ بِهَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، يَمُرُّ بِهَا الرَّجُلُ فَيَضْرِبُهَا بِرِجْلِهِ، وَيَقُولُ: فِيْ هٰذِهِ كَانَ يَقْتَتِلُ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا، وَاَصْبَحَتِ الْيَوْمَ لَا يُنْتَفَعُ بِهَا .

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَاِنَّ اَوَّلَ قَبَائِلِ الْعَرَبِ فَنَاءً قُرَيْشٌ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَوْشَكَ اَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى النَّعْلِ وَهِيَ مُلْقَاةٌ فِي الْكُنَاسَةِ فَيَاْخُذُهَا بِيَدِهٖ، ثُمَّ يَقُوْلُ: كَانَتْ هٰذِهٖ مِنْ نِعَالِ قُرَيْشٍ فِي النَّاسِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جس وقت تک یمن کی طرف سے سرخ ہوا نہیں چلے گی' تو اس ہوا کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی جان کو قبض کر لے گا' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اس میں مرنے والے لوگوں کی کمی کی وجہ سے لوگ اسے منکر نہیں سمجھیں گے (اور یہ کہیں گے) بنو فلاں کا بوڑھا آدمی اس میں مرگیا ہے اور بنو فلاں کی بوڑھی عورت اس میں مرگئی ہے۔ اللہ کی کتاب کو الگ کیا جائے گا اور اسے آسمان کی طرف اٹھا لیا جائے گا زمین پر اس میں سے کوئی بھی آیت باقی نہیں رہے گی زمین اپنے جگر کے ٹکڑے یعنی سونے اور چاندی کو اگل دے گی لیکن اس دن کے بعد کوئی اس سے نفع حاصل نہیں کر سکے گا کوئی شخص ان کے پاس سے گزرے گا انہیں پاؤں مارے گا اور یہ کہے گا: کیا ان کی وجہ سے ہم سے پہلے کے لوگ ایک دوسرے سے لڑا کرتے تھے؟ آج یہ عالم ہے کہ ان سے نفع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عرب کے قبائل میں سے سب سے پہلے قریش ختم ہو جائیں گے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عنقریب ایک ایسا وقت آئے گا' جب کوئی شخص کسی جوتے کے پاس سے گزرے گا' جو کسی کوڑے کے ڈھیر پر پڑا ہوگا وہ اپنے ہاتھ سے اسے پکڑے گا اور پھر یہ کہے گا ''اس طرح کے جوتے قریش کے ہوا کرتے تھے۔''

6853–عبد الغفار بن عبد الله روى عنه غير واحد، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/421، وأورده ابن أبي حاتم 6/54، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . أبو حازم: هم سلمان الأشجعي. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 287/1 مختصرا إلى قوله "وماتت عجوز في بني فلان ."قلت: ولقوله: "ويسرى على كتاب الله ... " شاهد من حديث أبي حذيفة عند ابن ماجه "4049"، وإسناده صحيح، وصحّحه الحاكم على شرط مُسلمٍ ووافقه الذهبي. وقوله: "وتقيء الأرض أفلاذ كبدها" إلى قوله "ينتفع بها" أخرجه مسلم بنحوه "1013" من طرق محمد بن فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أبي هريرة. وأما قول أبي هريرة، فقد أخرجه أحمد 2/336 عن عمر بن سعد، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عن سعد بن طارق، عن أبي حازم، عن أبي هريرة رفعه "أسرع قبائل العرب فناء قريش، ويوشك أن تمر المرأة بالنعل، فتقول: هذا نعل قرشي "، وإسناده صحيح على شرط مسلم، وأورده الهيثمي في "المجمع" 10/28، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى والبزار ببعضه والطبراني في "الأوسط"، وقال: "هذه" بدل "هذا" ورجال أحمد وأبي يعلى رجال الصحيح. وله شاهد من حديث عائشة عد أحمد 6م74 و81 و90.